www.Kitabosunnat.com

فیض الباری

علامہ محقق ابوالحسن سیالکوٹی

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

۱۰، ۱۱، ۱۲

مکتبہ اصحاب الحدیث

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فیض الباری

علامہ محمد ابو الحسن سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

شرح صحیح بخاری

تصدیر
حافظ محمد اسماعیل الخطیب

تقدیم
حافظ محمد اسماعیل اسد حافظ آبادی

بحسن اہتمام
عبد اللطیف ربانی مدیر

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیض الباری

علامہ محمد ابو الحسن سیالکوٹی

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

www.KitaboSunnat.com

جلد ۱۰

تصدیر
حافظ محمد اسماعیل الخطیب

تقدیم
حافظ محمد اسماعیل اسد حافظ آبادی

بحسن اہتمام
عبد اللطیف ربانی مدیر

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور
042-37321823
0301-4227379

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

فیض الباری ترجمہ فتح الباری

2440۱
اب و ح

جلد چہارم
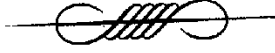
مصنف .... علامہ ابوالحسن سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

دوسرا ایڈیشن .... اگست 2009ء

ناشر .... مکتبہ اصحاب الحدیث

www.KitaboSunnat.com

قیمت کامل سیٹ 10000

کمپوزنگ وڈیزائننگ .... حافظ عبدالوھاب 0321-416-42-60

18716

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ، پہلی منزل دوکان نمبر: 12، مچھلی منڈی اردو بازار لاہور۔
042-7321823, 0301-4227379

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اما بعد! عرض کرتا ہے خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ کہ عنایت الٰہی سے پارہ دہم اس کتاب کا شروع ہوا اہل حدیث کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر کو جلد باتمام پہنچادے اور اس عاجز مہتمم اور مترجم کا اللہ جل جلالہ خاتمہ بخیر کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

یہ شروع ہے بیچ ترجمہ پارہ دہم صحیح بخاری کے اور ساتھ اللہ کے ہے توفیق۔

بَابُ تَقْوِيْمِ الْاَشْيَآءِ بَيْنَ الشُّرَكَآءِ بِقِيْمَةِ عَدْلٍ.

یہ باب ہے بیچ قیمت کرنے چیزوں کے درمیان شریکوں کے ساتھ قیمت انصاف کے یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کے

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ نہیں خلاف ہے درمیان علماء کے اس میں کہ بانٹنا عروض اور تمام اسبابوں کا قیمت کرنے کے بعد جائز ہے یعنی اگر کچھ اسباب کئی شریکوں کے درمیان مشترک ہو اور وہ اس کو آپس میں بانٹنا چاہیں تو اس کو قیمت کر کے بانٹیں اور اگر بغیر قیمت کرنے کے اس کو بانٹیں تو اس میں اختلاف ہے سو اکثر علماء تو اس کو جائز رکھتے ہیں جبکہ آپس کی رضامندی سے ہو اور امام شافعی کہتے ہیں کہ منع ہے اور دلیل ان کی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے کہ اُس شخص کے حق میں جو مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کرے پس وہ حدیث نص ہے غلام میں اور اس نے باقی کو اس کے ساتھ لاحق کیا ہے (فتح)۔

٢٣١١ ـ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَّهُ مِنْ عَبْدٍ أَوْ شِرْكًا أَوْ قَالَ ـ نَصِيْبًا وَّكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَّإِلَّا فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا عُتِقَ. قَالَ لَا أَدْرِيْ قَوْلُهُ عُتِقَ مِنْهُ مَا عُتِقَ قَوْلٌ مِّنْ نَّافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢٣١١۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کرے اور آزاد کرنے والے کے لیے مال ہو کہ غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو یعنی اس کی باقی قیمت کو ساتھ قیمت انصاف کے یعنی برابر بغیر کمی اور زیادتی کے تو وہ غلام آزاد ہے یعنی اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے آزاد کر دے یعنی سارا غلام اسی کے مال سے آزاد ہو اور شریک کا کچھ نہ جائے گا اور اگر اس کے پاس اس قدر مال نہ ہو تو تحقیق آزاد ہوا اس سے جو کہ آزاد ہوا یعنی اور شریکوں کے حصے آزاد نہ ہوں گے وہ بدستور غلام رہیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٣١٢۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكِهٖ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ.

۲۳۱۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کرے تو اس پر واجب ہے اپنے مال سے اس کو بالکل آزاد کر دینا یعنی جبکہ ہو اس کے پاس مال بقدر قیمت اس کی کے اور اگر آزاد کرنے والوں کے پاس مال نہ ہو تو اس غلام کے انصاف کی قیمت ٹھہرائی جائے پھر بقدر حصے اور شریکوں کے غلام سے محنت مزدوری کروائی جائے لیکن اس پر مشقت نہ ڈالی جائے یعنی نہ تکلیف دی جائے اس کو ساتھ اس چیز کے کہ دشوار ہو اس پر۔

فائدہ: ان حدیثوں کی پوری شرح کتاب العتق میں آئے گی ان شاء اللہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ساجھی کے غلام کو بانٹا جائے تو اس کو قیمت کر کے بانٹا جاوے اور یہ حدیث حجت ہے واسطے امام شافعی کے کہ مشترک چیز کو بدون قیمت کرنے کے بانٹنا درست نہیں لیکن ممکن ہے کہ کہا جائے کہ غلام کا بانٹنا بدون قیمت کے ممکن نہیں بخلاف اور اسبابوں کے کہ ان کا بانٹنا بدون قیمت کے ممکن ہے پس اور سب قسم کے اسباب اس کے ساتھ ملحق ہوں گے۔

بَابُ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْإِسْتِهَامِ فِيْهِ

قسمت میں قرعہ ڈالنے کا بیان

فائدہ: اور بیان اس جگہ حصوں کا بیچ قسمت کے اور ضمیر قسم کی طرف پھرتا ہے ساتھ دلالت قسمت کے پس ذکر کیا قسمت کو اس لیے کہ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ (فتح)

٢٣١٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَّقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَّلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ يَّتْرُكُوْهُمْ وَمَا

۲۳۱۳۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی مثل جو اللہ کی حدوں پر کھڑا ہے یعنی گناہ نہیں کرتا اور جو ان میں گرا یعنی گناہوں میں ڈوبا اس قوم کی مثل ہے جنہوں نے قرعہ ڈال کے جہاز میں اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضوں نے اُس کے اوپر کا مکان پایا اور بعضوں نے نیچے کا مکان پایا سو جو لوگ اس کے نیچے رہے جب انہوں نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والوں پر گزرے تو نیچے والوں نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے لیے پھاڑ لیں اور اپنے اوپر والوں کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچائیں تو اچھی بات ہے سو اگر اوپر والوں نے نیچے والوں کو ان کی خواہش پر چھوڑا یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَّ إِنْ أَخَذُوْا عَلٰى أَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا.

جہاز توڑنے سے منع نہ کیا تو اوپر اور نیچے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لئے تو اوپر والے خود بھی بچے اور نیچے والے بھی سب بچے۔

فائدہ: یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر میں رہتے ہوں اور بعض ان میں سے گناہوں اور خلاف شرع کاموں سے بچتے ہوں اور بعض گناہوں میں مشغول ہوں اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گناہگاروں کو بد کاموں سے نہ روکیں تو آخرت کے عذاب میں دونوں شریک ہیں اگر دنیا میں عذاب آئے گا تو سب برباد ہوں گے خواہ متقی لوگ بد کاموں سے راضی ہوں یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بانٹنے کے وقت حصوں میں قرعہ ڈالنا درست ہے وفيه المطابقة للترجمة اور اس حدیث کی پوری شرح کتاب الشہادات میں آئے گی۔

بَابُ شَرِكَةِ الْيَتِيْمِ وَأَهْلِ الْمِيْرَاثِ.

باب ہے بیان میں شرکت یتیم کے ساتھ اہل میراث کے

فائدہ: واو معنی مع کے ہے ابن بطال نے کہا کہ اتفاق ہے اس پر نہیں جائز ہے شریک ہونا یتیم کے مال میں مگر یہ کہ واسطے یتیم کے اس میں مصلحت راجح ہو۔ (فتح)

www.KitaboSunnat.com

٢٣١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيُّ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوْا إِلٰى وَ رُبَاعَ﴾ فَقَالَتْ يَاابْنَ أُخْتِيْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِيْ مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَ جَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُّقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيْهَا غَيْرُهُ فَنُهُوْا

۲۳۱۴۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو تم کو خوش لگیں عورتوں سے دو دو تین تین چار چار عائشہ نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! مراد اس سے یتیم لڑکی ہے جو اپنے والی کی پرورش میں ہوتی ہے یعنی جیسے کہ چچیرا بھائی ہو شریک ہے وہ ولی کو اس کے مال میں کہ دونوں کو ایک مورث سے مشترک پہنچا ہے سو خوش آتا ہے ولی کو مال اس کا اور خوبصورتی اس کی سو اس کا ولی چاہتا ہے کہ اس سے نکاح کرے بغیر اس کے کہ اس کے مہر میں انصاف کرے پس دے اس کو مہر میں مثل اس چیز کے کہ دے اس کو غیر اس کا سو ان کو ان سے نکاح کرنا منع ہوا مگر یہ کہ ان کے لیے انصاف کریں اور پہنچائیں ان کو اپنے طریقے پر مہر سے یعنی ان کو پورا مہر دیں اور ان کو حکم ہوا کہ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يُنْكِحُوْهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَ أُمِرُوْا أَنْ يَّنْكِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَآءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ وَالَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ أَنَّهٗ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُوْلٰى الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى ﴿وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ يَعْنِيْ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيْمَتِهِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهٖ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا أَنْ يَّنْكِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِيْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَآءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

کہ نکاح کریں اس سے جو خوش لگے ان کو عورتوں سے سوائے ان کے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر لوگوں نے اس آیت کے اترنے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت مانگی یعنی دیکھا کہ بعض جگہ لڑکی کے حق میں بہتر ہے کہ اس کا والی اس کو نکاح میں لائے جو وہ اس کی خاطر کرے گا غیر نہ کرے گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت مانگی اس کے نکاح کی تو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ تجھ سے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کی تو کہہ اللہ تم کو رخصت دیتا ہے ان کی یعنی ان سے نکاح کرنا درست ہے اور جو پڑھا جاتا ہے تم پر کتاب میں سو یتیم عورتوں کو حکم ہے جن کو تم نہیں دیتے جو اس کے لیے مقرر ہے اور چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کرو اور جو چیز کہ اللہ نے ذکر کی کہ تم پر پڑھی جاتی ہے کتاب میں وہ پہلی آیت ہے یعنی اور وہ یہ ہے کہ اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو خوش لگیں تم کو عورتوں سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور یہ جو اللہ نے دوسری آیت میں فرمایا ﴿وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ تو وہ منہ پھیرنا ایک تمہارے کا ہے یتیم لڑکی سے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو جبکہ مال اور خوبصورتی میں کم ہوتی ہے تو ان کو منع ہوا کہ یہ کہ نکاح کریں اس عورت سے جس کے مال اور جمال میں رغبت کریں یتیم عورتوں سے مگر ساتھ انصاف کے لیے منہ پھیرنے ان کے کے اس نے یعنی وقت کم ہونے مال اور جمال کے یعنی جب تم مال اور جمال کم ہونے کے وقت یتیم لڑکیوں سے نکاح نہیں کرتے تو پھر ان کے مال اور جمال بہت ہونے کے وقت بھی ان سے نکاح نہ کرو نہیں تو مناسب ہے کہ دونوں کا نکاح عدل میں برابر ہو۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح تفسیر سورۂ نساء میں آئے گی ان شاء اللہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے شریک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا یتیم کے مالِ میراث میں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر یتیم عورتیں خوبصورت ہوتی تھیں تو ان کے نکاح میں رغبت کرتے تھے اور ان کے مال کھا جاتے تھے نہیں تو ان کے مال کے طمع سے ان کو روک رکھتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے ولی کو یہ کہ نکاح کرے اس عورت سے جو اس کی پرورش میں ہو لیکن نکاح پڑھنے والا کوئی غیر ہو۔ (فتح)

بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا.

زمینوں وغیرہ میں شریک ہونے کا بیان۔

٢٣١٥ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

٢٣١٥۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ٹھہرایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کو ہر چیز میں کہ نہ بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول میں کہ شراکت میں ہو پھر جبکہ حدیں واقع ہوں یعنی ملک مشترک تقسیم کی جائے اور راہیں پھیریں جائیں یعنی ہر ایک کے حصے کی راہ جدا ہو جائے تو شفعہ نہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الشفعہ میں گذر چکی ہے اور مراد اس جگہ اشارہ ہے طرف اس کی کہ جائز ہے بانٹنا زمین اور گھر کا اور یہی ہے مذہب جمہور کا برابر ہے کہ گھر بڑا ہو یا چھوٹا اور مستثنیٰ کیا ہے بعضوں نے اس گھر کو جو نہ فائدہ اٹھایا جائے ساتھ اس کے اگر تقسیم کیا جائے تو اس کا بانٹنا منع ہے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّوْرَ وَ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوْعٌ وَّ لَا شُفْعَةَ.

جب تقسیم کر لیں آپس میں شریک گھروں وغیرہ کو تو نہیں ہے ان کے لیے رجوع اور نہ شفعہ۔

٢٣١٦ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

٢٣١٦ ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ شفعہ کے ہر چیز میں کہ نہ بانٹی گئی ہو پھر جب حدیں واقع ہوں اور راہیں پھیریں جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ ترجمہ باندھا ہے بخاری نے ساتھ لازم ہونے قسمت کے اور نہیں ہے حدیث میں مگر نفی شفعہ کی لیکن یہ اس لیے ہے کہ شفعہ کی نفی سے رجوع کی نفی لازم آتی ہے اس لیے کہ اگر شریک کو رجوع کرنا جائز ہوتا تو البتہ پھر آتی شرکت پس پھر آتا شفعہ۔ (فتح)

بَابُ الْاِشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

جائز ہے شریک ہونا سونے اور چاندی میں اور اس چیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا يَكُوْنُ فِيْهِ الصَّرْفُ. میں کہ اس میں بیع صرف ہوتی ہے اور وہ درہم اور اشرفیاں ہیں۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ اجماع ہے اس پر کہ شرکت صحیحہ یہ ہے کہ نکال ہر ایک مثل اس چیز کی کہ نکالے ساتھ اس کا پھر دونوں چیزوں کو آپس میں ملائیں یہاں تک کہ ان کی تمیز نہ ہو سکے پھر دونوں اکٹھے اس میں تصرف کریں مگر یہ کہ ہر ایک ان دونوں میں سے دوسرے کو اپنے قائم مقام کر دے اور نیز اجماع ہے اس پر کہ شرکت ساتھ درہموں اور اشرفیوں کے جائز ہے لیکن اگر ایک کی طرف اشرفیاں ہوں اور ایک کی طرف سے درہم یا پیسے ہوں تو اس میں اختلاف ہے پس منع کیا ہے اس کو شافعی اور مالک نے مشہور قول میں اور کوفیوں نے مگر ثوری نے کہا کہ جائز ہے اور زیادہ کی ہے شافعی رحمہ اللہ نے یہ شرط کہ دونوں صفت میں بھی مختلف نہ ہوں مانند درست اور ٹوٹے ہوئے درہموں کے اور مطلق چھوڑنا بخاری کا ترجمہ مشعر ہے ساتھ مائل ہونے اس کے کی طرف قول ثوری کے اور یہ کہا کہ ما یکون فیہ الصرف تو مراد اس سے مانند درہموں مغشوشہ اور ڈلی سونے چاندی وغیرہ کی ہے اور اس میں علماء کو اختلاف ہے اکثر کہتے ہیں کہ صحیح ہے ہر مثل چیز میں اور یہی صحیح تر ہے نزدیک شافعی رحمہ اللہ کے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ خاص ہے ساتھ نقد سکے والے کے یعنی مانند روپیوں اور اشرفیوں وغیرہ کے۔ (فتح)

۲۳۱۷ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيْكٌ لِيْ شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَّنَسِيْئَةً فَجَآءَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيْكِيْ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوْهُ وَمَا كَانَ نَسِيْئَةً فَذَرُوْهُ.

۲۳۱۷ ـ سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو منہال سے پوچھا کہ چاند سونے کو آپس میں ہاتھوں ہاتھ بیچنے کا کیا حکم ہے تو اس نے کہا کہ میں نے اور میرے ایک شریک نے ہاتھوں ہاتھ اور ادھار ایک چیز خریدی یعنی نقود سے پھر ہمارے پاس براء بن عازب رضی اللہ عنہ آئے تو ہم نے ان سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے اور میرے شریک زید بن ارقم نے کہا اسی طرح کیا تھا اور ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہاتھوں ہاتھ ہو اس کو لے لو اور جو وعدے کے ساتھ ہو اس کو چھوڑ دو۔

فائدہ: بیع صرف یہ ہے کہ سونے کو سونے سے بیچے اور چاندی کو چاندی سے بیچے یا ایک کو دوسری کے ساتھ بیچے اور تحقیق گذر چکی ہے بیچ باب بیع الورق بالذہب نسیئہ کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ جائز ہے تفریق صفقہ کی یعنی جمع کرنا دو بیعوں کا ایک عقد میں پس جو بیع صحیح ہو گی وہ صحیح ہو جائے گی اور جو صحیح نہ ہو گی وہ باطل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے اور اس استدلال میں نظر ہے اس لیے کہ احتمال ہے اس نے دو مختلف عقدوں کی طرف اشارہ کیا ہو اور تائید کرتی ہے اس احتمال کی وہ چیز جو ہجرت کے باب میں آئے گی کہ میرے ایک شریک نے موسم کے دعوی پر کچھ درہم ادھار بیچے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ﷺ مدینے میں تشریف لائے اور ہم یہ بیع کرتے تھے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو ہاتھوں ہاتھ ہوں اس کا کچھ ڈر نہیں اور جو ادھار ہو تو وہ صحیح نہیں بنا بر اس کے پس معنی مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوْهُ کے یہ ہیں کہ جس بیع میں تعارض واقع ہو وہ صحیح ہے اور اس کو جائز رکھو اور جس میں تقابض فی المجلس واقع نہ ہو وہ صحیح نہیں پس اس کو چھوڑ دو اور نہیں لازم آتا اس سے یہ کہ دونوں ایک عقد میں ہوں۔ (فتح)

بَابُ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِي الْمُزَارَعَةِ.

جائز ہے مسلمانوں کو شریک ہونا ساتھ ذمی اور مشرکین کے زراعت میں۔

۲۳۱۸ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ أَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

۲۳۱۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دی حضرت ﷺ نے زمین خیبر کے یہودیوں کو اس شرط پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور کھیتی بوئیں اور ہو یہودیوں کے لیے آدھا اس چیز کا جو اس سے پیدا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث مزارعت میں پہلے گزر چکی ہے اور وہ ظاہر ہے ذمی میں یعنی جائز ہے مسلمان کو شریک ہونا ساتھ ذمی کے اور مشرک اس کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے اس لیے کہ جب عشر دینا کر کے امام سے امان لے تو وہ بھی ذمی کے معنی میں ہوتا ہے اور اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف مخالفت اس شخص کی جو اس کو جائز نہیں رکھتا مانند ثوری اور لیث اور احمد اور اسحاق کے اور یہی قول ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا لیکن جائز رکھا ہے اس نے اس کو جبکہ ہو تصرف کرنا سامنے مسلمان کے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ خوف ہے کہ داخل ہو مسلمان کے مال میں وہ چیز کہ نہیں حلال مانند ہے بیاج کی اور مول شراب اور سور کی اور جمہور کی دلیل ہے کہ حضرت ﷺ نے یہود خیبر سے معاملہ کیا اور جب کہ مزارعت میں معاملہ کرنا جائز ہے تو اس کے غیر میں بھی جائز ہوگا اور اس کے جائز ہونے کے سبب سے حضرت ﷺ نے ان سے جزیہ لیا باوجودیکہ ان کے مال میں ہے جو کچھ کہ ہے یعنی حرام مال سے مانند سود اور مول شراب اور سور کے۔ (فتح)

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيْهَا.

بکریوں کا بانٹنا اور ان میں انصاف کرنا یعنی برابری کرنا بغیر کمی زیادتی کے۔

۲۳۱۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي

۲۳۱۹۔ عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو بکریاں دیں کہ وہ ان کو قربانی کے لیے آپ کے اصحاب پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ أَنْتَ.

تقسیم کرے تو بکری کا ایک بچہ یعنی سال سے کم کا باقی رہا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو اس کو قربانی کر لے۔

فائدہ: شرکت میں ابتدا وکالت میں اس حدیث کو وارد کرنے کی توجیہ گزر چکی ہے اور اس کی باقی شرح قربانی کے باب میں آئے گی۔

بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهٖ

اناج وغیرہ میں شریک ہونے کا بیان۔

فائدہ: یعنی ہم مثل چیزوں میں سے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صحیح ہے شرکت ہر چیز میں کہ ملک ہو اور صحیح تر نزدیک شافعیہ کے خاص ہونا شرکت کا ہے ساتھ ہم مثل چیزوں کے اور سبیل اس شخص کی جو ارادہ کرے شرکت کا ساتھ عروض یعنی ساتھ اور اسباب کے سوائے سونے اور چاندی کے نزدیک ان کے یہ ہے کہ جو بیچے بعض اسباب اپنا جو معلوم ہے ساتھ بعض اسباب دوسرے مرد کے جو معلوم ہے اور اجازت دی اس کو تصرف میں اور ایک وجہ میں نہیں صحیح ہے مگر نقد مضروب میں کما تقدم اور مالکیہ سے ہے کہ مکروہ ہے شریک ہونا کھانے میں اور راجح ان کے نزدیک جواز ہے۔ (فتح)

وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهٗ آخَرُ فَرَاٰى عُمَرُ أَنَّ لَهٗ شَرِكَةً.

یعنی اور ذکر کیا جاتا ہے کہ ایک مرد نے ایک چیز کی قیمت چکائی اور دوسرے نے اس کو آنکھ یا ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی اور اس نے اس کو خریدا تو عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس دوسرے کو بیع میں شرکت ہے یعنی وہ بھی اس چیز میں شریک ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شرکت کے لیے کوئی صیغہ شرط نہ کرتے تھے اور کنایات کرتے تھے اس میں ساتھ اشارہ کے جبکہ ظاہر قرینہ ہو اور یہی ہے قول مالک رحمہ اللہ کا اور نیز امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر کوئی اسباب بیع کے واسطے پیش کیا جاتا ہو اور کھڑے ہوں وہ شخص جو خریدتے ہیں اس کو تجارت کے لیے سو جب ان میں سے ایک خریدے اور دوسرا اس میں شریک ہونا چاہے تو لازم ہے اس کو یہ کہ اُس کو اس میں شریک کر لیں اس لیے کہ اس نے فائدہ اٹھایا ہے ساتھ ترک کرنے زیادتی کے اوپر اس کے اور ایک روایت میں یہاں اتنا زیادہ ہے کہ امام بخاری نے کہا کہ جب ایک مرد دوسرے مرد سے کہے کہ مجھے اپنے ساتھ شریک کر پس جب چپ رہے تو ہوگا شریک اس کا نصف میں۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَ كَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهٖ أُمُّهٗ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيْرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَيَقُوْلَانِ لَهٗ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ.

۲۳۲۰۔ حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کی ماں زینب اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی تو اس نے کہا کہ یا حضرت اس سے اسلام کی بیعت کیجئے تو حضرت نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے بیعت کے لائق نہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے برکت کی دعا کی اور اور زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ اس کا دادا عبدالبر بن ہشام اس کو بازار کی طرف لے جاتا تھا اور اناج خریدتا تھا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اس سے ملتے تھے تو اس سے کہتے تھے کہ ہم کو اس میں شریک کر لے اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے برکت کی دعا کی ہے تو وہ ان کو شریک کر لیتا تھا اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ پوری سواری کو پہنچتا تھا یعنی اس کو بقدر بوجھ اونٹ کی فائدہ ہوتا تھا پھر اس کو ہی گھر کی طرف بھیجتا تھا۔

فائدہ: اور موافق ترجمہ کے اس حدیث سے یہ لفظ ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے کہ ہم کو اپنے ساتھ شریک کر لے اور وہ ان کو شریک کر لیتا تھا اور وہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے تھے اور نہیں منقول ہے ان کے غیر سے وہ چیز جو اس کے مخالف ہو پس یہ حجت ہوگی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرنا جائز ہے اور اس شخص سے مبایعت کو ترک کرنا جو کہ بالغ نہ ہو اور طلب معاش کے لیے بازار میں داخل ہونا اور برکت کو طلب کرنا جب کہ وہ اس میں موجود ہو۔ اور اس میں رد ہے اس پر جو یہ گمان کرتا ہے کہ فراخی حلال مال سے مذموم ہے اور نبوت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بھی ہے کہ آپ کی دعا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کے حق میں قبول ہوئی۔ (فتح)

بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيْقِ.

غلام میں شریک ہونے کا بیان۔

۲۳۲۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۲۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو اپنا حصہ غلام مشترک سے آزاد کر دے تو واجب ہے اس پر آزاد کر دینا تمام غلام کا اگر اس کی قیمت کے برابر اس کے پاس مال ہو قیمت کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ وَّ يُعْطَى شُرَكَآؤُهُ حِصَّتَهُمْ وَ يُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ.

جائے قیمت انصاف کی اور شریکوں کو ان کے حصے کی قیمت دی جائے اور غلام کی راہ چھوڑ دی جائے یعنی وہ آزاد ہو گیا اس کے ساتھ کسی کا تعلق نہیں۔

۲۳۲۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

۲۳۲۲۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کر دے تو تمام غلام آزاد ہوا اگر اس کے پاس مال ہو نہیں تو غلام سے مزدوری کروائی جائے مگر اس پر مشقت حد نہ ڈالی جائے۔

فائدہ: ان دونوں حدیثوں کی باب سے مطابقت ترجمہ حدیث سے ظاہر ہے اس لیے کہ صحت عتق کی فرع ہے صحت ملک کی۔ (فتح)

بَابُ الْإِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدٰى.

شریک ہونا ہدی اور قربانی کے اونٹوں میں، اور جیسے شریک کرے ایک مرد دوسرے کو قربانی میں بعد اس کے بعد اس کے کہ مکے کی طرف بھیجے۔

فائدہ: یعنی کیا جائز ہے؟

۲۳۲۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَآئِنَا فَفَشَتْ فِي ذٰلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ

۲۳۲۳۔جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ذوالحجہ کی چوتھی صبح کو مکہ میں آئے اس حال میں کہ حج کے احرام باندھے ہوئے تھے نہیں مخلوط ہوتی تھی ان سے کوئی چیز صرف حج کا احرم باندھے ہوئے تھے سو جب ہم مکے میں آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا یعنی ساتھ فسخ کرنے حج کے ساتھ عمرہ کے سو ہم نے اس کو عمرہ گردانا یعنی عمرہ کر کے حج کا احرام اتار ڈالا اور حکم کیا ہم کو کہ احرام اتار کر اپنی بیویوں سے صحبت کریں تو اس میں گفتگو پھیلی یعنی لوگوں میں اس کا بہت چرچا ہوا گویا ان کو احرام اتارنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَابِرٌ فَيَرُوْحُ أَحَدُنَا إِلٰى مِنًى وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ بَلَغَنِيْ أَنَّ أَقْوَامًا يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ قَالَ وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِمَا أَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيْمَ عَلٰى إِحْرَامِهٖ وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ.

ناگوار معلوم ہوا یعنی اور پس کہنے لگے کہ ہم میں سے کوئی منیٰ کی طرف جائے گا حالانکہ اس کی آلت سے منی ٹپکتی ہو گی اور جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا سو یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کو کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ بعضے لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں قسم ہے اللہ کی البتہ میں زیادہ تر نیک اور زیادہ تر ڈرنے والا ہوں اللہ سے اگر میں اپنا حال پہلے سے جانتا جو مجھ کو پیچھے معلوم ہوا تو میں قربانی تو میں قربانی کو اپنے ساتھ لاتا اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو البتہ میں عمرہ کر کے حج کا احرام اتار ڈالتا تو سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑا ہوا سو اس نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حکم فسخ کرنے حج کا ساتھ عمرہ کے صرف ہمارے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تو ان دونوں سے یعنی جابر اور عباس رضی اللہ عنہما سے ایک یعنی جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت علی اس طرح لبیک کہتے تھے کہ احرام باندھا میں نے ساتھ اس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس طرح کہتے تھے کہ احرام باندھا یعنی ساتھ احرام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم کیا کہ اپنے احرام پر قائم رہے اور اس کو قربانی میں شریک کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے اور اس میں بیان ہے کہ واقع ہوئی تھی شرکت بعد اس کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے اونٹوں کو مدینے سے ہانکا تھا اور وہ ترسیٹھ اونٹ تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے اور ان کے ساتھ سینتیس اونٹ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے کل اونٹ سو ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو ان میں اپنے ساتھ شریک کر لیا اور یہ اشتراک محمول ہے اس پر کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو قربانی کے ثواب میں شریک کیا نہ یہ کہ آپ نے اس کو ہدی گردانے کے بعد مالک کیا اور احتمال ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے اونٹ حضرت ﷺ کے آگے حاضر کیے اور حضرت ﷺ نے ان کو دیکھا تو علی رضی اللہ عنہ کو آدھے کا مالک کیا تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ اس میں شریک ہو گئے اور سب کو ہدی گردانا تو اس میں دونوں شریک ہوئے نہ ان میں جن کو حضرت ﷺ نے پہلے ہانکا تھا۔ (فتح)

بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ فِي الْقَسْمِ.

جو قسمت میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر کرتا ہے۔

٢٣٢٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَّإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ ثُمَّ إِنَّ بَعِيْرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهِ هٰكَذَا قَالَ قَالَ جَدِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْجُوْ أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرِنِيْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

۲۳۲۴۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں تھے جو تہامہ سے ہے سو ہم نے غنیمت میں سے بکریاں یا اونٹ پائے سو لوگوں نے جلدی کی سو ان سے ہانڈیاں پکائیں سو حضرت ﷺ آئے اور حکم کیا ساتھ اٹھانے ان کے کے سو اٹھائی گئیں پھر قیمت میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر کیا پھر ان میں سے ایک اونٹ بھاگا اور نہ تھے لوگوں میں مگر گھوڑے تھوڑے سو ایک مرد نے اس کے تیر مارا سو اس کو بند کیا یعنی اس کو تیر سے مار ڈالا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک ان چار پایوں کے لیے یعنی درمیان ان کے نفرت رکھنے والے مانند نفرت رکھنے والے جنگلی چار پایوں کے اور جب کوئی ان میں سے تم پر غالب ہو تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو تو میرے دادا نے کہا کہ یا حضرت ﷺ ہم امید رکھتے ہیں یا ڈرتے ہیں یہ کہ کل ہم دشمنوں سے ملیں یعنی کفار سے اور نہیں ساتھ ہمارے چھریاں پس ہم دھاری دار لکڑی سے ذبح کر لیں؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جلدی کر جو چیز کہ خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھاؤ یعنی اس کا کھانا جائز ہے سوائے دانت اور ناخن کے اور میں تم سے ہر ایک کا حال بیان کرتا ہوں بہر حال دانت پس ہڈی ہے اور لیکن ناخن پس حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے اور اس کی شرح کتاب الذبائح میں آئے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الرَّهْنِ — گروی کی کتاب

بَابُ الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَإِنْ كُنتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ﴾.

باب ہے بیچ بیان گروی کرنے کے وطن میں اور بیان اس آیت کا کہ اگر تم سفر میں ہو اور نہ پاؤ لکھنے والا تو گروی ہاتھ میں رکھنی ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا حضر میں تو یہ اشارہ ہے طرف اس کی کہ آیت میں سفر کی قید باعتبار غالب کے ہے یعنی اکثر اوقات کے اور اس کا کوئی مفہوم نہیں حدیث کی دلالت کے لیے اوپر مشروع ہونے کے اس کے کہ حضر میں جیسا کہ ہم اس کو ذکر کریں گے اور یہی جمہور کا قول ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے اس کے لیے باعتبار معنی کے بایں طور کہ رہن مشروع ہوا ہے وثیقہ بنانے کے لیے قرض پر اس آیت کے دلیل کے لیے کہ پس اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا اس لیے کہ اشارہ کرتی ہے طرف اس کی کہ مراد ساتھ رہن کے وثیقہ طلب کرنا ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ مقید کیا اس کو ساتھ سفر کے اس واسطے کہ اس میں لکھنے والے کے نہ ہونے کا گمان ہے پس نکالا اس کو باعتبار غالب کے اور مخالفت کی ہے اس میں مجاہد اور ضحاک نے پس انہوں نے کہا کہ نہیں جائز ہے گروی رکھنا سفر میں جس جگہ کہ کاتب نہ پایا جائے اور یہی قول ہے داود اور اہل ظاہر کا اور ابن حزم نے کہا کہ اگر مرتہن حضر میں رہن رکھنے کی شرط کرے تو یہ اس کو جائز نہیں اور اگر احسان کرے ساتھ اس کے رہن تو جائز ہے اور حمل کیا حدیث باب کو اوپر اس کے اور تحقیق اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف اس چیز کی کہ اس کے بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے مانند عادت اپنی کی اور یہ حدیث ابتدا بیوع میں پہلے گذر چکی ہے اس طریق سے کہ حضرت ﷺ نے مدینے میں اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی اور معلوم ہوا ساتھ اس کے اور اس پر جو اعتراض کرتا ہے کہ آیت اور حدیث میں رہن فی الحضر کا ذکر نہیں۔ (فتح)

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ

۲۳۲۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنی زرہ جو کے بدلے گروی رکھی اور میں جو کی روٹی اور چربی بودار حضرت ﷺ کے پاس لے گیا اور میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام ایک صاع اناج کے سوا اور کچھ نہیں رہا حالانکہ نو گھر ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَّلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَاعٌ وَّلَا أَمْسٰى وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ.

فائدہ: اور مناسبت ذکر انس رضی اللہ عنہ واسطے اس قدر کے ساتھ اس چیز کے کہ پہلے اس سے ہی اشارت ہے طرف سبب فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو اور یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بطور فریاد اور شکایت کے نہیں کہی پناہ ہے اللہ کی اس سے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واسطے عذر بیان کرنے کے کہا قبول کرنے دعوت یہودی کی سے اور اپنی زرہ رہن رکھنے کے لیے اس کے پاس۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کافروں کے ساتھ معاملہ کرنا جائز ہے اس چیز میں کہ جس میں حرمت نہیں ثابت ہوئی ذات متعامل فیہ کی یعنی جس چیز میں کہ معاملہ ہوا۔ اور ان کے فاسد عقیدے کا اس میں اعتبار نہ کرنا اپنے اور ان کے درمیان معاملے میں اور استنباط کیا گیا ہے اس سے جائز ہونا معاملے کا اس شخص کے ساتھ کہ جس کا اکثر مال حرام پر مشتمل ہو اور یہ کہ ہتھیاروں کا بیچنا اور ان کا رہن رکھنا بھی جائز ہے اور ان کا اجارے دینا کافر سے جب تک کہ وہ حربی نہ ہو اور یہ کہ اہل ذمہ اپنے مال کے مالک ہیں اور یہ کہ موجل مول کے بدلے خریدنا جائز ہے یعنی وعدے کے ساتھ اور یہ کہ لڑائی کے لیے زرہوں اور ہتھیاروں کا بنانا جائز ہے اور یہ کہ وہ توکل میں قادح نہیں ہیں اور یہ کہ اکثر قوت اس زمانے کے لوگوں کی جو تھی اور یہ کہ معتبر قول مرتہن کا ہے اس کی قسم کے ساتھ اور اس حدیث میں بیان ہے اس تواضع کا کہ جس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ کی ترک دنیا کا اور باوجود قدرت کے اس دنیا کو کم لینے کا اور بخشش کہ جو پہنچایا اس نے ذخیرہ نہ کرنے کی طرف یہاں تک کہ محتاج ہو گئے زرہ کے گروی رکھنے کے اور تنگی گذران میں آپ کے صبر کا بیان ہے اور اور آپ کا تھوڑی چیز پر قناعت کرنے کا بیان ہے۔ اور اس میں فضیلت ہے آپ کی بیویوں کی آپ کے ساتھ ان چیزوں میں صبر کرنے کی وجہ سے۔ اور اس میں اور بھی فائدے ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں اور علماء نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے معاملہ کیا اور مال دار حضرات سے نہ کیا تو اس میں حکمت یا تو جواز کے بیان کی ہے یعنی ایسے کرنا جائز ہے یا اس لیے کہ اس وقت ان کے پاس اپنی حاجت سے زیادہ اناج نہ تھا یا آپ اس چیز سے ڈر گئے کہ اصحاب آپ سے مول نہ لیں گے پس آپ نے ان پر تنگی کرنے کا ارادہ نہ کیا۔ (فتح)

بَابُ مَنْ رَّهَنَ دِرْعَهُ.

زرہ کے گروی رکھنے کا بیان۔

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيْلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ

۲۳۲۶۔ اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے آپس میں ابراہیم کے پاس بیع میں گروی رکھنے اور ضامن لینے کا ذکر کیا تو ابراہیم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ.

روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت ﷺ نے ایک یہودی سے اناج ادھار خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

فائدہ: اس کے ساتھ اس چیز پر استدلال کیا گیا ہے کہ کافر کے ہاتھ ہتھیاروں کا بیچنا جائز ہے اور اس میں اس چیز کی بھی دلیل ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت ﷺ کا یہ فرمان کہ ایماندار کی روح اس کے قرض کے بدلے لٹکائی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے، بعض کہتے ہیں کہ اس کا محل غیر نفس پیغمبروں میں سے ہے اس لیے کہ پیغمبروں کی روحیں قرض کے بدلے نہیں لٹکائی جاتیں ہیں پس یہ خصوصیت ہے اور جو کہتا ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں زرہ چھڑا لی تھی تو اس کا قول معارض ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے (فتح الباری)

بَابُ رَهْنِ السِّلَاحِ.

ہتھیاروں کے گروی رکھنے کا بیان۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ امام بخاری نے زرہ کے گروی رکھنے کے بعد ہتھیاروں کے گروی رکھنے کا باب اس لیے باندھا کہ زرہ درحقیقت ہتھیار نہیں بلکہ وہ تو صرف ایک آلہ ہے جس کے ساتھ ہتھیاروں سے بچاؤ کیا جاتا ہے اور اسی وجہ سے بعض کہتے ہیں کہ اس کو سونے چاندی کے ساتھ مزین کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ ہتھیاروں کو تلوار کی مانند مزین کرنے کے قائل ہیں (فتح)

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُوْنِيْ نِسَآئَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَآئَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ أَبْنَآئَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَآئَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ

۲۳۲۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کعب بن اشرف کے مار ڈالے؟ بے شک اس نے بہت رنج دیا ہے اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کو ماروں گا، سو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تو ایک یا دو وسق اناج ہمارے ہاتھ بیچے تو کعب نے کہا کہ تم اپنی عورتیں ہمارے پاس گروی رکھو تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم تیرے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھیں اور حالانکہ تو سب عرب میں زیادہ تر خوبصورت ہے یعنی ہم ڈرتے ہیں کہ ہماری عورتیں تجھ پر عاشق ہو جائیں تو پھر اس نے کہا کہ تم اپنے لڑکے بالے میرے پس گروی رکھو تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے لڑکے تیرے پاس کس طرح گروی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَّأْتِيَهُ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ.

رکھیں پس گالی دیا جائے گا ایک ان کا پس کہا جائے گا کہ یہ ایک یا دو وسق سے گروی ہوا تھا یہ ہم پر عار ہے ولیکن ہم تیرے پاس ہتھیار گروی رکھتے ہیں سو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے وعدہ کیا کہ اس کے پاس آئے پھر انہوں نے اس کو مار ڈالا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب المغازی میں آئے گی۔ ابن بطال نے کہا کہ یہ جو اس نے کہا کہ ہم تیرے پاس ہتھیار گروی رکھتے ہیں تو اس میں ہتھیاروں کے گروی رکھنے کے جواز کی دلالت تو نہیں ہے بلکہ یہ کلام تو معاریض مباح سے ہے عرب وغیرہ میں۔ اور ابن متین نے کہا کہ یہ حدیث باب کے مطابق نہیں ہے کیونکہ انہوں نے تو اس کو دھوکہ دینے کا قصد کیا تھا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ پکڑا جاتا ہتھیاروں کے رہن رکھنے کا جواز پہلی حدیث سے اور سوائے اس کے نہیں کہ بالاتفاق جائز ہے بیچنا اور گروی رکھنا اس کا اس شخص کے پاس کہ جس کے لیے ذمہ یا عہد ہو۔ اور کعب کے ساتھ عہد تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی کی مدد نہ کرے گا لیکن اس نے اپنا عہد توڑ ڈالا تھا، اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ اگر نہ ہوتا متعاد ان کے نزدیک گروی رکھنا ہتھیاروں کا اہل عہد کے پاس تو ان کو اس کے آگے پیش نہ کرتے اس لیے کہ اگر وہ اس کے سامنے وہ چیز پیش کرتے کہ جس کی عادت جاری نہ تھی تو البتہ اس کو ان پر شک پیدا ہو جاتا اور ان سے وہ چیز رہ جاتی جس کا انہوں نے ارادہ کیا تھا اس کے ساتھ دغابازی کرنے کا اور جب کہ وہ اس کے فریب دینے کے درپے تھے تو انہوں نے اس کے اس چیز کے ساتھ وہم دلایا کہ وہ ایسا کام کریں گے کہ جس کو کرنا ان کے نزدیک جائز تھا اور اس نے بھی اس چیز پر ان کی موافقت کی اس لیے کہ اس کو معلوم تھا کہ یہ لوگ سچے ہیں تو اس کے ساتھ ان کی دغابازی کامیاب ہوگئی، اور رہی یہ بات کہ اس نے عہد توڑ ڈالا تھا تو یہ درحقیقت ایسا ہی ہے مگر نہ انہوں نے اس کو معلوم کروایا اور نہ اس نے ان کو معلوم کروایا اور سوائے اس کے نہیں کہ واقع ہوا ہے محاورہ ان کے درمیان اس چیز کی بنا پر کہ اس کو ظاہری حال چاہتا ہے تو مطابقت کے لئے بس یہی کافی ہے، اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس شخص کو مار ڈالنا ٹھیک ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتا ہے اگرچہ وہ معاہد ہی کیوں نہ ہو برخلاف ابوحنیفہ کے۔ (فتح)

بَابُ الرَّهْنُ مَرْكُوْبٌ وَّمَحْلُوْبٌ وَّقَالَ مُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ.

جو چیز کہ گروی ہو جائز ہے سواری کرنی اس کی اور دودھ دوہنا اس کا۔ یعنی اور مغیرہ نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ سواری کی جائے گی گروی چیز کی بقدر (قیمت) گھاس اس کی کے اور دودھ دوہا جائے اس کا بقدر قیمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھاس اس کی کے اور گروی کی چیز بھی اس کی مانند ہے یعنی اس کا بھی یہی حکم ہے۔

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا.

۲۳۲۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری کی جائے اس کے دانے گھاس کے بدلے اور دودھ والے جانور کا دودھ پیا جائے جب کہ ہو گروی۔

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ.

۲۳۲۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سواری کے جانور کی سواری کی جائے بدلے خرچ کرنے اس کے کے جب کہ ہو گروی اور جو سواری کرے اور دودھ پیے اس پر ہے خرچ۔

فائدہ: یعنی خواہ راہن اور مرتہن میں سے کوئی بھی ہو حدیث کا ظاہر یہی ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اس شخص کی جو کہتا ہے کہ کہ مرتہن کا رہن سے فائدہ اٹھانا جائز ہے جب کہ اس کے ساتھ مصلحت قائم ہو اگرچہ مالک نے اس کو اجازت نہ بھی دی ہو اور یہی قول ہے امام احمد، اسحاق اور ایک جماعت کا کہتے ہیں کہ فائدہ اٹھائے مرتہن رہن سے یعنی گروی رکھی ہوئی چیز سے اس پر سواری کرنے اور اس کا دودھ دھونے کے ساتھ اس پر خرچ کے اندازے کے ساتھ اور ان دونوں کے سوا کوئی فائدہ نہ اٹھائے مفہوم حدیث کی وجہ سے یعنی مفہوم حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کی سواری اور کسی چیز سے فائدہ اٹھانا درست نہیں اور رہا اس میں اجمال کا دعویٰ تو پس دلالت کرتی ہے حدیث اپنے منطوق ہونے کی وجہ سے خرچ کرنے کے عوض فائدے کو مباح ہونے پر، اور یہ مرتھن کے ساتھ خاص ہے اس لیے کہ حدیث اگرچہ مجمل ہے مگر وہ مرتہن کے ساتھ خاص ہے اس لیے کہ مرہون کے ساتھ رہن کا فائدہ اٹھانا اس لیے ہے کہ وہ اس کی گردن کا مالک ہے نہ اس لیے کہ وہ اس پر خرچ کرتا ہے بخلاف مرتہن کے۔ اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ مرتہن گروی چیز سے کسی طرح کا بھی فائدہ نہ اٹھائے اور انہوں نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث قیاس کے برخلاف وارد ہوئی ہے دو وجہ سے ایک تو یہ کہ جائز رکھنا سواری کا اور دودھ پینے کا غیر مالک کے لیے مالک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اجازت کے بغیر اور دوسرا یہ کہ ضامن ٹھہرانا اس کا بدلے اس کے ساتھ خرچ کرنے کے نہ کہ قیمت کے ساتھ یعنی سوار کرنے اور دودھ پینے کا بدلہ خرچ کو ٹھہرایا ہے اور قیمت کو اس کا بدلہ نہیں ٹھہرایا، ابن عبد البر نے کہا کہ یہ حدیث جمہور علماء کے نزدیک رد کرتی ہیں اس کو اصول مجمع علیھا اور آثار ثابتہ جن کی صحت میں اختلاف نہیں اور دلالت کرتی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے منسوخ ہونے پر جو ابواب مظالم میں گذر چکی ہے کہ نہ دوہا جائے جانور کسی مرد کا اس کی اجازت کے بغیر۔ اور امام شافعی نے کہا کہ اس حدیث میں مراد راہن ہے اور طحاوی نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ ایک روایت میں صریح آچکا ہے کہ جب کوئی جانور گروی ہو تو مرتہن پر اس کی گھاس تو یہ بات ثابت ہوئی کہ مرتہن مراد ہے راہن نہیں، پھر طحاوی نے اس طرح جواب دیا کہ یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ یہ حکم بیاج کے ہونے سے پہلے تھا پھر جب بیاج حرام ہوا تو جو اس کی مانند تھا وہ بھی حرام ہو گیا دودھ کے تھنوں میں بیچنے کی طرح اور ہر قرض کہ کھینچے منفعت کو وہ بیاج ہے پس دور ہوا ساتھ حرام کرنے بیاج کے جو کچھ کہ اس مرتہن کو مباح تھا اور تعاقب کیا گیا ہے اس طرح کی نہیں ثابت ہوتا ہے نسخ احتمال کے ساتھ اور اس میں تاریخ کا معلوم ہونا مشکل ہے اور حدیثوں میں تطبیق ممکن ہے اور اوزاعی اور لیث اور ابو ثور کا یہ مذہب ہے کہ جب راہن گروی چیز پر خرچ کرنے سے باز رہے تو اس وقت مرتہن کو خرچ کرنا جائز ہے جانور پر اس کی دیکھ بھال اور اور اس کو زندہ رکھنے کے لیے اور اس کی مالیت کو باقی رکھنے کے لیے۔ اور مرفق نے معنی میں دلیل پکڑی ہے یعنی امام احمد کے قول کی وجہ سے وہ اس طرح کہ جانور کا خرچ واجب ہے اور مرتہن کے لیے اس میں حق ہے اور ممکن ہے اپنے حق کو پورا لینا گروی چیز کی منفعت سے اور مالک کی طرف سے نائب ہونا اس چیز میں کہ جو اس پر واجب ہے اور پورا لینا اس کا اس کی منفعت سے پس جائز ہوگا یہ اس کے لیے جیسا کہ جائز ہے عورت کے لیے اپنا خرچ لینا خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر جب کہ وہ یہ خرچ دینے سے باز رہے اور بیوی کا اس کی طرف سے خود پر خرچ کرنے کے لیے نائب کی حیثیت رکھنا۔ (فتح)

مترجم کہتا ہے کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں نقل کیا ہے کہ کہ امام احمد اور اسحاق وغیرہ بعض اہل علم کے نزدیک مرتہن کو گروی چیز سے فائدہ اٹھانا جائز ہے اور امام ترمذی متقدم ناقل ہے سو اس نے مطلق فائدہ اٹھانے کا جواز ان سے نقل کیا ہے کوئی قید ذکر نہیں کی کہ فائدہ بقدر خرچ کے ہو یا کم و بیش اور اطلاق حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ یہ بات معلوم ہے کہ فائدہ اور خرچ دونوں مساوی نہیں ہوتے کہیں خرچ زیادہ ہوتا ہے اور فائدہ کم ہوتا ہے اس لیے کہ یہ بات معلوم ہے کہ کبھی گائے بھینس وغیرہ چار یا آنہ آنہ کا مثلاً ہر دن چارہ کھاتی ہے اور دودھ دو آنے کا بھی نہیں دیتی اور نیز پھر جب دودھ دینے کی مدت ختم ہو جاتی ہے اور گائے بھینس دودھ سے سوکھ جاتی ہے تو پھر ایک مدت دراز تک مفت چارہ کھلانا پڑتا ہے دو یا چار آنے کا مثلاً ہر دن چارہ کھا جاتی ہے اور منفعت بالکل ندارد پس یہ نقصان کہاں سے پورا ہوگا؟ اور اس طرح سواری کے جانور کو خیال کرنا چاہیے کہ چارہ تو ہر دن کھلانا پڑتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور سواری کی کبھی کبھی ضرورت ہوتی ہے اور اسی طرح کبھی خرچ کم ہوتا ہے اور فائدہ زیادہ کہ کبھی مثلا دو آنے کا ہر دن چارہ کھلانا پڑتا ہے اور چار یا آٹھ آنے کا ہر روز دودھ دیتی ہے۔ پس امام احمد کی طرف اس بات کو منسوب کرنا کہ وہ بقدر خرچ کے فائدہ اٹھانے کو جائز کہتے ہیں ٹھیک نہیں اور یہ جو ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ حدیث اصول کے مخالف ہے الخ تو اس کا جواب یہ ہے کہ فتح الباری صفحہ تین سو بہتر میں مذکور ہے کہ حدیث صحیح بسر خود اصل ہے پس کس طرح جائز ہے یہ کہ کہا جائے کہ اصل خود اپنے تئیں مخالف ہے اور نیز صفحہ چار سو چار میں ہے کہ جب سنت ایک حکم کے برقرار رکھنے کے ساتھ وارد ہو تو وہ حدیث بسر خود اصل ہوتی ہے اس کو دوسرے اصل کی مخالفت ضرر نہیں کرتی اور چونکہ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے تو اصول کی مخالفت اس کو نقصان نہ دے گی اور نیز احتمال ہے کہ اس کا محل اصول سے مخصوص اور مختص اور مستثنیٰ ہو اور نواب صدیق حسن مرحوم نے بدور الاہلہ میں لکھا ہے کہ گروی چیز کے سب منافع مرتہن کے واسطے ہیں اور یہ کہا کہ دو چیزیں تو حدیث میں منصوص ہیں اور باقی سب چیزیں قیاس سے ان کے ساتھ ملحق ہیں اور مولانا خرم علی مرحوم نے درمختار کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ مرتہن کو فائدہ اٹھانا جائز ہے اور ترک اولیٰ ہے اور مولوی عبدالحی لکھنوی نے اپنے رسالہ الفلک المشحون میں لکھا ہے کہ جمہور سلف اور خلف کا یہ مذہب ہے کہ اگر مالک اجازت دے تو مرتہن کو گروی چیز سے فائدہ اٹھانا درست ہے اور امام احمد کے نزدیک مطلق درست ہے خواہ مالک اجازت دے یا نہ دے پس اگر مذہب جمہور کے مطابق کوئی مالک کی اجازت سے گروی چیز سے فائدہ اٹھائے تو ملام اور مطعون نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ الرَّهْنِ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَغَيْرِهِمْ.

یہود وغیرہ کے نزدیک گروی رکھنے کا بیان۔

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَّرَهَنَهُ دِرْعَهُ.

۲۳۳۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پا گروی رکھی۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہ ہے کہ کافروں کے ساتھ معاملہ کرنا جائز ہے۔ اور اس کی بحث پہلے بھی گذر چکی ہے۔

بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهُ فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

جب مختلف ہوں راہن اور مرتہن اور مانند اس کی یعنی مانند اختلاف بائع اور مشتری کے تو گواہ مدعی پہ ہے اور قسم مدعا علیہ پر۔

فائدہ: اختلاف یا تو اصل گروی چیز میں ہو جیسا کہ کہے کہ تو نے فلاں چیز میرے پاس گروی رکھی تھی اور وہ انکار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے اور یا اس کی مقدار میں ہو جیسا کہ کہے کہ تو نے میرے پاس زمین گروی رکھی تھی اس کے درختوں کے ساتھ اور راہن کہے کہ میں نے تو صرف زمین ہی گروی رکھی ہے یا اس کی تعیین میں جیسا کہ کہے کہ تو نے میرے پاس غلام گروی رکھا تھا اور راہن کہے کہ نہیں بلکہ کپڑا رکھا تھا اور یا اس کی قیمت میں اختلاف ہو جیسا کہ کہے کہ تو نے بیس روپے گروی رکھے تھے اور وہ کہے کہ نہیں بلکہ دس روپے گروی رکھے تھے (ق) مدعی اور مدعی علیہ کی تعریف کتاب الشہادات میں آئے گی اور ملخص یہ ہے کہ مدعی اس کے کہتے ہیں کہ اگر دعویٰ چھوڑ دے تو دعویٰ چھوڑ دیا جائے گا اور مدعا علیہ اس کے خلاف ہے۔ (فتح)

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

۲۳۳۱۔ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا اور اس نے دو عورتوں کے مقدمہ میں لکھا جو آپس میں جھگڑتی تھیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے میری طرف لکھا کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔

فائدہ: اس سے امام بخاری کی مراد یہ ہے کہ یہ حدیث اپنے عموم پر محمول ہے یعنی یہ حدیث عام ہے اور اس کا حکم سب کو شامل ہے خواہ راہن ہو یا مرتہن یا اور کوئی برخلاف اس شخص کے کہ کہتا ہے کہ رہن میں معتبر قول مرتہن کا ہے جب کہ وہ رہن کی مقدار میں تجاوز نہ کرے اس لیے کہ گروی چیز مرتہن کے لیے گواہ کی طرح ہے۔ ابن متین نے کہا کہ امام بخاری کا میلان اس طرف ہے کہ گروی چیز شاہد نہیں ہوتی۔ (فتح)

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ. ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَقَرَأَ إِلٰى عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَحَدَّثْنَاهُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ وَاللّٰهِ

۲۳۳۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو قسم کھائے کسی چیز کی کہ اس کے سبب کسی مال کا مستحق ہو اور وہ اس قسم کھانے میں جھوٹا ہو تو ملے گا اللہ سے اس حال میں کہ وہ اس پر نہایت غضبناک ہوگا پھر اللہ نے اس حکم کے سچ کرنے کے بیچ یہ آیت اتاری کہ جو لوگ کہ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہیں سو اس نے عذابٌ الیمٌ تک یہ آیت پڑھی، پھر اشعث بن قیس ہماری طرف نکلا اور کہا کہ حدیث بیان کرتا ہے تم سے ابو عبدالرحمن یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہم نے اس کو حدیث بتلائی تو اس نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سچا ہے البتہ یہ آیت میرے حق میں اتری کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُنْزِلَتْ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِيْنُهُ قُلْتُ إِنَّهُ إِذًا يَّحْلِفُ وَلَا يُبَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ.﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا إِلٰى وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾.

میرے اور ایک مرد کے درمیان ایک کنویں کے بارے میں جھگڑا تھا تو ہم دونوں حضرت ﷺ کے پاس جھگڑتے آئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ضرور ہے کہ تیرے دو گواہ ہوں یا اس کی قسم ہو یعنی کہا کہ اب یہ قسم کھائے گا اور پرواہ نہ کرے گا یعنی یہ سچ جھوٹ سے کبھی پرواہ نہیں کرتا تو اللہ نے اس کی تصدیق کے لیے یہ آیت اتاری :﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا إِلٰى وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾.

فائدہ: یہ حدیث کتاب الشرب میں گذر چکی ہے اور یہاں مراد حضرت ﷺ کا یہ قول ہے کہ تیرے دو گواہ ہوں یا اس کی قسم ہو اس لیے کہ اس میں دلیل ہے ترجمہ باب کے لئے کہ گواہ مدعی پر ہے اور شاید کی بخاری نے اشارہ کیا ہے اس کی طرف کہ اس کے بعض طریقوں میں باب کا لفظ آ چکا ہے اور وہ بیہقی وغیرہ میں ہے جیسا کے کہ آئندہ آئے گا اور شاید کی جب کہ وہ اس کی شرط پر نہ تھا تو اس کے ساتھ باب باندھا اور وارد کی وہ حدیث جو کہ اس چیز پر ان کی شرط کے مطابق دلالت کرتی تھی ۔ (فتح)

❀......❀......❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
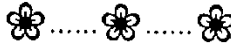
بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْعِتْقِ
کتاب ہے بیچ بیان آزاد کرنے غلام کے

فائدہ: عتق کا معنی ہے ملک کو دور کرنا۔

بَابٌ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ﴾.

باب ہے بیچ بیان آزاد کرنے کے اور ثواب اس کے کے اور بیان اس آیت کا کہ چھڑانا گردن کا یا کھلانا بھوک کے دن میں بن باپ کے لڑکی کو جو ناتے دار ہو۔

فائدہ: گردن آزاد کرنے سے مراد غلام چیز کا چھڑانا ہے یہ نام رکھنا اس چیز کا ہے ساتھ نام بعض اس کے اور سوائے اس کے نہیں کہ خاص کی گئی ہے ساتھ ذکر کے واسطے اشارہ کرنے کے طرف اس کی کہ حکم سید کا اس پر پھانسی کی طرح ہے اس کے گلے میں۔ پس جب آزاد ہو تو پھانسی اس کی گردن سے ٹوٹ جائے گی اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ گردن کا چھوڑانا خاص ہے اس شخص کے ساتھ جو کہ اس کی گردن کو آزاد کرنے میں مدد کرے یہاں تک کہ وہ آزاد ہو جائے، روایت کہ یہ حدیث احمد اور ابن حبان وغیرہ نے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا آزاد کر جان کو اور چھوڑ گردن کو کسی نے کہا یا حضرت ﷺ کیا یہ دونوں ایک ہی چیز نہیں؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں جان کا آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کرنے میں اکیلا ہو اور گردن کا چھڑانا یہ ہے کہ تو اس کے آزاد کرنے میں مدد کرے یعنی اس کی قیمت میں، اور جب کہ ثابت ہوئی فضیلت آزادی پر مدد کرنے کے بارے میں تو بطریق اولیٰ اکیلے آزاد کرنے کی فضیلت بھی ثابت ہوئی۔ (فتح)

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ

۲۲۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مرد کہ آزاد کرے مسلمان مرد کو تو چھوڑ دے گا اللہ اس کے ہر ایک جوڑ کے بدلے اس کا ہر ایک جوڑ دوزخ سے تو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس حدیث کو علی بن حسین رضی اللہ عنہ یعنی امام زین العابدین کے پاس لے گیا سو امام زین العابدین نے اپنے ایک غلام کی طرف قصد کیا کہ اس کو اس کے بدلے عبد اللہ بن جعفر دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتا تھا سو اس کو آزاد کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلٰى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ.

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام آزاد کرنے کا بڑا ثواب ہے اور یہ کہ مرد کا آزاد کرنا عورت کے آزاد کرنے سے اولیٰ ہے بخلاف اس شخص کے کہ جو کہتا ہے کہ عورت کا آزاد کرنا افضل ہے اس دلیل کی وجہ سے کہ وہ کہتا ہے کہ اس کی اولاد بھی آزاد ہو جائے گی اور یہ بھی برابر ہے کہ اس سے غلام نکاح کرے یا آزاد بخلاف مرد کے کہ یہ بات اس میں نہیں پائی جاتی ہے۔ اور اس کے مقابلے میں یہ دلیل ہے کہ عورت کا آزاد کرنا اکثر اوقات لازم پکڑتا ہے اس کے ضائع ہونے کو اور نیز اس لیے بھی کہ مرد کے آزاد کرنے میں عام معنی پائے جاتے ہیں جو کہ عورت کے آزاد کرنے میں نہیں پائے جاتے جیسا کہ مرد حکومت و قضا کے لائق ہے نہ کہ عورت۔ اور یہ جو فرمایا کہ اللہ غلام کے ایک ایک جوڑ کے بدلے آزاد کرنے والے کے ایک ایک جوڑ کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتے ہیں تو یہ اس طرف اشارہ ہے کہ گردن پوری آزاد کرنی چاہیے اس میں کمی نہ ہو تا کہ ثواب مکمل حاصل ہو جائے۔ اور خطابی نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ معاف کیا جاتا ہے نقص جو منفعت سے جبر پورا کیا گیا ہے خصی کی مانند مثلاً جب کہ اس کے ساتھ فائدہ اٹھایا جاتا ہو اس چیز میں کہ نر کے ساتھ فائدہ نہیں ہوتا اور یہ قول اس کا مقام منع میں ہے اور اس کو امام نووی وغیرہ نے منکر خیال کیا ہے اور کہا ہے کہ خصی اور ہر ناقص کے آزاد کرنے میں بھی فضیلت ہے لیکن کامل اولیٰ ہے۔ اور ابن منیر نے کہا ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ جو گردن کفارے میں آزاد کی جائے وہ ایماندار ہو اس لیے کہ کفارہ آگ سے چھڑانے والا ہے پس لائق ہے کہ نہ واقع ہو کفارہ مگر چھڑائے گئے کی آگ سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ کو آزاد کیا جاتا ہے تو ابن عربی نے کہا کہ یہ بات مشکل ہے اس اعتبار سے کہ نہیں متعلق ہوتا شرمگاہ کے ساتھ کوئی گناہ جو واجب کرے اس کے لئے جہنم کی آگ کو سوائے زنا کے، پس اگر اس کو صغیرہ گناہوں پر محمول کیا جائے جیسے آپس میں زانو کا لگانا تو نہیں مشکل ہے آزاد ہونا اس کا آگ سے نہیں تو زنا کبیرہ گناہ ہے نہیں اترتا ہے مگر توبہ کے ساتھ۔ پھر کہا کہ یہ احتمال بھی ہے کہ آزاد کرنا راجح اور بھاری ہوتا ہے تولنے کے اعتبار سے اس طرح کہ ہو ترجیح دینے والا نیکیوں کے لیے آزاد کرنے والے کے ایسی ترجیح کے زنا کے گناہ کے برابر ہو اور اس میں شرمگاہ کی کوئی خصوصیت نہیں ہے بلکہ آتا ہے اس کے غیر میں بھی اعضاء سے اس چیز سے کہ اختیار کیا ہے اس نے اس کو بیچ اس کے مانند ہاتھ کی غصب میں مثلاً۔ (فتح)

بَابُ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟

آزاد کرنے کے واسطے کون غلام بہتر ہے؟

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ

۲۳۳۴۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَعْلَاهَا ثَمَنًا وَّأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِيْنُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ فَإِنْ لَّمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ.

سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا میں نے کہا کون سا غلام بہتر ہے یعنی آزاد کرنے کے اعتبار سے؟ حضرت ﷺ نے فرمایا جو مول میں بہت مہنگا ہو اور اپنے مالکوں کے نزدیک بہت نفیس اور عمدہ ۔ میں نے کہا کہ اگر میں نہ کر سکوں؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مدد کر کاریگر کی یا کام کر عاجز کے لیے۔ میں نے کہا اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں؟ فرمایا کہ چھوڑ لوگوں کو بدی سے یعنی ان کے ساتھ بدی نہ کر کہ تحقیق یہ صدقہ ہے کہ تو اس کو اپنی جان پر صدقہ کرتا ہے۔

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ محل اس کا اس شخص کے حق میں ہے جو ایک غلام آزاد کرنا چاہے۔ ہاں اگر کسی شخص کے پاس مثلاً ہزار درہم ہوں اور ان کے ساتھ غلام خرید کر آزاد کرنا چاہے تو وہ ایک یا دو عمدہ ترین غلام پائے تو دو غلام بنسبت ایک کے افضل ہیں اور یہ حکم قربانی کے برخلاف ہے اس لیے کہ اس میں ایک بہترین اور فربہ قربانی افضل ہے اس لیے کہ اس جگہ گردن کا چھوڑانا مطلوب ہے اور وہاں گوشت کا عمدہ ہونا مطلوب ہے۔ اور ظاہر کہ یہ حکم اشخاص کے مختلف ہونے کے اعتبار سے مختلف ہے۔ مگر کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک غلام آزاد کرنا بہت سے غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر ثواب کا باعث ہوتا ہے اسی طرح اکثر گوشت کے زیادہ ہونے کی حاجت ہوتی ہے حاجت مندوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے اس پر جو اس کے ساتھ فائدہ اٹھاتے ہیں اکثر اس چیز سے کہ فائدہ اٹھایا جاتا ہے گوشت کے عمدہ ہونے کے ساتھ، پس ضابطہ یہ ہے کہ جس میں زیادہ فائدہ ہو وہی بہتر ہے اس سے صرف نظر کہ تھوڑا ہے یا زیادہ۔ اور اس کے ساتھ دلیل پکڑی ہے امام مالک نے کہ کافر غلام کا آزاد کرنا جب کہ وہ قیمت میں بہت مہنگا ہو بہتر ہے مسلمان غلام سے اور اصبغ وغیرہ نے اس کی مخالفت کی ہے کہتے ہیں کہ اس سے مراد مسلمان غلام ہے۔ اور پہلی حدیث میں اس کی تقیید گذر چکی ہے اور اس حدیث میں اس کی بھی دلیل ہے کہ برائی سے رکے رہنا آدمی کے فعل اور کسب میں داخل ہے یہاں تک کہ اس میں ثواب وعذاب بھی دیا جاتا ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ نیت اور قصد کے بغیر باز رہنے سے ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد ایمان کے بعد تمام اعمال میں سے افضل ہے اور پہلے گذر چکی ہے تطبیق مختلف احادیث میں اعمال کے افضل ہونے کے اختلاف کے بارے میں، اور بعض کہتے ہیں کہ اس جگہ ایمان کے ساتھ جہاد کو اس لیے جوڑا گیا ہے کہ وہ اس وقت تمام اعمال سے بہتر تھا اور قرطبی نے کہا کہ جہاد کا افضل ہونا اس وقت ہے کہ جب وہ معین ہو اور والدین سے نیکی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلت اس شخص کے لیے ہے جس کے ماں باپ موجود ہوں تو وہ ان کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرے، حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ کے جوابات کا مختلف ہونا سائلوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور اس حدیث میں سوال کرنے میں حسن مراجعت ہے اور مفتی اور معلم کا اپنے شاگرد پر صبر کرنا اور اس کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔ ابن حبان وغیرہ نے یہ حدیث بہت لمبی نقل کی ہے اور اس میں بہت سوال جواب شامل ہیں جن میں بہت سے فوائد ہیں ان میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس نے سوال کیا کہ مسلمانوں میں کون بہت کامل ہے اور کون بہت اسلم ہے، اور کون سی ہجرت اور جہاد اور صدقہ اور نماز افضل ہے اور نیز اس میں پیغمبروں کا ذکر ہے اور ان کی گنتی اور ان کی کتابوں کا بھی ذکر ہے۔ اور بہت سے آداب ہیں۔ اور امر و نہی سے ابن منیر نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ایک غیر کاریگر سے ایک کاریگر کی اعانت افضل ہے اس لیے کہ جو غیر کاریگر ہو وہ جگہ گمان اعانت کی ہے پس ہر ایک اس کی مدد کرتا ہے بخلاف کاریگر کے کہ اس کے کاریگری میں مشہور ہونے کی وجہ سے وہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے تو یہ مستور پر صدقہ کرنے کی جنس میں سے ہے۔ انتھی (فتح)

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوْفِ أَوِ الْاٰيَاتِ.

مستحب ہے آزاد کرنا غلام کا بیچ وقت سورج گہن کے اور دوسری نشانیوں کے۔

٢٣٣٤۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ. تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ.

۲۳۳۴۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت ﷺ نے ساتھ آزاد کرنے کے بیچ وقت سورج گہن کے۔

٢٣٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوْفِ بِالْعَتَاقَةِ.

۲۳۳۶۔ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سورج گہن کے وقت ہم کو غلام آزاد کرنے کا حکم ہوتا تھا۔

فائدہ: حدیث باب میں گہن کے علاوہ اور کسی نشانی کا ذکر نہیں ہے اور شاید یہ اس طرف اشارہ ہے جو اس کے بعض طرق میں وارد ہوا ہے کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں اللہ ان کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور اکثر ڈرانا آگ کے ساتھ ہوتا ہے تو مناسب ہوا واقع ہونا آزادی کا جو آگ سے آزاد کر دیتی ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گہن نماز مشروعہ کے ساتھ خاص ہوتا ہے برخلاف دوسری نشانیوں کے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَآءِ.

جب کہ آزاد کرے غلام کو جو مشترک ہو دو آدمیوں کے درمیان یا لونڈی کہ جو کئی شریکوں کے درمیان مشترک ہو۔

فائدہ: ابن تین نے کہا مراد یہ ہے کہ غلام لونڈی کی مانند ہی ہے غلامی میں دونوں کے مشترک ہونے کی وجہ سے۔ اور تحقیق بیان کیا گیا ہے ابن عمر کی حدیث کے آخر باب میں کہ وہ فتوے دیتے تھے ان دونوں میں ساتھ اس کے اور گویا کہ یہ اشارہ ہے اسحق بن راھویہ کے قول کے رد کی طرف کہ یہ حکم خاص ہے ساتھ مردوں کے اور عورتوں کو یہ حکم شامل نہیں ہے اور جمہور اس کی مخالفت میں کہتے ہیں کہ حکم میں مرد و عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ یا تو اس وجہ سے کہ لفظ عبد سے مراد جنس ہے مانند اللہ تعالیٰ کے قول کے الا اتی الرحمن عبدا اس لیے کہ یہ مرد و عورت دونوں کو شامل ہے یا تو قطعی طور پر یا بطور الحاق کے نہ کہ فارق ہونے کے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فتوے دیا کرتے تھے غلام اور لونڈی کے بارے میں جب کہ وہ کئی شریکوں کے درمیان ہو۔ اور حدیث کے آخر میں ہے کہ وہ اس بات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا کرتے تھے، تو ظاہر ہے کہ یہ حدیث ساری مرفوع ہے۔ اور دارقطنی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا غلام یا لونڈی میں حصہ ہو اور یہ حدیث اس باب میں نہایت صریح ہے اور امام الحرمین نے کہا کہ ادراک ہونا لونڈی کا اس حکم میں مانند غلام کی حاصل ہے واسطے سامع کے پہلے سمجھنے سے واسطے وجہ جمع اور فرق کے۔ میں کہتا ہوں کہ تحقیق فرق کیا ہے ان دونوں کے درمیان عثمان لیثی نے اس چیز کے ساتھ کی دوسروں نے لیا سو اس نے کہا کہ جاری ہوتا ہے آزاد کرنا شریک کا اس کے تمام میں اور اس کے لیے شریک میں کچھ نہیں ہے مگر یہ کہ لونڈی خوبصورت ہو کہ ارادہ کیا جائے صحبت کا پس ضامن ہوگا اس چیز کا کہ داخل کیا اس نے اپنے شریک پر ضرر سے۔ اور نووی نے کہا کہ اسحاق کا قول مخالف ہے اور عثمان لیثی کا قول فاسد ہے۔ (فتح)

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوْسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ.

۲۳۳۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آزاد کرے غلام کو جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پس اگر آزاد کرنے والا مال دار ہو تو اس پر غلام کی قیمت کی جائے یعنی قیمت انصاف پھر آزاد ہو جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کا ظاہر عموم ہے یعنی یہ حدیث عام ہے خواہ کوئی آزاد کرے لیکن وہ بالاتفاق مخصوص ہے پس صحیح نہیں ہے آزاد کرنا دیوانے سے اور نہ اس سے جس کو تصرف سے باز رکھا گیا ہو بے عقل ہونے کی وجہ سے اور اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح جو مفلس ہونے کی وجہ سے تصرف سے روکا گیا ہو اور غلام اور مرض الموت کا بیمار اور کافر ہو تو ان کے آزاد کرنے میں اختلاف ہے اور شافعیہ کے نزدیک مرض الموت میں آزاد کرنا جاری نہیں ہوتا مگر جب تہائی اس کی گنجائش رکھے اور بیماری میں مطلق جاری نہیں ہوتا اور کافر کے آزاد کرنے کی بحث عنقریب آئے گی اور یہ جو کہا کہ جو آزاد کرے تو اس سے نکل جاتا ہے جو آزاد ہوا و پر اس کے ساتھ اس طرح کہ وارث ہو بعض اس شخص کا جو آزاد ہوتا ہے او پر اس کے ساتھ قرابت کے پس نہیں سرایت کرتا یہ آزاد کرنا جمہور کے نزدیک یعنی اس عتق کے سبب تمام غلام اس پر آزاد ہو گا اور نہ اس پر باقی شریکوں کے حصے کی قیمت ادا کرنا ہو گی۔ اور ایک روایت امام احمد سے یہ بھی ہے اور اسی طرح اگر عاجز ہو مکاتب اس کے بعد کہ خریدے ایک حصہ کہ جو اس کے مالک پر آزاد ہوتا ہے پس تحقیق مالک اور عتق حاصل ہوتے ہیں مالک کے فعل کے بغیر پس وہ مانند وارث ہونے کے ہے۔ اور اختیار میں داخل ہے جب کہ مجبور کیا جائے حق کے ساتھ اور اگر اپنے حصے کو آزاد کرنے کی وصیت کرے جس میں وہ کسی کا شریک ہے یا وہ اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کرنا چاہے تو یہ بھی جمہور کے نزدیک سرایت نہیں کرتا اس لیے کہ مال وارث کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور مردہ تنگدست ہو جاتا ہے اور مالکیہ سے ایک روایت ہے۔ اور مفہوم حدیث کے باوجود جمہور کی دلیل یہ ہے کہ سرایت خلاف قیاس ہے پس خاص ہو مورد نص کے ساتھ اور نیز اس لیے بھی کہ تلف شدہ چیزوں کی قیمت ٹھہرانے کی راہ ڈانڈ کی راہ ہے پس تقاضہ کرتی ہے تخصیص کا ساتھ صادر ہونے امر کے کہ ٹھہرایا جائے تلف۔ اور اس حدیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عتق اسی وقت واقع ہو جاتا ہے یعنی غلام فی الحال اسی وقت آزاد ہو جاتا ہے۔ اور جمہور کہتے ہیں کہ جو عتق کسی صفت کے ساتھ معلق ہو جب وہ صفت پائی جائے تو وہ بھی اسی وقت آزاد ہو جاتا ہے اور یہ جو کہا کہ دو کے درمیان ہو تو یہ بطور مثال کے نہیں ہے۔ تو دو یا زیادہ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر غلام کا یہی حکم ہے لیکن اس سے جنایت کرنے والا اور مرہون مستثنیٰ ہے پس اس کے بارے میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ جنایت اور رہن میں آزادی سرایت نہیں کرتی اس لیے کہ اس میں باطل کرنا مرتہن اور مجنی علیہ کا حق ہے۔ پس اگر اپنے شریک کے غلام کو آزاد کرے اس کے بعد کہ دونوں نے اس کو مکاتب کر دیا پس اگر عبد کا لفظ مکاتب کو شامل ہو گا تو آزادی سرایت کرے گی ورنہ نہیں اور اس پر احکام غلامی کا ثبوت ناکافی ہو گا، پس تحقیق ثابت ہوتے ہیں احکام اور نہیں لازم پکڑتے ہیں لفظ عبد کا استعمال اس پر۔ اور مانند اس کے ہے وہ جب کہ دونوں اس کو مدبر کریں لیکن شامل ہونا لفظ عبد کا مدبر کو مکاتب سے قوی تر ہے پس اس جگہ اصح قول کے مطابق آزادی سرایت کرے گی۔ پس اگر لونڈی سے اپنا حصہ آزاد کرے کہ ثابت ہونا اس کے اس کے شریک کے لئے ام ولد تو نہیں سرایت کرے گی اس لیے کہ وہ لازم پکڑتی ہے نقل ہونے کو ایک مالک سے دوسرے مالک کی طرف اور ام ولد اس بات کو قبول نہیں کرتی اس کے نزدیک جو اس کے بیچنے کو جائز قرار نہیں دیتا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کے دواقوال میں سے یہی صحیح تر ہے۔اور یہ جو کہا کہ مالدار ہوتو ظاہر اس کا معتبر ہونا اس کا ہے آزاد کرنے کے وقت یہاں تک کہ اگر اس وقت تنگدست ہو پھر اس کے بعد مالدار ہو جائے تو حکم معتبر نہ ہوگا یعنی اس کی قیمت نہیں مقرر کی جائے گی اور باقی شریکوں کے حصے دیئے جائیں گے۔اور مفہوم اس کا یہ ہے کہ اگر تنگدست ہو تو اس کی قیمت نہ لگائی جائے اور اتفاق ہے اس شخص کا کہ جو کہتا ہے اس پر علماء سے کہ بیچا جائے اس پر شریک کے حصے کے اندر کہ تمام وہ چیز کہ بیچی جاتی ہے اس پر قرض میں اختلاف کے باوجود کہ جو وہ اس میں رکھتے ہیں۔اور اگر ہو اس پر قرض بقدر اس چیز کے کہ وہ اس کا مالک ہے تو وہ مالدار کے حکم کے بیچ ہوگا علماء کے دواقوال میں سے اصح قول کے مطابق اور مانند اختلاف کے ہے اس میں کہ کیا دین زکوٰۃ کو منع کرتا ہے یا نہیں۔(فتح)

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطٰى شُرَكَائَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ.

۲۲۳۸۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کر دے اور اس پر مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو یعنی اس کی باقی قیمت کو تو قیمت کیا جائے غلام اوپر اس کے قیمت انصاف کی یعنی برابر بغیر کمی اور زیادتی کے پھر اس کے شریکوں کو ان کے حصے دیئے جائیں اور غلام اس پر آزاد ہوا اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو تحقیق آزاد ہوا اس سے جو کہ آزاد ہوا یعنی اور شریکوں کے حصے غلام رہیں گے۔

فائدہ:اور یہ جو کہا کہ اس کے پاس مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو بلکہ اس سے کم ہو تو اس کا یہ حکم نہیں ہے۔اور اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس صورت میں مطلق اس کی قیمت نہ لگائی جائے لیکن اصح شافعیہ کے نزدیک اور یہی مذہب ہے امام مالک کا کہ آزادی سرایت کرتی ہے اس مقدار کی طرف کہ وہ مالدار ہے اس کے ساتھ جاری کرنے کے لیے عتق کے باعتبار امکان کے اور یہ جو کہا کہ پھر ان کے شریکوں کو ان کے حصے دیئے جائیں تو مراد یہ ہے کہ ان کے حصے کی قیمت ان کو دی جائے یعنی اگر اس میں کئی شریک ہوں تو۔اور اگر اس میں ایک ہی شریک ہو تو باقی سب حصوں کی قیمت اس کو دی جائے گی اور اس میں کوئی خلاف نہیں۔اور اگر غلام تین آدمیوں کے درمیان مشترک ہے اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے اور وہ تہائی ہو اور دوسرا بھی اپنا حصہ آزاد کر دے اور وہ چھٹا حصہ ہو تو کیا قیمت کی جائے ان دونوں پر حصہ صاحب نصف کا برابری کے ساتھ یا بقدر حصوں کے؟ جمہور علماء کا تو یہ مذہب ہے کہ بقدر حصوں کے قیمت کی جائے یعنی تہائی قیمت تہائی حصے والا دے اور چھٹا حصہ چھٹے حصے والا دے۔اور مالکیہ کے نزدیک اور حنابلہ کے خلاف ہے مانند خلاف کی شفعہ میں جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ دو کے لیے ہو کیا وہ دونوں برابر لیں یا بقدر ملکیت کے۔ (فتح)

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي مَمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ يُّقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اخْتَصَرَهُ.

۲۳۳۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کرے تو ضرور ہے اس پر تمام غلام کا آزاد کرنا اگر اس کے پاس مال ہو جو اس کی باقی قیمت کو پہنچتا ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو قیمت کیا جائے غلام اس پر قیمت انصاف کی پس آزاد ہوا اس سے جو کہ آزاد ہوا۔

فائدہ: اس روایت کے ظاہر سے یہ معلوم ہوا کہ قیمت ٹھہرانی اس کے حق میں مشروع ہے جس کے پاس مال نہ ہو حالانکہ اس طرح نہیں ہے بلکہ اس کا تقوم شرط کا جواب نہیں ہے بلکہ وہ اس کی صفت ہے جس کے پاس مال ہو اور معنی یہ ہے کہ جس کے پاس مال نہ ہو بایں طور کہ اس پر قیمت ٹھہرانے کا اسم واقع ہو تو پس آزادی خاص اس کے حصے میں واقع ہوئی ہے اور شرط کا جواب یہ ہے کہ پس آزاد ہوا اس سے جو کہ آزاد ہوا اور تقدیر یہ ہے کہ فقد عتق منه ما عتق اور ایک روایت میں یہ لفظ ہے کہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو کہ قیمت ٹھہرائی جائے اس پر قیمت عدل تو آزاد ہوا اس سے جو کہ آزاد ہوا۔ (فتح)

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَّهُ فِي مَمْلُوْكٍ أَوْ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ وَّكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتَهُ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ قَالَ نَافِعٌ وَّإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوْبُ لَا أَدْرِيْ أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيْثِ.

۲۳۴۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کرے اور ہو اس کے لئے مال سے وہ چیز کہ پہنچے قیمت اس کی کو ساتھ قیمت انصاف کے تو وہ آزاد ہے نہیں تو آزاد ہوا اس سے جو آزاد ہوا۔

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ

۲۳۴۱۔ نافع بن سعید سے روایت ہے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما فتوے دیتے بیچ حق غلام یا لونڈی کے جو کئی شریکوں کے درمیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُفْتِيْ فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ يَكُوْنُ بَيْنَ شُرَكَآءَ فَيَعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيْبَهُ مِنْهُ يَقُوْلُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِذَا كَانَ لِلَّذِيْ أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَّالِهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَآءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ وَيُخَلّٰى سَبِيْلُ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَإِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا.

ساجھی ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ واجب ہے اس پر آزاد کرنا تمام غلام کا جب کہ آزاد کرنے والے کے پاس مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچے قیمت کیا جائے غلام اس کے مال سے قیمت انصاف کے اور شریکوں کو ان کے حصے دیئے جائیں اور غلام کی راہ خالی کی جائے کہ جہاں اس کا جی چاہے چلا جائے یعنی وہ آزاد ہو جاتا ہے اس کے ساتھ کسی کا دعوے دخل باقی نہیں رہتا خبر دیتے تھے اس کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کہتے تھے کہ یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے میں نے اپنی رائے سے نہیں کہی اور روایت کی ہے یہ حدیث لیث اور ابن ابی ذئب اور ابن اسحق اور جویریہ اور یحییٰ بن سعید اور اسمعیل بن امیہ نے نافع سے اور اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور اختصار کے یعنی نہیں ذکر کیا انہوں نے جملے اخیر کو بیچ حق معسر کے اور وہ یہ ہے فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا عُتِقَ۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کے ساتھ فتوی دیتے تھے الخ تو اس سے مراد امام بخاری کا اس طرف اشارہ کرنا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی حدیث نے حدیث کے ظاہر کے موافق فتوی دیا معسر کے حق کے بارے میں تاکہ اس کے ساتھ اس پر رد کرے جو اس کا قائل نہیں اور اس سند کے ساتھ موسیٰ بن عقبہ نافع سے اکیلا نہیں ہوا بلکہ صخر بن جویریہ نے نافع سے اس کی موافقت کی ہے اور اس حدیث میں اس پر دلیل ہے کہ اگر مالدار اپنا حصہ شریک کے غلام سے آزاد کردے تو تمام غلام آزاد ہو جاتا ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ نہیں اس میں اختلاف ہے کہ قیمت صرف مالدار پر ہی کی جاتی ہے۔ پھر علماء کو آزاد ہونے کے وقت پر بھی اختلاف ہے جمہور اور شافعی نے اصح قول میں اور بعض مالکیہ نے کہ وہ فی الحال یعنی اسی وقت آزاد ہو جاتا ہے جب کہ آزاد کرے۔ اور بعض شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر اپنا حصہ آزاد کرے شریک قیمت کرنے کے ساتھ تو یہ لغو ہوگا اور ڈانڈ دے گا آزاد کرنے والا حصہ اس کا ساتھ قیمت کرنے کے یعنی وہ تو سب سے پہلے ہی آزاد ہو چکا ہے پس اب دوسرے شریک کا اپنے حصہ کو آزاد کرنا لغو ہوگا اور ان کی دلیل ایوب کی حدیث ہے جو کہ باب میں ہے کہ جو آزاد کرے اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے اور اس کے پاس مال بھی ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہو تو وہ آزاد ہے۔ اور زیادہ تر واضح اس سے نسائی وغیرہ کی روایت ہے کہ جو اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس سے باقی شریکوں کے حصے ادا ہو سکیں تو وہ آزاد اور وہ دوسروں شریکوں کے حصے کا ضامن ہوگا اور طحاوی کی روایت میں ہے کہ وہ سارا غلام آزاد ہے یہاں تک کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار اس کے بعد تنگدست بھی ہو جائے تو عتق بدستور قائم رہے گا اور یہ اس کے ذمہ دین باقی رہے گا اور اگر وہ مر جائے تو اس کے ترکہ سے لیا جائے گا اور اگر اس کے پیچھے کوئی چیز نہ رہے تو شریک کے لیے کوئی چیز نہیں ہوگی اور عتق بھی بدستور قائم رہے گا۔ اور مشہور مالکیہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ آزاد نہیں ہوتا مگر باقی شریکوں کو قیمت ادا کرنے کے ساتھ اور اگر شریک قیمت لینے سے پہلے آزاد کر دے تو اس کا عتق جاری ہو جائے گا اور یہ ایک قول شافعی کا ہے اور ان کی دلیل سالم کی روایت ہے جو کہ اول باب میں ہے جس جگہ یہ کہا کہ جب مالدار ہو تو اس کی قیمت کی جائے گی پھر آزاد ہوتا ہے اور جواب یہ ہے کہ نہیں لازم آتا ترتیب عتق سے قیمت کرنے پر مرتب ہونا اس کا اور قیمت پر ہو اس لیے کہ اس کی قیمت کرنے سے قیمت کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور رہا قیمت کا ادا کرنا پس بقدر زائد ہے اوپر اس کے۔ اور اس حدیث میں ابن سیرین کے خلاف حجت ہے جس جگہ اس نے کہا کہ غلام پورا آزاد ہو جاتا ہے اور باقی شریکوں کے حصے بیت المال سے ادا کیے جائیں اس لیے کہ حدیث میں تصریح ہے ساتھ اس کے کہ آزاد کرنے والے سے باقی شریکوں کے حصے کی قیمت لی جائے اور نیز یہ حدیث حجت ہے ربیعہ پر کہ جس جگہ اس نے کہا کہ نہیں جاری ہوتی آزادی ایک خبر کی مالدار سے اور نہ ہی مفلس سے اور شاید یہ حدیث اس کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔ اور نیز یہ حدیث حجت ہے بکیر بن اشج پر جس جگہ کہ اس نے کہا کہ آزادی عتق کے وقت ہوتی ہے نہ کہ عتق کے صادر ہونے کے بعد اور نیز یہ حدیث ابو حنیفہ پر بھی حجت ہے جس جگہ کہ اس نے کہا کہ شریک کو اختیار ہے یا تو اپنے حصے کی قیمت آزاد کرنے والے سے بھرا لے یا اپنا حصہ آزاد کر دے یا غلام سے اپنے حصے کے موافق محنت کروائے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے پہلے یہ بات کسی نے نہ کہی اور نہ ہی کسی نے اس پر اس کی متابعت کی ہے بلکہ اس کے دونو مصاحبوں نے بھی اس کی متابعت نہیں کی اور اس کا قول موافق ہے اس کے بارے میں کہ اگر کوئی اپنے غلام کا کچھ حصہ آزاد کر دے تو جمہور کہتے ہیں کہ تمام غلام آزاد ہو جائے گا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ غلام سے محنت کروائی جائے گی بیچ باقی قیمت جان اپنی کے لیے مالک اپنے کے یعنی محنت کر کے باقی حصے کی قیمت اپنے مالک کو ادا کرے اور ابو حنیفہ نے مستثنیٰ کیا ہے جب کہ اجازت دے شریک پس کہے اپنے شریک کو کہ تو اپنا حصہ آزاد کر دے کہتے ہیں کہ اس پر ضمان نہیں یعنی آزاد کرنے والے پر اس کا بدلہ نہیں آتا۔ اور اس کے ساتھ استدلال کیا گیا ہے کہ جو جاندار سے کوئی چیز تلف کرے تو اس پر اس کی قیمت آتی ہے مثل نہیں آتی اور اس کے ساتھ وہ چیز بھی ملحق ہے کہ جو ماپی نہ جاتی ہو اور نہ ہی تولی جاتی ہو جمہور کے نزدیک۔ اور تقویم کی معسر پر حکمت یہ ہے کہ کامل ہو جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتق کا چھوڑانا آگ سے۔(فتح)

بَابُ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلٰى نَحْوِ الْكِتَابَةِ.

جب کوئی اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کرے اور اس کے پاس مال نہ ہو یعنی جو غلام کی باقی قیمت کو پہنچے تو غلام سے محنت کروائی جائے گی یعنی بقدر حصے اور شریکوں کے لیکن اس پر مشقت نہ ڈالی جائے مانند کتابت کی یعنی جیسا کہ مکاتب کو چھوڑ دیتے ہیں اور تکلیف خدمت کی نہیں دیتے ویسا ہی اس غلام کو بھی تکلیف خدمت کی نہ دی جائے۔

فائدہ: امام بخاری نے اس ترجمہ باب سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے مراد وَإِلَّا فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا عُتِقَ یہ ہے کہ یعنی اگر آزاد کرنے والے کے پاس اس قدر مال نہ ہو کہ غلام کی باقی قیمت کو پہنچے تو بالفعل وہ جزء آزاد ہو جاتا ہے جس کا وہ مالک تھا اور اس کے شریک کا حصہ بدستور قائم رہتا ہے جیسا کہ پہلے تھا یہاں تک کہ اس سے اس وقت تک محنت کروائی جائے گی کہ اس کا باقی حصہ بھی غلامی سے آزاد ہو جائے اگر وہ محنت کی قوت رکھتا ہو تب۔ اگر وہ محنت کرنے سے عاجز ہو تو شریک کا حصہ بدستور موقوف رہتا ہے اور یہ بخاری سے اس کی طرف پھرنا ہے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور دونوں زیادتیاں مرفوع ہیں اور وہ دونوں زیادتیاں یہ ہیں۔ ایک یہ کہ وَإِلَّا فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا عُتِقَ اور دوسری یہ ہے کہ اِسْتِعْمَالُ الْعَبْدِ غَيْرُ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ اور اسماعیلی نے کہا کہ ان دونوں میں تطبیق ممکن نہیں اور دونوں صحیح نہیں اور اس کے غیر نے ان دونوں میں کئی وجہ سے تطبیق دی ہے جس کا بیان آئندہ آئے گا۔(فتح)

٢٣٤٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ عَبْدٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ

٢٣٤٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کرے تو ضرور ہے اس پر اپنے مال سے اس کو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو اور اگر وہ مالدار نہ ہو تو قیمت کیا جائے غلام اوپر اس کے پس محنت کروائی جائے ساتھ اس کے غلام سے اس حال میں کہ نہ مشقت ڈالی جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ.

فائدہ: یعنی اس کی قیمت زیادہ نہ کی جائے بعض کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ مکاتب نہ ہو اور یہ محض بعید ہے اور بیچ ثابت ہونے استسعا کے حجت ہے ابن سیرین پر اس لیے کہ اس نے کہا ہے کہ شریک کا حصہ جو آزاد نہیں ہوا بیت المال سے آزاد کیا جائے گا۔ اور یہ جو کہا کہ متابعت کی اس کی حجاج نے الخ تو اس سے بخاری کی مراد اس شخص پر رد کرنا ہے جو گمان کرتا ہے کہ آزاد کرنے والے کے پاس نہ ہونے کے وقت غلام سے محنت کروانے کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے اور سعید بن عروبہ اس کے ساتھ اکیلا ہوا ہے، سو بخاری نے جریر بن حازم کی موافقت والی روایت کے ساتھ مدد لی پھر تین راویوں کو ذکر کیا جنہوں نے اس کی متابعت کی محنت کے ذکر کرنے پر اور ابن عربی نے مبالغہ کیا ہے اور کہا کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ محنت کروانے کا ذکر حضرت ﷺ کا قول نہیں بلکہ وہ تو قتادہ کا قول ہے۔ اور خلال نے احمد سے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے علل میں سعید کی روایت کو ضعیف کہا ہے کہ جس میں محنت کروانے کا ذکر ہے اور نیز اس کو اثرم نے سلیمان بن حرب سے بھی ضعیف کہا ہے۔ اور ان سے اس طرح سند پکڑی ہے کہ محنت کروانے کا فائدہ یہ ہے کہ شریک پر کوئی تکلیف نہ ہو۔ پس کہا کہ اگر غلام سے محنت کروانا مشروع ہوتا تو لازم آتی یہ بات کہ اگر وہ اس کو ہر مہینے دو درہم دیتا تو یہ جائز ہوتا اور ہمیں نہایت ضرر ہے شریک پر الخ اور ایسی حدیث کے ساتھ احادیث صحیحہ رد نہیں کی جاسکتیں۔ اور نسائی نے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اس کو ہمام نے روایت کیا ہے پس استسعاء کو قتادہ کے قول سے شمار کیا ہے۔ اور اسماعیلی نے کہا کہ محنت کروانے کا ذکر حدیث میں سند نہیں بلکہ وہ تو صرف قتادہ کا قول ہے اور حدیث میں مدرج ہے۔ اور ابن منذر اور خطابی نے کہا کہ محنت کروانے کا ذکر قتادہ کا فتوے ہے یہ لفظ متن حدیث میں نہیں ہے۔ اور اسی طرح بیہقی اور دارقطنی اور حاکم نے بھی کہا ہے اور ان سب نے یقین کیا ہے کہ یہ لفظ حدیث میں مدرج ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ لفظ مرفوع ہے۔ اور انہی میں سے امام بخاری اور مسلم ہیں اور اسی کو ابن دقیق العید اور ایک دوسری جماعت نے ترجیح دی ہے اس لیے کہ سعید بن عروبہ اعرف ہے حدیث قتادہ کے لیے ہمام کی نسبت قتادہ سے کثرت ملازمت اور کثرت تعلیم حدیث کے سبب۔ اور ہشام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شعبہ اگر چہ ہمام سے زیادہ حافظ ہیں لیکن ان کی روایت اس کی روایت کے منافی نہیں ہے بلکہ اس نے بعض حدیث پر اختصار کیا ہے اور مجلس ایک نہیں ہے تا کہ زیادتی میں توقف کیا جائے اس لیے کہ سعید کی ملازمت قتادہ کے ساتھ اکثر تھی ان دونوں کی نسبت پس اس نے اس سے وہ چیز سنی جو اس کے غیر نے نہیں سنی اور یہ سب اس وقت ہے جب تسلیم کیا جائے کہ وہ منفرد ہے اور حالانکہ وہ منفرد نہیں ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو استسعاء کے مرفوع ہونے پر طعن کرتا ہے اس وجہ سے کہ ہمام نے اس کو قتادہ کا قول ٹھہرایا ہے اور اس چیز پر طعن نہیں کرتا جو ترک استسعاء پر دلالت کرتی ہے اور وہ حضرت ﷺ کا قول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں جو پہلے گذر چکی ہے وَإِلَّا فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا عُتِقَ اس وجہ سے کہ اسی طرح ایوب نے بھی اس کو نافع کا قول قرار دیا ہے **کما تقدم شرحہ** ۔اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ دونوں حدیثیں امام بخاری اور مسلم کی موافقت کی وجہ سے صحیح ہیں۔اور ابن دقیق العید نے کہا کہ تجھے وہ چیز کافی ہے کہ جس پر اتفاق کیا شیخان یعنی بخاری اور مسلم نے اس لیے کہ یہ صحیح کا اعلیٰ درجہ ہے ۔اور جو محنت کروانے کے قائل نہیں وہ اس کے ضعف میں وہ علتیں بیان کرتے ہیں کہ جن کو پورا کرنا مثل ان علتوں کے ساتھ ان جگہوں میں کہ جن میں وہ محتاج ہیں استدلال کے ساتھ حدیثوں کا رد کیا جانا ہے ان پر ساتھ مثل ان علتوں کے ۔اور شاید بخاری نے روایت میں سعید بن عروبہ کے طعن کا خوف کیا ہے اسی لیے اپنی عادت کے مطابق اس کے ثابت ہونے کی طرف پوشیدہ اشارہ کیا ہے پس تحقیق نکالا ہے اس نے اس کو یزید بن رابع کی روایت سے اس سے اور سب لوگوں سے زیادہ تر ثابت ہے اس کے بارے میں ۔اور اس نے اختلاط سے پہلے سنا ہے پھر اس نے اس کے لیے مدد چاہی جریر بن حازم کی روایت سے اس کی متابعت کے ساتھ تا کہ اس کا منفرد ہونا دور ہو جائے پھر اشارہ کیا کہ ان دونوں کے غیر نے اس کی متابعت کی ہے پھر کہا کہ اختصار کیا ہے اس کا شعبہ نے ۔اور شاید یہ اس مقدر سوال کا جواب کہ شعبہ سب لوگوں سے زیادہ حافظ ہے قتادہ کی حدیث کا۔پس اس نے محنت کروانے کو کس طرح ذکر کیا؟ پس بخاری نے جواب دیا کہ یہ چیز اس میں ضعف کو پیدا نہیں کرتی اس لیے کہ اس نے محنت کروانے کو مختصر ذکر کیا ہے اور اس کے غیر نے اس کو مکمل ذکر کیا ہے اور عدد کا زیادہ ہونا اولیٰ ہے ایک فرد کے یاد رکھنے سے ، واللہ اعلم ۔اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور حدیث میں بھی محنت کروانے کا ذکر آچکا ہے اس کو طبرانی نے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت لیا ہے اور بیہقی نے بنی عذرہ کے ایک آدمی کی روایت سے ۔اور جو محنت کروانے کی حدیث کو ضعیف کہتا ہے تو اس کی عمدہ دلیل ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے وَإِلَّا فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا عُتِقَ اور پہلے گذر چکا ہے کہ وہ مفلس کے حق میں ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ شریک کا حصہ پہلے حکم پر باقی ہے یعنی آزاد نہیں ہوا اور اس میں تصریح نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ غلام رہے گا اور نہ اس میں یہ تصریح ہے کہ وہ سارا آزاد ہو جاتا ہے ۔اور بعض نے اس شخص سے حجت پکڑی ہے جو استسعاء کے مرفوع ہونے کو ضعیف کہتا ہے اس زیادتی کی وجہ سے جو دارقطنی وغیرہ میں واقع ہوئی ہے کہ باقی غلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتا ہے اور اس کی سند میں اسماعیل ہے اور وہ یحییٰ سے مشہور نہیں اور اس کے حفظ میں ان سے کوئی چیز ہے اور اگر اس کو صحیح مان بھی لیا جائے تو تب بھی اس میں یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ غلام رہتا ہے بلکہ وہ مفہوم کا مقتضی ہے اس کے غیر کی روایت سے اور استسعاء کی حدیث میں بیان حکم کا ہے بعد اس کے۔پس جو اس کے مرفوع ہونے کو صحیح کہتا ہے اس کو جائز ہے کہ وہ یہ کہے کہ معنی دونوں حدیثوں کے یہ ہیں کہ جب تنگدست اپنا حصہ آزاد کرے تو وہ آزادی اس کے شریک کے حصے میں سرایت نہیں کرتی بلکہ وہ بحالہ خود باقی رہتا ہے اور وہ غلامی ہے۔پھر محنت کروائی جائے باقی حصے کی آزاد کرنے میں اور حاصل کر کے شریک کا حصہ ادا کرے اور آزاد ہو جائے۔اور علماء نے اس کو مکاتب کی طرح قرار دیا ہے اور اسی بات پر امام بخاری نے بھی یقین کیا ہے اور ظاہری بات ہی ہے کہ وہ اس میں مختار ہے اس دلیل کی وجہ سے کہ جو حضرت ﷺ کا قول ہے کہ اس پر مشقت نہ ڈالی جائے پس اگر یہ بطور لازم ہونے کے ہے اس طرح سے کہ غلام کو کمانے کی اور ڈھونڈنے کی تکلیف دی جائے یہاں تک کہ یہ حاصل کرے تو البتہ اس کے ساتھ حاصل ہوتی ہے نہایت مشقت اور وہ لازم نہیں کیا جاتا مکاتبت میں جمہور کے نزدیک،اس لیے کہ وہ واجب نہیں پس یہ اس کی مثل ہے۔اور امام بیہقی نے بھی اس تطبیق کی طرف میلان کیا ہے اور کہا کہ حدیثوں میں بالکل معارضہ نہیں رہتا اور وہ اسی طرح ہے جیسا کہ اس نے کہا۔لیکن اس سے لازم آتا ہے کہ شریک کا حصہ غلام رہے جب کہ نہ اختیار کرے غلام محنت کرنے کو پس معارض ہو گی اس کے ابی ملیح کی حدیث جو اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کیا تو کسی نے یہ قصہ حضرت ﷺ سے ذکر کیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کا آزاد ہونا جائز قرار دیا،یہ حدیث ابوداود اور نسائی نے قوی سند کے ساتھ ذکر کی ہے اور اس امام احمد نے اس کو سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حسن روایت کیا ہے کہ ایک مرد نے اپنا حصہ غلام سے آزاد کیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ کل آزاد ہے پس اللہ کا کوئی شریک نہیں اور ممکن ہے حمل کرنا اس کا اس صورت پر جب کہ آزاد کرنے والا مالدار ہو یا اس صورت پر جب کہ کل غلام اسی کی ملکیت ہو،اس میں اور کسی کا حصہ نہ ہو پھر اس میں سے کچھ آزاد کرے پس تحقیق روایت کی ہے ابو داود نے کہ ایک مرد نے اپنا حصہ غلام مشترک سے آزاد کیا پس نہ ضامن ٹھہرایا اس کو حضرت ﷺ نے یعنی اس کے شریک کے حصے کا اور اس کی سند حسن ہے۔اور وہ محمول ہے تنگدست پر نہیں تو دونوں حدیثیں معارض ہوں گی۔اور بعض نے اور طرح سے تطبیق دی ہے پس ابوعبدالملک نے کہا کہ استسعاء سے مراد یہ ہے کہ غلام حصے میں آزاد نہیں ہوا اس میں بدستور غلام رہتا ہے پس وہ اس کی خدمت کے بارے میں کوشش کرے جتنی وہ طاقت رکھتا ہو اس چیز کی۔کہتے ہیں کہ معنی غیر مشقوق علیہ کے یہ ہیں کہ اس کا مذکورہ مالک اس کو غلامی کے حصے سے زیادہ تکلیف نہ دے لیکن اس تطبیق کو حضرت ﷺ کا قول رد کرتا ہے کہ پہلی روایت میں محنت کروائی جائے غلام سے اس کی قیمت کے اندر اس کے مالک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے اور جو استسعاء کو باطل کرتا ہے یعنی غلام سے محنت کروانے کو جائز نہیں کہتا اس کی دلیل یہ حدیث ہے جو مسلم میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنے چھ غلام اپنے مرنے کے وقت آزاد کیے اور حالانکہ اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا پھر ان کو تین حصے کیا پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا اور اس سے استدلال ایسے ہے کہ اگر محنت کروانا جائز ہوتا تو ان میں سے ہر ایک کا تیسرا حصہ بالفعل آزاد ہو جاتا اور اس کو محنت کروانے کا حکم دیا جاتا کہ وہ اپنی باقی قیمت پوری کر کے میت کے وارثوں کو دے دے۔ اور جو محنت کروانے کو جائز کہتا ہے اس نے اس کا جواب دیا کہ وہ ایک خاص واقعے کا ذکر ہے پس احتمال ہے کہ وہ استسعاء شروع ہونے سے پہلے ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ محنت کروانا اس صورت میں مشروع ہو کہ جب آزاد کرے تمام وہ چیز کہ جس کا آزاد کرنا جائز نہیں ہے۔ اور تحقیق روایت کیا ہے عبدالرزاق نے ایک سند کے ساتھ کہ جس کے راوی ثقہ ہیں ابی قلابہ سے اس نے روایت کیا ہے بنی عذرہ کے ایک آدمی سے کہ ان کے ایک آدمی نے مرنے کے وقت اپنا غلام آزاد کیا حالانکہ اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ایک تہائی آزاد کیا اور اسے حکم دیا کہ باقی دو تہائیوں کی ادائیگی کے لیے محنت کرے اور یہ حدیث عمران رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معارض ہے اور ان دونوں میں تطبیق ممکن ہے۔ نیز انہوں نے حجت پکڑی ہے اس حدیث کے ساتھ کہ جس کو نسائی نے روایت کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ کہ جو غلام آزاد کرے اور اس کے لیے اس میں شریک بھی ہوں اور اس کے پاس اس قدر مال ہو کہ باقی شریکوں کے حصے ادا ہو سکیں تو وہ غلام آزاد ہے اور ضامن ہوگا شریکوں کے حصے کا ساتھ قیمت اس کی کے واسطے اس چیز کے برا کیا اس نے مشارکت ان کی سے اور نہیں ہے غلام پر کچھ اور جواب مع تسلیم صحت اس کی کے یہ ہے کہ وہ خاص ہے ساتھ مالدار ہونے کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ اس کے پاس وفا ہو اور محنت کروانی تو صرف تنگدستی کی حالت میں ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے پس اس میں اس کی دلیل نہیں ہے۔ اور ابو حنیفہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر آزاد کرنے والا مفلس ہو تو غلام سے محنت کروائی جائے گی اور یہی مذہب ہے ابو یوسف، محمد، اوزاعی، ثوری اور اسحٰق اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کا بھی۔ اور لوگوں نے بھی اس میں اختلاف کیا ہے اکثر علماء کہتے ہیں کہ فی الحال سارا غلام آزاد ہو جاتا ہے اور غلام سے شریک کے حصے کی ادائیگی کے لیے محنت کروائی جائے گی۔ اور ابن ابی لیلیٰ نے زیادہ کیا ہے کہ پھر پہلے آزاد کرنے والے کی طرف رجوع کرے اس چیز کے واسطے کہ اس نے جو اپنے شریک کے لیے آزاد کیا ہو۔ اور ابو حنیفہ نے تنہا کہا ہے کہ شریک کو اختیار ہے کہ وہ اپنے حصے کی محنت کروائے یا ویسے ہی آزاد کر دے اور یہ بات اس پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے نزدیک صرف ایک حصہ ہی آزاد ہوتا ہے اور یہ امام بخاری کے قول کے موافق ہے کہ وہ مکاتب غلام کی طرح ہے اور اس کی توجیہ پہلے گذر چکی ہے۔ اور عطاء سے روایت ہے کہ شریک کو اختیار ہے کہ وہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آزاد کر دے یا اپنے حصے کی غلامی باقی رکھے۔اور زفر نے سب کی مخالفت کی ہے پس اس نے کہا کہ وہ سارا ہی آزاد ہو جاتا ہے اور شریک کے حصے کی قیمت لگائی جائے گی پس اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو تو اس سے لے جائے اور اگر وہ مفلس ہو تو اس کے ذمے میں رہتی ہے۔(فتح)

بَابُ الْخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا لِوَجْهِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِيْ وَالْمُخْطِئِ.

بھوک چوک آزاد کرنے میں اور طلاق دینے میں اور مانند ہر ایک کے میں، یعنی آزاد کرنا صرف اللہ کی رضا مندی کے لیے ہے یعنی اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر مرد کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی اور نہیں ہے نیت بھولنے اور چوکنے والے کے لیے۔

فائدہ: یعنی تعلیقات میں سے جو بلا قصد زبان سے نکلے نہیں واقع ہوتی ان سے کوئی چیز مگر ساتھ قصد کے۔اور شاید امام بخاری نے اس چیز پر رد کی طرف اشارہ کیا ہے جو امام مالک سے مروی ہے کہ تحقیق واقع ہوتی ہے طلاق اور آزادی جان بوجھ کر ہو یا چوک سے یاد کرنے والا ہو یا بھول سے ہو۔اور اس کے مذہب کے بہت سے لوگوں نے اس سے انکار بھی کیا ہے۔اور داؤدی نے کہا کہ طلاق اور عتاق میں جو کنایہ ہے کہ ان دونوں کے علاوہ کسی اور لفظ کے بولنے کا ارادہ کرے پس زبان ان دونوں کی طرف سبقت کرے یعنی جیسا کہ اپنے غلام کو کہے کہ تو آزاد ہے اور اپنی عورت کو کہے کہ تجھے طلاق ہے اور رہی بھولنے کی بات تو یہ اس چیز میں ہے کہ وہ قسم کھائے اور بھول جائے۔(فتح)

فائدہ: اس کے معنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں کماسیاتی فی الطلاق اور امام بخاری کی اس سے مراد نیت کو ثابت کرنا ہے اس لیے کہ نہیں ظاہر ہوتا اس کا ہونا اللہ کے لیے مگر نیت کے ساتھ اور اس شخص پر رد کی طرف بھی اشارہ ہے جو حنفیہ کی طرح کہتا ہے کہ جو اپنا غلام اللہ کے لیے، شیطان اور بت کے لئے بھی آزاد کرے تو غلام آزاد ہو جاتا ہے رکن آزادی کے پائے جانے کی وجہ سے اور زیادتی اوپر اس کے نہیں مخل ہے ساتھ آزادی کے۔(فتح)

فائدہ: یہ حدیث ابتدا کتاب میں گذر چکی ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے ساتھ اس استنباط کے طرف بیان لینے ترجمہ کے حدیث اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ سے اور احتمال ہے کہ اشارہ کیا ہو ساتھ ترجمہ باب کے طرف اس چیز کی کہ اس کے بعض طرق میں وارد ہے اپنی عادت کے موافق اور وہ حدیث وہ ہے جس کو اہل فقہ اور اصول بہت ذکر کرتے ہیں کہ دور کیا ہے اللہ نے میری امت سے خطا اور نسیان کو اور وہ چیز جس پر مجبور کیے جائیں، روایت کی یہ حدیث ابن ماجہ نے ،اور بعض علماء نے کہا کہ لائق ہے کہ یہ حدیث آدھا اسلام شمار کی جائے اس لیے کہ فعل یا تو قصد یا اختیار سے ہوتا ہے یا نہیں ،دوسرا وہ ہے جو واقع ہو بھول چوک اور اکراہ سے پس یہ قسم بالاتفاق معاف ہے۔اور اختلاف تو علماء کو صرف اس میں ہے کہ کیا معاف گناہ ہے یا حکم یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں اکھٹے؟ اور ظاہر حدیث کا اخیر ہے یعنی دونوں اکھٹے اور جو چیز کہ اس سے نکلی ہے مانند قتل کی اس کے لیے دلیل جدا ہے وسیاتی بسط القول فی ذالك فی کتاب الایمان والنذور انشاء اللہ تعالٰی۔ (فتح)

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ أُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ.

۲۳۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ بیشک اللہ نے معاف کیا میری امت کے لیے جو خیال کہ ان کے دلوں میں گذرے جب تک اس پر عمل نہ کرے یا نہ بولے۔

فائدہ: اور مراد نفی حرج کی ہے یعنی گناہ نہیں اس خطرے سے جو دل میں واقع ہو یہاں تک کہ واقع ہو عمل ساتھ ہاتھ پاؤں کے یا بولنے کے ساتھ زبان کے موافق اس کے اور وسوسہ سے مراد متردد ہونا ایک چیز کا ہے دل میں بغیر اس کے کہ اس کے ساتھ اطمینان پکڑے اور اس کی طرف قرار پکڑے اسی لیے فرق کیا ہے علماء نے درمیان ھم اور عزم کے اور اسی جگہ سے ظاہر ہوگی مناسبت حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ اس لیے کہ نہیں اعتبار ہے ان کے لیے اور احتمال ہے کہ کہا جائے دل کے ساتھ مشغول ہونا نفس کی بات کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اس سے خطا اور نسیان اسی لیے مرتب کیا اس پر جو نماز میں اپنے نفس سے بات نہ کرے مغفرت کو۔ (فتح)

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

۲۳۴۴۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عملوں کا اعتبار نیتوں سے ہے اور ہر مرد کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی یعنی کوئی عمل نیت کے بغیر ٹھیک نہیں اور ثواب کے لائق نہیں، سو جس کی ہجرت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو چکی یعنی وہ اس کا ثواب پائے گا۔ اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہوئی کہ اس کو پائے یا کسی عورت کے لیے ہوئی کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوئی جس کے لیے اس نے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت کے لیے۔

فائدہ: حدیث کی موافقت ترجمہ باب کے ساتھ اس طرح ہے کہ سب عملوں کا مدار نیت پر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهٖ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادِ فِي الْعِتْقِ.

جب کوئی مرد اپنے غلام کو کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے کی نیت کرے تو صحیح ہے یعنی اور باب ہے گواہ کرنے کا آزاد کرنے میں۔

فائدہ: مہلب نے کہا کہ علماء کے درمیان اس چیز میں اختلاف نہیں ہے کہ جب کوئی اپنے غلام کو کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور نیت اس کی آزاد کرنے کی ہو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے۔ اور رہی آزاد کرنے میں گواہ بنانے والی بات تو یہ آزاد کرنے کے حقوق سے نہیں ہے تو پس تمام ہو جاتا ہے آزاد کرنا اگرچہ گواہ نہ بھی ہو۔ میں کہتا ہوں کہ شاید بخاری نے اشارہ کیا ہے اس چیز کی قید کی طرف جو ہشیم نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے اپنے غلام کو کہا تو اللہ کے لیے ہے سو شعبی اور ابراہیم وغیرہ سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ آزاد ہے، اس کو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے۔ پس گویا کہ امام بخاری نے کہا اس کا محل وہ ہے کہ آزاد کرنے کی نیت ہو نہیں تو اگر قصد کرے کہ وہ اللہ کے لیے ہے غیر عتق کے معنی کے ساتھ یعنی آزاد کرنے کی نیت کے بغیر اس سے کچھ اور مراد ہو تو پھر نہیں آزاد ہوتا۔ (فتح)

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيْدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهٖ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُوْلُ يَا لَيْلَةً مِنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا عَلٰى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ.

۲۳۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اسلام کی نیت سے مدینے کو چلے اور ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا تو ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے گم ہو گیا پھر اس کے بعد وہ غلام سامنے آیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ یہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہے، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار رہو کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ بے شک وہ آزاد ہے پس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینے میں پہنچنے کے وقت یا غلام کے پہنچنے کے وقت کہتے تھے اے رات کہ تکلیف پائی میں نے اس کی درازی اور رنج سے میں اس کو چاہتا ہوں یا میں اس سے خوش ہوں اس پر کہ اس نے مجھے کفر کے گھر سے نجات دی۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ یہ شعر مرثد غنوی کا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تکلیف کے ظاہر کرنے اور مشقت کے کہ سفر میں کھینچی تھی اور شکر پہنچنے کے دار الاسلام میں پڑھا تھا۔

فائدہ: اس حدیث میں عتق میں گواہ کرنا معلوم ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ يَا لَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا عَلٰى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ قَالَ وَأَبَقَ مِنِّيْ غُلَامٌ لِيْ فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهٗ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهٗ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْتَقْتُهٗ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَقُلْ أَبُوْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ حُرٌّ.

۲۳۴۶۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں (اپنے ملک) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا یعنی مدینے میں مسلمان ہونے کے لیے تو میں نے راستے میں یہ شعر کہا اے رات کہ ایذا پائی میں نے اس کی درازی اور تکلیف سے خوش ہوں میں اس پر اس سے اس پر کہ اس نے مجھے کفر کے گھر سے نجات دی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ راستے میں مجھ سے غلام بھاگا سو جب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ سے سلام پر بیعت کی پس جس حالت میں کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو اچانک غلام ہم پر ظاہر ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ہے تیرا غلام تو میں نے کہا کہ وہ اللہ کی ذات کے لیے ہے۔سو میں نے اس کو آزاد کر دیا۔

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَعَهٗ غُلَامُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ بِهٰذَا وَقَالَ أَمَا إِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّهٗ لِلّٰهِ.

۲۳۴۷۔قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینے کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کا غلام بھی ان کے ساتھ تھا اور وہ مسلمان ہونے کا ارادہ رکھتا تھا تو دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی سے گم ہوا اس لفظ کے ساتھ حدیث بیان کی ہے شہاب بن عباد نے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار ہو کہ بے شک میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے ہے۔

فائدہ: اور اس حدیث میں عتق کا مستحب ہونا ہے غرض اور مطلب کے حاصل ہونے کے وقت اور خوف کی جگہ سے نجات پانے کے وقت اور یہ بھی کہ شعر کہنا جائز ہے اور اس کا پیدا کرنا اور ایذا پانا دکھ مشقت اور بیداری وغیرہ سے۔(فتح)

بَابُ أُمِّ الْوَلَدِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا.

باب ہے ام الولد کا یعنی جو لونڈی کہ اپنے مالک کے نطفے سے بچہ جنے، یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانی ایک یہ ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لونڈی اپنے مالک کو جنے یعنی لونڈیاں مالک کے نطفے سے جنیں گی تو ان کی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح ان پر حکم کرے گی۔

فائدہ: یعنی کیا حکم لگایا جائے اس کے آزاد ہونے کا یا نہیں؟ وارد کی بخاری نے اس میں دو حدیثیں اور نہیں ہے دونوں میں وہ چیز کہ جو ظاہر کرے حکم کو اس کے نزدیک یعنی معلوم نہیں ہوتا کہ بخاری کی اس مسئلے میں کیا رائے ہے؟ اور میں کہتا ہوں کہ یہ ظاہر نہ کرنا حکم کا سلف کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف کے قوی ہونے کی وجہ سے ہے اگرچہ یہ خلف کے نزدیک قرار پا چکا ہے منع کے اوپر یہاں تک کہ اس میں ابن حزم موافق ہوا ہے اور تابعدار اس کے اہل ظاہر سے اوپر نہ جائز ہونے بیع ان کی کے اور نہیں باقی رہا مگر شاذ اور کم۔ (فتح)

فائدہ: یہ پوری حدیث پوری شرح کے ساتھ کتاب الایمان میں گذر چکی ہے اور یہ کہ رب سے مراد سردار ہے یا مالک ہے۔ اور پہلے گذر چکا ہے کہ اس میں دلیل نہیں ہے ام ولد کی بیع کے جائز ہونے پر اور نہ اس کے ناجائز ہونے پر نووی نے کہا کہ استدلال کیا ہے اس کے ساتھ دو بڑے اماموں نے ایک نے ام ولد کی بیع کے جائز ہونے پر اور ایک نے اس کے ناجائز ہونے پر جس نے اس کے جواز پر دلیل پکڑی ہے پس اس نے کہا کہ ظاہر قول اس کے رَبَّتَهَا کا یہ ہے کہ مراد اس سے اس کا سردار ہے اس لیے اس کا بچہ اس کے سردار سے بجائے سردار اس کے لیے پھرنے مال آدمی کے طرف اس کی اولاد کے اکثر اوقات اور رہا وہ کہ جس نے منع پر دلیل پکڑی ہے اس نے کہا کہ نہیں شک ہے اس میں کہ لونڈیوں کی اولاد حضرت ﷺ کے زمانے میں اور اصحاب کے زمانے میں بہت موجود تھی اور یہ حدیث مانگی گئی ہے نشانیوں کے بیان کرنے کے لیے جو قیامت کے قریب ہوں گی پس دلالت کی اس نے اوپر پیدا ہونے قدر زائد کے مجرد لونڈی پکڑنے پر۔ کہا کہ مراد یہ ہے کہ اخیر زمانے میں جہل غالب ہوگا یہاں تک کہ اولاد کی مائیں بیچی جائیں گی پس بہت ہوگا پھرنا لونڈیوں کا ہاتھوں میں یہاں تک کہ اس کا بچہ اس کو خریدے گا اور اس کو معلوم نہ ہوگا کہ یہ میری ماں ہے، پس اس میں اس طرف اشارہ ہوگا کہ ام ولد کا بیچنا حرام ہے اور نہیں ہے پوشیدہ تکلف طرفین کے استدلال کرنے میں۔ (فتح)

٢٣٤٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ إِنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَّقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ قَالَ

٢٣٤٨۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ لے لے طرف اپنی بیٹا زمعہ کی لونڈی کا عتبہ نے کہا کہ وہ میرا بیٹا ہے سو جب فتح مکہ کے سال حضرت ﷺ تشریف لائے تو سعد زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو لے کر حضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ أَخِيْ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا أَخِي ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ مِمَّا رَأٰى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور اس کے ساتھ عبد بن زمعہ پاس آیا تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت یہ میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے مجھ کو وصیت کی تھی کہ وہ میرا بیٹا ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا حضرت میرا بھائی ہے، زمعہ کا بیٹا ہے اس کے بچھونے پر پیدا ہوا ہے۔تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کی طرف نظر کی پس ناگہاں وہ زیادہ تر مشابہ تھا ساتھ عتبہ کے سب لوگوں سے۔سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے لیے ہے اے عبد بن زمعہ اس سبب سے کہ وہ اس کے بچھونے پر پیدا ہوا ہے۔سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ کر تو اس سے اے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بہ سبب اس چیز کے کہ دیکھی مشابہت اس کی ساتھ عتبہ کے اور سودہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الفرائض میں آئے گی اور باب کے موافق قول عبد بن زمعہ کا ہے کہ میرا بھائی ہے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے اور حکم کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن زمعہ کے لیے کہ وہ اس کا بھائی ہے پس اس میں ثبوت ہے ام ولد کے لونڈی ہونے کا اور اس میں تعرض نہیں ہے اس کے آزاد ہونے کے اعتبار سے اور نہ اس کے غلام ہونے کے اعتبار سے لیکن ابن منیر نے جواب دیا ہے ساتھ اس کے کہ اس میں اشارہ ہے طرف آزاد ہونے کے ام ولد کے اس لیے کہ ٹھہرایا اس کو فراش پس برابری کی اس کے اور بیوی کے درمیان۔اور افادہ کیا ہے کرمانی نے یہ کہ اس نے دیکھا ہے بعض نسخوں میں اس باب کے آخر میں وہ چیز کہ نص اس کی یہ ہے کہ پس نام رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ولد زمعہ کا لونڈی پس معلوم ہوا کہ وہ آزاد نہ تھی انتھی۔پس بنا بر اس کے پس یہ دلیل ہے بخاری سے طرف اس کی کہ ام ولد مالک کی موت سے آزاد نہیں ہوتی اور شاید کہ اس نے اختیار کیا ہے ایک دو تاویلوں کو جو پہلی حدیث میں ہیں اور تحقیق گذر چکا ہے جو اس میں ہے اور کرمانی نے کہا کہ باقی کلام اس کی یہ ہے کہ نہ تھی وہ آزاد اس حدیث کی دلیل سے ہے۔لیکن جو آزاد ہونے کی حجت اس دلیل سے پکڑتا ہے کہ الا ماملکت ایمانکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تو یہ اس کے لیے حجت ہوگی، کرمانی نے کہا کہ شاید اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف اس کی برقرار رکھنا حضرت ﷺ کا عبد بن زمعہ کو اس کے اس قول پر کہ میرے باپ کی لونڈی ہے یہ بجائے قول کے ہے حضرت ﷺ سے اور دلالت کی وجہ اس چیز سے ہے کہ کہا یہ ہے کہ خطاب آیت میں مومنون کے لیے ہے اور زمعہ مسلمان نہ تھا پس نہ ہوگی اس کے لیے ہاتھ کی ملک پس ہوگی وہ چیز کہ اس کے ہاتھ میں ہے آزاد کے حکم میں، اور شاید بخاری کی غرض یہ ہے کہ بعض حنفیہ نہیں کہتے کہ ولد لونڈی میں صاحب فراش کے لیے ہے پس نہیں لاحق کرتی اس کو مالک کے ساتھ مگر یہ کہ وہ اس کا اقرار کرے اور خاص کرتی ہے فراش کو آزاد کے ساتھ پس جب حجت پکڑی جائے ان پر اس چیز کے ساتھ کہ اس حدیث میں ہے کہ بچہ صاحب فراش کے لیے ہے تو کہتے ہیں کہ وہ لونڈی نہ تھی بلکہ آزاد تھی پس اشارہ کیا بخاری نے رد کرنے کی طرف ان کی حجت پر اس چیز کے ساتھ کہ ذکر کی اور اور اماموں نے دلیل پکڑی ہے کئی حدیثوں کے ساتھ ان میں سے زیادہ صحیح دو حدیثیں ہیں ایک ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث صحابہ کے عزل کے متعلق سوال کرنے کے بارے میں جیسا کا اس کا بیان کتاب النکاح میں آئے گا اور جنہوں نے اس کے ساتھ دلیل پکڑی ہے ان میں سے ایک نسائی ہے اپنی سنن میں پس کہا اس نے یہ کہ یہ باب ہے اس چیز کا کہ استدلال کیا جاتا ہے ساتھ اس کے ام ولد کی بیع کے منع ہونے پر پس بیان کی حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ کی عزل کے بارے میں پھر عمر بن حارث کی حدیث بیان کی کہ نہیں چھوڑا حضرت ﷺ نے اپنے پیچھے کوئی غلام اور نہ لونڈی اور وجہ دلالت کی ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہ ہے کہ اصحاب نے کہا کہ ہم قیدیوں کو پہنچتے ہیں پس دوست رکھتے ہیں ہم مول کو یعنی بیچنے کو سو آپ عزل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ یہ لفظ بخاری کا ہے بیہقی نے کہا کہ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ بچہ طلب کرنا نقل ملک کو منع کرتا ہے نہیں تو نہ ہوتا ان کے عزل کے لیے حجت مول کے فائدہ، اور ایک روایت میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہے ہم میں سے بعض چاہتے تھے کہ اہل ٹھہرائیں اور بعض چاہتے تھے کہ بیع کریں پس رجوع کیا ہم نے عزل میں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہم پر مجرد رہنا دراز ہوا سو ہم نے ارادہ کیا کہ فائدہ اٹھائیں اور عزل کریں اور اس حدیث کے ساتھ استدلال کرنے میں نظر ہے اس لئے کہ نہیں لزوم ہے درمیان ان کے حمل کے اور درمیان استمرار منع ہونے بیع کے پس شاید کہ انہوں نے دوست رکھا ہو تعجیل فدا کو اور مول لینے کو پس اگر بندے کی عورت حاملہ ہو تو البتہ متاخر ہوگی بیع اس کی وضع حمل تک اور وجہ دلالت کی عمرو کی حدیث سے یہ ہے کہ بے شک ماریہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی ماں حضرت ﷺ کے بعد زندہ رہی تھیں پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ وہ غلامی کے وصف سے نکالی گئی تھیں تو نہ صحیح ہوتا قول اس کا کہ آپ نے اپنے پیچھے کوئی لونڈی نہیں چھوڑی اور استدلال کے صحیح ہونے کے ساتھ اس کے توقف ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ انجاز کیا ہو اس کی آزادی کو۔ اور رہیں اس باب کی باقی حدیثیں تو وہ ضعیف ہیں اور معارض ہے ان کو حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی کہ ہم ام ولد لونڈیوں کو بیچا کرتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت ﷺ زندہ تھے اس کے ساتھ کچھ ڈر نہ دیکھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ تھے ہم بیچتے ام ولد لونڈیوں کو حضرت ﷺ کے زمانے میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پھر جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ہم کو منع کیا تو ہم بیچنے سے باز آ گئے۔اور قول صحابی کا کہ تھے ہم کرتے محمول ہے رفع پر یعنی یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے صحیح قول پر اور اس پر شیخین کا عمل جاری ہوا ہے اپنی دونوں کی صحیح میں اور نہیں سند بیان کی امام شافعی نے اس قول کی کہ منع ہے بیع ام ولد کی مگر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پس کہا کہ میں نے یہ قول عمر رضی اللہ عنہ کی تقلید میں کہا ہے اور اس کے بعض اصحاب نے کہا کہ اس لیے کہ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کیا اور لوگ اس سے باز رہے تو یہ اجماع ہوا یعنی نہیں اعتبار ہے مخالف کے کم ہونے کے ساتھ اس کے بعد اور نہیں متعین ہے پہچاننا اجماع کی سند کا۔(فتح)

بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ. باب ہے غلام مدبر کے بیچنے کے بیان میں۔

فائدہ: یعنی اس کا جواز یا اس کا حکم اور یہ ترجمہ ہو بہو کتاب البیوع میں پہلے بھی گزر چکا ہے اور مدبر وہ غلام ہے کہ مالک اس کو کہے کہ یہ میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔(فتح)

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَبَاعَهُ قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ أَوَّلَ.

۲۳۴۹۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ہم میں سے اپنا غلام اپنے مرنے سے پیچھے آزاد کیا سو حضرت ﷺ نے اس کو بلایا پھر اس کو بیچا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب البیوع میں گزر چکی ہے اور گزر چکا ہے نقل کرنا مذاہب فقہاء کا مدبر غلام بیچنے کے بارے میں اور یہ کہ امام شافعی اور اہلحدیث کے نزدیک اس کا بیچنا مطلق جائز ہے اور تحقیق نقل کیا ہے اس کو بیہقی نے معرفہ میں اکثر فقہاء سے اور حکایت کیا ہے نووی نے جمہور سے مقابل اس کے اور حنفیہ اور مالکیہ سے بھی تخصیص منع کی ساتھ اس شخص کے جو مدبر مطلق کرے۔اور رہی یہ بات کہ اگر اس کو مقید کرے اس طرح کہ وہ اس کو کہے کہ اگر میں اس بیماری میں مر گیا تو فلاں غلام آزاد ہے تو تحقیق اس کا بیچنا جائز ہے کیونکہ وہ وصیت کی مانند ہے پس جائز ہے رجوع کرنا اس کے بارے میں۔اور امام احمد سے روایت ہے کہ منع ہے مدبر عورت کا بیچنا سوائے مدبر مرد کے۔اور لیث سے روایت ہے جائز ہے بیچنا اس کا اگر شرط کرے خریدار پر اس کو آزاد کرنے کی اور ابن سیرین سے روایت ہے کہ نہیں ہے جائز اس کا بیچنا مگر اس کی جان سے اور میلان کیا ہے ابن دقیق العید نے قید کرنے کی طرف جواز کے حاجت کے ساتھ یعنی حاجت ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں پس کہا کہ جو مدبر کا بیچنا مطلق منع کرتا ہے اس پر یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث حجت ہوگی اس لیے کہ منع کلی مناقض ہے اس کو جواز خبری اور جو اس کو بعض صورتوں میں جائز کہتا ہے پس جائز ہے اس کے لیے یہ کہ کہے کہ میں قائل ہوں اس صورت کے ساتھ ہی کہ جس میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے پس نہیں لازم ہے اس کو قائل ہونا اس کے ساتھ اس صورت کے علاوہ میں اور جو اس کو مطلق جائز کہتا ہے اور جواب دیتا ہے کہ قول اس کا کہ وہ محتاج تھا نہیں داخل ہے اس کے لیے حکم میں اور سوائے اس کے نہیں کہ ذکر کیا سبب کے بیان کرنے کے لیے بیچنے میں جلدی کرنے کے بارے میں تا کہ ظاہر ہو مالک کے لیے جائز ہونا بیع کا اور اگر حاجت نہ ہوتی تو بیچنا اولیٰ تھا۔ اور رہا وہ جو دعوی کرتا ہے کی حضرت ﷺ نے تو صرف اس کی خدمت کو بیچا تھا تو اس کا جواب پہلے گذر چکا ہے اور وہ یہ کہ دونوں حدیثوں میں تعارض نہیں اور بایں طور کہ مخالفین نہیں قائل ہیں مدبر کی خدمت کی بیع کے جائز ہونے کے ساتھ۔ (فتح)

بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

باب ہے بیچ بیان بیچنے ولا کے اور ہبہ کرنے اس کے کے

فائدہ: یعنی اس کے حکم کے بارے میں اور ولا حق میراث آزاد کرنے والے کا ہے آزاد کئے گئے سے یعنی اگر آزاد شدہ مر جائے تو جو مال اس کا بچتا ہے اس کا مالک اس کا آزاد کرنے والا ہے۔ (فتح)

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

۲۳۵۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت ﷺ نے بیچنے ولاء کے سے اور ہبہ کرنے اس کے سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الفرائض میں آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا ساتھ توجیہ نہ صحیح ہونے اس کی بیع کے دلالت نہی مذکور سے۔ (فتح)

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا

۲۳۵۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے بریرہ لونڈی خریدی تو اس کے مالکوں نے ولا کی شرط کی کہ اس کا ولا ہمارے لیے ہوگا تو میں نے یہ بات حضرت ﷺ سے ذکر کی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دے اس لیے کہ ولا اس کے لیے ہے جو چاندی دے یعنی خرید کر آزاد کرے سو میں نے اس کو آزاد کر دیا پھر حضرت ﷺ نے اس کو بلایا اور اس کو اس کے خاوند سے اختیار دیا کہ خواہ اس کے پاس رہے یا کسی اور سے نکاح کر لے تو اس نے کہا کہ اگر مجھ کو ایسا ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِيْ كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا.

مال دے تو میں اس کے پاس نہ ٹھہروں گی سو اس نے اپنی جان کو اختیار کیا۔

فائدہ: یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی آئندہ آئے گی اور اس کی ترجمہ میں داخل ہونے کی وجہ حضرت ﷺ کے اس قول سے ہے اصل حدیث میں کہ ولا تو صرف آزاد کرنے والے کے لیے ہے اور یہ لفظ اگرچہ اس جگہ میں مذکور نہیں پس گویا کہ اس نے اشارہ کیا ہے اس کی طرف اپنی عادت کے مطابق۔ اور وجہ دلالت کی اس سے بند کرنا ہے اس کا آزاد کرنے والے میں پس نہ ہوگی اس کے غیر کے لیے اس کے ساتھ کوئی چیز بھی۔ خطابی نے کہا چونکہ ولا نسب کی مانند ہے تو جو اس کو آزاد کرے گا ولا بھی اسی کے لیے ہوگا جیسا کہ جب کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اس کے لیے ہی نسب ثابت ہوتا ہے پس اگر نسب کو غیر کی طرف منتقل کیا جائے تو وہ نہیں ہوگا اور اسی طرح اگر وہ ارادہ کرے ولا کے منتقل ہونے کا اپنے محل سے تو یہ بھی منتقل نہیں ہوگا۔ (فتح)

بَابُ إِذَا أُسِرَ أَخُو الرَّجُلِ أَوْ عَمُّهٗ هَلْ يُفَادٰى إِذَا كَانَ مُشْرِكًا.

جب قید کیا جائے مرد کا بھائی یا چچا اس کا یعنی بھائی اپنے بھائی کو قید کر لے یا اپنے چچا کو قید کر لے تو کیا قیدی اپنی جان کے بدلے مال دے کر اپنا آپ کو چھوڑا لے جب کہ وہ بھائی یا چچا مشرک ہو یعنی یا آزاد ہو جاتا ہے مالک ہونے کی وجہ سے بھائی کے بھائی کو اور چچا کو۔

وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا وَكَانَ عَلِيٌّ لَهٗ نَصِيْبٌ فِيْ تِلْكَ الْغَنِيْمَةِ الَّتِيْ أَصَابَ مِنْ أَخِيْهِ عَقِيْلٍ وَعَمِّهٖ عَبَّاسٍ.

اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے کہا کہ بدلہ دیا میں نے اپنی جان کا اور بدلہ دیا عقیل کا یعنی مال دے کر اپنے تئیں اور عقیل کو چھوڑایا، یعنی اور تھا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے لیے حصہ اس غنیمت میں کہ پہنچی اس کو اپنے بھائی عقیل اور اپنے چچا عباس سے۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ اشارہ کیا ہے بخاری نے اس ترجمہ کے ساتھ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی طرف جو وارد ہوئی ہے کہ جو اپنے رشتہ دار کا مالک ہو تو پس وہ آزاد ہے، روایت کی ہے یہ حدیث اصحاب سنن نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن مدینی نے کہا کہ یہ منکر ہے اور ترجیح دی ہے ترمذی نے اس کے مرسل ہونے کو اور بخاری نے کہا کہ صحیح نہیں اور ابوداود نے کہا کہ تنہا ہوا ہے ساتھ اس کے حماد اور حاکم اور ابن حزم اور ابن قطان نے کہا کہ صحیح ہے اور اس کے عموم کو حنفیہ اور ثوری اور لیث نے لیا ہے اور داود نے کہا کہ نہیں آزاد ہوتا کوئی کسی پر اور امام شافعی کا یہ مذہب ہے کہ نہیں آزاد ہوتا مرد پر مگر اصول و فروع اس کے نہ اس دلیل کے لیے بلکہ دوسری دلیلوں کی وجہ سے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی ہے مذہب مالک اور زیادہ کیا برادری کو یہاں تک کہ ماں سے اور گمان کیا ابن بطان نے کہ باب کی حدیث میں اس پر حجت ہے اور اس میں نظر ہے جیسا کہ ہم ذکر کریں گے۔(فتح)

فائدہ: یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے اور اس کا شروع یہ ہے کہ حضرت ﷺ کے پاس بحرین سے مال آیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو مسجد میں ڈھیر کر دو اور کتاب الصلاۃ میں پہلے گذر چکی ہے۔

فائدہ: یہ کلام بخاری کا ہے اس کو اس چیز پر استدلال کرنے کے لیے بیان کیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ آزاد نہیں ہوتا یعنی پس اگر بھائی یا اس کی مانند صرف مالک ہونے کی وجہ سے آزاد ہو جاتا تو البتہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور عقیل رضی اللہ عنہ آزاد ہو جاتے علی رضی اللہ عنہ کے غنیمت میں حصے کی وجہ سے اور ابن منیر نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ کافر نہیں ملک ہوتا غنیمت کے ساتھ ابتداء میں بلکہ امام مختار قتل اور غلام بنانے کے درمیان یا بدلہ لینے یا احسان کرنے کے درمیان پس غنیمت سبب ہے طرف ملک کی ساتھ شرط اختیار کرنے غلام بنانے کے پس نہ لازم آئے گا آزاد کرنا صرف غنیمت کے ساتھ اور شاید یہی نکتہ ہے بخاری کے ترجمہ کو مطلق چھوڑنے میں۔ اور شاید اس کا مذہب یہ ہے اگر قیدی مسلمان ہو تو آزاد ہو جاتا ہے اور اگر مشرک ہو تو آزاد نہیں ہوتا ٹھہرانے کی وجہ سے اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے ساتھ اس کے خبر۔(فتح)

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَآئَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا.

۲۳۵۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کہ کچھ انصاری مردوں نے حضرت رضی اللہ عنہ سے پروانگی چاہی سو انہوں نے کہا کہ آپ اجازت دیجیے پس چھوڑیں ہم عباس کے بھانجے کے لیے بدلہ اس کا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس سے ایک درہم نہ چھوڑو۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ عباس کے باپ عبدالمطلب کی ماں ان میں سے تھی پس عبد المطلب کے ماموں تھے اور سوائے اس کے نہیں کہ باز رہے حضرت ﷺ ان کی اجابت سے تا کہ دین میں کسی قسم کا لحاظ باقی نہ رہے اور اس کو اس جگہ وارد کرنے سے امام بخاری کی مراد اس طرف اشارہ کرنا ہے کہ حکم قرابت کا ذوی الارحام کے بیچ اس کے نہیں مختلف ہے حکم قرابت عصبات سے۔(فتح)

بَابُ عِتْقِ الْمُشْرِكِ.

باب ہے بیچ بیان آزاد کرنے کافر کے غلام کو۔

فائدہ: احتمال یہ ہے کہ عتق مضاف ہو فاعل یا مفعول کی طرف اور دوسرے احتمال پر جاری ہوا ہے ابن بطال پس کہا کہ نہیں ہے اختلاف جائز ہونے کے بارے میں آزاد کرنے غلام مشرک کے بطور نفل کے اور اختلاف تو صرف اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے کہ کفارے سے اس کا آزاد کرنا درست ہے یا نہیں اور حدیث باب کی بیچ قصے حکیم بن حزام کے حجت ہے اول احتمال میں اس لیے جب حکیم نے آزاد کیا اور حالانکہ کہ وہ کافر تھا تو نہ حاصل ہوا اس کو ثواب مگر اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے سو جو اسلام کی حالت میں آزاد کرے تو وہ اس سے کم نہ ہوگا بلکہ اس سے اولیٰ ہوگا انتھی ۔اور ابن منیر نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ بخاری کی مراد یہ ہے کہ اگر کافر مسلمان کو آزاد کرے تو اس کا آزاد کرنا جاری ہوگا اور اسی طرح ہے جب کہ آزاد کرے کافر کو پھر اسلام لائے غلام ۔اور یہ جو فرمایا کہ اَسْلَمْتَ عَلٰی سَلَفٍ لَکَ مِنْ خَیْرٍ تو اس سے یہ مراد نہیں کہ کفر کی حالت میں اس سے تقرب صحیح ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ اس کی تاویل یہ ہے کہ جب کافر یہ کام کرے اور پھر مسلمان ہو جائے تو اسلام کی حالت میں اس کے ساتھ فائدہ پاتا ہے اس چیز کے لیے کہ حاصل ہوئی ہے اس کو تجربے سے نیکی کے کام پر پس وہ جدید کوشش کی طرف محتاج نہیں ہوا پس ثواب پاتا ہے فضل اللہ کے ساتھ اس چیز سے کہ پہلے گذری ساتھ واسطے فائدہ مند ہونے اس کے ساتھ اس کے اپنے اسلام کے بعد اور تحقیق گذر چکے ہیں جواب کتاب الزکوٰۃ میں ۔(فتح)

۲۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِيْ أَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ.

۲۳۵۳۔عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کفر کی حالت میں سو غلام آزاد کیا اور سو اونٹ پر سوار کیا یعنی سواری کے لیے لوگوں کو دیا پھر جب مسلمان ہوا تو سو اونٹ پر اور سوار کیا اور سو غلام آزاد کیا حکیم نے کہا پھر میں نے یہ حضرت ﷺ سے پوچھا سو میں نے کہا یا حضرت ﷺ خبر دو مجھ کو ان چیزوں سے جن کو میں کفر کی حالت میں کیا کرتا تھا میں ان کے ساتھ عبادت کیا کرتا تھا یعنی ان کے ساتھ اللہ سے تقرب ڈھونڈتا تھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا تو مسلمان ہوا اس نیکی پر جو تجھ سے پہلے ہوئی۔

بَابُ مَنْ مَّلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيْقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدٰى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنَاهُ

باب ہے بیان میں اس شخص کے جو مالک ہو عرب سے غلام کو پس ہبہ کرے اور بیچے اور جماع کرے ساتھ اس کے اور بدلہ لے اور قید کرے بال بچوں کو یعنی یہ سب تصرفات جائز ہیں اس میں کچھ ڈر نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾.

یعنی اور باب ہے بیچ بیان اس آیت کے کہ اللہ نے بیان کی ایک مثال ایک بندے پر آیا مال نہیں مقدور رکھتا کسی چیز پر اور ایک اور جس کو ہم نے روزی دی اپنی طرف سے خاص سو وہ خرچ کرتا ہے اس میں سے چھپے اور کھلے کہیں برابر ہوتے ہیں سب تعریف اللہ کو ہے پر وہ بہت لوگ نہیں جانتے۔

فائدہ: یہ بات معقود ہے بیان کرنے کے لیے عربی لوگوں کے غلام بنانے کے اختلاف کے بارے میں یعنی عربی لوگوں کو غلام بنانا جائز ہے اور یہ مسئلہ مشہور ہے اور جمہور اس پر ہیں کہ جب عربی قید ہو جائے تو اس کو غلام بنانا جائز ہے اور جب نکاح کرے عربی کسی لونڈی سے اس کی شرط کے ساتھ تو اس کی اولاد غلام ہوگی اور اوزاعی اور ثوری اور ابو ثور کا یہ مذہب ہے کہ لازم ہے لونڈی کے مالک پر قیمت کرنا اولاد کی اور لازم ہے اس کے باپ پر ادا کرنا اس کی قیمت کا اور اولاد ہرگز غلام نہیں ہوگی۔ اور تحقیق میلان کیا ہے بخاری نے جواز کی طرف اور وارد کیا حدیثوں کو جو اس پر دلالت کرتی ہیں۔ (فتح)

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ آیت کی مناسبت باب کے ساتھ اس طرح ہے کہ اللہ نے عبد مملوک مطلق بیان فرمایا ہے اور اس کو عربی یا عجمی ہونے کی قید نہیں لگائی پس اس نے اس پر دلالت کی کہ نہیں ہے فرق عربی اور عجمی کے درمیان۔ اور ابن بطال نے کہا کہ۔ استدلال کیا ہے بعض لوگوں نے اس آیت سے کہ غلام مالک نہیں ہوتا اور اس استدلال میں شبہ ہے اس لیے کہ وہ مکروہ ہے اثبات کے سیاق میں واقع ہوا ہے پس اس کے لیے عموم نہیں ہے۔ اور قتادہ نے ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد خاص کافر ہے۔ ہاں جمہور کا یہ مذہب ہے کہ وہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا اور حجت پکڑی ہے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے ساتھ جس کا ذکر شرب وغیرہ میں گذر چکا ہے اور ایک جماعت نے کہا کہ وہ مالک ہوتا ہے یہ قول عمر وغیرہ سے مروی ہے اور مالک کا قول مختلف ہے پس اس نے کہا کہ جو غلام بیچے اور اس کا مال ہو تو اس کا مال بائع کے لیے ہے مگر شرط طے کرنے کے ساتھ اور کہا اس نے اس کے حق میں جو آزاد کرے غلام کو اور اس کے لیے مال ہو تو پس تحقیق مال غلام کے لیے ہے مگر شرط کے ساتھ اور دلیل اس کی بیع کی حدیث ہے جو نافع سے مذکور ہے اور وہ اس میں نص ہے اور اس کی عتق میں دلیل وہ حدیث ہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو غلام آزاد کرے تو غلام کا مال اس کے لیے ہے مگر یہ کہ اس کا مالک اس کو خاص کرے میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اصحاب سنن نے روایت کی ہے صحیح سند کے ساتھ اور فرق کیا ہے بعض اصحاب مالک نے اس کے ساتھ کہ اصل یہ ہے کہ وہ مالک نہیں ہوتا لیکن آزاد کرنا احسان کی صورت میں تھا تو مناسب ہوا کہ اس سے وہ چیز نہ لی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے جواس کے ہاتھ میں ہے احسان کو کامل کرنے کے لیے اور اسی لیے مشروع ہوئی مکاتبت اور جائز ہوا اس کے لیے کہ وہ کمائے اور اپنے مالک کو دے اور اگر نہ ہوتی یہ بات کہ وہ عتق کی صورت میں اپنے مال کا مالک ہے تو نہ بے پرواہ کرتا یہ اس سے کسی بھی چیز کو۔ واللہ اعلم (فتح)

۲۳۵٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ إِنَّ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ إِمَّا الْمَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآءُوْنَا تَآئِبِيْنَ وَإِنِّيْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ ذٰلِكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ

۲۳۵۴۔ مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب قوم ہوازن کے ایلچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمان ہو کر آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہمارا مال اور قیدی ہم کو پھیر دیجئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ میرے ساتھ وہ شخص ہیں جو تم دیکھتے ہو یعنی اصحاب کا حق ان کے ساتھ متعلق ہوا ہے اور بہت پیاری میرے نزدیک وہ بات ہے جو بہت سچی ہو سو ایک چیز اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال یعنی دونوں چیزیں تم کو نہیں ملیں گی اور میں نے تمہارا انتظار کیا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اوپر دس راتیں ان کا انتظار کیا تھا جب کہ طائف سے پلٹے سو ان کو ظاہر ہوا کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پھیرنے والے ہیں طرف ان کی مگر ایک دو چیزوں کے تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدی اختیار کرتے ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ اس کو لائق ہے پھر فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات یہ ہے کہ تمہارے بھائی آئے توبہ کر کے یعنی مسلمان ہوئے ہیں اور البتہ میں نے مناسب جانا ہے کہ ان کے جورو لڑکے جو قیدی ہیں ان کو پھیر دوں سو جو شخص تم سے چاہے کہ خوشی سے پھیر دے تو چاہیے کہ اس پر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دے اور جو شخص تم میں سے چاہے کہ اپنے حصے پر بنا رہے یہاں تک کہ ہم اس کو بدلہ دیں اس مال سے جو اول اللہ ہم کو عنایت کرے تو چاہیے کہ کرے یعنی اپنا حصہ خوشی سے دے تو بہتر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِمَّنْ لَّمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا فَهٰذَا الَّذِىْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا.

ہے اور اگر دینا منظور نہ ہو تو ہم کو بطور قرض کے دے ہم اس کو اور جگہ سے بدلہ دیں گے سو لوگوں نے کہا کہ ہم خوش ہوئے ساتھ اس کے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ تم لوگوں میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی سو تم پلٹ جاؤ تا کہ تمہارے چوہدری تمہارا حال ہم سے ظاہر کریں سو لوگ پلٹ گئے سو ان کے چوہدریوں نے ان سے کلام کیا پھر حضرت ﷺ کے پاس پھر کر آئے اور آپ کو خبر دی کہ تحقیق وہ راضی ہوئے ہیں ساتھ اس کے اور اجازت دی قیدیوں کے پھیر دینے کی پس یہ ہے جو کہ پہنچا ہم کو ہوازن کے قیدیوں کے حال سے اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے کہا کہ میں نے اپنی جان کا بدلہ دیا اور عقیل کا بدلہ دیا۔

فائدہ: قصہ ہوازن کی پوری شرح کتاب المغازی میں آئے گی ۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرب کے قیدیوں کا غلام بنانا اور ان کا ہبہ کرنا درست ہے ۔وفیہ المطابقة للترجمة۔

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلٰى نَافِعٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ. حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ.

۲۳۵۵۔ نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ لوٹ کی حضرت ﷺ نے قبیلہ بنی مصطلق پر اور حالانکہ وہ غافل تھے اور ان کے چار پائے جو کہ پانی پلائے جاتے تھے پانی پر حضرت ﷺ نے ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا یعنی بالغ مردوں کو اور ان کے جورو لڑکوں کو قید کیا اور پہنچے اس دن جویریہ رضی اللہ عنہا کو حدیث بیان کی مجھ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ساتھ اس کے اور وہ اس لشکر میں تھے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عربی لوگوں کی اولاد کو قید کرنا درست ہے ۔وفیہ المطابقة للترجمة

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

۲۳۵۶۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ بنی مصطلق کی جنگ میں نکلے پس پائے ہم نے قیدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ.

عرب کے قیدیوں سے یعنی لونڈی غلام پکڑ لائے پس خواہش کی ہم نے عورتوں کی اور دشوار ہوا ہم پر مجرد رہنا اور چاہا ہم نے عزل کے لینے کو لونڈیوں سے بخوف حمل رہنے کے تو ہم نے حضرت ﷺ سے پوچھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں نقصان تم کو یہ کہ نہ کرو عزل کو کوئی جان پیدا ہونے والی قیامت تک نہیں مگر کہ وہ اس جہان میں پیدا ہونے والی ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرب کی قیدی لونڈیوں سے صحبت کرنا جائز ہے اور فدیہ بھی ثابت ہوا۔

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ حَارِثٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

۲۳۵۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیشہ تھا میں دوست رکھتا بنی تمیم کو جب سے کہ میں نے تین چیزیں حضرت ﷺ سے سنیں کہ ان کے حق میں فرماتے تھے میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے میری امت میں وہ نہایت سخت ہیں دجال پر یعنی جب دجال نکلے گا تو بنی تمیم کی قوم پر اس کا قابو نہ چلے گا اور ان کے صدقے آئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا یہ صدقے ہماری قوم کے ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان میں سے ایک قیدی تھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دے کہ وہ اسماعیل کی اولاد میں سے ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرب کے قیدیوں کو بیچنا جائز ہے اس لئے کہ اس کے بعض طرق میں آ چکا ہے کہ اس کو خرید کر آزاد کر دے اور حضرت ﷺ نے بنی تمیم کو اپنی قوم اس لیے فرمایا کہ وہ مضر کی اولاد ہیں اور مضر حضرت ﷺ کے اجداد ہیں اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو خرید کر آزاد کر دے تو اس میں جمہور کے لیے دلیل ہے عربی کے ملک کے صحیح ہونے پر یعنی عربی پر مالک ہونا صحیح ہے اگرچہ افضل ہے آزاد کرنا اس کا جو غلام بنایا جائے ان میں سے۔ اسی لئے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عار کی بات ہے یہ کہ مالک ہو مرد اپنی پھوپھی کی بیٹی اور بیٹے کا۔ اور ابن منیر نے کہا ضرور ہے اس مسئلے میں تحصیل کرنی پس اگر ہو عربی مثلاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے اور نکاح کرے لونڈی سے اس کی شرط کے ساتھ تو البتہ بعید جانتے ہیں ہم غلام بنانا اس کی اولاد کا اور اس حدیث میں فضیلت ظاہر ہے بنی تمیم کی اور کفر کی حالت میں ان میں ایک جماعت سرداروں اور رئیسوں کی تھی۔ اور نیز اس میں خبر دینا ہے اس چیز کی کہ آئندہ آئے گی ان حالات سے جو اخیر زمانے میں ہونے والے ہیں۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا

باب ہے بیان میں فضیلت اس شخص کے جو اپنی لونڈی کو سبق سکھائے اور علم پڑھائے۔

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ.

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس لونڈی ہو پس خرچ کرے اس پر اور نیکی کرے ساتھ اس کے پھر آزاد کرے اس کو اور نکاح کرے تو اس کو دہرا ثواب ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب النکاح میں آئے گی۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيْدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ

باب ہے بیان میں قول حضرت ﷺ کے اس قول کے کہ غلام تمہارے بھائی ہیں سو کھلاؤ ان کو اس چیز سے کہ تم کھاتے ہو یعنی اور بیان اس آیت کا کہ بندگی کرو اللہ کی اور مت ملاؤ اس کے ساتھ کسی کو اور ماں باپ سے نیکی کرو اور قرابت والے سے اور یتیموں سے اور فقیروں سے اور ہمسائے قریب سے اور ہمسائے اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے اور راہ کے مسافر سے اور اپنی لونڈی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ﴿ذِي الْقُرْبٰى﴾ الْقَرِيْبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيْبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ.

غلاموں سے اللہ کو خوش نہیں آتا جو کوئی ہو اتراتا بڑائی کرتا امام بخاری نے کہا کہ ذی القربیٰ کا معنی قرابت والا ہے یعنی قرابت کا ناتے دار اور جنب کے معنی غریب ہیں اور جار الجنب کا معنی سفر کا ساتھی ہے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پہناؤ ان کو اس چیز سے کہ تم پہنتے ہو۔

فائدہ: اس جگہ اس آیت کے ذکر کرنے سے مراد یہ قول ہے اور احسان کرنا اپنی لونڈی غلاموں سے پس داخل ہوئے ان لوگوں میں جن کے ساتھ احسان کا حکم ہوا۔ (فتح)

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُوْرَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ.

۲۳۵۹۔ معرور بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان پر حلہ تھا یعنی چادر اور تہ بند اور اس کے غلام پر بھی حلہ تھا سو ہم نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو ابو ذر نے کہا میں نے ایک مرد کو گالی دی تھی اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری شکایت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ کیا تو نے اس کو ماں کی گالی دی پھر فرمایا کہ بے شک تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں یعنی آدم کی اولاد ہیں اللہ نے ان کو تمہارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے یعنی ان کا مالک کیا ہے سو جس کا بھائی جس کا غلام ہو تو چاہیے کہ کھلائے اس کو جو آپ کھاتا ہو اور پہنائے اس کو جو آپ پہنتا ہو اور نہ تکلیف دے ان کو اس چیز کی کہ ان پر غالب آئے پس اگر تکلیف دو ان کو اس چیز کی کہ ان پر غالب آئے یعنی بھارے کام بتلاؤ تو خود ہی ان کی مدد کرو۔

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ کھلائے اس کو اس چیز سے جو آپ کھاتا ہو تو مراد اس چیز کی جنس ہے جو کھاتا ہو تبعیض کے لیے جس پر من دلالت کرتا ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے جو دو بابوں کے بعد آئے گی اگر اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو چاہیے کہ اس کو ایک لقمہ دے دے پس مراد سلوک کرنا ہے نہ کہ برابری کرنا ہر طرح سے لیکن جو ابو ذر کی طرح اس کام کو لے اور برابری کرے تو یہ افضل ہے پس وہ اس کو اپنے عیال پر مقدم نہ کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر چہ یہ جائز ہے۔اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ غلام کے لیے کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق ہے اور اس بھارے کام کی اس کو تکلیف نہ دی جائے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو اور یہ حدیث تقاضہ کرتی ہے اس کے رد میں رواج کی طرف اور جو اس پر زیادہ کرے تو یہ مستحب ہے۔اور یہ جو فرمایا کہ نہ تکلیف دے ان کو اس کام کی جو ان پر غالب ہو یعنی وہ کام کہ وہ اس کے کرنے سے عاجز ہوں اس کام کے بڑے ہونے کی وجہ سے یا اس کے دشوار ہونے کی وجہ سے اور تکلیف اٹھانا نفس کا ہے ایک چیز کو کہ اس کے ساتھ مشقت ہو اور بعض کہتے ہیں کہ وہ حکم کرنا اس چیز کا ہے جو مشکل ہو پس اگر تکلیف دو ان کو تو مراد یہ ہے کہ تکلیف دیا جائے غلام اس چیز کی جنس کے ساتھ کہ اس پر قدرت پائی جاتی ہے۔پس اگر وہ تنہا اس کی طاقت نہیں رکھتا تو کسی اور سے مدد لے لے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام کو گالی دینا اور ماں باپ کے ساتھ ان کو عیب لگانا منع ہے اور اس میں ان کے ساتھ احسان کرنے پر رغبت دلانا ہے اور غلام کے ساتھ وہ بھی ملحق ہے جو اس کے معنی میں ہے مانند مزدور وغیرہ کی۔اور اس میں عدم ترفع ہے مسلمان پر اور نہ اس کی حقارت کرنی۔اور اس میں نیک بات بتلانے اور بری بات سے روکنے پر محافظت ہے اور غلام پر بھائی کا لفظ بولنا پس اگر مراد قرابت ہو تو یہ بطور مجاز کے ہے اس کے کل کے منسوب ہونے کی وجہ سے آدم کی طرف یا پھر اسلام کی اخوت مراد ہے اور ہوگا غلام کافر بطریق تبع کے یا حکم مسلمان کے ساتھ خاص ہے۔(فتح)

بَابُ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ سَيِّدَهٗ.

غلام جب اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے مالک کی خیر خواہی کرے۔

فائدہ: یعنی اس کی فضیلت یا اس کے ثواب کا بیان۔

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهٗ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهٗ أَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ.

۲۳۶۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کو دوہرا ثواب ہے۔

فائدہ: یہ حدیث اس میں صریح ہے کہ جو یہ کام کرے گا اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ شَعْبِيٍّ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ

۲۳۶۱۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مرد کے پاس لونڈی ہو کہ اس کو ادب سکھائے پس اچھی طرح اس کو ادب سکھائے اور اس کو آزاد کر دے اور پھر اس کے بعد اس سے نکاح کرے تو اس کو دوہرا ثواب ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ.

اور جو غلام کہ اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے تو اس کو بھی دوہرا ثواب ہے۔

فائدہ: یہ حدیث کتاب الایمان میں اس لفظ کے ساتھ گذر چکی ہے کہ تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا سو اس میں ایماندار اہل کتاب کو بھی ذکر کیا ہے۔

۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ.

۲۳۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام مملوک نیک بخت کے لیے دوہرا ثواب ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور حج کرنا اور ماں کے ساتھ بھلائی کرنا نہ ہوتا تو میں دوست رکھتا اس بات کو کہ مروں میں اس حال میں کہ غلام ہوں۔

فائدہ: اسم صلاح کا شامل ہے پہلے دو شرطوں کو اور وہ اچھی طرح عبادت کرنا ہے اور مالک کی خیر خواہی کرنا اور مالک کی خیر خواہی اس کی خدمت وغیرہ کا حق ادا کرنے میں شامل ہے۔ اور ظاہر اس سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جملے آخر تک مرفوع ہیں اور اسی پر خطابی جاری ہوا ہے یعنی یہ سب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ پس کہا اس نے کہ جائز ہے اللہ کے لیے کہ وہ امتحان کرے پیغمبروں اور برگزیدہ بندوں کا غلامی کے ساتھ جیسا کہ یوسف کا امتحان لیا۔ اور جزم کیا ہے داودی نے اور ابن بطال نے کہ یہ کلام حدیث میں مدرج ہے یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور من حیث المعنی دلالت کرتا ہے اس کا قول وبر امی اس لیے کہ اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں نہ تھی کہ اس کے ساتھ بھلائی کرتے۔ اور کرمانی نے اس کی توجیہ اس طرح کی ہے کہ اس سے مراد امت کی تعلیم ہے اور وارد کیا ہے اس کو اس کی حیاتی کے فرض کرنے کے ساتھ یا مراد وہ ماں ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا اور فوت ہوئی۔ کرمانی سے تعصیص یعنی تعصیص اس کو نہ ملی اور تحقیق سے تفصیل کی ہے اس کی اسماعیلی نے اس لفظ کے ساتھ کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں ابو ہریرہ کی جان ہے، اور اسی طرح اس کو بخاری اور مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے اور مسلم کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پہنچی ہم کو یہ بات کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حج نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ ان کی ماں مر گئی اس کی صحبت کی خاطر۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے اگر دو امر نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ مروں غلام ہو کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس معلوم ہوا کہ یہ کلام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے ہے۔ پھر اس نے استدلال کیا اس کے لیے مرفوع حدیث کے ساتھ اور سوائے اس کے نہیں کہ خاص کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان چیزوں کو اس لیے کہ جہاد اور حج میں مالک کی اجازت شرط ہے اور اسی طرح نیکی کرے ماں کے ساتھ پس کبھی حاجت پڑتی ہے اس میں سردار کی اجازت کی بعض وجوہ میں بخلاف باقی بدنی عبادتوں کے۔ اور نہیں تعرض کیا مالی عبادتوں کے ساتھ یا تو اس لیے کہ اس وقت اس کے پاس مال نہ تھا یا اس لیے کہ وہ دیکھتے تھے کہ جائز ہے غلام کے لیے یہ کہ وہ تصرف کرے اپنے مال میں اپنے مالک کی اجازت کے بغیر۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ اس حدیث کا معنی میرے نزدیک یہ ہے کہ جب غلام پر دو امر واجب جمع ہوئے اپنے رب کی اطاعت عبادت میں اور اپنے مالک کی اطاعت معروف میں پس وہ دونوں کے ساتھ قائم ہوا تو اس کو دوگنا ثواب ہے اپنی اطاعت کی وجہ سے مطیع کا ثواب اس لیے کہ تحقیق برابری کی اس کو اللہ کی عبادت میں اور فضیلت دیا گیا ہے اس پر اطاعت کے ساتھ اس شخص کے کہ حکم کیا اس کو اللہ نے اس کے ساتھ۔ اور میں اس جگہ سے کہتا ہوں کہ جس پر دو فرض ہوں پس ادا کرے ان کو تو وہ افضل ہے اس شخص سے جس پر صرف ایک فرض ہے پس اس کو اس شخص کی طرح ادا کیا کہ جس پر نماز اور زکوۃ واجب ہو پس وہ قائم ہو دونوں کے ساتھ تو وہ افضل ہے اس شخص سے جس پر صرف نماز فرض ہے۔ اور اس کا مقتضی یہ ہے کہ جس پر بہت سے فرض جمع ہوں اور ان میں کسی فرض کو ادا نہ کرے تو اس کا گناہ اس شخص سے زیادہ ہے کہ جس پر صرف بعض فرض واجب ہیں (انتھی ملخصا) اور ظاہر یہ ہے کہ زیادتِ فضیلت غلام کے لیے موصوف بالصفہ کے لیے اس چیز کے ہے کہ داخل ہوتی ہے اس پر مشقت غلامی سے نہیں تو پس اگر دوگنا ثواب بہ سبب اختلاف عمل کے ہوتا تو غلام اس کے ساتھ خاص نہ ہوتا۔ اور ابن متین نے کہا کہ ہر عمل کہ وہ کرتا ہے اس کو اس کے لیے دوگنا کیا جاتا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ثواب کے دوگنا ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس نے اپنے مالک کے لیے زیادہ خیر خواہی کی اور اپنے رب کی عبادت میں احسان پس اس کے لیے دو واجبوں کا ثواب ہوگا اور ان دونوں پر زیادتی کا ثواب، اور ظاہر اس کے خلاف ہے اور اس نے اس کو بیان کیا تا کہ گمان کرنے والا گمان نہ کرے کہ اس کو عبادت پر ثواب نہیں۔ اور جو دعوی کیا اس نے کہ یہ ظاہر ہے نہیں منافی ہے اس کے جس کو نقل کیا ہے اس سے پہلے پس اگر کہا جائے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ غلاموں کا ثواب سرداروں سے زیادہ ہے تو اس کا کرمانی نے اس طرح جواب دیا ہے کہ اس میں کوئی ڈر نہیں یا ہوگا اس کا دوگنا ثواب اس جہت سے اور کبھی سردار کے لیے اور جہتیں ہوتی ہیں کہ مستحق ہوتا ہے ان کے ساتھ کئی گنا زیادہ ثواب کا غلام کی نسبت۔ یا مراد یہ ہے کہ جو غلام دونوں حق ادا کرے اس کو ترجیح ہے اس پر جو فقط ایک حق ادا کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ثواب کا دوگنا ہونا اس عمل کے ساتھ خاص ہے کہ اس میں اللہ کی اور مالک کی اطاعت متحد ہے پس ایک عمل کرتا ہے اور دو اعتبار سے اس پر دوہرا ثواب دیا جاتا ہے اور رہا وہ عمل کہ اس کی جہت مختلف ہو پس نہیں اختصاص ہے اس کے لیے اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثواب کے دوگنا ہونے کے ساتھ اس کے غیر پر آزاد لوگوں میں سے واللہ اعلم یعنی اس میں سب لوگوں کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ اور اس کے ساتھ اس چیز پر بھی استدلال کیا گیا ہے کہ غلامی کی حالت میں غلام پر نہ جہاد ہے اور نہ ہی حج اگر چہ یہ اس سے صحیح ہے۔ (فتح)

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهٖ.

۲۳۶۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر چیز ہے ایک کے لیے غلاموں میں سے کہ اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالک کی خیر خواہی کرے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ غلام کے لیے بہتر ہے کہ وہ اس حال میں مرے کہ اللہ کی عبادت اچھی طرح کرتا ہو اور اس میں اشارہ ہے کہ عمل خاتموں کے ساتھ ہیں۔ (فتح)

بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيْقِ وَقَوْلِهٖ عَبْدِيْ أَوْ أَمَتِيْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَآئِكُمْ﴾ وَقَالَ ﴿عَبْدًا مَّمْلُوْكًا﴾ ﴿وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ﴾ وَقَالَ ﴿مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا إِلٰى سَيِّدِكُمْ وَ ﴿اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ﴾ عِنْدَ سَيِّدِكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ.

اپنے آپ کو غلام پر بہت بڑا جاننا مکروہ ہے، اور یعنی مکروہ ہونا اس قول کا کہ مالک کہے غلام میرا اور لونڈی میری یعنی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور بیاہ دو رانڈوں کو اپنے اندر اور جو نیک ہوں تمہارے غلام اور لونڈیوں سے اور یعنی سورۂ نحل میں فرمایا کہ غلام پرایا یعنی اور سورۂ یوسف میں فرمایا کہ دونوں نے عورت کے خاوند کو دروازے کے پاس پایا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی لونڈیوں مسلمانوں سے یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اٹھ کھڑے ہو اپنے سردار کی طرف یعنی اور یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یاد کر مجھ کو اپنے رب کے پاس یعنی اپنے سردار کے پاس۔

فائدہ: اور اس سے مراد حد سے بڑھ جانا ہے اور کراہت سے مراد کراہت تنزیہی ہے (فتح) اور احتمال ہے کہ تطاول سے مراد دراز دستی ہو خدمات شاقہ پر یہاں تک کہ اس سے اللہ کا حق بھی آسانی سے ادا نہ ہو سکے۔ (ت)

فائدہ: یعنی بغیر تحریم کے یعنی مالک کو یہ کہنا مکروہ ہے حرام نہیں اسی لیے شہادت کی اس نے جواز کے لیے اس آیت کے ساتھ اور نیکوکاروں کو اپنے غلاموں اور لونڈیوں سے اور اس کے غیر کے ساتھ آیتوں اور حدیثوں سے جو دلالت کرتی ہیں جائز ہونے پر۔ پھر ان کے بعد وہ حدیث لایا جو نہی پر دلالت کرتی ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے اس پر کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو نہی اس باب میں وارد ہوئی ہے وہ نہی تنزیہی ہے یہاں تک کہ اہل ظاہر بھی اس کے قائل ہیں مگر جو ذکر کریں گے اس کو ہم ابن بطال سے رب کے لفظ میں ۔ (فتح)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جب آزاد کے لیے اپنے آقا کو سید کہنا درست ہے تو غلام کے لیے اپنے مالک کو آقا کہنا تو بطریق اولیٰ درست ہوگا۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ مخلوق کو سید کہنا منع ہے اور بعض اکابر علماء اس تطبیق کو لیتے تھے اور برا جانتے تھے کہ خطاب کیا جائے کسی کو ساتھ لفظ اپنے کے یا لکھنے اپنے کے ساتھ سید کے اور جب مخاطب متقی نے ہو تو یہ زیادہ تاکید والا ہے۔ (فتح)

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ نَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ.

۲۳۶۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی اچھی عبادت کرے تو اس کو دوہرا ثواب ہے۔

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوْكُ الَّذِيْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّيْ إِلٰى سَيِّدِهِ الَّذِيْ لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيْحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ.

۲۳۶۵۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام کہ اپنے رب کی اچھی عبادت کرے اور ادا کرے طرف سردار اپنے کی جو اس پر ہے حق سے اور خیر خواہی سے اور کہا ماننے سے تو اس کو دوہرا ثواب ہے۔

فائدہ: اور ان دونوں حدیثوں سے غرض یہ لفظ ہے کہ جب اپنے سید کی خیر خواہی کرے اور اپنے سید کی طرف اس کا حق ادا کرے یعنی اس سے معلوم ہوا کہ اپنے مالک کو سید کہنا درست ہے۔ (فتح)

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ

۲۳۶۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہے کوئی کہ اپنے رب کو کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کرا اپنے رب کو پانی پلا اور چاہیے کہ کہے سیدی ومولای یعنی میرا سردار اور میرا آقا اور نہ کہے کوئی عبدی وامتی یعنی بندہ میرا اور لونڈی میری اور چاہیے کہ کہے کہ جوان مرد میرا اور جوان عورت میری اور غلام میرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِیْ اَمَتِیْ وَلْیَقُلْ فَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَغُلَامِیْ.

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منع ہے غلام کے لئے کہ وہ اپنے مالک کو کہے میرا رب اور اس طرح اس کے غیر کو یہ منع ہے پس نہ کہے کوئی کہ رب تیرا اور اسی طرح اس میں داخل ہے یہ کہ کہے اس کو سردار نفس اپنے سے پس تحقیق وہ کبھی کہتا ہے کہ اپنے رب کو پانی پلا پس ظاہر کو ضمیر کی جگہ رکھتا ہے بطور تعظیم کے اپنے نفس کے لیے اور سبب اس کا یہ ہے کہ حقیقت ربوبیت اللہ کے لئے ہے اس لیے کہ رب وہی مالک ہے اور شے کے ساتھ قائم ہے پس نہ پائی جائے گی اس کی حقیقت مگر اللہ کے لیے ہی۔ اور خطابی نے کہا کہ منع کا سبب یہ ہے کہ انسان پالا گیا ہے اور متعبد ہے اللہ کا توحید کے اخلاص کے لیے اور اس کے ساتھ شرک کو ترک کرنے کے ساتھ۔ پس مکروہ ہے اس کی مشابہت کرنی اسم میں تا کہ شرک کے معنی میں داخل نہ ہو جائے اور اس میں غلام اور آزاد کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ اور رہی وہ چیز جس پر عبادت کرنا لازم نہیں باقی حیوانوں اور بے جان چیزوں کی طرح تو مکروہ نہیں ہے اس کا بولنا اس پر نسبت کرنے کے وقت جیسا کہ اللہ کا قول ہے کہ رب ہے گھر کا اور رب ہے کپڑے کا یعنی اس طرح کہنا درست ہے۔ اور ابن بطال نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو رب کہنا درست نہیں انتھی۔ اور جو چیز کہ اللہ کے ساتھ خاص ہے رب کا بولنا بغیر نسبت کرنے کے پس جائز ہے اس کا بولنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے یوسف علیہ السلام کی حکایت کے طور پر اذکرنی عند ربك اور قول اس کا ارجعی الی ربك اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کی نشانیوں کے بارے میں قول کہ ان تلد الامة ربتها پس دلالت اس نے کہ نہیں محمول اس میں اطلاق پر اور احتمال ہے کہ نہی تنزیہ کے لیے ہو اور جو اس سے وارد ہوا ہے وہ جواز کے بیان کے لیے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مخصوص ہے غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کہنا منع ہے۔ اور نہیں وارد ہوتا جو کچھ قرآن میں ہے یا مراد یہ ہے کہ اس کی کثرت نہ کرے اور اس لفظ کی عادت نہ بنا لے اور یہ مراد نہیں ہے کہ کبھی کبھی ذکر کرنا بھی منع ہے اور یہ جو کہا کہ کہے سیدی و مولای اس سے معلوم ہوا کہ غلام کے لیے جائز ہے کہ اپنے مالک کو سیدی کہے۔ قرطبی نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ فرق کیا گیا ہے رب اور سید کے درمیان اس لیے کہ رب کا لفظ بالاتفاق اللہ کے ناموں میں سے ہے اور سید میں اختلاف ہے اور قرآن میں وارد نہیں ہوا کہ وہ اللہ کے ناموں میں سے ہے پس اگر ہم کہیں کہ وہ اللہ کے ناموں میں سے نہیں تو فرق ظاہر ہے کوئی التباس نہیں اور اگر ہم کہیں کہ وہ اللہ کے ناموں میں سے ہے تو شہرت اور استعمال میں لفظ رب کی طرح نہیں ہے پس اس کے ساتھ ہی فرق حاصل ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سید اللہ ہے اور خطابی نے کہا کہ اس کو مطلق تو اس لیے چھوڑا کہ مرجع سیادت کا زیارت کے معنی کی طرف ہے اس شخص پر جو اس کے ہاتھ کے نیچے ہے اور اس کی سیاست کی وجہ سے اور اس کی نیک تدبیر کی وجہ سے خاوند کا نام سید رکھا گیا ہے۔ اور رہا مولا کا لفظ تو یہ کثیر التصرف ہے مختلف وجہوں میں ولی اور ناصر وغیرہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن نہیں کہا جاتا سید اور مولا مطلق بغیر نسبت کرنے کے اللہ تعالیٰ کی صفت میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مولا کا بولنا بھی بندے کے لیے جائز ہے۔اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نہ کہے کوئی میرا مولا اس لیے کہ تمہارا مولا اللہ ہے لیکن چاہیے کہ کہے سیدی سو مسلم نے کہا کہ اس میں اعمش راوی میں اختلاف ہے ان میں سے بعض نے اس زیادتی کو ذکر کیا ہے اور بعض نے ذکر نہیں کیا۔عیاض نے کہا کہ اس کا حذف اصح ہے اور قرطبی نے کہا کہ مشہور حذف ہونا اس کا ہے کہ ہم نے ترجیح کی طرف اس لیے رجوع کیا ہے کہ دونوں میں تعارض ہے اور تطبیق ممکن نہیں ہے اور تاریخ معلوم نہیں اور اس زیادتی کا مقتضی یہ ہے کہ سید کا بولنا اسہل ہے اطلاق مولا سے اور وہ خلاف ہے مشہور بات کا اس لیے کہ مولا کئی وجہوں پر بولا جاتا ہے بعض ان میں سے اسفل ہیں اور بعض اعلیٰ اور سید نہیں بولا جاتا مگر اعلیٰ پر پس ہوگا اطلاق مولا کا اسہل اور اقرب عدم کراہت کی طرف۔اور احتمال یہ ہے کہ مراد نہی اطلاق سے ہو یعنی یہ لفظ مطلق بغیر اضافت کے بولنا منع ہے **کما تقدم من کلام الخطابی** اور تائید کرتی ہے اس کی کلام کی حدیث ابن شخیر کی جو مذکور ہوئی اور مالک سے روایت ہے کہ کراہت خاص ہے ندا اور پکارنے کے ساتھ پس مکروہ ہے یہ کہ کہے یا سیدی اور غیر ندا میں مکروہ نہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی لونڈیاں ہیں پس ارشاد کیا حضرت ﷺ نے اس میں موجود علت کی طرف اس لیے کہ حقیقی عبودیت کا تو صرف اللہ ہی حقدار ہے نیز اس لیے کہ اس میں تعظیم ہے کہ نہیں ہے لائق مخلوق کے اس کا استعمال کرنا اپنی جان کے لیے ،خطابی نے کہا کہ ان تمام میں معنی اس بات کی طرف راجع ہیں کہ تکبر سے براءت اور اللہ کے لیے عاجزی کو لازم پکڑے اور یہی ہے جو پرورش پائے ہوئے کے لائق ہے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ کہے میری جاریہ پس ارشاد کیا حضرت ﷺ نے اس چیز کی طرف جو بڑائی کے معنی کو سلامتی کے ساتھ ادا کرے اس لیے کہ لفظ فتی اور غلام کا نہیں دلالت کرتا ہے محض ملک پر عبد کی دلالت کی مانند پس تحقیق بہت ہے لفظ فتی کا استعمال آزاد میں اور اسی طرح غلام اور جاریہ بھی نووی نے کہا کہ نہی سے مراد وہ شخص ہے جو استعمال کرے اس کو بطور بڑائی کے نہ کہ وہ جو کہ تعریف کا ارادہ رکھتا ہو انتہی۔اور اس کا محل وہ ہے جب کہ نہ حاصل ہو تعریف بدون اس کے بطور استعمال کے ادب کے لیے لفظ میں جیسا کہ دلالت کرتی ہے اس پر حدیث۔(فتح)

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ

۲۳۶۷۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا جو اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کرے اور آزاد کرنے والے کے پاس اس قدر مال ہو کہ اس کی باقی قیمت کو پہنچے تو قیمت کیا جائے غلام اس پر قیمت انصاف کی اور آزاد کیا جائے تمام غلام اس کے مال سے اگر اس کے پاس مال نہ ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَدْلٍ وَأُعْتِقَ مِنْ مَّالِهٖ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ.

تو پس تحقیق آزاد ہوا اس سے جو کہ آزاد ہوا یعنی اور شریکوں کے حصے غلام رہیں گے۔

فائدہ: اور یہاں لفظ عبد کا اطلاق ہے اور مناسبت اس کی ترجمہ کے ساتھ اس جہت سے ہے کہ اگر معتق کی مالدار ہونے کی حالت میں تمام غلام کے آزاد ہونے کے ساتھ حکم نہ کیا جاتا تو البتہ وہ ہوتا اس کے ساتھ اپنے آپ کو اس پر بڑا جاننے والا۔ (فتح)

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْأَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ.

۲۳۶۸۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت اور زبردست سے پوچھا جائے گا پس بادشاہ حاکم ہے سب لوگوں پر تو ان سے پوچھا جائے گا کہ انصاف کیا یا ظلم تو مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہے تو ان سے بھی پوچھا جائے گا کہ اس نے ان کو نیک کام سکھایا اور برے کام سے روکا یا نہیں اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی حاکم ہے تو وہ بھی پوچھی جائے گی اس نے ان کی خیر خواہی اور اس کے مال کی حفاظت کی یا نہیں، اسی طرح غلام بھی اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے اور وہ بھی پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنے آقا کے مال کی حفاظت کی یا نہیں خبردار رہو پس ہر ایک شخص تم میں حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا۔

فائدہ: اس حدیث سے غرض یہاں اس کا یہ قول ہے کہ غلام اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے پس اگر وہ اس کی خیر خواہی کرنے والا ہوگا اس کی خدمت میں ادا کرنے والا اس کے لیے امانت کو تو مناسب ہے یہ کہ مدد کرے اس کی اور نہ بڑا جانے اپنے آپ کو اس پر۔ (فتح)

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ

۲۳۶۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لونڈی حرام کاری کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو پھر بھی اس کو کوڑے مارو پھر اگر تیسری بار بھی حرام کرے تو تیسری بار یا چوتھی بار بھی اس کو کوڑے مارے پھر بیچ ڈالے اس کو اگرچہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ.

بال کی رسی اس کی قیمت ملے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب الحدود میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ اور اس سے غرض اس جگہ امۃ کا ذکر ہے یعنی لونڈی کا اور یہ کہ اگر وہ نافرمانی کرے تو اس کو ادب سکھایا جائے اگر باز آئے تو فبہا ورنہ بیچی جائے اور یہ سب مبائن ہے اس کے اس پر بڑے ہونے کے لیے۔(فتح)

بَابُ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ.

جب اس کے پاس اس کا خدمت گار کھانا لائے۔

فائدہ: یعنی تو چاہیے کہ اس کو بھی اپنے ساتھ کھانے کے لیے بٹھا لے۔(فتح)

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَإِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهٗ وَلِيَ عِلَاجَهٗ.

۲۳۷۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کا خدمت گار اس کے پاس اس کا کھانا لائے یعنی تو چاہیے کہ اس کو کھانے کے لیے اپنے ساتھ بٹھائے اور اگر اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو چاہیے کہ اس کو ایک یا دو لقمے دے دے اس لیے کہ خدمت گار کھانے سے ملا رہا ہے یعنی محنت سے اس کو پکایا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھانا مباح ہے اور اس پر اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ابوذر کی حدیث میں جو پہلے گذر چکی ہے کہ کھلاؤ ان کو اس چیز سے کہ تم کھاتے ہو وجوب پر نہیں۔(فتح)

بَابُ الْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَنَسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ إِلَى السَّيِّدِ.

غلام حاکم ہے اپنے آقا کے مال میں یعنی لازم ہے اس کو حفاظت اس کی اور نہ عمل کرے مگر اس کی اجازت سے اور نسبت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک کی طرف آقا کی۔

فائدہ: شاید ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ جو غلام بیچے اور اس کے پاس مال ہو تو اس کا مال مالک کے لیے ہے اور اس کی طرف اشارہ کتاب البیوع میں گذر چکا ہے۔ اور ابن بطال کی کلام اشارہ کرتی ہے اس طرف کہ یہ مستفاد ہے آپ کے اس قول سے اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ اس لیے کہ اس نے حدیث باب کی شرح میں کہا کہ اس حدیث میں اس شخص کی دلیل ہے جو کہتا ہے کہ بندہ مالک نہیں ہوتا اور ابن منیر نے اس کا اس طرح تعاقب کیا ہے کہ اسے کیا اپنے آقا کے مال میں حاکم ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا مال نہ ہو پس اگر کہا جائے کہ اس کا اپنے آقا کے مال کی حفاظت کے ساتھ مشغول ہونا اس سے کے سب احوال کو تمام پکڑتا ہے یعنی پس اس کی کبھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرصت نہیں ہوگی کہ اپنے لیے مال کمائے تو اس کا جواب یہ کہ مطلق عموم کا فائدہ نہیں دیتا خاص کر اس وقت کہ جب لایا جائے غیر قصد عموم کے لیے اور باب کی حدیث تو صرف لائی گئی ہے خیانت سے ڈرانے کے لیے اس کے مسئول اور محاسب ہونے کی وجہ سے پس نہیں ہے اس کے لیے تعلق اس کے ساتھ ہونے کے کہ مالک ہوتا ہے یا مالک نہیں ہوتا۔ (فتح)

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِيْ أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ أَبِيْهِ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَّسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

۲۳۷۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک شخص اپنی رعیت اور زیر دست سے پوچھا جائے گا پس بادشاہ سب ملک کا حاکم ہے تو وہ اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا اور مرد اپنی جورو بال بچوں میں حاکم ہے تو بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اور وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی اور خادم اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے تو وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے ان لوگوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال میں حاکم ہے اور وہ بھی اپنی رعیت میں پوچھا جائے گا پس ہر ایک شخص تم میں حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا۔

فائدہ: اور سوائے اس کے نہیں کہ قید لگائی عورت کی حکومت کی گھر کے ساتھ اس لیے کہ وہ نہیں پہنچتی ہے ماسوائے اس کے مگر خاص اجازت کے ساتھ اور اس کا پورا بیان کتاب الاحکام میں آئے گا۔ (فتح)

بَابُ إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ.

جب غلام کو مارے تو چاہیے کہ منہ کو بچائے۔

فائدہ: غلام کا ذکر قید نہیں بلکہ وہ جملہ افراد میں سے ہے جو داخل ہونے والے ہیں اس میں۔ اور سوائے اس کے نہیں کہ خاص کیا گیا ہے غلام کے ذکر کے ساتھ کیونکہ اس جگہ بیان کا مقصد غلام کا حکم ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ بخاری نے اشارہ کیا ہے اس چیز کی طرف کہ روایت کی ہے ادب المفرد میں اس لفظ کے ساتھ کہ جب کوئی اپنے خادم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مارے۔(فتح)

۲۳۷۲۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ.

۲۳۷۲۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ منہ کو بچائے۔

فائدہ: قاتل مفاعلہ سے ہے مگر اس کے معنی قتل کے ہیں اور مفاعلہ اس جگہ اپنے معنی میں نہیں اور احتمال ہے کہ اپنے معنی میں ہو تا کہ شامل ہو اس چیز کو جو واقع ہوتی ہے نزدیک دفع کرنے حملہ کرنے والے کے مثلاً پس دفع کرنے والے کو بھی منع ہے کہ اس کے منہ کو مارے اور نہی میں ہر وہ شخص داخل ہوگا کہ مارے حد میں یا تعزیر میں یا تادیب میں اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کی حدیث میں واقع ہوا ہے اس عورت کے قصے میں جس نے زنا کیا تھا پس حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنگسار کرنے کا اور فرمایا کہ اس کے منہ کو بچاؤ اور جب کہ ہوا یہ حال اس شخص کے حق میں جس کا ہلاک کرنا متعین ہے تو جو اس سے کم ہو وہ بطریق اولیٰ ہے۔نووی نے کہا کہ علماء نے کہا کہ منہ پر مارنے سے اس لیے منع ہے کہ وہ جامع ہے سب خوبیوں کو اور اکثر ادراک ہوتا ہے اس کے اعضاء کے ساتھ پس خوف ہے کہ مارنے سے اس کے اعضاء باطل ہو جائیں گے یا عیب دار ہو جائیں کل یا بعض اور عیب ان میں فاحش ہے ان کے ظاہر ہونے کی وجہ سے بلکہ نہیں سلامت رہتا جب کہ مارے اس کو اکثر اوقات عیب سے اور تعلیل مذکور خوب ہے لیکن مسلم میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ نے پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر اور اس میں اختلاف ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ میں صُوْرَتِهٖ کی ضمیر کس طرف لوٹتی ہے۔پس اکثر کہتے ہیں کہ جس کو مار پڑے اس کی طرف لوٹتی ہے اس لیے کہ گذر چکا ہے امر سے تعظیم کرنے منہ کے اور بعض کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف لوٹتی ہے اس لیے کہ بعض طریقوں میں آچکا ہے کہ فَاِنَّ صُوْرَةَ الْاِنْسَانِ عَلٰى صُوْرَةِ وَجْهِ الرَّحْمٰنِ. پس متعلق ہوا جاری کرنا اس کا بیچ اس کے اس چیز پر جو اہل سنت کے درمیان مقرر ہو چکا ہے اس کے گذارنے سے جس طرح کہ وارد ہوا یعنی اس کے ظاہر معنی پر ایمان لا کر بغیر اعتقاد تشبیہ کے یا تاویل کرنے کے اس پر کہ لائق ہے ساتھ رحمٰن جل جلالہ کے اور بعض کہتے ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے یعنی اس کی صفت پر یعنی پیدا کیا اس کو اس حال میں کہ موصوف تھا ساتھ علم کے کہ فضیلت دیا گیا ہے اس کے ساتھ حیوانوں میں سے۔ اور یہ بھی محتمل ہے اور ابن قتیبہ نے غلطی کی پس جاری کیا حدیث کو اپنے ظاہر پر کہ صورت نہ مانند صورتوں کی اور عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے میرے باپ کو کہا کہ اللہ نے آدم کو اس کی صورت پر پیدا کیا یعنی آدمی کی صورت پر تو امام احمد نے کہا کہ وہ جھوٹا ہے یہ جہمیہ کا قول ہے۔ اور یہ نہی تحریم کے لیے ہے یعنی منہ پر مارنا حرام ہے اور تائید کرتی ہے اس کی سوید رضی اللہ عنہ صحابی کی حدیث کہ اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا تو سوید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ صورت تعظیم کے لائق ہے؟۔ (فتح)

❀......❀......❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْمُكَاتَبَةِ — کتاب ہے مکاتب کے بیان میں

فائدہ: مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ جس کو مالک کہے کہ تو جب اس قدر روپیہ ادا کرے گا تو تو آزاد ہے اور مکاتب وہ شخص ہے کہ واقع ہو اس کے لیے کتابت۔ اور رویانی نے کہا کہ کتابت اسلام میں جاری ہوئی جاہلیت میں کوئی اسے نہ جانتا تھا اور اس کے غیر کی کلام اس سے انکار کرتی ہے اور اس کے قبیل سے ابن متین کا قول کہ کتابت اسلام سے پہلے معروف تھی پس برقرار رکھا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابن خزیمہ نے کہا کہ کہتے ہیں کہ بریرہ اول مکاتبہ ہے اسلام میں اور کفر کی حالت میں مدینے میں مکاتبت کرتے تھے۔ اور کتابت کی تعریف میں اختلاف ہے اور بہت عمدہ تعریف یہ ہے کہ وہ معلق کرنا آزادی کا ہے صفت کے ساتھ مخصوص معاوضہ پر اور کتابت خارج ہے قیاس سے اس شخص کے نزدیک جو کہتا ہے کہ غلام مالک نہیں ہوتا اور وہ لازم ہے مالک کی طرف سے یعنی مالک اس میں رجوع نہیں کرسکتا مگر یہ کہ غلام بدلہ کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو اور جائز ہے بنا بر راجح قول کے علماء کے اقوال سے اس کے بارے میں۔ (فتح)

بَابُ الْمُكَاتِبِ وَنُجُوْمِهٖ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَّقَوْلِهٖ ﴿وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتَاكُمْ﴾. وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَوَاجِبٌ عَلَيَّ اِذَا عَلِمْتُ لَهٗ مَالًا اَنْ اُكَاتِبَهٗ قَالَ مَا اُرَاهُ اِلَّا وَاجِبًا وَّقَالَهٗ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لِعَطَآءٍ تَاْثُرُهٗ عَنْ اَحَدٍ قَالَ لَا ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ مُوْسَى بْنَ اَنَسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سِيْرِيْنَ سَاَلَ اَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَاَبٰى فَانْطَلَقَ اِلٰى عُمَرَ

باب ہے بیان میں مکاتب کے اور اس کی قسطوں کے اور ہر سال میں ایک قسط ہو۔ یعنی اور بیان ہے اس آیت کا کہ جو لوگ کہ چاہتے ہیں کتابت کو تمہارے لونڈی غلاموں میں سے پس مکاتبت کرو ان سے اگر جانو تم ان میں بہتری اور دو ان کو اس مال سے جو تم کو اللہ نے دیا۔ یعنی روح نے ابن جریج سے روایت کی ہے کہ میں نے عطا سے کہا کہ جب میں غلام کے پاس مال جانوں تو کیا میں اس سے مکاتبت کروں تو اس نے کہا کہ میں اس کو نہیں دیکھتا مگر واجب۔ یعنی عمرو بن دینار نے کہا کہ میں نے عطا سے کہا کہ کیا تو اس وجوب کو کسی سے روایت کرتا ہے اس نے کہا نہیں پھر اس نے مجھ کو خبر دی کہ بے شک موسیٰ بن انس نے خبر دی اس کو کہ سیرین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ كَاتِبْهُ فَأَبَى فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُو عُمَرُ ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ فَكَاتَبَهُ.

نے انس سے مکاتبت طلب کی یعنی چاہا کہ اس کو مکاتب کردے اور سیرین بہت مالدار تھا تو انس نے نہ مانا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا یعنی اس کی شکایت کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو مکاتب کر تو بھی اس نے نہ مانا تو عمر رضی اللہ عنہ نے انس کو درے سے مارا اس حال میں کہ یہ آیت پڑھتے تھے پس مکاتب کرد ان کو اگر جانو تم ان میں بہتری۔

فائدہ: اور قسط کتابت وہ ایک قدر معین ہے جس کو مکاتب معین وقت میں ادا کرے اور اس کی اصل یہ ہے کہ عرب لوگ اپنے معاملات کی بناء کرتے تھے ستاروں کے چڑھنے پر اس لیے کہ وہ حساب نہ جانتے تھے پس ان میں سے ایک کہتا تھا کہ جب فلانا ستارہ چڑھے گا تو میں تیرا حق ادا کردوں گا پھر وقتوں کا نام نجوم رکھا گیا پھر جو اپنے وقت پر ادا کیا جائے اس کا نام نجوم رکھا گیا یعنی قسط۔ اور پہچانا گیا ترجمہ سے کتابت میں مہلت کا شرط ہونا اور یہ قول شافعی کا ہے وقوف کی وجہ سے نام رکھنے کے ساتھ اس کے بنا بر اس کے کہ کتابت متفق ہے ضم سے اور وہ جوڑنا ہے بعض قسطوں کا بعض کی طرف اور ادنیٰ درجہ اس چیز کا کہ حاصل ہو اس کے ساتھ ضم دو قسطیں ہیں اور بایں طور کہ ممکن تر ہے ادا پر قدرت کی تحصیل کے لیے۔ اور مالکیہ اور حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ کتابت عالی یعنی بدل کتابت بالفعل لے لینا بھی جائز ہے اور اس کو بعض شافعیہ نے اختیار کیا ہے رویانی کی طرح۔ اور ابن متین نے کہا کہ مالک کی اس میں کوئی نص نہیں لیکن اس کے محقق اصحاب نے تشبیہ دی اس کو اس کی جان سے غلام بیچنے کے ساتھ اور مالک کے بعض اصحاب نے اختیار کیا ہے دو قسطوں سے کم نہ ہونا شافعی کے قول کی مانند۔ اور طحاوی وغیرہ نے حجت پکڑی ہے اس کے ساتھ مہلت تو ٹھہرائی گئی ہے نرمی کرنے کے لیے مکاتبت کے ساتھ نہ کہ مالک کے ساتھ پس جب غلام اس پر قادر ہو یعنی کل بدل کتابت بالفعل ادا کر سکے تو منع کیا جائے اس سے اور یہ قول لیث کا ہے بایں طور کہ سلمان نے مکاتبت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کے ساتھ اور مہلت کو ذکر نہیں کیا اور اس کی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ اور بایں طور کہ عاجز ہونا غلام کا قدر حال سے نہیں منع کرتا کتابت کی صحت کو مجلس میں بیع کرنے کی طرح مانند اس کے جو خریدے وہ چیز کہ ایک درہم کے مساوی ہو ساتھ اس درہم کے بالفعل اور وہ نہیں قادر ہے اس وقت مگر ایک درہم کا تو جاری ہوگی بیع باوجود عاجز ہونے اس کے سے اکثر مول سے اور بایں طور کہ جائز رکھا ہے شافعیہ نے سلم حال کو اور نہیں کھڑے ہوئے نام رکھنے کے ساتھ اس کے باوجود کہ وہ مشعر ہے مہلت کے ساتھ۔ اور رہا مصنف کا قول کہ ہر سال میں ایک قسط ہے تو اس کو خبر کی صورت سے لیا ہے جو اس میں وارد ہے بریرہ رضی اللہ عنہا کے قصے میں جیسا کہ اس کی تصریح آئے گی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مصنف یعنی بخاری کی یہ مراد نہیں کہ یہ اس میں شرط ہے اس لیے کہ علما کا اتفاق ہے اس پر کہ اگر مہینوں کے ساتھ قسطیں واقع ہوں تو یہ بھی جائز ہے۔ (فتح)

فائدہ: حاصل یہ ہے کہ ابن جریج نے عطاء سے نقل کیا ہے تردد کے وجوب میں اور عمرو بن دینار سے ساتھ اس کے جزم اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ انس نے میرے باپ سے کتابت کی چالیس ہزار درہم پر اور ایک روایت میں ہے کہ عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے کہا کہ یہ مکاتبت انس کی ہے نزدیک ہمارے لہٰذا کاتب انس علامہ سیرین الخ۔ یعنی یہ وہ چیز ہے کہ کتابت کی انس نے اپنے غلام سیرین سے اتنے اتنے ہزار پر اور دو غلاموں پر کہ اس کے برابر کام کریں اور عمر کے فعل کے ساتھ استدلال کیا گیا ہے کہ وہ کتابت کو واجب جانتے تھے جب کہ سوال کرے اس سے اس لیے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے انس کو اس کے باز رہنے پر مارا تو اس نے اس پر دلالت کی اور یہ اس سے لازم نہیں آتا اس لیے کہ احتمال ہے کہ ادب دیا ہو اس کو اس نے مستحب موکد ترک کرنے پر اور اسی طرح وہ چیز جو روایت کی ہے عبدالرزاق نے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر قرآن کی آیت نہ ہوتی تو میں کتابت نہ کرتا پھر بھی دلالت نہیں کرتا کہ وجوب دیکھتے تھے اور ابن حزم نے اس کے وجوب کو مسروق سے اور ضحاک سے اور قرطبی نے کہا کہ عکرمہ سے بھی یہی روایت آئی ہے. اور اسحاق بن راہویہ سے روایت ہے کہ جب غلام طلب کرے تو اس کی مکاتب واجب ہے لیکن حاکم مالک کو اس پر جبر نہ کرے۔ اور شافعی کا ایک قول وجوب ہے اور یہی قول ہے ظاہر یہ کا اور اختیار کیا ہے اس کو ابن جریر نے۔ ابن قصار نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تو انس کو درے بطور خیر خواہی کے مارے تھے اور کتابت لازم ہوتی تو انس انکار نہ کرتے اور سوائے اس کے نہیں کہ اس کی افضل کی طرف ہدایت کی۔ اور قرطبی نے کہا کہ جب ثابت ہوا کہ غلام کی گردن اور اس کی کمائی مالک کی ملک ہے تو معلوم ہوا کہ کتابت واجب نہیں اس لیے کہ اس کا قول کہ میری کمائی لے اور مجھ کو آزاد کر دے بجائے اس قول کے ہے کہ مجھ کو مفت آزاد کر دے اور یہ بالاتفاق واجب نہیں اور محل وجوب کا اس کے نزدیک جو اس کا قائل ہے یہ ہے کہ غلام اس پر قادر ہو اور مالک اس قدر کے ساتھ راضی ہو کہ اس کے ساتھ کتابت واقع ہوئی ہے۔ اور ابو سعید اصطخری نے کہا اس جگہ امر سے وجوب کو پھیرنے والا قرینہ شرط ہے اس آیت میں کہ اگر تم جانو ان میں بہتری اس لیے کہ سپرد کیا اجتہاد کو اس میں مالک کی طرف۔ اور مقتضی اس کا یہ ہے کہ جب اس کو آزاد کرنا مناسب معلوم نہ ہو تو اس پر جبر نہ کیا جائے پس دلالت کی اس نے کہ یہ واجب نہیں ہے اور اس کے غیر نے کہا کہ کتابت دھوکے اور فریب کی گرہ ہے اور اصل یہ تھا کہ جائز نہ ہوتی تو جب اس کی اجازت ہوئی تو ہوگا امر منع کے بعد اور امر منع کے بعد اباحت کے لیے ہے اور نہیں وارد ہوتا اس پر اس کا مستحب ہونا اس لیے کہ اس کا استحباب دوسری دلیلوں سے ثابت ہوا ہے۔ (فتح)

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ — عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ آئی اس حال میں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ بَرِيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِيْ خَمْسِ سِنِيْنَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيْهَا أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً أَيَبِيْعُكِ أَهْلُكِ فَأُعْتِقَكِ فَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ إِلٰى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَا إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ لَنَا الْوَلَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ.

وہ مدد چاہتی تھی اس سے اپنی کتابت میں اور اس پر پانچ اوقیہ تھے جو بانٹی گئی تھی پانچ سالوں پر یعنی ہر سال میں ایک اوقیہ ادا کیا جائے گا سو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا اور حالانکہ اس نے اس کو آزاد کرنے میں رغبت کی تھی پہلے بتلا تو کہ اگر میں تیرے مالکوں کو سب اوقیہ ایک بار گن دوں یعنی کل کتابت یک مشت دے دوں تو کیا تیرے مالک تجھ کو بیچیں گے؟ پس میں تجھ کو آزاد کروں اور تیری آزادی کا حق میرے لیے ہو بریرہ اپنے مالکوں کی طرف گئی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا کلام ان کے پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں بیچتے مگر یہ کہ ہو حق آزادی کا ہمارے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور میں نے یہ قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو خرید کر آزاد کر دے پس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ آزادی کا حق تو صرف اسی کا ہے جس نے آزاد کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے یعنی خطبہ فرمایا پس کہا کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ ایسی شرطیں کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں یعنی نامشروع ہیں جو ایسی شرط کرے جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے شرط اللہ کی لائق تر ہے ساتھ عمل کے اور مضبوط تر ہے اس میں کوئی خلل نہیں۔

فائدہ: اور وہ شرط یہ ہے کہ آزادی کا حق اسی کا ہے جس نے آزاد کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام کو مکاتب کرنا درست ہے اور اس کا بیچنا بھی جائز ہے اور یہ کہ کتابت میں دوسرے سے مدد لینی بھی ٹھیک ہے اور یہ کہ بدل کتابت کے قسطیں کرنی درست ہیں۔ (ق ت)

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ ظاہر ہے مکاتب کی شرطوں سے اور جو شرط کرے کتاب اللہ میں نہ ہو یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں دو حکم بیان کیے ہیں اور گویا کہ پہلے کی دوسرے کے ساتھ تفسیر کی اور یہ کہ ضابطہ جواز کا یہ ہے کہ جو کتاب اللہ میں ہو اور شرط میں آئے گا مراد ساتھ اس چیز کے کہ نہیں کتاب اللہ میں وہ چیز کہ کتاب اللہ کی مخالف ہو۔ ابن بطال نے کہا کہ کتاب اللہ سے یہاں مراد اس کا حکم ہے اس کی کتاب سے یا اس کے رسول کی سنت سے یا اجماع امت سے اور ابن خزیمہ نے کہا کہ لیس فی کتاب اللّٰہ یعنی نہیں اللہ کے حکم میں اس کا جواز یا اس کا وجوب یہ معنی کہ ہر وہ شخص کہ شرط کرے کہ کتاب اللہ اس کے ساتھ ناطق نہ ہو تو وہ باطل ہے اس لیے کہ کبھی شرط کیا جاتا ہے بیع میں کفیل پس نہیں باطل ہوتی شرط اور بے شک قیمت میں کئی شرطیں کی جاتی ہیں اس کے اوصاف سے یا قسطوں سے اور مانند اس کی پس نہیں شرط باطل ہے اور نووی نے کہا کہ علما نے کہا کہ بیع میں شرط کئی قسم کی ہوتی ہے ایک وہ ہے کہ تقاضہ کرے اس کا اطلاق عقد کا مانند شرط سپرد کرنے اس کے کی دوسری یہ شرط ہے کہ اس میں مصلحت ہو مانند رہن کی اور یہ دونوں شرطیں بالاتفاق جائز ہیں تیسری شرط آزاد کرنے کی شرط ہے غلام میں یعنی شرط کرنی کہ میں اس شرط سے غلام بیچتا ہوں کہ تو اس کو آزاد کر دے تو یہ جائز ہے جمہور کے نزدیک عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اور بریرہ رضی اللہ عنہا کے قصے کی وجہ سے۔ اور چوتھی وہ شرط کہ مقتضی عقد پر زیادہ ہو اور اس میں مشتری کے لیے مصلحت نہ ہو مانند منفعت کے استثنا کرنے کے پس وہ باطل ہے۔ اور قرطبی نے کہا کہ لیس فی کتاب اللّٰہ کے معنی ہیں کہ نہیں ہے مشروع کتاب اللہ میں نہ بطور اصل کے نہ بطور تفصیل کے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ بعض احکام ایسے ہیں کہ اس کی تفصیل کتاب اللہ سے لی جاتی ہے وضو کی مانند اور بعض ایسے ہیں کہ ان کی اصل کتاب اللہ سے لی جاتی ہے بغیر تفصیل کے نماز کی طرح اور بعض ایسے ہیں کہ ان کا اصل ٹھہرایا گیا ہے مانند دلالت کتاب کی سنت اور اجماع کے اصل ہونے پر اور اسی طرح قیاس صحیح پس ہر وہ چیز کہ قیاس کیا جائے ان اصلوں سے بطور تفصیل کے تو وہ ماخوذ ہے کتاب اللہ سے بطور اصل کے۔ (فتح)

فائدہ: گویا کہ یہ اشارہ ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرف جو آئندہ باب میں آئے گی اور تحقیق گذر چکی ہے پہلے لفظ اشتراط کے ساتھ بیچ باب بیع وشرا کے عورتوں کے ساتھ۔ (فتح)

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا

۲۳۷۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اس حال میں کہ مدد چاہتی تھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی کتابت میں اور اس نے اپنی کتابت میں سے کوئی چیز ادا نہ کی تھی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کہا کہ اپنے مالکوں کی طرف پلٹ جا پس اگر وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ إِلٰى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوْا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوْا إِنْ شَآءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَأَعْتِقِيْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ.

چاہیں کہ میں تیری طرف سے بدل کتابت ادا کردوں اور تیری آزادی کا حق میرے واسطے ہو تو میں اس کو کروں سو بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات اپنے مالکوں سے ذکر کی تو انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ اگر عائشہ رضی اللہ عنہا چاہے کہ تجھ پر احسان کرے یعنی ثواب کی نیت خرید کر آزاد کرے تو چاہیے کہ کرے اور حق آزادی تیری کا ہمارے لیے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ قصہ حضرت ﷺ سے کہا تو حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ اس کو خرید کر آزاد کر دے پس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ آزادی کا حق تو اسی کا ہے جس نے آزاد کیا پھر حضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا ایسی شرطیں کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں جو ایسی شرط کرے کہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ شرط اس کے لیے نہیں اگرچہ سو شرط کرے اللہ کی شرط لائق تر اور مضبوط تر ہے۔

فائدہ: اور سو شرط کا کہنا تقیید کے لیے نہیں بلکہ مراد اس سے تعدد ہے یعنی شرطیں غیر مشروطہ باطل ہیں اگرچہ بہت ہوں اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ شرط مشروطہ صحیح ہیں اس سے معلوم ہوا کہ مشتری کو مکاتب کے حق میں ولا کی شرط کرنی درست ہے۔ (فتح)

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلٰى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

۲۳۷۴۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارادہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہ خریدے ایک لونڈی کو تا کہ آزاد کرے اس کو تو اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی آزادی کا حق ہمارے لیے ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں روکتا تجھ کو یہ شرط کرنا ان کا پس ولا تو اسی کا ہے جن سے آزاد کیا۔

بَابُ اسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ.

مدد لینی مکاتب کی اور مدد لینا اس کا لوگوں سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ عام کا خاص پر عطف ہے اس لیے کہ استعانت واقع ہوتی ہے سوال کے ساتھ اور بغیر اس کے۔اور شاید کہ یہ جائز ہونے کی طرف اشارہ ہے اس کے اس لیے کہ حضرت ﷺ نے برقرار رکھا بریرہ رضی اللہ عنہا کو اس کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرنے پر اپنی کتابت میں اعانت کرنے کے لیے۔اور ایک روایت میں آیت ﴿إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ کی تفسیر میں آیا ہے یعنی کسب اور پیشہ کو نہ چھوڑو ان کو بوجہ لوگوں پر پس یہ حدیث مرسل ہے اور معضل ہے پس نہیں حجت اس میں اس کے منع ہونے پر۔(فتح)

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآئَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ إِنِّيْ كَاتَبْتُ أَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ أُوْقِيَّةٌ فَأَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ إِلٰى أَهْلِهَا فَأَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِيْ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَأَيُّمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَآءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ

۲۳۷۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا لونڈی آئی تو اس نے کہا میں نو اوقیوں پر کتابت کی ہے ہر سال میں ایک اوقیہ دوں گی سو تو میری مدد کر تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر تیرے مالک چاہیں کہ میں ان کو ایک بار سب اوقیہ گن دوں اور تجھ کو آزاد کر دوں تو میں یہ کام کروں اور تیرا ولا میرے لیے ہوگا سو بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس کا اس پر انکار کیا یعنی نہ مانا تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے پیش کی تھی تو انہوں نے نہ مانا مگر یہ کہ ولا ان کے لیے ہو سو یہ بات حضرت ﷺ نے سنی اور مجھ سے پوچھا سو میں نے آپ کو خبر دی یعنی اس گفتگو سے تو فرمایا کہ اس کو لے کر آزاد کر دے اور ان کے لیے ولا کی شرط کر پس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حق آزادی کا تو اسی کا ہے جس نے آزاد کیا پھر حضرت ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد کی اور تعریف کی پھر فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد پس کیا حال ہے ان لوگوں کا تم میں سے کہ ایک ان کا کہتا ہے کہ آزاد کر دے اے فلاں اور حق آزادی کا میرے لیے ہے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ آزادی کا حق تو اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَلِيَ
الْوَلَاءُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

فائدہ: اور یہاں ایک اشکال اور شبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ حضرت ﷺ نے باطل شرط کا کیوں اذن کیا؟ سو علما نے اس میں اختلاف کیا ہے سو ان میں سے بعض نے تو انکار کیا ہے اس سے کہ حدیث کا لفظ صحیح نہیں پس روایت کی خطابی نے معالم میں یحییٰ بن اکثم سے کہ اس نے اس سے انکار کیا ہے اور شافعی سے ام میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ ہشام کی روایت جس میں شرط کا ذکر ہے ضعیف ہے اس لیے کہ وہ منفرد ہوا ہے اس کے ساتھ اور مصاحبوں باپ اپنے کے اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ ہشام ثقہ ہے اور حافظ ہے اور حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق کیا گیا ہے پس نہیں ہے کوئی وجہ اس کے رد کرنے کی۔ پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے اس کی توجیہ میں پس گمان کیا طحاوی نے کہ تحقیق مزنی نے حدیث بیان کی ہے اس کی شافعی سے ساتھ لفظ اشرطی کے بغیر ت کے پھر اس کی یہ توجیہ کی کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ظاہر کر ان کے لیے حکم ولا کا اور اشراط کا معنی ظاہر کرنے کے ہیں اور اس کے غیر نے اس روایت سے انکار کیا ہے اور جو چیز کہ مختصر مزنی اور ام وغیرہ میں شافعی وغیرہ سے جمہور کی روایت کی مانند ہے یعنی واشترطی ت کے ساتھ اور نیز طحاوی نے حکایت کی ہے تاویل اس روایت کی جوت کے ساتھ ہے کہ لام بیچ قول حضرت ﷺ کے واشترطی لہم ساتھ معنی علی کے ہے۔ نووی نے کہا تاویل لام کی ساتھ معنی علی کے ضعیف ہے اس لیے کہ حضرت ﷺ نے انکار کیا۔ اور لام اگر علی کے معنی میں ہوتا تو انکار نہ کرتے اور لوگ کہتے ہیں کہ امر بیچ قول حضرت ﷺ کے واشترطی اباحت کے لیے ہے اور وہ بطور تنبیہ کے ہے اس بات پر کہ یہ ان کو فائدہ نہیں دیتا پس اس کا وجود اور عدم برابر ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ شرط کر یا نہ کر پس یہ ان کو فائدہ نہیں دیتا اور ایمن کی روایت اس کی تائید کرتی ہے کہ خرید اس کو اور چھوڑ ان کو کہ جو شرط چاہیں لگائیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے لوگوں کو بتا دیا تھا کہ بائع کا ولا کی شرط کرنا باطل ہے اور یہ بات مشہور تھی یہاں تک کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالک بھی اس کو جانتے تھے سو جب انہوں نے شرط کرنے کا ارادہ کیا باوجود کہ ان کو پہلے سے معلوم تھا کہ یہ شرط باطل ہے تو مطلق چھوڑا امر کو اس حال میں کہ مراد آپ کی تہدید تھی حال کی عاقبت پر مانند اس آیت کی ﴿وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم﴾ اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں امر وعید کے معنی میں ہے کہ ظاہر اس کا امر ہے اور باطن اس کا نہی ہے مانند اس آیت کی اعملوا ما شئتم اور بعض لوگوں نے کچھ اور تاویلیں کیں ہیں لیکن کوئی تاویل ان میں سے ٹھیک نہیں۔ اور نووی نے کہا کہ یہ حکم عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ خاص ہے اور یہ بھی تاویل ٹھیک نہیں اس لیے کہ تخصیص دلیل کے ساتھ ثابت ہوتی ہے۔ اور خطابی نے کہا کہ جب کہ تھا ولا مانند لحمہ نسب کی اور جب انسان کے لیے لڑکا پیدا ہو تو اس کا نسب اس سے ثابت ہوتا ہے اور اس کا نسب اس سے ثابت منتقل نہیں ہوتا اگرچہ اس کے غیر کی طرف منسوب ہو پس اسی طرح جب کوئی غلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزاد کرے تو اس کا ولا اس کے لیے ثابت ہوتا ہے اور اگر وہ اس سے ولا نقل کرنا چاہے یا ولا نقل کرنے کی اجازت دے تو آزادی کا حق منتقل نہیں ہوتا پس ان کی ولا کی شرط کرنے کا اعتبار نہ کیا جائے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شرط کر اور چھوڑ دے ان کو کہ شرط کریں جو چاہیں مانند اس کی اس لیے کہ یہ نہیں قادح ہے عقد میں بلکہ جگہ لغو کلام کے ہے اور تاخیر کیا خبر دینے ان کے کو ساتھ اس کے تاکہ رد اور ابطال ہو اس کا قول مشہور کہ خطبہ کیا جائے ساتھ اس کے منبر پر ظاہر اس لیے کہ وہ بلیغ تر ہے انکار میں اور موکد تر ہے تعبیر سے اور پھرتا ہے اس کی طرف کہ امر اس میں اباحت کا ہے کما تقدم۔ اور یہ جو کہا کہ اللہ کا حکم لائق تر ہے یعنی ساتھ اتباع کے شرطوں مخالفہ کے اس کے لیے اور اللہ کی شرط مضبوط تر ہے یعنی اس کی حدود کی اتباع کے ساتھ کہ جن کو معین کیا۔ اور نہیں ہے مفاعلہ اپنی حقیقت پر اس لیے کہ نہیں ہے مشارکت حق اور باطل کے درمیان۔ اور یہ جو کہا کہ انما الولاء لمن اعتق تو اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انما کا کلمہ حصر کے لیے ہے اور وہ مذکور کے لیے حکم کا ثابت کرنا ہے اور اس کی نفی کرنا ہے اور اگر یہ حصر نہ ہوتا تو لازم آتا اثبات ولا سے آزاد کرنے والے کے لیے نفی اس کی غیر اس کے اور استدلال کیا گیا ہے اس کے مفہوم کے ساتھ اس پر کہ نہیں ولا اس کے لیے جس کے ہاتھ پر کوئی شخص اسلام لائے یا اس کے اور اس کے درمیان قسم واقع ہو برخلاف حنفیہ کے اور نہ کہ اٹھانے والے کے لیے برخلاف اسحٰق کے اور اس کا مفصل بیان کتاب الفرائض میں آئے گا انشاء اللہ۔ اور اس کے منطوق سے ولا کا اثبات سمجھا جاتا ہے اس کے لیے جو آزاد کرے برخلاف اس کے جو کہتا ہے کہ اس کا ولا مسلمانوں کے لیے ہوتا ہے اور داخل ہوتا ہے آزاد کرنے والے میں آزاد کرنا مسلمان کا مسلمان کو اور کافر کو اور بالعکس ثابت ہوتا ہے ولا کا معتق کے لیے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں کئی فائدے ہیں سوائے اس کے جو گذر چکے ہیں اور سوائے اس کے جو نکاح میں آئیں گے جائز ہونا لونڈی کی کتابت کا غلام کی طرح اور جواز کتابت لونڈی منکوحہ کا اگرچہ خاوند اس کو اجازت نہ دے اور یہ کہ نہیں ہے خاوند کے لیے منع کرنا اس کا کتابت سے اگرچہ پہنچا دے وہ کتابت اس کو جدائی کی طرف جیسا کہ نہیں ہے نکاح کرنے والے غلام کے لیے منع کرنا مالک کا آزاد کرنے لونڈی کے سے جو اس کے نیچے ہے اگرچہ یہ اس کے نکاح کے باطل ہونے کی طرف پہنچا دے۔ اور لونڈی کے قدرت دینے سے استنباط کیا جاتا ہے مال کتابت میں سعی سے یہ کہ نہیں واجب ہے لونڈی پر اس کی خدمت اور یہ کہ جائز ہے سعی مکاتبہ کی اور اس کا سوال کرنا اور اس کا کمانا اور قدرت دینا مالک کا اس کے لیے اس سے۔ اور نہیں پوشیدہ ہے کہ محل جواز کا اس وقت ہے جب کہ پہچانی جائے اس کے کسب کے حلال ہونے کی جہت۔ اور اس حدیث میں بیان ہے ساتھ اس کے جو نہی وارد ہوئی ہے کسب لونڈی سے وہ محمول ہے اس پر جو نہ پہچانے وجہ اس کے کسب کی یا محمول ہے غیر مکاتبہ پر۔ اور اس میں یہ ہے کہ جائز ہے مکاتب کے لیے کہ وہ سوال کرے کتابت کے وقت سے اور نہیں ہے شرط اس میں اس کا عاجز ہونا برخلاف اس کے جو اس کو شرط کہتا ہے اور اس میں محتاج کے لیے سوال کا جائز ہونا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کے دین یا ڈانٹ کی طرف یا اس کی مانند سے۔ اور اس میں یہ ہے کہ نہیں ہے ساتھ تعجیل مال کتابت کی۔ اور اس میں جواز ہے نرخ کرنے کا بیع میں اور تشدید صاحب اسباب کی بیچ اس کے اور یہ کہ عورت ہوشیار تصرف کرے بیع وغیرہ میں اپنے نفس کے لیے اگرچہ وہ منکوحہ ہو برخلاف اس کے جو اس سے انکار کرتا ہے اور یہ کہ جو اپنے نفس سے تصرف کرے پس جائز ہے اس کو یہ کہ کھڑا کرے اپنے غیر کو اپنی جگہ میں اور یہ جب غلام کو اجازت دے مالک تجارت میں تو اس کا تصرف جائز ہے۔ اور اس حدیث میں جواز ہے آواز کے بلند کرنے کا منکر چیز کو دیکھ کر اور یہ کہ نہیں ڈر ہے اس شخص کے لیے جو ارادہ کرے یہ کہ خریدے آزاد کرنے کے لیے یہ کہ ظاہر کرے اس کو گردن کے مالکوں کے لیے تاکہ اس کے لیے قیمت میں نرمی کریں اور یہ ریا میں شمار نہیں ہوتا۔ اور اس میں انکار کرنا ہے قول کا جو شرع کے موافق نہ ہو اور رسول کا اس میں ڈانٹنا اور اس میں یہ ہے کہ جب کوئی چیز نقد سے ادھار بیچی جائے اور جائز ہے مرد کے لیے یہ کہ ادا کیا جائے اس سے قرض اس کا رضا کے ساتھ اور اس میں ادھار کے ساتھ کاروبار جائز ہونا ہے اور یہ کہ جب مکاتب اپنی بعض کتابت جلدی کرے اور اس کا مالک باقی کے معاف کرنے سے باز رہے تو مالک کو اس پر مجبور نہ کیا جائے اور جواز کتابت کا بقدر قیمت غلام کے اور کم کے اس سے اور زیادہ کے اس لیے کہ نقد اور ادھار مول کے درمیان فرق ہے اور باوجود اس کے پس بذل کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے موجل کو تاخیر یعنی جس مول کے ادا کرنے میں مہلت مقرر تھی اس کو بالفعل ادا کیا پس دلالت کی اس نے کہ تحقیق قیمت اس کی تھی مہلت کی اکثر اس چیز سے کہ کتابت کی گئی اس کے ساتھ اور اس کے مالکوں نے اس کو اس کے ساتھ بیچا تھا۔ اور اس میں یہ ہے کہ آیت میں خیر سے مراد اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا قوت ہے کمانے پر اور وفا کرنا اس چیز کے ساتھ کہ جس پر کتابت واقع ہوئی ہے اور اس کے ساتھ مال مراد نہیں اور تائید کرتی ہے اس کی کہ تحقیق جو مال کہ مکاتب کے ہاتھ میں ہے وہ اس کے مالک کے لیے ہے پس کس طرح کتابت کرے گا اس کو اپنے مال کے ہی ساتھ لیکن جو کہتا ہے کہ غلام مالک ہوتا ہے اس پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ اور تحقیق نقل کیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ خیر سے مراد مال ہے باوجود اس کے کہ وہ کہتا ہے کہ غلام مالک نہیں ہوتا پس نسبت کیا گیا تناقض کی طرف اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے کوئی دونوں امروں کا صحیح نہیں۔ اور اس کے غیر نے حجت پکڑی ہے اس کے ساتھ کہ غلام اپنے مالک کا مال ہے اور جو مال کہ اس کے ساتھ ہے وہ بھی اس کے مالک کا ہے پس کس طرح مکاتب کرے گا اس کو اپنے مال سے۔ اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ آیت میں خیر کی تفسیر مال کے ساتھ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ یہ نہیں کہا جاتا کہ فلاں نہیں مال ہے بیچ اس کے اور سوائے اس کے نہیں کہ کہا جاتا ہے کہ نہیں ہے مال اس کے لیے یا نہیں ہے مال اس کے پاس پس اسی طرح کہا جاتا ہے کہ اس میں وفا ہے اور اس میں امانت ہے اور اس میں حسن معاملہ ہے اور اس کی مانند۔ نیز حدیث میں اس کی کتابت کا بھی جواز ہے جس کا کوئی کسب نہیں جمہور کی موافقت کی وجہ سے۔ اور امام احمد اور مالک سے اختلاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور یہ اس لیے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا اس حال میں کہ مدد چاہتی تھی اپنی کتابت پر اور اس نے اس سے کوئی چیز ادا نہ کی تھی پس اگر اس کے لیے کچھ مال یا کسب ہوتا تو مدد لینے کی محتاج نہ ہوتی اس لیے کہ اس کی کتابت حالہ نہ تھی یعنی اس میں بالفعل مول ادا کرنا شرط نہ تھا اور اس میں جواز ہے لینا کتابت کا لوگوں کے سوال سے اور اس پر رد ہے جو اس کو برا جانتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ لوگوں کا میل ہے۔ اور اس میں مکاتبہ کی مدد کا مشروع ہونا ہے صدقہ کے ساتھ اور مالکیہ کے نزدیک روایت ہے کہ وہ نہیں کافی ہے فرض سے۔ اور اس میں جائز ہونا کتابت کا ہے تھوڑے مال سے اور بہت سے اور جائز ہے وقت معین کرنا قرضوں میں ہر مہینے مثلا بغیر بیان اس کے اول کے یا اس کے وسط کے اور یہ مجہول نہیں ہوتا اس لیے کہ ظاہر ہوتا ہے مہینے کے گذرنے کے ساتھ حلول یعنی پہنچنا وعدے کے وقت کا اسی طرح کہا ہے اس احتمال کی وجہ سے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہو ہر سال میں ایک اوقیہ یعنی اس کے غرہ کے بیچ مثلا برتقدیر تسلیم کے پس ہوگا تفرقہ کتابت دیون کے درمیان۔ پس تحقیق غلام اگر عاجز ہو تو حلال ہوتا ہے اس کے مالک کے لیے جو لیا اس سے بخلاف اجنبی کے۔ اور ابن بطال نے کہا کہ دیون اور اس کے غیر کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور بریرہ رضی اللہ عنہا کا قصہ محمول ہے اس پر کہ راوی نے قصر کیا ہے بیچ بیان تعیین وقت کے نہیں تو مدت مجہول ہوگی اور منع کیا ہے حضرت نے مگر مدت معلوم تک اور اس میں یہ ہے کہ گننا دراہم صحاح میں جن کو وزن معلوم ہو کتابت کرتا ہے وزن سے اور یہ کہ اس وقت میں اوقیوں کے ساتھ تھا اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے **کما تقدم فی الزکوۃ** اور گمان کیا محب طبری نے کہ اہل مدینہ معاملہ کرتے تھے گننے کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے تک پھر وہ تولنے کا حکم کیے گئے۔ اور اس میں نظر ہے اس لیے کہ بریرہ کا قصہ متاخر ہے اس کے مقدمہ سے بقدر آٹھ برس کے لیکن احتمال رکھتا ہے عائشہ کا قول **اعدلها عدة واحدة** یعنی دوں میں ان کو ان کے لیے یعنی ان کو دینا مراد ہے اور حقیقت میں گننا مراد نہیں اور اس کی تائید کرتا ہے اس کا قول کہ ڈالوں میں ان کے لیے تیرا مول ایک بار۔ اور اس حدیث میں عتق کی شرط پر بیع کا جواز ہے بخلاف بیع کے اس شرط سے کہ نہ بیچے اس کو اس کے غیر کے لیے اور نہ ہی ہبہ کرے اس کو مثلا اور یہ کہ بعض شرطیں بیع میں ایسی ہیں کہ باطل نہیں اور نہیں ضرر کرتی ہیں بیع کو اور اس میں بیع مکاتب کا جائز ہونا ہے جب کہ راضی ہو اگرچہ قسط کے ادا کرنے سے عاجز ہو اور اس سے حضرت نے تفصیل نہ پوچھی۔ اور اس کا مفصل بیان آئندہ باب میں آئے گا۔ اور اس میں عورت کی سرگوشی کا جواز ہے اپنے خاوند کے سوا پوشیدہ جب کہ سرگوشی کرنے والی سے امن ہو اور یہ کہ جب دیکھے مرد شاہد حال کو کہ تقاضا کرتا ہو سوال کو اس سے تو سوال کرے اور مدد دے اور یہ کہ نہیں ڈر ہے حاکم کے لیے یہ کہ حکم کرے اپنی بیوی کو اور شاہد ہو۔ اور اس میں عورت کی خبر کا قبول کرنا ہے اگرچہ وہ لونڈی ہو اور اس سے غلام کا حکم پکڑا جاتا ہے بطریق اولی اور اس میں یہ ہے کہ عقد کتابت کا پہلے اد اکے نہیں لازم پکڑتا آزاد کرنے کو اور یہ کہ خاوند والی لونڈی کا بیچنا طلاق نہیں۔ اور اس میں ابتدا کرنا ہے خطبہ کی حمد و ثنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اور اس میں اما بعد کا کہنا اور اس میں کھڑا ہونا۔ اور جواز تعدد شرط کا ہے حضرت ﷺ کے قول کی وجہ سے جو شرط ہے اور یہ کہ دینا حکم کیا گیا ہے اس کے ساتھ مالک ساقط ہے اس سے جب کہ بیچے مکاتبہ کو آزاد کرنے کے لیے اور یہ کہ کلام میں سجع کی کراہت نہیں ہے جب کہ اس سے تکلف مقصود نہ ہو۔ اور اس میں یہ ہے کہ مکاتب کے لیے ایک حالت ہے کہ جدا ہوا ہے اس کے ساتھ آزادوں اور غلاموں سے۔ اور اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت ﷺ ظاہر کرتے تھے امور مہمہ کو دین کے امروں سے اور اس کے ساتھ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے اس کو پھیلانے کے لیے اور باوجود اس کے اصحاب کے دلوں کی رعایت کرتے تھے اس لیے کہ حضرت ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں کو معین نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ کیا حال ہے لوگوں کا اور اس لیے کہ پکڑا جاتا ہے برقرار رکھنا شرع عام کا مذکورین وغیرہم کے لیے صورت مذکورہ وغیرہ میں اور یہ علی کے قصے کے برخلاف ہے ان کے پیغام بھیجنے کے بارے میں ابوجہل کے بیٹے کو پس تحقیق وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حاصل تھا پس اسی لیے معین کیا اس کو اور اس میں حکایت وقائع کی ہے احکام کی تعریف کے لیے اور یہ کہ مکاتب کا کمانا اپنے لیے ہے نہ کہ اپنے مالک کے لیے اور جائز ہے ہوشیار عورت کے تصرف کا جائز ہونا اپنے مال میں اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اور بیگانوں کو اس کی مراسلت کرنے کا بیع امر بیع اور شرا کے اسی طرح اور جواز شرا اسباب کا رغبت کرنے والے کے لیے اس کے خریدنے میں اکثر مول کے ساتھ مثل اس کے اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خرچ کیا جو ادھار مقرر ہوا تھا اوپر جہت نقد کے باوجود قیمت کے اختلاف کے نقد اور ادھار کے درمیان اور اس میں قرض لینے کا جواز ہے اس کو جس کے پاس مال نہ ہو حاجت کے وقت۔ ابن بطال نے کہا کہ لوگوں نے اس حدیث سے بہت سے فائدے نکالے ہیں یہاں تک کہ پہنچے ہیں ساتھ اس کے سو وجہ کو اور بہت سے مسائل کتاب النکاح میں آئیں گے اور نووی نے کہا کہ تصنیف کی اس میں ابن خزیمہ اور ابن جریر نے بڑی دو کتابیں اس میں انہوں نے اس حدیث سے بہت سے فائدے نکالے ہیں۔ (فتح)

بَابُ بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَّقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَّاتَ وَإِنْ جَنٰى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

بیچنا مکاتب کا جب کہ راضی ہو یعنی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مکاتب غلام ہے جب تک کہ باقی رہے بدل کتابت اس کی سے ایک درہم۔ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ غلام ہے جب تک کہ باقی رہے اس پر ایک درہم۔ یعنی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مکاتب غلام ہے اگر زندہ رہے اور اگر مر جائے اور اگر قصور کرے جب تک کہ باقی رہے اس پر کوئی چیز بدل کتابت سے۔

فائدہ: اور یہ بیع مکاتب کے مسائل سے ایک قول کے لئے اختیار کرنا ہے جب کہ اس کے ساتھ راضی ہو اگرچہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے نفس سے عاجز نہ ہو اور یہ قول احمد اور ربیعہ اور اوزاعی اور لیث اور ابی ثور کا ہے اور ایک قول شافعی اور مالک کا ہے اور اختیار کیا ہے اس کو ابن منذر اور ابن جریر وغیرہ نے بنابر تفصیل کے کہ ان کو اس مسئلے میں ہے اور منع کیا ہے اس کے ابوحنیفہ اور شافعی نے ایک اصح قول پر۔ اور بعض مالکیہ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے قصے کا اس طرح جواب دیا ہے کہ اس نے اپنی جان کو عاجز پایا تھا اور استدلال کیا ہے انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے مدد لینے سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور نہیں اس کی استعانت میں وہ چیز کہ لازم پکڑے اس کے عاجز ہونے کو اور خاص کر جواز کتابت کے قول کے ساتھ اس شخص کے جس کے پاس مال نہ ہو اور نہ ہی اس کے لیے کسب ہو۔ ابن عبد البر نے کہا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے کسی طریق میں وارد نہیں ہوا کہ وہ قسط کے ادا کرنے سے عاجز ہو گئے تھے اور نہ اس نے ایسے خبر دی کہ حلول کیا ہے اس پر کسی چیز نے اور نہیں وارد ہوا بیچ کسی چیز کے اس کے طریقوں سے تفصیل پوچھنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے لیے کسی چیز سے اور ان میں سے بعض نے تاویل کی ہے بریرہ رضی اللہ عنہا کے قول انی کاتبت اھلی سے پس کہا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں نے ان سے خواہش کی اور میں نے ان کے ساتھ اتفاق کیا اس قدر پر اور ابھی عقد واقع نہیں ہوا تھا اور اسی لیے بیچی گئی۔ پس نہیں حجت ہے اس میں مکاتب کے بیچنے پر مطلقا اور یہ تاویل ظاہر سیاق حدیث کے مخالف ہے یہ بات قرطبی نے کہی ہے اور نیز جواز کو قوی کرتا ہے یہ کہ کتابت عتق ہے ساتھ صفت کے پس واجب ہے یہ کہ نہ آزاد ہو مگر تمام قسطوں کے بعد جیسا کہ اگر کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہوگا تو آزاد ہے پس نہیں آزاد ہوتا مگر اس کے تمام کے داخل ہونے کے بعد۔ اور اس کے مالک کے لیے اس کا بیچنا جائز ہے اس کے داخل ہونے سے پہلے۔ اور مالکیہ سے بعضوں نے گمان کیا ہے کہ جس کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے خریدا تھا وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کی کتابت تھی نہ کہ اس کی گردن کی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کی شرط سے بیچا تھا جب بیع آزاد کرنے کی شرط کے ساتھ واقع ہو تو صحیح ہے اصح قولین پر شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اور حنفیہ سے ہے کہ بیع باطل ہو جاتی ہے۔

فائدہ: یہ پوری روایت اس طرح ہے کہ سلیمان بن یسار نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کی اجازت چاہی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سلیمان ہے میں نے کہا ہاں تو اس نے کہا کہ کیا تو ادا کر چکا ہے وہ چیز کہ باقی تھی تجھ پر تیری کتابت سے؟ میں نے کہا کہ ہاں مگر تھوڑا سا باقی ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ داخل ہو کہ بے شک تو غلام ہے جب تک باقی رہے بدل کتابت تیری سے ایک درہم یعنی مثلا۔

فائدہ: اور جمہور کا قول یہی ہے اور تائید کرتا ہے اس کی بریرہ رضی اللہ عنہا کا قصہ لیکن سوائے اس کے نہیں کہ تمام ہوتی ہے اس سے دلالت جب کہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بدل کتابت سے کچھ ادا کیا ہو پس تحقیق تصریح کی ہے ہم نے کہ اس نے کچھ بھی ادا نہ کیا تھا اور اس میں سلف کا خلاف ہے۔ پس علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آدھا ادا کرے تو وہ قرضدار ہے اور نیز اس سے روایت ہے کہ وہ آزاد ہوتا ہے اس سے بقدر اس چیز کے کہ ادا کرے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ہے کہ اگر کتابت کرے اس سے دو سو پر اور اس کی قیمت ایک سو ہو پس ادا کر دے سو کو تو آزاد ہو جاتا ہے۔ اور عطا سے روایت ہے کہ جب اپنی کتابت کا تین چوتھائی ادا کر دے تو آزاد ہو جاتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آزاد ہوتا ہے بقدر اس چیز کے کہ ادا کرے اور اس کے راوی معتبر ہیں لیکن اس کے موصول اور مرسل ہونے میں اختلاف ہے۔ اور جمہور کی دلیل عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے اور وہ قوی تر ہے اور اس میں وجہ دلالت یہ ہے کہ بے شک بریرہ رضی اللہ عنہا بیچی گئی تھی اس کے بعد کہ اس نے کتابت کی اور اگر مکاتب محض کتابت سے آزاد ہو جاتا تو البتہ اس کی بیع منع ہوتی۔ (فتح)

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ بَرِيْرَةَ جَآئَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لَهَا إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً فَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ بَرِيْرَةُ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَقَالُوْا لَا إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

۲۳۷۶۔ عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اس حال میں کہ مدد چاہتی تھی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کہا کہ اگر تیرے مالک چاہیں یہ کہ بہاؤں میں ان کے لیے تیری قیمت بہانا ایک بار پس آزاد کر دوں میں تجھ کو تو کروں میں تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ کلام اپنے مالکوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں بیچتے مگر یہ کہ ہو ولا تیرا ہمارے لیے پس گمان کیا عمرہ رضی اللہ عنہا نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو خرید کر آزاد کر دے پس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حق آزادی کا تو اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔

بَابُ إِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ اشْتَرِنِيْ وَأَعْتِقْنِيْ فَاشْتَرَاهُ لِذٰلِكَ.

جب مکاتب کہے کہ مجھ کو خرید کر آزاد کر دے پس خریدے اس کو اس کے لیے یعنی آزاد کرنے کے لیے۔

فائدہ: یعنی یہ جائز ہے۔

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَيْمَنُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ كُنْتُ غُلَامًا لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِيْ بَنُوْهُ وَإِنَّهُمْ بَاعُوْنِيْ مِنْ

۲۳۷۷۔ ابو ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا پاس داخل ہوا سو میں نے کہا میں عقبہ بن ابی لہب کا غلام تھا اور وہ مر گیا اور اس کی بیٹی میری وارث ہوئی اور یہ کہ انہوں نے مجھے ابن ابی عمرو مخزومی کے ہاتھ بیچا تو ابن ابی عمرو نے مجھ کو آزاد کیا اور عقبہ کے بیٹوں نے ولا کی شرط کی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيِّ فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِيْ عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُوْ عُتْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ دَخَلَتْ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِيْنِيْ وَأَعْتِقِيْنِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيْعُوْنِيْ حَتّٰى يَشْتَرِطُوْا وَلَائِيْ فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ بِذٰلِكَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا وَدَعِيْهِمْ يَشْتَرِطُوْنَ مَا شَآءُوْا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ.

کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اس حال میں کہ وہ مکاتبہ تھی تو اس نے کہا کہ مجھ کو خرید کر آزاد کر دے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہاں تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ مجھ کو نہیں بیچتے یہاں تک کہ شرط کریں میرے ولا کی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھ کو اس کی کچھ حاجت نہیں سو یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی یا آپ کو پہنچی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ کیا یہ بات واقع ہے؟ سو جو بریرہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا سو عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو خرید کر آزاد کر دے اور چھوڑ ان کو کہ شرط کریں جو چاہیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خرید کر آزاد کیا اور اس کے مالکوں نے ولا کی شرط کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق آزادی کا تو اسی کا ہے جس نے آزاد کیا اگرچہ سو شرط کریں۔

فائدہ: اور اس میں دلالت ہے اس چیز پر کہ جو اس کے مالکوں نے کتابت کا عقد کیا تھا وہ فسخ ہو گیا تھا عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس کو خریدنے کی وجہ سے۔ اور اس میں رد ہے اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے ولا کو خریدا تھا اور استدلال کیا ہے اوزاعی نے اس کے ساتھ اس چیز پر کہ مکاتب نہ بیچا جائے مگر آزاد کرنے کے لیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور علماء کا اختلاف اس میں پہلے گذر چکا ہے۔ (فتح)

❀......❀......❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيْضِ عَلَيْهَا

کتاب ہے ہبہ کے بیان میں اور اس کی فضیلت کے اور اس پر رغبت دلانے کے

فائدہ: ہبہ ساتھ زیرہ کے اطلاق کیا جاتا ہے معنی عام کے ساتھ ایک ابرار ہے اور وہ ہبہ قرض کا ہے اس شخص سے کہ وہ اس پر ہے اور ایک صدقہ ہے اور وہ ہبہ کرنا اس چیز کا ہے کہ اس کے ساتھ محض آخرت کا ثواب طلب کیا جاتا ہو اور ایک ہدیہ ہے اور وہ ہے کہ تعظیم کیا جاتا ہے اس کے ساتھ موہوب لہ اور جس نے خاص کیا ہے ہبہ کو زندگی کے ساتھ نکالا ہے اس سے وصیت کو اور وہ بھی تین قسم کی ہوتی ہے اور بولا جاتا ہے ساتھ معنی اخص کے اس چیز پر کہ نہیں قصد کیا جاتا اس کے لیے بدلہ اور اس پر منطبق ہوتا ہے اس شخص کا قول کہ جو ہبہ کی اس طرح تعریف کرتا ہے کہ وہ مالک کرنا ہے بغیر عوض کے اور فعل بخاری کا محمول ہے عام معنی پر اس لیے کہ داخل کیا اس نے اس میں ہدایا کو۔ (فتح)

٢٣٧٨۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ.

٢٣٧٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمان عورتوں نہ ناچیز جانے ہمسائی اپنی ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو۔

فائدہ: فرسن کم گوشت والی ہڈی کو کہتے ہیں اور اس کے ساتھ تحفہ بھیجنے کے مبالغہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے قلیل چیز کے اور اس کے قبول کرنے کی طرف۔ اور کھر سے مراد حقیقت نہیں کیونکہ اس کو تحفے میں دینا عادت نہیں ہے یعنی اس کا رواج نہیں ہے بلکہ مراد اس سے رغبت دلانا ہے تحفہ دینے میں اگرچہ نہایت قلیل چیز ہو یعنی نہ روکے کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کا ہدیہ اس چیز کو کہ موجود ہو اس کے نزدیک اس کے مستقل ہونے کے لیے۔ بلکہ لائق ہے کہ بخشش کرے اس کے لیے جو میسر ہو اگرچہ تھوڑا ہو پس وہ بہتر ہے نہ ہونے سے اور ذکر کیا کھر کا بطور مبالغہ کے اور احتمال ہے کہ نہی صرف مہدی الیہ کے لیے ہو یعنی جس کی طرف تحفہ بھیجا جائے اور یہ کہ وہ نہ حقیر جانے اس چیز کو جو اس کی طرف ہدیہ بھیجا جائے اگرچہ تھوڑا ہو اور حمل کرنا اس کا عام پر اس سے اولیٰ ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مذکور میں ہے کہ اے مسلمان عورتوں آپس میں ہدیہ دیا کرو اگرچہ بکری کا کھر ہو اس لیے کہ وہ دوستی کو پیدا کرتا ہے اور کینہ کو دور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے اور اس حدیث میں رغبت دلانا ہے آپس میں تحفہ دینے پر اگرچہ تھوڑی چیز کے ساتھ ہو اس لیے کہ زیادہ چیز ہر وقت میسر نہیں ہوتی تو جب تھوڑا آپس میں ملے گا تو بہت ہو جائے گا اور اس میں دوستی کا استحباب ہے اور ساقط کرنا ہے تکلف کا۔ (فتح)

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِيْ إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا أُوْقِدَتْ فِيْ أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِيْنَا.

۲۳۷۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے عروہ کو کہا کہ اے میری بہن کے بیٹے کہ تحقیق ہم ایک چاند کو دیکھتے تھے پھر دوسرے چاند کو اسی طرح دو مہینوں میں تین چاند کو دیکھتے تھے یعنی دو مہینے کامل گذر جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی تھی یعنی بہ سبب تنگی رزق کے تو میں نے کہا اے خالہ تم کس چیز سے جیتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا دو سیاہ چیزوں سے کھجور اور پانی سے گذارہ کرتے تھے مگر یہ کہ کچھ انصار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسائے تھے ان کے پاس دودھ والی بکریاں تھیں اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا دودھ عطا کیا کرتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ دودھ ہم کو پلاتے تھے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ دو سیاہ چیزیں تو یہ باعتبار تغلیب کے ہے اور نہیں تو پانی کا کوئی رنگ نہیں اسی لئے کہتے ہیں کہ دو سفید چیزیں دودھ اور پانی اور سوائے اس کے نہیں کہ کھجور کو سیاہ کہا اس لیے کہ مدینے کی کھجوریں اکثر سیاہ ہوتی ہیں اور استدلال کیا گیا ہے اس طرح کہ پانی اور کھجور کا ہونا تقاضہ کرتا ہے ان کے ہونے کے وصف فراخی کے ساتھ۔ اور حدیث کی چال چاہتی ہے اس کے کہ وہ تنگدست تھے اور گویا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مبالغہ کیا بیچ وصف کرنے ان کے حال کو شدت تنگی کے ساتھ اور اس حدیث میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس میں اصحاب دنیا کے قلیل ہونے میں اول امر میں اور اس میں ترک دنیا کی فضیلت ہے اور مقدم کرنا واحد کا فقیر کے لیے اور شریک ہونا اس چیز میں کہ ہاتھوں میں ہے اور اس میں جواز ذکر مرد کا ہے اس چیز کو کہ تھا اس میں تنگی سے بعد اس کے کہ فراخی کی اللہ نے اس پر اس کی نعمت کو یاد کرنے کے لیے تاکہ اس کا غیر بھی اس کی پیروی کرے۔ (فتح)

بَابُ الْقَلِيْلِ مِنَ الْهِبَةِ.

تھوڑے ہبہ کا بیان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ.

۲۳۸۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں دعوت میں بکری کے ہاتھ پاؤں کی طرف بلایا جاؤں تو البتہ دعوت قبول کروں اور اگر بکری کا ہاتھ پاؤں مجھے تحفہ دیا جائے تو قبول کروں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب النکاح میں آئے گی اور اس کی مناسبت ترجمہ کے لیے بطریق اولیٰ ہے اس لیے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی تھوڑی چیز پر دعوت کو قبول کرتے تھے تو قبول کرنا آپ کا اس شخص سے کہ حاضر کرے آپ کے پاس یہ اولیٰ ہے۔

فائدہ: اور ہاتھ اور پاؤں کا ذکر خاص کیا گیا ہے تا کہ جمع کیا جائے حقیر اور خطیر کے درمیان اس لیے کہ ہاتھ آپ کو بہت پیارا تھا اور پھر کھر کی کچھ قیمت نہیں۔ اور ابن بطال نے کہا کہ اشارہ کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرسن اور کراع کے ساتھ ہدیہ قبول کرنے کی ترغیب دینے کی طرف اگرچہ کم ہوتا کہ نہ باز رہے باعث ہدیہ سے حقیر کے لیے ہونے چیز کے پس اس کی ترغیب دی کہ اس میں الفت ہے۔ (فتح)

بَابُ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا وَّقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا.

باب ہے بیان میں اس شخص کے جو اپنے یاروں سے کوئی چیز ہبہ چاہے یعنی اور ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھ میرا حصہ ٹھہراؤ۔

فائدہ: یعنی برابر ہے کہ کوئی چیز ہو یا منفعت ہو جائز ہے بغیر کراہت کے بیچ اس کے جب کہ جانے کہ وہ اپنے دلوں سے راضی ہیں۔ (فتح)

فائدہ: یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے پوری حدیث کتاب الاجارۃ میں گذر چکی ہے۔

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِيْ عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا

۲۳۸۱۔ سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ایک مہاجر عورت کے پاس بھیجا اور اس کا ایک غلام تھا جو بڑھئی کا کام کرتا تھا اس کو فرمایا کہ اپنے غلام سے کہہ دے کہ ہمارے لیے لکڑیوں کا منبر بنا دے تو اس نے اپنے غلام کو حکم دیا سو وہ گیا اور گز کے درخت سے لکڑی کاٹ لایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منبر بنایا سو جب اس نے اس کو تمام کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَآءِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ فَجَآءُوْا بِهٖ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ.

تو اس عورت نے کسی کو حضرت ﷺ کے پاس بھیجا کہ وہ اس کو تمام کر چکا ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس بھیج دے تو لوگ اس کو لائے تو حضرت ﷺ نے اس کو اٹھا کر رکھا جس جگہ کہ تم دیکھتے ہو۔

فائدہ: یہ حدیث پوری کتاب الجمعہ میں گذر چکی ہے اور اس میں ہبہ طلب کرنا حضرت ﷺ کا ہے عورت سے اس کے غلام کے منفعت کا۔ (فتح)

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَّعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلٍ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُوْنَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوْا حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّأَنَا مَشْغُوْلٌ أَخْصِفُ نَعْلِيْ فَلَمْ يُؤْذِنُوْنِيْ بِهٖ وَأَحَبُّوْا لَوْ أَنِّيْ أَبْصَرْتُهُ وَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيْتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى

۲۳۸۲۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ کی راہ میں ایک دن منزل میں حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا تھا اور حضرت ﷺ ہمارے آگے اترے تھے اور لوگ احرام باندھے تھے اور میں غیر محرم تھا یعنی سال حدیبیہ کے تو لوگوں نے جنگلی گدھا دیکھا اور میں مشغول تھا اپنا جوتا سیتا تھا سو انہوں نے مجھ کو خبر نہ کی اور انہوں نے چاہا کہ کاش کہ میں نے اس کو دیکھا ہوتا سو میں نے پھر کر نظر کی تو میں نے اس کو دیکھا سو میں نے گھوڑے کی طرف اٹھ کر کھڑا ہوا سو میں نے اس پر زین باندھی پھر میں سوار ہوا اور کوڑا اور نیزہ بھول گیا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھ کو کوڑا اور نیزہ دو تو انہوں نے کہا کہ قسم اللہ کی ہم تجھ کو اس پر کسی چیز سے مدد نہ کریں گے سو میں نے ان پر غصہ ہوا سو میں نے اتر کر ان کو لیا پھر میں سوار ہوا پھر میں نے جنگلی گدھا کو ڈانٹا یعنی ان پر حملہ کیا سو میں نے اس کو قتل کیا پھر میں اس کو لایا حالانکہ وہ مر گیا تھا پڑے اس حال میں کہ اس کو کھاتے تھے پھر انہوں نے شکایت کی اپنے کھانے میں اس کو اور حالانکہ وہ احرام باندھے تھے یعنی ان کو اس سے تردد ہوا سو ہم چلے اور میں نے اس کا ایک بازو اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوْا فِيْهِ يَأْكُلُوْنَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِيَ فَأَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتّٰى نَفِدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ساتھ چھپا رکھا سو ہم نے حضرت ﷺ کو پایا اور آپ سے اس کا حکم پوچھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے ساتھ اس سے کچھ ہے سو میں نے کہا کہ ہاں سو میں نے آپ کو بازو دیا تو حضرت ﷺ نے اس کو کھایا یہاں تک کہ اس کو تمام کیا اور حالانکہ حضرت ﷺ احرام میں تھے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے اور اس میں یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمہارے ساتھ اس سے کچھ ہے اور تحقیق میں نے اس کو اس جگہ ذکر کیا ہے کہ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کھاؤ اور مجھ کو کھلاؤ اور شاید کہ بخاری نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ ابن بطال نے کہا دوست سے ہبہ مانگنا بہتر ہے جب کہ معلوم ہو کہ اس کا دل اس سے خوش ہوگا سوائے اس کے نہیں کہ طلب کیا حضرت ﷺ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور اسی طرح قتادہ وغیرہ سے تا کہ انس دیں ان کو ساتھ اس کے اور دور کریں ان سے شبہ کو بیچ توقف ان کے کرنے کے اس کے جواز میں۔ (فتح)

بَابُ مَنِ اسْتَسْقٰى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِيْ.

باب ہے بیان میں اس شخص کے جو پینے کی چیز مانگے۔ یعنی اور سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو پانی پلا۔

فائدہ: یعنی پانی یا دودھ وغیرہ مانگے اس چیز سے کہ خوش ہو ساتھ اس کے نفس اس کا جس سے پانی وغیرہ مانگا۔

فائدہ: یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ طُوَالَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ أَتَانَا

۲۳۸۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ ہمارے پاس اس گھر میں آئے سو آپ نے دودھ مانگا سو ہم نے اپنی ایک بکری دھوئی پھر میں نے اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملایا پھر میں نے آپ کو دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی دائیں طرف تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا هٰذِهٖ فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً لَّنَا ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَّآءِ بِئْرِنَا هٰذِهٖ فَأَعْطَيْتُهٗ وَأَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهٖ وَعُمَرُ تُجَاهَهٗ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَبُوْ بَكْرٍ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهٗ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنُوْنَ الْأَيْمَنُوْنَ أَلَا فَيَمِّنُوْا قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے تھے اور ایک دیہاتی آپ کی بائیں طرف تھا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پینے سے فارغ ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جوٹھا دیہاتی کو دیا پھر فرمایا کہ دائیں طرف کے لوگ مقدم ہیں خبردار ہو پس دائیں طرف سے شروع کیا کرو انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پس یہ سنت ہے پس یہ سنت ہے پس یہ سنت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث شرب میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ مانگا اور مفعول کے حذف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب چیزوں کا یہی حکم ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کی وجہ سے کہ تھا اچھا لگتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں طرف سے شروع کرنا ہر کام میں۔ اور اس میں جواز طلب کرنا اعلیٰ کا ہے ادنیٰ سے وہ چیز کہ ارادہ کرے اس کا کھانے کی چیز اور پینے کی چیز سے جب کہ مطلوب منہ کا جی اس سے خوش ہو اور نہیں شمار کیا جاتا یہ سوال مذموم سے یعنی اس کی شرع میں مذمت آ چکی ہے۔

بَابُ قَبُوْلِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيْ قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ.

باب ہے بیان میں قبول کرنے ہدیہ شکار کے۔ یعنی قبول کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ سے بازو شکار کا۔

فائدہ: اس کی حدیث پہلے گذر چکی ہے۔

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيْهِ فَقَبِلَهٗ قُلْتُ وَأَكَلَ مِنْهُ

۲۳۸۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے مر الظہران میں ایک خرگوش بھگایا اور لوگ اس کے پیچھے دوڑے پس تھک گئے سو میں نے اس کو پایا تو میں اس کو پکڑ کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو ذبح کیا اور اس کا ایک کولہا یا دونوں رانیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول کیا۔ میں نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کھایا تھا اس نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کھایا تھا پھر اس کے بعد انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ وَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ.

اس کو قبول کیا تھا یعنی پہلے کہا کہ کھایا تھا پھر کہا کہ اس کو قبول کیا تھا پس کھانے میں شک کیا اور قبول کرنے میں جزم کیا۔

فائدہ: مر الظہران نام ہے ایک نالے معروف کا جو مکہ سے مدینہ کی طرف ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شکار کا ہدیہ قبول کرنا درست ہے۔

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ صَعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ أَمَا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

۲۳۸۵۔ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے ایک جنگلی گدھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحفہ بھیجا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوا یا ودان میں تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس پر پھیر دیا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چہرے میں ملال دیکھا تو فرمایا کہ خبردار ہو ہم نے نہیں پھیرا اس کو تجھ پر مگر اس لیے کہ ہم احرام باندھے ہیں۔

فائدہ: اور شاید ترجمہ کا اس سے مفہوم قول اس کے کا ہے کہ نہیں پھیرا ہم نے اس کو تجھ پر مگر اس لیے کہ ہم احرام باندھے ہیں پس مفہوم اس کا یہ ہے کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم محرم نہ ہوتے تو اس کو قبول کرتے اور تحقیق گذر چکی ہے شرح اس کی حج میں اور اس میں یہ ہے کہ نہیں جائز ہے قبول کرنا اس چیز کا کہ نہیں حلال ہے ہدیہ سے۔ (فتح)

بَابُ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ.

باب ہے قبول کرنے ہدیہ کے۔

فائدہ: اور یہ ترجمہ بہ نسبت ترجمہ قبول ہدیہ شکار کے عام ہے بعد خاص کے۔

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۳۸۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق لوگ قصد کرتے ساتھ ہدیوں اپنے کے دن باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا چاہتے تھے ساتھ اس کے رضامندی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح آئندہ باب میں آئے گی۔

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

۲۳۸۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام حفیدہ ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَّسَمْنًا وَّأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَّا أُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ نے پنیر اور روغن زیتون کا اور کئی گو ہیں بھنی ہوئیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ بھیجی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر اور روغن سے کھایا اور گوہ کو نہ کھایا کراہت کی وجہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر گو کھائی گئی اور اگر حرام ہوتی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ استدلال صحیح ہے تقریری جہت سے یعنی اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برقرار رکھا۔

۲۳۸۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ.

۲۳۸۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کوئی کھانا آتا تھا تو اس سے پوچھتے تھے کہ کیا ہدیہ ہے یا صدقہ ہے؟ پس اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہتے کہ کھاؤ اور آپ نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو کھانے میں جلدی شروع کرتے اور ان کے ساتھ کھاتے۔

فائدہ: اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ہدیہ کا قبول کرنا درست ہے۔

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ.

۲۳۸۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ رضی اللہ عنہا پر صدقہ ہوا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت اس کے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔

18716

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور شاید ترجمہ کا اس سے یہ قول ہے هُوَلَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ پس پکڑا جاتا ہے اس سے کہ حرمت تو فقط صفت پر ہے نہ ذات پر اور باقی شرح اس کی کتاب النکاح میں آئے گی۔ (فتح)

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَائَهَا فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ وَّخُيِّرَتْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا أَدْرِيْ أَحُرٌّ أَمْ عَبْدٌ.

۲۳۹۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا ارادہ کیا اور یہ کہ انہوں نے اس کے ولا کی شرط کی تو کسی نے یہ قصہ حضرت ﷺ سے ذکر کیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو خرید کر آزاد کر دے پس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حق آزادی کا تو اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔ اور بریرہ رضی اللہ عنہا کو گوشت تحفہ بھیجا گیا تو حضرت ﷺ سے کہا گیا کہ یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ ملا ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس کے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔ اور اختیار دیا گیا اس کو سابق نکاح میں خواہ رکھے خواہ فسخ کر دے۔

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ أُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

۲۳۹۱۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئے تو فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کچھ نہیں مگر کچھ کھانا جس کو ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بھیجا اس بکری سے جو آپ نے اس کو صدقہ سے بھیجی تھی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک وہ بکری اپنے مقام کو پہنچ چکی یعنی دور ہوا اس سے حکم صدقہ حرام کا مجھ پر اور میرے لیے حلال ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ حضرت ﷺ صدقہ کا مال اس لیے نہ کھاتے تھے کہ وہ لوگوں کا میل ہے اور یہ برخلاف ہدیہ کے ہے اس لیے کہ عادت جاری ہے ساتھ بدلہ دینے کی اس پر اور اسی طرح تھا شان اس کا اور یہ جو فرمایا کہ اپنے مقام کو پہنچ چکی تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ میں جائز ہے تصرف فقیر کا جس کو ملا بیع اور ہدیہ وغیرہ کے ساتھ۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ﷺ کی بیویوں پر صدقہ حرام نہیں جیسا کہ حضرت ﷺ پر حرام ہے اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا ہدیہ قبول کیا باوجود اس کے علم کے کہ وہ تھا صدقہ ان دونوں پر اور گمان کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیشہ رہنا حکم کا ساتھ اس کے اس پر۔ اسی لیے اس کو حضرت ﷺ کے آگے نہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا کے جاننے کی وجہ سے کہ صدقہ حضرت ﷺ پر حلال نہیں اور برقرار رکھا اس کو حضرت ﷺ نے اس فہم پر لیکن بیان کیا حضرت ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے کہ حکم صدقہ کا اس سے پھر گیا ہے پس حضرت ﷺ کے لیے یہی حلال ہوا۔ اور استنباط کیا جاتا ہے کہ اس قصے سے جواز رجوع کرنا صاحب دین کا فقیر سے اس چیز میں کہ دی ہے اس کو زکوۃ سے ہو بہو اور یہ کہ جائز ہے عورت کو کہ اپنے خاوند کو زکوۃ دے۔ اگرچہ اس پر خرچ کرتا ہو اس سے اس پر۔ اور یہ سب اس میں ہے جس میں کوئی شرط نہ ہو۔

تنبیہ: یہاں شبہ وارد ہوتا ہے اور وہ جمع کرنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے قصے کا ہے بیچ حدیث میں عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے بریرہ رضی اللہ عنہا کے قصے میں اس لیے کہ دونوں کا شان ایک ہے اور تحقیق حضرت ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم کروایا ہر ایک میں دونوں سے ساتھ اس چیز کے کہ حاصل اس کا یہ ہے کہ تحقیق صدقہ جب قبض کرے اس کو وہ شخص جس کو اس کا لینا حلال ہے پھر اس میں تصرف کرے تو اس سے حکم صدقہ کا دور ہو جاتا ہے اور جائز ہوتی ہے اس پر وہ چیز جو حرام یہ کہ لے اس سے جب کہ ہدیہ دیا جائے اس کو یا بیچا جائے پس اگر ایک دوسرے سے مقدم ہوتا تو البتہ بے پرواہ کرتا یہ حکم کے اعادہ ذکر سے۔ (فتح)

بَابُ مَنْ أَهْدٰى إِلٰى صَاحِبِهٖ وَتَحَرّٰى بَعْضَ نِسَآئِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ.

باب ہے بیان میں جائز ہونے فعل اس شخص کے جو اپنے یار کی طرف تحفہ بھیجے اور قصد کرے باری بعض بیویوں اس کی کے سوائے بعض کے۔ یعنی بعض کو معین کر رکھے بایں طور کہ جس دن وہ یار ان کے پاس ہو اس دن اپنے یار کے پاس تحفہ بھیجے اور جس دن وہ یار ان کے سوائے کسی اپنی اور بیوی کے پاس ہو تو اس دن اس کے پاس تحفہ نہ بھیجے۔

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۲۳۹۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تھے لوگ قصد کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِيْ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ صَوَاحِبِيْ اجْتَمَعْنَ فَذَكَرَتْ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهَا.

ساتھ ہدیوں اپنے کے میری باری کے دن کو یعنی جس دن حضرت ﷺ میرے پاس ہوتے تھے اس دن لوگ آپ کے پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میری سہیلیاں جمع ہوئیں سو میں نے حضرت ﷺ سے ذکر کیا یعنی قول ان کا تو حضرت ﷺ نے اس سے منہ پھیرا ان کے قول کی طرف التفات نہ کیا۔

فائدہ: یہ روایت پوری اس طرح ہے کہ لوگ قصد کرتے تھے اپنے ہدیوں کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن یعنی ان کی باری کے دن حضرت ﷺ کے پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے سو میری سہیلیاں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمع ہوئیں اور اس کو کہا کہ تو حضرت ﷺ سے کہہ دے کہ لوگوں کو فرمائیں کہ تحفے بھیجا کریں آپ کے لیے جس جگہ کہ آپ ہوں سو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات حضرت ﷺ سے کہہ دی سو منہ پھیرا مجھ سے حضرت ﷺ نے جب حضرت ﷺ میرے پاس سے پھرے تو میں نے پھر آپ سے کہا تو پھر بھی حضرت ﷺ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ (فتح)

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيْدُ أَنْ يُّهْدِيَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتّٰى إِذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

۲۳۹۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کی بیبیاں دو گروہ تھیں سو ایک گروہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا اور سودہ رضی اللہ عنہا تھی اور دوسرے گروہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور باقی بیویاں تھیں اور لوگ جانتے تھے کہ حضرت ﷺ کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت ہے سو جب کسی کے پاس کوئی چیز ہوتی تھی کہ اس کو حضرت ﷺ کی طرف تحفہ بھیجنا چاہتا تھا تو اس میں تاخیر کرتا تھا یہاں تک کہ جب حضرت ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوتے تھے تو ہدیہ والا اس کو حضرت ﷺ کے پاس عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیجتا تھا سو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے کلام کیا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہا کہ تو حضرت ﷺ سے کلام کر کہ لوگوں سے کہہ دیں کہ جو حضرت ﷺ کی طرف تحفہ بھیجنا چاہے تو چاہیے کہ آپ کی طرف تحفہ بھیجا کریں جس جگہ کہ آپ ہوں اپنی عورتوں سے یعنی جس بیوی کے پاس حضرت ﷺ ہوں لوگ وہیں تحفہ بھیجا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُّهْدِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهٖ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوْتِ نِسَآئِهٖ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيْهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِيْنَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْهِ حَتّٰى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَأَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ إِنَّ نِسَآئَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِيْ إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَآئَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ ابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتّٰى

کریں عائشہ رضی اللہ عنہا کی تخصیص نہ کریں سو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ﷺ سے کلام کیا جو کچھ کہ انہوں نے کہا تو حضرت ﷺ نے اس کو کچھ جواب نہ دیا تو بیویوں نے اس سے پوچھا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت ﷺ نے مجھ کو تمہاری بات کا کچھ جواب نہ دیا۔ تو بیویوں نے کہا کہ پھر حضرت ﷺ سے کہو اس کے پاس پھر آئے تو اس نے حضرت ﷺ سے پھر کہا تو حضرت ﷺ نے پھر بھی اس کو کچھ جواب نہ دیا بیویوں نے اس سے پوچھا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو کچھ جواب نہیں دیا انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہا کہ پھر حضرت ﷺ سے کہہ یہاں تک کہ تجھ سے کلام کریں سو جب حضرت ﷺ پھر اس کے پاس آئے اس نے حضرت ﷺ سے پھر کہا تو حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ مجھ کو ایذا نہ دے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں اس لیے کہ تحقیق کبھی وحی نہیں آئی اور حالانکہ میں کسی عورت کے کپڑے میں ہوں مگر عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کسی بیوی کے پاس ہوتے ہوئے میرے پاس وحی نہیں آئی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا حضرت ﷺ میں آپ کی ایذا سے اللہ کی طرف توبہ کرتی ہوں پھر بیویوں نے حضرت ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کو حضرت ﷺ کے پاس بھیجا اس حال میں کہ حضرت ﷺ آپ کی بیویاں آپ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں عدل چاہتی ہیں سو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ﷺ سے کلام کیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے بیٹی کیا تو نہیں چاہتی جو میں چاہتا ہوں؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیوں نہیں سو فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی طرف پھر آئی اور ان کو خبر دی تو بیویوں نے کہا کہ تو حضرت ﷺ کے پاس پھر جا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پھر جانے سے انکار کیا پھر بیویوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتّٰى إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلٰى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلٰى زَيْنَبَ حَتّٰى أَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْاٰخِيْرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَّجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ أَبُوْ مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَّجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْمَوَالِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ.

نے زینب رضی اللہ عنہا کو جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بہت سخت باتیں کیں اور کہا کہ آپ کی بیبیاں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقدمے میں آپ سے عدل اور انصاف چاہتی ہیں تو زینب رضی اللہ عنہا نے اپنی آواز بلند کی یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو چھیڑا اور عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں سوان کو برا کہا یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھتے تھے کہ کیا کلام کرتی ہے یا نہیں پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کلام کیا یعنی زینب رضی اللہ عنہا کو جواب دینا شروع کیا اس حال میں کہ زینب رضی اللہ عنہا پر رد کرتی تھیں یہاں تک کہ زینب رضی اللہ عنہا کو چپ کروایا یعنی جواب میں بند کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ بے شک عائشہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے یعنی ایسی ویسی نہیں جو ایک کی جواب وہی نہ کر سکے یعنی جیسے اس کا باپ دانا اور خوش تقریر ہے ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اندر آنے کے لیے پروانگی چاہی۔

فائدہ: اس حدیث میں فضیلت ظاہر ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے۔ اور یہ کہ نہیں حرج ہے مرد پر بعض بیویوں کے مقدم کرنے میں تحفے کے اور صرف لازم تو عدل رات رہنے اور نفقہ میں اور ان کی طرح کی لازم چیزوں میں ہے۔ امور لازم میں اسی طرح تقریر کی ہے اس کی ابن بطال نے اور تعاقب کیا ہے اس کا ابن منیر نے اس کے ساتھ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ کام نہیں کیا بلکہ یہ کام تو ان لوگوں نے کیا تھا جو ان کے پاس تحفے بھیجا کرتے تھے اور وہ اس میں مختار تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان کو اس لیے منع نہ کیا کہ نہیں ہے کمال اخلاق سے یہ کہ تعرض کرے کوئی آدمی لوگوں کی طرف اس کی مثل کے ساتھ اس چیز کے لیے کہ اس میں ہے تعرض کرنے سے ہدیے کے لیے اور نیز جو شخص کہ تحفہ بھیجتا تھا عائشہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے تو گویا کہ مالک کیا اس شخص نے ہدیہ کو شرط کے ساتھ اور مالک کرنا پیروی کی جاتی ہے اس میں تحجیر مالک کی باوجود کہ جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ میں سب بیویوں کو شریک کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور سوائے اس کے نہیں کہ واقع ہوئی تھی رغبت کرنی تحفہ ہونے کی وجہ سے کہ پہنچاتا تھا ان کی طرف عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے اور اس حدیث میں قصد کرنا لوگوں کا ہے تحفوں کے ساتھ خوشی کے مواقع پر اور اس کی جگہوں کو تا کہ اس سے مہدی الیہ کی خوشی زیادہ ہو اور اس میں جواز شکایت اور توسل کا ہے بیچ اس کے اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھی اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں خوف کرنے سے اور حیا سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک کہ پیغام بھیجا انہوں نے آپ کو لوگوں میں زیادہ تر عزت والی کے ذریعے آپ کے پاس یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے۔ اور اس میں ان کے فہم کی تیزی ہے اور ان کا پھرنا ہے حق کی طرف اور کھڑا ہونا ان کا نزدیک اس کے اور اس میں جرات کرنی زینب کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لیے کہ وہ آپ کی پھوپھی کی بیٹی تھی۔ اور سوائے اس کے نہیں کہ خاص کیا گیا زینب کو ذکر کے ساتھ اس لیے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیغام لانے والی تھی بخلاف زینب کے کہ وہ ان کی شریک تھی اس میں بلکہ ان کی سردار تھی اس لیے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہلی مرتبہ اس نے ہی بھیجا تھا پھر خود آئیں اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ اس پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قسم یعنی باری مقرر کرنا واجب تھا اور یہ بحث کتاب النکاح میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ. بیان ہے اس چیز کا کہ نہیں روکی جاتی ہدیہ سے۔

فائدہ: شاید یہ اشارہ ہے اس چیز کی طرف کہ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ ان کو نہ واپس کیا جائے تکیہ اور تیل اور دودھ اور ترمذی نے کہا کہ تیل سے مراد خوشبو ہے۔ ابن بطال نے کہا کہ خوشبو اس وجہ سے نہیں پھیری جاتی کہ وہ لازم ہے فرشتوں کی مناجات کے لیے۔ اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لہسن وغیرہ نہ کھاتے تھے میں کہتا ہوں اگر اس میں یہی سبب ہوتا تو یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہوتا اور حالانکہ اس طرح نہیں۔ پس تحقیق انس رضی اللہ عنہ نے پیروی کی اس کے ساتھ اس میں اور تحقیق وارد ہوئی ہے اس کے پھیرنے کی نہی مقرون بیان حکمت کے اس میں چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کے سامنے خوشبو کی جائے وہ اس کو نہ واپس کرے اس لیے کہ اس کا بوجھ ہلکا ہے اور اس کی خوشبو عمدہ ہے۔ (فتح)

٢٣٩٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا قَالَ كَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

۲۳۹۴۔ عزرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ثمامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے مجھ کو خوشبو دی کہا اس نے کہ تھے انس رضی اللہ عنہ نہ پھیرتے خوشبو کو اور انس رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ پھیرتے خوشبو کو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً

جو ہبہ غائب کو جائز رکھتا ہے

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَآئَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَآئُوْنَا تَآئِبِيْنَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ.

۲۳۹۵۔ مروان اور مسور رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قوم ہوازن کے ایلچی آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور تعریف کی اللہ کہ جو اس کے لائق ہے پھر فرمایا اے پر حمد اور صلوۃ کے بعد پس تحقیق تمہارے بھائی آئے مسلمان ہو کر اور میں نے مناسب جانا کہ ان کے قیدی ان کو پھیر دوں پس جو تم میں سے چاہے کہ خوشی سے قیدی پھیر دے تو چاہیے کہ کرے اور جو چاہے کہ اپنے حصے پر بنا رہے یہاں تک کہ دیں ہم اس کو عوض اس کا اول اس چیز سے کہ انعام کرے اللہ اوپر ہمارے غنیمت سے تو چاہیے کہ کرے تو لوگوں نے کہا تحقیق خوش ہوئے ہم ساتھ اس کے یعنی پھیر دیئے قیدیوں کو۔

فائدہ: اور مراد یہاں آپ کا یہ کلام ہے کہ میں نے مناسب جانا کہ ان کے قیدی ان کو لوٹا دوں سو جو تم میں سے خوشی سے قیدی لوٹانا چاہے تو وہ لوٹا دے۔ پس تحقیق حدیث کے آخر میں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ ہم اس کے ساتھ راضی ہوئے پس اس میں ہے کہ انہوں نے ہبہ کیا اس چیز کو کہ غنیمت لائے تھے قیدیوں سے تقسیم کرنے سے پہلے۔ اور یہ غائب کے معنی میں ہے۔ (فتح)

بَابُ الْمُكَافَاةِ فِي الْهِبَةِ.

ہبہ کا بدلہ دینا۔

فائدہ: اور ہبہ سے مراد عام معنی ہیں جیسا کہ میں نے پہلے اس کی وضاحت کی ہے۔

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا. لَمْ يَذْكُرْ وَكِيْعٌ وَّمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۲۳۹۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تھے اور اس کا بدلہ دیتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور استدلال کیا ہے کہ بعض مالکیہ نے اس حدیث کے ساتھ اس پر کہ ہدیہ کا بدلہ دینا واجب ہے جب کہ مطلق چھوڑے دینے والا اور ہو اس شخص سے کہ طلب کرتا ہے اس کی مانند ثواب کو فقیر کی مانند مال دار کے لیے بخلاف اس چیز کے کہ بخشے اس کو اعلیٰ ادنیٰ کے لیے۔ اور وجہ دلالت کی اس سے حضرت ﷺ کی مواظبت ہے۔ اور معنی کے اعتبار سے جو ہدیہ دیتا ہے وہ قصد کرتا ہے کہ اس کو اس سے زیادہ ہدیہ ملے پس نہیں اقل ہے اس سے کہ اپنے ہدیہ کی مانند دیا جائے اور یہی قدیم قول ہے شافعی کا اور جدید قول اس کا مانند حنفیہ کے ہے کہ ثواب کے لیے باطل ہے منعقد نہیں ہوتا اس لیے کہ وہ بیع ہے مجہول قیمت کے ساتھ اور نیز اس لیے کہ موضوع ہبہ کا احسان ہے پس اگر ہم اس کو باطل کریں تو ہوگا معاوضہ کے معنی میں۔ اور تحقیق فرق کیا ہے شارع اور عرف نے بیع اور ہبہ کے درمیان پس جو عوض کے مستحق ہے وہ بیع ہے بخلاف ہبہ کے۔ اور بعض مالکیہ نے جواب دیا ہے اس کے ساتھ کہ ہبہ نہ تقاضا کرتا ہو ثواب کا ہرگز تو البتہ صدقہ کے معنی میں اور حالانکہ اس طرح نہیں۔ پس اکثر حال اس شخص کے سے جو ہدیہ دیتا ہے یہ ہے کہ وہ بدلہ چاہتا ہے خاص کر جب کہ وہ فقیر ہو، واللہ اعلم۔ (فتح)

بَابُ الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ وَإِذَا أَعْطَى بَعْضَ وَلَدِهٖ شَيْئًا لَّمْ يَجُزْ حَتّٰى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْآخَرِيْنَ مِثْلَهٗ وَلَا يُشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَّرْجِعَ فِيْ عَطِيَّتِهٖ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَّالِ وَلَدِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَتَعَدّٰى وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيْرًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ اصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ.

باب ہے بیان میں ہبہ کرنے کے لیے اپنی اولاد کے اور جب اپنی بعض اولاد کو کچھ چیز بطور ہبہ کے دے تو نہیں جائز ہے یہاں تک کہ ان کے درمیان برابری کرے اور دوسرے کو اس کے برابر دے اور نہ کوئی اس پر گواہ ہو اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے درمیان ہبہ میں برابری کرو۔ اور کیا باپ کو جائز ہے کہ اپنے ہبہ میں رجوع کرے۔ یعنی اور باب بیان میں اس چیز سے کہ کھائے اپنی اولاد کے مال سے موافق دستور کے اور نہ حد سے بڑھے۔ یعنی اور خریدا حضرت ﷺ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پھر وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیا اور فرمایا کہ کر ساتھ اس کے جو چاہے۔

فائدہ: یہ باب چار حکموں پر شامل ہے اور ہبہ ہے اولاد کے لیے اور سوائے اس کے نہیں کہ باب باندھا ہے اس کے ساتھ تا کہ دور ہو اشکال اس شخص کا جو حدیث مشہور کے ظاہر کو لیتا ہے کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے اس لیے کہ جب اولاد کا مال اپنے باپ کا ہو تو پس اگر باپ اپنی اولاد کے لیے کوئی چیز ہبہ کرے تو ہوگا گویا کہ اس نے اپنی جان کو ہبہ کیا۔ پس ترجمہ باب میں اشارہ ہے ضعیف ہونے کی طرف حدیث مذکور کے یا تاویل کی طرف اور یہ حدیث

www.KitaboSunnat.com

بوجہ کثرت طرق کے قوت پاتی ہے اور جائز ہے استدلال کرنا اس کے ساتھ پس متعین ہے اس کی تاویل اور دوسرا حکم یہ ہے کہ اپنی اولاد کے درمیان ہبہ میں برابری کرو اور یہ مسئلہ مختلف فیہ مسئلوں سے ہے کما سیاتی ۔اور باب کی حدیث نعمان حجت ہے اس کے لیے کہ جو برابری کرنے کو واجب کہتا ہے ۔اور تیسرا حکم رجوع کرنا والد کا ہے اس چیز میں کہ ہبہ کرے اپنی اولاد کو اور یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے بعضوں نے صدقہ اور ہبہ میں فرق کیا ہے پس نہ رجوع کرے صدقہ میں اس لیے کہ مقصود اس سے آخرت کا ثواب ہے اور باب کی حدیث ظاہر ہے جواز میں کماسیاتی ایضا اور گویا کہ یہی اشارہ ہے حدیث کی طرف کہ نہیں حلال کسی مرد کے لیے کہ کوئی چیز دے یا کچھ ہبہ کرے پھر اس میں رجوع کرے مگر باپ اس چیز میں کہ اپنی اولاد کو دے روایت کی یہ حدیث ابوداود وغیرہ نے اور اس کے راوی معتبر ہیں چوتھا کھانا باپ کا ہے اپنی اولاد کے مال سے دستور کے موافق ابن منیر نے کہا کہ اس مسئلے کو نکالنا باب کی حدیث سے خفا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جب باپ کو بالاتفاق جائز ہے یہ کہ اپنی اولاد کے مال سے کھائے جب کہ محتاج ہو اس کی طرف تو رجوع کرنا اسکا اس چیز میں کہ اپنی اولاد کو ہبہ کرے بطریق اولیٰ جائز ہوگا ۔(فتح)

فائدہ: یہ پوری حدیث کتاب البیوع میں گزر چکی ہے ۔اور ابن بطال نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے کہ اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے اونٹ کو ہبہ کرے تو البتہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی طرف جلدی کرتے لیکن اگر وہ کرتے تو نہ ہوتا عدل عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد کے درمیان پس اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عمر رضی اللہ عنہ سے خریدا پھر وہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ہبہ کیا اور مہلب نے کہا کہ اس میں دلالت ہے اس پر کہ نہیں لازم ہے اس چیز میں برابری کرنی کہ ہبہ کرے اس کو باپ کے علاوہ کسی اور کی اولاد کو ۔(فتح)

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتٰی بِهٖ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ.

۲۳۹۷۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کا باپ اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور کہا کہ تحقیق میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام بخشا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی سب اولاد کو اس کے برابر دیا ہے اس نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ پس اس کو پھیر دے ۔

فائدہ: اس روایت میں ہے کہ نعمان کو اس کے باپ نے غلام بخشا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ باغ بخشا تھا تو ابن حبان نے اس میں تطبیق دی ہے کہ یہ دو واقعات ہیں ایک تو نعمان کے پیدا ہونے کے وقت تھا اور اس وقت ہبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغ تھا اور دوسرا نعمان کے بڑے ہونے کے بعد تھا اور اس وقت ہبہ غلام تھا اور اس تطبیق میں کچھ ڈر نہیں لیکن اس پر یہ شبہ آتا ہے کہ بعید ہے کہ بشیر اپنی جلالت کے باوجود بھول جائے حکم کو اس مسئلہ میں تا کہ حضرت ﷺ کی طرف پھر آئے اور آپ کو دوسرے ہبہ پر گواہ کرے بعد اس کے کہ حضرت ﷺ نے پہلی بار فرمایا کہ میں ناحق پر گواہ نہیں ہوتا اور جائز رکھا ہے ابن حبان نے کہ بشیر نے پہلے حکم کے منسوخ ہونے کا گمان کیا ہوگا ۔اور احتمال ہے کہ پہلے حکم کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہو یا گمان کیا ہو کہ نہیں لازم آتا باغ میں منع ہونے غلام میں اس لیے کہ باغ کی قیمت اکثر اوقات زیادہ ہوتی ہے غلام کی قیمت سے ۔پھر ظاہر ہوئی میرے لیے تطبیق جو کہ اس خوشی سے سلامت رہتی ہے اور نہیں محتاج ہوتی جواب کی اور وہ یہ ہے کہ عمرہ نعمان کی ماں جب باز رہی اس کی پرورش سے مگر یہ کہ اس کو خاص کوئی چیز ہبہ کرے تو بشیر نے اس کو باغ ہبہ کیا اس کے دل کو خوش کرنے کے لیے پھر اس کو پتہ چلا تو اس نے اس میں رجوع کیا کیونکہ نہیں قبض کیا تھا اس کو اس سے کسی غیر نے تو عمرہ نے پھر ہبہ چاہا تو بشیر نے اس کو ایک دو سال تک تاخیر دی پھر اس کا دل خوش ہوا کہ باغ کے بدلے اس کو غلام بخشے اور عمرہ اس کے ساتھ راضی ہوگئی مگر اس نے خوف کیا کہ پہلے کی طرح اس کو بھی نہ پھیر لے تو پھر عمرہ نے کہا کہ حضرت ﷺ اس پر گواہ کر ارادہ کرتے اس کے ساتھ ہبہ کو ثابت کرنے کا اور یہ کہ امن میں ہو اس میں رجوع کرنے سے اور ہوگا آنا حضرت ﷺ کی طرف آنا ایک بار اور وہ دوسری بار ہے ۔اور غایت یہ ہے کہ بعض راویوں نے اس کو یاد رکھا اور بعض کو یاد نہ رہا۔اور ایک روایت میں ہے کہ میں ناحق پر گواہ نہیں ہوتا اور ایک روایت میں ہے کہ کیا تجھ کو اچھا لگتا ہے کہ سب فرزند تجھ سے سلوک کریں اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی اولاد کے درمیان دینے میں برابری کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ اچھے سلوک میں برابری کریں اور ایک روایت میں ہے کہ میرے غیر کو اس پر گواہ کر اور ایک روایت میں ہے کہ مگر یہ کہ تو ان میں برابری کرے اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں گواہ ہوتا میں ناحق پر ۔اور ان تمام مختلف الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ تمسک کیا ہے اس کے ساتھ اس شخص نے کہ واجب کرتا ہے اولاد میں برابری کو اور اس کے ساتھ تصریح کی ہے بخاری نے اور یہی ہے قول طاؤس اور ثوری اور احمد اور اسحٰق کا اور وہ قائل ہیں اس کے بعض مالکیہ پھر مشہور ان لوگوں سے یہ ہے کہ یہ ہبہ باطل ہے اور احمد سے روایت ہے کہ صحیح ہے اور واجب ہے کہ اس سے پھر جائے ۔اور اس سے ہے کہ جائز ہے کم وبیش دینا اگر ہو اس کے لیے کوئی سبب مانند اس کی کہ محتاج ہو بیٹا اپنی ضمانت کے لیے اور قرض دینے کے یا مانند اس کی سوائے باقی اولاد کے ۔اور ابو یوسف نے کہا کہ واجب ہے برابری کرنی اگر قصد کرے ساتھ تفضیل کے ضرر دینے کا ۔اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اولاد کے درمیان ہبہ میں برابری کرنی مستحب ہے اور اگر بعض کو زیادہ دے تو صحیح مگر مکروہ ہے ۔اور مستحب ہے جلدی کرنی برابری کی طرف یا رجوع کی طرف سو جمہور نے امر کو استحباب پر محمول کیا ہے اور نہی کو تنزیہی پر محمول کیا ہے ۔اور جو اس کو واجب کہتا ہے اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل یہ ہے کہ وہ مقدمہ واجب کا ہے اس لیے کہ رحم کا کرنا اور نافرمانی کرنا دونوں حرام ہیں۔ پس جو ان کی طرف پہنچائے وہ بھی حرام ہوگا اور بعضوں کا زیادہ دینا ان کی طرف پہنچاتا ہے۔ پھر برابری کی صفت میں اختلاف ہے پس کہا محمد بن حسن اور احمد اور اسحق اور بعض شافعیہ اور مالکیہ نے کہ برابری یہ ہے کہ مرد کو دو اور عورت کو ایک حصہ دے وراثت کی طرح۔ اور حجت پکڑی ہے انہوں نے اس کے ساتھ کہ یہی حصہ اس کا ہے اس مال سے اگر باقی چھوڑتا اس کو ہبہ کرنے والا اپنے ہاتھ میں یہاں تک کہ مرجاتا اور ان کے سوا اور لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہے مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق۔ اور ظاہر امر برابری کرنے کا شاہد ہے ان کے لیے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے کہ اپنی اولاد کے درمیان ہبہ میں برابری کرو پس اگر میں کسی کو فضیلت دیتا تو البتہ عورتوں کو فضیلت دیتا اور روایت کی یہ حدیث بیہقی وغیرہ نے اور اس کی سند حسن ہے۔ اور جو برابری کے امر کو استحباب پر محمول کرتا ہے اس نے نعمان کی حدیث کے کئی جواب دیئے ہیں ایک یہ کہ بشیر نے اپنے بیٹے نعمان کو اپنا سب مال دے دیا تھا اس لیے حضرت ﷺ نے اس کو منع کیا تھا پس نہیں ہے اس میں حجت زیادہ دینے کی ممانعت پر۔ حکایت کیا ہے ابن عبد العزیز نے مالک سے اور تعاقب کیا ہے اس کا ساتھ اس کے نعمان کی حدیث کی بہت طریقے تصریح کرتے ہیں اس کے ساتھ کہ کچھ مال بخشا تھا۔ اور قرطبی نے کہا کہ سب تاویلوں سے بعید تر یہ تاویل ہے کہ نہی تو صرف اس شخص کو شامل ہے جو اپنا سارا مال اپنی بعض اولاد کو ہبہ کر دے جیسا کہ سحنون کا مذہب ہے۔ اور شاید کہ اس نے نہیں سنا لفظ حدیث میں کہ موہوب غلام تھا اور یہ کہ اس نے اس کو ہبہ کیا تھا جب کہ اس کی ماں نے اس کے مال کے بعض سے ہبہ چاہا اور یہ یقیناً معلوم ہے کہ اس کے پاس اس کے علاوہ اور مال تھا، دوم یہ کہ ہبہ مذکورہ بھی جاری نہیں ہوا اور سوائے اس کے نہیں بلکہ بشیر تو حضرت ﷺ مشورہ کرنے کے لیے آیا تھا تو حضرت ﷺ نے اشارہ کیا کہ ایسا نہ کر۔ حکایت کیا ہے اس کو طحاوی نے اور باب کی حدیث کے اکثر طرق میں وہ چیز ہے کہ اس کو رد کرتی ہے، سوم یہ کہ نعمان بڑا تھا اور اس نے موہوب کو قبض نہ کیا تھا پس جائز ہوا باپ کے لیے اس سے رجوع کرنا ذکر کیا اس کو طحاوی نے اور یہ بھی خلاف ہے چیز کا کہ حدیث باب کے اکثر طرق میں ہے خاص کر حضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ اس کو پھیر لے اس لیے کہ وہ دلالت کرتا ہے مقدم ہونے پر وقوع قبض کے اور جس کے ساتھ روایات غالب ہیں کہ نعمان چھوٹا تھا اور اس کا باپ قابض تھا اس کے لیے اس کے کمسن ہونے کی وجہ سے پس حکم کیا حضرت ﷺ نے پھیر لینے کے ساتھ ہبہ مذکور کے بعد اس کے کہ تھا حکم مقبوض میں، چہارم یہ کہ حضرت کا قول کہ اس کو پھیر لے دلیل ہے صحت پر اور اگر ہبہ صحیح نہ ہوتا تو رجوع بھی صحیح نہ ہوتا اور سوائے اس کے نہیں اس کو رجوع کرنے کے لیے حکم اس کے ساتھ کہ باپ کو جائز ہے کہ یہ کہ رجوع کرے اس چیز میں کہ ہبہ کرے اس کو اپنی اولاد کے لیے اگرچہ افضل خلاف اس کا ہے لیکن استحباب برابری کرنے کا راجح ہے اس پر۔ پس اسی لیے اس کو اس کا حکم کیا اور اس استدلال میں نظر ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر یہ بات ہے کہ اِرْجِعْ کے معنی یہ ہیں کہ نہ جاری کر ہبہ مذکورہ کو اور نہیں لازم آتا اس سے مقدم ہونا صحت ہبہ کا پنجم یہ کہ حضرت ﷺ کا قول کہ وَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِیْ یعنی گواہ کر اس پر میرے علاوہ کسی کو اجازت ہے شاہد بنانے کے لیے اس پر اور حضرت ﷺ اس سے اس لیے باز رہے کہ آپ امام تھے اور گویا کہ آپ نے کہا کہ میں گواہ نہیں ہوتا اور اس لیے کہ امام کی یہ شان نہیں کہ گواہ ہو اس کی شان تو یہ ہے کہ حکم کرے اس کو طحاوی نے حکایت کیا ہے اور راضی ہوا اس کے ساتھ ابن قصار اور تعاقب کیا گیا ہے اس طرح سے کہ نہیں لازم آتا امام کے ہونے سے کہ نہیں اس کی شان سے گواہ ہونا یہ کہ باز رہے شہادت کے اٹھانے سے اور نہ اس کے ادا کرنے سے جب کہ اس پر متعین ہو اور تحقیق تصریح کی ہے محبت پکڑنے والے نے اس کے ساتھ کہ امام جب شہادت دے بعض نوابوں کے نزدیک تو جائز ہے۔ اور رہا یہ قول اس کا کہ قول حضرت ﷺ کا گذارہ کر صیغہ اجازت کا ہے تو اس طرح نہیں بلکہ وہ ڈانٹ کے لیے ہے اس چیز کے لیے کہ دلالت کرتے ہیں اس پر باقی لفظ حدیث کے۔ اور اس کے ساتھ تصریح کی ہے جمہور نے اس کی جگہ میں اور ابن حبان نے کہا کہ اشہد امر کا صیغہ ہے اور اس سے مراد جواز کی نفی کرنی۔ ششم تمسک ہے حضرت ﷺ کے قول کے ساتھ کہ اِلَّا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ یعنی میں گواہ نہیں ہوتا مگر یہ کہ تو ان کے درمیان برابری کرے اس پر کہ مراد امر کے استحباب ہے اور نہی کے ساتھ تنزیہ اور یہ جواب خوب ہے اگر نہ ہوتا وارد ہونا ان زیادہ لفظوں کا اس لفظ پر خاص کر کہ یہ روایت بعینہ امر کے صیغہ کے آچکی یعنی ایک روایت میں امر کا صیغہ آچکا ہے چنانچہ فرمایا کہ ان کے درمیان برابری کر۔ ہفتم یہ کہ مسلم میں ابن سیرین سے وہ چیز وارد ہوئی ہے جو دلالت کرتی ہے کہ محفوظ نعمان کی حدیث میں قَارِبُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ ہے نہ سَوُّوْا یعنی اپنی اولاد کے درمیان نزدیکی کرو اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ مخالفین مقاربت کو واجب نہیں کہتے جب کہ برابری کرنے کو واجب نہیں کہتے۔ ہشتم تشبیہ ہے جو واقع ہے بیچ تسویہ کے درمیان ان کے ساتھ تسویہ کے درمیان ان کے بیچ نیکی کرنے ماں باپ کے قرینہ ہے جو دلالت کرتا ہے اس پر کہ امر ندب اور استحباب کے لیے ہے۔ لیکن عدم تسویہ کو ظلم کہنا اور مفہوم آپ کے قول سے کہ میں نہیں گواہ ہوتا مگر حق پر دلالت کرتا ہے اس پر کہ امر وجوب کے لیے ہے یا اس کے برخلاف پر دلالت کرتا ہے اور تشبیہ دینے کی روایت کے آخر میں کہا کہ نہیں ہے درست اس وقت۔ نہم عمل دونوں خلیفوں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا حضرت ﷺ کے بعد قرینہ ظاہر ہے اس میں کہ امر ندب کے لیے ہے ان کا یہ عمل مالک اور طحاوی نے اور جواب دیا ہے اس سے عروہ نے اس کے ساتھ کہ اس کے بھائی اس کے ساتھ راضی تھے۔ دہم یہ کہ تحقیق اجماع منعقد ہوا ہے اوپر جواز دینے مرد کے مال اپنے کو اپنی اولاد کے غیر کے لیے پس جب اس کو جائز ہے کہ اپنے تمام اولاد کو اپنے مال سے نکالے تو جائز ہے اس کو یہ کہ بعض اولاد کو اس سے نکالے ذکر کیا ہے اس کو ابن عبدالبر نے۔ اور نہیں پوشیدہ ضعف اس کا ساتھ موجود ہونے نفس کے۔ اور بعضوں نے گمان کیا ہے کہ حضرت ﷺ کے قول کا معنی ہے کہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں گواہ ہوتا ظلم پر اور یہ ہے کہ میں نہیں گواہ ہوتا اوپر میلان کرنے باپ کے بعض اولاد کے لیے بعض کو چھوڑ کر۔ اور اس میں نظر ہے کہ پوشیدہ نہیں اور رد کرتا ہے اس کو روایت میں کہ میں ناحق پر گواہ نہیں ہوتا اور حکایت کی ابن تین نے واودی سے کہ بعض مالکیہ نے حجت پکڑی ہے اجماع کے ساتھ اوپر خلاف ظاہر حدیث نعمان کے پھر اس کو اس پر رد کیا اور نیز استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ باپ کا اپنے بیٹے کے ہبہ میں رجوع کرنا صحیح ہے اور اسی طرح ماں کو۔ اور یہی ہے اکثر فقہا کا قول مگر مالکیہ نے ماں اور باپ کے درمیان فرق کیا ہے پس کہتے ہیں کہ جائز ہے ماں کے لیے یہ کہ رجوع کرے اگرچہ باپ زندہ ہو سوائے اس کے جب کہ مر جائے اور مقید کیا ہے انہوں نے باپ کو رجوع کو اس چیز کے ساتھ جب کہ بیٹے موہوب لہ نے نیا دین اختیا نہ کیا ہو یا نکاح نہ کیا ہو اور یہی قول ہے اسحق کا اور امام شافعی نے کہا ہے کہ باپ کو مطلق رجوع کرنا درست ہے اور احمد نے کہا کہ نہیں حلال ہے ہبہ کرنے والے کے لیے یہ کہ رجوع کرے اپنے ہبہ میں مطلقا۔ اور کوفہ والے کہتے ہیں کہ اگر موہوب لہ یعنی جس کو ہبہ کیا گیا چھوٹا ہو تو باپ کو رجوع کرنا درست نہیں اور اسی طرح اگر بڑا ہو اور ہبہ کو قبض کر لیا ہو تو بھی درست نہیں کہتے ہیں کہ اگر خاوند نے اپنی بیوی کو ہبہ کیا ہو یا بالعکس یا ذی رحم کے لیے ہبہ کیا ہو تو نہیں جائز ہے رجوع کرنا بیچ کسی چیز کے ان میں سے اور موافق ہوا ہے ان کو اسحق ذی رحم میں اور کہتا ہے کہ عورت کو رجوع کرنا جائز ہے بخلاف خاوند کے اور حجت ہر ایک کی اس سے دراز ہوتی ہے اور جمہور کی حجت باپ کے مستثنیٰ ہونے میں کہ اولاد اور اس کا مال اپنے باپ کا ہے پس یہ درحقیقت رجوع نہیں اور بر تقدیر ہونے اس کے رجوع کے پس اکثر اوقات تقاضہ کرتی ہے مصلحت ادب دینے کی اور مانند اس کی۔ اور نیز اس حدیث میں استحباب ہے الفت کی طرف بھائیوں کے درمیان اور ترک کرنا اس چیز کا کہ ان کے درمیان دشمنی ڈالے یا ماں باپ کی نافرمانی کو پیدا کرے اور یہ کہ ہبہ باپ کا اپنے چھوٹے بیٹے کے لیے جو اس کی پرورش میں ہو نہیں محتاج ہے قبض کی طرف اور یہ کہ اس میں گواہ کرنا بے پرواہ کرتا ہے قبض سے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اگر ہبہ سونا چاندی ہو تو ضرور ہے جدا کرنا اس کا اور ظاہر کرنا اس کا اور اس میں کراہت ہے شہادت کے اٹھانے سے اس چیز میں کہ مباح نہیں اور یہ کہ ہبہ میں گواہ کرنا درست ہے واجب نہیں۔ اور اس میں جواز میلان کرنے کا ہے بعض اولاد اور بیویوں کی طرف بعض کو چھوڑ کر اگرچہ واجب ہے برابری کرنی ان کے درمیان اس کے غیر میں۔ اور اس میں یہی ہے کہ جائز ہے امام اعظم کے لیے یعنی بڑے بادشاہ کے یہ کہ اٹھا دے گواہی کو اور اس کے فائدے کو ظاہر کرے یا تو اس لیے کہ حکم کرے بیچ اس کے ساتھ علم اپنے کے نزدیک اس کے جو اس کو جائز کہتا ہے یا ادا کرے اس کو نزدیک بعض نوابوں اپنے کے اور اس میں مشروعیت تحصیل کرنے حاکم اور مفتی کی اس چیز میں کہ احتمال استفصال کا رکھتی ہو پوچھنے کی وجہ سے حضرت ﷺ سے کہ کیا اس کے سوا تیری اولاد بھی ہے پس جب اس نے کہا کہ ہاں تو فرمایا کہ کیا تو نے سب کو اس کے برابر دیا ہے سو جب اس نے کہا نہیں تو فرمایا کہ میں گواہ نہیں ہوتا پس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر کہتے کہ ہاں تو البتہ گواہ ہوتے اور اس میں یہ بھی ہے کہ ہبہ کہ صدقہ کہنا جائز ہے اور یہ کہ جائز ہے امام کو کلام کرنا اولاد کی مصلحت میں اور جلدی کرنی طرف قبول کرنے حق کی اور حکم کرنا حاکم اور مفتی کا تقوی اللہ کے ہر حال میں۔اور اس میں اشارہ ہے عاقبت کے برا ہونے کی طرف حرص کی اس لیے کہ اگر عمرہ راضی ہوتی اس چیز کے ساتھ کہ ہبہ کیا تھا اس کے خاوند نے اپنی اولاد کے لیے البتہ نہ رجوع کرتا اس کے بیچ پس جب سخت ہوئی اس کی بیچ اس کے ثابت کرنے کے تو اس کے باطل ہونے تک نوبت پہنچی۔اور مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے امام اعظم کے لیے یہ کہ رد کرے ہبہ اور وصیت کو اس سے کہ پہچانے اس سے بھاگنا بعض وارثوں سے۔واللہ اعلم (فتح)

بَابُ الْإِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ.

ہبہ میں گواہ کرنے کا بیان۔

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ أَعْطَانِيْ أَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ أَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِيْ أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ.

۲۳۹۸۔عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر کہتا تھا کہ میرے باپ نے مجھ کو ایک چیز عطا کی تو عمرہ رواحہ کی بیٹی یعنی میری ماں نے کہا کہ میں راضی نہیں ہوتی یہاں تک کہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کرے یعنی اس ہبہ پر سو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو رواحہ کے پیٹ سے ہے ایک چیز ہبہ کی ہے اور اس نے مجھ کو کہا کہ میں آپ کو گواہ کروں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنے باقی فرزندوں کو بھی اس کے برابر دیا ہے تو اس نے کہا کہ نہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو سو بشیر پھر آیا اور اپنی بخشش کو پھیر لیا۔

بَابُ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهٖ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا قَالَ إِبْرَاهِيْمُ جَائِزَةٌ وَّقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَا يَرْجِعَانِ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآئَهٗ فِيْ أَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ

ہبہ کرنا مرد کا اپنی بیوی کا اور ہبہ کرنا بیوی کا اپنے خاوند کو۔اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ جائز ہے یعنی پس نہیں رجوع ہے بیچ اس کے۔یعنی عمرو بن عبد العزیز نے کہا کہ مرد اور عورت اپنے ہبہ میں رجوع نہیں کرتے۔یعنی اور پروانگی چاہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے یہ کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ هَبِيْ لِيْ بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهٗ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيْهِ قَالَ يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهٖ خَدِيْعَةٌ جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ﴾.

بیمار چھوڑے جائیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہبہ کی چیز کو پھیر لینے والا مانند کتے کی ہے کہ اپنی قے کو چاٹتا ہے۔ یعنی اور زہری نے اس شخص کے حق میں کہا جو اپنی عورت سے کہے کہ مجھ کو اپنا کچھ مہر یا کل مہر بخش دے یعنی سو اس نے اس کو بخش دیا پھر کچھ دن نہ گذرے کہ اس نے اس کو طلاق دے دی زہری نے کہا کہ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس نے اس کے ساتھ دغا بازی کی ہے تو اس کا مہر اس کو پھیر دے اگر عورت نے اس کو اپنی خوشی سے بخشا ہو اس میں کوئی دھوکہ نہ ہو تو جائز ہے وہ ہبہ اور نہیں واجب ہے پھیر دینا اس کا یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ پھر اگر عورتیں تم کو مہر میں سے کچھ چھوڑ دیں دل کی خوشی سے تو کھاؤ وہ رچتا پچتا۔

فائدہ: یعنی کیا جائز ہے کسی کے لیے ان دونوں میں سے رجوع کرنا اس میں۔ (فتح)

فائدہ: طحاوی نے روایت کی ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ہبہ کرے بیوی اپنے خاوند کے لیے یعنی کوئی چیز یا ہبہ کرے خاوند اپنی بیوی کے لیے تو ہبہ جائز ہے۔ اور نہیں جائز ہے کسی کے لیے دونوں میں سے یہ کہ رجوع کرے اپنے ہبہ میں۔

فائدہ: اور اس کے داخل ہونے کی وجہ اس ترجمہ میں یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے ہبہ کی وہ چیز کہ جس کے وہ مستحق تھی دونوں سے اور نہیں تھا ان کے لیے رجوع مستقبل میں۔ (فتح)

فائدہ: اور وجہ اس کے داخل ہونے کی ترجمہ میں یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہبہ پھیر لینے والے کی مطلق مذمت کی یعنی کسی کو خاص نہیں کیا پس خاوند اور بیوی اس کے عموم میں داخل ہیں۔ (فتح)

فائدہ: اور یہی ہے قول مالکیہ کا اگر قائم کرے عورت اس پر گواہ کو اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا قول اس میں مطلق قبول کیا جائے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جانبین سے رجوع کرنا درست نہیں اور شریح کا قول بھی زہری کے موافق ہے اور شافعی نے کہا کہ نہ پھیر دے اس کو کوئی چیز جب کہ دغا بازی کرے اس سے اگرچہ اس کو ضرر ہو اس آیت کی دلیل کی وجہ سے کہ نہیں گناہ ہے ان دونوں پر اس چیز میں کہ بدلہ دے اس کے ساتھ عورت۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٣٩٩ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ. فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ.

۲۳۹۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کو بیماری کی شدت ہوئی تو اپنی بیویوں سے اجازت چاہی کہ میرے گھر میں بیمار چھوڑے جائیں یعنی میرے گھر میں بیماری کاٹیں تو بیویوں نے آپ کو اجازت دی پس مردوں کے درمیان نکلے اس حال میں کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین پر لکیر کھینچتے تھے یعنی زمین پر گھسٹتے جاتے تھے اور تھے درمیان عباس رضی اللہ عنہ کے اور درمیان ایک مرد کے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔

٢٤٠٠ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ.

۲۴۰۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہے۔

بَابُ هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيْهَةً فَإِذَا كَانَتْ سَفِيْهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ أَمْوَالَكُمْ﴾.

ہبہ کرنا عورت کا اپنے خاوند کے غیر کے لیے۔ اور آزاد کرنا اس کا جب کہ ہو اس کے لیے خاوند پس وہ جائز ہے جب کہ نہ ہو بیوقوف اور بے عقل ہو تو جائز نہیں اللہ نے فرمایا اور مت پکڑا دو بے عقلوں کو اپنے مال۔

فائدہ: اور اس حکم کے ساتھ جمہور نے کہا ہے اور مخالفت کی ہے طاؤس نے اور کہا کہ مطلق منع ہے۔ اور مالک سے روایت ہے کہ نہیں جائز ہے اس کے لیے کہ دے بغیر اپنے خاوند کی اجازت کے اگرچہ ہوشیار ہو مگر تہائی سے۔ اور لیث سے روایت ہے کہ مطلق جائز نہیں مگر حقیر چیز میں اور جمہور کی دلیلیں کتاب اور سنت سے بہت ہیں اور حجت پکڑی گئی ہے طاؤس کے لیے عمرو بن شعیب کی حدیث سے کہ نہیں جائز ہے بخشنا عورت کا اپنے مال سے مگر اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاوند کی اجازت سے روایت کی یہ حدیث ابو داود اور نسائی نے اور ابن بطال نے کہا کہ باب کی حدیثیں صحیح تر ہیں او محمول کیا ہے مالک نے ان کو تھوڑی چیز پر اور ٹھہرائی اس کی حد تہائی اور جو اس سے کم ہو۔ (فتح)

٢٤٠١۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِيَ مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَأَتَصَدَّقُ قَالَ تَصَدَّقِيْ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعٰى عَلَيْكِ.

٢٤٠١۔ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! نہیں میرے لیے مال مگر جو داخل کیا مجھ پر زبیر نے کہ پس میں خیرات کروں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خیرات کر اور نہ بند کر رکھ تو اللہ بھی تجھ پر بند کرے گا۔

فائدہ: یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نہ کر اللہ کے راستے میں دیا کر اللہ بھی تجھ کو دے گا۔

٢٤٠٢۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَآءَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ.

٢٤٠٢۔ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راہ میں خرچ کیا کر اور گن کر مال کو نہ رکھ تو اللہ بھی تجھ کو گن کر دے گا اور مال کو بند نہ کر رکھ اللہ بھی تجھ سے بند کرے گا۔

٢٤٠٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَّلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِيْ يَدُوْرُ عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنِّيْ أَعْتَقْتُ وَلِيْدَتِيْ قَالَ أَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ. وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ إِنَّ مَيْمُوْنَةَ أَعْتَقَتْ.

٢٤٠٣۔ کریب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی آزاد کی اور حضرت ﷺ سے اجازت لی سو جب اس کی باری کا دن ہوا جس میں کہ حضرت ﷺ اس کے پاس آتے تھے تو اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے آزاد کر دی اس نے کہا کہ ہاں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خبردار ہو اگر تو وہ لونڈی اپنے ماموں کو دیتی تو تیرا ثواب اس میں بہت بڑا ہوتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے رشتہ دار کو ہبہ کرنا افضل ہے آزاد کرنے سے اور تائید کرتی ہے اس کو سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ مسکین کو صدقہ دینا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے یعنی اس میں دوہرا ثواب ہے لیکن اس سے لازم نہیں آتا کہ رشتہ دار کا ہبہ مطلق افضل ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ مسکین محتاج ہو اور نفع اس کا اس کے ساتھ متعدی ہو اور دوسرا بالعکس۔ اور نسائی کی روایت میں واقع ہوا ہے کہ پس کیوں نہیں دیا تو نے اس کو اپنے بھائی کی بیٹی کو کہ وہ اس کی بکریاں چراتی پس بیان کی وجہ روایت مذکورہ میں اور محتاج ہونا اس کے قرابتوں کا ہے طرف خادم کی اور نیز حدیث میں نہیں ہے حجت اس پر کہ برادری سے اچھا سلوک کرنا آزاد کرنے سے افضل ہے اس لیے کہ وہ ایک خاص واقعہ کا ذکر ہے اور حق یہ ہے کہ یہ مختلف ہے حالات کے مختلف ہونے کے ساتھ جیسا کہ میں نے اس کی تقریر کی اور وجہ داخل ہونے میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ترجمہ میں یہ ہے کہ وہ ہوشیار تھی اور یہ کہ انہوں نے حضرت ﷺ کی اجازت سے پہلے آزاد کی تھی تو حضرت ﷺ نے اس پر عیب نہ پکڑا بلکہ اشارہ کیا اس کو طرف اس چیز کی کہ وہ افضل ہے پس اگر اس کا تصرف اپنے مال میں جائز نہ ہوتا تو حضرت ﷺ اس کے عتق کو باطل کرتے۔ (فتح)

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۴۰۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب سفر کا ارادہ کرتے تھے اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے سو جس کے نام پر قرعہ نکلتا تھا اس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور تھے تقسیم کرتے ہر عورت کے لیے ان میں سے دن اس کا اور رات اس کی یعنی ہر ایک کے گھر میں ایک ایک دن رات رہتے تھے سوائے سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کے کہ اس نے اپنی باری کا دن رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخش دیا تھا حضرت ﷺ کی رضامندی چاہتی تھی۔

فائدہ: اس حدیث کی ابتدا میں افک کا قصہ ہے اور اس کی پوری شرح سورہ نور کی تفسیر میں آئے گی۔ اور یہ جو فرمایا کہ ہر عورت کے لیے تقسیم کیا کرتے تھے تو اس کی پوری شرح کتاب النکاح میں آئے گی۔ ابن بطال نے کہا کہ نہیں باب کی حدیثوں میں جو رد کرے امام مالک پر اس لیے کہ وہ حمل کرتا ہے اس کو اس چیز پر جو تہائی سے زیادہ ہو اور وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمل جائز ہے اگر ثابت ہو مدعی پر اور وہ یہ ہے کہ نہیں جائز ہے اس کو تصرف اس چیز میں کہ تہائی سے زیادہ ہو مگر اپنے خاوند کی اجازت سے اس چیز کے لیے کہ اس میں تطبیق ہے درمیان دلیلوں کے۔ (فتح)

بَابُ بِمَنْ يُبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا فَقَالَ لَهَا وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ.

ہدیہ کے ساتھ کس سے شروع کیا جائے یعنی جب کئی مستحق ہوں تو کس کو مقدم کیا جائے۔ یعنی کریب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی لونڈی آزاد کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اگر تو اس کے ساتھ اپنے ماموں سے سلوک کرتی تو تیرا ثواب اس میں بہت بڑا ہوتا۔

فائدہ: اس حدیث میں برابر ہونا ہے بیچ صفت کے استحقاق سے یعنی صدقہ کے مستحق ہونے میں دونوں برابر ہیں پس مقدم کیا جائے گا قریب اجنبی پر۔ (فتح)

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا.

۲۴۰۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو ہمسائے ہیں تو میں دونوں سے کس کی طرف تحفہ بھیجوں؟ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تجھ سے بہت قریب ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں برابر ہونا ہے صفتوں میں پس مقدم کیا جائے گا جو قریب تر ہے ذات میں۔ (فتح)

بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةً.

باب جو نہیں قبول کرتا صدقے کو علت کی وجہ سے۔ یعنی اور عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ ہدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہدیہ تھا اور آج کے دن رشوت ہے۔

فائدہ: یعنی ساتھ کسی سبب کہ کہ فائدے ہو اس سے شک مانند قرض کی اور مانند اس کی یعنی جیسے قرض دار اپنے قرض خواہ کو ہدیہ بھیجے۔ (فتح)

فائدہ: پوری روایت اس طرح ہے کہ عمر بن عبد العزیز کو سیب کی خواہش ہوئی پس نہ پائی اس نے اپنے گھر میں کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز کہ اس سے سیب خریدے پس ہم اس کے ساتھ سوار ہوئے پس اس کو کچھ لڑکے سیبوں کے طشتوں سے ملے اور اس نے اس میں سے ایک سیب لیا اور اس کو سونگھا اور پھر طشتوں میں پھیر دیا تو میں نے اس کو اس باب میں کہا اس نے کہا کہ مجھ کو ان کی حاجت نہیں میں نے کہا کہ کیا نہ تھے حضرت ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ قبول کرتے ہدیہ کو تو اس نے کہا کہ وہ ان کے لیے ہدیہ تھا اور عاملوں کے لیے ان کے بعد رشوت ہے۔ اور رشوت وہ ہے کہ لے جائے بغیر عوض کے اور اس کے لینے والے پر عیب کیا جائے۔ اور ابن عربی نے کہا کہ رشوت ہر وہ مال ہے کہ دیا جائے تا کہ طلب کی جائے اس کے ساتھ ذی جاہ سے مدد اس چیز پر کہ نہیں حلال ہے اور مرتشی لینے والا اس کا ہے اور راشی دینے والا اس کا ہے اور رائش وسط ہے اور تحقیق ثابت ہو چکی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث لعنت کرنے میں راشی اور مرتشی میں اور ایک روایت میں رائش اور راشی کا ذکر ہے۔ پھر ابن عربی نے کہا کہ جو تحفہ بھیجتا ہو نہیں خالی ہے اس سے کہ یا تو اس کو مہدی الیہ کی دوستی مقصود ہوتی ہے یا اس کی مدد یا اس کا مال اور سب سے افضل پہلا ہدیہ ہے یعنی جس میں صرف دوستی مقصود ہوتی ہے اور تیسرا جائز ہے اس لیے کہ وہ امید کرتا ہے اس کے ساتھ زیادتی کی نیک وجہ پر اور کبھی مستحق ہوتا اگر ہو محتاج اور ہدیہ بھیجنے والا نہ تکلف کرے نہیں تو مکروہ ہوتا ہے اور کبھی ہوتا ہے سبب دوستی کے لیے اور اس کے عکس کی۔ رہی دوسری قسم پس اگر ہو گناہ کے لیے تو نہیں حلال ہے اور وہ رشوت ہے اور اگر اطاعت اور بندگی کے لیے ہو تو مستحب ہے اور اگر کسی جائز کام کے لیے ہو تو جائز ہے۔ لیکن اگر مہدی لہ حاکم نہ ہو اور اعانت ظلم کو روکنے کے لیے یا حق کے پہنچانے کے لیے ہو تو جائز ہے مگر مستحب ہے اس کو ترک کرنا۔ اور اگر حاکم ہو تو حرام ہے اور بیچ معنی اس چیز کے کہ ذکر کیا ہے اس کو عمر بن عبدالعزیز نے حدیث مرفوع ہے کہ عاملوں کے ہدیے غلول ہیں یعنی مال غنیمت میں خیانت کرنا۔ (فتح)

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِيْ وَجْهِيْ رَدَّهُ هَدِيَّتِيْ

۲۴۰۶۔ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ حضرت ﷺ کے اصحاب میں سے تھا کہ اس نے ایک جنگلی گدھا حضرت ﷺ کے پاس تحفہ بھیجا اور حضرت ﷺ ابواء یا ودان میں تھے یہ نام ہیں دو جگہوں کے پاس جحفہ کے اور حضرت ﷺ احرام باندھے تھے سو حضرت ﷺ نے اس کو پھیر دیا۔ صعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب حضرت ﷺ نے میرے ہدیے کے پھیر دینے سے میرے چہرے میں ملال دیکھا تو فرمایا کہ ہماری طرف سے آج تجھ کو پھیر دینا نہیں لیکن ہم تو احرام باندھے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ.

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے۔

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِيْ قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهٖ فَيَنْظُرَ يُهْدٰى لَهٗ أَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهٖ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا.

۲۴۰۷۔ ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ازدی مرد کو زکوۃ کے تحصیل کرنے پر عامل کیا اس کو ابن اتبیہ کہتے تھے سو جب آیا تو کہنے لگا کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ ملا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ بیٹھا اپنے باپ یا ماں کے گھر میں پس دیکھتا کہ اس کو ہدیہ بھیجا جاتا ہے یہ ملتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ نہ لے گا اس سے کوئی آدمی کچھ مگر کہ اس کو قیامت کے دن آئے گا اس کے ساتھ اس حال میں کہ اس کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوگا اگر اونٹ ہوگا تو اس کے لیے آواز ہوگی اور اگر گائے ہوگی تو اس کے لیے بھی آواز ہوگی یا بکری آواز کرتی ہوگی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھایا یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

فائدہ: مطابقت ان دونوں حدیثوں کی باب ظاہر ہے۔ اور رہی حدیث صعب کی پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا علت کو بیچ نہ قبول کرنے ہدیے کے۔ اس لیے کہ آپ احرام باندھے تھے اور محرم نہیں کھاتا جو کہ اس کے لیے شکار کیا جائے اور استنباط کیا ہے اس سے مہلب نے پھیر دینا ہدیہ اس شخص کا جس کا مال حرام ہو یا ظلم کے ساتھ معروف ہو۔ اور رہی حدیث ابو حمید کی پس اس لیے کہ عیب لگایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اتبیہ پر اس کے ہدیے کو قبول کرنے پر جو بھیجا گیا اس کی طرف اس لیے کہ وہ عامل تھا۔ اور یہ جو فرمایا کہ کیوں نہ بیٹھا اپنی ماں کے گھر میں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس حالت میں اس کو تحفہ دیا جائے تو مکروہ نہیں اس لیے کہ وہ بغیر شک کے ہوگا ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عاملوں کے ہدیوں کو بیت المال میں رکھا جائے اور یہ کہ عامل اس کا مالک نہیں ہوتا مگر یہ کہ طلب کرے اس کو اس کے لیے امام۔ (فتح)

بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ عِدَةً ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ وَقَالَ عَبِيْدَةُ إِنْ

جب کوئی چیز بخشے یا وعدہ کرے ہبہ کا پھر مر جائے پہلے اس کے کہ پہنچے وہ چیز طرف موہوب لہ کی۔ یعنی عبیدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَّاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدَى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي أَهْدَى وَقَالَ الْحَسَنُ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدَى لَهُ إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ.

نے کہا کہ اگر ہدیہ دینے والا مر جائے اور ہدیہ کو اپنے مال سے جدا کر دیا ہو یعنی مہدی لہ نے اس کو قبض کر لیا ہو اور حالانکہ مہدی لہ زندہ ہو یعنی وقت قبض کی تو وہ ہدیہ مہدی لہ کے وارثوں کے لیے ہے اور اگر اس کو اپنے مال سے جدا نہ کیا تھا تو وہ دینے والے کے وارثوں کے لیے ہے یعنی اور حسن نے کہا کہ جو ان دونوں میں سے پہلے مر جائے پس وہ ہدیہ مہدی لہ کے وارثوں کے لیے ہے جب کہ قبض کرے اس کو ایلچی اس کا۔

فائدہ: اسماعیلی نے کہا کہ یہ ترجمہ کسی حال سے ہبہ میں داخل نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ یہ قول اس کا بنا بر اس کے ہے کہ نہیں صحیح ہے ہبہ مگر قبض کے ساتھ نہیں تو ہبہ نہیں اور یہ اس کے مذہب کا مقتضی ہے۔ لیکن جو کہتا ہے کہ وہ بدون قبض کے ہے صحیح ہے نام رکھتا ہے اس کا ہبہ۔ اور شاید کہ بخاری نے اس طرف میلان کیا ہے اور اختلاف کا بیان آئندہ باب میں آئے گا۔ ابن بطال نے کہا کہ نہیں مروی ہے کسی سے سلف میں سے واجب ہونا قضا کا ساتھ وعدے کے یعنی مطلقا اور سوائے اس کے نہیں کہ نقل کیا گیا ہے مالک سے کہ واجب ہوتا ہے اس سے جو کہ ہو سبب سے۔ (فتح)

فائدہ: یہ پھرنا ہے اس سے طرف اس کی کہ قبض کرنا ایلچی کا مہدی الیہ کے قائم مقام ہے اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ ہدیہ نہیں منتقل ہوتا مہدی الیہ کی طرف مگر یہ کہ وہ خود اس کو قبض کرے یا وکیل اس کا۔ (فتح)

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ کہا مالک نے مانند قول حسن کی اور احمد اور اسحق نے کہا کہ اگر ہدیہ دینے والے کے ایلچی نے اس کو اٹھایا ہو اور اگر اس کو مہدی الیہ کے ایلچی نے اٹھایا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے تو عبیدہ کے قول کے معنی میں ایک حدیث بھی آ چکی ہے روایت کیا ہے اس کو احمد اور طبرانی نے ام کلثوم بنت ام سلمہ سے کہ جب حضرت ﷺ نے ام سلمہ سے نکاح کیا تو اس کو فرمایا کہ میں نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف ایک حلہ اور مشک کے اوقیے ہدیہ بھیجے تھے اور میں نہیں دیکھتا نجاشی کو مگر کہ مر گیا اور میں نہیں دیکھتا اپنے ہدیہ کو مگر کہ پھیرا گیا میری طرف پس اگر مجھ پر پھیرا گیا تو وہ تیرے لیے ہے۔ (فتح)

٢٤٠٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ

۲۴۰۸۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ بحرین سے مال آئے گا تو میں تجھ کو دوں گا اس طرح یعنی انگلی بھر بھر کر تین بار دوں گا سو بحرین سے مال نہ آیا یہاں تک کہ حضرت ﷺ کا انتقال ہوا یعنی پھر جب صدیق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ حَتّٰى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَبُوْ بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِيْ فَحَثٰى لِيْ ثَلَاثًا.

اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے پکارنے والے کو حکم کیا سو اس نے لوگوں میں پکارا کہ جس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو یا جس کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو تو ہمارے پاس آ کر ظاہر کرے سو میں ان کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال دینے کا وعدہ کیا تھا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو تین لپیں بھر کر دیں۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب فرض الخمس میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اسماعیلی نے کہا کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا وہ ہبہ نہیں تھا بلکہ وہ وعدہ تھا وصف پر یعنی دونوں ہاتھ بھر بھر کر لیکن جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کا خلاف ہونا جائز نہیں تو اتارا انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کو بجائے ضمان کے صحت میں فرق کرنے کے لیے درمیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے اس شخص سے کہ جائز ہے کہ وفا کرے یا نہ کرے۔ میں کہتا ہوں کہ وجہ وارد کرنے اس کے کی یہ ہے کہ اس نے اتارا ہے ہدیہ کو جب کہ نا قبض کیا جائے بجائے وعدے کے۔ اور تحقیق حکم کیا ہے اللہ نے وعدے کو پورا کرنے کا لیکن جمہور کہتے ہیں کہ وہ ندب پر محمول ہے۔ (فتح)

بَابُ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ.

کس طرح قبض کیا جائے غلام اور متاع کو۔ یعنی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تھا میں سوار ایک اونٹ بہت بھڑکنے والے پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خریدا اور فرمایا کہ وہ تیرے لیے ہے ای عبداللہ۔

فائدہ: یعنی جو کہ بخشا گیا ہے ابن بطال نے کہا کہ کیفیت قبض کی علماء کے نزدیک ساتھ سپرد کرنے وہب کے ہے اس چیز کی موہوب لہ کی طرف اور گھیرنا موہوب لہ کا اس کے لیے کہا اس نے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے اس میں کہ شرط صحت ہبہ کی سے گھیرنا ہے یا نہیں۔ پس حکایت کی اس نے خلاف کے اور تحریر اس کی یہ ہے کہ جمہور کا قول یہ ہے کہ وہ تمام نہیں ہوتا مگر ساتھ قبض کے۔ اور قدیم سے ہے کہ محض عقد سے صحیح ہو جاتا ہے اگرچہ نہ قبض کیا جائے اور یہی قول ہے ابو ثور اور داود کا اور احمد سے روایت ہے کہ صحیح ہوتا ہے بغیر قبض کے معین چیز میں نہ کہ عام چیز میں اور مالک سے بھی قدیم کی طرح روایت ہے اس نے کہا کہ قبض سے پہلے مر جائے اور تہائی سے زیادہ ہو تو وہ وارث کی اجازت کا محتاج ہے پھر ترجمہ کیفیت میں ہے نہ اصل عقد میں گویا کہ اس نے اشارہ کیا اس شخص کے قول کی طرف جو کہتا ہے کہ ہبہ میں شرط ہے حقیقت قبض کی نہ تخلیہ ہے۔ (فتح)

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب البیوع میں گذر چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٤٠٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَّلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

۲۴۰۹۔مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے قبا تقسیم کیے اور ان میں سے مخرمہ کو کچھ نہ دیا تو مخرمہ نے کہا کہ اے میرے چھوٹے بیٹے مجھے حضرت ﷺ کے پاس لے چل تو میں اس کے ساتھ چلا تو مخرمہ نے کہا کہ اندر جا اور حضرت ﷺ کو میرے لیے بلا تو میں نے حضرت ﷺ کو ان کے لیے بلایا تو حضرت ﷺ اس کی طرف نکلے اور حضرت ﷺ پر ان میں سے ایک قبا تھی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ قبا ہم نے تیرے لیے چھپا رکھی ہے تو مخرمہ نے اس کو دیکھا اور اس کو لیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا مخرمہ راضی ہوا؟ یعنی کیا تو مخرمہ راضی ہو گیا یا مخرمہ راضی ہوا؟

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب اللباس میں آئے گی۔

بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْاٰخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ.

یعنی اگر کوئی کسی کو کچھ بخشے اور دوسرا یعنی جس کو وہ چیز بخشی گئی اس کو قبض کرے اور نہ کہے کہ میں نے قبول کی۔

فائدہ: یعنی تو یہ جائز ہے۔اور نقل کیا ہے ابن بطال نے اس میں علماء کا اتفاق۔اور یہ کہ قبض کرنا ہبہ میں وہ نہایت قبول کرنا ہے اور غافل ہوا ہے ابن بطال شافعی کے مذہب سے کیونکہ شافعیہ ہبہ میں قبول کی شرط لگاتے ہیں یعنی اس میں یہ کہنا شرط ہے کہ میں نے قبول کیا سوائے ہدیہ کے مگر یہ کہ ہبہ ضمنیہ جیسا کہ کہے کہ اپنا غلام میری طرف سے آزاد کر دے پس وہ اس کی طرف سے آزاد کر دے پس تحقیق ہوتا ہے اس کے ملک میں بطور ہبہ کے اور اس کی طرف سے آزاد ہو جاتا ہے اور نہیں شرط ہے قبول کرنا اور مقابل اطلاق ابن بطال کے قول ماوردی کا ہے کہ کہا کہ حسن نے کہا کہ نہیں معتبر ہے قبول کرنا ہبہ میں مانند عتق کی اور کہا کہ یہ قول ہے کہ اس میں وہ تمام علماء کے مخالف ہوا ہے مگر یہ کہ مراد ہدیہ ہو علاوہ ازیں بیچ شرط ہونے قبول کے ہدیہ میں ایک وجہ ہے شافعیہ کے نزدیک۔(فتح)

٢٤١٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ

۲۴۱۰۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میں ہلاک ہوا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہلاک ہونے کا کیا سبب ہے؟ اس نے کہا کہ میں رمضان میں اپنی بیوی پر گرا یعنی اس سے صحبت کی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو گردن پاتا ہے کہ اس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ عَلٰى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.

آزاد کرے؟ اس نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ پس تو طاقت رکھتا ہے کہ روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے اس نے کہا کہ نہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس نے کہا کہ میں طاقت نہیں رکھتا ایک انصاری مرد ایک عرق (ایک ٹوکرا ہوتا ہے کھجوروں کے پتوں کا اس میں پندرہ چوسیری کھجوریں سماتی ہیں) لایا جس میں کھجوریں تھیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لے اور صدقہ کر یعنی محتاجوں کو دے تو اس نے کہا کہ کیا میں اس پر صدقہ کروں جو ہم سے زیادہ محتاج ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا مدینے کی دونوں طرف کی پتھریلی زمین کے درمیان ہم میں سے زیادہ کوئی محتاج نہیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جا اور وہ ٹوکرا اپنے گھر والوں کو کھلا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب الصیام میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے کھجوریں اس مرد کو دیں اور اس نے اس کو قبض کیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے اس کو قبول کیا پھر فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا۔ اور جو قبول کی شرط لگاتا ہے اس کے لیے جائز ہے کہ کہے کہ یہ ایک خاص واقعہ کا ذکر ہے پس نہیں حجت ہے اس میں اور نہیں تصریح کی اس میں قبول اور نہ اس کی نفی کے ساتھ۔ اور اعتراض کیا ہے اسماعیل نے اس کے ساتھ کہ حدیث میں یہ بات نہیں کہ وہ ہبہ تھا بلکہ شاید وہ صدقہ تھا تو حضرت ﷺ تقسیم کرنے والے ہوں گے نہ دینے والے اور پہلے گذر چکا ہے کہ یہ صدقہ کا مال تھا۔ اور شاید بخاری نے میلان کیا ہے اس طرف کہ اس میں کچھ فرق نہیں۔ (فتح)

بَابُ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلٰى رَجُلٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهٗ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهٖ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ أَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

جب کوئی مرد اپنا قرض بخش دے اس کو جس پر اس کا قرض ہو۔ یعنی اور شعبہ نے حکم سے کہا کہ وہ جائز ہے یعنی بخشنا قرض کا قرض دار کو۔ یعنی اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک قرض دار کو قرض بخش دیا یعنی اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس پر کسی مسلمان کا حق ہو تو چاہیے کہ اس کو دے دے یا اس کو بخشوا لے اور یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَآئَهُ أَنْ يَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَآئِطِيْ وَ يُحَلِّلُوْا أَبِيْ

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا باپ شہید ہوا اور اس پر قرض تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے کہا کہ میرے باپ کی کھجوریں قبول کریں اور باقی قرض میرے باپ کو بخش دیں۔

فائدہ: یعنی تو صحیح ہے اور اگرچہ نہ قبض کیا ہو اس نے اس کو اس سے۔ ابن بطال نے کہا کہ نہیں ہے اختلاف علماء کے درمیان بیچ صحت بری کرنے کے قرض سے جب کہ وہ بری ہونے کو قبول کرے اور اس میں اختلاف ہے کہ اگر اس کا ایک مرد پر قرض ہو اور وہ اپنا وہ قرض دوسرے کسی کو بخش دے تو یہ صحیح ہے یا نہیں۔ سو جو ہبہ کے صحیح ہونے میں قبض کو شرط کہتا ہے اس کو صحیح نہیں کہتا اور جو شرط نہیں کرتا وہ اس کو صحیح کہتا ہے لیکن شرط کی ہے مالک نے یہ کہ سپرد کرے اس کی طرف قرض کے وثیقہ کو اور گواہ کرے اس کے لیے ساتھ اس کے اپنی جان پر یا گواہی دے اس کے ساتھ اور اطلاع دے اس کو اگر نہ ہو اس کے ساتھ وثیقہ۔ اور شافعیہ کے نزدیک اس میں ایک وجہ ہے اور جزم کیا ہے ماوردی نے باطل ہونے کے ساتھ اور صحیح کہا ہے اس کو غزالی نے اور جو اس کے تابع ہے اور عمران وغیرہ نے اس کو صحیح کہا ہے کہتے ہیں کہ خلاف مرتب ہے بیع پر پس اگر ہم کہیں کہ قرض کا بیچنا غیر قرض دار کے ہاتھ میں صحیح ہے تو ہبہ بطرق اولی جائز ہوگا اور اگر ہم اس کو منع کریں تو ہبہ میں دو وجہیں ہیں۔ (فتح)

فائدہ: وجہ دلالت کی اس حدیث سے ہبہ کے قرض کے جواز کے لیے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برابری کی درمیان اس کے کہ دے اس کو یا اس سے بخشا لے اور نہ شرط لگائی بخشا لینے میں قبض کو۔ (فتح)

٢٤١١۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيَ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيْدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَآءُ فِيْ حُقُوْقِهِمْ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَآئِطِيْ وَيُحَلِّلُوْا أَبِيْ فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَآئِطِيْ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ

٢٤١١۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ جنگ احد کے دن شہید ہوئے تو قرض خواہوں نے اپنے حق کا سخت تقاضہ کیا سو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا سو میں نے آپ سے کلام کیا کہ قرض خواہوں نے سخت تقاضا کیا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ میرے باغ کا سب میوہ قبول کریں اور باقی قرض میرے باپ کو بخش دیں تو انہوں نے نہ مانا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرا باغ نہ دیا یعنی اس کا میوہ اور نہ اس کو ان کے لیے درختوں سے توڑا یعنی اس کو ان پر تقسیم نہ کیا لیکن فرمایا کہ میں کل صبح کو تیرے پاس آؤں گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو ہمارے پاس تشریف لائے اور کھجوروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلٰكِنْ قَالَ سَأَغْدُوْ عَلَيْكَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِيْ ثَمَرِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوْقَهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمَعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَّا عُمَرُ فَقَالَ أَلَّا يَكُوْنُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ.

کے درختوں میں گھومے اور ان کے میوے میں برکت کی دعا کی پھر میں نے ان کو کاٹا سو میں نے ان کا سب حق ان کو ادا کر دیا اور ان کا کچھ میوہ ہمارے لیے باقی رہا پھر میں حضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ کو اس کی خبر دی تو حضرت ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا اور حالانکہ وہ بیٹھے تھے کہ اے عمر سن تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ برکت کیوں نہ ہو تحقیق ہم نے جانا ہے کہ آپ بے شک اللہ کے رسول ہیں قسم ہے اللہ کی آپ بے شک اللہ کے رسول ہیں۔

فائدہ: پکڑا جاتا ہے ترجمہ اس قول سے کہ حضرت ﷺ نے ان کے قرض خواہوں سے کہا کہ اس کے باغ کا میوہ قبول کریں اور باقی قرض معاف کر دیں پس اگر وہ قبول کرتے تو باقی قرض سے اس کا ذمہ پاک ہو جاتا اور ہوتا ترجمہ کے معنی میں۔ اور قرض کا ہبہ کرنا ہے اور اگر یہ جائز نہ ہوتا تو حضرت ﷺ اس کو طلب نہ کرتے۔ (فتح)

بَابُ هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ وَقَالَتْ أَسْمَآءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ وَرِثْتُ عَنْ أُخْتِيْ عَائِشَةَ مَالًا بِالْغَابَةِ وَقَدْ أَعْطَانِيْ بِهٖ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا.

باب ہے بیان میں ہبہ کرنے ایک شخص کے جماعت کے لیے یعنی اور اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق کو کہا کہ میں وارث ہوئی ہوں اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک مال کی غابہ میں کہ نام ہے ایک جگہ کا پاس مدینے کے اور معاویہ نے مجھ کو اس کے بدلے ایک لاکھ درہم یا دینار دیا ہے پس وہ سب تمہارے لیے ہے۔

فائدہ: یعنی جائز ہے اگرچہ مشترک چیز ہو۔ ابن بطال نے کہا کہ امام بخاری کی غرض یہ ثابت کرنا ہے کہ مشترک چیز کا ہبہ کرنا درست ہے اور یہی قول جمہور کا ہے برخلاف ابو حنیفہ کے اسی طرح مطلق چھوڑا ہے اس نے اس کو اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ وہ اپنے اطلاق پر نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ فرق کیا جاتا ہے مشترک چیز کے ہبہ میں اس چیز کے کہ تقسیم ہو سکے اور درمیان اس کے جو تقسیم نہ ہو سکے اور اعتبار ساتھ اس کے وقت قبض کے ہے نہ کہ وقت عقد کے۔ (فتح)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مشترک چیز کا ہبہ کرنا درست ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٤١٢۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ.

۲۴۱۲۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور آپ کی دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور آپ کی بائیں طرف بوڑھے لوگ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے کہا کہ اگر تو مجھے اجازت دے تو میں ان کو دوں تو اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہوں میں کہ مقدم کروں کسی کو اپنے حصے پر کہ میں نے آپ سے پایا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ اس کے ہاتھ میں دیا۔

فائدہ: یہ حدیث شرب میں گزر چکی ہے اور اس کی پوری شرح اشربہ میں آئے گی۔ اور اسماعیلی نے کہا کہ حدیث ترجمہ کے موافق نہیں اور یہ بطور افاقت کے ہے اور حق جیسا کہ ابن بطال نے کہا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے سوال کیا یہ کہ اپنا حصہ بوڑھوں کو بخشے اور اس کا حصہ اس سے مشترک تھا جدا نہ ہوا تھا پس معلوم ہوا کہ مشترک چیز کا ہبہ کرنا درست ہے، واللہ اعلم۔

بَابُ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ وَالْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ.

باب ہے بیان میں ہبہ مقبوضہ اور غیر مقبوضہ کے اور مقسومہ اور غیر مقسومہ کے۔ یعنی تحقیق ہبہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے اصحاب نے ہوازن کے لیے وہ چیز کہ غنیمت لائی تھی ان سے اور وہ تقسیم نہ ہوئی تھی۔

فائدہ: جہاں تک ہبہ مقبوضہ کی بات ہے یعنی اس چیز کا ہبہ کرنا جو کہ ہبہ کرنے والے کے قبضے میں ہو پس گزر چکا ہے اس کا حکم یعنی پہلے بابوں میں۔ اور رہی غیر مقبوضہ کی بات پس قبض سے مراد قبض حقیقی ہے اور رہا قبض تقدیری پس نہیں ہے کوئی چارہ اس سے اس لیے کہ جس چیز کو ذکر کیا ہے اس نے ہبہ غنیمت کرنے والوں میں سے ہوازن کے ایلچیوں کے لیے وہ چیز کہ غنیمت لائے تھے اس کو پہلے اس سے کہ تقسیم کریں ان کے درمیان اور قبض کریں اس کو پس اس میں نہیں ہے حجت ہبہ کے صحیح ہونے پر بغیر قبض کے اس لیے کہ قبض کرنا ان کا ان کو باعتبار تقدیر کے واقع ہوا تھا یا باعتبار گھیرنے ان کے ان کے لیے مشترک پر۔ ہاں بعض علماء کہتے ہیں کہ شرط ہے ہبہ میں واقع ہونا قبض حقیقی کا اور نہیں کفایت کرتا قبض تقدیری بخلاف بیع کے اور وہ ایک وجہ ہے شافعیہ کے لیے۔ اور رہا ہبہ کرنا مقسوم چیز کا پس اس کا حکم واضح ہے۔ اور رہا ہبہ کرنا اس چیز کا کہ تقسیم نہیں ہوئی پس یہ مقصود ہے اس جگہ ساتھ اس ترجمہ کے اور یہ مسئلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہبہ مشاع کا ہے اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ ہبہ مشترک چیز کا درست ہے خواہ شریک کے لیے ہو یا اس کے غیر کے لیے، برابر ہے تقسیم ہو یا تقسیم نہ ہو اور ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ نہیں صحیح ہے چیز کا اس چیز سے کہ تقسیم کی جائے مشترک ہونے کی حالت میں نہ شریک سے نہ اس کے غیر سے۔ (فتح)

فائدہ: یہ قول بخاری کے اجتہاد سے ہے۔

٢٤١٣ـ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ.

۲۴۱۳۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں آیا تو آپ نے میرا حق مجھ کو ادا کیا اور کچھ مجھ کو اس پر زیادہ دیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الشروط میں آئے گی۔

٢٤١٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أُرَاهُ فَوَزَنَ لِيْ فَأَرْجَحَ فَمَا زَالَ مَعِيْ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّأْمِ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

۲۴۱۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک سفر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اونٹ بیچا سو جب ہم مدینے میں آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں آ اور دو رکعت نماز پڑھ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے مول تولا اور زیادہ تولا پس ہمیشہ رہی اس سے ساتھ میرے کوئی چیز یہاں تک کہ پہنچے اس کو اہل شام دن حرہ کے یعنی جس دن کہ یزید نے اہل مدینہ سے لڑائی کی تھی۔

٢٤١٥ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهِ غُلَامٌ وَّعَنْ يَّسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا أُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهٗ فِيْ يَدِهٖ.

۲۴۱۵۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور آپ کی داہنی طرف ایک لڑکا تھا اور آپ کی بائیں طرف بوڑھے لوگ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے کہا کہ کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں دودھ ان کو دوں تو لڑکے نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہیں مقدم کروں گا میں کسی کو اپنے حصے پر جو میں نے آپ سے پایا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ اس کو دیا۔

فائدہ: اس حدیث کی توجیہ پہلے گذر چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهٖ أَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوْا لَهٗ سِنًّا فَأَعْطُوْهَا إِيَّاهُ فَقَالُوْا إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ فَاشْتَرُوْهَا فَأَعْطُوْهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَآءً.

۲۴۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس کے ایذا دینے کا ارادہ کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اس لیے کہ حق دار کو کلام کرنے کی جگہ ہے اور فرمایا کہ اس کو اس کے برابر کے اونٹ کا اونٹ خرید دو تو اصحاب نے کہا کہ ہم اونٹ نہیں پاتے مگر زیادہ تر اس کی عمر سے یعنی اس کا اونٹ چھوٹا تھا اور یہ بڑی عمر کا اونٹ ہے پس فرمایا کہ اس کو خرید و اور اس کو دو پس تم لوگوں میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بہتر ہو۔

فائدہ: یہ حدیث قرض کے باب میں گذر چکی ہے اور اس کی یہی توجیہ ظاہر ہے۔

بَابُ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ.

جب جماعت کسی قوم کے لیے ہبہ کرے یا ایک مرد جماعت کے لیے ہبہ کرے تو جائز ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ایک مرد جماعت کے لیے ہبہ کرے تو اس زیادتی کی حاجت نہیں اس لیے کہ اس کا باب علیحدہ پہلے گذر چکا ہے۔ (فتح)

۲۴۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ جَآئَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۱۷۔ مروان اور مسور رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قوم ہوازن کے ایلچی مسلمان ہو کر آئے اور آپ سے سوال کیا کہ ہمارے مال اور ہمارے قیدی ہم کو پھیر دیجیے تو اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میرے ساتھ وہ شخص ہیں جن کو تم دیکھتے ہو اور بہت پیاری میرے نزدیک وہ بات ہے جو بہت سچی ہو سو ایک چیز اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال یعنی دونوں چیزیں تم کو نہیں ملیں گی اور بے شک میں نے تمہاری انتظار کی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اوپر دس راتیں ان کی انتظار کی تھی جب کہ طائف سے پھرے سو جب ان کو ظاہر ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَآدٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰٓؤُلَآءِ جَآئُوْنَا تَآئِبِيْنَ وَإِنِّيْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيْهِ مِمَّنْ لَّمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَآؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا. وَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ هٰذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِيْ فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا.

پھیرنے والے کے ان کو مگر ایک چیز تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدی اختیار کرتے ہیں یعنی ہم کو ہمارے قیدی پھیر دیجیے تو حضرت ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے یعنی خطبہ کے لیے اور تعریف کی اللہ کہ ساتھ اس چیز کے کہ اس کو لائق ہے پھر فرمایا حمد اور صلوۃ کے بعد پس تحقیق تمہارے یہ بھائی آئے ہمارے پاس پس توبہ کر کے مسلمان اور میں نے مناسب جانا کہ ان کے قیدی یعنی بیوی لڑکے ان کو پھیر دوں سو جو شخص تم میں سے چاہے کہ خوشی سے پھیر دے تو چاہیے کہ اس پر عمل کرے اور جو شخص تم میں سے چاہے کہ اپنے حصے پر بنا رہے یہاں تک کہ بدلہ دیں ہم اس کو اس مال سے جو اول اللہ ہم کو عنایت کرے تو چاہیے کہ کرے تو لوگوں نے کہا ہم خوش ہوئے ساتھ اس کے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ تم لوگوں میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی سو تم پھر جاؤ تا کہ تمہارے چوہدری تمہارا حال ہم سے ظاہر کریں سو لوگ پھر گئے تو ان کے چوہدریوں نے ان سے کلام کیا پھر حضرت ﷺ کے پاس پھر کر آئے اور آپ کو خبر دی کہ وہ راضی ہوئے ہیں ساتھ اس کے اور اجازت دی ہے قیدیوں کے پھیر دینے کی پس یہ ہے جو کہ ہم کو ہوازن کے قیدیوں کے حال سے پہنچا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب المغازی میں آئے گی اور وجہ دلالت کی اس سے اصل ترجمہ کے لیے ظاہر ہے اور اس لیے کہ غنیمت لانے والوں نے اور حالانکہ وہ جماعت تھی ہبہ کیا بعض غنیمت کو قوم ہوازن کے لیے۔ اور رہی دلالت دوسری زیادتی کے لیے کہ حضرت ﷺ کے لیے ایک حصہ معین تھا تو وہ حضرت ﷺ نے ان کو بخش دیا۔

بَابُ مَنْ أُهْدِيَ لَهٗ هَدِيَّةٌ وَّعِنْدَهٗ جُلَسَآؤُهٗ فَهُوَ أَحَقُّ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جُلَسَآئَهٗ شُرَكَآءُ وَلَمْ يَصِحَّ.

جب کسی کو ہدیہ بھیجا جائے اور اس کے پاس اس کے ہم نشین ہوں تو زیادہ حقدار ہے ساتھ اس کے ان سے یعنی اور ذکر کیا جاتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اس کے ہم نشین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے شریک ہیں اور یہ روایت صحیح نہیں ہوئی۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہو تو وہ محمول ہے مذہب پر قلیل اور تھوڑے ہدیوں میں اور وہ چیز کہ جاری ہوئی ہے اس میں عادت ساتھ ترک کرنے جھگڑے کے اور اس کے اس قول میں شبہ ہے اس لیے کہ اگر صحیح ہو تو اعتبار عام لفظ کا ہوگا پس نہ خاص کیا جائے گا تھوڑا بہت سے مگر ساتھ دلیل کے اور لیکن حمل کرنا اس کا مذہب پر پس واضح ہے۔ (فتح)

۲۴۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَآءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالُوْا لَهُ فَقَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

۲۴۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معین عمر کا اونٹ لیا یعنی قرض تو قرض خواہ تقاضا کرتا آیا تو اصحاب رضی اللہ عنہم نے اس کو کہا کہ تقاضا میں شدت نہ کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقدار کے لیے جگہ ہے کہنے کی پھر ادا کیا اس کو اونٹ بہتر اس کے اونٹ سے اور فرمایا کہ تم لوگوں میں بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بہتر ہو۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح قرض لینے میں گذر چکی ہے اور وجہ دلالت کی اس سے ترجمہ پر یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ والے کو اس کے حق سے کچھ زیادہ ہبہ کیا اور نہ شریک ہوا اس کو اس میں غیر اس کا اور یہ پھرنا ہے بخاری سے طرف اس کی کہ حکم ہدیہ اور ہبہ کا ایک ہے۔ وقد تقدم مافیه (فتح)

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ أَبُوْهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ.

۲۴۱۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کے ایک اونٹ بہت بھڑکنے والے پر سوار تھا سو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ جاتا تھا تو ان کے باپ یعنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اے عبداللہ! حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کوئی نہیں بڑھتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تو اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ آپ کے لیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خریدا پھر فرمایا کہ وہ تیرے لیے ہے اے عبداللہ سو کر ساتھ اس کے جو کچھ کہ چاہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث کی شرح بیوع میں گذر چکی ہے اور وہ وجہ دلالت کی اس سے ظاہر ہے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ظاہر ہوا۔ اور اسماعیلی نے اس میں نزاع کی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ امام بخاری نے ارادہ کیا ہے الحاق مشاع کا اس میں ساتھ غیر مشاع کے اور الحاق قلیل کا ساتھ کثیر کے فارق کے نہ ہونے کی وجہ سے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا وَهَبَ بَعِيْرًا لِّرَجُلٍ وَّهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَّقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ فَابْتَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ.

جب کوئی کسی مرد کو اونٹ بخشے اور حالانکہ وہ اس پر سوار ہو تو وہ جائز ہے یعنی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور میں ایک اونٹ بہت بھڑکنے والے پر سوار تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بیچا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تیرے لیے ہے اے عبداللہ۔

فائدہ: یعنی تخلیہ بجائے نقل کے ہے پس ہوگی یہ قبض پس صحیح ہوگا ہبہ اور اس کی توجیہ پہلے گذر چکی ہے۔ (فتح)

فائدہ: یہ حدیث کتاب البیوع میں گذر چکی ہے۔

بَابُ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا.

باب ہے بیان میں ہدیہ دینے اس چیز کے کہ مکروہ ہے پہننا اس کا۔

فائدہ: اور مراد ساتھ کراہت کے عام ہے اس سے کہ تحریم کے لیے ہو یا تنزیہ کے لیے اور ہدیہ دینا اس چیز کا کہ اس کا پہننا جائز نہیں جائز ہے پس تحقیق اس کے مالک کے لیے جائز ہے تصرف کرنا اس میں ساتھ بیع اور ہبہ کے اس کے لیے جس کو اس کا پہننا جائز ہے مانند عورتوں کی اور سمجھا جاتی ہے ترجمہ سے اشارہ منع ہونے کی طرف اس چیز کے کہ نہیں استعمال کی جاتی ہرگز مردوں اور عورتوں کے لیے مانند برتنوں کھانے پینے کے چاندی سونے سے۔ (فتح)

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَآءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ

۲۴۲۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک جوڑا ریشمی خط دار یعنی چادر اور تہبند دیکھا تو اس نے کہا کہ یا حضرت! اگر آپ اس کو خریدیں اور اس کو جمعہ کے دن اور ایلچیوں کے لیے پہنا کریں یعنی جب کہیں سے ایلچی آئے تو بہتر ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَتْ حُلَلٌ فَأَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَّقَالَ أَكَسَوْتَنِيْهَا وَقُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّيْ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَّهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا.

فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہو پھر ریشمی جوڑے آئے تو حضرت ﷺ نے ان سے ایک جوڑا عمر رضی اللہ عنہ کو دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت کیا آپ نے مجھ کو حلہ پہنایا ہے اور آپ نے عطارد کے حلے کے حق میں کہا تھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو ریشمی حلہ اس لیے نہیں دیا کہ تو اس کو پہنے تو پہنایا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو کہ مکہ میں تھا اور مشرک تھا۔

فائدہ: مناسبت اس کی باب کے ساتھ ظاہر ہے۔(فتح)

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَآءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا مَّوْشِيًّا فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَأْمُرْنِيْ فِيْهِ بِمَا شَآءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهٖ إِلٰى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ.

۲۴۲۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آئے اور ان کے پاس اندر نہ گئے اور علی رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ حضرت ﷺ آئے تھے اور بغیر میرے دیکھنے کے پلٹ گئے تو علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت ﷺ ذکر کی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس کے دروازے پر ایک پردہ خط دار دیکھا اور فرمایا کہ مجھ کو دنیا سے کیا غرض ہے پھر علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور حضرت ﷺ کا یہ قول ان سے ذکر کیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ چاہیے کہ حکم کریں مجھ کو اس میں جو کچھ کہ چاہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بھیجے اس کو طرف اہل بیت فلاں کی کہ ان کو اس کی حاجت ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکروہ ہے داخل ہونا اس گھر میں جس میں مکروہ چیز ہو اور مہلب وغیرہ نے کہا کہ مکروہ رکھا حضرت ﷺ نے اپنی بیٹی کے لیے جو کہ مکروہ رکھا اپنے نفس کے لیے جلدی دی جانے ستھری چیزوں کے سے دنیا میں نہ یہ کہ دروازے کا پردہ حرام ہے۔(فتح)

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ

۲۴۲۲۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو ایک جوڑا ریشمی ہدیہ بھیجا تو میں نے حضرت ﷺ کے چہرے میں غصہ دیکھا سو میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدٰى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَآءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَآئِيْ.

کیا یعنی ان کو اوڑھنیاں بنا دیں۔

فائدہ: اور مناسبت اس حدیث کی باب سے ظاہر ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول سے کہ میں نے آپ کے چہرے میں غصہ دیکھا پس تحقیق دلالت کرتا ہے اس پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پہننا اس کے لیے مکروہ جانا باوجود کہ آپ نے اس کو ان کی طرف ہدیہ بھیجا۔ (فتح)

بَابُ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَام بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ فَقَالَ أَعْطُوْهَا آجَرَ وَأُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ وَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَآءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ.

مشرکین سے ہدیہ کا قبول کرنا یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ابرہیم علیہ السلام نے سارہ یعنی اپنی بیوی کے ساتھ ہجرت کی سو ایک گاؤں میں داخل ہوئے جس میں ایک بادشاہ ظالم تھا تو اس نے کہا کہ اس کو خدمت کے لیے آجر دو یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری ہدیہ بھیجی گئی جس میں زہر ملا تھا یعنی اور ابوحمید نے کہا کہ ایلہ کے بادشاہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر سفید ہدیہ بھیجی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چادر پہنائی یعنی بطور انعام کے اور اس کے شہر کی حکومت اس کو لکھ دی۔

فائدہ: یعنی جائز ہے اور شاید کے بخاری نے اشارہ کیا ہے کہ جو حدیث مشرک کے ہدیہ کے پھیر دینے میں آئی ہے وہ ضعیف ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مشرک نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدیہ بھیجا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی ہدیہ بھیجی گئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مشرکین کی جھاگ سے منع ہوا ہوں ترمذی اور ابن خزیمہ نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور وارد کی بخاری نے کئی حدیثیں جو جواز پر دلالت کرتی ہیں۔ سو طبری نے تطبیق دی ہے ان کے درمیان بایں طور کہ منع وہ ہے جو خاص آپ کو ہدیہ بھیجا گیا اور جائز وہ ہے جو مسلمانوں کے لیے ہدیہ بھیجا گیا اور اس میں نظر ہے اس لیے کہ جواز کی دلیلوں کے جملہ سے وہ چیز ہے کہ اس میں خاص آپ کے لیے ہدیہ واقع ہوا ہے۔ اور اس کے غیر نے یہ تطبیق دی ہے کہ منع اس کے حق میں ہے کہ امید کی جائے اس کے ساتھ الفت دینے اس کے کی اسلام پر اور یہ تطبیق قوی تر ہے پہلی تطبیق سے۔ اور بعض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ قبول کرنا اس کے حق میں محمول ہے جو اہل کتاب سے ہو اور پھیر دینا اس شخص پر ہے جو بت پرست ہو اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ کا خاصہ ہے آپ کے سوا کسی حاکم کو اس کا قبول کرنا درست نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ منع کی حدیثیں منسوخ ہیں ساتھ قبول کی حدیثوں سے اور بالعکس دعوی کرتے ہیں اور یہ تینوں جواب ضعیف ہیں پس نسخ نہیں ثابت ہوتا احتمال کے ساتھ اور نہ تحقیق۔

فائدہ: یہ حدیث پوری احادیث الانبیاء میں آئے گی۔ اور وجہ دلالت کی اس سے ظاہر ہے اور وہ مبنی ہے اس پر کہ پہلے لوگوں کی شریعت ہمارے لیے شریعت ہے جب کہ نہ وارد ہوئی ہو ہماری شریعت میں وہ چیز کہ جو اس کے مخالف ہو خاص کر جب کہ ہماری شریعت سے اس کا انکار وارد نہ ہوا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث آئندہ آئے گی۔

فائدہ: ایلہ ایک شہر معروف کا نام ہے یعنی سمندر کے کنارے پر اس راہ میں جس سے مصر کے لوگ مکے کو آتے ہیں اور اب وہ خراب اور ویران ہے وہاں کوئی آدمی نہیں بستا۔

۲۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا. وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِنَّ أُكَيْدِرَ دُوْمَةَ أَهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۴۲۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کو ایک جبہ سندس کا ہدیہ بھیجا گیا اور حضرت ﷺ ریشم کے استعمال کرنے سے منع فرماتے تھے تو لوگوں نے اس سے تعجب کیا تو فرمایا کہ قسم اس کی جس کے بازو میں میری جان ہے کہ البتہ بہشت میں سعد بن معاذ کا رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہے اور سعید نے قتادہ سے روایت کی کہ انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ اکیدر دومہ نے حضرت ﷺ کو ہدیہ بھیجا۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب اللباس میں آئے گی۔ اور مراد بخاری کی بیان کرنا اس شخص کا ہے جس نے ہدیہ بھیجا حضرت ﷺ کو تا کہ ظاہر ہو مطابقت اس کی ترجمہ کے ساتھ۔

فائدہ: دومہ ایک شہر کا نام حجاز اور شام کے درمیان قریب تبوک کے اس میں کھجوریں ہیں اور کھیتی ہے اور قلعہ دس منزل ہے مدینے سے اور اکیدر اس کا بادشاہ تھا نصرانی مذہب رکھتا تھا حضرت ﷺ نے خالد کو کچھ لشکر دے کر بھیجا وہ اس کو قید کر کے لے آئے اس نے جزیہ دینا قبول کیا تو حضرت ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٤٢٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا فَقِيْلَ أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۴۲۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکری بھنی ہوئی لائی جس میں زہر ملا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کھایا پھر لوگ اس کو پکڑ لائے تو انہوں نے کہا کہ کیا ہم اس کو مار نہ ڈالیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تالو میں اس کا اثر پاتا تھا یعنی کبھی کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تاثیر سے بیمار ہو جاتے تھے یا آپ کے چہرے میں اس کی تاثیر پاتا تھا بسبب متغیر ہونے رنگ اس کے کے زہر کی تاثیر سے۔

٢٤٢٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُّشْوٰى وَ ايْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلَاثِيْنَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَ إِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ

۲۴۲۵۔ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سوتیس آدمی تھے یعنی سفر میں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ اناج ہے پس ناگہاں ایک مرد کے پاس ایک صاع یا مانند اس کی اناج تھا یعنی آٹا پس گوندھا گیا پھر ایک مشرک مرد پراگندہ بال دراز قد بکریاں ہانکتا لایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو بیچتا ہے یا ہبہ کرتا ہے اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری خریدی پھر وہ ذبح کی گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلیجے کے بھوننے کا حکم دیا اور قسم ہے اللہ کی کہ ایک سوتیس آدمی میں کوئی نہ تھا مگر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کے کلیجے سے ایک ٹکڑا کاٹ کر دیا اگر حاضر تھا تو خود اس کو دیا اور اگر غائب تھا تو اس کے لیے رکھ چھوڑا۔ پھر اس کے گوشت سے دو کاسے بھرے تو سب نے کھایا اور ہم آسودہ ہوئے اور دونوں کاسوں میں کچھ گوشت باقی رہا سو ہم نے اس کو اونٹ پر اٹھایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوْا أَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ أَوْ كَمَا قَالَ.

فائدہ: احتمال ہے کہ سب نے اکٹھے ہو کر دونوں پیالوں پر کھایا ہو پس اس میں دوسرا معجزہ ہو گا کہ ان میں سب لوگوں کے ہاتھ یکبارگی سما گئے اور احتمال ہے کہ انہوں نے اس سے فی الجملہ کھایا عام تر اجتماع اور افتراق سے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرک کے ہدیے کا قبول کرنا جائز ہے اس لیے کہ حضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو بیچتا ہے یا ہدیہ دیتا ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کہتا ہے کہ بت پرست کے ہدیے کو نہ قبول کیا جائے اور کتابی کے ہدیے کو قبول کیا جائے تو اس کا قول فاسد ہے اس لیے کہ یہ گنوار بت پرست تھا۔ اور اس میں اچھا سلوک کرنا ہے ضرورت کے وقت اور ظاہر ہونے برکت کے وقت جمع ہونے کھانے پر اور قسم کھانی ہے تاکید خبر کے لیے اگرچہ مخبر صادق ہو۔ اور اس میں معجزہ ظاہر اور نشانی باہرہ کہ جو اناج صاع کی مقدار سے کم تھا وہ بہت ہو گیا اور اسی طرح گوشت بھی بہت ہو گیا یہاں تک کہ اتنے آدمیوں نے کھایا اور پھر بچ بھی گیا۔ (فتح)

بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾.

مشرکین کو ہدیہ بھیجنے کا بیان یعنی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں منع کرتا تم کو اللہ ان لوگوں سے کہ نہیں لڑتے تم سے امر دین میں اور نہیں نکالتے تم کو اپنے گھروں سے یہ کہ نیکی کرو ان کے ساتھ اور عدل کرو طرف ان کی ساتھ پورا کرنے وعدے کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔

فائدہ: اور مراد اس سے بیان اس شخص کا ہے جس کے ساتھ ان میں سے نیکی کرنی جائز ہے اور یہ کہ ہدیہ دینا مشرک نہ مطلق منع ہے اور نہ مطلق ثابت ہے پھرنے کی اور صلہ رحمی اور احسان کرنا محبت اور دوستی کو مستلزم نہیں جس کی ممانعت آچکی ہے اس آیت میں کہ نہ پائے تو ان لوگوں کو جو اللہ اور آخرت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں کہ دوست رکھیں اس شخص کو جو اللہ اور رسول کو دشمن رکھے اس لیے کہ وہ عام ہے اس کے حق میں جو لڑے اور جو نہ لڑے۔ (فتح)

۲۴۲۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلٰى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَآئَكَ الْوُفُوْدُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْآخِرَةِ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلٰى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّيْ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيْعُهَا أَوْ تَكْسُوْهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلٰى أَخٍ لَهٗ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمَ.

۲۴۲۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کے پاس ایک جوڑا ریشمی بکتا دیکھا تو انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ اس جوڑے کو خرید لیں کہ اس کو جمعہ کے دن پہنا کریں اور جب کہ آپ کے پاس ایلچی آئیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قسم کے جوڑے لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک جوڑا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کو کس طرح پہنوں اور حالانکہ آپ نے اس سے منع کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر میں نے اس کو تیرے پاس اس لیے نہیں بھیجا کہ تو اس کے پہنے بلکہ بیچے تو اس کو یا پہنائے کسی کو۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے بھائی کی طرف مکہ میں بھیجا پہلے اس سے کہ مسلمان ہو۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہاں اس قول سے یہ ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے بھائی کی طرف مکے میں بھیجا اس سے کہ مسلمان ہو اور یہ بھائی ان کا ماں کی طرف سے تھا یا رضاعی بھائی تھا۔ (فتح)

۲٤۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ أُمَّكِ.

۲۴۲۷۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں میرے پاس آئی اور وہ مشرک تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم پوچھا اور حالانکہ وہ اسلام سے منہ پھیرنے والی ہے کہ کیا پس میں اس سے سلوک کروں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اپنی ماں سے سلوک کر۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر رشتہ دار کے ساتھ مال وغیرہ سے اچھا سلوک کیا جائے جیسا کہ مسلمان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے اور اس سے استنباط کیا جاتا ہے کہ واجب ہے نفقہ ماں یا کافر کا اگرچہ اولاد مسلمان ہو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہ جائز ہے معاملہ کرنا اہل حرب سے بیچ وقت امن کے اور سفر کرنا قربت والے کی زیارت کے لیے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم قتل کی آیت سے منسوخ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آیت ﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾ الآية اس کے حق میں اتری اور بعض کہتے ہیں کہ مشرکین کے حق میں اتری جو مسلمانوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے تھے اور ان دونوں میں منافات نہیں اس لیے کہ سبب خاص ہے اور لفظ عام ہے پس شامل ہوگا ہر اس شخص کو کہ اسماء کی ماں کے معنی میں ہو۔ (فتح)

بَابُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ.

نہیں حلال ہے کسی کو کہ اپنے ہبہ اور صدقہ میں رجوع کرے۔

فائدہ: اسی طرح یقین کیا ہے بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ حکم کے اس مسئلہ میں دلیل کے قوی ہونے کی وجہ سے اس کے نزدیک اس میں اور باب الهبة للوالدين پہلے گذر چکا ہے کہ اس نے اشارہ کیا ہے ترجمہ میں کہ باپ کو اپنی اولاد کے ہبہ میں رجوع کرنا درست ہے پس ممکن ہے کہ اس کے نزدیک باپ کو رجوع کرنا صحیح ہے ہو اگرچہ بغیر عذر کے حرام ہے۔ اور اختلاف کیا ہے خلف نے اصل مسئلہ میں اور ہم نے ان کے مذاہب کی تفصیل کی طرف اشارہ کیا ہے اور نہیں فرق ہے حکم میں ہدیہ اور ہبہ کے درمیان مگر صدقہ میں اتفاق کیا ہے انہوں نے اس پر کہ نہیں جائز ہے رجوع کرنا بیچ اس کے بعد قبض کے۔ (فتح)

۲۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ.

۲۴۲۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کی مثل ہے کہ اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نہیں جانتا قے کو مگر حرام۔

۲۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهِ.

۲۴۲۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہے ہم کو مثل بری اپنی بخشی چیز کا پھیر لینے والا کتے کی مثل ہے کہ اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ نہیں لائق ہم کو مثل بری تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم مسلمانوں کے گروہ کو لائق نہیں کہ متصف ہوں ساتھ بری صفتوں کے کہ مشابہ ہوں ہم کو اس میں خسیس تر حیوانوں کا اخس حالات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ آخرت کے ساتھ ایمان نہیں لاتے ان کے لیے بری مثل ہے اور اللہ کے لیے بلند مثل ہے اور شاید یہ بلیغ تر ہے جھڑک میں اس سے اور زیادہ تر دلالت کرنے والا ہے تحریم پر اس سے کہ اگر کہتے مثلاً کہ ہبہ کو پھیر نہ لو جمہور علماء کا مذہب ہے کہ ہبہ میں قبض کے بعد رجوع کرنا حرام ہے مگر باپ کو اپنے بیٹے کہ ہبہ میں جائز ہے تطبیق دینے کے لیے اس حدیث میں اور نعمان کی حدیث میں جو پہلے گذر چکی ہے اور طحاوی نے کہا کہ آپ کا قول لا یحل تحریم کو لازم نہیں پکڑتا اور وہ اس حدیث کی طرح ہے کہ نہیں حلال ہے صدقہ مال دار کے لیے بلکہ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے اس کے لیے اس لیے کہ وہ حلال ہے اس کے غیر کے لیے صاحب حاجت سے اور مراد مبالغہ کرنا کراہت میں ہے۔ اور قول آپ کا كَالْعَآئِدِ فِيْ قَيْئِهٖ اگر چہ تحریم کا تقاضہ کرتا ہے قے کے حرام ہونے کی وجہ سے لیکن كَالْكَلْبِ کا لفظ جو دوسری روایت میں آچکا ہے دلالت کرتا ہے اس کے نا حرام ہونے اس لیے کہ کتا مکلف نہیں پس نہیں ہے قے ان پر حرام اور مراد بچنا ہے فعل سے کہ کتے کے مشابہ ہو اور تعاقب کیا گیا اس کے ساتھ کہ یہ تاویل بعید ہے اور حدیثوں کا سیاق اس کے مخالف ہے اس طرح کہ شرع کی عرف میں ایسی چیزوں سے مراد مبالغہ ہوتا ہے جھڑک نہیں۔ (فتح)

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَآئِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَآئِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ.

۲۴۳۰۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنا گھوڑا اللہ کی راہ میں کسی کو چڑھنے کے لیے دیا تو اس نے اس کو ضائع کیا یعنی چارہ نہ دیا دبلا کر ڈالا سو میں نے چاہا کہ وہ مول لے اس کا اور میں نے گمان کیا کہ وہ اس کو سستا بیچتا ہے تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مول لے اگر چہ وہ تجھ کو ایک درہم سے دے۔ سو بے شک اپنے صدقے کا پھیر لینے والا کتے کی مثل ہے کہ اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہے۔

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ میں نے اپنا گھوڑا اس کو چڑھنے کے لیے دیا ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ملک کر دیا تھا تا کہ اس کے ساتھ جہاد کرے اس لیے کہ اگر چڑھانا بند کرنے کا ہوتا تو اس کا بیچنا اس کو جائز نہ ہوتا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اس حالت کو پہنچا تھا کہ نہیں ممکن تھا فائدہ اٹھانا اس کے ساتھ اس چیز میں کہ حبس کیا تھا اس کے بیچ اس کے اور وہ محتاج ہے اس کے ثابت ہونے کی طرف اور دلالت کرتا ہے اس کے مالک کرنے پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ اور اگر حبس یہ کہ صرف اس سے فائدہ اٹھائیں اور بیع وغیرہ کے ساتھ اس میں تصرف نہ کرے یا وقف ہوتا تو یوں فرماتے اپنے حبس میں یا وقف میں بنابراس کے پس سبیل اللہ سے مراد جہاد ہے۔وقف پس نہیں حجت ہے اس میں اس کے لیے جو وقف کی بیع کو جائز رکھتا ہے جب اس نہایت کو پہنچے کہ ناممکن ہو فائدہ اٹھانا اس سے اس چیز میں کہ اس کو اس میں وقف کیا اور خریدنے کو رجوع نام رکھا تو اس لیے کہ عادت جاری ہے کہ ایسے وقت میں خریدار کو سستی چیز ملتی ہے پس جتنی مقدار میں اس کو سستی چیز ملتی ہے اتنی مقدار میں رجوع بولا گیا اور اشارہ کیا سستی ہونے کی طرف ساتھ اپنے قول کے کہ اگرچہ وہ تجھ کو ایک درہم سے دے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ بائع اس کا مالک ہو گیا تھا۔اور اگر حبس کرنے والا ہوتا تو نہ ہوتا اس کے لیے یہ کہ بیچے اس کو مگر زیادہ قیمت کے ساتھ اور نہ آسان جانتا چھوڑنا کسی چیز کا اس سے اگرچہ مشتری وہی حبس کرنے والا ہوتا۔اور اسماعیلی نے اس پر شبہ کیا ہے اور کہا کہ جب شرط واقف کرنے والے کی یہ ہے کہ نہ بیچا جائے اصل اس کا اور نہ ہبہ کیا جائے تو کس طرح جائز ہو بیچنا گھوڑے موہوب کا اور کس طرح نہ منع کیا گیا بائع اس کا پس شاید معنی اس کے یہ ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو صدقہ ٹھہرایا تھا کہ جس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مناسب جانیں اس کو دیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو دیا پس جاری ہوا اس سے جو مذکور ہوا۔اور تعلیل مذکور سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر اپنے مول سے زیادہ مول کے ساتھ بیچا جائے تو اس کو نہی مذکور شامل نہ ہو گی۔اور حمل کیا ہے جمہور نے اس نہی کو خریدنے کی صورت میں نہی تنزیہی پر۔اور ایک قوم نے اس کو تحریم پر حمل کیا ہے۔پھر قرطبی وغیرہ نے کہا کہ یہی ظاہر ہے پھر زجر مذکور مخصوص ہے ساتھ مذکورہ صورت کے اور جو اس کے مشابہ ہے نہ جب کہ رد کرے اس کو اس کی طرف میراث مثلاً یعنی میراث کی وجہ سے اس کو ہاتھ آئے اور طبری نے کہا کہ خاص کیا جاتا ہے عموم اس حدیث میں وہ شخص کہ ہبہ کرے ساتھ شرط ثواب کے اور جو باپ ہو اور اس کی اولاد موہوب ہو اور ہبہ کہ نہیں قبض کیا گیا اور جس کو میراث ہبہ کرنے والے کی طرف رد کرے حدیثوں کے ثابت ہونے کی وجہ سے ساتھ مخصوص ہونے ان تمام صورتوں کے لیکن جو اس کے سوا ہے مانند مال دار کی کہ بدلہ دے فقیر کو اور مانند اس شخص کی کہ صلہ رحمی کرے تو نہیں رجوع ان کے لیے۔اور جس میں مطلق رجوع نہیں وہ صدقہ ہے کہ ارادہ کیا جائے اس کے ساتھ آخرت کے ثواب کا۔اور اگر کوئی کہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی نیکی کو ظاہر کیوں کیا اور حالانکہ چھپانا اس کا ارجح تھا تو جواب اس کا یہ ہے کہ شاید جس شخص کو انہوں نے اونٹ دیا تھا اس نے اس کو مشہور کر دیا تھا پس دور ہوا چھپانا اور ظاہر ہے محل کتمان کا تو صرف فعل کے وقت یا اس سے پہلے ہے۔اور احتمال ہے کہ محل ترجیح کتمان کا اس وقت ہو جب کہ اپنے نفس پر ریا اور خود پسندی کا خوف کرے اور جب اس سے امن ہو مانند امر کی تو نہیں۔(فتح)

۲۴۳۱۔ بَابُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ

۲۴۳۱۔عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صہیب کے بیٹوں نے جو بنی جدعان کا آزاد کیا ہوا غلام تھا دعویٰ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ بَنِيْ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطٰى ذٰلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكُمَا عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَأَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُمْ.

دو گھر کا اور ایک حجرہ کا کہ حضرت ﷺ نے یہ صہیب یعنی ہمارے باپ کو دیا تھا تو مروان نے کہا کہ کون ہے کہ گواہی دے تمہارے لیے اس پر انہوں نے کہا کہ ابن عمر۔ تو مروان نے اس کو بلایا تو اس نے گواہی دی بے شک حضرت ﷺ نے دو گھر اور ایک حجرہ دیا تو مروان نے ان کی گواہی سے حکم کیا۔

فائدہ: یہ باب بجائے فصل کے پہلے باب سے اور مناسبت اس کی پہلے باب کے ساتھ یہ ہے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے بعد ثبوت ہونے عطا حضرت ﷺ کے لیے صہیب کے نہ تفصیل پوچھی کہ کیا رجوع کیا تھا یا نہیں پس معلوم ہوا کہ ہبہ میں رجوع نہیں۔ (فتح)

بَابُ مَا قِيْلَ فِي الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهٗ. ﴿اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا﴾ جَعَلَكُمْ عُمَّارًا.

باب بیان ہے اس چیز کا کہ وارد ہوئی ہے بیچ عمرے اور رقبے کے۔ یعنی میں نے اس کو عمر بھر کو گھر دیا پس یہ ہے معنی عمری کا یعنی میں نے اس کو اس کی ملک کر دیا۔ یعنی اِسْتَعْمَرَكُمْ کے معنی جو قرآن میں واقع ہیں یہ ہیں کہ تم کو عمارت کرنے والے ٹھہرایا یعنی آباد کرنے والے زمین کو۔

فائدہ: عمریٰ اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنا مکان کسی کو دے اس طرح کہ یہ مکان میں نے تجھ کو تیری عمر تک دیا اور رقبیٰ یہ ہے کہ کہے کہ میں یہ مکان تجھ کو دیتا ہوں اس شرط کے ساتھ کہ اگر میں تجھ سے پہلے مروں تو یہ مکان تیرے ہی پاس رہے اور اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو پھر آئے میری طرف۔ اور یہ لوگ جاہلیت کے وقت کیا کرتے تھے۔ اور جمہور اس پر ہیں کہ عمری جب واقع ہو تو لینے والے کی ملک ہو جاتا ہے اور پہلے کی طرف نہیں پھرتا مگر یہ کہ صریحا اس کی شرط لگائے اور نیز جمہور کا یہ مذہب ہے کہ عمریٰ صحیح ہے مگر جو بعض لوگوں سے اور داود اور ایک گروہ سے محکی ہے لیکن ابن حزم اس کی صحت کا قائل ہے اور وہ شیخ ہے۔ ظاہر یہ کہ پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے کہ کس طرف متوجہ ہوتی ہے جمہور کہتے ہیں کہ گردن کی طرف متوجہ ہوتی ہے یعنی لینے والا اس کی گردن کا مالک ہو جاتا ہے مانند تمام ہبوں کی یہاں تک کہ اگر عمریٰ دیا گیا غلام ہو اور موہوب لہ اس کو آزاد کر دے تو جاری ہوتی ہے آزادی بخلاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واہب کے کہ اس کے آزاد کرنے سے آزاد نہیں ہوتا۔اور بعض کہتے ہیں کہ لینے والا منفعت کا مالک ہوتا ہے گردن کا نہیں ہوتا اور یہی قول مالک رحمہ اللہ کا ہے اور شافعی رحمہ اللہ کا ہے کہ قدیم میں اور اس کے ساتھ عاریت یا وقف کا معاملہ کیا جاتا اس میں مالکیہ کے نزدیک دو روایتیں ہیں اور حنفیہ سے روایت ہے کہ تملیک عمریٰ میں متوجہ ہوتی ہے گردن کی طرف اور رقبی میں منفعت کی طرف اور ان سے یہ روایت بھی ہے کہ رقبیٰ باطل ہے۔اور قول بخاری رحمہ اللہ کا اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهٗ اشارہ کیا ہے اس کے ساتھ اس کے اصل کی طرف اور جعل کا لفظ بولا اس لیے کہ وہ دیکھتا ہے کہ وہ موہوب لہ کے ملک ہو جاتا ہے مانند جمہور کے قول کے۔اور نہیں دیکھتا کہ وہ عاریت ہے کماسیاتی تصریحه بذالك۔ (فتح)

فائدہ: اور بعض کہتے ہیں کہ تمہاری عمر دراز کی اور بعض کہتے ہیں کہ تم کو اس کی امارت میں اجازت دی۔(فتح)

٢٤٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى أَنَّهَا لِمَنْ وُّهِبَتْ لَهٗ.

۲۴۳۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ عمریٰ کے کہ وہ اس کے لیے ہے کہ جس کو بخشا گیا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں زہری سے ہے کہ جو شخص کے اس کے لیے عمریٰ کیا گیا اور اس کے وارثوں کے اور تحقیق وہ شخص اس کے لیے جس کو عمریٰ دیا گیا یعنی اس کے ملک ہو جاتا ہے دینے والے یعنی مالک کی طرف نہیں پھرتا اس لیے کہ دینے والے نے دیا کہ واقع ہوئی اس میں میراث یعنی لینے والا اس کا مالک ہو جاتا ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو پہنچے گا دینے والے کی طرف رجوع نہیں کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے قول نے اس کا حق کاٹ دیا اور وہ اس کے لیے کہ عمریٰ دیا گیا اس کے وارثوں کے لیے کہ اس میں علت کا ذکر نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جس عمریٰ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز رکھا ہے یہ ہے کہ کہے مالک کہ یہ عمریٰ تیرے لیے ہے اور تیرے وارثوں کے لیے ہے اور جب مطلق کہے کہ یہ عمریٰ تیرے لیے ہے جب تک جو زندہ رہے تو پس وہ عمریٰ پھر آتا ہے لینے والے کی طرف۔اور ایک روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا کہ اپنے مالوں کو اپنے پاس روک رکھو اور ان کو فاسد نہ کرو پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص کہ دیتا ہے کسی کو بطور عمریٰ کے پس وہ عمریٰ اس شخص کے لیے کہ عمریٰ کیا گیا حالت زندگی میں اور حالت موت میں اور اس کی اولاد کے لیے پس ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عمریٰ تین قسم کا ہے ایک یہ کہ کہے کہ وہ تیرے لیے ہے اور تیری اولاد کے لیے ہے اور یہ اس میں صریح ہے کہ یہ موہوب لہ کے لیے ہے اور اس کی اولاد کے لیے ہے۔اور دوسری قسم یہ ہے کہ تیرے لیے ہے جب تک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مر جائے تو میری طرف لوٹ آئے گا پس عاریت موقتہ ہے یعنی ایک وقت معین تک اور صحیح ہے۔پس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب مر جائے تو لوٹ آتا ہے دینے والے کی طرف اور یہ دونوں قسم زہری کی روایت سے معلوم ہوتی ہیں اور یہی اکثر علماء کا قول ہے۔ اور اس کو ترجیح دی ہے اس کو شافعیوں کی ایک جماعت نے اور ان کے اکثر کے نزدیک اصح یہ ہے کہ وہ دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا اور ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ شرط فاسد ہے پس لغو ہوگی اور اس کی حجت ہم باب کے آخر میں ذکر کریں گے۔ تیسری قسم یہ کہ مطلق کہے کہ میں نے یہ مکان تجھ کو عمر بھر کے لیے دیا اور ابو زبیر کی روایت دلالت کرتی ہے کہ اس کا حکم پہلی قسم کی طرح ہے اور یہ کہ وہ دینے والے کی طرف نہیں پھرتا اور یہی قول جمہور کا ہے اور یہی جدید قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا اور قدیم میں کہا کہ یہ عقد اصل سے باطل ہے اور ایک روایت اس سے امام مالک کے قول کی مانند ہے اور نسائی نے روایت کی ہے کہ قتادہ نے حکایت کی کہ سلیمان بن ہشام نے فقہاء سے یہ مسئلہ پوچھا یعنی مطلق ہونے کی صورت میں تو ذکر کیا اس کے لیے قتادہ نے حسن وغیرہ سے اور ذکر کی اس کے لیے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کہ وہ جائز ہے۔

تنبیہ: باب باندھا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے رقبیٰ کے ساتھ اور نہیں ذکر کیا مگر دو حدیثوں کو جو عمریٰ میں وارد ہیں اور شاید کہ اس کے نزدیک دونوں کا ایک ہی معنی ہیں۔ اور یہ قول جمہور کا ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ رقبیٰ منع ہے اور ابو یوسف جمہور کے موافق ہے اور ایک روایت میں ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ اور عمریٰ سے اور رقبیٰ یہ ہے کہ کہے آدمی آدمی کے لیے کہ وہ تیرے لیے ہے عمر تیری اور اس میں اختلاف ہے کہ نہی کس چیز کی طرف متوجہ ہوتی ہے اظہر یہ ہے کہ وہ حکم کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ متوجہ ہے صرف جاہلی لفظ کی طرف اور حکم منسوخ کی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نہی سوائے اس کے نہیں کہ منع کرتی ہے صحت اس چیز کو کہ فائدہ دے منہی عنہ کو پورا فائدہ۔ رہی یہ بات کہ جب کہ ہو صحت منہی عنہ کو ضرر اور اس کے مرتکب پر تو نہیں منع کرتا ہے صحت اس کی کو مانند طلاق کی حالت حیض میں۔ اور صحت عمریٰ ضرر ہے معمر پر اس لیے کہ اس کی ملک دور ہوتی ہے اس سے بغیر عوض کے اور یہ سب اس وقت ہے جب کہ نہی کو تحریم پر محمول کیا جائے اور کراہت پر محمول کیا جائے تو اس کی حاجت نہیں اور قرینہ پھیرنے والا وہ ہے جو حدیث کے آخر میں مذکور ہے اس کے حکم کے بیان کرنے سے اور تصریح کرنا ہے اس کے ساتھ اس کا قول کہ عمریٰ جائز ہے اور بعض حذاق نے کہا کہ اجازت عمریٰ اور رقبیٰ کی بعید ہے قیاس اصول سے لیکن حدیث مقدم ہے۔ اور اگر مراد منفعت ہوتی جیسا کہ مالک کہتے ہیں تو اس سے منع نہ ہوتا اور ظاہر یہ ہے کہ ساتھ اس کے مقصود عرب کا مگر مالک کرنا گردن کا شرط مذکورہ کے ساتھ۔ (فتح) پس آئی شرح ان کے ناک کے خاک آلودہ کرنے کی پس صحیح کیا عقد کو اوپر لغت ہبہ محمودہ کے اور باطل کیا شرط کو جو مخالف تھی اس کے لیے پس وہ مشابہ ہے رجوع کو ہبہ میں اور تحقیق صحیح ہو چکی ہے نہی اس سے۔ اور تشبیہ دیا گیا کتے کے ساتھ کہ اپنی قے کو پھر نگل جائے اور ایک روایت ہے کہ عمریٰ اس کے لیے ہے جس کو عمریٰ دیا گیا اور رقبیٰ اس کے لیے کہ جس کو رقبیٰ دیا گیا اور اپنی دی چیز کو لینے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹے ۔ پس شرط رجوع کی جو مقارن ہو عقد کے لیے رجوع کی طرح ہے جو بعد عقد کے ہو پس منع ہوا اس سے اور حکم ہوا کہ یا تو اس کو مطلق باقی رکھے یا اس کو مطلق نکال دے ۔ اور اگر اس کو اس برخلاف نکالے تو شرط باطل ہوگی اور عقد صحیح ہوگا اس کی ناک کے خاک آلودہ کرنے کے لیے ۔ اور وہ مانند باطل کرنے شرط ولا کی ہے اس کے لیے جو غلام بیچے ۔ كما تقدم في قصة بريرة (فتح)

۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَآئِزَةٌ. وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۴۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمریٰ جائز ہے ۔

فائدہ: سمجھا ہے قتادہ نے اور حالانکہ وہ حدیث کا راوی ہے اس اطلاق سے وہ چیز کہ میں نے اس سے حکایت کی یعنی اطلاق کی صورت میں عمریٰ دینے والے کے ملک سے نکل جاتا ہے اس کے مرنے کے بعد دینے والے کی طرف پھر نہیں آتا اور حمل کیا ہے اس کو زہری نے تفصیل مذکورہ پر ۔ (فتح)

بَابُ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ وَالدَّآبَّةَ وَغَيْرَهَا.

باب ہے بیان میں اس شخص کے جو لوگوں سے گھوڑا اور چوپایہ وغیرہ مانگے ۔

فائدہ: عاریت کے معنی شرع میں ہے منافع کا بخشنا ہے سوائے گردن کے ۔ اور جائز ہے وقت معین کرنا اس کے لیے اور عاریت کا حکم یہ ہے کہ اگر عاریت لینے والے کے ہاتھ میں تلف ہو جائے تو اس کا ضامن ہوتا ہے مگر اس چیز میں جب کہ ہو یہ وجہ سے کہ اجازت دی گئی ہو اس میں ، یہ قول جمہور کا ہے اور مالکیہ اور حنفیہ سے یہ ہے کہ اگر تعدی نہ کرے تو ضامن نہیں ہوتا اور اس باب میں بہت حدیثیں آچکی ہیں ان میں سب سے مشہور یہ حدیث ہے کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاریت کی جائے یعنی اس کا مالک پہنچانا واجب ہے اور ضامن ضمان پھیرنے والا ہے یعنی جو کوئی کسی کے قرض وغیرہ کا ضامن لازم ہے اس کو اس کا ادا کرنا ۔ روایت کی یہ حدیث ابو داود وغیرہ نے اور اس کے ساتھ استدلال کرنے میں نظر ہے اور اس میں دلالت نہیں ضمانت پھیرنے پر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ حکم کرتے ہیں تم کو یہ کہ ادا کرو امانتوں کو ان کے مالکوں کی طرف ۔ اور جب تلف ہو جائے تو نہیں لازم ہے پھیر دینا اس کا ۔ ہاں ثمرہ سے روایت ہے کہ ہاتھ پر ہے وہ چیز کہ لی یہاں تک کہ اس کو ادا کرے پس یہ حدیث ثابت ہو تو اس میں حجت ہے جمہور کے لیے ۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٤٣٤۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِّنْ أَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

۲۴۳۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار مدینہ میں دشمن کا ڈر ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے عاریت گھوڑا لیا اس کو مندوب کہا جاتا تھا۔ سو اس پر سوار ہو کر گئے یعنی جس طرف سے دشمن کا خوف معلوم ہوا تھا سو جب پھرے تو فرمایا کہ ہم نے تو کچھ نہیں دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم توڑ دریا پایا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی سے گھوڑا وغیرہ عاریتا لینا درست ہے۔

بَابُ الْإِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوْسِ عِنْدَ الْبِنَآءِ.

شادی نکاح کے وقت دلہن کے لیے کپڑا مانگنا یعنی نکاح کرنے کے وقت۔

٢٤٣٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ: ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلٰى جَارِيَتِيْ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهٰى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهُ.

۲۴۳۵۔ ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور اس پر ایک کرتا موٹے کپڑے کا تھا کہ اس کا مول پانچ درہم تھا تو اس نے کہا کہ اپنی آنکھ اٹھا کر میری لونڈی کو دیکھ کہ وہ تکبر کرتی ہے کہ اس کو گھر میں پہنے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ان میں سے میرے پاس ایک کرتا تھا سو مدینہ میں کوئی عورت زینت نہ کی جاتی تھی مگر کہ وہ کسی کو میرے پاس بھیجتی تھی کہ اس کو عاریت لے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دولہن کے لیے کپڑا عاریتا لینا معمول کا عمل ہے اور مرغوب فیہ ہے اور وہ معیوب نہیں سمجھا جاتا اور اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی تواضع اور ان کا حلم اور ان کا نرمی کرنا اس کی عتاب میں اور اس کا ایثار اس چیز کے ساتھ کہ اس کی طرف ہے حاجت ہے اس کے نزدیک۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ.

باب ہے بیان میں فضیلت دینے دودھ والے جانور کے دودھ پینے کے لیے۔

فائدہ: منیحہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ آدمی اپنے ساتھی کو صلہ دے یعنی بطور حسن سلوک کے کچھ دے۔ اور دوسرا یہ کہ دے کسی کو بکری یا اونٹنی کہ اس کے دودھ کے ساتھ فائدہ اٹھائے اور اس کی اون کے ساتھ کچھ مدت تک پھر وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک کو لوٹا دے اور باب کی پہلی حدیثوں سے مراد عاریت دودھ والے جانور کی ہے تا کہ اس کا دودھ لیا جائے پھر مالک کو دیا جائے ۔(فتح)

۲۴۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ.

۲۴۳۶۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹنی خوب دودھ والی کیا اچھا صدقہ ہے اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے۔

۲۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَّكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْنِي شَيْئًا وَّكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ

۲۴۳۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ میں آئے اور ان کے ہاتھ میں کچھ نہ تھا یعنی ان کا مال اسباب سب مکے میں رہ گیا تھا اور انصار زمین اور املاک والے تھے پس تقسیم کیا ان سے انصار نے اس چیز پر کہ ہر سال ان کو اپنے باغوں کا میوہ دیں اور کنایت کریں ان سے عمل اور محنت کو یعنی محنت فقط انصار ہی کریں مہاجرین نہ کریں اور اس کی ماں یعنی انس رضی اللہ عنہ کی ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی ماں تھی اور انس رضی اللہ عنہ کی ماں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کھجوروں کے درخت دیے ہوئے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجوریں اپنی لونڈی ام ایمن رضی اللہ عنہا اسامہ کی ماں کو دیں ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور مدینے کی طرف پھرے تو پھیر دیں مہاجرین نے انصار کو ان کی عطا کی چیزیں جو انہوں نے ان کو اپنے میوں سے عطا کیں تھیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضی اللہ عنہ کی ماں کو اس کے کھجوروں کے درخت پھیر دیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کے بدلے اپنے باغ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُهَاجِرُوْنَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِيْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِّنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أُمِّهِ عِذَاقَهَا وَأَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهٖ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ أَخْبَرَنَا أَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهٖ.

میں سے کھجوریں دیں۔

۲۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَّعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَآءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ. قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُوْنَ مَنِيْحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَنَحْوِهٖ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَّبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً.

۲۴۳۸۔عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چالیس خصلتیں ہیں ان میں سے سب سے اعلیٰ اور عمدہ غیر کو بکری عاریت دینی ہے کہ اس کا دودھ پیئے نہیں کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر ان چالیس خصلتوں سے ثواب کی امید پر اور اس کے دعویٰ کو سچا جان کر مگر کہ اللہ اس کو بہشت میں داخل کرے گا تو حسان نے اس کے راوی نے کہا کہ جو خصلتیں کہ بکری کے عطا کرنے سے کم ہیں مانند سلام اور چھینکنے والے کے جواب کی اور دور کرنے تکلیف دینے والی چیز کے راہ سے اور مانند اس کی ان کو ہم نے گنا تو ہم پندرہ خصلتوں تک بھی نہ پہنچ سکے۔

فائدہ:ابن بطال نے کہا کہ وہ چالیس خصلتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھیں لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس لیے ذکر نہیں کیا کہ اس میں ایک معنی ہے کہ وہ ہمارے لیے زیادہ نفع والی نہ تھیں اور وہ خوف ہے یہ کہ وہ ہو تعیین ان کے ترک کرنے والے کے لیے ان کے غیر میں نیکیوں کی قسموں میں سے۔(فتح)

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِّنَّا

۲۴۳۹۔جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس زیادہ زمینیں تھیں تو ہم ان کو چوتھائی اور نصف پر کرایہ دیتے تھے یعنی جو پیدا ہو وہ آپس میں بانٹ لیں گے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فُضُولُ أَرَضِينَ فَقَالُوا نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ.

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کی زمین ہو چاہیے کہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے اور اگر عاریت سے انکار کرے تو اپنی زمین رہنے دے۔

فائدہ: یہ حدیث مزارعت میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ لفظ ہے کہ چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائی کو عاریت دے۔

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ جَآءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضرت ﷺ کے پاس آیا تو آپ سے ہجرت کا حال پوچھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وائے مجال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے سو کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا ہاں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو ان کی زکوۃ دیا کرتا ہے اس نے کہا ہاں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بھلا تو ان کو دودھ پینے کے لیے عاریت بھی دیتا ہے اس نے کہا ہاں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پانی پلانے کے دن ان کا دودھ دوہتا ہے یعنی محتاجوں کو دیتا ہے اس نے کہا ہاں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح کیا کر اپنے گاؤں میں جو شہری سے پڑے ہیں سو بے شک اللہ تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹائے گا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح ہجرت میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ بھلا تو ان کو دودھ پینے کے لیے عاریت بھی دیتا ہے اس نے کہا ہاں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ دودھ والا جانور کو دودھ پینے کے لیے عاریت دینے کی بڑی فضیلت ہے۔ (فتح)

٢٤٤٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ فَقَالُوا اكْتَرَاهَا

۲۴۴۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ ایک زمین کی طرف نکلے جو کھیتی کے سبب سے جنبش کرتی تھی یعنی بڑے زور میں تھی تو فرمایا کہ یہ زمین کس کی ہے لوگوں نے کہا کہ فلاں نے اس کو کرائے لیا ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ اگر وہ کھیتی کرنے کے لیے کسی کو عاریت دیتا تو بہتر ہوتا اس کے لیے اس سے کہ لے اس پر اجرت معلوم یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فُلَانٌ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَّعْلُومًا.

کرایہ معین۔

فائدہ: یہ حدیث بھی مزارعت میں گذر چکی ہے اور اس سے مراد اس جگہ وہ چیز ہے کہ جو حضرت ﷺ کے قول سے دلالت کرتی ہے کہ اگر وہ اس کو عاریت دیتا تو وہ اس کے لیے بہتر ہوتا عاریت دینے چیز کی فضیلت پر۔(فتح)

بَابُ إِذَا قَالَ أَخْدَمْتُكَ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ عَلٰى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزٌ وَّقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هٰذِهِ عَارِيَةٌ وَّإِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ.

جب کوئی کہے کہ میں نے یہ لونڈی تیری خادم ٹھہرائی بنا بر عرف اور رواج لوگوں کے تو یہ جائز ہے یعنی اس کے حکم کا حوالہ عرف پر کرنا۔ یعنی اور بعض لوگوں نے کہا کہ یہ عاریت ہے یعنی ہبہ نہیں اور اگر کہے کہ میں نے تجھ کو یہ کپڑا پہنایا تو یہ ہبہ ہے۔

٢٤٤١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ فَأَعْطَوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ.

۲۴۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی تو انہوں نے اس کو خدمت کے لیے آجر دی وہ پھر آئی اور کہا کہ کیا تو جانتا ہے کہ اللہ نے کافر کو نا امید پھیرا اور خدمت کے لیے لونڈی دی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح احادیث الانبیاء میں آئے گی۔ ابن بطال نے کہا کہ نہیں میں جانتا اختلاف کہ جو شخص کہ کہے کہ میں نے یہ لونڈی تیری خادم بنائی اور اس نے خاص اس کی خدمت ہبہ کی اس لیے کہ خادم ٹھہرانا نہیں لازم پکڑتا گردن کے مالک کرنے کو جیسا کہ گھر میں بسانا نہیں چاہتا گھر کے مالک کرنے کو۔ اور استدلال کرنا بخاری رحمہ اللہ کا ساتھ قول حضرت ﷺ کے اس نے سارہ رضی اللہ عنہا کو خدمت کے لیے آجر دی ہبہ پر صحیح نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ صحیح ہوتا ہبہ اس قصے میں اس قول سے کہ اس کو آجر دو۔ اور نہیں اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ اگر کہے کہ میں نے تجھ کو یہ کپڑا پہنایا یا ایک مدت معین تک تو اس کے لیے شرط اس کی ہے اور اگر مدت ذکر نہ کرے تو ہبہ ہے اور اللہ نے فرمایا کہ پس کفارہ اس کا کھانا دس مسکینوں کا ہے یا لباس ان کا اور نہیں مختلف ہے است کہ یہ طعام کا ملک کرنا ہے اور لباس کا اور ظاہر یہ ہے کہ نہیں مخالف ہے بخاری اس چیز کو کہ ذکر کیا ہے اس نے اس کو وقت مطلق کہنے کے اور سوائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے نہیں کے کہ مراد اس کی یہ ہے کہ کوئی قرینہ پایا جائے کہ عرف پر دلالت کرے تو اس پر حمل کیا جائے گا اور نہیں تو وضع پر ہے دونوں جگہوں میں پس اگر جاری ہوئی درمیان کسی قوم کے عرف پیچ اتارنے اخدام کے بجائے ہبہ کے اور مطلق چھوڑے اس کو شخص اور اس کا مقصود مالک کرنے کا ہو تو جاری ہوتی ہے تملیک اور جو کہے کہ وہ ہر حال میں عاریت ہے تو وہ اس کے مخالف ہے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا حَمَلَ رَجُلًا عَلٰى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرٰى وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ أَنْ يَّرْجِعَ فِيهَا.

جب کسی کو اللہ کے راہ میں چڑھنے کے لیے گھوڑا دے تو وہ مانند عمرٰی اور صدقہ کی ہے یعنی اس میں رجوع کرنا درست نہیں ۔ یعنی اور بعض لوگوں نے کہا کہ اس کو اس میں رجوع کرنا جائز ہے۔

٢٤٤٢۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ.

۲۴۴۲۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو اللہ کے راہ میں ایک گھوڑا چڑھنے کو دیا سو میں نے اس کو دیکھا کہ بیچا جاتا ہے سو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اس کو خرید لوں؟ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مول لے اس کو اپنے صدقے کو پھیر نہ لے۔

فائدہ: یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے۔ اور ابن بطال نے کہا جو چیز کہ ہو گھوڑے پر چڑھانے سے تملیک محمول علیہ کے ساتھ قول اس کے کہ وہ تیرے لیے ہے تو یہ مانند صدقہ کی ہے پس جب اس کو قبض کر لے تو اس میں رجوع کرنا جائز نہیں اور جو چیز کہ ہو اس سے بند کرنا اللہ کی راہ میں تو مانند وقف کی ہے نہیں جائز ہے اس میں رجوع کرنا جمہور کے نزدیک۔ اور ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ بندہ کہنا باطل ہے ہر چیز میں اور ظاہر یہ ہے کہ بخاری رحمہ اللہ کی مراد اشارہ کرنا ہے اس شخص پر رد کرنے کی طرف جو کہتا ہے کہ ہبہ میں رجوع کرنا جائز ہے اگرچہ بیگانے آدمی کے لیے ہو نہیں تو ہم پہلے تقریر کر چکے ہیں کہ گھوڑا سواری کے لیے دینا عمر رضی اللہ عنہ کے قصے میں تملیک تھی ، اور جو کہتا ہے کہ وہ بندہ کہتا تھا اس کا قول بعید ہے اور اس کا بیان بسط کے ساتھ کتاب الوقف میں آئے گا۔ (فتح)

❀......❀......❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
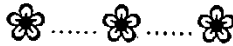
بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ — کتاب ہے شہادتوں کے بیان میں

فائدہ: شہادت خبر دینی ہے یقین سے ماخوذ ہے شہود سے یعنی حضور سے اس لیے کہ شاہد مشاہد ہے یعنی دیکھنے والا ہے اس چیز کے لیے کہ غائب ہے اس کے غیر سے۔(فتح)

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِيْ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿يَاۤأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى وَ لَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْئَمُوْا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَ اَدْنٰى اَلَّا تَرْتَابُوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا

باب ہے اس بیان میں کہ گواہی مدعی پر ہے۔اس آیت کی وجہ سے کہ اے ایمان والو جس وقت معاملہ کرو تم ادھار کا کسی وعدے مقرر تک تو اس کو لکھو آخر آیت تک یعنی واللہ بکل شئی علیم تک یعنی اللہ نے فرمایا کہ اے ایمان والو قائم رہو انصاف پر گواہی دو اللہ کے لیے اگرچہ نقصان ہو اپنا یا ماں باپ کا یا قرابت والوں کا بماتعملون خبیر تک۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَ لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَّاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾.

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾.

فائدہ: امام بخاری نے اس باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی یا تو اس لیے کہ آیات کے ساتھ کفایت کی یا اس لیے کہ اشارہ کیا اس حدیث کی طرف جو رہن میں گزر چکی ہے اور شک آخر کا باب اور وہ قسم ہے مدعی علیہ پر آئندہ آئے گا۔ اور ابن منیر نے کہا کہ وجہ استدلال کی آیت کے ساتھ ترجمہ کے لیے یہ ہے کہ اگر مدعی کا قول قبول ہوتا تو نہ حاجت ہوتی گواہ کرنے اور نہ لکھنے حقوق کے پس اس کا امر دلالت کرتا ہے کہ اس کی حاجت ہے اور یہ شامل ہے اس کو کہ گواہ مدعی پر ہیں اور اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اس کو جس پر حق ہے لکھنے کا تو یہ تقاضہ کرے گی تصدیق اس کی اس چیز میں کہ اقرار کرے اس کے ساتھ اور جب مصدق ہوا تو گواہ اس پر ہے جو اس کے جھٹلانے کا دعویٰ کرے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ أَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا أَوْ قَالَ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا.

جب ایک مرد دوسرے مرد کو تعدیل کرے پس کہے کہ میں نہیں جانتا مگر بھلائی یا بجائے اس کے ماضی کا صیغہ بولے تو تعدیل ہوتی ہے۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ حکایت کی ہے طحاوی نے ابو یوسف سے کہ جب یہ کہے تو اس کی شہادت قبول کی جاتی ہے اور نہیں ذکر کیا خلاف کوفیوں سے بیچ اس کے اور ان کی دلیل افک کی حدیث ہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ تزکیہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ کہے رضا ساتھ قصر کے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہاں تک کہ کہے عدل اور ضرور ہے کہ تزکیہ کرنے والا اس کے حال باطن کو پہچانتا ہو اور حجت اس میں یہ ہے کہ نہیں لازم آتا اس کہنے سے کہ نہیں جانتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم مگر بھلائی یہ کہ نہ ہو اس میں شر۔اور رہا حجت پکڑنا ان کا اسامہ کے قصے سے پس جواب دیا ہے مہلب نے اس کا اس طرح کہ یہ واقعہ ہوا تھا اس زمانے میں کہ اس کے لوگوں کا اللہ تعالیٰ نے تزکیہ کر دیا تھا اور ان میں حرج نہایت کم تھی پس کافی تھا ان کی تعدیل میں کہ کہا جاتا کہ نہیں جانتے ہم مگر بھلائی ہی۔اور رہا آج کا دن پس حرج لوگوں میں اکثر ہے پس ضرور ہے نص کرنی عدالت پر۔میں کہتا ہوں کہ بخاری نے حکم کے ساتھ تعیین نہیں کی قوی ہونے اختلاف کی وجہ سے۔(فتح)

٢٤٤٣۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّأُسَامَةَ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَّقَالَتْ بَرِيْرَةُ إِنْ رَّأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعْذِرُنَا فِيْ رَجُلٍ بَلَغَنِيْ أَذَاهُ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِيْ إِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا.

٢٤٤٣۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب اہل افک نے ان کے حق میں کہا جو کچھ کہ کہا اور اتنے دن وحی نہ آئی تو حضرت ﷺ نے علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو بلایا اس حال میں کہ مشورہ پوچھتے تھے ان سے اپنی بیوی کی جدائی میں سو اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کی بیوی ہے یعنی جو آپ کی بیوی ہو اس سے ایسے خفا ہونے کی گنجائش نہیں پس نہیں جانتے ہم اس سے مگر بہتر یاور بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نہیں جانتی میں اس پر کسی امر کو کہ عیب کروں میں اس کو مگر زیادہ تر اس سے کہ وہ لڑکی کم عمر ہے اپنے گھر والوں کے آٹے سے سو جاتی ہے یعنی آٹے سے غافل ہو جاتی ہے اس کو ڈھانکتی نہیں پس بکری آ کر اس کو کھا جاتی ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا مرد ہے کہ میرا عذر دریافت کر کے بدلہ لے اس مرد سے جس کی ایذا مجھ کو میری بیوی کے حق میں پہنچی سو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ نہیں جانا میں نے اپنی بیوی کو مگر نیک اور البتہ لوگوں نے ذکر کیا ہے اس مرد کو جس کو نہیں جانا میں نے مگر نیک۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر سورۂ نور میں آئے گی ابن منیر نے کہا کہ تعدیل تو جاری کرنا ہے شہادت کے لیے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے گواہی نہیں دی تھی اور نہ اس کو تعدیل کی حاجت تھی۔اس لیے کہ اس برات ہے اور وہ صرف اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محتاج تھی کہ تہمت اس سے دور ہو یہاں تک کہ ہو دعویٰ اس پر ساتھ اس کے غیر مقبول اور نہ شبہ اس کا پس کافی ہے اس قدر میں یہ لفظ پس نہ ہوگی اس شخص کے لیے جو کفایت کرتا ہے تعدیل میں قول کے ساتھ کہ لَا اَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا اجت۔ (فتح)

بَابُ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِيْ وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ لَمْ يُشْهِدُوْنِيْ عَلٰى شَيْءٍ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا.

باب ہے شہادت چھپنے والے کی کا یعنی جو گواہی اٹھانے کے وقت حاضر نہ ہو بلکہ پوشیدہ ہو کہ گواہی اٹھائے۔ یعنی اور جائز رکھا ہے اس کو عمرو بن حریث نے یعنی گواہی اٹھانے کے وقت چھپنے کو اور کہا اس نے اسی طرح کیا جاتا ہے ساتھ جھوٹے گناہگار کے۔ یعنی اور شعبی اور ابن سیرین اور عطا اور قتادہ نے کہا کہ سننا گواہی ہے۔ یعنی اور حسن بصری کہتے تھے کہ اگر کوئی مرد کسی مرد سے کچھ سنے تو وہ قاضی کے پاس آئے اور کہے کہ انہوں نے مجھ کو گواہ نہیں کیا لیکن میں نے ایسا ایسا سنا۔

فائدہ: یہ اشارہ سبب کی طرف اس کے قبول کرنے میں یعنی جو قرض دار کہ خلوت میں قرض خواہ کو کہے کہ میں تنہائی میں تیرے قرض کا اقرار کرتا ہوں اور گواہوں کے روبرو نہیں کرتا تو جائز ہے کہ اس کی شہادت کو چھپ کر اٹھایا جائے پھر گواہی دے کر اس کا حق ثابت کیا جائے اور شریح سے روایت ہے کہ وہ چھپنے والے کی شہادت کو جائز نہیں کہتے تھے اور اسی طرح شعبی بھی اور یہی ہے ابو حنیفہ اور شافعی کا قول ہے قدیم میں اور جائز رکھا ہے اس کو جدید قول میں۔ جب کہ دیکھے مشہود علیہ کو۔ (فتح)

فائدہ: یعنی اگر کسی نے کسی کا اقرار سنا ہو تو اس کو جائز ہے کہ گواہی دے۔

فائدہ: یہ قول شعبی کا معارض ہے چھپنے والے کو اس کی شہادت کے ادا کرنے کی وجہ سے۔ اور احتمال ہے کہ فرق کیا جائے ساتھ اس کے کہ چھپنے والے کی گواہی کو تو اس نے اس لیے رد کیا کہ اس میں دھوکا ہے۔ اور نہیں لازم آتا اس سے رد کرنا اس کا شہادت سننے کے لیے بغیر قصد کے اور یہ قول مالک اور احمد اور اسحق کا ہے۔ اور نیز مالک سے ہے کہ حرص گواہی کے اٹھانے پر قادح ہے اور جب پوشیدہ ہوتا کہ گواہی دے تو یہ حرص ہے۔ (فتح)

فائدہ: اور یہ تفصیل حسن ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہ چھپاؤ گواہی کو اور نہیں فرمایا شاہد بنانے کو۔ پس جدا ہوگا حال نزدیک ادا کے۔ پس اگر سنا ہو اس کو اور اس نے اس کو گواہ کیا ہو اور ادا کے وقت کہے کہ گواہ کیا اس نے مجھ کو تو اس کی شہادت قبول نہ ہوگی اور اگر کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس نے کہا ہے تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَّسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ.

۲۴۴۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب چلے اس حال میں کہ قصد کرتے تھے اس باغ کا جس میں ابن صیاد تھا یہاں تک کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں آئے اور کھجور کی شاخوں سے پناہ ڈھونڈنے لگے یعنی ان کی آڑ میں ہوئے اس حال میں کہ چاہتے تھے کہ ابن صیاد سے کچھ سنیں پہلے اس سے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے اور ابن صیاد اپنے بچھونے پر اپنے کپڑے میں لپٹا ہوا تھا کہ اس میں کچھ غن غن کرتا تھا اور اس کی ماں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس حال میں کہ آپ کھجوروں کی شاخوں سے پردہ کرتے تھے تو اس نے ابن صیاد سے کہا کہ اے صاف یہ محمد ہیں یعنی دیکھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ابن صیاد غن غن سے باز رہا یعنی چپ رہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں اس کو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا یعنی اس کا حال کچھ معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب الفتن میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ اس کا کلام سنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے اور پھر فرمایا کہ اگر اس کی ماں اس کو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا پس یہ چاہتا ہے اعتماد کرنے کو کلام کے سننے پر اگرچہ سامع کلام کرنے والے سے چھپا ہوا ہو جب کہ آواز پہچانے۔ (فتح)

۲۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا جَآءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَأَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ

۲۴۴۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ کی عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو اس نے کہا کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی تو اس نے مجھ کو طلاق دی سو میری طلاق کو بتہ کیا یعنی تین طلاقیں دیں پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کیا پس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ساتھ اس کے مانند جھبل کپڑے کی ہے یعنی نامرد ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَأَبُوْ بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ إِلٰى هٰذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر پلٹ جائے یہ درست نہیں جب تک کہ تو اس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور وہ تیرا شہد نہ چکھے یعنی بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح درست نہیں ۔اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ دروازے پر انتظار کرتے تھے کہ ان کو اجازت ہو تو خالد نے کہا کہ اے ابوبکر کیا تو نہیں سنتا کہ کیا یہ عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بلند آواز سے کیا کہتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الطلاق میں آئے گی اور غرض اس سے انکار کرنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا ہے رفاعہ کی عورت پر اس چیز کو کہ اس کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کلام کرتی تھی باوجود اس کے کہ وہ اس سے پردے میں تھا باہر دروازے سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہ کیا پس اعتماد کرنا خالد رضی اللہ عنہ کا اس کی آواز پر یہاں تک کہ اس پر انکار کیا وہ حاصل ہے اس چیز کا کہ واقع ہوتی ہے شہادت سننے سے ۔(فتح)

بَابُ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شُهُوْدٌ بِشَيْءٍ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذٰلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلٰى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَ اٰخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ يُقْضٰى بِالزِّيَادَةِ.

جب گواہی دے ایک گواہ یا کئی گواہ اور لوگ کہیں کہ اس کو ہم نہیں جانتے تو حکم کیا جائے ساتھ قول اس شخص کے کہ اس نے گواہی دی ۔یعنی اور حمیدی نے کہا کہ یہ حکم مثل اس چیز کی ہے کہ خبر دی بلال نے کہ بے شک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی اور فضل نے کہا کہ نہیں پڑھی تو لوگوں نے بلال رضی اللہ عنہ کی شہادت کو لیا ۔یعنی اسی طرح اگر دو گواہ گواہی دیں کہ مقرر فلاں کے لیے فلاں پر ہزار درہم ہیں اور دوسرے دو گواہ گواہی دیں کہ پندرہ سو تو حکم کیا جائے گا ساتھ زیادتی کے یعنی پندرہ سو کے ساتھ حکم کیا جائے گا۔

فائدہ: یعنی مثبت مقدم ہے نافی پر یعنی جس نے گواہی دی اس کے ساتھ حکم کیا جائے گا اور جس نے کہا کہ میں نہیں اس کے قول کا اعتبار نہ کیا جائے گا اور اس پر سب اہل علم کا اتفاق ہے مگر نہایت کم لوگوں کا خاص کر جب کہ نہ تعرض کرے مگر اپنے علم کی نفی کی وجہ سے یعنی کہے کہ مجھ کو معلوم نہیں اور اشارہ کیا اس کی طرف ساتھ اپنے قول کے کہ اسی طرح ہے جب کہ دو آدمی گواہی دیں اور اعتراض کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ دونوں شہادتیں ہزار پر متفق ہیں اور تنہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے ان میں سے ایک سے ایک ساتھ پانچوں کے اور جواب یہ ہے کہ سکوت دوسرے کا پانچ سو سے اس کی نفی کے حکم میں ہے۔(فتح)

٢٤٤٦۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ.

٢٤٤٦۔عقبہ سے روایت ہے اس نے ابی اہاب کے بیٹے سے نکاح کیا پھر اس پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میں نے تم دونوں خاوند و بیوی کو دودھ پلایا ہے۔تو عقبہ نے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہے اور نہ تو نے مجھ کو پہلے خبر دی تو عقبہ نے کسی کو ابی اہاب کے لوگوں کے پاس بھیجا اور ان سے پوچھا کہ اس عورت نے اس لڑکے کو دودھ پلایا ہے تو لوگوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ اس نے ہمارے لڑکے کو دودھ پلایا ہو تو عقبہ سوار ہو کے مدینے میں حضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے اس مسئلے کا حکم پوچھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ یہ کہا گیا ہے کہ وہ تیری رضاعی بہن ہے سو عقبہ نے اس کو چھوڑ دیا اور اس عورت نے نکاح کیا۔

فائدہ: یہ حدیث آئندہ آئے گی اور غرض اس سے یہ ہے کہ اس نے رضاعت ثابت کی اور عقبہ نے اس کی نفی کی تو حضرت ﷺ نے عورت کے قول کا اعتبار کیا پس حکم کیا ساتھ اپنی عورت کے جدا کرنے کا یا بطور وجوب کے اس کے نزدیک جو اس کا قائل ہے یا بطور استحباب کے ورع کے سبب سے۔(فتح)

بَابُ الشُّهَدَآءِ الْعُدُوْلِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى ﴿وَأَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ وَ ﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ﴾.

باب ہے بیان میں گواہی عادل کے اور اس آیت کے بیان میں کہ گواہ کرو دو صاحب عدالت کہ اپنے سے اور فرمایا کہ ان لوگوں میں سے جن کو تم پسند رکھتے ہو گواہوں سے۔

فائدہ: اور عادل پسند نزدیک جمہور کے یہ کہ مسلمان ہو مکلف ہو آزاد ہو، کبیرہ کا مرتکب نہ ہو اور صغیرہ پر اصرار کرنے والا نہ ہو۔زیادہ کیا ہے امام شافعی نے کہ صاحب مروت ہو اور اس کی گواہی کے قبول ہونے میں یہ شرط ہے کہ مشہود علیہ کا دشمن نہ ہو اور نہ اس میں متہم ہو نفع کھینچنے کے ساتھ اور نہ دفع کرنے ضرر کے اور نہ مشہود لہ کی اصل ہو اور نہ فرع اس کی یعنی مثل دادے اور پوتے کی اور اس کی تفصیل میں اختلاف ہے۔(فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٤٤٧۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيْرَتِهِ شَيْءٌ، اللّٰهُ يُحَاسِبُهُ فِيْ سَرِيْرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيْرَتَهُ حَسَنَةٌ.

٢٤٤٧۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کے زمانے میں لوگ وحی سے پکڑے جاتے تھے یعنی ان کے پوشیدہ کام حضرت ﷺ کو وحی سے معلوم ہو جاتے تھے اور بے شک وحی بند ہوئی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اب تو ہم تم کو اس چیز سے پکڑتے ہیں جو ہم کو تمہارے عملوں سے ظاہر ہو سو جو ہمارے لیے نیکی ظاہر کرے اس کو ہم امین ٹھہرائیں گے اور اس کو ہم مقرب کریں گے یعنی اس کی تعظیم کریں گے اور ہم کو اس کے پوشیدہ حال سے کچھ غرض نہیں اللہ اس کے باطن کا خود حساب کرے گا اور جو ہمارے لیے بدی ظاہر کرے اس کو ہم امین نہیں ٹھہرائیں گے اور نہ اس کو سچا جانیں گے اگرچہ کہے کہ اس کا باطن نیک ہے۔

فائدہ: یہ خبر دینا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے اس چیز سے کہ لوگ تھے اس پر حضرت ﷺ کے زمانے میں اور اس سے جو حضرت ﷺ کے بعد واقع ہوا اور اس سے پکڑا جاتا ہے کہ عادل وہ ہے کہ اس سے کچھ شک نہ پایا جائے یہ قول احمد اور اسحق کا ہے لیکن یہ معروف لوگوں کے حق میں ہے اس کے حق میں جس کا حال بالکل معلوم نہیں۔ (فتح)

بَابُ تَعْدِيْلِ كَمْ يَجُوْزُ.

کتنے آدمیوں کی تعدیل جائز ہے؟۔

فائدہ: یعنی کیا شرط ہے تعدیل کے قبول ہونے میں عدد معین۔ (فتح)

٢٤٤٨۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا أَوْ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُوْنَ

٢٤٤٨۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ ایک جنازہ لے کر حضرت ﷺ کے پاس سے نکلے تو لوگوں نے اس کے لیے نیک تعریف کی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ واجب ہوئی یعنی بہشت۔ پھر اور جنازہ لے کر نکلے تو لوگوں نے اس کو بدعا سے یاد کیا یا اس کے سوائے کچھ اور کہا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ واجب ہوئی یعنی دوزخ۔ تو کسی نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ نے فرمایا ہے کہ اس کے لیے بہشت واجب ہوئی اور اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی یعنی کیا آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ.

نے وحی سے معلوم کیا؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ گواہی لوگوں کی مقبول ہے مسلمان گواہ ہیں اللہ کی زمین میں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے۔

۲۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَّهُمْ يَمُوْتُوْنَ مَوْتًا ذَرِيْعًا فَجَلَسْتُ إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ.

۲۴۴۹۔ ابو اسود سے روایت ہے کہ میں مدینے میں آیا اور حالانکہ اس میں بیماری پڑی تھی اور لوگ بہت جلدی مرتے تھے سو میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور ایک جنازہ گذرا تو اس کو نیکی سے یاد کیا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس کو بھی نیکی سے یاد کیا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واجب ہوئی پھر تیسرا جنازہ گذرا تو اس کو بدی سے یاد کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واجب ہوئی۔ میں نے کہا کہ کیا واجب ہوئی اے امیر المومنین؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا جیسا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دیں تو اللہ اس کو بہشت میں داخل کرے گا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم نے کہا کہ اور تین آدمی کی گواہی بھی بہشت میں لے جاتی ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی کی گواہی بھی بہشت میں لے جاتی ہے پھر ہم نے کہا کہ دو کی گواہی بھی بہشت میں لے جاتی ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو کی گواہی بھی بہشت میں لے جاتی ہے۔ پھر ہم نے آپ سے ایک کی گواہی کا حال نہیں پوچھا۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ اس میں اشارہ ہے کہ ایک کی تعدیل کافی ہے۔ اور اس میں غموض ہے اور شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کے اس قول میں کہ پھر ہم نے آپ سے ایک کا حکم نہیں پوچھا۔ اشارہ بعید ہے اس طرح کہ وہ اس میں ایک کے قول پر بھی اعتماد کرتے تھے لیکن انہوں نے اس کا حکم اس مقام میں نہیں پوچھا۔ اور آئندہ بخاری نے تصریح کی ہے اس کے ساتھ کہ ایک کا تزکیہ بھی کافی ہے اور شاید تصریح کی اس نے اس جگہ اس لیے کہ اس میں احتمال ہے۔ (فتح)

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيْضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيْمِ وَقَالَ

باب ہے بیان میں گواہی کے نسبوں پر اور رضاع یعنی دودھ پینے مشہور پر اور موت پرانی پر یعنی جس کو بہت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعَتْنِيْ وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيْهِ.

مدت گذر چکی ہو یعنی فلاں شخص کب مرا تھا فلانے سے پہلے یا پیچھے۔ اور حضرت مَلَّاتِیْمُ نے فرمایا کہ دودھ پلایا مجھ کو اور ابوسلمہ کو ثویبہ ابولہب کی لونڈی نے۔ اور بیان میں ثابت ہونے کے رضاع کے باب میں۔

فائدہ: یہ باب معقود ہے شہادت کے بیان کے استفاضہ کے لیے۔ اور ذکر کیا اس سے نسب کو اور قدیم موت کو۔ رہا نسب پس سمجھی جاتی ہے رضاعت کی حدیثوں سے کہ وہ اس کو لازم ہے اور اس میں اجماع نقل کیا گیا۔ لیکن رہی رضاعت پس سمجھا جاتا ہے اس کا ثبوت استفاضہ کے ساتھ باب کی حدیثوں سے اس لیے کہ وہ جاہلیت میں تھے اور تھا مستفیض اس شخص کے نزدیک کہ واقع ہوا اس کے لیے۔ اور لیکن موت قدیم پس سمجھا جاتا ہے اس کا حکم الحاق کے ساتھ یہ بات ابن منیر نے کہی ہے۔ اور احتراز کیا قدیم کے ساتھ حادث سے اور مراد قدیم کے ساتھ وہ ہے کہ اس پر دراز زمانہ گذرے اور حد مقرر کی ہے اس کی بعض مالکیہ نے پچاس برس کے ساتھ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ چالیس برس ہے۔ اور اختلاف ہے ضابطہ میں اس چیز کے کہ قبول کی جاتی اس میں شہادت استفاضہ کے ساتھ یعنی شہرت کے ساتھ پس ٹھیک ہے شافعیہ کے نزدیک نسب میں قطعا اور ولادت میں اور موت میں اور عتق میں اور ولا میں اور وقف میں اور ولایت میں اور نکاح میں اور اس کے توابع میں اور تعدیل کے اور جرح کے اور وصیت کے اور اشر اور سفیہ کے اور ملک کے راجح قول پر ان تمام میں یعنی ان امور کا لوگوں میں مشہور ہونا یہی ہے شہادت ان کے ثبوت پر اور لوگوں میں مشہور ہونے سے یہ امور ثابت ہو جاتے ہیں اور بعض متاخرین شافعی کے اوپر بیس جگہ کو پہنچے ہیں۔ اور ابو حنیفہ کی روایت ہے کہ جائز ہے نسب میں اور موت میں اور نکاح میں اور دخول میں اور اس کے قاضی ہونے میں اور زیادہ کیا ابو یوسف نے ولا کو اور زیادہ کیا ہے محمد نے وقف کو اور صاحب ہدایہ نے کہا کہ ہم بطور استحسان کے اس کو جائز رکھتے ہیں نہیں تو اصل یہ ہے کہ شہادت میں دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کے قبول ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس نے اس کو ایک جماعت سے کہ امن ہو اتفاق کرنے ان کے سے جھوٹ پر۔ اور بعض کہتے ہیں اقل درجہ چار آدمی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ کافی ہے دو عادلوں سے اور بعض کہتے ہیں کہ کافی ہے ایک عادل دے جب کہ دل کو اس کی طرف صحیح اطمینان ہو۔ (فتح)

فائدہ: یہ قول بقیہ ترجمہ کا ہے اور شاید یہ اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دیکھو یعنی سوچو کہ کون ہے بھائی تمہارا رضاعت سے۔ (فتح)

٢٤٥٠۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

۲۴۵۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت چاہی تو میں نے اس کو اجازت نہ دی تو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَقَالَ أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي فَقَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ.

نے کہا کہ کیا تو مجھ سے پردہ کرتی ہے؟ اور حالانکہ میں تیرا چچا ہوں سو میں نے کہا کہ تو میرا چچا کس طرح ہے؟ تو اس نے کہا کہ دودھ پلایا تجھ کو میرے بھائی کی بی بی نے میرے بھائی کے دودھ سے یعنی جو اس کو اس کی صحبت کرنے کے سبب سے پیدا ہوا تھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افلح سچا ہے اس کو اپنے پاس آنے کی اجازت دے۔

٢٤٥١۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.

۲۴۵۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے حق میں فرمایا کہ وہ مجھ کو حلال نہیں حرام ہوتی ہے بہ نسبت دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے جننے سے۔ وہ بیٹی بھائی میرے کی ہے رضاعت سے۔

٢٤٥٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ

۲۴۵۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے اور یہ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرد کی آواز سنی جو حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا تھا سو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ مرد آپ کے گھر آنے کی اجازت چاہتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کو فلان گمان کرتا ہوں اشارہ کیا طرف چچا حفصہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر فلانا زندہ ہوتا اشارہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے طرف اپنے چچا کی رضاعت سے تو میرے پاس آتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک دودھ پینا حرام کرتا ہے اس چیز کو کہ حرام ہوتی ہے ولادت کے سبب سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

۲۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ. تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ.

۲۴۵۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے نزدیک ایک مرد تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کون ہے میں نے کہا کہ میرا رضاعی بھائی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا دیکھو کہ کون ہے بھائی تمہارا رضاعت سے۔ پس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ رضاعت تو صرف بھوک سے ہے یعنی دودھ پینا شرع میں وہ معتبر ہے کہ قائم مقام طعام کے ہو اور بھوک دور کرے۔

بَابُ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِيْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَّأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا﴾ وَجَلَدَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيْرَةِ ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَأَجَازَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوٗسٌ وَّمُجَاهِدٌ وَّالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَّمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِيْنَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهٖ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ قُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهٗ جُلِدَ

باب ہے بیان میں گواہی اس شخص کے جو کسی کو زنا کی تہمت دے اور گواہی چور اور زانی کی یعنی کیا توبہ کے بعد ان کی گواہی قبول ہے یا نہیں۔ اور بیان میں اس آیت کے کہ نہ قبول کرو گواہی ان کی کبھی اور وہی لوگ ہیں فاسق مگر جنہوں نے توبہ کی۔ یعنی اور کوڑے مارے عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابا بکرہ کو اور شبل کو اور نافع کو ساتھ قذف مغیرہ کے یعنی انہوں نے اس کو زنا کی تہمت دی تھی پھر ان سے توبہ چاہی اور کہا کہ جو توبہ کرے اس کی گواہی قبول ہوگی۔ یعنی جائز رکھا ہے قاذف کی گواہی کو بعد توبہ کے ان دس اماموں نے یعنی اور ابو الزناد نے کہا کہ مدینے میں ہمارے نزدیک حکم یہ تھا کہ جب حرام کاری کی تہمت دینے والا اپنے قول سے پھرے اور اپنے رب سے مغفرت مانگے تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی یعنی اور شعبی اور قتادہ نے کہا کہ جب قاذف اپنے آپ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ وَإِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُوْدُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوْزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُوْدَيْنِ جَازَ وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُوْدِ وَالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَّنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتّٰى مَضٰى خَمْسُوْنَ لَيْلَةً.

جھٹلائے تو مارا جائے اور اس کی گواہی قبول کی جائے یعنی ثوری نے کہا کہ جب غلام کو حد ماری جائے پھر آزاد کیا جائے تو اس کی گواہی جائز ہے۔یعنی اور مگر محدود فی القذف قاضی بنایا جائے تو اس کے حکم جائز ہیں یعنی جاری ہوتے ہیں۔یعنی اور بعض لوگوں نے کہا کہ نہیں جائز ہے گواہی قاذف کی اگرچہ توبہ کرے پھر کہا کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر گواہوں کے پس اگر نکاح کرے ساتھ گواہی دو حد مارے ہوؤں کے تو جائز ہے اور اگر دو غلاموں کی گواہی سے نکاح کرے تو جائز نہیں اور اس نے جائز رکھی ہے گواہی غلام کی اور حد مارے گئے کی اور لونڈی کی رمضان کے چاند کے دیکھنے کی وجہ سے۔یعنی اور کس طرح پہچانی جائے توبہ قاذف کی۔یعنی اور تحقیق نفی کی ہے حضرت ﷺ نے حرام کار کو ایک سال۔یعنی منع فرمایا حضرت ﷺ نے کلام کرنے سے ساتھ کعب بن مالک کے اور اس کے دونوں ساتھیوں سے یہاں تک کہ پچاس دن گذر گئے۔

فائدہ: یہ استثناء عمدہ دلیل ہے اس کی جو اس کی شہادت کو جائز کہتا ہے جب کہ توبہ کرے۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ جو توبہ کرے اس کی گواہی اللہ کی کتاب میں قبول کی جاتی ہے اور یہی قول ہے جمہور کا کہ قاذف کی گواہی توبہ کے بعد مقبول ہے اور دور ہوتا ہے ان سے فسق کا نام برابر ہے کہ حد قائم کرنے کے بعد ہو یا پہلے۔اور تاویل کی انہوں نے ابدا کی مراد یہ ہے کہ جب تک کہ اپنے قذف پر اصرار کرنے والا ہو اس لیے کہ ابد ہر چیز کا اس پر ہے کہ لائق ہے اس کے ساتھ جیسے کہ اگر کہا جائے کہ کافر کی گواہی کبھی قبول نہیں تو مراد یہ ہے کہ جب تک وہ کافر رہے اور مبالغہ کیا ہے شعبی نے پس کہا کہ قاذف حد کے قائم کرنے سے پہلے توبہ کرے تو حد اس سے ساقط ہو جاتی ہے۔اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ استثناء متعلق ہے خاص فسق کے ساتھ پس جب توبہ کرے تو ساقط ہو جاتا ہے اس سے فسق کا نام اور لیکن شہادت اس کی کبھی مقبول نہیں اور یہی قول ہے بعض تابعین کا۔اور اس میں ایک مذہب اور ہے کہ حد کے بعد قبول کی جائے اور نہ پہلے۔اور حنفیہ سے روایت ہے کہ نہ رد کی جائے شہادت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی یہاں تک کہ حد مارا جائے یعنی پھر حد مارنے کے بعد اس کی گواہی قبول نہ کی جائے اور تعاقب کیا ہے اس کا امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے ساتھ کہ حد کفارہ ہے اپنے اہل کے لیے سو حد کے بعد بہتر ہے پہلے سے پس کس طرح رد کی جائے گی گواہی اس کی حالت خیریت میں اور قبول کی جائے بد حالت میں۔ (فتح)

فائدہ: اور بعض کہتے ہیں یعنی اعتراض کرتے ہیں کہ بخاری رحمہ اللہ نے ابو بکرہ کے اس قصہ کو کس طرح مثل کیا اور اس کے ساتھ کس طرح حجت پکڑی ہے باوجود اس کے کہ حجت پکڑی ہے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کئی مقامات پر۔ تو اسماعیلی نے جواب دیا ہے اس طرح کہ گواہی اور روایت میں فرق ہے اور یہ کہ گواہی میں زیادہ ثبوت مطلوب ہے کہ روایت میں مطلوب نہیں حریت اور عدد وغیرہ کی طرح۔ اور استنباط کیا ہے اس سے مہلب نے کہ قاذف کا اپنے نفس کو جھٹلانا نہیں شرط ہے اس کی توبہ کے قبول ہونے میں اس لیے کہ ابو بکرہ نے اپنے نفس کو نہ جھٹلایا تھا اس کے باوجود مسلمانوں نے اس کی روایت قبول کی ہے اور اس پر عمل کیا ہے۔

فائدہ: فتح الباری میں فرمایا کہ آخری تین اماموں سے قبول کی تصریح نہیں آئی۔ اور شریح سے روایت ہے کہ وہ قاذف کی گواہی کو قبول نہیں کرتے تھے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ بعض لوگوں نے کہا الخ تو یہ منقول ہے حنفیہ سے اور انہوں نے حجت پکڑی ہے محدود کی گواہی کے رد کرنے میں کئی حدیثوں کے ساتھ۔ حفاظ نے کہا کہ ان میں سے کوئی چیز صحیح نہیں اور ان میں سے مشہور ترین یہ حدیث ہے کہ نہیں ہے جائز گواہی خائن کی اور نہ ہی حد لگائے گئے کی اسلام میں۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ ابو زرعہ نے کہا کہ منکر ہے۔ اور ابراہیم سے روایت کہ قاذف کی گواہی قبول نہ کی جائے۔ اور ثوری نے کہا کہ ہم بھی اسی پر ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے مگر وہ منقطع ہے۔ اور یہ جو کہا کہ پھر انہوں نے کہا الخ تو یہ بھی حنفیہ سے منقول ہے اور ان کا عذر یہ ہے کہ غرض نکاح کا مشہور ہونا ہے اور یہ عدل وغیرہ کا حاصل ہے گواہی کے اٹھانے کے نزدیک۔ اور رہا نزدیک ادا کرنے کے پس نہ قبول کی جائے مگر عدل کی۔ اور یہ جو کہا کہ اس نے جائز رکھی ہے گواہی غلام کی الخ تو یہ بھی حنفیہ سے منقول ہے اور ان کا عذر یہ ہے کہ وہ جاری ہے مجری خبر کے نہ کہ گواہی کے۔

فائدہ: یہ بخاری کا کلام ہے اور تتمہ ہے ترجمے کا اور شاید اس نے اشارہ کیا ہے کہ اس میں اختلاف ہے اور اکثر سلف سے یہ ہے کہ اپنے نفس سے جھٹلائے اور یہی شافعی کا قول ہے اور اس کی تصریح پہلے گذر چکی ہے شافعی وغیرہ سے۔ اور مالک سے روایت ہے کہ جب نیکی زیادہ کرے تو اس کو کافی اور نہیں موقوف ہے یہ اپنے نفس کی تکذیب پر اس لیے کہ جائز ہے کہ نفس الامر میں سچا ہو اور اس کی طرف میلان کیا ہے بخاری نے۔

فائدہ: یہ دونوں حدیثیں آئندہ آئیں گی اور وجہ دلالت یہ ہے کہ نہیں ہے منقول کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو توبہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد تکلیف دی ہو قدر زائد کے ساتھ نفی اور ہجران پر۔ (فتح)

٢٤٥٤۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۴۵۴۔عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے جنگ میں ایک عورت نے چوری کی تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے سو اس کی توبہ اچھی ہوئی پھر اس نے نکاح کیا اور اس کے بعد میرے پاس آیا کرتی تھی تو میں اس کی حاجت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچاتی تھی۔

فائدہ: اور مراد اس سے عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ہے کہ اس کی توبہ اچھی ہوئی۔اور شاید اس نے ارادہ کیا ہے قاذف کے الحاق کا چور کے ساتھ اس کے نزدیک فارق نہ ہونے کی وجہ سے۔اور بخاری نے اشارہ کیا ہے کہ یہ اشخاص اور احوال کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف ہے۔پس شرط کیا جاتا ہے کہ گذرنا مدت کا کہ اس میں توبہ کے صحیح ہونے کا گمان کیا جائے اس میں۔اور اندازہ کیا ہے اس کا علی رضی اللہ عنہ نے ایک سال کے ساتھ اور اس کی توجیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ چار فصلوں کو نفس میں تاثیر ہے پس جب گذر جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا باطن اچھا ہو گیا ہے۔اور اسی لیے اعتبار کیا گیا ہے حرام کار کے نکالنے کی مدت میں اور مختار یہ ہے کہ یہ اکثر اوقات میں ہے اور نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ کے قول میں کہ توبہ کرے تو تیری شہادت کو قبول کروں گا اس میں جمہور کے لیے دلالت ہے۔ابن منیر نے کہا کہ شرط ہونا توبہ قاذف کا جب کہ اپنے نزدیک حق پر ہو نہایت اشکال میں ہے بخلاف اس کے جب کہ ہو جھوٹا اپنے نفس میں شرط ہونا اس کا ظاہر ہے اور ممکن ہے یہ کہ کہا جائے کہ حرام کاری کو دیکھنے والے کو حکم کیا گیا ہے کہ وہ اس کے حال کو ظاہر نہ کرے مگر جب کہ کمال نصاب کا اس کے ساتھ متحقق ہو یعنی چار گواہ۔اور جب اس کو اس سے پہلے کھولے تو گناہگار ہوگا پس توبہ کرے گناہ کے ظاہر کرنے نہ سچ سے اپنے علم میں۔اور شاید عمر رضی اللہ عنہ کو اس پر اطلاع نہیں ہوئی پس حکم کیا اس کو توبہ کرنے کا۔(فتح)

٢٤٥٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ

۲۴۵۵۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں کہ جو زنا کرے اور بیاہا ہوا ہو ساتھ مارنے سو کوڑے کے اور ایک سال تک نکال دینے کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبِ عَامٍ.

فائدہ: اور مراد اس حدیث سے اشارہ کرنا ہے اس کی طرف کہ یہ مدت اقصیٰ اس چیز کی ہے کہ وارد ہوئی ہے گناہگار کی پاکی طلب کرنے میں۔

تنبیہ: جمع کیا ہے بخاری نے ترجمہ میں چور اور قاذف کو اشارہ کرنے کے لیے کہ نہیں ہے فرق توبہ کے قبول کرنے میں ان دونوں سے۔نہیں تو پس نقل کیا ہے طحاوی نے اجماع کو چور کی گواہی کے قبول کرنے میں جب کہ توبہ کر لے۔ہاں اوزاعی کا مذہب یہ ہے کہ محدود فی الخمر کی گواہی قبول نہیں اگرچہ توبہ کرے اور اس نے تمام شہروں کے فقہاء کی مخالفت کی ہے۔(فتح)

بَابُ لَا يَشْهَدُ عَلٰى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ

نہ گواہ ہو ظلم کی شہادت پر جب کہ گواہ پکڑا جائے۔

فائدہ: بخاری نے اس باب میں نعمان کی حدیث ذکر کی ہے کہ اس کے باپ نے اس کو غلام ہبہ کیا اور اس کی شرح ہبہ میں گذر چکی ہے۔اور یہ جو بخاری نے ترجمہ میں کہا کہ جب کہ گواہ پکڑا جائے تو اس سے پکڑا جاتا ہے کہ وہ ظلم پر گواہ نہ ہو جب کہ نہ گواہ پکڑا جائے بطریق اولیٰ۔(فتح)

٢٤٥٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَتْ أُمِّيْ أَبِيْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِيْ مِنْ مَّالِهٖ ثُمَّ بَدَا لَهٗ فَوَهَبَهَا لِيْ فَقَالَتْ لَا أَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِيْ وَأَنَا غُلَامٌ فَأَتٰى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّهٗ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْنِيْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا قَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأُرَاهُ قَالَ لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ. وَقَالَ أَبُوْ حَرِيْزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ.

٢٤٥٦۔نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں نے میرے باپ سے میرے لیے اس کے مال سے بخشش چاہی یعنی اور کچھ مدت اس نے اس میں تاخیر کی پھر اس کو مناسب معلوم ہوا تو اس نے وہ چیز مجھ کو بخشی تو میری ماں نے کہا کہ میں راضی نہیں ہوتی یہاں تک کہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کرے تو میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں لڑکا تھا اور مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تو کہا کہ اس کی ماں رواحہ کی بیٹی نے مجھ سے اس کے لیے کچھ بخشش چاہی تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس کے سوائے تیری اور اولاد بھی ہے۔اس نے کہا ہاں۔راوی نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو ناحق پر گواہ نہ کر اور ایک روایت میں ہے کہ میں ناحق پر گواہ نہیں ہوتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٤٥٧۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَ يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ.

٢٤٥٧۔ ابن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے شاگرد اور صحبت یافتہ ہیں یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں عمران نے کہا میں نہیں جانتا کہ حضرت ﷺ نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانے ذکر کیے یا تین ۔حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے بعد وہ لوگ آئیں گے کہ خیانت کریں گے کوئی ان کے پاس امانت نہ رکھے گا اور گواہی دیں گے اور گواہ نہ پکڑے جائیں گے اور نذر مانیں گے اور پوری نہ کریں گے اور ظاہر ہوگا ان میں موٹاپہ یعنی بندہ شکم ہو جائیں گے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب فضائل الصحابہ میں آئے گی اور اس کی غرض یہاں وہ چیز ہے کہ گواہوں کے ساتھ متعلق ہے۔ اور یہ جو کہا کہ ان کو کوئی امانت سپرد نہ کرے گا تو اس کا معنی یہ ہے کہ لوگ ان کا اعتبار نہ کریں گے اور ان کو امین نہ جانیں گے اس لیے کہ ان کی خیانت ظاہر ہوگی لوگوں کو ان پر کچھ اعتبار نہیں رہے گا اور یہ جو کہا کہ گواہی دیں گے بدون گواہی مانگے احتمال ہے کہ مراد گواہی کا اٹھانا بغیر اٹھوانے کے یا گواہی دینی ہے بغیر مانگے اور دوسرا احتمال اقرب ہے اور تعارض ہے اس کے ساتھ جو مسلم نے زیاد بن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں بہتر گواہ کی خبر نہ دوں؟ وہ ہے کہ بغیر مانگے گواہی دے اور اختلاف کیا ہے علماء نے ان دونوں کی ترجیح میں ابن عبدالبر نے کہا کہ زید بن خالد کی حدیث کو ترجیح ہے کہ کیونکہ وہ اہل مدینہ کی روایت سے ہے اور اس کے غیر نے عمران کی حدیث کو ترجیح دی ہے اس لیے کہ بخاری اور مسلم نے اس پر اتفاق کیا ہے اور زید کی حدیث صرف مسلم نے روایت کی ہے اور اس کے علاوہ اور لوگوں نے ان میں کئی طرح سے تطبیق دی اور کئی جواب دیئے ہیں ایک یہ کہ زید کی حدیث سے مراد وہ شخص ہے کہ ہو اس کے نزدیک گواہی ایک آدمی کی حق کے ساتھ اور گواہی والا یہ نہیں جانتا کہ یہ میرا گواہ ہے تو وہ گواہ اس کے پاس آئے اور اس کو خبر دے کہ میں تیرا گواہ ہوں یا مالک کو معلوم تھا کہ یہ میرا گواہ ہے لیکن وہ مر گیا اور وارث چھوڑے تو وہ گواہ ان کو آ کر خبر دے کہ میں تمہارا گواہ ہوں اور یہ بہت عمدہ جواب ہے اور یہی جواب دیا ہے یحییٰ بن سعید امام مالک کے استاد اور مالک وغیرہ نے اور دوسرا یہ کہ مراد اس سے گواہی حسبہ ہے اور حسبہ وہ گواہی ہے کہ نہ متعلق ہو آدمیوں کے حقوق کے ساتھ جو محض ان کے ساتھ خاص ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور داخل ہوتا ہے حسبہ میں اس چیز سے کہ متعلق ہے اللہ کے حق کے ساتھ یا اس میں اس سے کوئی شبہ ہو عتاق ہے اور وقف اور وصیت عامہ اور عدت اور طلاق اور حدود اور اسی کی مانند۔ اور اس کا حاصل یہ ہے کہ ابن مسعود کی حدیث سے مراد آدمیوں کے حقوق کی گواہی ہے۔ تیسرا یہ کہ وہ محمول ہے مبالغہ پر ادا کے قبول کرنے کے بارے میں یعنی اس کے لیے نہایت مستعد ہونا۔ پس اس کی استعداد کی شدت کے لیے ہوگا اور اس کے لیے مانند اس شخص کی کہ بغیر مانگے گواہی دے یعنی گواہی ادا کرنے میں نہایت جلدی کرے بغیر توقف کے اور یہ جواب اس پر مبنی ہے کہ اصل گواہی کے ادا کرنے میں حاکم کے نزدیک یہ ہے کہ نہ ہو مگر طلب کے بعد صاحب حق سے پس خاص ہوگی اس کی مذمت اس کی جو بن مانگے گواہی دے اس کے ساتھ جو مذکور ہوا اس شخص سے کہ خبر گواہی کے ساتھ اپنے نزدیک جس کو اس کا مالک نہ جانتا ہو گواہی حسبہ مراد ہے۔ اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ بغیر مانگے گواہی دینی درست ہے بنا بر ظاہری عموم زید کی حدیث کے اور انہوں نے عمران رضی اللہ عنہ کی حدیث کی کئی تاویلیں کیں ہیں ایک یہ کہ وہ محمول ہے جھوٹی گواہی پر یعنی اس کے اٹھانے کے وقت وہاں موجود تھا۔ حکایت کی ہے ترمذی نے یہ تاویل بعض اہل علم سے۔ اور دوم یہ کہ مراد اس سے قسم میں گواہی ہے یعنی کہنا کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں یعنی قسم کھاتا ہوں کہ نہیں تھا مگر اس طرح یعنی گواہی سے مراد قسم ہے۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برا جانا یہ جواب طحاوی کا ہے۔ سوم مراد اس سے لوگوں کے غیبی کاموں پر گواہی دینا ہے جیسے ایک قوم کے لیے گواہی دے کہ وہ جنت میں ہیں اور ایک قوم کے لیے گواہی دے کہ وہ دوزخ میں ہیں بغیر دلیل کے جیسا کہ اہل اہواء کرتے ہیں حکایت کی ہے یہ خطابی نے۔ چہارم یہ کہ اس سے مراد وہ ہے کہ گواہی کے لیے کھڑا ہو اور وہ اہل گواہی سے نہ ہو۔ پنجم یہ کہ اس سے مراد گواہی میں جلدی کرنا ہے بغیر مانگے اور اس کا مالک اس کو جانتا ہو۔ اور یہ جو کہا کہ بغیر مانگے گواہی دیتے ہیں تو اس سے استدلال کیا گیا ہے اس پر کہ جو سنے کسی مرد سے کہ کہتا ہو کہ فلاں کے لیے مجھ پر اتنا قرض ہے تو نہیں جائز ہے اس کو کہ گواہی دے اس پر اس کے ساتھ اوپر برخلاف اس شخص کے جو کسی مرد کو دیکھے کہ وہ اس کو قتل کرتا یا اس کا مال چھینتا ہے پس تحقیق اس کو جائز ہے کہ اس کی گواہی دے اگرچہ نہ گواہ پکڑے اس کو قصور کرنے والا۔ اور موٹاپے سے مراد یہ ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں فراخی کو محبوب رکھیں گے اور وہ موٹا ہونے کا سبب ہے۔ اور ابن تین نے کہا کہ موٹاپے کو پسند کریں گے کہ اس کا بدن خوب موٹا ہو نہ کہ جو پیدائشی موٹا ہو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ان میں مال کی کثرت ظاہر ہوگی۔ (فتح)

٢٤٥٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ

۲۴۵۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے ملے ہوئے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ.

پھر ان تینوں زمانوں کے بعد وہ لوگ آئیں گے جنکی گواہی قسم سے سبقت کرے گی اور قسم گواہی پر سبقت کرے گی یعنی لوگ بے دیانتی کے سبب سے ناحق بے فائدہ قسمیں کھائیں گے اور بے حاجت گواہی دیں گے اور ابراھیم نے کہا کہ تھے سلف مارتے ہم کو گواہی پر اور عہد پر۔

فائدہ: یعنی یہ کہنے پر کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور مجھ پر اللہ کا عہد ہے کہ البتہ اس طرح تھا اور مارتے اس لیے تھے کہ کہیں اس کی عادت نہ بن جائے۔اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ہم چھوٹے تھے۔اور احتمال یہ ہے کہ نہی مراد ہو گواہی کے لین دین سے اس لیے کہ اس میں حرج ہے خاص کر اس کے ادا کرنے کے وقت اس لیے کہ آدمی سے بھول چوک ہو جاتی ہے۔خاص طور پر اس لیے کہ اس وقت لکھتے نہ تھے۔اور احتمال ہے کہ نہی سے مراد عہد سے وصیت میں داخل ہونا ہو اس لیے کہ اس میں بڑے فساد ہیں۔(فتح)

بَابُ مَا قِيْلَ فِيْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ لِقَوْلِهِ ﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ اٰثِمٌ قَلْبُهُ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾. ﴿تَلْوُوْا﴾ أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ.

بیان ہے اس چیز کا کہ کہی گئی ہے جھوٹی گواہی میں۔اس آیت کی وجہ سے یعنی جو لوگ کہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ نہ چھپاؤ گواہی کو اور جو اس کو چھپائے تو اس کا دل گناہ گار ہے اور اللہ ساتھ اس چیز کے تم کرتے ہو جاننے والا ہے۔یعنی اور مراد ساتھ تلووا کے کہ قرآن میں واقع ہوا یہ ہے کہ پھیرو تم اپنی زبانوں کو گواہی کے ساتھ۔

فائدہ: یعنی اس کی تغلیظ اور عذاب کا بیان۔

فائدہ: بخاری نے اشارہ کیا ہے کہ آیت کا سیاق جھوٹی گواہی کے لین دین میں ہے۔اور بعض کہتے ہیں کہ اس جگہ زور سے مراد شرک ہے۔اور سب قولوں میں سے ہمارے نزدیک بہتر یہ ہے کہ اس سے مراد اس کی مدح ہے جو نہ حاضر ہو کسی چیز کو جھوٹ سے۔(فتح)

فائدہ: اور اس سے مراد یہ قول ہے کہ اس کا دل گناہگار ہے۔

فائدہ: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس سے مراد تحریف کرنا ہے۔اور شاید بخاری نے اشارہ کیا ہے کتمان شہادت کے خلاف جھوٹی شہادت کو جوڑنے سے کہ جھوٹی گواہی اس لیے حرام ہے کہ وہ سبب ہے حق کے باطل کرنے کے لیے۔پس چھپانا شہادت کا بھی سبب ہے حق کے باطل کرنے کا۔اور اشارہ کیا ہے اس حدیث کی طرف کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کی نشانیوں میں سے جھوٹی گواہی کا ظاہر ہونا اور سچی گواہی کو چھپانا ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث احمد نے۔(فتح)

٢٤٥٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ. تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَأَبُوْ عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ.

۲۴۵۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کبیرہ گناہ کون سا ہے؟ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا یعنی کسی کو اس کا ساجھی ٹھہرانا اور ماں باپ کو رنج دینا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

٢٤٦٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ.

۲۴۶۰۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ ان گناہوں کے جو کبیرہ گناہوں میں بہت بڑے ہیں یہ آپ نے تین بار فرمایا اصحاب نے فرمایا کہ کیوں نہیں یا حضرت بتلایئے؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا اور نافرمانی کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لیے بیٹھے تھے پھر اٹھ بیٹھے سو فرمایا کہ خبردار رہو اور جھوٹی بات پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس کو مکرر کہتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہوتے۔

فائدہ: شرک سے مراد مطلق کفر ہے۔اور تحقیق اس کے ساتھ ذکر کی اس کے غلبے کے لیے ہے وجود میں خاص کر عرب کے ملک میں پس ذکر کیا اس کو تنبیہ کے لیے اس کے غیر پر۔اور جو کہا کہ تکیہ لیے ہوئے تھے پھر اٹھ بیٹھے تو یہ مشعر ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بہت اہتمام کیا اور فائدہ دیتی ہے یہ تاکید اس کی تحریم کو اور بڑے ہونے اس کے قبح کو۔ اور اہتمام کا سبب یہ ہے کہ لوگ اس کو آسان جانتے ہیں اور اس میں اکثر سستی کرتے ہیں اور نیز اس کے باعث بہت ہیں پس اس لیے کہ اس کے اہتمام کی زیادہ ضرورت ہوئی۔اور اس حدیث میں تقسیم گناہوں کی کبیرہ اور اکبر کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اس سے صغیرہ گناہوں کا ثبوت پکڑا جاتا ہے۔ اس لیے کہ بہ نسبت اس کے کبیرہ اس سے اکبر ہے اور صغیروں کے ثبوت میں اختلاف مشہور ہے اور جو کہتا ہے کہ گناہوں میں صغیرہ کوئی نہیں تو اس کا تمسک یہ ہے کہ اللہ کے حکم اور نہی کی مخالفت بڑی ہے۔ پس مخالفت بہ نسبت اللہ کے جلال کے کبیرہ ہے لیکن جو صغیرہ ثابت کرتا ہے اس کے لیے جائز ہے کہ وہ کہے کہ وہ صغیرہ ہے بہ نسبت اس کی جو اس سے بڑا ہے جیسا کہ دلالت کرتی ہے اس پر باب کی حدیث۔ اور تحقیق سمجھا گیا ہے فرق صغیرہ اور کبیرہ کے درمیان مدارک شرع سے۔ اور نماز کے ابتداء میں گذر چکی ہے وہ چیز کہ دور کرتی ہے گناہوں کو جب تک کہ کبیرہ نہ ہوں، پس ثابت ہوا کہ بعض گناہ عبادتوں سے دور ہو جاتے ہیں اور بعض دور نہیں ہوتے اور یہ عین مدعی ہے۔ پھر صغائر اور کبائر کے مراتب مختلف ہیں باعتبار ان کے معنی میں تفاوت کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جھوٹی گواہی دینا حرام ہے اور اس کے معنی میں ہے جو چیز کہ جھوٹی ہو۔ (فتح)

بَابُ شَهَادَةِ الْأَعْمٰى وَأَمْرِهٖ وَنِكَاحِهٖ وَإِنْكَاحِهٖ وَمُبَايَعَتِهٖ وَقَبُوْلِهٖ فِي التَّأْذِيْنِ وَغَيْرِهٖ وَمَا يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ وَأَجَازَ شَهَادَتَهٗ قَاسِمٌ وَّالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَّقَالَ الشَّعْبِيُّ تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ إِذَا كَانَ عَاقِلًا وَّقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ تَجُوْزُ فِيْهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلٰى شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهٗ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَإِذَا قِيْلَ لَهٗ طَلَعَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِيْ قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوْكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ.

باب ہے بیان میں گواہی اندھے کی اور اس کے کاروبار کے اور نکاح کر دینے کے اور بیع شرا اور قبول کرنے قول اس کے کو اذان وغیرہ میں مانند امامت وغیرہ کی اور وہ چیز کہ پہچانی جاتی ہے ساتھ آواز کے۔ یعنی اور جائز رکھا ہے اندھے کی گواہی کو ان چاروں اماموں نے۔ یعنی اور شعبی نے کہا کہ جائز ہے گواہی اندھے کی جب کہ ہو عاقل یعنی سمجھدار ہو باریک باتوں کو سمجھ سکتا ہو۔ یعنی اور حکم نے کہا کہ بہت چیزیں ہیں کہ ان میں اندھے کی گواہی درست ہے یعنی اور زہری نے کہا کہ کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھتا ہے کہ اگر کسی چیز پر گواہی دے تو کیا تو اس کی گواہی کو رد کرے گا؟ یعنی اور تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما بھیجتے کسی شخص کو جب غائب ہوتا سورج خبر دیتا ان کو تو افطار کرتے روزے کو اور پوچھتے فجر کے وقت سے سو جب کہا جاتا کہ صبح صادق نے طلوع ہوئی ہے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ یعنی اور سلیمان بن یسار نے کہا کہ میں نے اندر آنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت چاہی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے میری آواز پہچانی تو فرمایا کہ اے سلیمان اندر آ پس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق تو غلام ہے جب تک کہ باقی ہے تجھ پر کچھ بدل کتاب سے ۔یعنی اور جائز رکھی ہے سمرہ رضی اللہ عنہ نے گواہی نقاب والی عورت کی ۔

فائدہ: بخاری نے اندھے کی گواہی کے جائز رکھنے کی طرف میلان کیا ہے پس اشارہ کیا ہے استدلال کی طرف اس کے لیے اس چیز کے ساتھ کہ جو اس کے نکاح سے جواز ذکر کیا۔اور بیع شرا اس کی سے اور قبول کرنے اس کے قول کے اذان وغیرہ میں اور یہ قول مالک اور لیث کا ہے برابر ہے کہ جانے اس کو پہلے اندھے ہونے کے یا اس کے بعد۔اور جمہور نے تفصیل کی پس جائز رکھا ہے انہوں نے اس چیز کو کہ اٹھایا ہوا ہو اس کو پہلے اندھا ہونے سے نہ کہ اس کے بعد اور اسی طرح وہ چیز کہ اس میں بجائے دیکھنے والے کے ہو مانند اس کی کہ گواہی دے اس کو کوئی شخص کسی چیز کے ساتھ اور متعلق ہو وہ اس کے ساتھ یہاں تک کے اس کے ساتھ گواہی دے اس پر۔اور حکم سے روایت ہے کہ تھوڑی چیز میں جائز ہے اور بہت میں جائز نہیں ۔اور ابو حنیفہ اور محمد نے کہا کہ اس کی کسی وقت بھی درست نہیں مگر اس چیز میں کہ اس کا طریق استفاضہ ہو یعنی شہرت کی وجہ سے معلوم ہوا اور نہیں تمام اس چیز میں کہ استدلال کیا ہے اس کے ساتھ بخاری نے مفصل مذہب کے دفع کے لیے ۔اس لیے کہ نہیں ہے کوئی مانع حمل کرنے مطلق کے سے مقید پر۔(فتح)

فائدہ: عاقل کے ساتھ مراد جنون سے احتراز نہیں اس لیے کہ اس سے احتراز ضرور ہے برابر ہے کہ اندھا ہو یا بینا۔(فتح)

فائدہ: شاید اس نے توسط کیا ہے دونوں مذہبوں جواز اور منع کے درمیان ۔(فتح)

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما آخر عمر میں اندھے ہو گئے تھے ۔

فائدہ: اور اس کے تعلق کی وجہ اس کے ساتھ یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خبر پر اعتماد کرتے باوجود اس کے کہ اس کا بدن نہ دیکھتے تھے فقط اس کی آواز سنتے تھے۔ابن منیر نے کہا کہ شاید بخاری نے اشارہ کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے ساتھ کہ اندھے کی گواہی جائز ہے تعریف پر جب پہچانے کہ یہ فلاں ہے ۔پس جب پہچانے تو گواہی دے کہا اور گواہی تعریف کی مختلف فیہ ہے مالک وغیرہ کے نزدیک ۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نہ کفایت کرتے تھے سورج کے دیکھنے کے ساتھ اس لیے کہ اس کو پہاڑ اور بادل چھپاتے ہیں اور کفایت کرتے ہیں غالب ہونے کے ساتھ اندھیرے میں اس کنارے میں کہ مشرق کی طرف سے ہے ۔(فتح)

فائدہ: اس کی شرح کتاب العتق میں گذر چکی ہے اور اس میں دلیل ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا دیکھتی تھیں کہ غلام سے پردہ واجب نہیں ۔برابر ہے کہ اپنی ملک میں ہو یا غیر کی ملک میں ۔اس لیے کہ سلیمان میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کا مکاتب تھا۔اور جو کہتا ہے کہ احتمال ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مکاتب ہو تو وہ صحیح احادیث کے معارض ہے ۔محض احتمال کے اور وہ مردود ہے ۔اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت چاہی اور یہ احتمال نہایت بعید ہے۔ (فتح)

فائدہ: اس اثر کے وارد کرنے سے اس بات کی تائید مقصود ہے کہ آواز پر اعتماد کرنا شرع میں آیا ہے پس اندھے کی گواہی بھی جائز ہوگی کہ وہ بھی آواز سے پہچان سکتا ہے۔ (ت)

٢٤٦١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا. وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هٰذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا.

٢٤٦١۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک مرد کو سنا کہ مسجد میں قرآن پڑھتا تھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اس کو رحمت کرے کہ البتہ تحقیق یاد دلائی اس نے مجھ کو فلانی فلانی آیت کہ میں نے ان کو فلانی فلانی سورت سے گرایا تھا یعنی میں ان کو بھول گیا تھا اور زیادہ کیا ہے عبادہ بن عبداللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت ﷺ نے میرے گھر میں تہجد کی نماز پڑھی تو آپ نے عباد کی آواز سنی کہ مسجد میں نماز پڑھتا تھا تو فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا یہ عباد کی آواز ہے میں نے کہا ہاں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر عباد پر۔

فائدہ: اور اس حدیث سے غرض یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کی آواز پر اعتماد کیا اس کے بدن کے دیکھنے کے بغیر۔ (فتح)

٢٤٦٢۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ أَوْ قَالَ حَتّٰى تَسْمَعُوْا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ النَّاسُ أَصْبَحْتَ.

٢٤٦٢۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہے سو تم کھایا پیا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے یا یوں فرمایا کہ یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔ اور ابن ام مکتوم اندھا مرد تھا نہ اذان دیتا تھا یہاں تک کہ لوگ اس کو کہتے کہ تو نے صبح کی۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الاذان میں گذر چکی ہے اور اس سے غرض اندھے کی آواز پر اعتماد کرنا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِيْ أَبِيْ مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسٰى أَنْ يُّعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ أَبِيْ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيْهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ.

۲۴۶۳۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبائیں آئیں تو میرے پاس مخرمہ نے کہا کہ مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چل نزدیک ہے کہ ہم کو ان سے کچھ دیں۔ سو میرا باپ دروازے پر کھڑا ہوا اور کلام کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آواز پہچانی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ایک قبا تھی اور آپ اس کی خوبیاں اس کو دکھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے یہ قبا تیرے لیے چھپا رکھی تھی۔

فائدہ: اور اس سے غرض یہ قول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آواز پہچانی اس لیے کہ اس میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آواز پر اعتماد کیا اس سے پہلے کہ اس کا بدن دیکھیں اور اس کی شرح لباس میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ اور جو اندھے کی گواہی کو جائز نہیں رکھتا اس نے حجت پکڑی ہے کہ نہیں جائز ہے گواہی یہ مگر یقین کے ساتھ اور اندھا نہیں یقین کرتا آواز پر اس لیے کہ جائز ہے کہ اس کی آواز غیر کی آواز کے مشابہ ہو۔ اور جائز رکھنے والوں نے جواب دیا ہے کہ محل قبول کا ان کے نزدیک اس وقت ہے جب کہ ثابت ہو آواز اور قرینہ پایا جائے جو دلالت کرنے والا ہے اس کے لیے۔ اور لیکن جب شبہ ہو تو اس وقت کوئی قائل نہیں۔ اور اس قبیل سے اندھے کے نکاح کا جواز ہے اپنی بیوی سے اور حالانکہ وہ اس کو نہیں پہچانتا مگر اس کی آواز سے۔ لیکن اس کی آواز کا سننا اس پر مقرر ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے لیے علم واقع ہوتا ہے کہ یہ وہی ہے نہیں تو جب اس کے نزدیک قوی احتمال ہو کہ وہ اس کا غیر ہے تو نہیں جائز ہے اس کو اقدام کرنا اس پر۔ اور اسماعیلی نے کہا کہ نہیں باب کی حدیثوں میں دلالت جواز مطلق پر اس لیے کہ اندھے کا نکاح اپنے نفس سے متعلق ہے اس لیے کہ وہ اس کی بیوی اور لونڈی میں ہے اور غیر اس کو اس میں داخل نہیں اور لیکن قصہ عباد اور مخرمہ کا پس ایک چیز میں ہے کہ ان کے ساتھ متعلق ہے ان کے غیر کے کیونکہ غیر کے متعلق نہیں۔ اور لیکن اذان دینی پس حدیث کے آخر میں کہا ہے کہ وہ نہ اذان دیتا تھا یہاں تک کہ اس کو کہا جاتا کہ تو نے صبح کی پس اعتماد جماعت مذکورہ پر ہے جو اس وقت کہ خبر دیتی تھی اور جو زہری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا پس وہ قبول ہے اس کے ساتھ حجت قائم نہیں ہوتی اس لیے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے فقیہ تر اس سے کہ گواہی دیں اس چیز میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نہیں ہے جائز اس میں گواہی ۔ اس لیے کہ اگر وہ اپنے باپ یا بیٹے یا غلام کے لیے گواہی دے تو اس کی گواہی قبول نہ ہوگی اور اللہ اس کو اس سے پناہ دے ۔ (فتح)

بَابُ شَهَادَةِ النِّسَآءِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ﴾.

باب ہے بیان میں گواہی عورتوں کے اور بیان اس آیت کا کہ پس اگر دو مرد ہوں تو گواہی کے لیے ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔

فائدہ: ابن منذر نے کہا کہ اجماع ہے علماء کا اس آیت کے ظاہر پر قائل ہونے کے پس کہتے ہیں کہ جائز ہے عورتوں کی گواہی مردوں کے ساتھ ، اور خاص کیا ہے اس کو جمہور نے قرض اور اموال کے ساتھ یعنی قرضوں اور مالوں میں عورتوں کی گواہی مردوں کے ساتھ جائز ہے ۔ اور کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے ان کی گواہی حدود اور قصاص میں اور ان کا اختلاف ہے ان کا نکاح اور طلاق میں اور نسب اور اولاد میں اور جمہور کہتے ہیں کہ جائز نہیں اور اہل کوفہ کہتے ہیں کہ جائز ہے اور ان کی گواہی کے قبول ہونے پر سب کا اتفاق ہے اس چیز میں کہ جس پر مرد خبر نہیں رکھتے حیض اور جنابت آواز کرنے بچے کے اور عورتوں کے عیوب میں اور رضاع میں اختلاف ہے کما سیاتی ۔ لیکن رہا اتفاق ان کا ان کے گواہی کے جائز ہونے میں اموال میں آیت مذکورہ کی وجہ سے ہے اور ان کا اتفاق ان کے منع ہونے پر حدود اور قصاص میں اس آیت کی وجہ سے کہ فَاِنْ لَّمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءِ ۔ اور رہا ان کا اتفاق نکاح میں سو جس نے اس کو اموال کے ساتھ ملایا ہے اس نے جائز رکھی ہے اس چیز کے لیے کہ اس میں ہے حق مہروں اور نفقات سے اور مانند اس کی اور جس نے اس کو حدود کے ساتھ ملایا ہے تو اس کے لیے ہے کہ وہ حلال جانتا ہے شرمگاہوں کے لیے اور ان کے حرام ہونے کے لیے اس کے ساتھ اور یہی مختار ہے اور اس کی تائید کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ گواہ کرو صاحب عادل کو اپنے سے ۔ پھر ان کا نام حدیں رکھا اور فرمایا تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۔ اور عورتیں حدود میں نہ قبول کی جائیں اور کس طرح گواہ بنیں اور عورتیں اس چیز میں جس میں ان کو تصرف نہیں ہے گرہ دینے سے اور کھولنے ۔ اور یہ تفصیل باب کے منافی نہیں اس لیے کہ وہ معقود ان کی گواہی کے لیے فی الجملہ یعنی کسی وقت میں ۔ اور اختلاف کیا ہے انہوں نے اس چیز میں کہ نہیں خبر ہوتی اس میں مردوں کو کہ کیا اس میں ایک عورت کی گواہی بھی کافی ہے یا نہیں تو جمہور کے نزدیک تو ضروری ہے کہ چار عورتیں ہوں اور مالک اور ابن لیلیٰ سے روایت ہے کہ دو عورتوں کی گواہی بھی کافی ہے اور شعبی سے ہے کہ اس میں ایک عورت کی گواہی بھی جائز ہے اور یہی قول حنفیہ کا ہے۔ پھر بخاری نے ذکر کی ابو سعید رضی اللہ عنہ کی اور وہ پوری حیض میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی ہے یا نہیں ۔ مہلب نے کہا کہ اس سے استنباط کیا جاتا ہے کہ گواہوں میں کمی بیشی کرنا ان کی عقل اور ضبط کے اعتبار سے ۔ دانا کی گواہی مقدم کی جائے سادھا آدمی کی گواہی پر ۔ اور آیت میں ہے کہ جب گواہ گواہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھول جائے اور اس کا رفیق اس کو یاد دلائے تا کہ وہ اس کو یاد کرے تو جائز ہے اس کے لیے کہ گواہی دے۔ (فتح)

٢٤٦٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا.

۲۴۶۴۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی گواہی مرد کے آدھ ہے نہیں تو عورتوں نے کہا کیوں نہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس ان کی کم عقل کے سبب سے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ عورت کی گواہی جائز ہے۔

بَابُ شَهَادَةِ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيْدِ وَقَالَ أَنَسٌ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهٖ وَأَجَازَهُ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيْمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ كُلُّكُمْ بَنُوْ عَبِيْدٍ وَإِمَاءٍ.

باب ہے بیان میں گواہی لونڈیوں اور غلاموں کے یعنی اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ غلام کی جائز ہے جب عادل ہو یعنی اور جائز رکھا ہے اس کو شریح اور زرارہ نے یعنی اور ابن سیرین نے کہا کہ غلام کی گواہی قبول ہے مگر غلام کی گواہی اپنے مالک کے لیے جائز نہیں یعنی اور جائز رکھا ہے اس کو حسن اور ابراہیم نے تھوڑی چیز میں۔ یعنی اور شریح نے کہا کہ تم سب غلاموں اور لونڈیوں کے بیٹے ہو یعنی سب اللہ کے بندے ہو تمہارے درمیان فرق نہیں۔

فائدہ: یہ غلامی کی حالت میں ہے۔ اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ ان کی گواہی مطلق قبول نہیں اور ایک جماعت نے کہا کہ مطلق قبول ہے اور تحقیق نقل کیا بخاری نے بعض اس کو۔ اور یہ قول احمد اور اسحق اور ابو ثور کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تھوڑی چیز میں قبول کی جائے یہ قول شعبی اور شریح اور نخعی اور حسن کا ہے۔ (فتح)

فائدہ: شریح کے پاس ایک غلام نے گواہی دی تو کسی نے کہا کہ یہ غلام ہے تو اس نے جواب دیا کہ ہم سب غلام ہیں۔ (فتح)

٢٤٦٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

۲۴۶۵۔ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ اس نے ام یحییٰ اہاب کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میں تو تم دونوں خاوند و بیوی کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے اس کی یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيٰى بِنْتَ أَبِيْ إِهَابٍ قَالَ فَجَآئَتْ أَمَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا.

مجھ سے منہ پھیرا سو میں ایک طرف ہوا یعنی منہ کی طرف سے آیا اور میں نے آپ سے کہا کہ وہ جھوٹی ہے، تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ وہ کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت ﷺ نے عقبہ کو اس عورت سے منع فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ باب میں آئے گی اور وجہ دلالت کی اس سے یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے عقبہ کو اس عورت سے جدا ہونے کے ساتھ حکم کیا ساتھ قول لونڈی مذکورہ کے۔ سو اگر اس کی گواہی مقبول نہ ہوتی تو اسکے ساتھ عمل نہ کرتے اور نیز حجت پکڑی ہے علماء نے ساتھ اس آیت کے مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ جن کو تم پسند رکھتے ہو گواہوں سے۔ کہتے ہیں کہ پس اگر غلام پسند ہو تو وہ بھی اس میں داخل ہے اور جواب دیا گیا ہے آیت سے اس کے ساتھ کہ اللہ نے اس کے آخر میں فرمایا ہے نہ انکار کریں گواہ جب کہ بلائے جائیں اور انکار تو صرف آزادوں سے حاصل ہوتا ہے غلام کے مشغول ہونے کے لیے مالک کے حق کے ساتھ اور اس استدلال میں نظر ہے اور اسماعیل نے باب کی حدیث سے جواب دیا ہے کہ اس کے ایک طریق میں آیا ہے مولاۃ کا لفظ اس آزاد پر بولا جاتا ہے جس پر ولا ہو۔ پس اس میں اس پر دلالت نہیں کہ وہ غلام تھے اور تعاقب کیا گیا ہے کہ ساتھ اسکے کہ باب کی حدیث میں صریح آچکا ہے کہ وہ لونڈی تھی متعین ہوا کہ وہ آزاد نہ تھی اور ابن دقیق نے کہا کہ ہم نے باب کی حدیث کو ظاہر کر لیا ہے پس ضروری ہے قائل ہونا لونڈی کی گواہی کے ساتھ اور امام احمد نے بھی اسی کے ساتھ جزم کیا ہے کہ وہ لونڈی تھی۔ (فتح)

بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ.

دودھ پلانے والی عورت کی گواہی کا بیان۔

٢٤٦٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَآئَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّيْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ دَعْهَا عَنْكَ أَوْ نَحْوَهُ.

۲۴۶۶۔ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میں نے تم دونوں خاوند وبیوی کو دودھ پلایا ہے۔ سو میں حضرت ﷺ کے پاس آیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ کہا گیا ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اس کو اپنے پاس سے چھوڑ دے یا مانند اس کی فرمایا۔

فائدہ: اور حجت پکڑی ہے اس حدیث کے ساتھ اس شخص نے جو تنہا دودھ پلانے والی عورت کی گواہی کو قبول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے علی بن سعد نے کہا کہ میں نے احمد سے سنا کہ وہ ایک عورت کی گواہی کے بارے میں سوال کیے گئے رضاعت سے۔ امام احمد نے کہا کہ جائز ہے عقبہ کی حدیث کی وجہ سے اور یہی ہے قول اوزاعی کا اور نقل کیا گیا عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور زہری اور حسن اور اسحق سے۔ اور ابن شہاب سے روایت ہے کہ تفریق کی عثمان رضی اللہ عنہ نے کئی لوگوں کے درمیان کہ انہوں نے آپس میں نکاح کیا کالی عورت کے قول کے ساتھ کہ اس نے ان کو دودھ پلایا ہے ابن شہاب نے کہا کہ لوگ آج کے دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول کو لیتے ہیں۔ اور اختیار کیا ہے اس کو ابوعبیدہ نے مگر اس نے کہا اگر گواہی دے دودھ پلانے والی تنہا تو واجب ہے خاوند پر عورت سے جدا ہونا اور نہیں واجب ہوتا اس پر حکم اس کے ساتھ اور اگر اس کے ساتھ کوئی اور عورت گواہی دے تو واجب ہوتا اس کے ساتھ حکم۔ اور نیز حجت پکڑی گئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کو اپنی بیوی سے جدا ہونا لازم نہیں کیا بلکہ اس کو فرمایا کہ اپنے پاس سے چھوڑ دے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ وہ کہتی ہے اور اشارہ کیا کہ یہ نہی تنزیہی ہے۔ اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ نہیں کافی ہے اس میں گواہی دودھ پلانے والی کی اس لیے کہ گواہی ہے خود اپنے ہی فعل پر۔ اور ابوعبیدہ نے عمر اور مغیرہ بن شعبہ اور علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ باز رہی جدائی کرنے سے خاوند بیوی کے درمیان۔ اس کے ساتھ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جدائی کی جائے ان کے درمیان اگر لائے گواہ نہیں تو مرد اور عورت کا راستہ چھوڑ دیا جائے گا مگر یہ کہ وہ مرد عورت سے بچے۔ اور اگر یہ دروازہ کھولا جائے تو نہ چاہے گی کوئی عورت کہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی کرے مگر کرے گی۔ اور شعبی نے کہا کہ قبول کی جائے گی اس کی گواہی تین عورتوں کے ساتھ بشرطیکہ نہ تعرض کرے عورت اجرت طلب کرنے کے ساتھ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ مطلق قبول نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ قبول کی جائے محرم ہونے کے ثبوت میں سوائے ثبوت اجرت کے اس کے دودھ پلانے کی وجہ سے۔ اور مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ قبول کی جائے دوسری عورت کے ساتھ اور ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ دودھ پلانے کے باب میں عورتوں کی گواہی قبول نہ کی جائے جب کہ ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو۔ اور اصطخری شافعی نے اس کا عکس کیا ہے اور جو صرف دودھ پلانے والی عورت کی گواہی قبول نہیں کرتا وہ جواب دیتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول فنہاہ سے مراد نہی تنزیہی ہے۔ اور امر دعھا میں اشارہ اس کے لیے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے منہ پھیرنا مفتی کا تا کہ خبردار ہو مسئلہ پوچھنے والا اس پر کہ حکم مسئلہ مسئول عنہا میں باز رہنا ہے اس سے اور یہ کہ جائز ہے مکرر سوال کرنا اس کے لیے جو مراد کو نہ سمجھے اور سوال کرنا سبب سے کہ چاہتا ہے نکاح کے دور ہونے کو۔ (فتح)

بَابُ تَعْدِيْلِ النِّسَآءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا.

بعض عورتوں کا بعض کو تعدیل کرنا۔

۲۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَأَفْهَمَنِيْ بَعْضَهُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ

۲۴۶۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب اہل افک نے اپنے ان پر طوفان باندھا اور اللہ نے ان کی پاکی بیان کی کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ أَوْعٰي مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا وَّقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوْا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهٖ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَهٗ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيْهِ فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهٖ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ آذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِيْ أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ فَإِذَا عِقْدٌ لِيْ مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ

حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب سفر کو نکلنے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے اور جس کے نام پر قرعہ نکلتا اس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے سو حضرت ﷺ نے ایک جہاد کا ارادہ کیا اور ہمارے درمیان قرعہ ڈالا اور قرعہ میں میرا نام نکلا تو میں حضرت ﷺ کے ساتھ نکلی اس کے بعد کہ ہم کو پردے کا حکم ہوا تھا سو میں ایک کجاوے میں اٹھائی جاتی تھی اور اتاری جاتی تھی سو ہم چلے یہاں تک کہ جب حضرت ﷺ اپنے اس جنگ سے فارغ ہو کر پھرے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو حضرت ﷺ نے رات کو کوچ کا حکم دیا سو جب انہوں نے کوچ کی خبر دی تو میں اٹھ کر جائے ضرورت کے لیے لشکر سے باہر گئی اور جب میں جائے ضرورت سے فراغت کر کے اپنے کجاوے کے پاس آئی اور اپنے سینے کو ہاتھ لگایا تو میں نے اچانک دیکھا کہ میرا گلے کا ہار جو جزع ظفار (ایک قسم کا مہرہ ہوتا ہے سفید اور سیاہ) سے تھا ٹوٹ پڑا تو میں اپنا ہار تلاش کرنے کو پلٹ گئی اور مجھ کو وہاں تلاش کرنے میں دیر لگ گئی سو جو لوگ کجاوہ کسنے پر مقرر تھے وہ آئے اور میرے کجاوے کو اٹھا کر میرے اونٹ پر کسا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی اور وہ گمان کرتے تھے کہ میں کجاوے میں ہوں اور عورتیں اس وقت دبلی ہلکی تھیں بھاری نہ تھیں ان کے بدن پر گوشت نہ تھا فقط تھوڑا سا کھانا کھاتی تھیں تو انہوں نے اٹھایا اٹھانے کے وقت کجاوے کے بوجھ سے انکار نہ کیا یعنی ان کو میرا ہونا یا نہ ہونا معلوم نہ ہوا سو اس کو کس کر اونٹ کو اٹھایا اور روانہ ہوئے اور میں لڑکی کم عمر تھی سو میں نے ہار پایا بعد اس کے کہ لشکر کوچ کر گیا سو میں لشکر کی جگہ میں آئی اور وہاں کوئی نہ تھا سو میں اپنے اترنے کی جگہ میں آئی اور میں نے گمان کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَحَسِبْنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي
فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي
الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي
فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْنَ
وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ
مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ
ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً
حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا
فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ
فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَأَمَمْتُ
مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ
سَيَفْقِدُونَنِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ
غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ
الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ
الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ
إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ
الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ
أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ
يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا
نَزَلُوا مُعَرِّسِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ
هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ
قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ وَيَرِيبُنِي فِي وَجَعِي
أَنِّي لَا أَرَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہ عنقریب ہے کہ البتہ وہ مجھ کو نہ پائیں گے تو پھیر لینے کو
پلٹ آئیں گے سو جس حالت میں کہ میں بیٹھی تھی کہ مجھ کو نیند
غالب آئی تو میں سوگئی اور صفوان بن معطل حضرت ﷺ کے حکم
سے لشکر سے پیچھے رہا کرتے تھے یعنی تا کہ تھکے ماندے کو ساتھ
لائے تو اس نے میری جگہ کے پاس صبح کی تو اس نے ایک
سوتے آدمی کا بدن دیکھا تو وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھ
کو پردہ سے پہلے دیکھا تھا اس نے تعجب سے انا للہ وانا الیہ
راجعون پڑھا تو میں جاگ پڑی اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور
اس کے دونوں ہاتھ پر پاؤں رکھا یعنی تا کہ میں آسانی سے
سوار ہو جاؤں سو وہ سواری کو کھینچتا ہوا چلا تھا سو ہم لشکر میں پہنچے
بعد اس کے کہ وہ سخت گرمی میں اترے تھے یعنی دوپہر کو ہلاک
ہوا جو ہلاک ہوا یعنی تہمت کرنے والوں نے مجھ پر تہمت
باندھی اور متولی یعنی بانی مبانی اس تہمت وطوفان کا عبداللہ بن
ابی تھا کہ منافقوں کا سردار تھا اور میں مدینے میں آکر ایک
مہینہ بیمار رہی اور لوگ تہمت کرنے والوں کی بات کا چرچا
کرتے رہے اور مجھ کو اس طوفان کی کچھ بھی خبر نہ تھی اور مجھ کو
اپنی بیماری میں یہ بات شک میں ڈالتی تھی کہ جیسے میں آگے
اپنی بیماری میں حضرت ﷺ سے مہربانی دیکھتی تھی اس بار ایسی
مہربانی نہیں دیکھتی صرف اتنا تھا کہ حضرت ﷺ گھر میں آکر
سلام کرتے تھے پھر کہتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہے مجھ کو
اس طوفان سے کچھ معلوم نہ تھا یہاں تک کہ مجھ کو بیماری سے
کچھ افاقہ ہوا سو میں ام مسطح کے ساتھ مناصع کو نکلی جو ہمارے
پاخانے کی جگہ تھی نہ نکلتی تھی ہم مگر رات کو پہلے اس سے کہ
گھروں میں پاخانے بنائے جائیں اس وقت گھروں میں
پاخانے نہ تھے اور ہمارا دستور پہلے عرب کا دستور تھا میدان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ اللُّطفَ الَّذِیْ كُنْتُ أَرٰی مِنْهُ حِيْنَ أَمْرَضُ إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقِهْتُ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِّنْ بُيُوْتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي التَّنَزُّهِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِيْ رُهْمٍ نَمْشِيْ فَعَثَرَتْ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ يَا هَنْتَاهُ أَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالُوْا فَأَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلٰى مَرَضِيْ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِيْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تِيْكُمْ فَقُلْتُ آتَأْذَنُ لِيْ إِلٰى أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِيْنَئِذٍ أُرِيْدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّيْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلٰى نَفْسِكِ الشَّأْنَ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ

سو میں اور ام مسطح چلتی ہوئی آگے بڑھی تو ام مسطح اپنی چادر میں گر پڑی اور کہا کہ ہلاک ہوا مسطح یعنی اس نے اپنے بیٹے مسطح کو بددعا دی۔ شاید گرنا اس کا غصہ سے تھا جو اس کو مسطح کی طرف سے حاصل ہوا تھا تو میں نے کہا کہ کیا تو ایسے مرد کو برا کہتی ہے کہ وہ بدری ہے یعنی اور اللہ نے بدریوں کے گناہ معاف کردیئے ہیں تو ام مسطح نے کہا کہ اے بھولی کیا تو نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا۔ تو اس نے مجھ کو طوفان باندھنے والوں کے قول سے خبر دی تو مجھ کو بیماری پر بیماری زیادہ ہوئی سو جب میں اپنے گھر کی طرف پھری تو حضرت ﷺ میرے پاس آئے اور سلام کر کے کہا کہ اس عورت کا کیا حال ہے؟ تو میں نے کہا کہ مجھ کو اجازت ہو کہ میں اپنے ماں باپ کے گھر جاؤں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرا ارادہ یہ تھا کہ ان کے پاس سے اس خبر کو تحقیق کروں تو حضرت ﷺ نے مجھ کو اجازت دی تو میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی اور میں نے اپنی ماں سے کہا کہ یہ کیا بات ہے جس کا لوگ چرچا کرتے ہیں تو اس نے کہا کہ اے بیٹی اپنی جان پر اس غم کو آسان جان یعنی مت گھبرا پس قسم ہے اللہ کی البتہ کم ہے ہونا عورت خوبصورت کا کبھی نزدیک کسی مرد کے کہ اس کو دوست رکھتا ہو اس کے لیے سوکنیں ہوں مگر کہ اس کو بہت عیب لگاتی ہیں۔ تو میں نے کہا کہ سبحان اللہ لوگ یہ گفتگو کرتے ہیں سو میں نے وہ تمام رات صبح تک کاٹی اس حال میں کہ نہ مجھ کو تمام رات نیند آئی نہ میرے آنسو بند ہوئے پھر میں نے صبح کی تو حضرت ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا جب کہ وحی نے دیر کی اور میرے چھوڑنے میں ان سے مشورہ پوچھا سو اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو اشارہ کیا ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ فِيْ نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللّٰهِ إِلَّا خَيْرًا وَّأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَآءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَّسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ يَا بَرِيْرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيْهَا شَيْئًا يَّرِيْبُكِ فَقَالَتْ بَرِيْرَةُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَّأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِيْنِ فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعْذُرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ بَلَغَنِيْ أَذَاهُ فِيْ أَهْلِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِيْ إِلَّا خَيْرًا وَّقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَّمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى أَهْلِيْ إِلَّا مَعِيْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا وَاللّٰهِ أَعْذُرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ

اس چیز کے جو اپنے جی میں تھا کہ حضرت ﷺ کو اپنی بیویوں سے محبت ہے سو اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ کی بیوی ہے اور قسم ہے اللہ کی مجھ کو تو سوائے پاکی اور بہتری کے کچھ معلوم نہیں اور اے پر علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب انہوں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی ان کے سوا اور بہت عورتیں موجود ہیں لیکن بریرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلائے گی ۔ حضرت ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا کہ اے بریرہ کیا تو نے عائشہ میں ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اس کی پاک دامنی میں شک پڑے تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا حضرت ﷺ قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کیا ہے میں نے کبھی اس میں کوئی بات عیب دار نہیں پائی زیادہ اس سے کہ وہ کم عمر لڑکی ہے آٹے سے سو جاتی ہے اور بکری آ کر اس کو کھا جاتی ہے تو حضرت ﷺ اس دن کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی سے عذر طلب کر کے بدلہ لینا چاہا سو فرمایا کہ کون ایسا مرد ہے جو میرا عذر دریافت کر کے بدلہ لے اس مرد سے جس کی ایذا مجھ کو میری گھر والی بی بی کے حق میں پہنچی ہے سو قسم ہے اللہ کی نہیں جانا میں نے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگوں نے ذکر کیا ہے اس مرد کو جس کو نہیں جانا میں نے مگر نیک تو وہ میری بیوی کے پاس کبھی نہ جاتا تھا بغیر میرے ساتھ کے تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو اس نے کہا یا حضرت ﷺ قسم ہے اللہ کی میں اس سے آپ کا بدلہ لوں گا اگر اوس کے قبیلے سے ہوگا تو ہم اس کی گردن ماریں گے اور اگر ہمارے بھائی خزرجیوں سے ہوگا تو آپ ہم کو حکم کریں ہم اس میں آپ کا حکم بجا لائیں گے سو کھڑا ہوا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور وہ خزرج کا سردار تھا اور اس سے پہلے نیک مرد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ لَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَأَصْبَحَ عِنْدِيْ أَبَوَايَ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتّٰى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَآءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَأَنَا أَبْكِيْ إِذِ اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مِنْ يَّوْمِ قِيْلَ فِيَّ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَّا يُوْحٰى إِلَيْهِ فِيْ شَأْنِيْ شَيْءٌ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ

تھا لیکن قوم کی حمیت اور پچ اس کو باعث ہوئی تو اس نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ تو جھوٹا ہے البتہ قسم ہے اللہ کی تو اس کو نہ مارے گا اور نہ اس پر قادر ہوگا تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑا ہوا تو اس نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ تو جھوٹا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ ہم اس کو قتل کریں گے بے شک تو منافق ہے منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے اور ان کی حمایت کرتا ہے یہاں تک کہ دونوں قبیلے اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک دوسرے کا قصد کیا عنقریب تھا کہ کشت وخون ہو جائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے سو منبر سے اترے اور ان کو چپ کرایا یہاں تک کہ چپ ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چپ ہوئے اور میں تمام دن روتی رہی نہ میرے آنسو بند ہوئے اور نہ مجھ کو نیند آئی اور میرے ماں باپ نے میرے پاس صبح کی اور حالانکہ میں رات دن روتی رہی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ رونا میرے جگر کو پھاڑ ڈالے گا سو جس حالت میں کہ وہ دونوں میرے پاس بیٹھے اور میں روتی تھی کہ ناگہاں ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو میں نے اس کو اجازت دی تو وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی سو جس حالت میں کہ ہم اسی طرح تھے کہ ناگہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندر آئے اور بیٹھے اور جب سے مجھ کو تہمت لگی اس دن سے پہلے میرے پاس نہ بیٹھے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مہینہ میرے حق میں کچھ وحی نہ ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھا یعنی اللہ کی حمد اور تعریف کی پھر فرمایا کہ عائشہ مجھ کو تیری ایسی ایسی بات پہنچی ہے سو اگر تو گناہ سے پاک ہے تو عنقریب اللہ تیری پاکی بیان کرے گا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو اللہ سو مغفرت مانگ اور اس کی طرف توبہ کر اس لیے کہ بندہ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً وَّقُلْتُ لِاَبِيْ اَجِبْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ اَجِيْبِيْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقُلْتُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَّا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ لَبَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَّثَلًا اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ اِذْ قَالَ ﴿ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴾ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ وَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ يُّبَرِّئَنِيَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ وَّاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ اَنْ يُّنْزِلَ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيًا وَّلَاَنَا اَحْقَرُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ اَنْ يُّتَكَلَّمَ بِالْقُرْاٰنِ فِيْ اَمْرِيْ وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ

اپنے گناہ کا اقرار پھر توبہ کرے تو اللہ اس کا گناہ معاف کرتا ہے اور اس کی توبہ قبول کرتا ہے تو پھر جب حضرت ﷺ اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہاں تک کہ میں نے ایک قطرہ نہ پایا تو میں نے اپنے باپ سے کہا کہ تو میری طرف سے حضرت ﷺ کو جواب دے تو اس نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت ﷺ سے کیا کہوں۔ پھر میں نے اپنی ماں سے کہا کہ تو حضرت ﷺ کو میری طرف سے جواب دے تو اس نے بھی یہی کہا کہ میں نہیں جانتی کہ حضرت ﷺ کو کیا کہوں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں کم عمر لڑکی تھی بہت قرآن نہیں پڑھا تھا سو میں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی البتہ مجھ کو معلوم ہے کہ آپ نے سنی ہے وہ بات جس کا یہ لوگ چرچا کرتے ہیں اور آپ کے دل میں جم گئی اور آپ نے اس کو سچ جانا ہے سو اگر میں یوں کہوں کہ میں اس عیب سے پاک ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بے شک پاک ہوں تو آپ مجھ کو سچا نہ جانیں گے اور اگر میں ناکردہ گناہ کا اقرار کروں اور اللہ جانتا ہے کہ میں پاک ہوں تو آپ مجھ کو سچا جانیں گے قسم ہے اللہ کی میں اپنے اور تمہارے درمیان یوسف علیہ السلام کے باپ کے سوا کوئی مثل نہیں پاتی جب کہ اس نے کہا کہ اب صبر ہی بن آئے اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو بتلاتے ہو پھر میں بچھونے پر پڑی یعنی میں نے آدمیوں کی طرف سے منہ پھیر لیا اور مجھ کو امید تھی کہ اللہ میری پاکی بیان کرے گا لیکن مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ میرے حق میں وحی اترے گی اور میں اپنے آپ کو حقیر گمان کرتی تھی اس میں کہ میرے حق میں قرآن سے کلام کی جائے یعنی قرآن میرے حق میں اترے لیکن مجھ کو یہ امید تھی کہ حضرت ﷺ کو میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ لِيْ يَا عَائِشَةُ احْمَدِيْ اللّٰهَ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللّٰهُ فَقَالَتْ لِيْ أُمِّيْ قُوْمِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا أَقُوْمُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ جَاؤُوْا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ الْأٰيَاتِ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ بَرَاءَتِيْ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُّؤْتُوْا إِلٰى قَوْلِهِ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ الَّذِيْ كَانَ يُجْرِيْ عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِيْ فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ مَا رَأَيْتِ فَقَالَتْ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ فَعَصَمَهَا

برات خواب میں دکھلا دے گا سو قسم ہے اللہ کی کہ حضرت ﷺ اپنی مجلس سے نہ اٹھے تھے اور نہ کوئی گھر والوں سے باہر نکلا تھا یہاں تک کہ اللہ نے حضرت ﷺ پر وحی اتاری جیسے معمول تھا یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکتا تھا جھاڑے کے دن میں پھر جب حضرت ﷺ سے وحی موقوف ہوئی اور حالانکہ آپ ہنستے تھے سو پہلے پہل جو آپ نے بات کہی وہ یہ تھی کہ مجھ سے کہا کہ اے عائشہ اللہ کی حمد اور شکر کر پس تحقیق اللہ نے تیری پاکی بیان کی تو میری ماں نے مجھ کو کہا کہ اے عائشہ اٹھ کر حضرت ﷺ کی تعظیم کر تو میں نے کہا کہ قسم ہے کہ میں نہ اٹھوں گی اور نہ آپ کی تعریف کروں گی اور اللہ کے سوا کسی کی تعریف نہ کروں گی جس نے میری پاکی بیان کی پھر اللہ نے یہ آیتیں سورۂ نور میں اتاریں کہ جو لوگ لائے ہیں طوفان تم میں سے ایک جماعت ہے آخر تک میں یہ آیتیں اتاریں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اور تھا خرچ کرتا مسطح پر قرابت کی وجہ سے اس سے قسم ہے اللہ کی میں مسطح پر کبھی خرچ نہ کروں گا بعد اس کے کہ اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائی تو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہ قسم کھائیں بڑائی والے تم میں سے اور کشائش والے یہ کہ دیں ناطے والوں کو غفور الرحیم تک۔ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیوں نہیں میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر جاری کیا جو پہلے اس پر جاری کرتا تھا اور حضرت ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرا حال پوچھا تھا کہ اے زینب تجھ کو کیا معلوم ہے اور تو نے کیا دیکھا ہے تو زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا حضرت! پھر جب اللہ نے میری پاکی میں نے نہ اپنے کان سے کچھ سنا ہے اور نہ آنکھ سے دیکھا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہی تھی جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ قَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ مِثْلَهُ.

حسن اور جمال وغیرہ میں مجھ سے برابری کرتی تھی سو اللہ نے اس کو پرہیزگاری سے نگاہ رکھا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح سورہ نور میں آئے گی اور غرض اس سے یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے عائشہ رضی اللہ عنہا کا حال پوچھا اور اس نے آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاک دامن ہونے کا جواب دیا اور حضرت ﷺ نے اس کے قول پر اعتماد کیا یہاں تک کہ خطبہ فرمایا اور عبداللہ بن ابی سے بدلہ چاہا اور اسی طرح حضرت ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے عائشہ رضی اللہ عنہا کا حال پوچھا اور اس نے بھی ان کے پاک دامن ہونے کے ساتھ جواب دیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے زینب رضی اللہ عنہا کے حق میں کہا کہ وہی تھی جو حسن و جمال میں میری برابری کرتی تھی تو اللہ نے اس کو بچایا۔ پس ان سب کے مجموع میں مراد ترجمہ کی ہے۔ ابن بطال نے کہا کہ اس میں حجت ہے ابو حنیفہ کے لیے کہ عورتوں کی تعدیل جائز ہے اور یہی قول ہے ابو یوسف کا۔ اور محمد جمہور کے موافق ہے اور طحاوی نے کہا کہ تزکیہ خبر ہے اور گواہی نہیں۔ پس قبول کرنے سے کوئی مانع نہیں۔ اور ترجمہ میں اشارہ ہے ثالث کے قول کی طرف اور وہ یہ ہے کہ قبول کیا جائے ان کا تزکیہ بعض کے لیے اور نہ مردوں کے لیے اس لیے جو منع کرتا ہے وہ اس کا سبب یہ بیان کرتا ہے کہ عورت ناقص ہے معرفت وجودہ تزکیہ سے خاص کر مردوں کے حق میں۔ اور ابن بطال نے کہا کہ اگر کہا جائے کہ قبول کیا جاتا ہے تزکیہ ان کا نیک بات کے ساتھ اور نہیں لازم آتا اس سے قبول کرنا تزکیہ ان کا گواہی میں کہ مال کو لینے کو واجب کرے۔ اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ جائز ہے ان کا قبول کرنا مردوں کے ساتھ اس چیز میں کہ ان کی شہادت اس میں جائز ہے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا زَكّٰى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ وَقَالَ أَبُوْ جَمِيْلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوْذًا فَلَمَّا رَآنِيْ عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِيْ قَالَ عَرِيْفِيْ إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ.

جب ایک مرد دوسرے مرد کا تزکیہ کرے تو اس کو کفایت کرتا ہے۔ یعنی اور ابو جمیلہ نے کہا کہ میں نے ایک پڑا لڑکا پایا تو جب مجھ کو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو کہا کہ عنقریب ہے کہ غار سبب بدی کا ہو گویا کہ مجھ کو تہمت دیتا تھا میرے چوہدری نے کہا کہ یہ نیک مرد ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جا اور اس کا خرچ ہم پر ہے۔

فائدہ: شہادت کے شروع میں یہ باب باندھا ہے تَعْدِيْلُ كَمْ يَجُوْزُ پس توقف کیا اس جگہ اور یقین کیا اس جگہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافی ہونے کے ساتھ ایک گواہ کے اور میں نے اس کی ترجیح پہلے بیان کر دی ہے اور سلف نے اختلاف کیا ہے تزکیہ کے عدد کے شرط ہونے میں ۔ پس مرجح شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شرط ہونا دو مرد کا ہے یعنی تزکیہ کے لیے دو کا ہونا شرط ہے جیسے کہ گواہی میں ہے ۔ اور یہی قول ہے محمد بن حسن کا اور اختیار کیا ہے اس کو طحاوی نے اور استثنیٰ کیا ہے چھپا رفیق حاکم کا اس لیے کہ وہ اس کا نائب ہے تو اس کا قول بجائے حکم کے اور جائز کہا ہے اکثر نے قبول جرح اور تعدیل کو ایک سے اس لیے کہ وہ بجائے حکم کے ہے اور حکم میں عدد کا ہونا شرط نہیں اور ابو عبیدہ نے کہا کہ تین مردوں سے کم کا تزکیہ قبول نہیں اور اس کی حجت یہ حدیث ہے کہ نہیں ہے حلال سوال کرنا یہاں تک کہ تین آدمی عقلمند اس کی گواہی دیں اور جب یہ حاجت کے حق میں ہے تو اس کا غیر بطریق اولیٰ ہے ۔ اور یہ سب اختلاف شہادت میں ہے اور رہی روایت کرنی پس قبول کیا جاتا ہے اس میں قول ایک آدمی کا بھی صحیح قول پر اس لیے کہ اگر وہ غیر سے ناقل ہے تو وہ جملہ اختیار سے ہے اور اس میں عدد شرط نہیں اور اپنے نفس کی طرف سے ہے تو بجائے حاکم کے ہے اور حاکم بھی متعدد نہیں ہوتا ۔ (فتح)

فائدہ: غویر تصغیر ہے غار کی اور ابوس کے معنی شر کے ہیں ۔ اور اصمعی نے کہا کہ اصل اس کی یہ ہے کہ کچھ لوگ غار میں داخل ہوئے کہ اس میں رات کاٹیں تو وہ غار ان پر گر پڑی اور وہ سب اس میں دب کر مر گئے اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں دشمن بیٹھا تھا اس نے ان کو مار ڈالا ۔ اور کلبی نے کہا کہ غویر ایک مشہور جگہ ہے اس میں پانی ہے وہاں ڈاکو رہتے تھے اور راہزنی کرتے تھے اور جو وہاں گذرتے وہ آپس میں حفاظت کی وصیت کرتے تھے اور ابن عربی نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مثال اس مرد کے لیے اس لیے بیان کی کہ تعریض کرتے تھے شاید دراصل یہ اس کا اپنا بیٹا ہے اور ارادہ کرتا ہے کہ آپ سے اس کی نسبت کی نفی کرے سبب کے لیے اسباب سے اور باوجود اس کے اس کی مراد یہ تھی کہ وہ اس کی پرورش کرے اور ایک روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جاوہ آزاد ہے اس کا ولا تیرے لیے اور اس کا خرچ ہم پر ہے ابن بطال نے کہا کہ اس قصے میں ہے کہ اگر قاضی اپنے وزیروں کی مجلس میں کسی کا حال پوچھے تو وہ ایک کے قول سے کفایت کرے جیسا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا لیکن جب مشہود لہ کو تکلیف دی جائے کہ اپنے گواہوں کی تعدیل کرے تو دو سے کم کی تعدیل قبول نہ کی جائے ۔ میں کہتا ہوں کہ غایت یہ ہے کہ اس نے قصے کو اپنے بعض محتملات پر محمول کیا ہے اور تکلیف کا قصہ دلیل خارجی کا محتاج ہے یعنی یہ مطلق درست ہے مشہود لہ کو تعدیل کی تکلیف دینے کی کوئی دلیل نہیں ۔ اور یہ کہ جائز ہے اٹھانا گرے لڑکے کا اگرچہ گواہ نہ کرے اور یہ کہ نفقہ اس کا جب نہ پہچانا جائے بیت المال پر ہے یہ کہ اس کا ولا اس کے اٹھانے والے کے لیے اور اس میں اختلاف ہے اور بعض نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ ولك ولاء ہ کے معنی یہ ہیں کہ اس سبب سے کہ اس نے اٹھایا ضائع نہ ہونے دیا گویا کہ اس نے اس کو موت سے آزاد کیا ان سے کہ اس کا غیر اس کو اٹھا کر اس کا مالک ہو جائے ۔ اور اس حدیث میں ثابت ہونا عمر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاروق رضی اللہ عنہ کے احکام میں اور یہ کہ جب حاکم کسی کے امر میں توقف کرے تو یہ اس کے حق میں قادح نہیں ۔اور رجوع کرنا حاکم کا اپنے امینوں کے قول کی طرف اور یہ حاجت کے وقت مرد کے سامنے اس کی تعریف کرنی مکروہ نہیں بلکہ مکروہ تو صرف مبالغہ کرنا ہے تعریف میں اور اسی نکتہ کے لیے یہ باب باندھا ہے بخاری نے پیچھے اس کے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جو ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے معنی میں ہے پس کہا مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي اللَّوْحِ یعنی تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے اور اس کے دلیل پکڑنے کی وجہ حدیث ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے تزکیہ کا اعتبار کیا جب کہ قصد کرے اس کو اس لیے کہ نہ عیب لگایا اس پر مگر اسراف اور غلو کو تعریف میں۔ اور ابن منیر نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ یہ قدر تزکیہ کے قبول کرنے میں کافی ہے ۔اور رہا اعتبار نصاب کا پس اس سے حدیث ساکت ہے اور جواب اس کا یہ ہے کہ بخاری اپنے قاعدے پر جاری ہوا کہ اگر نصاب شرط ہوتی تو ذکر کی جاتی اس لیے کہ بیان وقت حاجت سے موخر نہیں ہوتا۔(فتح)

۲۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَّاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ.

۲۴۶۸۔ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد نے دوسرے مرد کے سامنے تعریف کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ آپ نے کئی بار فرمایا۔پھر فرمایا کہ جوکوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے کہ میں فلانے کو گمان کرتا ہوں اور اللہ ہی اس کو خوب جانتا ہے میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا مجھ کو یہ گمان ہے کہ فلاں شخص ایسا ہے اور ایسا اگر اس بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے۔

فائدہ: اس حدیث کی مناسبت باب سے ابھی گذر چکی ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ.

تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے اور جو سچ مچ جانتا ہو سو کہے۔

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ

۲۴۶۹۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو کہ سنا کہ دوسرے مرد کی تعریف کرتا تھا اور تعریف میں مبالغہ کرتا تھا یعنی بے حد تعریف کرتا تھا تو فرمایا کہ تو نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِي مَدْحِهٖ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ.

مرد کی پیٹھ کاٹی۔

فائدہ: یہ حدیث ترجمہ باب میں ظاہر ہے لیکن آخری خبر ترجمہ کی اس حدیث میں نہیں یعنی جو سچ سچ جانتا ہو سو کہے۔ اور شاید اس کا مذہب یہ ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث ایک ہے اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ مضمون موجود ہے جیسا کہ ابھی گذرا۔ (فتح)

بَابُ بُلُوْغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا﴾ وَقَالَ مُغِيْرَةُ احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَ بُلُوْغُ النِّسَآءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ إِلٰى قَوْلِهٖ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ أَدْرَكْتُ جَارَةً لَّنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً.

لڑکوں کے بالغ ہونے اور ان کی گواہی کا بیان ۔ اور اس آیت کا بیان کہ جب تم میں سے بلوغت کو پہنچیں تو چاہیے کہ اجازت مانگیں آخر آیت تک ۔ یعنی اور بیان ہے پہنچنے عورتوں کا حیض میں کہ ان کی بلوغت کی حد ہے اس آیت کی دلیل کی وجہ سے کہ جو عورتیں ناامید ہوئیں ہیں حیض سے تمہاری عورتوں میں سے اور اگر تم کو شبہ رہ گیا تو ان کی عدت ہے تین مہینے اور ایسے ہی جن کو حیض نہیں آیا اور جن کے پیٹ میں بچہ ہے ان کی عدت یہ کہ جن لیں پیٹ کا بچہ ۔ یعنی اور حسن بن صالح نے کہا کہ میں نے اپنی ایک ہمسائی کو پایا کہ وہ دادی تھی اور اس کی عمر اکیس برس کی تھی ۔

فائدہ: یعنی ان کے بالغ ہونے کی کیا حد ہے اور بالغ ہونے سے پہلے ان کی گواہی کا کیا حکم ہے۔ پس رہی ان کے بالغ ہونے کی حد پس اس کو ہم آئندہ بیان کریں گے ۔ اور رہی گواہی لڑکوں کی پس رد کیا ہے اس کو جمہور نے اور اعتبار کیا ہے اس کو مالک نے ان کے زخموں کے بیچ بشرطیکہ ضبط کیا جائے ان کے اول قول کو اس سے پہلے کہ جدا جدا ہوں اور قبول کیا ہے جمہور نے ان کی خبروں کو جب کہ جوڑا جائے اس کی طرف قرینہ۔ اور اعتراض کیا گیا ہے اس طرح سے کہ ترجمہ میں گواہی کا ذکر ہے اور باب کی حدیثوں میں اس کی تصریح نہیں اور اس کا جواب یہ کہ وہ ماخوذ ہے اتفاق سے اس پر کہ جس کے بالغ ہونے کا حکم کیا جائے اس کی گواہی قبول کی جائے جب کہ موصوف ہو قبول کی شرط کے ساتھ اور راہ دکھاتی ہے اس کی طرف قول عمر بن عبدالعزیز کہ وہ حد ہے چھوٹے اور بڑے کے درمیان ۔ (فتح)

فائدہ: اس آیت میں حکم کا معلق کرنا ہے بلوغت کو پہنچنے کو اور تحقیق اجماع کیا ہے علماء احتلام مردوں اور عورتوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازم ہوتے ہیں اس کے ساتھ عبادتیں اور حدود اور تمام احکام اور وہ انزال منی کرنے والے کا ہے یعنی منی کو دکر نکلے برابر ہے جماع سے ہو یا کسی اور چیز سے اور برابر ہے کہ بیداری میں ہو یا خواب میں۔ اور اجماع ہے اس پر کہ نہیں اثر ہے جماع کا خواب میں مگر منی کے نکلنے کے ساتھ۔ (فتح)

فائدہ: یہ بقیہ ترجمہ کا ہے اور وجہ نکالنے کی آیت سے ترجمہ کے لیے معلق کرنا حکم کا ہے عدت میں اقرار کے ساتھ حیض کے حاصل ہونے پر اور رہا اس سے آگے پیچھے سات مہینوں کے ہے پس معلوم ہوا کہ حیض کا وجود نقل کرتا ہے حکم کو اور اجماع ہے سب علماء کا اس پر کہ حیض بلوغت ہے عورتوں کے حق میں۔ (فتح)

فائدہ: یعنی نو برس کی عمر میں اس کو حیض ہوا اور دس برس کی عمر میں اس نے لڑکی جنی اور اسی طرح اس کی لڑکی کو بھی نو برس کی عمر میں حیض ہوا اور دس برس کی عمر میں اس نے بچہ جنا۔ امام شافعی نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے کہ اس نے ایک عورت دیکھی کہ دادی تھی اور اس کی عمر اکیس سال کی تھی۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے ادنیٰ اور عقلمند کے میں کہ اس میں عورت کو حیض آتا ہے اور مرد کو احتلام ہوتا ہے۔ کیا اس کی نشانیاں منحصر ہیں یا نہیں اور اس عمر میں جب تجاوز کرے اس کو لڑکا اور اس کو احتلام نہ ہو اور عورت اور اس کو حیض ہو تو حکم کیا جائے اس وقت بالغ ہونے کا۔ پس اعتبار کیا ہے مالک اور لیث اور احمد اور اسحٰق نے نکلنا بالوں کا لیکن نہیں قائم کرتے اس کے ساتھ حد کو شبہ کی وجہ سے۔ اور اعتبار کیا ہے اس کو شافعی نے کافر میں اور مختلف ہے قول اس کا مسلمان میں اور ابوحنیفہ نے کہا کہ بالغ ہونے کی عمر اٹھارہ یا انیس سال ہے لڑکے کے لیے اور سترہ سال ہے لڑکی کے لیے۔ اور شافعی اور احمد اور ابن وہب اور جمہور نے کہا کہ اس کی حد دونوں میں پورے پندرہ برس ہیں جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔ (فتح)

۲۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ ثُمَّ عَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ

۲۴۷۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں جنگ احد کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوا اور میں چودہ برس کا لڑکا تھا تو مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہ دی یعنی جنگ میں جانے کی پھر میں جنگ خندق کے دن آپ کے روبرو ہوا اور میں پندرہ سال کا لڑکا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی یعنی جہاد میں جانے کی نافع نے کہا سو میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا اور وہ خلیفہ تھا تو میں نے اس سے یہ حدیث بیان کی اس نے کہا کہ البتہ یہ پندرہ برس حد ہے درمیان چھوٹے اور بڑے کے اور اپنے عاملوں کی طرف لکھا کہ مقرر کریں حصہ اس شخص کے لیے جو پندرہ برس کو پہنچے یعنی ان کے لیے لشکر کے دفتر میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْكَبِيْرِ وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَّفْرِضُوْا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ.

رزق مقرر کیا جائے ۔اور تھی تفریق کی جاتے درمیان لڑنے والوں کے اوران کے غیروں کے عطا میں ۔اور وہ رزق ہے جو بیت المال میں جمع کیا جاتا ہے اور اس کے مستحقوں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

فائدہ: :اور استدلال کیا گیا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قصے سے کہ جو پندرہ برس مکمل کر لے اس پر بالغوں کے تمام احکام جاری کیے جائیں اگر چہ اس کو احتلام نہ ہو پس کس طرح ہے عبادات کے ساتھ اور قائم کرتے حدوں کے اور مستحق ہوتا ہے حصے کا غنیمت سے اور قتل کیا جائے اگر حربی ہو اور اس سے قید توڑی جائے اگر اس کی ہوشیاری کی امید ہو اور سوائے اس کے احکام سے اور تحقیق عمل کیا ہے اس کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز نے اور اس کو برقرار رکھا اس پر اس کے راوی نافع نے اور جواب دیا ہے طحاوی اور ابن قصار وغیرہ نے جو اس حدیث پر عمل نہیں کرتے تصریح آ چکی ہے کہ اجازت مذکورہ جہاد میں تھی اور یہ متعلق قوت اور طاقت کے ساتھ ۔اور بعض مالکیہ یہ جواب دیتے ہیں کہ وہ ایک خاص واقعہ کا ذکر ہے اور اس کے لیے عموم نہیں اور احتمال ہے کہ وہ اس عمر کے نزدیک محتلم ہوا تھا پس اس لیے کہ اس کو اجازت دی اور بعض نے کہا کہ اس کو ضعیف ہونے کی وجہ سے پھیرا تھا نہ کہ کم عمر ہونے کی وجہ سے ۔اور اجازت قوت کی وجہ سے دی تھی نہ کہ بالغ ہونے کی وجہ سے ۔اور اس کو وہ چیز رد کرتی ہے جو ابن حبان اور ابو عوانہ وغیرہ نے اس حدیث میں روایت کی اس لفظ کے ساتھ کہ میں جنگ خندق کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت نہ دی اور نہ مجھ کو دیکھا کہ میں بالغ ہوں ۔اور اس حدیث میں ہے کہ جو لوگ جنگ کے لیے امام کے ساتھ نکلنا چاہتے ہوں امام ان کو لڑائی واقع ہونے سے پہلے اپنے سامنے بلا کر دیکھ لے سو جس کو لڑائی کے قابل پائے اس کو ساتھ لے اور جو قابل نہ ہو اس کو پھیر دے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر وغیرہ میں اسی طرح کیا تھا۔اور مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک نہی موقوف ہے اجازت لڑکی کے بالغ ہونے پر بلکہ امام کو جائز ہے کہ اجازت دے لڑکوں سے جس میں قوت اور جوانمردی ہو۔پس بہت سے لڑکے بلوغت کے قریب قوی تر ہوتے ہیں بالغ کی نسبت ۔اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ان پر حجت ہے۔

٢٤٧١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى

۲۴۷۱۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نہانا واجب ہے ہر احتلام کرنے والے پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

فائدہ: اور اس میں اشارہ ہے کہ بلوغت حاصل ہوتی ہے منی نکلنے کے ساتھ اسی لیے کہ وہی احتلام سے مراد ہے۔ اور سمجھا جاتا ہے مقصود ترجمہ کا قیاس کرنے کے ساتھ باقی احکام پر باعتبار متعلق ہونے وجوب کے احتلام کے ساتھ۔ (فتح)

بَابُ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِيَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِيْنِ.

سوال کرنا حاکم کا مدعی کے لیے کہ کیا تیرے گواہ ہیں پہلے قسم دینے کے مدعی علیہ کے۔

۲۴۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ أَعْمَشٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِيْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ إِلٰى آخِرِ الْأٰيَةِ.

۲۴۷۲۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے کسی بات پر اور وہ اس میں جھوٹا ہوتا کہ چھین لے ساتھ اس کے مال کسی مسلمان کا تو وہ اللہ سے ملے گا اس حال میں کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا اور اشعث بن قیس نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ میرے حق میں فرمایا کہ میرے اور ایک مرد کے درمیان زمین مشترک تھی تو اس نے مجھ سے انکار کیا تو میں اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تیرے لیے گواہ ہے میں نے کہا نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو کہا کہ قسم کھا میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب وہ قسم کھائے گا اور میرا مال لے جائے گا تو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہیں ان لوگوں کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں آخر آیت تک۔

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور ترجمہ میں قبل الیمین سے مراد مدعی علیہ کی قسم ہے اور یہی مطابق ہے ترجمہ کے لیے۔ اور اس کا مدعی پر حمل کرنا صحیح نہیں ہے اس طرح سے کہ طلب کرے اس سے حاکم قسم استظہار کی اس طرح سے کہ گواہی دی ہے گواہ نے اس کے لیے حق کے ساتھ یعنی جو میرے گواہ نے میرے لیے گواہی دی وہ حق ہے جھوٹ نہیں۔ اس لیے کہ اشعث کی حدیث میں اس کا تعرض نہیں بلکہ اس میں وہ چیز ہے کہ تمسک کیا جاتا ہے اس کے ساتھ اس پر کہ استظہار کی قسم واجب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ۔اور اس حدیث کی شرح ایمان اور نذور میں آئے گی ۔اور اس حدیث میں اس شخص کے لیے حجت ہے جو کہتا ہے کہ مدعا علیہ پر قسم نہ پیش کی جائے جب کہ مدعی اقرار کرے کہ میرا گواہ ہے ۔(فتح)

بَابُ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْحُدُوْدِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِيْنُهٗ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَلَّمَنِيْ أَبُو الزِّنَادِ فِيْ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِيْنِ الْمُدَّعِيْ فَقُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَإِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى﴾ قُلْتُ إِذَا كَانَ يُكْتَفٰى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِيْنِ الْمُدَّعِيْ فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى مَا كَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِ هٰذِهِ الْأُخْرٰى.

قسم مدعا علیہ پر ہے اموال میں اور حدود میں ۔یعنی اور حضرت ﷺ نے فرمایا یعنی مدعی کو تیرے دو گواہ چاہیے یا اس کی قسم چاہیے ۔یعنی ابن شبرمہ سے روایت ہے کہ ابو زناد نے مجھ سے ایک گواہ اور قسم مدعی کے بارے میں کلام کیا تو میں نے کہا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ شاہد کر و دو شاہد اپنے مردوں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں جن کو پسند رکھتے ہیں شاہدوں سے کہ بھول جائے ایک عورت تا یاد دلائے اس کو دوسری ابن شبرمہ کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ جب ایک گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کافی ہے تو کیا حاجت ہے یہ کہ یاد دلائے ایک دوسرے کو تو کیا کیا جاتا تھا ساتھ ذکر اس دوسرے کے یعنی اس کا کیا فائدہ تھا۔

فائدہ: یعنی مدعی پر قسم نہیں اور یہ دو چیزوں کو مستلزم ہے ایک یہ کہ قسم استظہار کی واجب نہیں ۔دوم یہ کہ حکم کرنا صحیح نہیں ہے ایک گواہ کے ساتھ اور قسم مدعی کی اور شہادت لینی بخاری کی ابن شبرمہ کے قصے کی طرف اشارہ کرتی ہے اس چیز کی طرف کہ اس کی مراد دوسری چیز ہے یعنی ایک گواہ اور قسم مدعی کے ساتھ حکم کرنا صحیح ہے ۔اور یہ کہا کہ اموال میں اور حدود میں تو اس میں کوفیوں کے رد کی طرف اشارہ ہے اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ مدعا علیہ قسم صرف اموال میں ہے حدود میں نہیں ۔اور شافعی اور جمہور کا مذہب ہے کہ قسم عام ہے یعنی اموال میں بھی مدعا علیہ قسم کھائے اور حدود میں بھی کھائے اور نکاح میں بھی اور جو ان کی مانند ہے ۔اور مستثنیٰ کیا ہے مالک نے نکاح کو طلاق اور عتاق کو اور فدیہ کو تو اس نے کہا کہ ان میں سے کسی چیز میں قسم نہیں یہاں تک کہ مدعی گواہ کو قائم کرے اگرچہ ایک گواہ ہی کیوں نہ ہو ۔(فتح)

فائدہ: اور غرض اس سے یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے مطلق چھوڑا قسم کو مدعا علیہ کی جانب میں ،اور اس کو کسی چیز کے ساتھ مقید نہیں کیا ہے دوسرے کے سوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ابو زناد کا یہ مذہب تھا کہ ایک گواہ اور مدعی کی قسم سے حکم کرنا جائز ہے اور ابن شبرمہ کا مذہب اس کے خلاف تھا۔ سو اس پر حجت پکڑی ابو زناد نے اس حدیث کے ساتھ جو اس میں وارد ہوئی ہے اور ابن شبرمہ نے اس پر حجت پکڑی آیت کریمہ کے ساتھ، اور سوائے اس کے نہیں کہ تمام ہوتی ہے اس کی اس کے ساتھ حجت پکڑنی اصل مختلف فیہ پر دونوں فریقوں کے درمیان۔ اور وہ اصل یہ ہے اگر حدیث میں ایسا حکم وارد ہو جو قرآن میں نہ ہو تو کیا وہ نسخ ہے؟ اور سنت قرآن کو منسوخ نہیں کرتی یا کہ وہ نسخ نہیں بلکہ مستقل زیادتی ہے ایک مستقل حکم کے ساتھ جب کہ اس کی سند ثابت ہو تو اس کا قبول کرنا واجب ہے۔ پہلا مذہب کوفیوں کا ہے یعنی وہ قرآن کے لیے نسخ ہے، اور دوسرا مذہب حجاز والوں کا اس سے قطع نظر کہ اس سے ابن شبرمہ کی حجت قائم نہیں ہوتی اس لیے کہ وہ نفس کا معارضہ ہے رائے کے ساتھ اور اس کا اعتبار نہیں۔ اور تحقیق جواب دیا ہے اس سے اسماعیل نے یعنی ابن شبرمہ کی حجت دے پس کہا کہ ایک دوسرے کو یاد دلانے کی حاجت تو صرف اس وقت ہے جب کہ دونوں عورتیں گواہی دیں اور اگر دونوں گواہی نہ دیں تو مدعی کی قسم ان کے قائم مقام ہوگی سنت کے بیان کرنے کے ساتھ اور قسم اس شخص کی کہ وہ اس پر واجب ہے یعنی مدعا علیہ سے جب تنہا ہو تو البتہ گواہ کے قائم مقام ہوتی ہے اور ادا میں پس اسی طرح قائم ہوئی ہے اس جگہ قسم دو عورتوں کی جگہ اس کے ساتھ استحقاق میں اس حال میں کہ جوڑنے والی ہے ایک گواہ کو اور اگر لازم آئے قول کا ساقط کرنا ایک گواہ اور مدعی کی قسم کے یعنی اس کو نہ مانا جائے اس لیے کہ اس لیے کہ قرآن میں نہیں تو لازم آئے گا ساقط کرنا قول کا ایک گواہ اور مدعی کی قسم کے ساتھ یعنی اس کو نہ مانا جائے اس لیے کہ قرآن میں نہیں تو لازم آئے گا ساقط کرنا ایک گواہ کا اور دو عورتوں کا اس لیے کہ دونوں عورتیں سنت میں نہیں اس لیے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا تیرے دو گواہ چاہییں یا اس کی قسم چاہیے اور حاصل اس کا یہ ہے کہ نہیں ہے لازم ایک شے پر اس کی نفی کی تخصیص کرنے سے اس کے ماسوا سے اور لیکن مقتضی اس چیز کا کہ بحث کی ہے اس نے یہ ہے کہ نہ حکم کیا جائے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ مگر دو گواہوں کے نہ ہونے کے وقت یا جو ان کے قائم مقام ہوں ایک مرد اور دو عورتوں سے۔ اور وہ ایک وجہ ہے شافعیہ کے لیے اور اس کو صحیح کہا ہے حنابلہ نے اور تائید کرتی ہے وہ چیز جو دارقطنی نے روایت کی ہے کہ حکم کیا ہے اللہ اور رسول نے حق میں دو گواہوں کے ساتھ پس اگر وہ گواہ لائے تو اپنا حق لے اور اگر ایک گواہ لائے تو اپنے گواہ کے ساتھ قسم کھائے۔ اور بعض حنفیوں نے جواب دیا ہے کہ قرآن پر زیادتی نسخ ہے اور خبر واحد متواتر کو منسوخ نہیں کرتی اور خبر واحد کی زیادتی قبول نہیں کی جاتی مگر جب کہ اس کی حدیث مشہور ہو۔ اور جواب دیا گیا ہے کہ نسخ اٹھانا حکم کا ہے اور اس جگہ کسی حکم کا اٹھانا نہیں اور نیز ضرور ہے کہ ناسخ اور منسوخ دونوں ایک محل میں پے در پے واقع ہوں اور یہ زیادۃ علی النص میں موجود نہیں اور غایت یہ ہے کہ نام رکھنا زیادۃ کا مانند تخصیص کی نسخ اصطلاح ہے پس نہیں لازم آتا اس سے نسخ کرنا قرآن کا سنت کے ساتھ لیکن قرآن کی سنت کے ساتھ تخصیص جائز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اسی طرح اس پر زیادتی بھی جائز ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے واحل لکم ماوراء ذلکم اور حرام ہونے پر اجماع ہے پھوپھی کے نکاح کے حرام ہونے کے ساتھ اس کے بھائی کے بیٹے کے اور سند اجماع کی اس میں سنت ثابت ہے اور اسی طرح چور کا دوسری چوری میں پاؤں کاٹنا اور بھی اس کی مثالیں بہت ہیں۔ اور تحقیق پکڑی گئی ہیں وہ بعض حنفی رد کرنے حکم سے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ اس کے ہونے کی وجہ سے قرآن پر زیادتی بہت حدیثوں کے ساتھ بہت احکام میں کہ وہ سب قرآن پر زیادتی ہیں جیسے کھجور کے نچوڑ سے وضو کرنا اور قہقہ سے وضو کرنا اور قے سے اور مضمضہ اور ناک کے پانی ڈالنے میں غسل میں سوائے وضو کے اور قیدی عورت کے رحم کی پاکی چاہنی اور اس شخص کے قطع کے ترک کرنے جو چرائے وہ چیز کہ جلدی بگڑ جاتی ہے اور ایک عورت کی گواہی جننے میں اور نہیں قصاص مگر تلوار کے ساتھ اور نہیں ہے جمعہ مگر مصر جامع میں اور جنگ میں ہاتھ نہ کاٹیں جائیں اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا اور مچھلی طافی نہ کھائی جائے یعنی جو خود بخود پانی میں مرجائے اور حرام ہے چوپائیوں میں سے ہر کچلی والا درندہ اور یہ کہ قتل کیا جائے باپ کو اولاد کے بدلے اور قاتل قتیل کا وارث نہیں ہوتا اور اس کے علاوہ اور بھی مثالیں ہیں جو متضمن ہیں قرآن پر زیادتی کو۔ اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ حدیثیں مشہور ہیں پس واجب ہے ان پر عمل کرنا ان کے مشہور ہونے کی وجہ سے تو ان کو کہا جاتا ہے کہ حدیث حکم کرنے کے ایک گواہ کے ساتھ اور مدعی کی قسم کے ساتھ کئی مشہورہ طرق سے آئی ہے بلکہ بہت صحیح طرق سے ثابت ہو چکی ہے۔ چنانچہ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور اصحاب سنن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے اور اس باب میں بیس صحابہ سے زیادہ روایت آچکی ہے اور اس کے علاوہ شہرت کے ثابت ہونے کی وجہ سے اور نسخ کا دعوی منسوخ ہے اس لیے کہ نسخ احتمال کے ساتھ ثابت نہیں ہوتا۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حکم کرنا ایک گواہ اور مدعی کی قسم کے ساتھ ظاہر قرآن کے مخالف نہیں اس لیے کہ قرآن نہیں منع کرتا یہ کہ جائز ہو اول اس چیز سے کہ نص کی ہو اس پر قرآن نے یعنی اور مخالف اس کے لیے مفہوم کا قائل نہیں چہ جائیکہ عدد کا مفہوم ہو۔ اور ابن عربی نے کہا کہ ظریف تر اس چیز کا پایا میں نے ان کے رد کے لیے حکم کے ایک گواہ اور مدعی کی قسم کے ساتھ دو امر ہیں ایک یہ کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ ایک گواہ ثبوت حق کے لیے کافی نہیں پس مدعا علیہ پر قسم واجب ہے پس یہ مراد ہے ساتھ حدیث کے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ۔ اور تعاقب کیا ہے اس کا ابن عربی نے اس کے ساتھ کہ یہ نادانی لغت سے اس لیے کہ معیت چاہتی ہے کہ ہو دو چیزوں سے ایک جہت میں نہ کہ دو مخالف چیزوں میں اور دوسرا یہ کہ وہ ایک خاص صورت پر محمول ہے اور وہ یہ کہ مثلا ایک مرد نے دوسرے سے ایک غلام خریدا پھر مشتری نے دعوی کیا کہ اس کے ساتھ عیب ہے اور ایک گواہ قائم کیا اور بائع نے کہا کہ میں نے صحیح سالم بیچا تھا پس قسم کھائے مشتری کہ میں نے اس کو صحیح سالم نہیں خریدا اور غلام کو لوٹا دے۔ اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ مانند اس چیز کے کہ گذر گئی اور اس لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ صورت نہایت کم یاب ہے اور اس پر حدیث محمول نہیں ہوگی میں کہتا ہوں کہ بہت حدیثیں اس تاویل کو باطل کرتی ہیں۔(فتح)

۲۴۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ إِلٰى عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾.

۲۴۷۳۔ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے میری طرف لکھا کہ حکم کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قسم کے مدعا علیہ پر۔

فائدہ: اور طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں اور قسم مدعا علیہ پر۔اور بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اگر بغیر گواہ کے صرف دعوی پر لوگوں کو دلایا جائے تو بے شک بعض لوگ لوگوں کے اموال اور خونوں کا ناحق دعوی کریں گے لیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہے تو بیان کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت اس چیز میں کہ گواہ مدعی پر اور قسم مدعا علیہ پر اور علماء کہتے ہیں کہ اس میں حکمت یہ ہے کہ مدعی کی جانب ضعیف ہے اس لیے کہ وہ ظاہر کے برخلاف کہتا ہے پس تکلیف دی گئی اس کو قوی حجت کے لانے کے ساتھ اور وہ گواہ ہے اس لیے کہ گواہ نہیں کھینچتا نفع کو اپنے نفس کے لیے اور نہ ہی ضرر کو دفع کرتا ہے پس قوی ہوگا اس کے ساتھ مدعی کا ضعف اور مدعا علیہ کی جانب قوی ہے اس لیے کہ اصل ذمہ کا فارغ ہونا ہے پس اس سے کفایت کی گئی قسم کے ساتھ اور وہ حجت ضعیف ہے اس لیے کہ قسم کھانے والا کھینچتا ہے اپنے نفس کے لیے نفع کو اور دفع کرتا ہے ضرر کو پس یہ نہایت حکمت ہے۔اور مدعی اور مدعا علیہ کی تعریف میں اختلاف ہے اور مشہور دو تعریفیں ہیں ایک یہ کہ مدعی وہ ہے کہ اس کا قول ظاہر کے مخالف ہو اور مدعا علیہ اس کے برخلاف ہو۔اور دوسری یہ کہ مدعی وہ کہ چپ رہے تو چھوڑا جائے اپنے سکوت کے ساتھ اور مدعا علیہ وہ ہے کہ چپ رہنے کی وجہ سے نہ چھوڑا جائے اور پہلی تعریف مشہور تر ہے اور ثانی اسلم ہے۔اور بعض کچھ اور تعریف کرتے ہیں۔اور اس قول سے استدلال کیا گیا ہے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے جمہور کے لیے اس کے عموم پر محمول کرنے کی وجہ سے ہر ایک کے حق میں برابر ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان اختلاط ہو یا نہ ہو۔اور مالک سے روایت ہے کہ نہیں متوجہ ہوتی مگر اس شخص پر کہ اس کے اور مدعی کے درمیان اختلاط ہوتا کہ نہ خراب کریں بے وقوف لوگ پہلے لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوقسم کے ساتھ ان کے کئی بار کھانے سے ۔اور اصطخری کا یہ مذہب ہے کہ اگر حال کے قرینوں سے معلوم ہو کہ مدعی کا دعوی جھوٹ ہے تو اس کے دعوی کی طرف التفات نہ کیا جائے ۔(فتح)

۲۴۷۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ شَيْءٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِيْنُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ إِذًا يَّحْلِفُ وَلَا يُبَالِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْأٰيَةَ.

۲۴۷۴۔عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو قسم کھائے کسی چیز پر کہ مستحق ہو ساتھ اس کے مال کا تو وہ اللہ سے ملے گا اس حال میں کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ پھر اللہ نے اس کی تصدیق کے لیے یہ آیت اتاری کہ جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا مال دنیا لیتے ہیں تو ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں عَذَابٌ اَلِیْمٌ تک ۔ پھر اشعث بن قیس ہماری طرف نکلے اور کہا کہ ابو عبد الرحمٰن یعنی عبد اللہ بن مسعود تم سے کیا حدیث بیان کرتا ہے تو جو اس نے کہا تھا سو ہم نے اس سے بیان کیا تو اس نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود سچا ہے البتہ یہ آیت میرے حق میں اتری ہے کہ میرے اور ایک مرد کے درمیان ایک چیز میں جھگڑا تھا تو ہم حضرت ﷺ کے پاس جھگڑتے آئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیرے دو گواہ چاہیے یا اس کی قسم چاہیے تو میں نے آپ سے کہا کہ اب وہ قسم کھائے گا اور پرواہ نہیں کرے گا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو قسم کھائے کسی چیز پر کہ مستحق ہو ساتھ اس کے مال کو تو وہ اس میں جھوٹا ہو تو ملے گا اللہ سے اس حال میں کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا تو اللہ نے اس کی تصدیق اتاری پھر یہ آیت پڑھی ۔

فائدہ: یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے ۔اور یہاں مراد یہ قول ہے کہ تیرے دو گواہ چاہیے یا اس کی قسم ۔اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہیں تیرے لیے مگر یہ ۔اور استدلال کیا گیا ہے اس حصر کے ساتھ حکم کے رد کرنے پر ایک گواہ اور قسم کے ۔اور جواب دیا گیا ہے کہ حضرت ﷺ کی اپنے قول شاہداک سے مراد گواہ ہے ۔ برابر ہے کہ دو مرد ہوں یا ایک مرد یا دو عورتیں ہوں یا ایک مرد اور قسم ۔عی کی اور دو گواہوں کی صرف اس لیے ذکر کیا کہ وہ اکثر اور اغلب ہیں پس معنی یہ ہیں کہ تیرے دو گواہ چاہیے یا جو ان کے قائم مقام ہوں ۔اور اگر لازم آئے اس سے ایک گواہ کا رد کرنا قسم کے ساتھ تو البتہ لازم آتا رد ایک گواہ اور دو عورتوں کا اس لیے کہ یہ بھی مذکور نہیں ۔پس ظاہر ہوئی تاویل مذکور اور جگہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پناہ کی طرف اس کی ثابت ہونا حدیث کا شاہد کے اعتبار کرنے کے ساتھ قسم کے ساتھ۔ پس معلوم ہوا کہ ظاہر لفظ شاہدین کا مراد نہیں بلکہ مراد وہ ہے یا جو اس کے قائم مقام ہو۔ (فتح)

بَابُ إِذَا ادَّعٰى أَوْ قَذَفَ فَلَهُ أَنْ يَّلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ.

جب کوئی دعوی کرے یا کسی کو تہمت دے تو اس کو جائز ہے کہ گواہ تلاش کرے اور گواہ طلب کرنے کے لیے چلے

۲۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا رَأٰى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهٖ رَجُلًا يَّنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيْثَ اللِّعَانِ.

۲۴۷۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کو شریک سے زنا کی تہمت دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ بلانا چاہیے یا کہ حد ماری جائے تیری پیٹھ میں تو اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کسی کو زنا کرتے دیکھے تو بھلا اس وقت گواہ ڈھونڈتا پھرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اس بات کو گواہوں سے ثابت کرو ورنہ تجھے حد ماری جائے گی پھر لعان کی حدیث ذکر کی۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح اپنی جگہ میں آئے گی اور اس سے غرض قدرت دینی ہے تہمت دینے والے کو گواہوں کے قائم کرنے پر زنا مقذوف پر اپنی جان سے حد کو دور کرنے کے لیے اور اس پر یہ بات وارد نہیں ہوگی کہ حدیث زوجین میں یعنی خاوند اور بیوی کے حق میں وارد ہوئی ہے۔ اور خاوند کو حد سے نکلنے کا راستہ لعان ہے جب کہ عاجز ہو گواہوں سے بخلاف اجنبی کے کہ اس کا یہ حال نہیں ہے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ یہ حکم آیت لعان نازل ہونے سے پہلے تھا جب کہ خاوند اور اجنبی برابر تھے اور جب تہمت لگانے والے کے لیے یہ بات ثابت ہوئی تو ہر مدعی کے لیے باولٰی ثابت ہوگی۔ (فتح)

بَابُ الْيَمِيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

عصر کی نماز کے بعد قسم کھانے کا بیان۔

۲۴۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۷۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن نہ بولے گا اور نہ ان کو دیکھے گا اور نہ ان کو گناہ سے پاک کرے گا اور ان کے لیے عذاب دردناک ہے۔ ایک تو وہ شخص کہ بیابان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَلاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيْقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَّا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفٰى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطٰى بِهَا كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا.

حاجت سے زیادہ پانی پر ہو اور مسافر کو اس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہے جس نے ایک امام سے بیعت کی اور اس نے بیعت نہیں کی مگر دنیا ہی کے لیے سو اگر امام نے اس کو دنیا سے کچھ دیا تو اس نے عہد پورا کیا اور اگر اس نے دنیا سے کچھ نہ دیا تو اس نے عہد پورا نہ کیا۔ اور تیسرا وہ مرد ہے جس نے کسی مرد کے ہاتھ ایک جنس بیچی عصر کے بعد تو اس نے اللہ کی قسم کھائی کہ میں نے اس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت سے لیا ہے تو اس نے اس کی قسم کا اعتبار کر کے اس کو اتنی قیمت سے لے لیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد قسم کھانے کا گناہ بہت بڑا ہے۔ اور مہلب نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ خاص کیا ہے حضرت ﷺ نے اس وقت میں گناہ کے بڑے ہونے کو اس شخص کے لیے کہ جو اس میں جھوٹی قسم اٹھائے تو یہ اس لیے ہے کہ رات دن کے فرشتے اس وقت میں حاضر ہوتے ہیں اور حالانکہ اس کے حق میں یہ بات وارد نہیں جو عصر کے وقت میں وارد ہے اور ممکن ہے کہ ہوئے خاص اس کے ساتھ اس لیے کہ اس وقت عمل اٹھائے جاتے ہیں۔ (فتح)

بَابُ يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَّوْضِعٍ إِلٰى غَيْرِهٖ قَضٰى مَرْوَانُ بِالْيَمِيْنِ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ أَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِيْ فَجَعَلَ زَيْدٌ يَّحْلِفُ وَأَبٰى أَنْ يَّحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِيْنُهٗ فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُوْنَ مَكَانٍ.

قسم کھائے مدعا علیہ جس جگہ کہ اس پر قسم واجب ہو اور نہ پھیرا جائے ایک جگہ سے طرف دوسری جگہ کی یعنی حکم کیا مروان نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو منبر پر تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی اس جگہ میں قسم کھاؤں گا سو زید رضی اللہ عنہ قسم کھانے لگا اور منبر پر قسم کھانے سے انکار کیا تو مروان اس سے تعجب کرنے لگا اور یعنی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیرے دو گواہ چاہیے یا اس کی قسم چاہیے اور نہیں خاص کیا ایک مکان کو دوسرے مکان سے۔

فائدہ: یعنی واجب ہے کہ اس جگہ قسم کھائے اور یہی قول حنفیہ اور حنابلہ کا ہے۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ واجب ہے تغلیظ یعنی ایسی جگہ قسم کھائے کہ جس جگہ گناہ بڑا ہو پس اگر مدینے میں ہو تو منبر کے نزدیک قسم کھائے اور مکے میں ہو تو رکن اور مقام کے درمیان اور ان کے علاوہ اور جگہوں میں جامع مسجد میں کھائے۔ اور سب کا اس پر اتفاق ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ خونوں اور بہت مالوں میں ہے تھوڑی چیز میں نہیں اور تھوڑی اور بہت کی حد میں اختلاف ہے۔ (فتح)

فائدہ: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ابن مطیع کے درمیان ایک گھر میں جھگڑا تھا تو وہ دونوں مروان کے پس جھگڑتے ہوئے آئے تب مروان نے یہ بات کہی۔ اور بخاری نے شاید حجت پکڑی ہے کہ زید رضی اللہ عنہ کا منبر کے پاس قسم نہ کھانا اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اس کو واجب نہیں سمجھتے تھے۔ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول سے حجت پکڑنا اولیٰ ہے مروان کے قول سے حجت پکڑنے سے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ اس نے ایک شخص سے اپنی جگہ میں قسم لی تھی اور منبر کے پاس قسم کھانے کی اس کو تکلیف نہیں دی۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی مروان کی طرح مروی ہے کہ منبر کے پاس قسم کھائی جائے۔ (فتح)

فائدہ: یہ بخاری کی فقاہت میں سے ہے۔ اور اعتراض کیا گیا ہے بخاری پر کہ اس نے عصر کے بعد قسم اٹھانے کا باب باندھا ہے پس زیادتی کے ساتھ گناہ کا بڑا ہونا ثابت کیا اور اس جگہ مکان کے ساتھ تغلیظ کی نفی کی یعنی یہ نہیں کہ فلانی جگہ میں قسم کھانے کا بڑا گناہ ہے اور فلانی جگہ میں کم اور اگر صحیح ہے اس کا حجت پکڑنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول شَاهِدَاكَ اَوْيَمِيْنُهٗ نے کسی مکان کو خاص نہیں کیا تو چاہیے کہ اس پر اس طرح حجت پکڑی جائے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کسی زمانے کو بھی خاص نہیں کیا پس اگر کہا جائے کہ عصر کے بعد جھوٹی قسم کھانے کا گناہ بڑا ہونا حدیث میں آچکا ہے تو کہا جائے گا کہ اسی طرح منبر کے پاس قسم کھانے کے گناہ کا بڑا ہونا بھی حدیث میں آچکا ہے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہ قسم کھائے گا کوئی میرے اس منبر کے نزدیک جھوٹی بات پر اگرچہ سبز مسواک ہو مگر وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے گا۔ یہ حدیث ابو داود اور نسائی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ اور اسی طرح نسائی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے اور اس کے ساتھ جواب دیا جاتا ہے کہ نہیں لازم آتا ہے عصر کے بعد قسم کھانے کا باب باندھنے سے یہ کہ وہ قسم کے بڑے ہونے کو واجب کرے مکان کے ساتھ بلکہ اس کو جائز ہے کہ مسئلے کو الٹا کرے پس کہے کہ اگر کہ لازم آتا ہے تغلیظ کے ذکر کرنے کے ساتھ قسم کے مکان کے ساتھ یہ کہ وہ ہر قسم کھانے والے کے حق میں بڑی ہے تو واجب ہے اس پر کہ زمانے کے ساتھ بھی بڑی ہو اس کے بارے میں حدیث کے ثابت ہونے کی وجہ سے۔ (فتح)

۲۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.

۲۴۷۷۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھائے کسی بات پر تاکہ چھین لے ساتھ اس کے مال کسی مسلمان کا تو وہ اللہ سے ملے گا اس حال میں کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ قسم کے لیے کوئی خاص مکان نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ.

جب ایک قوم قسم میں جلدی کرے۔

فائدہ: یعنی جس جگہ سب پر واجب ہو تو پہلے کس سے قسم لی جائے۔(فتح)

۲۴۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوْا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ.

۲۴۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم پر قسم پیش کی تو سب نے قسم کھانے میں جلدی کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ قرعہ ڈالا جائے درمیان ان کے قسم میں کہ اس میں سے کون قسم کھائے گا یعنی پہلے۔

فائدہ: اس کی صورت یہ ہے کہ دو آدمی ایک چیز میں جھگڑتے ہیں اور وہ چیز ان میں سے کسی کے ہاتھ میں نہیں بلکہ وہ کسی تیسرے کے ہاتھ میں ہے اور نہ دونوں میں سے کسی کے پاس گواہ ہے تو ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائے سو جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ قسم کھائے اور اس کا مستحق ہو اور یہ صورت ایک حدیث میں آچکی ہے چنانچہ ابو داود وغیرہ نے روایت کی ہے۔اور احتمال ہے کہ قوم مذکور سب مدعی علیہم ہوں اور مدعی نے ان پر ایک چیز کا دعوی کیا ہو جو ان کے پاس ہے اور وہ منکر ہو گئے ہوں اور مدعی کے پاس گواہ نہ ہو پس متوجہ ہوئی ہو ان پر قسم پس جلدی کی ہو انہوں نے قسم کھانے کے ساتھ۔اور قسم نہیں معتبر ہے مگر قسم اٹھوانے والے کے ساتھ۔پس قطع کیا ان کے درمیان نزاع کو قرعہ ڈالنے کے ساتھ سو جس کے نام کا قرعہ نکلے اس سے قسم اٹھاوائی جائے۔(فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر جھوٹی قسم کھا کے تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہیں۔

فائدہ: یعنی اس کے شان نزول کا بیان۔

۲۴۷۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ أَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا فَنَزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ

۲۴۷۹۔ عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ایک اسباب کو کھڑا کیا یعنی بیچنے کے لیے تو اس نے اللہ کی قسم کھائی کہ اس نے اس اسباب کے اتنے اور اتنے قیمت سے خریدا ہے اور حالانکہ اس نے اتنی قیمت سے نہ لیا تھا یا کہا تھا کہ مجھ کو اتنی اتنی قیمت ملتی تھی اور حالانکہ اتنی قیمت اس کو نہ ملتی تھی تو اس وقت یہ آیت اتری کہ جو لوگ اللہ کو درمیان دے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾. وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ.

کر آخر تک اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ناجش بیاج کھانے والا خیانت کرنے والا ہے یعنی جو جنس کا زیادہ مول لگائے اور اس کو لینا مقصود نہ ہو بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس کو دیکھ کر اجنبی پھنس جائے۔

٢٤٨٠۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَخِيْهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِي الْقُرْآنِ ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْآيَةَ إِلٰى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ فَلَقِيَنِي الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ.

٢٤٨٠۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھائے کسی چیز پر تا کہ چھین لے ساتھ اس کے مال کسی مسلمان کا یا یوں کہا کہ بھائی مسلمان کا تو وہ اللہ سے ملے گا اور وہ اس پر غضبناک ہو گا تو اللہ نے اس کی تصدیق قرآن میں اتاری ان الذین یشترون آخر تک تو اشعث مجھ کو ملا اور کہا کہ عبداللہ نے آج کے دن تجھ کو کیا حدیث بتلائی تھی تو میں نے کہا کہ ایسی ایسی تو اس نے کہا کہ یہ میرے حق میں اتری۔

فائدہ: یہ دونوں حدیثیں اس کے شان نزول میں ہیں اور ان دونوں میں تعارض نہیں اس لیے کہ احتمال ہے کہ دونوں قصوں میں اتری ہو۔

بَابُ كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ قَالَ تَعَالٰى ﴿يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ﴾ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَ ﴿ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا﴾. ﴿وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ﴾ وَ﴿يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ﴾. ﴿فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا﴾ يُقَالُ بِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ وَ وَاللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

کس طرح قسم لی جائے یعنی جب کسی پر قسم لازم ہو تو حاکم اس کو کس طرح قسم دے۔ یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ پھر آئیں تیرے پاس قسمیں کھاتے اللہ کی کہ ہم کو غرض نہ تھی مگر بھلائی اور ملاپ اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ البتہ وہ تم میں سے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں ساتھ اللہ کے تا کہ راضی کریں تم کو پس قسم کھائیں اللہ کی کہ البتہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے پختہ ہے یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد ہے کہ عصر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ.

بعد اللہ کی جھوٹی قسم کھائے۔یعنی اور اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائی جائے۔

فائدہ: اورغرض اس کی ان تین آیتوں سے یہ ہے کہ نہیں واجب ہے تغلیظ قسم کی قول کے ساتھ یعنی صرف اتنا کہنا کافی ہے واللہ تاللہ باللہ۔ابن منذر نے کہا کہ علماء کو اس میں اختلاف ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ قسم کھائے اللہ کے ساتھ یعنی کہے واللہ اور اس پر کچھ زیادہ نہ کرے اور مالک نے کہا کہ اس طرح قسم کھائے کہ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی قسم ہے اللہ کی کہ اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔اور اسی طرح کوفیوں اور شافعیوں نے کہا ہے اگر اس کو قاضی تہمت کرے تو قسم میں تشدید کرے پس اس میں یہ لفظ زیادہ کرے عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الَّذِیْ یَعْلَمُ مِنَ السِّرِّ مَا یَعْلَمُ مِنَ الْعَلَانِیَةِ اور مانند اس کی۔ابن منذر نے کہا کہ اس میں ہے کہ جس کی قسم کھائے درست ہے اور اصل یہ ہے کہ جب وہ اللہ کی قسم کھائے تو اس پر صادق آتا ہے کہ اس نے قسم کھائی۔(فتح)

فائدہ: یہ بخاری کا کلام ہے بطور تکمیل ترجمہ کے اور یہ مستفادہ ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے کہ جو قسم کھانا چاہے تو چاہیے کہ اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

٢٤٨١۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا

٢۴٨١۔طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اچانک وہ اسلام کے متعلق پوچھتا تھا کہ اسلام کیا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں دن رات میں تو اس نے کہا کہ ان کے سوا کچھ اور بھی مجھ پر لازم ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھے۔حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور رمضان کے روزے تو اس نے کہا کہ اس کے سوا کیا اور بھی مجھ پر فرض ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزے رکھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے زکوۃ ذکر کی تو اس نے کہا کہ اس کے سوا کچھ اور بھی مجھ پر فرض ہے۔حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ صدقہ نفل دے تو وہ مرد پیٹھ دے کر چلا اور کہتا تھا کہ قسم ہے اللہ کی نہ اس سے کچھ بڑھاؤں گا اور نہ گھٹاؤں گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مراد کو پہنچا اگر سچا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں گذر چکی ہے۔ اور غرض اس سے یہ قول ہے اس مرد کا کہ قسم ہے اللہ کی نہ اس سے کچھ گھٹاؤں گا نہ بڑھاؤں گا۔ پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اس طرح سے قسم کھائے کہ قسم ہے اللہ کی اور اس پر کچھ زیادہ نہ کرے۔ (فتح)

٢٤٨٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ.

٢٤٨٢۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے تو چاہیے کہ اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں آئے گی۔

بَابُ مَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَّإِبْرَاهِيْمُ وَشُرَيْحٌ الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ.

جو قائم کرے گواہ کو بعد قسم کے۔ یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم میں بعض آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہے۔ یعنی اور طاؤس اور ابراہیم اور شریح نے کہا کہ گواہ عادل لائق تر ہیں ساتھ قبول کے قسم جھوٹی سے۔

فائدہ: یعنی قسم مدعا علیہ کی برابر ہے کہ مدعی مدعا علیہ کی قسم کے ساتھ راضی ہو یا نہ ہو۔ اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ گواہ کی گواہی قبول کی جائے۔ اور مالک نے مدونہ میں کہا ہے کہ اگر اس سے قسم لے اور اس کو گواہ معلوم نہ ہو پھر گواہ کو جانے تو گواہ قبول کیا جائے اور اس کے لیے حکم کیا جائے اس کے ساتھ اور اگر اس کو گواہ معلوم ہو اور جان بوجھ کر چھوڑ دے تو پھر اس کا حق باقی نہیں رہتا۔ اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ اگر مدعی مدعا علیہ کی قسم کے ساتھ راضی ہوا ہو تو اس کے بعد گواہ نہ قبول کیا جائے اور اس نے اس کے ساتھ حجت پکڑی ہے کہ جب مدعا علیہ نے قسم کھائی تو وہ بری ہوا تو جب بری ہوا تو اس پر کوئی راہ نہیں۔ اور تعاقب کیا گیا ہے کہ وہ صورت ظاہرہ میں بری ہوتا ہے نفس الامر میں بری نہیں ہوتا۔ (فتح)

فائدہ: یہ ایک ٹکڑا ہے بڑی حدیث کا اور اس کی پوری شرح کتاب الاحکام میں آئے گی اور اس میں ابن ابی لیلیٰ کے رد کی طرف اشارہ ہے اور یہ کہ ظاہر کا حکم حق کو باطل نہیں کرتا اور نہ باطل کو حق نفس الامر میں۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ أَخِيْهِ شَيْئًا بِقَوْلِهٖ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْهَا.

۲۴۸۳۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جھگڑے کا فیصلہ کروانے کے لیے میرے پاس آتے ہو اور شاید کہ تم میں بعض آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہے سو جس شخص کو میں اس کے بھائی کے حق میں کوئی حکم کروں اس کے قول سے تو میں تو اس کو دوزخ کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں تو نہ لے اس کو۔

فائدہ: اسماعیلی نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مدعا علیہ کی قسم کے بعد گواہ کے قبول کرنے پر دلالت نہیں ہے۔ اور ابن منیر نے جواب دیا ہے کہ شہادت لینے کی جگہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے یہ ہے کہ نہیں ٹھہرایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی قسم کو مفید حلت کے اور نہ قطع کرنے حقدار کے حق کے یعنی وہ حقدار کے حق کو کاٹ نہیں سکتی بلکہ قسم کے بعد اس کو قبض کرنے سے منع کیا۔ اور اس کی دونوں حالتوں میں برابری کے حرام ہونے میں قسم کے بعد اور اس سے پہلے پس اس سے معلوم ہوا کہ حقدار کا حق بدستور باقی ہے جیسا کہ پہلے تھا سو جب اپنے حق میں گواہوں کے ساتھ کامیاب ہوا تو وہ قیام پر باقی ہے اس کے ساتھ ساقط نہیں ہوا جیسا کہ اس کا اصل حق ساقط نہیں ہوا ذمہ چھیننے والے سے قسم کے ساتھ۔ (فتح)

بَابُ مَنْ أَمَرَ بِإِنْجَازِ الْوَعْدِ وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ إِسْمَاعِيْلَ ﴿إِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ﴾ وَقَضَى ابْنُ الْأَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ قَالَ وَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَأَيْتُ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيْثِ ابْنِ أَشْوَعَ.

باب ہے بیان میں اس شخص کے جو وعدے کے پورا کرنے کا حکم کرتا ہے۔ یعنی حکم کیا حسن نے ساتھ پورا کرنے وعدے کے۔ یعنی اور اللہ نے ذکر کیا ہے کہ اسماعیل پیغمبر وعدے کا سچا تھا۔ یعنی اور حکم کیا ابن اشوع (قاضی کوفہ) نے ساتھ ایفائے عہد کے اور ذکر کیا اس کو سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے یعنی اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داماد یعنی ابوالعاص کو ذکر کیا جو آپ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کا خاوند تھا سو فرمایا کہ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا سو اس کو پورا کیا۔ یعنی بخاری نے کہا میں نے اسحاق کو دیکھا کہ ابن اشوع کی حدیث کے ساتھ حجت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکڑتا ہے یعنی وعدے کا پورا کرنا واجب ہے۔

فائدہ: گواہی کے بابوں کے ساتھ اس باب کی وجہ تعلق یہ ہے کہ آدمی کا وعدہ اس کی شہادت کی طرح ہے اس کی جان پر۔ اور مہلب نے کہا کہ وعدے کا وفا کرنا مامور بہ ہے اور مستحب ہے تمام کے نزدیک اور فرض نہیں۔ اور اس میں اجماع کا نقل کرنا مردود ہے پس تحقیق خلاف مشہور کے ہے لیکن قائل بہت تھوڑے ہیں۔ اور ابن عبد البر نے کہا کہ اجل اس کا جو اس کے قائل ہیں عمر بن عبد العزیز ہے۔ اور بعض مالکیہ سے ہے کہ اگر وعدہ کے سبب کے ساتھ معلق ہو تو اس کا پورا کرنا واجب ہے اور اگر نہیں تو نہیں۔ پس جو دوسرے کو کہے کہ نکاح کر اور تیرے لیے اتنا مال ہے پھر اس نے نکاح کیا تو اس کا پورا کرنا واجب ہے۔ لیکن آیت كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ اور اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ وجوب پر دلالت کرتی ہے۔ پس اس شدید وعید کے باوجود کس طرح محمول کیا ہے انہوں نے کراہت تنزیہی پر۔ (فتح)

فائدہ: روایت ہے کہ اسماعیل علیہ السلام اور ایک آدمی دونوں ایک گاؤں میں داخل ہوئے تو حضرت علیہ السلام نے اس کو ایک کام کے لیے بھیجا اور کہا کہ میں تیرا انتظار کروں گا تو انہوں نے ایک برس اس کا انتظار کیا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے وہاں ایک مکان بنا لیا تھا تو اس دن سے اس کا نام صادق الوعد ہوا۔ (فتح)

فائدہ: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا ابو العاص کے نکاح میں تھیں اور وہ کافر تھا اور جنگ بدر میں کافروں کی طرف سے جنگ میں شریک تھا سو وہ قیدیوں میں پکڑا گیا تو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑا تو اس پر شرط لگائی کہ زینب کو مدینے بھیج دے گا تو اس نے مکے میں جا کر زینب رضی اللہ عنہا کو مدینے میں بھیج دیا اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور اس کو پورا کیا۔ (ق)

٢٤٨٤۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ.

۲۴۸۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابو سفیان نے مجھ کو خبر دی کہ ہرقل نے اس کو کہا کہ میں نے تجھ سے پوچھا کہ وہ پیغمبر تم کو کیا حکم کرتا ہے تو تو نے کہا کہ وہ حکم کرتا ہے ہم کو نماز کا اور سچ بولنے کا اور حرام سے بچنے کا اور عہد پورا کرنے کا اور امانت ادا کرنے کا۔ ہرقل نے کہا کہ یہ صفت پیغمبر کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث ابتدا کتاب میں گذر چکی ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ وہ ہمیں وعدہ پورا کرنے کا حکم کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲٤٨٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ.

۲۴۸۵۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو چرائے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے یعنی اس کو پورا نہ کرے۔

۲٤٨٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَعَدَّ فِيْ يَدِيْ خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ.

۲۴۸۶۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس علاحضرمی کی طرف سے (کہ بحرین پر عامل تھا) مال آیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا جس کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو ہمارے پاس آ کر ظاہر کرے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ دیں مجھ کو مال اس طرح اور اس طرح یعنی دونوں ہاتھ بھر بھر کر اور جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ تین بار کھولے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ میں پانچ سو گنے پھر پانچ سو پھر پانچ سو۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بہتر تھے عمدہ اخلاق کے ساتھ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کے کیے ہوئے وعدے آپ کی طرف سے ادا کیے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے اس وعدے پر گواہ طلب نہ کیا اس لیے کہ اس نے ایسی چیز کا دعویٰ نہ کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ہو بلکہ اس نے ایک چیز کا بیت المال سے دعویٰ کیا تھا اور یہ امام کی رائے کی طرف سپرد ہے۔ (فتح)

۲٤٨٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ

۲۴۸۷۔سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حیرہ (ایک شہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمِ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَنِيْ يَهُوْدِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْحِيْرَةِ أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضٰى مُوْسٰى قُلْتُ لَا أَدْرِيْ حَتّٰى أَقْدَمَ عَلٰى حَبْرِ الْعَرَبِ فَأَسْأَلَهُ فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَضٰى أَكْثَرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ.

ہے نزدیک کوفہ کے) کے ایک یہود نے مجھ سے پوچھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے دونوں میں سے کون سی مدت پوری کی تھی۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا یہاں تک کہ میں عرب کے عالم کے پاس جاؤں اور اس سے پوچھوں یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تو میں نے آ کر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو اس نے کہا کہ جوان دونوں میں بہت تھی اور خوش تھی نزدیک شعیب علیہ السلام کے یعنی دس برس اس لیے کہ پیغمبر اللہ کا یعنی جو ہو جب کوئی بات کہتا ہے تو اس کو کرتا ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر وہ یہودی مجھ کو ملا تو میں نے اس کو یہ بات بتلائی تو اس نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ تیرا ساتھی عالم ہے۔اور اس باب میں حدیث کو ذکر کرنے کی غرض تاکید کا بیان ہے وعدے کو پورا کرنے کے ساتھ اس لیے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دس برس کے وعدے کے پورا کرنے کے ساتھ یقین نہیں کیا تھا اور اس کے باوجود بھی اس کو پورا کیا پس کس طرح ہوتا اگر یقین کرتے۔ (فتح)

بَابُ لَا يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ﴾ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ﴾ الْاٰيَةَ.

بیان ہے کہ نہیں سوال کیے جائیں مشرکین گواہی وغیرہ سے یعنی اور شعبی نے کہا کہ نہیں جائز ہے گواہی اہل کفر کی بعض کی بعض پر یعنی اس دلیل کے لیے اس آیت کی کہ ڈالی ہم نے درمیان ان کے عداوت اور بغض قیامت تک یعنی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ ان کو جھٹلاؤ اور کہو کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور جو کچھ ہماری طرف اتارا گیا ہے آخر آیت تک۔

فائدہ: یہ باب باندھا گیا ہے گواہی کے لیے کافروں کے اور سلف کو اس میں اختلاف ہے۔اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ ان کی گواہی مطلق قبول نہیں۔اور بعض تابعین کہتے ہیں کہ مطلق قبول ہے مگر مسلمانوں پر یہ مذہب کوفیوں کا ہے کہتے ہیں کہ آپس میں ان کی گواہی قبول ہے اور یہ ایک روایت امام احمد کی ہے اور مستثنیٰ کیا ہے احمد نے حالت سفر کو پس جائز رکھی ہے اس میں گواہی اہل کتاب کی اور حسن اور ابن لیلیٰ اور لیث اور اسحق نے کہا کہ ایک دین والے کی گواہی دوسرے دین والے کے حق میں قبول نہیں اور ایک دین والوں کی آپس میں قبول ہے اور یہ سب اقوال سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعدل ہے اس کے دور ہونے کی وجہ سے تہمت سے۔ اور حجت پکڑی ہے جمہور نے اس آیت کے ساتھ ممن ترضون من الشهداء یعنی جن کو تم پسند رکھتے ہو اور اس کے غیر سے آیتوں اور حدیثوں سے۔ (فتح)

فائدہ: شعبی سے روایت ہے کہ ایک دین والے کی گواہی دوسرے پر درست نہیں مگر مسلمانوں کی گواہی سب پر درست ہے اور ایک روایت میں شعبی سے ہے کہ وہ یہودی کی نصرانی پر گواہی کو جائز کہتا تھا اور نصرانی کی یہودی پر پس شعبی سے اس باب میں مختلف روایات ہیں۔ اور ابن ابی شیبہ نے نافع اور ایک گروہ سے مطلق جواز روایت کیا ہے۔ (فتح)

فائدہ: اس کی شرح انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آئے گی۔ اور غرض یہ ہے کہ نہ سچا جانو اہل کتاب کو اس چیز میں کہ نہیں پہچانا جاتا اس کا سچ ان کے غیر کی طرف سے پس معلوم ہوا کہ ان کی گواہی قبول نہیں جیسا کہ جمہور کا قول ہے۔ (فتح)

۲٤٨٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْأَلُوْنَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِيْ أُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللّٰهِ تَقْرَئُوْنَهٗ لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوْا بِأَيْدِيْهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ﴿لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ أَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَّا جَآئَكُمْ مِّنَ الْعِلْمِ عَنْ مُّسَائَلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ.

۲٤٨٨۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اے گروہ مسلمانوں کے تم اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ سے کس طرح پوچھتے ہو اور تمہاری کتاب وہ ہے کہ تمہارے نبی پر اتاری گئی بنسبت اور کتابوں کی اور اللہ کی طرف سے عنقریب اتری ہے اس میں تغیر تبدل نہیں ہوا اور اللہ نے تم کو بتلا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو بدل ڈالا ہے اور اپنے ہاتھ سے کتاب کو بگاڑ دیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ اللہ کے نزدیک سے ہے تاکہ خریدے بدلے اس کے مول تھوڑا دنیا کا تو کیا نہیں باز رکھتی تم کو وہ چیز کہ آئی ہے تم کو علم سے ان کے پوچھنے سے اور قسم ہے اللہ کی ہم نے ان میں سے کوئی مرد نہیں دیکھا کہ تم کو تمہاری کتاب سے پوچھا ہو۔

فائدہ: اللہ کی کتاب بنسبت منزول الیہم یعنی آدمیوں کے نئی ہے اور فی نفسہ قدیم ہے اس کی زیادہ تفصیل کتاب التوحید میں آئے گی اور غرض اس سے رد کرنا ہے اس شخص پر جو اہل کتاب کی گواہی قبول کرتا ہے اور جب ان کی خبر دینی قبول نہیں تو ان کی گواہی بطریق اولیٰ مردود ہے اس لیے کہ گواہی کا دروازہ روایت سے تنگ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ وَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِذْ يُلْقُوْنَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ﴾ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اقْتَرَعُوْا فَجَرَتِ الْأَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ وَقَوْلِهٖ ﴿فَسَاهَمَ﴾ أَقْرَعَ ﴿فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ﴾ مِنَ الْمَسْهُوْمِيْنَ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَأَسْرَعُوْا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ.

مشکل کاموں میں قرعہ ڈالنے کا بیان ۔یعنی جب کہ اپنی قلمیں ڈالتے تھے کہ کون ان میں سے مریم کو پالے یعنی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ انہوں نے قرعہ ڈالا پس جاری ہوئی قلمیں ان کی ساتھ بہنے پانی کے یعنی سب کی قلمیں نیچے کو چلیں اور زکریا کا قلم اوپر کو چلا یعنی جس طرف سے پانی آتا تھا اس طرف کو بہہ چلا تو پرورش کی مریم کی زکریا علیہ السلام نے ۔یعنی فساہم کے معنی اقرع ہیں یعنی قرعہ ڈالا انہوں نے اور مدحضین کے معنی مسھومین ہیں یعنی تھے یونس علیہ السلام قرعہ ڈالے گئے سے ۔یعنی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم پر قسم پیش کی تو انہوں نے قسم کھانے میں جلدی کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرعہ ڈالنے کا حکم کیا کہ ان میں سے پہلے کون قسم کھائے ۔

فائدہ: یعنی مشروعیت اس کی اور اس کے داخل کرنے کی وجہ کتاب الشہادات میں یہ ہے کہ وہ جملہ گواہوں سے ہے جن کے ساتھ حقوق ثابت ہوتے ہیں پس جیسے کہ کاٹی جاتی ہے خصومت یعنی جھگڑا گواہوں کے ساتھ اسی طرح کاٹا جاتا ہے قرعہ کے ساتھ ۔اور قرعہ کے جائز ہونے میں اختلاف ہے ۔جمہور تو کہتے ہیں کہ فی الجملہ جائز ہے اور بعض حنفیوں نے اس سے انکار کیا ہے اور ابن منذر نے ابوحنیفہ سے روایت کی ہے کہ وہ بھی اس کا قائل ہے اور بخاری نے اس کا ضابط امر مشکل کو ٹھہرایا ہے ۔اور تغیر کیا ہے اس کو اس کے غیر نے اس چیز کے ساتھ کہ ثابت ہوا اس میں حق دو آدمیوں کا یا زیادہ کا اور جھگڑا واقع ہو تو پس قرعہ ڈالا جائے جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لیے اور اس میں قاضی نے کہا کہ نہیں قرعہ میں باطل کرنا کسی چیز کا حق سے جیسا کہ بعض کوفیوں نے گمان کیا ہے بلکہ جب واجب ہو قسمت درمیان شریکوں کے تو لازم ہے ان پر یہ کہ برابر کرے اس کو قیمت کے ساتھ پھر قرعہ ڈالیں پس ہو ہر ایک کے لیے ان میں سے جو کچھ کی واقع ہو اس کے لیے قرعہ کے ساتھ ۔اور قرعہ کا فائدہ یہ ہے کہ نہ اختیار کرے کوئی ان میں سے کوئی کسی معین چیز کو پس اختیار کرے اس کو دوسرا پس قطع کرے جھگڑے کو اور وہ یا تو حقوق میں برابر ہے یا تعیین ملک میں ۔پہلی قسم سے عقد خلافت کے ہے جب کہ برابر ہوں سب صفت امامت میں اور اسی طرح اماموں کے درمیان نمازوں میں اور مؤذنوں کے درمیان اور قرابت والوں کے اور مردوں کے نہلانے میں اور جنازہ پڑھنے میں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولیوں کے نکاح کر دینے میں اور پہلی صف کی طرف جلدی کرنے میں اور ویران زمین کے آباد کرنے میں اور نقل معدن میں اور تقدیم میں ساتھ دعوی کے حاکم کے نزدیک اور ہجوم کرنے کے بڑے لڑکے کے اٹھانے میں اور سفر میں اور بعض بیویوں کے ساتھ اور ابتداء کرنے باری کے اور دخول کے ابتداء نکاح میں اور قرعہ ڈالنے کے غلاموں کے درمیان جب کہ وصیت کرے ان کے آزاد کرنے کے ساتھ اور نہ سمائے ان کو تہائی اور یہ اخیر دوسری قسم کے بھی داخل ہے اور تعیین ملک کی صورت میں قرعہ ڈالنا شریکوں کے درمیان حصوں کے برابر کرتے وقت تقسیم میں۔ (فتح)

فائدہ: اشارہ کیا بخاری نے اس کے ساتھ حجت پکڑنے کی طرف اس قصے کے بیچ صحیح ہونے حکم کے قرعہ کے ساتھ۔ پہلوں کی شرع ہمارے لیے شرع ہو جب کہ نہ وارد ہوئی ہو ہماری شرع میں وہ چیز کہ اس کے مخالف ہو خاص کر جب کہ وارد ہو ہماری شرع میں اس کا برقرار رکھنا اور اس کا بیان کرنا جگہ استحسان کی۔ اور تعریف کی اس کے فاعل پر اور یہ اسی قبیلے سے ہے۔ (فتح)

فائدہ: یہ تعبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس آیت میں۔ اور حجت پکڑنا اس آیت کے ساتھ قرعہ کو ثابت کرنے کے لیے موقوف ہے اس بات پر کہ پہلوں کہ شرع ہمارے لیے شرع ہے اور یہ اسی طرح ہے جب کہ نہ وارد ہو ہماری شرع میں جو کہ اس کے مخالف ہو یہ مسئلہ اسی قبیل سے ہے اس لیے کہ ان کی شرع میں جائز تھا ڈالنا بعض کا بعض کی سلامتی کے لیے۔ اور یہ ہماری شرع میں نہیں اس لیے کہ عصمت نفس میں سب برابر ہے پس نہیں جائز ہے ان کا ڈالنا قرعہ کے ساتھ اور نہ اس کے غیر کے ساتھ۔ (فتح)

فائدہ: یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے اور یہ حجت ہے عمل کرنے میں قرعہ کے ساتھ۔ (فتح)

٢٤٨٩۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ أَسْفَلِهَا يَمُرُّوْنَ بِالْمَآءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهٖ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ

٢٤٨٩۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی مثل جو برے کام سے نہیں رکتا (اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اس کی مثل جو اللہ کی حدود پر کھڑا ہے یعنی گناہ نہیں کرتا اور یہی روایت ٹھیک ہے اس لیے کہ مدہن اور ان میں واقع ہونے والا ایک ہے) اور جو اللہ کی حدود میں گرا یعنی گناہوں میں ڈوبا اس قوم کی مثل ہے جنہوں نے قرعہ ڈال کے جہاز میں اپنا اپنا مکان ٹھہرایا تو بعضوں نے اس کا اوپر کا مکان پایا اور بعضوں نے نیچے کا مکان پایا سو جو لوگ نیچے رہے وہ پانی کے لیے اپنے اوپر والوں پر گذرتے تھے تو اوپر والوں نے ان کے ساتھ ایذا پائی تو نیچے والوں میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَآءِ فَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوْهُ أَهْلَكُوْهُ وَأَهْلَكُوْا أَنْفُسَهُمْ.

ایک نے کلہاڑی پکڑی اور کشتی کو نیچے سے پھاڑنے لگا تو اوپر والے آئے انہوں نے کہا کہ تجھ کو کیا ہے تو اس نے کہا کہ تم نے مجھ سے ایذا پائی اور مجھ کو پانی لینا ضروری ہے پس اگر اوپر والوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ خود بھی بچے اور نیچے والے بھی سب بچے اور اگر ان کو چھوڑ دیا تو ان کو بھی ہلاک کیا اور خود بھی ہلاک ہوئے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اِسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً تو اس کے معنی یہ ہیں کہ انہوں نے قرعہ ڈالا اور ہر ایک نے اپنا حصہ لیا یعنی کشتی سے قرعہ کے ساتھ اس طرح کہ وہ کشتی ان کے درمیان مشترک تھی یا تو ساتھ کرائے لینے کے یا ملک کے ساتھ اور سوائے اس کے نہیں کہ واقع ہوتا ہے قرعہ برابری کرنے کے بعد پھر واقع ہوجاتا ہے جھگڑا حصوں کی تعیین میں پس واقع ہوتا ہے قرعہ جھگڑے کے فیصلے کے لیے۔اور ابن تین نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ واقع ہوتا ہے کشتی وغیرہ میں جب کہ اس پر اکٹھے چڑھیں اور اگر آگے پیچھے چڑھیں تو پہلے چڑھنے والا لائق تر اپنی جگہ کے ساتھ۔میں کہتا ہوں کہ یہ اس وقت ہے جب کہ کشتی کسی کے ملک میں نہ ہو اور اگر ملک میں ہو تو قرعہ مشروع ہے جب کہ آپس میں جھگڑیں۔اور یہ جو کہا کہ سب بچے تو اسی طرح ہے قائم کرنا حدود کا قائم کرنے والے کو اس کے ساتھ نجات حاصل ہوتی ہے نہیں تو ہلاک ہوگا گناہگار گناہ کے ساتھ اور چپ رہنے والا رضا کے ساتھ اور مہلب وغیرہ نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاص لوگوں کے گناہ سے عام لوگوں کو عذاب ہوتا ہے اس لیے کہ تعذیب مذکور جب دنیا میں واقع ہو اس شخص پر جو اس کا مستحق نہیں تو اس کے گناہ دور ہوتے ہیں یا اس کے درجے بلند ہوتے ہیں۔اور اس حدیث میں مستحق ہونا عذاب کا امر بالمعروف کے ساتھ اور عالم کا حکم کو بیان کرنا مثال کے بیان کرنے کے ساتھ اور وجوب صبر کا ہمسائے کی تکلیف پر جب کہ زیادہ تر ضرر کا خوف ہو اور یہ کہ نیچے والے کو جائز نہیں کہ پیدا کرے اوپر والے پر اس چیز کو کہ ضرر دے اس کو اور یہ کہ اگر وہ کوئی ضرر کی چیز پیدا کرے تو لازم ہے اس کو درست کرنا اس کا اور یہ کہ جائز ہے اوپر والے کو منع کرنا اس کو ضرر سے اور اس میں قسمت غیر منقول متفاوت کا جواز ہے قرعہ کے ساتھ اگرچہ اس میں نیچا اور اونچا ہو۔(فتح)

۲۴۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَآئِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۹۰۔ام علاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سکونت کرنے میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا نام ہمارے لیے اوڑا یعنی ہمارے حصے میں آئے جب کہ قرعہ ڈالا انصار نے ٹھہرنے کے لیے جگہ مہاجرین کے ام علاء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پس عثمان بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهُ سَهْمُهُ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ أَقْرَعَتِ الْأَنْصَارُ سُكْنٰى الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاشْتَكٰى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِيْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَآءَهُ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَإِنِّيْ لَأَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ وَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِهِ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّيْ أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا وَّأَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَنِمْتُ فَأُرِيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَاكِ عَمَلُهُ.

مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے پاس رہے پھر بیمار ہوئے اور ہم نے ان کی غم خواری کی یعنی معالجہ کیا یہاں تک کہ جب مر گئے اور ہم نے ان کو ان کے کپڑے میں کفنایا تو ہمارے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے کہا اللہ کی رحمت ہو تجھ پر اے ابو سائب پس میری گواہی تجھ پر یہ ہے کہ اللہ نے تیری تعظیم کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ تجھ کو کیا معلوم ہے کہ اللہ نے اس کی تعظیم کی تو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نہیں جانتی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پر عثمان پس آئی اس کو موت اور میں البتہ اس کے لیے بہتری کی امید رکھتا ہوں قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اور حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرا کیا حال ہوگا تو ام علاء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں آپ کے بعد کسی کو بے عیب نہ جانوں گی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے نے مجھ کو غمناک کیا تو میں سوگئی تو میں نے خواب میں دیکھا کی عثمان کے لیے ایک نہر جاری ہے تو میں نے آ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا عمل ہے۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہ ہے کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا نام ہمارے لیے نکلا۔ اور اس کا معنی یہ ہیں کہ جب مہاجرین مدینے میں آئے تو ان کے لیے رہنے کی کوئی جگہ نہ تھی تو قرعہ ڈالا انصار نے ان کو اپنے گھروں میں اتارنے کے لیے یعنی جو جس کے حصے میں آئے اس کو اپنے گھر میں رہنے کے لیے جگہ دے تو عثمان رضی اللہ عنہ ام علاء رضی اللہ عنہا کے حصے میں آیا سو ان میں اترا۔ (فتح)

٢٤٩١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ

۲۴۹۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیویوں کے درمیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قرعہ ڈالتے تھے سو جس کا نام قرعہ میں نکلتا تھا اس کو ساتھ لے جاتے تھے اور ان میں سے ہر ایک عورت کے لیے ایک ایک دن رات تقسیم کرتے تھے سوائے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے کہ اس نے اپنا دن رات عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخش دیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی چاہنے کو۔

فائدہ: اس کی ترجمہ سے مطابقت ظاہر ہے۔(فتح)

۲۴۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

۲۴۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جتنا ثواب اذان دینے اور جماعت کی اول صف میں ہے پھر جھگڑا فیصل ہونے کا کوئی طریق نہ پائیں سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالیں اور اگر جانیں کہ کیا ثواب ہے ظہر کے وقت نماز پڑھنے میں تو جماعت کے لیے مسجد میں حاضر ہونے کی نہایت جلدی کریں اور اگر جانیں کہ کتنا ثواب ہے عشاء اور فجر کی جماعت کا تو البتہ ان میں آئیں اگرچہ گھسیٹتے ہی سہی۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب الاذان میں گذر چکی ہے۔ اور غرض اس سے مشروع ہونا قرعہ کا ہے اس لیے کہ استہام سے مراد قرعہ ڈالنا ہے۔(فتح)

❀......❀......❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الصُّلحِ

کتاب الصلح

فائدہ: صلح کئی قسم کی ہے ایک صلح مسلمان کی کافر کے ساتھ ہے اور ایک صلح خاوند اور بیوی کے درمیان ہے اور ایک صلح باغی گروہ اور عادل گروہ کے درمیان ہے اور ایک صلح دو غصے والوں میں ہے مانند زوجین کی اور ایک صلح زخموں پر ہے مانند عفو کی مال پر اور ایک صلح جھگڑے کے قطع کرنے کے لیے ہے جب کہ واقع ہو مزاحمت یا املاک میں یا مشترکات میں مانند عام راہوں کی۔ اور اصحاب فروع اس میں کلام کرتے ہیں۔ رہے امام بخاری رحمہ اللہ تو انہوں نے پس باب باندھا ہے ان کے اکثر کے لیے۔ (فتح)

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا تَفَاسَدُوْا وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوْفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾. وَخُرُوْجِ الْإِمَامِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ.

بیان ہے بیچ صلح کرنے کے درمیان لوگوں کے۔ اور اللہ نے فرمایا کہ نہیں بھلائی ان کی اکثر سرگوشیوں میں مگر جو حکم کرے ساتھ صدقہ کے یا نیک کام کے صلح کرانے کے درمیان لوگوں کے۔ یعنی اور بیان ہے امام کے نکلنے کا تا کہ اپنے یاروں میں صلح کرائے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ان کی بعض سرگوشیوں میں بہتری ہے اور یہ ظاہر ہے اصلاح کے فضل کے بیچ۔ (فتح)

فائدہ: یہ بقیہ باب کا ہے۔

٢٤٩٣ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ

۲۴۹۳۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عمر بن عوف لے لوگوں میں کچھ جھگڑا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اصحاب کو ساتھ لے کر ان میں صلح کرانے کو گئے تو نماز کا وقت آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے سو بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کی اذان دی تو بلال رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پاس آئے اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے ہیں اور نماز کا وقت ہوا تو کیا تو لوگوں کا امام بنے گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلَاةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَّكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيْحِ حَتّٰى أَكْثَرُوْا وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآئَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهٖ فَأَمَرَهُ أَنْ يُّصَلِّيَ كَمَا هُوَ فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآئَهُ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰأَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيْحِ إِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَّابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِيْنَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ أَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اگر تو چاہے تو بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس حال میں کہ صفوں میں تھے یہاں تک کہ پہلی صف میں کھڑے ہوئے تو لوگ تالی مارنے لگے یعنی تا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے خبردار ہو جائیں یہاں تک کہ انہوں نے بہت تالیاں ماریں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف نہ دیکھتے تھے۔ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نظر کی تو ناگہاں دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے صف میں کھڑے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بدستور نماز پڑھے جاؤ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور اللہ کا شکر کیا پھر اپنے پاؤں پر پیچھے ہٹے یعنی تا کہ قبلے سے منہ نہ پھرے یہاں تک کہ صف میں داخل ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے لوگو! تم کو کیا ہے کہ جب تم کو نماز میں کوئی چیز پہنچی تو تم نے تالیاں بجانی شروع کیں تالی مارنی تو عورتوں کو چاہیے۔ جس کو نماز میں کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جس میں امام کو خبردار کرنا پڑے تو چاہیے کہ کہے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ اس لیے کہ اس کو کوئی نہ سنے گا مگر کہ اس کی طرف دیکھے گا۔ اے ابو بکر کس چیز نے تم کو منع کیا تھا لوگوں کی امامت کرانے سے جب کہ میں نے تجھ کو اشارہ کیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے امام بنیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب الامامۃ میں گذر چکی ہے۔ اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں۔

٢٤٩٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ أَنَّ أَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ يَمْشُوْنَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اٰذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيْحًا مِّنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَشَتَمَهٗ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَصْحَابُهٗ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَالْأَيْدِيْ وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا أُنْزِلَتْ ﴿وَإِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾.

۲۴۹۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت ﷺ سے کہا کہ اگر آپ عبد اللہ بن ابی پاس آئیں کہ منافقوں کا سردار ہے تو بہتر ہو یعنی امید ہے کہ ہدایت پائے تو حضرت ﷺ اس کی طرف چلے اور آپ گدھے پر سوار تھے مسلمان بھی آپ کے ساتھ چلے اور وہ زمین شور تھی سو جب حضرت ﷺ اس کے پاس آئے تو اس نے کہا کہ مجھ سے دور ہو قسم ہے اللہ کی البتہ تیرے گدھے کی بدبو نے مجھ کو ایذا دی تو ایک انصاری مرد نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی البتہ حضرت ﷺ کا گدھا تجھ سے زیادہ تر خوشبو دار ہے۔ تو عبداللہ کے لیے ایک مرد اس کی قوم سے غضبناک ہوا اور دونوں نے آپس میں برا کہا تو ہر ایک کے یار اس کے لیے غضبناک ہوئے تو دونوں گروہ کے درمیان چھڑیوں اور ہاتھوں اور جوتوں سے مار پیٹ ہوئی تو ہم کو یہ خبر پہنچی کہ یہ آیت ان کے حق میں اتری کہ اگر دو گروہ مسلمانوں سے آپس میں لڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔

فائدہ: اس حدیث کی مناسبت بھی ظاہر ہے اور اس میں شبہ آتا ہے کہ عبد اللہ بن ابی کے اصحاب اس وقت کافر تھے پس کس طرح صحیح ہوگا یہ کہ اگر دو گروہ مسلمانوں سے۔ الخ تو جواب اس کا یہ ہے کہ ممکن ہے کہ باعتبار تغلیب کے ہو اور اس حدیث میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر حضرت ﷺ اعراض کرنے سے اور حلم سے اور صبر کرنے سے ایذا پر جو اللہ کی راہ میں پہنچتی تھی اور تالیف قلوب کے اس پر اور نیز اس میں کہ گدھے کے سوار ہونے میں بڑوں پر نقص نہیں اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر اصحاب حضرت ﷺ کی تعظیم اور ادب اور شدت محبت سے اور یہ کہ جو بڑے پر کسی چیز کو پیش کرے تو اس کو عرض کے طور سے وارد کرے نہ کہ بطور جزم کے اور اس میں مبالغہ کرنا ہے مدح میں اس لیے صحابی نے کہا کہ گدھے کی خوشبو عبداللہ کی خوشبو سے اچھی ہے اور حضرت ﷺ نے اس کو اس پر برقرار رکھا۔ (فتح)

بَابُ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ — وہ شخص جھوٹا نہیں جو دو میں صلح کروائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٤٩٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا أَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا.

۲۴۹۵۔ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جھوٹا وہ شخص جو دو میں صلح کروائے تو اپنی طرف سے نیک بات چھوڑے یا نیک بات کہے۔

فائدہ: کہتے ہیں کہ جو اس کو نیک بات معلوم ہو سو کہے اور جو بری بات معلوم ہو سو نہ کہے۔ اور یہ جھوٹ نہیں اس لیے کہ جھوٹ اس چیز کے ساتھ خبر دینا ہے برخلاف اس کے کہ وہ اس کے ساتھ ہو اور یہ ساکت ہے یعنی چپ ہے اور ساکت کی طرف قول نسبت نہیں کیا جاتا۔ اور نہیں حجت ہے اس میں اس شخص کے لیے جو کہتا ہے کہ شرط ہے جھوٹ میں قصد کرنا اس کی طرف۔ اور طبری نے کہا کہ ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ جائز ہے جھوٹ بولنا اصلاح کے ارادے کے لیے۔ تو کہتے ہیں کہ تینوں چیزیں مذکور مانند مثال کی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جھوٹ بولنا برا یہ ہے کہ اس میں ضرر ہو یا اس میں کوئی مصلحت نہ ہو۔ اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ جھوٹ مطلق جائز نہیں کہتے ہیں کہ اس سے مراد توریہ اور تعریض ہے مانند اس کی جو ظالم کو کہے کہ میں نے کل تیرے لیے دعا مانگی تھی اور مراد یہ ہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِيْنَ یعنی الٰہی مسلمانون کو بخش دے اور اپنی بیوی سے کسی چیز کے دینے کا وعدہ کرے اور مراد یہ ہو کہ اگر اللہ نے اس کو قدرت دی۔ اور اتفاق ہے اس پر کہ مراد جھوٹ بولنے کی مرد اور عورت کے حق میں تو صرف اس چیز میں ہے کہ نہ ساقط کرے حق کو کہ مرد پر ہو یا عورت پر لینا اس چیز کا کہ نہیں ہے مرد کے لیے یا عورت کے لیے۔ اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ اضطرار کے وقت جھوٹ بولنا جائز ہے جیسا کہ کوئی ظالم ایک مرد کو مارنے کا قصد کرے اور وہ مرد اس کے پاس چھپا ہو تو اس کو جائز ہے کہ کہے کہ میرے پاس نہیں اور اس پر قسم کھائے تو گناہ نہیں۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِأَصْحَابِهِ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ

کہنا امام کا اپنے یاروں سے کہ ہم کو لے چلو ہم صلح کرائیں

٢٤٩٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ

۲۴۹۶۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قبا یعنی وہاں کے رہنے والے آپس میں لڑے تو کسی نے اس کی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کو لے چلو کہ ہم ان کے درمیان صلح کروائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوْا حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَأُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ.

فائدہ: یہ حدیث کتاب کے اول میں گذر چکی ہے۔اور یہ ترجمہ باب میں ظاہر ہے۔(فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿أَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اگر ایک عورت ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے یا جی پھر جانے سے تو گناہ نہیں دونوں پر کہ کرلیں آپس میں صلح اور صلح خوب اچھی چیز ہے۔

فائدہ: یعنی اگر مرد کا دل پھرا دیکھے اور عورت اس کا دل خوش کرنے کو اپنا کچھ حق چھوڑ دے مہر سے یا نفقہ سے اور آپس میں اس بات پر صلح کرلیں تو درست ہے۔

۲۴۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرٰى مِنِ امْرَأَتِهٖ مَا لَا يُعْجِبُهٗ كِبَرًا أَوْ غَيْرَهٗ فَيُرِيْدُ فِرَاقَهَا فَتَقُوْلُ أَمْسِكْنِيْ وَاقْسِمْ لِيْ مَا شِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا.

۲۴۹۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں کہ اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے یا جی پھر جانے سے۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ مرد ہے کہ دیکھتا ہے اپنی عورت سے وہ چیز کہ اس کو نہیں بھاتی یعنی کبر وغیرہ سے تو ارادہ کرتا ہے اس سے جدائی کا یعنی چاہتا ہے کہ اس کو چھوڑ دے تو وہ کہتی ہے کہ مجھ کو اپنے پاس رہنے دے اور بانٹ میرے لیے جو کچھ کہ تو چاہے نفقہ وغیرہ سے۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پس نہیں ڈر ہے کہ جب کہ دونوں آپس میں راضی ہوں۔

فائدہ: اس کی تفسیر سورہ نساء میں آئے گی۔

بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوْا عَلٰى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُوْدٌ.

جب ناحق پر صلح کریں تو وہ مردود ہے یعنی لازم نہیں ہوتی۔

۲۴۹۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

۲۴۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آیا تو اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کرو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا جَآءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوْا لِيْ عَلٰى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِيْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا إِنَّمَا عَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.

درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے یعنی موافق حکم اللہ کے تو اس کا خصم کھڑا ہوا یعنی جس کے ساتھ اس کا جھگڑا تھا اور کہا کہ اس نے سچ کہا پس فیصلہ کر و درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے پھر دیہاتی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدور تھا تو اس نے اس کی عورت سے حرام کاری کی تو لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرے بیٹے پر سنگسار کرنا لازم ہے یعنی اس کو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیے تو بدلہ دیا میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی یعنی اس کے سنگسار ہونے کے بدلے پھر میں نے عالموں سے پوچھا یعنی آپ کے اصحاب سے جو حضرت ﷺ کے وقت آپ کے حکم سے فتوے دیا کرتے تھے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وغیرہ تھے تو انہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے پر سو کوڑا اور ایک برس کا نکال دینا ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ میں فیصلہ کروں گا درمیان تمہارے ساتھ کتاب اللہ کے۔ اے پر لونڈی اور بکریاں پس پھر آئیں گی طرف تیری اور تیرے بیٹے پر سو کوڑا اور ایک سال کا نکال دینا ہے اور اے پر تو اے انیس ایک مرد سے کہا یعنی حضرت ﷺ نے مرد سے کہا جس کا نام انیس تھا کہ صبح کو اس کی عورت پاس جا اور اس کو سنگسار کر یعنی اگر زنا کا اقرار کرے تو۔ انیس صبح کو اس کے پاس گیا اور اس کو سنگسار کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب الحدود میں آئے گی اور غرض اس سے یہاں حضرت ﷺ کا یہ قول ہے کہ بکریاں اور لونڈی تیری طرف لوٹائی جائیں گی اس لیے کہ وہ صلح کے مسئلے میں ہیں اس چیز کے بدلے جو مزدور پر واجب ہوئی تھی حد سے۔ اور چونکہ یہ صلح شرع میں جائز نہ تھی تو ناحق ہوئی۔ (فتح)

۲۴۹۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ قَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

۲۴۹۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام میں یعنی ہمارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ. رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِيْ عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ.

دین میں جو اس میں نہیں تو نئی بات مردود ہے۔

فائدہ: طرقی نے کہا کہ لائق ہے کہ اس حدیث کو شرع کا نصف کہا جائے اس لیے کہ شرع کی دلیل دو مقدموں سے مرکب ہوتی ہے اور دلیل کے ساتھ مطلوب یا تو حکم کا ثابت کرنا ہے یا اس کی نفی کرنا ہے اور یہ حدیث مقدمہ کبریٰ ہے بیچ ثابت کرنے حکم شرعی کے اور نفی اس کی سے۔ اس لیے اس کا منطوق مقدمہ کلیہ ہے ہر دلیل میں کہ حکم نافی ہے مثلا یہ کہا جائے وضو میں ناپاک پانی کے ساتھ کہ یہ امر شرع سے نہیں اور جو اس طرح ہو وہ مردود ہے پس یہ عمل مردود ہے۔ پس مقدمہ ثانی ثابت ہے اس حدیث کے ساتھ۔ اور نزاع تو پہلے مقدمہ میں ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو ایسا کام کرے جس پر شرع کا حکم ہو تو وہ صحیح ہے۔ مثل اس کی کہ کہا جائے نیت کے ساتھ وضو میں کہ اس پر شرع کا حکم ہے اور ہر وہ چیز کہ اس پر شرع کا حکم ہو تو وہ صحیح ہے۔ پس مقدمہ دوسرا ثابت ہے اس حدیث کے ساتھ اور پہلی میں نزاع ہے۔ پس اگر اتفاق پڑے کہ پائی جائے ایک حدیث کہ ہو پہلا مقدمہ ہر حکم شرعی کے ثابت کرنے میں اور اس کی نفی کے تو مستقل ہوگی دونوں حدیثیں تمام شرعی دلیلوں کے لیکن یہ دوسری حدیث پائی نہیں گئی۔ اور یہ جو کہا کہ وہ رد ہے تو مراد یہ ہے کہ وہ باطل ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں اور دوسرا لفظ حدیث کا یعنی من عمل عام ہے پہلے لفظ سے اور وہ قول آپ کا من احدث ہے پس حجت پکڑی جاتی ہے اس کے ساتھ تمام عقود ممنوعہ کے باطل کرنے میں اور نہ موجود ہونے ان کے ثمرات کے جو اس پر مرتب ہوتے ہیں۔ اور اس میں رد کرنا نئی باتوں کا ہے اور یہ کہ نہی فساد کو چاہتی ہے اس لیے کہ منہیات سب دین کے امر سے نہیں پس واجب ہے ان کا رد کرنا۔ اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ حکم حاکم کا نہیں بدلتا اس چیز کو کہ امر کے باطن میں ہے اس لیے کہ وہ لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا میں داخل ہے۔ اور یہ کہ صلح فاسد توڑی گئی ہے اور جو چیز اس پر لے جائے وہ پھرنے کے مستحق ہے۔ (فتح)

بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ هٰذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَإِنْ لَّمْ يَنْسِبْهُ إِلٰى قَبِيْلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ.

کس طرح لکھا جائے یعنی صلح نامہ کہ یہ امر ہے کہ صلح کی فلاں فلاں کے بیٹے نے اور فلاں فلاں کے بیٹے نے یعنی صلح نامہ میں صرف اس قدر کافی ہے اگرچہ نا منسوب کرے اس کو طرف قبیلے اس کے کی یا نسبت اس کی کے۔

فائدہ: یعنی جب کہ ہو مشہور بغیر اس کے ساتھ اس طور کے کہ لبس اور شبہ سے امن ہو پس کفایت کی جائے وثیقہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ نام مشہور کے اور نہیں لازم آتا ذکر کرنا جد اور نسب اور شہر کا اور مانند اس کے۔ اور رہا قول فقہاء کا کہ وثیقوں میں اس کا نام اور اس کے باپ کا نام لکھا جائے اور اس کا نسب بھی لکھا جائے پس یہ اس جگہ ہے جہاں دوسرے کے نام سے مل جانے کا خوف ہو۔ اور نہیں تو خوف نہ ہو تو وہ مستحب ہے۔ (فتح)

۲۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتَ رَسُوْلًا لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَصَالَحَهُمْ عَلٰى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُوْهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَأَلُوْهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ.

۲۵۰۰۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ نے حدیبیہ والوں یعنی مکہ والوں سے صلح کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان صلح نامہ لکھا تو صلح نامہ میں محمد رسول اللہ لکھا تو کافروں نے کہا کہ محمد رسول اللہ نہ لکھ اگر تو رسول ہوتا تو ہم تجھ سے نہ لڑتے تو حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس کو مٹا دے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں وہ نہیں کہ اس کو مٹاؤں تو حضرت ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹایا اور صلح کی ان سے اس اقرار پر کہ وہ اور اس کے یار تین دن مکے میں رہیں اور نہ داخل ہوں اس میں مگر ساتھ میان ہتھیاروں کے۔ تو لوگوں نے پوچھا کہ ہتھیاروں کے جلبان کیا ہیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تھیلا ساتھ اس چیز کے کہ اس میں ہے یعنی ہتھیار میانوں وغیرہ میں ہوں گے کھلے نہ ہوں بصورت قہر اور غلبہ کے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی۔ اور غرض اس سے اس جگہ اقتصار کرنا کاتب کا ہے محمد رسول اللہ پر اور نہ منسوب کیا حضرت ﷺ کو باپ کی طرف اور نہ دادا کی طرف اور حضرت ﷺ نے اس پر برقرار رکھا اور اقتصار کیا محمد بن عبداللہ پر بغیر زیادتی کے۔ اور یہ سب شبہ سے امن کے لیے ہے۔ (فتح)

۲۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَآئِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى

۲۵۰۱۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ذی قعد میں عمرے کا احرام باندھا تو نہ مانا اہل مکہ نے یہ کہ چھوڑیں حضرت ﷺ کو کہ مکے میں داخل ہوں یہاں تک کہ پکا کیا ان سے اقرار کو کہ آپ مکے میں تین دن رہیں اس سے زیادہ نہ رہیں سو جب انہوں نے صلح نامہ لکھا تو اس طور سے لکھا کہ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ لٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَّتْبَعَهُ وَأَنْ لَّا يَمْنَعَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُّقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ

وہ چیز ہے کہ صلح کی محمد رسول اللہ نے تو کافروں نے کہا کہ ہم رسول ہونے کا اقرار نہیں کرتے اور اگر ہم جانتے کہ تو اللہ کا رسول ہے تو تجھ کو نہ روکتے لیکن تو محمد بن عبداللہ ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور محمد بن عبداللہ ہوں پھر حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں اس کو کبھی نہیں مٹاؤں گا تو حضرت ﷺ نے صلح نامہ لیا پس لکھا یہ چیز وہ ہے کہ جس پر صلح کی محمد بن عبداللہ نے یہ کہ نہ داخل کرے مکے میں ہتھیار کو مگر میان میں اور یہ کہ اگر مکے والوں سے کوئی اس کے ساتھ جانا چاہے تو اس کو اپنے ساتھ نہ لے جائے یعنی بلکہ اس کو ہمارے حوالے کرے اور یہ کہ اگر اس کے اصحاب سے کوئی مکے میں جانا چاہے تو اس کو منع نہ کرے سو جب حضرت ﷺ مکے میں داخل ہوئے اور مدت گزر چکی یعنی تین دن جن کا اقرار ہوا تھا کافر علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اپنے ساتھی سے کہہ کہ ہم سے نکلے کہ مدت گزر چکی ہے تو حضرت ﷺ مکے سے نکلے تو حمزہ کے بیٹے ان کے ساتھ ہوئے حضرت ﷺ کو کہتے تھے اے چچا اے چچا تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اپنے چچا کے بیٹے کو پکڑ کر کجاوے میں اٹھا لے تو اس کے بارے میں علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ جھگڑے یعنی اس کی پرورش میں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں لائق تر ہوں ساتھ اس کے کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری بھتیجی ہے حضرت ﷺ نے حکم کیا کہ وہ اپنی خالہ کو ملے گی اور فرمایا کہ خالہ بجائے ماں کے ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّزَيْدٌ وَّجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَانَا.

حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں یعنی مجھ میں اور تجھ میں کمال اخلاص ہے اور جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو مانند میری ہے میری پیدائش میں اور خلق میں اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور محبّ ہے۔

بَابُ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُوْنُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَفِيْهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَأَسْمَآءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کافروں کے ساتھ صلح کرنے کا بیان۔ یعنی اس میں ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یعنی عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پھر تمہارے اور آدمیوں کے درمیان صلح ہوگی یعنی اور کافروں کے ساتھ صلح کرنے کے باب میں سہل رضی اللہ عنہ اور اسماء رضی اللہ عنہا اور مسور رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے روایت کی ہے۔

فائدہ: یعنی حکم اس کا یا کیفیت اس کی یا جواز اس کا۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے ہرقل کے قصے کی طرف اور اس کا پورا قصہ کتاب کے شروع میں گذر چکا ہے۔ اور غرض اس سے اس کا یہ قول ہے کہ ہرقل نے کسی کو اس کے پاس بھیجا قریش کے چند سواروں میں اس مدت میں کہ حضرت ﷺ نے کفار قریش سے مقرر کی تھی یعنی صلح کی تھی کہ اتنی مدت آپس میں نہ لڑیں گے۔ (فتح)

فائدہ: یہ حدیث پوری جزیہ میں گذر آئے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ کافروں کے ساتھ صلح کرنی درست ہے۔

وَقَالَ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَشْيَآءَ عَلٰى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى أَنْ يَّدْخُلَهَا

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے حدیبیہ کے دن کافروں سے تین چیز پر صلح کی ایک اس پر کہ جو کافروں سے مسلمان ہو کر حضرت ﷺ کے پاس آئے آپ اس کو کافروں کی طرف پھیر دیں اور دوم اس پر کہ جو مسلمانوں سے کافروں کے پاس آئے وہ اس کو نہ پھیر دیں۔ اور سوم اس پر کہ آئندہ سال مکے میں داخل ہوں اور اس میں تین دن ٹھہریں یعنی اس سال میں نہ آئیں اور نہ داخل ہوں مکے میں مگر اس حال میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَآءَ أَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ أَبَا جَنْدَلٍ وَقَالَ إِلَّا بِجُلُبِ السِّلَاحِ.

کہ ہتھیار تھیلے میں ڈالے ہوں تلوار اور تیر اور مانند اس کی سو ابو جندل رضی اللہ عنہ اپنی بیڑیوں میں چلتا ہوا آیا تو حضرت ﷺ نے اس کو کافروں کی طرف پھیر دیا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کافروں سے صلح کرنی جائز ہے۔

٢٥٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يَّعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوْفًا وَّلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوْا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوْهُ أَنْ يَّخْرُجَ فَخَرَجَ.

٢٥٠٢۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ عمرے کی نیت سے نکلے تو کافر حضرت ﷺ کے اور خانے کعبے کے درمیان حائل ہوئے یعنی حضرت ﷺ کو کے میں آنے سے مانع ہوئے تو حضرت ﷺ نے اپنی قربانی ذبح کی اور اپنا سر منڈوایا حدیبیہ میں اور صلح کی کافروں سے اس بات پر کہ آئندہ سال کو عمرہ کریں اور تلواروں کے سوا کوئی ہتھیار ان پر نہ اٹھائیں یعنی اپنے ساتھ لائیں اور کے میں نہ ٹھہریں مگر جتنے دن کہ کافر چاہیں تو حضرت ﷺ نے آئندہ سال کو عمرہ کیا اور جس طرح پر کافروں سے صلح کی تھی اسی طرح سے کے میں داخل ہوئے سو جب حضرت ﷺ تین دن کے میں ٹھہرے تو کافروں نے آپ سے نکلنے کو کہا تو حضرت ﷺ کے سے نکلے۔

٢٥٠٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ إِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ.

٢٥٠٣۔ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور محیصہ رضی اللہ عنہ خیبر کی طرف چلے اور اس وقت خیبر والوں نے کہ یہود تھے حضرت ﷺ سے صلح کی ہوئی تھی۔

فائدہ: اس کی شرح حدود میں آئے گی۔ اور اس سے غرض یہ ہے کہ اس وقت خیبر والوں نے مسلمانوں سے صلح کی ہوئی تھی۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ.

دیت میں صلح کرنے کا بیان۔

فائدہ: یعنی اس طرح کہ واجب ہو قصاص یعنی خون کے بدلے خون پس واقع ہو صلح معین پر یعنی دیت لے کر مقتول کے وارث راضی ہو جائیں۔ (فتح)

٢٥٠٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ. زَادَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ.

٢٥٠٤۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع نصر کی بیٹی نے ایک لڑکی کا دانت توڑا اور لڑکی کے وارثوں نے دیت طلب کی اور ربیع کے وارثوں نے معافی چاہی تو لڑکی کے وارثوں نے نہ مانا تو دونوں گروہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص یعنی دانت توڑنے کا حکم دیا تو انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جائے گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس اللہ کا حکم قصاص ہے سو لڑکی کی قوم راضی ہوئی اور قصاص معاف کیا یعنی اور دیت قبول کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک بعض اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں اللہ کے بھروسے پر تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے یعنی جس پر قسم کھائیں کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو اللہ ویسی ہی کر دیتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ قوم راضی ہوئی یعنی بدلہ معاف کیا اور دیت قبول کی۔

فائدہ: پہلی روایت سے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے قصاص اور دیت مطلق چھوڑ دیا تھا اس لیے امام بخاری نے اس زیادتی کو ذکر کیا تو اس میں اشارہ ہے تطبیق کی طرف ان دونوں کے درمیان اس طرح کہ قول راوی کا عفوا اس پر محمول ہے کہ معاف کیا انہوں نے قصاص سے دیت کے قبول پر۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ ﴿فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾.

باب ہے بیان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے کہ آپ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حق میں فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اور شاید کہ اللہ صلح کرے ساتھ اس کے درمیان دو لشکروں کے اور بیان میں اس آیت کہ صلح کرواؤ درمیان دونوں جھگڑنے والوں کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ آیت ترجمہ کے ساتھ مطابق نہیں لیکن اگر یہ مراد ہو کہ حضرت ﷺ حرص کرنے والے تھے اللہ کے حکم بجا لانے پر اور اللہ نے صلح کرانے کا حکم دیا ہے اور خبر دی حضرت ﷺ نے کہ عنقریب دو گروہوں کے درمیان حسن کے سبب سے صلح ہوگی تو ممکن ہے۔ (فتح)

۲۵۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ اسْتَقْبَلَ وَاللّٰهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنِّي لَأَرٰى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتّٰى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللّٰهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ مَنْ لِّي بِأُمُوْرِ النَّاسِ مَنْ لِّي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِّي بِضَيْعَتِهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ اذْهَبَا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُوْلَا لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ فَطَلَبَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّا بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِيْ دِمَائِهَا قَالَا فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِّي بِهٰذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَصَالَحَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ

۲۵۰۵۔ حسن بصری سے روایت ہے کہ قسم ہے اللہ کی حسن بن علی رضی اللہ عنہما پہاڑوں کی طرح لشکر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے سامنے آیا تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے (جو معاویہ رضی اللہ عنہ کا صلاح کار تھا) کہا کہ البتہ میں دیکھتا ہوں لشکروں کو پیٹھ نہ پھیرے جائیں گے یہاں تک کہ اپنے اقران اور برادروں کو مار ڈالیں تو معاویہ نے اس سے کہا اور قسم ہے اللہ کی کہ وہ دونوں میں بہتر تھا اور یعنی معاویہ اور عمرو رضی اللہ عنہما دونوں میں سے معاویہ بہتر تھا کہ اے عمرو اگر انہوں نے ان کو مار ڈالا اور انہوں نے ان کو مار ڈالا تو کون ضامن ہوگا میرا ساتھ کام لوگوں کے یعنی جو ماریں جائیں گے کون ضامن ہوگا میرے لیے ان کی عورتوں کا کون ضامن ہوگا میرے لیے ان کے بال بچوں کا۔ تو معاویہ نے دو قریشی مرد عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر حسن رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجے اور کہا اس مرد کے پاس جاؤ یعنی حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور صلح اس کے پیش کرو اور اس سے کہو اور طلب کرو طرف اس کی یعنی اس سے صلح کی درخواست کرو یا کام کو اس کے سپرد کرو جو کہے سو قبول کرو تو دونوں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور اس کے پاس داخل ہوئے اور اس سے کلام کیا اور اس کو کہا اور اس سے صلح طلب کی تو حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے دونوں کو کہا کہ میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں اور تحقیق ہم نے اس مال سے کچھ پایا ہے یعنی باسبب خلافت کے کہ ہم کو سخاوت اور بخشش کرنی عادت ہوگئی ہے اگر ہم خلافت کو چھوڑیں تو ہماری عادت چھوٹتی ہے اور تحقیق یہ امت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُوْلُ إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِيْ بَكْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

کہ ہمارے ساتھ ہیں فراخ دست ہیں خون ریزی اور فساد کرنے میں یہ رکتے نہیں مگر مال سے تو دونوں نے کہا کہ معاویہ اتنا اتنا مال تجھ پر پیش کرتا ہے اور اپنی مراد کو تیری طرف سپرد کرتا ہے اور تجھ سے صلح چاہتا ہے تو حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے لیے اس کا کون ضامن ہوتا ہے تو دونوں نے کہا کہ تیرے لیے ہم ضامن ہوتے ہیں تو حسن رضی اللہ عنہ نے اس سے کوئی چیز طلب نہ کی مگر کہ انہوں نے کہا اس کے ہم ضامن ہوتے ہیں تو حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی اور خلافت اس کے سپرد کی حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہتا تھا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے پہلو میں تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور دوسری بار حسن رضی اللہ عنہ پر متوجہ ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ بیٹا میرا سردار ہے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ صلح کرائے ساتھ اس کے درمیان دو گروہ کے مسلمانوں سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الفتن میں آئے گی۔

بَابُ هَلْ يُشِيْرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ.

کیا امام صلح کا اشارہ کرے؟۔

فائدہ: اشارہ کیا ہے بخاری رحمہ اللہ نے اس ترجمہ کے ساتھ اختلاف کی طرف پس تحقیق جمہور کہتے ہیں کہ مستحب ہے حاکم کو صلح کے ساتھ اشارہ کرنا اگرچہ ظاہر ہو حق ایک دو جھگڑنے والے کے لیے۔ اور بعض نے اس سے منع کیا ہے اور یہ روایت مالکیہ سے ہے۔

۲۵۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أُمَّهٗ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۵۰۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر دو جھگڑنے والوں کی آواز سنی اسی حال میں کہ دونوں اپنی آواز بلند کرتے تھے اور ناگہاں ایک ان کا دوسرے سے کچھ قرض چھڑانا چاہتا تھا اور نرمی طلب کرتا تھا تو دوسرا کہتا تھا کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہ میں کچھ قرض چھوڑوں گا نہ میں نرمی کروں گا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نکلے سو فرمایا اللہ پر قسم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهٗ فِيْ شَيْءٍ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَهٗ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ.

کھانے والا کہ نیک کام نہ کرے تو اس نے کہا کہ یا حضرت! میں ہوں تو اس کے لیے ہے جس کو وہ اس سے چاہے یعنی خواہ کچھ قرض معاف کرالے یا نرمی کرالے۔

فائدہ: اس حدیث میں رغبت دلانی ہے نرمی پر قرض دار کے ساتھ اور اس کے ساتھ احسان کرنے کی کچھ قرض کو چھوڑنے کے ساتھ۔ اور جھڑکنا قسم کھانے سے نیکی کے ترک کی۔ اور داودی نے کہا کہ مکروہ رکھا حضرت ﷺ نے اس کو اس لیے کہ اس نے قسم کھائی ترک کرنے پر امر کے قریب ہے کہ اللہ نے اس کے وقوع کو مقدر کیا ہو اور تعاقب کیا ہے اس کا ابن تین نے اس کے ساتھ کہ اگر اسی طرح ہوتا تو البتہ مکروہ رکھتے قسم کھانے اس شخص کے لیے کہ قسم کھائی البتہ نیکی کرے اور ایسا نہیں بلکہ ظاہر یہ ہے کہ مکروہ رکھا اس کے لیے اپنے نفس کے قطع کرنے کو نیک کام سے اور اس پر اس دیہاتی کا قصہ وارد نہیں ہوگا جس نے کہا کہ نہ بڑھاؤں گا اس لیے کہ وہ اسلام کی طرف بلانے کے مقام میں تھا پس اس کو ترک زیادتی کی قسم کھانے کو مکروہ نہ رکھا بخلاف اس کے جو اسلام میں مضبوط ہو کر اس کو زیادتی پر قسم کھائی منع ہے اور اس حدیث میں اصحاب رضی اللہ عنہم کے فہم کی تیزی ہے شارع کی مراد کے لیے اور ان کی حرص خیر پر۔ اور اس میں درگذر کرنا ہے اس چیز سے کہ جاری ہو درمیان دو جھگڑنے والوں کے بلند ہونے آواز سے نزدیک حاکم کے اور یہ کہ جائز ہے قرض دار کو سوال کرنا قرض خواہ سے کچھ قرض کے چھڑانے کے لیے بخلاف مالکیہ کے کہ اس کو مکروہ جانتے ہیں کہ اس میں منت ہے۔ اور ابن بطال نے کہا کہ یہ حدیث اصل ہے لوگوں کے قول کے لیے کہ بہتر صلح نصف پر ہے۔ اور ابن تین نے کہا کہ یہ حدیث ترجمہ باب کے موافق نہیں اس میں تو رغبت دلاتا ہے بعض حق کے ترک کرنے پر۔ اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ اشارہ اس کے ساتھ صلح کے معنی کے ساتھ ہے علاوہ ازیں بخاری نے اس کا یقین نہیں کیا پس کس طرح اعتراض کیا جائے گا اس پر۔ (فتح)

۲۵۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ كَانَ لَهٗ عَلٰى عَبْدِ

۲۵۰۷۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی حدرد پر اس کا کچھ مال تھا سو وہ اس سے ملا تو اس کو لپٹ گیا یعنی اس سے سخت تقاضہ کیا تو حضرت ﷺ دونوں کے پاس سے گذرے۔ پس فرمایا اے کعب پس اشارہ کیا اپنے ہاتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ كَأَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَالَهٗ عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا.

سے گویا کہ فرماتے تھے کہ آدھا چھوڑ دے تو اس نے آدھا مال لیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

بَابُ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ.

لوگوں کے درمیان صلح اور انصاف کرنے کی فضیلت کا بیان۔

۲۵۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ.

۲۵۰۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز جس میں آفتاب نکلے آدمیوں کی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہے۔ انصاف کرنا دو شخص میں خیرات ہے۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ باب میں اصلاح اور عدل کا ذکر ہے اور نہیں وارد کیا حدیث میں مگر عدل کو۔ لیکن سو جب سب لوگوں کو انصاف کے ساتھ خطاب کیا اور تحقیق معلوم ہوا کہ ان میں حاکم وغیرہ ہیں تو ہوگا عدل حاکم کا جب کہ حکم کرے اور انصاف اس کے غیر کا جب کہ صلح کرے اور اس کے غیر نے کہا کہ اصلاح عدل کی ایک قسم ہے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبٰى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ.

جب اشارہ کرے امام ساتھ صلح کے درمیان دو جھگڑنے والوں کے اور جس پر حق ہو وہ نہ مانے تو حکم کرے اس پر امام ساتھ حکم ظاہر کے کہ گفتگو کی مجال باقی نہ رہے۔

۲۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهٗ خَاصَمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهٖ كِلَاهُمَا فَقَالَ

۲۵۰۹۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتا تھا کہ اس نے ایک انصاری مرد سے جو بدر میں حاضر ہوا تھا پانی کے نالے میں سنگستانی زمین سے جھگڑا کیا جس میں وہ دونوں پانی پلایا کرتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی دے اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر اپنی ہمسائے کی کھیتی کی طرف پانی چھوڑ دے تو انصاری غصہ ہوا اور کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةٍ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعٰى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ مَا أَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِيْ ذٰلِكَ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾. الْاٰيَةَ.

یا حضرت ﷺ یہ حکم اس لیے کرتے ہو کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں تو حضرت ﷺ کا چہرہ متغیر ہوا تو فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو بھر لے پھر پانی کو روک رکھ یعنی اس کے کھیت کی طرف پانی مت چھوڑ یہاں تک کہ منڈیر تک پہنچے یعنی تمام زمین میں پانی پہنچے تو حضرت ﷺ نے زبیر کو اس وقت اس کا حق پورا دلوایا اور اس سے پہلے حضرت ﷺ نے اپنی رائے سے زبیر کو اشارہ کیا تھا اس کے لیے فراخی کے لیے اور انصاری کے لیے اور جب انصاری نے حضرت ﷺ کو غصہ دلایا تو پورا دلوایا حضرت ﷺ نے زبیر کو حق اس کا بیچ صریح حکم کے یعنی صریح حکم کیا کہ زبیر اپنا تمام حق لے لے زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں گمان کرتا اس آیت کو کہ اتری ہو مگر اس بارے میں سو قسم ہے رب تیرے کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ تجھی کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے درمیان ان کے پھر اپنے جی میں تیرے حکم سے خفگی نہ پائیں۔

بَابُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَآءِ وَأَصْحَابِ الْمِيْرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِيْ ذٰلِكَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَّتَخَارَجَ الشَّرِيْكَانِ فَيَأْخُذَ هٰذَا دَيْنًا وَّهٰذَا عَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهِ.

باب ہے بیان میں صلح کرنے کے درمیان قرض خواہوں کے اور اصحاب میراث کے اور اندازہ کرنے کے بیچ اس کے یعنی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں ڈر ہے کہ نکلیں دو شریک اپنے ملک سے پس یہ ایک قرض لے اور دوسرا موجود چیز لے پس اگر ہلاک ہو جائے وہ چیز ان دونوں میں سے ایک کے لیے تو اپنے ساتھی پر رجوع نہ کرے۔

فائدہ: یعنی معاوضہ کے نزدیک اور اس کی توجیہ کتاب الاستقراض میں گذر چکی ہے۔ اور مراد بخاری کی یہ ہے کہ قرض کے معاوضہ میں اندازے سے دینا جائز ہے اگرچہ وہ معاوضہ اس کے حق کی جنس ہو اور کم یعنی مثلا کھجور بدلے کھجور کے یہ کہ اس کو نہی شامل نہیں اس لیے کہ طرفین سے مقابلہ نہیں بلکہ ایک طرف سے ہے۔

فائدہ: اس کا معنی یہ ہیں کہ اگر کئی وارثوں اور کئی شریکوں کے درمیان ایک مال مشترک ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس کی شرح باب الحوالہ میں گذر چکی ہے اس سے معلوم ہوا کہ قرض خواہوں اور شریکوں کے درمیان صلح کرانی جائز ہے۔

۲۵۱۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَآئِهِ أَنْ يَّأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ فِيهِ وَفَآءً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدَدْتَّهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَآئَكَ فَأَوْفِهِمْ فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَّهُ عَلٰى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَّسِتَّةٌ لَوْنٌ أَوْ سِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَّسَبْعَةٌ لَوْنٌ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَضَحِكَ فَقَالَ ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا فَقَالَا لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ سَيَكُوْنُ ذٰلِكَ. وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا بَكْرٍ وَلَا ضَحِكَ وَقَالَ وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا دَيْنًا وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ.

۲۵۱۰۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا باپ مرگیا اور اس پر قرض تھا تو میں نے اس کے قرض خواہوں پر یہ بات پیش کی کہ اس کے قرض کے بدلے کھجوریں لیں سوانہوں نے نہ مانا اور دیکھا کہ اس سے قرض ادا نہ ہوسکے گا تو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے یہ قصہ ذکر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اس کو کاٹ کر کھلیان میں رکھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کرے یعنی تو میں نے آپ کو خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈھیر پر بیٹھے اور اس میں برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلا کر ان کا قرض ادا کر دے تو میں نے کسی کو نہ چھوڑا جس کا کہ میرے باپ پر قرض تھا مگر کہ میں نے اس کو ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجوریں زیادہ رہیں اور سات وسق عجوہ اور چھ لون (یہ دونوں قسم کھجوروں کی ہیں) یا چھ عجوہ یا سات لون تو میں نے مغرب کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور آپ کو اس حال سے خبر دی کہ سب قرض ادا ہوگیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو بھی جا کر خبر دے تو دونوں نے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تو ہم نے البتہ معلوم کیا تھا کہ اس میں برکت ہوگی۔ اور ایک روایت میں عصر کی نماز کا ذکر ہے اور ایک میں ظہر کا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: لیکن اس قدر کا اختلاف اصل حدیث کی صحت میں قادح نہیں اس لیے کہ مقصود یہ ہے کہ حضرت ﷺ کی دعا سے کھجوروں میں برکت ہوئی اور اس قدر پر سب کا اتفاق ہے۔ (فتح)

بَابُ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ.

باب ہے بیان میں صلح کرنے کے ساتھ قرض اور موجودہ چیز کے۔

۲۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ.

۲۵۱۱۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا جو اس پر تھا تقاضہ کیا بیچ زمانے حضرت ﷺ کے تو ان کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ ان کو حضرت ﷺ نے سنا اور حضرت ﷺ اپنے گھر میں تھے تو حضرت ﷺ ان کی طرف نکلے یہاں تک کہ اپنے حجرہ کا پردہ کھولا اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پکارا کہ اے کعب اس نے کہا یا حضرت ﷺ میں حاضر ہوں تو حضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنا آدھا قرض چھوڑ دے تو کعب نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میں نے آدھا قرض چھوڑ دیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اٹھ کر باقی ادا کر دے۔

فائدہ: ابن تین نے کہا کہ یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں اور اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ اس میں صلح کرنا اس چیز میں کہ قرض کے ساتھ متعلق ہے۔ اور گویا کہ اس نے ملحق کیا ہے اس کے ساتھ صلح کو اس چیز میں کہ متعلق ہو موجود چیز کے ساتھ بطریق اولیٰ۔ ابن بطال نے کہا کہ اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ اگر صلح کرے قرض خواہ اپنے کے درہموں سے بدلے درہموں کم اس سے تو جائز ہے جب کہ وعدے کا وقت پہنچے اور اگر وعدے کا وقت نہ پہنچا ہو تو نہیں جائز ہے اس کو یہ کہ اس سے کوئی چیز چھوڑے پہلے اس سے کہ قبض کرے بدلے اس کے اور اگر بعد وعدے کے اس سے صلح کرے درہموں سے اشرفیوں کے بدلے یا بالعکس اور قبض شرط ہے۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الشُّرُوْطِ

کتاب ہے شرطوں کے بیان میں

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْأَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ.

بیان ہے اس چیز کا کہ جائز ہے شرطوں سے اسلام میں اور احکام اور بیع شرا میں۔

فائدہ: شروط شرط کی جمع ہے اور شرط یہ ہے کہ لازم پکڑے نفی اس کی دوسرے امر کی نفی کو سوائے سبب کے اور اس سے مراد اس جگہ بیان کرنا اس شرط کا ہے کہ جو اس سے صحیح ہے اور جو صحیح نہیں ہے۔ اور اسلام میں یہ شرط ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کے وقت کافر مثلا یہ شرط کرے کہ جب وہ مسلمان ہو تو نہ تکلیف دی جائے اس کو سفر کی ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف مثلا۔ اور یہ شرط جائز نہیں کہ مثلا میں نماز نہیں پڑھوں گا اور احکام سے مراد عقود اور معاملات مانند بیع شرا وغیرہ کی اور مبایعت عطف خاص کا ہے عام پر۔ (فتح)

۲۵۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرَانِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَأْتِيْكَ مِنَّا أَحَدٌ وَّإِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوْا مِنْهُ وَأَبٰى سُهَيْلٌ إِلَّا ذٰلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا

۲۵۱۲۔ مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ دونوں حضرت ﷺ کے اصحاب سے خبر دیتے تھے کہ جب حدیبیہ کے دن سہیل بن عمرو نے (کہ کفار قریش کی طرف سے وکیل تھا) صلح لکھی تو اس دن سہیل نے جو شرطیں حضرت ﷺ سے کیں ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ ہم میں سے کوئی تیرے پاس نہ آئے گا اگرچہ تیرے دین پر ہو مگر کہ تو اس کو ہماری طرف پھیر دے گا اور ہمارے اور اس کے درمیان راہ خالی کر دے گا یعنی جو ہم چاہیں گے اس کے ساتھ کریں گے آپ اس سے کچھ تعرض نہ کریں تو مسلمانوں کی یہ شرط بری معلوم ہوئی اور ان پر دشوار گذری تو سہیل نے کہا کہ میں یہ شرط ضرور لکھواؤں گا تو حضرت ﷺ نے یہ شرط لکھ دی اور حضرت ﷺ نے اس دن ابو جندل رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ سہیل کی طرف پھیر دیا یعنی موافق اس شرط کے اور اس مدت میں مردوں میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَنْدَلٍ إِلٰى أَبِيْهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَّجَآءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَّكَانَتْ أُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ مِّمَّنْ خَرَجَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَّهِيَ عَاتِقٌ فَجَآءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ لِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِنَّ ﴿إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِإِيْمَانِهِنَّ إِلٰى قَوْلِهِ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ﴾ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ إِلٰى غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُّكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ وَمَا بَايَعَهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهٖ.

آپ کے پاس کوئی نہ آیا مگر کہ حضرت ﷺ نے اس کو پھیر دیا اگر چہ مسلمان تھا اور مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں ایک ان میں سے ام کلثوم عقبہ کی بیٹی تھی اور وہ اس دن بالغ تھی تو اس کے گھر والوں نے آ کر حضرت ﷺ سے کہا کہ ہماری بیٹی ہم کو پھیر دیجیے تو حضرت ﷺ نے ان کو ان کی طرف نہ پھیرا اس لیے کہ اللہ نے مہاجر عورتوں کے حق میں آیت اتاری کہ جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو ان کو آزماؤ تو اللہ نے ان کے ایمان کو خوب جانا پس اگر تم ان کو مسلمان جانو تو ان کو کافروں کی طرف نہ پھیرو آخر آیت تک۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ ان کو اس آیت سے آزماتے تھے یعنی ان شرطوں سے کہ اس آیت میں مذکور ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو جو ان میں سے ایک شرط کا اقرار کرتی تو حضرت ﷺ اس سے فرماتے تھے کہ میں نے تجھ سے بیعت کی تو یہ بیعت کلام کے ساتھ تھی کہ حضرت ﷺ اس عورت سے اس کے ساتھ کلام کرتے تھے قسم ہے اللہ کی کہ بیعت میں حضرت ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا حضرت ﷺ نے عورتوں سے بیعت نہیں کی مگر اپنی کلام سے۔

٢٥١٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ

٢٥١٣۔ جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے بیعت کی اور شرط کی حضرت ﷺ نے مجھ سے ساتھ خیر خواہی کرنے کے ہر مسلمان کے لیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

٢٥١٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَآءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۲۵۱۴۔ جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ اس قسم کی شرطیں کرنی جائز ہیں۔

بَابُ إِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ وَلَمْ يَشْتَرِطِ الثَّمَرَةَ.

جب پیوند کی ہوئی کھجور کے درخت بیچے اور خریدار سے میوے کی شرط نہ کرے تو اس کا میوہ بیچنے والا ہے۔

٢٥١٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَآئِعِ إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

۲۵۱۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کھجور کے درخت پیوند کیے ہوئے بیچے تو اس کے پھل کا وہی مالک ہے جس نے بیچا مگر یہ کہ خریدار پھل کی بھی شرط کر لے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ یہ شرط جائز ہے۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْبُيُوْعِ.

بیع میں شرط کرنے کا بیان۔

٢٥١٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيْرَةَ جَآئَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ إِلٰى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوْا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَآؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ إِلٰى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوْا

۲۵۱۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اس حال میں کہ اپنی کتابت میں اس سے مدد چاہتی تھی اور اس نے اپنے بدل کتابت کچھ ادا نہ کیا ہوا تھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کہا کہ تو اپنے مالکوں کے پاس پھر جا اگر وہ چاہیں کہ میں تیری طرف سے تیرا بدل کتابت ادا کر دوں اور تیرا ولا میرے لیے ہو تو کروں تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات اپنے مالکوں سے ذکر کی تو انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ اگر وہ ثواب کے لیے تیرا بدل کتابت ادا کرے تو چاہے کہ کرے اور تیری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنْ شَائَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِيْ فَأَعْتِقِيْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

آزادی کا حق ہمارا ہو گا عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو خرید کر آزاد کر دے پس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حق آزادی کا تو اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب العتق میں گذر چکی ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ مطلق چھوڑا بخاری نے ترجمہ کو تفصیل کے لیے اس کے اعتبار میں فقہاء کے درمیان ۔(فتح)

بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّابَّةِ إِلٰى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ.

جب بیچنے والا ایک مکان معین تک چوپائے کی سواری کی شرط کرے تو جائز ہے۔

فائدہ: اسی طرح جزم کیا ہے اس نے اس حکم کے ساتھ میل کی صحت کے لیے اس کے نزدیک ۔اور اس میں اختلاف ہے اور اسی طرح جو چیز کہ اس کی مانند ہو اس میں بھی اختلاف ہے جیسے کہ شرط کرے کہ میں گھر میں رہوں گا غلام سے خدمت لوں گا۔پس جمہور کا یہ مذہب ہے کہ یہ بیع باطل ہے اس لیے کہ شرط مذکور عقد کے منافی ہے اور اوزاعی اور ابن شبرمہ اور احمد اور اسحق اور ابوثور اور ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ یہ بیع صحیح ہے اور یہ شرط بجائے استثناء کے ہے اس لیے کہ جب مشروط کی قدر معلوم ہو تو ہو جاتا ہے جیسا کہ بیچے اس کو ہزار کے ساتھ مگر پچاس درہم کے مثلا اور موافقت کی ہے ان کی مالک نے تھوڑے زمانے میں سوائے بہت کے ۔اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی حد اس کے نزدیک تین دن ہیں اور ان کی حجت باب کی حدیث ہے اور بخاری نے اس میں شرط ہونے کو ترجیح دی کما سیاتی ۔اور جمہور یہ جواب دیتے ہیں کہ اس حدیث کے الفاظ مختلف ہیں ۔بعض نے ذکر کیا ہے کہ بطور ہبہ کے تھا اور وہ ایک خاص واقعے کا ذکر ہے اس میں احتمال جاری ہے۔اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جو بریرہ رضی اللہ عنہا کے قصے میں ہے وہ اس کے معارض ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شرط عقد کے مخالف ہو وہ باطل ہے کما تقدم فی العتق ۔اور نیز جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استثناء کی نفی ثابت ہو چکی ہے اخرجہ اصحاب السنن ۔اور نیز وارد ہو چکی ہے نہی بیع اور شرط سے اور جواب دیا گیا ہے کہ جو مقصود بیع کے منافی ہے وہ ہے جب کہ شرط کرے مثلا لونڈی کی بیع میں یہ کہ نہ صحبت کرے اس سے اور گھر میں یہ کہ نہ رہے اس میں اور غلام میں یہ کہ نہ خدمت لے اس سے اور چارپائے میں یہ کہ نہ سوار ہو اس پر لیکن جب شرط کرے کوئی چیز معلوم وقت معلوم کے ساتھ تو اس کا کوئی ڈر نہیں ۔اور رہی حدیث نہی کی استثناء سے پس نفس حدیث میں ہے کہ مگر یہ کہ معلوم ہو پس معلوم ہوا کہ مراد یہ ہے کہ نہی اس چیز سے ہے کہ مجہول ہو اس کی مقدار معلوم نہ ہو۔اور رہی حدیث نہی کی بیع اور شرط سے تو اس کی سند میں کلام ہے اور تاویل کے لائق ہے اور اس کی مزید شرح آئندہ آئے گی ۔(فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهُ قَدْ أَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَّيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوَقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوَقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلٰى أَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَأَرْسَلَ عَلٰى إِثْرِيْ قَالَ مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ. قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ فَبِعْتُهُ عَلٰى أَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتّٰى أَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ عَطَآءٌ وَّغَيْرُهُ لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَّلَكَ ظَهْرُهُ حَتّٰى تَرْجِعَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلٰى أَهْلِكَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَّهْبٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ وَّتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَّقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ

۲۵۱۷۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا تو حضرت ﷺ اس کے پاس گذرے اور اس کو لکڑی سے مارا اور اس کے لیے دعا کی تو وہ ایسا تیز چلا کہ اس کی مانند نہ چلتا تھا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ایک اوقیہ سے میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے کہا کہ میں نہیں بیچتا پھر فرمایا کہ اس کو ایک اوقیہ سے میرے ہاتھ بیچ ڈال تو میں نے اس کو آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا اور مستثنیٰ کیا میں نے اس کی سواری کو اپنے گھر تک سو جب ہم مدینہ میں آئے تو میں آپ کے پاس اونٹ لایا تو حضرت ﷺ نے اس کا مول مجھ کو دیا پھر میں پھرا تو حضرت ﷺ نے کسی کو میرے پیچھے بھیجا اور فرمایا کہ میں تیرا اونٹ نہیں لیتا سو تو اپنا یہ اونٹ لے لے کہ وہ تیرا مال ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو اس کی سواری مدینہ تک دی اور ایک روایت ہے کہ میں نے اس کو آپ کے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ مدینے تک مجھ کو اس کی سواری کی اجازت ہو۔ اور ایک روایت ہے کہ تجھ کو مدینے تک اس کی سواری کی اجازت ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے مدینے تک اس کی سواری کی شرط کر لی اور ایک روایت میں ہے کہ تجھ کو اس کی سواری کی اجازت ہے یہاں تک کہ تو پھر لے طرف مدینے کی اور ایک روایت میں ہے ہم نے تجھ کو مدینے تک اس کی سواری دی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تو اپنے تئیں اس پر اپنے گھر والوں تک پہنچا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو ایک اوقیہ سے خریدا اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اس کو چار دینار سے لیا اور یہ چار دینار میں ایک اوقیہ ہوتا ہے اس حساب سے کہ دینار دس درہم کا ہوتا ہے اور نہیں بیان کیا مغیرہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَطَاءٍ وَّغَيْرِهِ عَنْ جَابِرٍ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَهٰذَا يَكُوْنُ وَقِيَّةً عَلٰى حِسَابِ الدِّيْنَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ مُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَّابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَّقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّقِيَّةُ ذَهَبٍ وَّقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَّقَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِطَرِيْقِ تَبُوْكَ أَحْسِبُهُ قَالَ بِأَرْبَعِ أَوَاقٍ وَّقَالَ أَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا وَّ قَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوَقِيَّةٍ أَكْثَرُ الِاشْتِرَاطُ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ عِنْدِيْ قَالَهُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ.

قیمت کو شعبی سے اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے اور ابن منکدر اور ابو زبیر نے جابر سے اور ایک روایت میں ہے ایک اوقیہ سونے کا اور ایک روایت میں ہے کہ چار اوقیہ سے خریدا اور ایک روایت میں ہے کہ بیس دینار سے خریدا اور اکثر روایتوں میں صرف ایک اوقیہ کا ذکر آیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ اکثر روایتوں میں یہی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے بیع کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینے تک سوار ہونے کی شرط کر لی تھی اور یہی ہے زیادہ ترصحیح روایت نزدیک میرے۔

فائدہ: یعنی اس کے طرق بہت زیادہ ہیں اور اس کا مخرج اصح ہے۔ اور یہ جو بخاری نے شرط کی روایت کو ترجیح دی ہے تو یہی ہے طریقہ محققین اہل حدیث کا۔ اس لیے کہ وہ نہیں توقف کرتے تصحیح متن سے جب کہ واقع ہو اختلاف مگر جب کہ روایات مختلف ہوں کہ وہ شرط اضطراب کی ہے جس کے ساتھ حدیث رد کی جاتی ہے اور وہ اس جگہ پائی نہیں جاتی باوجود ممکن ہونے ترجیح کے۔ ابن دقیق العید نے کہا کہ جب روایات مختلف ہوں اور ہو حجت بعض کے ساتھ بعض کے علاوہ تو موقوف ہے حجت پکڑنی ساتھ شرط برابر ہونے روایات کے لیکن جب بعض کے لیے ترجیح واقع ہو اس طرح سے کہ اس کے راوی شمار میں اکثر ہوں اور حفظ میں مضبوط ہوں تو متعین ہے عمل راجح کے ساتھ اس لیے کہ اضعف نہیں ہوتی مانع عمل سے اقوی کے ساتھ اور مرجوح نہیں منع کرتی تمسک کو ساتھ راجح کے اور طحاوی نے کہا کہ شرط کی روایت صحیح ہے لیکن بیع سے مراد حقیقی بیع نہیں اور اس کو قرطبی نے اس طرح سے رد کیا ہے کہ یہ محض دعوی ہے اور تغییر اور تحریف ہے تاویل نہیں اور اس کا قائل بعتہ وغیرہ کے الفاظ میں کیا کرے گا جو بیع میں نص ہیں اور بعض نے اس طرح سے حجت پکڑی ہے کہ اگر سوار ہونا خریدار کے مال سے ہے تو یہ بیع فاسد ہے اس لیے کہ اس نے اپنے نفس کے لیے شرط کی اور وہ چیز کہ خریدار اس کا مالک ہو چکا ہے اور اگر اس کے اپنے مال سے ہے تو بھی فاسد ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کہ خریدار نہیں مالک ہوا منافع کا بیع کے بعد جہت بائع کی سے اور وہ ان کا مالک اس لیے ہے کہ وہ اس کے ملک میں پیدا ہوئی اور تعاقب کیا گیا ہے اس طرح سے کہ منفعت مذکور اندازہ کی گئی ہے ساتھ قدر کے بیع کی قیمت سے اور واقع ہوئی ہے بیع ساتھ اس کے جوان کے علاوہ ہے اور نظیر اس کی یہ کہ جو کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے اور ان کا پھل مستثنیٰ کرے اور منع تو صرف ایک مجہول چیز کا استثناء کرنا ہے بائع کے لیے اور مشتری کے لیے لیکن اگر دونوں اس کو جانتے ہوں تو کوئی مانع نہیں پس یہ قصہ بھی اس پر محمول ہے۔ اور اسماعیلی نے کہا کہ شرط نفس عقد میں واقع نہیں ہوئی بلکہ سابق یا لاحق میں واقع ہوئی پس احسان کیا اس کی منفعت کے ساتھ اول جیسا کہ احسان کیا تھا اس کی گردن کے ساتھ۔ آخر میں اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کے غیر کے حق میں جائز ہو اور یہی وجہ قوی تر ہے میرے نزدیک اور نیز اسماعیلی نے کہا کہ اختلاف ان کا مول کے مقدار میں ضرر نہیں کرتا اس لیے کہ جس غرض کے لیے حدیث بیان کی گئی ہے وہ بیان کرنا حضرت ﷺ کی بخشش کا اور تواضع اور اپنے اصحاب پر مہربانی کا اور آپ کی دعا کی برکت کا۔ اور سوائے اس کے اور نہیں لازم آتا بعض روایات کے وہم کرنے سے مول کی مقدار میں توہین کرنی اس کی اصل حدیث کی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ جس چیز کو بخاری نے ترجیح دی ہے وہ زیادہ تر لائق ہے اور موافق ہے پس چاہیے کہ اس پر اعتماد کیا جائے اور اللہ کے ساتھ ہی ہے توفیق اور اس حدیث میں جواز ہے قیمت کے ادا کرنے کا اس شخص کے لیے کہ جو پیش کرے اپنے اسباب کو بیع کے لیے اور قیمت کم کرنا مبیع میں قبل استقرار عقد کے اور ابتداء کرنا مشتری کا قیمت کے ذکر کے ساتھ اور یہ کہ قبض نہیں ہے شرط بیع کی صحت میں اور یہ کہ اجابت بڑے کی لا کے قول کے ساتھ جائز ہے امر جائز میں اور حدیث بیان کرنا ساتھ عمل نیک کے قصے کو پورے طور پر لانے کے لیے تزکیہ نفس کے لیے اور ارادے فخر کے اور اس میں تلاش کرنا امام کبیر کا ہے اپنے اصحاب کے لیے اور سوال کرنا اس کا اس چیز سے کہ اترے ساتھ ان کے اور مدد کرنی ان کے ساتھ اس چیز کی کہ آسان ہو حال سے یا مال سے یا دعا سے اور حضرت ﷺ کی تواضع سے اور یہ کہ جائز ہے مارنا جانور کو اس کو چلانے کے لیے اگرچہ غیر مکلّف ہو اور محل اس کا وہ ہے جب کہ نہ محقق ہو یہ بات کہ یہ اس سے باسبب زیادہ مشقت اور تھک جانے کے ہے۔ اور اس میں توقیر کرنا تابع کا ہے اپنے رئیس کی اور اس میں وکیل کرنا ہے قرض کو ادا کرنے کے لیے اور تول دینے کو مشتری کو اور خریدنا ادھار اور اس میں پھیر دینا بخشش کا ہے پہلے قبض کے لیے قول جابر رضی اللہ عنہ کے کہ وہ آپ کے لیے ہے حضرت ﷺ نے فرمایا نہ بلکہ اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال اور اس میں جواز داخل کرنا جانوروں اور اسباب کا ہے مسجد کے صحن کی طرف اور اس کے گرد کی اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ اس پر کہ اونٹوں کا پیشاب پاک ہے اور اس میں اس پر حجت نہیں اور اس میں محافظت کرنی ہے اس چیز پر کہ اس کو تبرک ملے جابر رضی اللہ عنہ کے قول کے لیے ایک روایت میں کہ جو حضرت ﷺ نے مجھ کو قیمت سے زیادہ تھا وہ مجھ سے جدا نہیں ہوتا اور یہ کہ جائز ہے زیادہ دینا قیمت کا ادا کے وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تولنے کے وقت زیادہ تولنا لیکن مالک کی رضامندی سے اور یہ از سرنو ہبہ ہے یہاں تک کہ اگر رد کیا جائے اسباب ساتھ عیب کے مثلاً تو نہیں واجب ہے اس کا پھیر دینا۔ یا وہ تابع ہے مول کے لیے یہاں تک کہ رد کیا جائے۔ اور اس میں فضیلت ہے جابر رضی اللہ عنہ کے لیے اس لیے کہ اس نے اپنے نفس کی حظ ترک کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بجا لیا اپنے اونٹ کے بیچنے کے ساتھ باوجود حاجت کے اس کی طرف اور اس میں معجزہ ظاہر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو نسبت کرنا چیز کا پہلے مالک کی طرف باعتبار ماکان کے۔ اور اس کے ساتھ استدلال کیا گیا ہے بیع کے صحیح ہونے پر بغیر ایجاب وقبول کی تصریح کے آپ کے قول کی وجہ سے بعنیه باوقية فبعته یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال اور کوئی صیغہ ذکر نہیں کیا اور اس میں حجت نہیں اس لیے کہ نہ ذکر کرنا عدم وقوع کو مستلزم نہیں اور ایک روایت میں صریح آ چکا ہے کہ میں نے اس کو چار دینار میں لیا پس یہ ایجاب قبول ہے پس استدلال کیا جاتا ہے اس کے ساتھ کنایت کرنے پر عقود میں کنایت کے صیغوں سے۔ (فتح) اور یہ سب مسئلے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے طرق میں موجود ہیں جیسا کی ان کی تفصیل فتح الباری میں موجود ہے۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْمُعَامَلَةِ.

تمام معاملوں میں شرط کرنے کا بیان۔

فائدہ: یعنی مزارعت وغیرہ میں۔

۲۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُوْنَا الْمَئُوْنَةَ وَنُشْرِكْكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

۲۵۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت بانٹ دیجیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تقسیم نہیں کرتا تو مہاجرین نے کہا کہ کفایت کرو تم ہم سے محنت کو یعنی محنت فقط تم ہی کرو ہم نہیں کرتے اور ہم تمہارے میووں میں شریک ہوں گے تو انصار نے کہا کہ ہم نے سنا اور مانا۔

فائدہ: اور یہ شرط لغوی ہے اور اعتبار کیا ہے اس کو شارع نے پس شرعی ہوئی اس لیے کہ اصل اس کی یہ ہے کہ اگر تم ہم سے کفایت کرو گے تو ہم تمہارے درمیان تقسیم کریں گے۔ (فتح)

۲۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ

۲۵۱۹۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اور باغ یہود خیبر کو دیئے اس شرط پر کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی بوئیں اور ان کے لیے آدھا اس چیز کا ہے کہ اس سے پیدا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يَعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

فائدہ: اس حدیث کی شرح مزارعت میں گذر چکی ہے۔(فتح)

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوْقِ عِنْدَ الشُّرُوْطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ.

بیان ہے شرطوں کا مہر میں وقت باندھنے نکاح کے۔ یعنی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یعنی قطع کرنا حقوق کا نزدیک وفا کرنے شرطوں کے ہے اور تیرے لیے وہ چیز ہے کہ تو نے شرط کی یعنی جو آپس میں شرط ٹھہر چکی ہو اس کے موافق مطالبہ کرنا حق کا لازم ہوتا ہے یعنی اور مسور نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنے داماد کو ذکر کیا اور داماد دامادی کے معاملے میں اس کی تعریف کی پس اچھی طرح سے تعریف کی فرمایا کہ اس نے مجھ سے بات کہی تو سچ کہا اور مجھ سے وعدہ کیا سو اس کو پورا کیا۔

۲۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوْطِ أَنْ تُوْفُوْا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ.

۲۵۲۰۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب شرطوں میں سے جن کا تم کو پورا کرنا چاہیے اس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہے جس کے سبب سے تم نے عورتوں کی شرم گاہیں حلال کر لیں۔

فائدہ: مراد وہ شرطیں ہیں کہ نکاح کے منافی نہ ہوں اور جو شرطیں کہ نکاح میں واجب الادا ہیں سو ان میں سے اول تو مہر ہے اور دوسری نان نفقہ تیسری حسن سلوک۔ دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہر کا ادا کرنا سب پر مقدم ہے۔ اور بعض شرطیں نکاح میں واجب الادا نہیں جیسے خاوند کا بیوی کے گھر میں رہنا اور بیوی کو اپنے گھر میں پلانا بیوی کی زندگی میں دوسرا نکاح نہ کرنا پہلی بیوی کو طلاق دینا۔ اور ان سب حدیثوں کی شرح کتاب النکاح میں آئے گی۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْمُزَارَعَةِ.

مزارعت میں شرطوں کا بیان۔

فائدہ: یہ باب خاص ہے اس باب سے جو ایک باب پہلے گذر چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٥٢١۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ.

۲۵۲۱۔رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کھیتی کرنے میں سب انصار سے زیادہ تھے سو ہم زمین کو کرائے پر دیتے تھے تو اکثر اوقات زمین کے اس قطعے میں کھیتی نکلتی اور اس میں نہ نکلتی یعنی دونوں میں سے ایک قطعے میں کھیتی ہوتی اور ایک میں نہ ہوتی تو ہم کو اس سے منع کیا گیا اور نہ منع کیا گیا ہم کو چاندی کے ساتھ کرائے دینے سے یعنی دینار اور درہم سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب المزارعۃ میں گذر چکی ہے۔

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ.

ان شرطوں کا بیان جو نکاح میں جائز نہیں۔

٢٥٢٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلٰى خِطْبَتِهٖ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَائَهَا.

۲۵۲۲۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو اور نہ بخشش کرو یعنی اگر لینے کی غرض نہ ہو تو زیادہ مول نہ لگاؤ اور نہ زیادہ مول لگائے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر یعنی بائع اور مشتری دونوں ایک قیمت پر راضی ہو گئے ہوں تو اس پر زیادہ مول لگا کر آپ نہ خریدیں اور نہ منگنی کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر اور نہ مانگے عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کو کہ تاکہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے یعنی جو اس کو خاوند سے ملتا ہے سو آپ لے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر نکاح میں پہلی عورت کی طلاق کی شرط ہو تو یہ شرط درست نہیں۔

بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ.

شرطوں کا بیان جو حدود میں جائز نہیں۔

٢٥٢٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِنِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا

۲۵۲۳۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا یک دیہاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں مگر یہ کہ حکم کریں آپ میرے لیے ساتھ کتاب اللہ کے تو دوسرے جھگڑنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّيْ أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّوَلِيْدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّمَا عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ.

والے نے کہااور وہ پہلے سے زیادہ سمجھدار تھا ہاں حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور مجھ کو اجازت ہو تو یہ قصہ بیان کروں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کہہ اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا تو اس نے اس کی عورت سے حرام کاری کی اور مجھ کو خبر ہوئی کہ میرے بیٹے پر لازم ہے سنگسار کرنا تو بدلہ دیا میں نے اس سے ساتھ سو بکری اور ایک لونڈی کے پھر میں نے عالموں سے پوچھا تو انہوں نے مجھ کو خبر دی کہ میرے بیٹے پر سو کوڑا اور ایک سال کا نکال دینا ہے اور یہ کہ اس کی عورت پر سنگسار کرنا ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ حکم کروں گا کہ لونڈی اور بکریاں تجھ پر پھر آئیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑا اور ایک سال کا نکال دینا ہے اے انیس صبح کو اس کی عورت کے پاس جا پس اگر زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر تو وہ صبح کو اس عورت کے پاس گیا تو عورت نے زنا کا اقرار کیا تو حضرت ﷺ نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم کیا تو اس نے اس کو سنگسار کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الحدود میں آئے گی اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ جو شرط کہ واقع ہو حد کے دور کرنے میں اللہ کی حدوں میں سے تو وہ باطل ہے۔ اور جو صلح کہ اس میں واقع ہو وہ مردود ہے۔ (فتح)

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلٰى أَنْ يُّعْتَقَ.

مکاتب کی شرطوں سے کیا شرط جائز ہے جب کہ راضی ہو ساتھ بیع کے اس شرط پر کہ آزاد کیا جائے۔

٢٥٢٤۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ

۲۵۲۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور حالانکہ وہ مکاتب تھی تو اس نے کہا کہ اے ام المومنین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اشْتَرِيْنِيْ فَإِنَّ أَهْلِيْ يَبِيْعُوْنِيْ فَأَعْتِقِيْنِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ إِنَّ أَهْلِيْ لَا يَبِيْعُوْنِيْ حَتّٰى يَشْتَرِطُوْا وَلَائِيْ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْكِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ بَرِيْرَةَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا وَلْيَشْتَرِطُوْا مَا شَاءُوْا قَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَائَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ.

مجھ کو خرید لے کہ میرے مالک مجھ کو بیچتے ہیں اور مجھ کو آزاد کر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے مالک مجھ کو نہیں بیچتے یہاں تک کہ میرے ولا کی شرط کریں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھ کو تیری کچھ حاجت نہیں سو حضرت ﷺ نے یہ بات سنی یا آپ کو پہنچی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا حال ہے بریرہ کا اس کو خرید کر آزاد کر دے اور چاہیے کہ شرط کرے جو چاہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے اس کو خرید کر آزاد کیا اور اس کے مالکوں نے اس کی آزادی کے حق کی شرط کی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ آزادی کا حق اسی کا ہے جو آزاد کرے اگرچہ سو شرط کرے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح عتق میں گذر چکی ہے۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الطَّلَاقِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَ عَطَاءٌ إِنْ بَدَأَ بِالطَّلَاقِ أَوْ أَخَّرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ.

طلاق میں شرط کرنے کا بیان یعنی طلاق کے معلق کرنے میں۔ یعنی اور ابن مسیب اور حسن اور عطا نے کہا کہ اگر طلاق کو شرط سے مقدم کرے یا موخر کرے یعنی کہے اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ یا کہے کہ اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ فَاَنْتِ طَالِقٌ تو وہ لائق تر ہے ساتھ رعایت شرط اپنی کے۔

فائدہ: یعنی بولنے میں طلاق کو خواہ شرط سے مقدم کرے یا موخر کرے ہر صورت میں طلاق ہو جاتی ہے شرط کے پائے جانے کے بعد۔

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّيْ وَأَنْ يَّبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ وَأَنْ

۲۵۲۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت ﷺ نے سوداگروں کو آگے بڑھ کر ملنے سے اور یہ کہ خریدے مقیم جنگلی کے لیے اور یہ کہ شرط کرے عورت طلاق کی اپنی بہن کی اور یہ کہ بیع کرے مرد اپنے بھائی کی بیع پر اور منع فرمایا نجش سے اور جانوروں کے تھنوں میں دودھ بند کرنے سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ وَنَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ.تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَّعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ نُهِيَ وَقَالَ آدَمُ نُهِيْنَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَهٰى.

فائدہ: ان سب احکام کی شرح اپنی اپنی جگہ میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ نہ شرط کرے عورت اپنی بہن کی طلاق کی اس لیے کہ مفہوم اس کا یہ ہے کہ اگر یہ شرط کرے اور وہ طلاق دے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے اس لیے کہ اگر واقع نہ ہوتی تو نہی کے کوئی معنی نہ تھے۔اور اس کی شرح کتاب النکاح میں آئے گی۔اور یہ جو کہا کہ نہ خریدے مقیم اعرابی کے لیے اس کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی دیہاتی چیز خریدنے کے لیے بازار میں آئے تو مقیم اس کے لیے وکیل نہ بنے تا کہ بازار والے نفع سے محروم نہ رہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ جائز ہے اس کے لیے یہ کہ اس کی خیر خواہی اور اس کو مشورہ دے۔(فتح)

الحمد للہ کہ ترجمہ پارہ دہم صحیح بخاری کا تمام ہوا اور اللہ تعالیٰ اس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے آمین۔
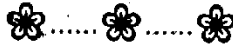
❀......❀......❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

- باب ہے بیچ قیمت کرنے چیزوں کے درمیان شریکوں کے ساتھ قیمت انصاف کے 3
- قسمت میں قرعہ ڈالنے کا بیان 4
- باب ہے بیان شرکت یتیم کے ساتھ اہل میراث کے 5
- زمینوں وغیرہ میں شریک ہونے کا بیان 7
- جب تقسیم کرلیں آپس میں شریک گھروں وغیرہ کو تو نہیں ہے واسطے ان کے رجوع اور نہ شفعہ 7
- جائز ہے شریک ہونا سونے اور چاندی اور اس چیز میں کہ اس میں بیع صرف ہوتی ہے 7
- جائز ہے مسلمانوں کو شریک ہونا ساتھ ذمی اور مشرکین کے زراعت میں 9
- بکریوں کا بانٹنا اور ان میں انصاف کرنا 9
- اناج وغیرہ میں شریک ہونے کا بیان 10
- غلام میں شریک ہونے کا بیان 11
- شریک ہونا ہدی اور قربانی کے اونٹوں میں 12
- جو قسمت میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر کرتا ہے 14
- باب ہے بیچ بیان گروی کرنے کے وطن میں اور بیان اس آیت کا کہ اگر تم سفر میں 15
- زرہ کے گروی رکھنے کا بیان 16
- ہتھیاروں کے گروی رکھنے کا بیان 17
- جو چیز کہ گروی ہو جائز ہے سواری کرنی اس کی اور دودھ دوہنا اس کا 18
- یہود وغیرہ کے نزدیک گروی رکھنے کا بیان 21

کتاب ہے بیچ بیان آزاد کرنے غلام کے

- باب ہے بیچ بیان آزاد کرنے کے اور ثواب اس کے 24
- آزاد کرنے کے واسطے کون غلام بہتر ہے؟ 25

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مستحب ہے آزاد کرنا غلام کا بیچ وقت سورج گہن کے اور دوسری نشانیوں کے 27
❀ مشترک غلام اور لونڈی آزاد کرنے کا بیان 28
❀ جب کوئی اپنا حصہ ساجھی کے غلام سے آزاد کرے اور اس کے پاس مال نہ ہو 34
❀ بھول چوک آزاد کرنے میں اور طلاق دینے میں 39
❀ جب کوئی مرد اپنے غلام کو کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے کی نیت کرے تو صحیح ہے 41
❀ باب ہے ام الولد کے بیان میں 42
❀ باب ہے غلام مدبر کے بیچنے کے بیان میں 46
❀ باب ہے بیچ بیان بیچنے ولا کے اور ہبہ کرنے اس کے میں 47
❀ جب مرد کا بھائی یا چچا قیدی مشرک ہو تو کیا فدیہ دے کر چھڑانے سے آزاد ہو جاتا ہے 48
❀ مشترک غلام کے آزاد کرنے کے بیان میں 49
❀ عربی غلام کے ہبہ اور بیچنے اور جماع وغیرہ کے جواز کے بیان میں 50
❀ باب ہے بیان میں فضیلت اس شخص کے جو اپنی لونڈی کو سبق سکھائے اور علم پڑھائے 55
❀ غلام جب اللہ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے مولیٰ کی خیر خواہی کرے 57
❀ اپنے آپ کو غلام پر بہت بڑا جاننا مکروہ ہے 60
❀ جب اس کے پاس اس کا خدمت گار کھانا لائے 65
❀ غلام حاکم ہے اپنے آقا کے مال میں یعنی لازم ہے اس کو حفاظت اس کی 65
❀ جب غلام کو مارے تو چاہیے کہ منہ کو بچائے 66

کتاب ہے مکاتب کے بیان میں

❀ باب ہے بیان میں مکاتب کے 69
❀ جائز ہے شرط کرنا مکاتب کرنا جو شرط کتاب اللہ میں نہیں 72
❀ مدد لینی مکاتب کی اور مدد لینا اس کا لوگوں سے 74
❀ جائز ہے بیچنا مکاتب کا جب راضی ہو 80
❀ جب مکاتب کہے کہ مجھ کو خرید کر آزاد کر دے تو جائز ہے 82

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب ہے ہبہ کے بیان میں

- تھوڑے ہبہ کا بیان 85
- باب ہے بیان میں اس شخص کے جو اپنے یاروں سے کوئی چیز ہبہ چاہے 86
- باب ہے بیان میں اس شخص کے جو پینے کی چیز مانگے 88
- باب ہے بیان میں قبول کرنے ہدیہ شکار کے 89
- باب ہے بیان کرنے میں قبول کرنے ہدیہ کے 90
- اپنے یار کی طرف تحفہ بھیجے اور قصد کرے باری بعض بیویوں اس کی کے سوائے بعض کے 93
- بیان ہے اس چیز کا کہ نہیں روکی جاتی ہدیہ سے 97
- جو ہبہ غائب کو جائز رکھتا ہے 98
- ہبہ کا بدلہ دینا 98
- بیان میں ہبہ کرنے کے لیے اپنی اولاد کے 99
- ہبہ میں گواہ کرنے کا بیان 105
- ہبہ کرنا مرد کا اپنی بیوی کا اور ہبہ کرنا بیوی کا اپنے خاوند کو 105
- ہبہ کرنا عورت کا اپنے خاوند کے غیر کے لیے۔اور آزاد کرنا اس کا جب بیوقوف نہ ہو 107
- ہدیہ کس سے شروع کیا جائے جب کئی مستحق ہوں؟ 110
- باب جو نہیں قبول کرتا صدقے کو علت کی وجہ سے 110
- جب کوئی چیز بخشے یا وعدہ کرے ہبہ کا پھر مر جائے پہلے اس کے کہ پہنچے وہ چیز طرف موہوب لہ کو 112
- کس طرح قبض کیا جائے غلام اور متاع کو؟ 114
- اگر کوئی کسی کو کچھ بخشے اور دوسرا اس کو قبض کرے اور نہ کہے کہ میں نے قبول کی؟ 115
- جب کوئی مرد اپنا قرض بخش دے اس کو جس پر اس کا قرض ہو 116
- باب ہے بیان میں ہبہ کرنے ایک شخص کے جماعت کے لیے 118
- باب ہے بیان میں ہبہ مقبوضہ اور غیر مقبوضہ کے اور مقسومہ اور غیر مقسومہ کے 119
- جب کسی کو ہدیہ بھیجا جائے اور اس کے پاس اس کے ہم نشین ہوں تو زیادہ حقدار ہے ساتھ اس کے ان سے وہ 122
- جب کوئی کسی مرد کو اونٹ بخشے اور حالانکہ وہ آس پر سوار ہو تو وہ جائز ہے 124

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- باب ہے بیان میں ہدیہ دینے اس چیز کے کہ مکروہ ہے پہننا اس کا 124
- مشرکین سے ہدیہ کا قبول کرنا 126
- مشرکین کو ہدیہ بھیجنے کا بیان 129
- نہیں حلال ہے کسی کو کہ اپنے ہبہ اور صدقہ میں رجوع کرے 131
- بیان ہے اس چیز کا کہ وارد ہوئی ہے بیچ عمرے اور رقبے کے 134
- گھوڑا اور چوپایہ وغیرہ مانگنے کے بیان میں 137
- شادی نکاح کے وقت دلہن کے لیے کپڑا مانگنا 138
- دودھار جانور کو دودھ پینے کے لیے دینا اور اس کی فضیلت کے بیان 138
- جب کوئی کہے کہ میں نے یہ لونڈی تیری خادم ٹھہرائی بنا بر عرف کی تو یہ جائز ہے 142
- جب کسی کو اللہ کے راہ میں چرنے کے لیے گھوڑا دے تو وہ مانند عمری کی طرح ہے 143

کتاب ہے شہادتوں کے بیان میں

- باب ہے اس بیان میں کہ گواہ مدعی پر ہیں 144
- جب ایک مرد دوسرے مرد کو تعدیل کرے 145
- چھپنے والی کی شہادت کے بیان میں 147
- جب گواہی دے ایک گواہ یا کئی گواہ اور لوگ کہیں کہ اس کو ہم نہیں جانتے تو حکم کیا جائے ساتھ شہادت کے 149
- عادل مرد کی گواہی کے بیان میں 150
- کتنے آدمیوں کی تعدیل جائز ہے؟ 151
- نسبوں اور رضاع کی گواہی کے بیان میں 152
- زنا کی تہمت لگانے والی کی گواہی کے بیان میں 155
- نہ گواہ ہو ظلم کی شہادت پر 159
- جھوٹی گواہی کے بیان میں 162
- اندھے کی گواہی کے بیان میں 164
- عورتوں کی گواہی کے بیان میں 168
- لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی کے بیان میں 169

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- دودھ پلانے والی عورت کی گواہی کے بیان میں 170
- بعض عورتوں کا بعض کو تعدیل کرنا 171
- جب ایک مرد دوسرے مرد کا تزکیہ کرے تو اس کو کفایت کرتا ہے 179
- تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے اور سچی بات کہے 181
- لڑکوں کا والد ہونا اور ان کی گواہی کا بیان 182
- سوال حاکم کا مدعی سے کہ کیا تیرے گواہ ہیں مدعی علیہ کے قسم دینے سے پہلے 185
- جب کوئی دعویٰ کرے یا کسی کو تہمت دے تو اس کو جائز ہے گواہ تلاش کرنا 191
- قسم کھائے مدعی علیہ جس جگہ کہ اس پر قسم واجب ہو اور نہ پھیرا جائے دوسری جگہ 192
- جب ایک قوم قسم میں جلدی کرے 194
- اس آیت کے بیان میں جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر جھوٹی قسم کھاتے ہیں اور تھوڑا مال لیتے ہیں 194
- کس طرح قسم لی جائے جب کسی پر قسم لازم ہو 195
- جو قائم کرے گواہ کو بعد قسم کے 197
- اس شخص کے بیان میں جو وعدہ کرنے کا حکم کرتا ہے 198
- نہ سوال کئے جائیں مشرکین وغیرہ سے 201
- مشکل کاموں میں قرعہ ڈالنے کا بیان 203

کتاب ہے صلح کے بیان میں

- لوگوں کے درمیان صلح کرنے کے بیان میں 208
- وہ آدمی جھوٹا نہیں جو دو آدمیوں کے درمیان صلح کروائے 210
- کہنا امام کا اپنے یاروں کو کہ ہم کو لے چلو ہم صلح کروائیں 211
- جب ناحق پر صلح کرے تو وہ مردود ہیں 212
- صلح نامہ کس طرح لکھا جائے؟ 214
- کافروں کے ساتھ صلح کرنے کے بیان میں 217
- دیت میں صلح کرنے کا بیان 219
- حسن بن علی کے حق میں حضرت ﷺ کے قول کے بیان میں 219
- کیا امام صلح کا اشارہ کرے؟ 221

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ لوگوں کے درمیان صلح اور انصاف کرنے کی فضیلت کے بیان میں 223
❀ جب امام اشارہ کرے صلح کا دو جھگڑنے والوں کے درمیان اور جس پر حق ہو وہ نہ مانے 223
❀ دو قرض خواہوں کے درمیان صلح کرنے کے بیان میں 224
❀ قرض میں صلح کرنی موجود چیز کے ساتھ 226

کتاب ہے شرطوں کے بیان میں

❀ اسلام میں جائز ہے بیع و شراء میں کرنا شرط کا 227
❀ جب پیوند کی ہوئی کھجور بیچے اور خریدار سے میوے کی شرط نہ کرے تو اس کا میوہ بیچنے والے کا ہے 229
❀ بیع میں شرط کرنے کا بیان 229
❀ جب بیچنے والا ایک مکان معین تک چوپائے کی سواری کی شرط کرے تو جائز ہے 230
❀ تمام معاملوں میں شرط کرنے کا بیان 234
❀ نکاح کے وقت مہر میں شرط کرنے کا بیان 235
❀ مزارعت میں شرطوں کا بیان 235
❀ ان شرطوں کا بیان جو نکاح میں جائز ہیں 236
❀ ان شرطوں کا بیان جو حدود میں جائز نہیں 236
❀ مکاتب کی شرطوں سے کیا شرط جائز ہے جبکہ راضی ہو ساتھ بیع کے 237
❀ طلاق میں شرط کرنے کے بیان میں 238

❀ ..... ❀ ..... ❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیض الباری

علامہ محمد ابو الحسن سیالکوٹی

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

جلد ۱۱

تصدیر
حافظ محمد اسماعیل الخطیبؒ

تقدیم
حافظ محمد اسماعیل اسدؒ حافظ آبادی

بحسن اہتمام
عبد اللطیف ربانیؒ مدیر

مکتبہ اصحاب الحدیثؒ
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور
042-37321823
0301-4227379

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ الشُّرُوْطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ
قول کے ساتھ لوگوں سے شرط کرنے کا بیان

فائدہ: یعنی فقط زبان سے شرط کرنا بغیر گواہ کرنے اور لکھنے کے۔

۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهٗ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَّزِيْدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. ﴿قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ كَانَتِ الْأُوْلٰى نِسْيَانًا وَّالْوُسْطٰى شَرْطًا وَّالثَّالِثَةُ عَمْدًا ﴿قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا﴾ ﴿لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهٗ﴾ . ﴿فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ أَنْ يَّنْقَضَّ فَأَقَامَهٗ﴾ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ.

۲۵۲۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ابی بن کعب نے اس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا موسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول نے پس ذکر کی تمام حدیث۔ اس میں یہ بھی ذکر ہے کہ خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ کیا نہ میں نے کہا تھا کہ تو میرے ساتھ ٹھہر نہ سکے گا پس پہلا اعتراض بھول سے تھا اور دوسرا بطور شرط کے اور تیسرا جان بوجھ کر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مجھ کو نہ پکڑ میری بھول پر اور نہ ڈال مجھ پر میرا کام مشکل۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ دونوں ایک لڑکے سے ملے تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو مار ڈالا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے اور پائی اس میں ایک دیوار کہ گرنا چاہتی تھی تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو سیدھا کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَرَائَهُمْ مَلَكٌ کی جگہ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ پڑھا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث خضر علیہ السلام کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور اس سے مراد یہ قول ہے کہ پہلا اعتراض بھول سے تھا اور دوسرا بطور شرط کے اور تیسرا جان بوجھ کر اور اشارہ کیا ساتھ شرط کے طرف قول موسیٰ علیہ السلام کی اگر تجھ سے کوئی چیز پوچھوں اس کے بعد تو مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھنا اور موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اپنے اوپر لازم کر لیا اور نہ دونوں نے اس کو لکھا اور نہ کسی کو گواہ بنایا اور اس میں عمل کرنے پر دلالت ہے مقتضی اس چیز کے کہ اس پر شرط دلالت کرتی ہے پس تحقیق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا جب کہ اس نے خلاف شرط کیا کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے اس پر انکار نہ کیا۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْوَلَاءِ.

ولا میں شرط کرنے کا بیان یعنی اس کا کیا حکم ہے۔

۲۵۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ أُوْقِيَّةٌ فَأَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ إِنْ أَحَبُّوْا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ إِلٰى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَآءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَآءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

۲۵۲۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیوں پر مکاتبت کی کہ ہر سال میں ایک اوقیہ دوں گی سو مدد کر میری تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر وہ چاہیں کہ میں ان کو سب اوقیے ایک بار گن دوں اور تیری آزادی کا حق میرے لیے ہو تو کروں۔ تو بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے کہا جو کچھ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا تو انہوں نے اس پر انکار کیا تو وہ ان کے پاس سے آئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اس نے کہا کہ میں نے یہ بات ان سے پیش کی تھی پھر انہوں نے نہیں مانی مگر یہ کہ حق آزادی کا ان کے لیے ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو لے اور ان کے لیے ولا کی شرط کر پس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ آزادی کا حق تو اسی کا ہے جو آزاد کرے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خرید کر آزاد کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد اور تعریف کی پھر فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ شرطیں کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں جو ایسی شرطیں کریں کہ جو اللہ کی کتاب میں نہیں تو وہ باطل ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں اگرچہ سو شرط ہو اللہ کا حکم لائق تر ہے ساتھ عمل کے اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہے اور وہ حکم اللہ کا یہ ہے کہ آزادی کا حق اسی کا ہے جو آزاد کرے۔

فائدہ: یہ حدیث عتق کے آخر میں گذر چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ إِذَا شِئْتُ أَخْرَجْتُكَ.

جب مزارعت میں مالک یہ شرط کرے کہ جب میں چاہوں گا تجھ کو زمین سے نکال دوں گا۔

فائدہ: یعنی کوئی مدت معین نہ کرے تو جائز ہے۔

۲۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُوْ غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَّا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلٰى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِيْ أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّيْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هٰذِهٖ هُزَيْلَةً مِّنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّإِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِّنْ أَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ

۲۵۲۸۔ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر والوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پاؤں توڑ ڈالے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ خطبے کو کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود خیبر سے ان کے مالوں پر معاملہ کیا تھا یعنی ان کی زمینیں اور باغات انہی کو دے دیئے تھے کہ وہ ان میں محنت کریں اور جو پیدا ہو سو آدھا آدھا بانٹ لیں گے اور فرمایا تھا کہ ٹھہرائیں گے ہم تم کو جب تک کہ اللہ تم کو ٹھہرائے گا اور تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے مال کی طرف وہاں نکلا تو رات کو اس پر ظلم ہوا یعنی یہود نے اس کو مارا گھر کے اوپر سے گرایا سو ان کے ہاتھ پاؤں پہنچوں سے ٹوٹ گئے اور ان کے سوائے ہمارا کوئی دشمن نہیں وہ ہمارے دشمن ہیں اور انہیں کو ہم تہمت کرتے ہیں اور میں نے مناسب جانا کہ ان کو اپنے وطن سے نکال دوں۔ تو جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے جلاوطن کرنے کا قصد کیا تو ابن ابی حقیق (یہود کے ایک قبیلے کا نام ہے) کا ایک مردان کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین کیا تو ہم کو وطن سے نکالتا ہے اور حالانکہ ہم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرایا ہے اور ہم سے اپنے مالوں پر معاملہ کیا اور ہمارے لیے یہ شرط کی ہے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو نے گمان کیا ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بھول گیا ہوں کہ آپ نے تجھ سے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تیرا جس وقت تو خیبر سے نکالا جائے گا تیری اونٹنی تجھ کو لے دوڑے گی رات کو بعد رات کے یعنی ایک وقت تجھ پر ایسا آئے گا کہ راتوں رات یہاں سے نکل جائے گا یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَغَيْرِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَحْسِبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَهُ.

حضرت ﷺ نے اس حدیث میں تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہے تو یہودی نے کہا کہ ابو القاسم یعنی حضرت ﷺ نے یہ کلام ٹھٹھے کے راہ سے کہا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نکال دیا اور ان کے حصے کے میوے کی ان کو قیمت دی نقد سے اور اونٹوں سے اور اسباب سے یعنی پالان اور رسیوں وغیرہ سے یعنی ان کو میووں کی قیمت کچھ نقد مال سے دی اور کچھ اونٹ وغیرہ اسباب دیا۔

فائدہ: اسی طرح بخاری نے ذکر کیا ہے اس ترجمہ کو مختصر اور باب باندھا ہے حدیث باب کے لیے۔ مزارعت میں زیادہ تر واضح اس سے پس کہا کہ جب زمین کا مالک کہے کہ میں قائم رکھوں گا تجھ کو جب تک کہ اللہ تجھ کو برقرار رکھے اور کسی مدت معین کو ذکر نہ کرے تو وہ دونوں اپنی رضامندی پر ہیں اور روایت کی اس جگہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث یہود خیبر کے قصے کے بارے میں اس لفظ کے ساتھ کہ برقرار رکھیں گے ہم تم کو جب تک کہ چاہیں۔ اور اس جگہ میں اس حدیث کو اس لفظ سے وارد کیا کہ برقرار رکھیں گے ہم تم کو جب تک کہ تم کو اللہ برقرار رکھے گا پس لایا گیا ہر ترجمہ میں لفظ متن کو جو دوسری روایت میں ہے اور ایک روایت نے دوسری کی مراد بیان کی اور یہ کہ حضرت ﷺ کے قول مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ سے مراد یہ کہ جب تک کہ مقدر کیا ہے اللہ نے یہ کہ چھوڑ دیں ہم تم کو اس میں پس جب چاہیں ہم پس نکالیں ہم تم کو۔ تو معلوم ہوا کہ مقدر کیا ہے اللہ نے نکالنا تمہارا اور تحقیق پہلے گذر چکی ہے استدلال کی توجیہ اس کے ساتھ جواز مخابرۃ پر۔ اور اس حدیث میں ہے جائز ہونا مساقات کا مالک کے لیے بغیر مدت معین کے اور جو اس کو جائز نہیں رکھتا وہ جواب دیتا ہے کہ مدت اس میں مذکور تھی لیکن منقول نہیں ہوئی یا مذکور نہیں ہوئی لیکن معین کی گئی ہر سال ساتھ اتنے کے یا خیبر والے مسلمانوں کے غلام ہو گئے تھے اور سردار کا معاملہ اپنے غلام کے ساتھ اس میں نہیں شرط لگائی جاتی وہ کہ جو اجنبی میں لگائی جاتی ہے اور اس حدیث میں نبوت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے مہلب نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ عداوت ظاہر کرتی ہے مطالبہ قصور کے ساتھ جیسا کہ مطالبہ کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہود سے اپنے بیٹے کے ہاتھ پاؤں توڑنے کی وجہ سے اور اس کو ترجیح دی اس طرح سے کہ کہا کہ ان کے سوائے ہمارا کوئی دشمن نہیں پس معلوم کیا مطالبہ کو ساتھ شاہد عداوت کے اور قصاص ان سے اس لیے طلب نہ کیا کہ جس حال میں اس کے ہاتھ پاؤں توڑے گئے اس وقت وہ سویا ہوا تھا سو اس نے مارنے والوں کو نہ پہچانا کہ وہ کون کون تھا۔ اور یہ کہ حضرت ﷺ کے اقوال اور افعال حقیقت پر محمول ہیں یعنی ان کے حقیقی معنی مراد ہیں یہاں تک کہ مجاز کی دلیل قائم ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو یہود کو خیبر سے نکالا تو اس کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پاؤں توڑ ڈالے تھے لیکن یہ نہیں تقاضہ کرتا سبب کے حصر ہونے کو عمر رضی اللہ عنہ کے ان کے نکالنے میں اور تحقیق واقع ہوئی ہیں میرے لیے اس کے بارے میں دو علتیں اور ایک یہ ہے جس کو روایت کیا زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ ہمیشہ رہا عمر رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت پایا یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جمع ہوں گے عرب کے جزیرے میں دو دین اور فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ سے جس کے پاس عہد ہے تو چاہیے کہ اس کو لائے کہ میں اس کو اس کے لیے جاری کروں نہیں تو میں جلاوطن کرنے والا ہوں پس جلاوطن کیا ان کو۔ روایت کی یہ حدیث ابن ابی شیبہ وغیرہ نے۔ اور دوسری عمر بن شبہ نے مدینے کی اخبار میں روایت کیا عثمان بن محمد کے طریق سے کہ جب مسلمانوں کے ہاتھ میں خادم بہت ہوئے اور انہوں نے زمین میں محنت کرنے پر قوت پائی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو وطن سے نکال دیا۔ اور احتمال ہے کہ ہو ہر ایک ان چیزوں میں سے جز و علت بیچ ان کے نکال دینے کے۔ (فتح)

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوْطِ.

باب ہے بیچ بیان شرطوں کے جہاد میں اور صلح کرنے میں ساتھ کافروں لڑنے والوں میں اور لکھنا شرطوں کا ساتھ لوگوں کے قول سے۔

فائدہ: ترجمہ میں اس آخری زیادتی کی کوئی ضرورت نہیں اس لیے کہ وہ مستقل ترجمہ میں پہلے گذر چکی ہے مگر یہ کہ حمل کیا جائے پہلا ترجمہ صرف اشتراط بالقول پر اور یہ اوپر اشتراط کے قول اور فعل دونوں کے ساتھ۔ (فتح)

۲۵۲۹۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتّٰى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ

۲۵۲۹۔ مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ (ایک گاؤں کا نام ہے قریب مکہ کے اور اکثر اس کا حرم میں ہے یا کنویں کا نام ہے پھر وہ مکان اس کے نام سے مشہور ہوا) کے سال نکلے (یعنی عمرے کی نیت سے آپ کی لڑائی کی نیت نہ تھی) یہاں تک کہ بعض راہ میں تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد بن ولید قریش کے دو سو سواروں کو لے کر غمیم (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) میں آکر روکے کھڑا ہے سو تم دائیں طرف کی راہ لو یعنی جس راہ میں خالد اور اس کے ساتھی ہیں پس قسم ہے اللہ کی نہ معلوم کیا ان کو خالد نے یہاں تک کہ جب لشکر کے غبار ان کو پہنچے تو چلا خالد دوڑتا ہوا اس حال میں کہ قریش کو ڈرانے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ فَقَالُوْا خَلَأَتِ الْقَصْوَآءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَآءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَآءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَّلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُّعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَآءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ جَآءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَآءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوْا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ إِنِّيْ تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوْا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِيْلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

والا تھا ساتھ آمد حضرت ﷺ کے اور حضرت ﷺ چلے (اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے کہ لے نکلے ہم کو ایک راہ سے سوائے اس راہ کے کہ وہ اس میں ہیں تو اسلم کا ایک مردان کو ایک راہ مشکل سے لے کر چلا تو وہ اس سے نکلے بعد اس کے کہ دشوار ہوا اور ایک نرم زمین میں پہنچے) یہاں تک کہ جب اس پہاڑی پر پہنچے جس طرف سے کہ لوگ مکے والوں پر اترتے ہیں تو آپ کی اونٹنی آپ کے ساتھ بیٹھ گئی تو لوگوں نے کہا کہ حل حل (اونٹ کے اٹھانے کے لیے یہ کلمہ بولتے ہیں) سو اس نے اس جگہ کو لازم پکڑا اور نہ اٹھی تو لوگوں نے کہا کہ اڑ کی قصوانی (نام حضرت ﷺ کی اونٹنی کا تھا) تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں اڑ کی قصوانی اور یہ اس کی عادت نہیں لیکن اس کو روکا ہے ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی اللہ نے کہ اس نے اصحاب فیل کو مکے سے روکا تھا پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ مکے والے نہ مانگیں گے مجھ سے کوئی کام جس میں اللہ کے حرم کی تعظیم کریں یعنی حرم مکہ میں لڑائی ترک کرنے سے مگر کہ میں ان کو دوں گا یعنی اس صلح میں جو کچھ قریش مجھ سے حرم کی تعظیم کی بابت طلب کریں گے میں اس کو قبول کروں گا پھر حضرت ﷺ نے اونٹنی کو جھڑکا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی پھر اہل مکہ سے ایک طرف ہوئے یعنی ان کی راہ سے اور متوجہ ہوئے اور طرف یہاں تک کہ حدیبیہ کی پرلی طرف میں اترے ایک جگہ پر کہ اس میں تھوڑا سا پانی تھا تو لوگ اس سے تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے سو نہ ٹھہرنے دیا لوگوں نے پانی کو یہاں تک کہ اس کو کھینچ ڈالا یعنی اس میں کچھ پانی باقی نہ رہا اور حضرت ﷺ کے پاس پیاس کی شکایت ہوئی تو حضرت ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَّلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَأَضَرَّتْ بِهِمْ فَإِنْ شَآئُوْا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَّيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ شَآئُوْا أَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَإِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى أَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ وَلَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ أَمْرَهٗ فَقَالَ بُدَيْلٌ سَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُوْلُ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى قُرَيْشًا قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ قَوْلًا فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَّعْرِضَهٗ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَّقَالَ ذَوُو الرَّأْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ أَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُوْنِيْ قَالُوْا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظَ فَلَمَّا بَلَّحُوْا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَمَنْ أَطَاعَنِيْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اقْبَلُوْهَا وَدَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ قَالُوا ائْتِهِ فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور اصحاب کو حکم کیا کہ تیر کو پانی میں رکھ دیں سو قسم ہے اللہ کی کہ ہمیشہ رہا جوش مارتا ان کے لیے پانی ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ پانی کے کہ سیراب کرے ان کو یہاں تک کہ لوگ پانی سے پھرے یعنی اور وہاں پانی باقی تھا پس وہ اس طرح تھے کہ اچانک بدیل بن ورقہ اپنی قوم خزاعہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ آیا اور وہ اہل تہامہ سے تھا (یعنی مکہ اور اس کے گرد کے لوگوں سے تھا) حضرت ﷺ کے خیر خواہ اور بھید چھپانے کی جگہ تھی تو اس نے کہا کہ چھوڑا میں نے کعب بن لوئی اور عامر بن لوئی کو کہ حدیبیہ کے جاری پانیوں پر اترے ہیں اور ان کے ساتھ دودھ والی اونٹنیاں ہیں یعنی وہ اپنے ساتھ دودھ والی اونٹنیاں لے آئیں ہیں تا کہ ان کے دودھ سے توشہ پکڑیں تو نہ پھریں یہاں تک کہ حضرت ﷺ کو روکیں یا مراد ساتھ ان کے جورو اور بچے ہیں (یعنی وہ اپنے بیوی اور بچوں کو ساتھ اپنے لے آئے ہیں طول قیام کے ارادے کی وجہ سے) اور وہ آپ سے لڑنے والے ہیں اور آپ کو خانے کعبے سے روکنے والے ہیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہیں آئے لیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے اور بے شک قریش کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور ان کو ضرر پہنچایا سو اگر وہ صلح چاہیں تو میں ان کے لیے کچھ مدت مقرر کروں کہ اس مدت میں نہ ہم ان سے لڑیں اور نہ وہ ہم سے لڑیں اور وہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان راہ چھوڑ دیں یعنی جو لوگ کہ ان کے سوائے ہیں کفار عرب وغیرہ سے پھر اگر صلح کی مدت میں کافر مجھ پر غالب ہوئے تو ان کی مراد حاصل ہوئی اور اگر میں کافروں پر غالب ہوا تو اگر قریش داخل ہونا چاہیں جس میں لوگ داخل ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ أَيْ مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِّنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرٰى فَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأَرٰى وُجُوْهًا وَّإِنِّيْ لَأَرٰى أَوْشَابًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيْقًا أَنْ يَّفِرُّوْا وَيَدَعُوْكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ امْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوْا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِيْ لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا أَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهٖ إِلٰى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهُ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ غُدَرُ أَلَسْتُ أَسْعٰى فِيْ غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَآءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامَ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ

یعنی مسلمان ہونا چاہیں تو مسلمان ہوں اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہ ہو تو صلح کی مدت میں انہوں نے آرام ہی پایا یعنی لڑائی سے اور اگر قریش یہ بھی نہ مانیں گے تو قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں لڑا کروں گا ان سے اپنے کام پر یعنی دین پر یہاں تک کہ میری گردن جدا ہو اور البتہ اللہ اپنے دین کو غالب کرے گا تو بدیل نے کہا کہ میں تیری بات قریش کو پہنچاؤں گا سو وہ چلا یہاں تک کہ قریش کے پاس آیا تو ان کو کہا کہ ہم تمہارے پاس اس مرد کے نزدیک سے آئے ہیں اور ہم نے اس سے سنا کہ ایک بات کہتا ہے پس اگر تم چاہو کہ ہم اس کو تمہارے آگے ظاہر کریں تو کہیں تو قریش کے بیوقوفوں نے کہا کہ ہم کو حاجت نہیں کہ تو ہم کو اس سے کسی چیز کی خبر دے اور ان کے عقلمندوں نے کہا کہ لا جو کچھ تو نے اس کو کہتے سنا ہے بدیل نے کہا کہ میں نے اس سے سنا ہے کہ ایسا ایسا کہتا تھا پس بیان کیا اس نے جو کچھ کہ حضرت ﷺ نے فرمایا تھا تو عروہ بن مسعود کھڑا ہوا اور کہا کہ اے قوم کیا میں تمہارا باپ نہیں انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں پھر اس نے کہا کہ کیا تم میرے بیٹے نہیں تو انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں اس نے کہا کہ کیا تم مجھ کو تہمت کرتے ہو انہوں نے کہا کہ نہیں پھر اس نے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے لیے بلایا تھا سو جب وہ باز رہے تو میں اہل اور اولاد اور تابعداروں کے ساتھ تمہارے پاس آیا انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں پس اس نے کہا کہ اس مرد یعنی پیغمبر ﷺ نے پہلی بات تمہارے پیش کی سو اس کو قبول کرو اور مجھ کو چھوڑو کہ میں اس کے پاس آؤں تو وہ حضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ شَیْءٍ ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ دَعُوْنِيْ آتِيْهِ فَقَالُوْا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جیسا کہ بدیل کو فرمایا تھا تو عروہ نے اس وقت کہا کہ اے محمد ﷺ بھلا بتلا تو کہ اگر تو اپنی قوم کے کام کو جڑ سے اکھاڑ ڈالے گا تو کیا تو نے عرب سے کسی کو سنا ہے کہ تجھ سے پہلے اپنی قوم کی جڑ اکھاڑی ہو اور اگر دوسری شق ہو یعنی قریش کو غلبہ ہو تو قسم ہے اللہ کی البتہ میں نہیں دیکھتا کوئی منہ اور البتہ دیکھتا ہوں کہ آدمی مختلف قوموں کے لائق نہیں کہ بھاگ جائیں اور تجھ کو اکیلا چھوڑ دیں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا کہ لات کی شرمگاہ چاٹ کیا ہم حضرت ﷺ سے بھاگ جائیں گے اور اس کو چھوڑ دیں گے تو عروہ نے کہا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اس نے کہا خبردار ہو قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر دغابازی کے مٹانے اور اس کی بدی کے دور کرنے میں کوشش نہیں کی اور مغیرہ کفر کی حالت میں ایک قوم کے ساتھ رہا تھا پھر دھوکا دے کر ان کو قتل کیا اور ان کا مال لیا پھر آ کر مسلمان ہوا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہا اسلام کو تو میں قبول کرتا ہوں اور مال کا حال یہ ہے کہ مجھ کو اس سے کچھ طلب نہیں یعنی میں اس سے تعرض نہیں کرتا اس لیے کہ اس کو دھوکے سے لیا تھا پھر عروہ اپنی دونوں آنکھوں سے حضرت ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے لگا راوی نے کہا کہ قسم ہے اللہ کہ حضرت ﷺ نے کوئی کھنگار میں سے نہ ڈالا مگر کہ ان میں سے کسی مرد کے ہاتھ میں پڑا تو اس نے اس کو اپنے منہ اور بدن پر ملا اور آپ کا کوئی بال نہ گرتا تھا مگر اس کو لے لیتے تھے اور جب ان کو کوئی کام فرماتے تھے تو آپ کے کام میں جلدی کرتے تھے اور جب حضرت ﷺ وضو کرتے تھے تو قریب تھے کہ آپ کے وضو پر آپس میں لڑ مریں اور جب آپ کلام کرتے ہیں تو اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَابْعَثُوْهَا لَهٗ فَبُعِثَتْ لَهٗ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّوْنَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِهٰؤُلَآءِ اَنْ يُّصَدُّوْا عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ رَأَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَاُشْعِرَتْ فَمَا اَرٰى اَنْ يُّصَدُّوْا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ فَقَالُوا ائْتِهٖ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِكْرَزٌ وَّهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ إِذْ جَآءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ لَمَّا جَآءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَجَآءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا هُوَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاللّٰهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ

آوازیں پست کرتے ہیں اور تعظیم کے لیے آپ کی طرف تیز نظر سے نہ دیکھتے تھے تو عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں تو عروہ نے کہا کہ اے دغاباز مجھ پر تیرا احسان نہ ہوتا جس کا میں نے تجھ کو بدلہ نہیں دیا تو البتہ میں تجھ کو اس گالی کا جواب دیتا پھر حضرت ﷺ سے کلام کرنے لگا سو جب آپ سے بات کرتا تھا تو آپ کی داڑھی کو پکڑ لیتا تھا اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے سر پر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ تلوار تھی اور اس کے سر پر خود تھی سو جب عروہ اپنا ہاتھ حضرت ﷺ کی داڑھی کی طرف جھکاتا تھا تو مغیرہ رضی اللہ عنہ تلوار کی نعل اس کے ہاتھ کو مارتا تھا اور اس کو کہتا تھا کہ اپنا ہاتھ حضرت ﷺ کی داڑھی سے پیچھے ہٹا پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں لائق ہے مشرک کو یہ کہ ہاتھ لگائے اس کو اور تحقیق اس نے پہلی بات تمہارے پیش کی ہے پس قبول کرو اس کو تو بنی کنانہ کے ایک مرد نے کہا کہ مجھ کو چھوڑو کہ میں اس کے پاس جاؤں یعنی حضرت ﷺ کے پاس تو انہوں نے کہا کہ جا سو جب وہ حضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب پر نمودار ہوا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص ہے اور وہ اس قوم سے ہے جو قربانی کے اونٹوں کی تعظیم اور عزت کرتے ہیں تو قربانی کے اونٹوں کو اس کے سامنے کرو تو وہ اس کے سامنے بھیجے گئے اور آگے ہوئے اس کے لوگ تلبیہ کہتے تھے پس جب اس نے یہ حال دیکھا تو کہا کہ نہیں لائق ان لوگوں کے لیے کہ خانے کعبے سے روکے جائیں سو جب وہ اپنے یاروں کی طرف پھر آیا تو کہا کہ میں نے اونٹوں کو دیکھا کہ گلے میں ہار ڈالے گئے اور اشعار کیے گئے سو میں مناسب نہیں جانتا کہ خانے کعبے سے روکے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَّاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذٰلِكَ لِقَوْلِهٖ لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُّعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْ تُخَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوْفَ بِهٖ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَّاللّٰهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً وَّلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَّعَلٰى أَنَّهُ لَا يَأْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَّإِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ إِلَّا رَدَدْتَّهُ إِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جَآءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِيْ قُيُوْدِهٖ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتّٰى رَمٰى بِنَفْسِهٖ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ سُهَيْلٌ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أُقَاضِيْكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللّٰهِ إِذًا لَّمْ أُصَالِحْكَ عَلٰى شَيْءٍ أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجِزْهُ لِيْ قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيْزِهٖ لَكَ

جائیں تو ایک مرد ان میں سے اٹھ کھڑا ہوا کہ اس کو مکرز کہا جاتا تھا سو اس نے کہا کہ مجھ کو چھوڑ دو کہ میں اس کے پاس جاؤں تو انہوں نے کہا کہ جا۔ سو جب وہ اصحاب کو نظر آیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ مکرز ہے اور وہ مرد گناہگار ہے یعنی شریر ہے سو وہ حضرت ﷺ سے کلام کرنے لگا سو اس حالت میں کہ وہ حضرت ﷺ سے کلام کرتا تھا کہ ناگہاں سہیل بن عمرو آیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کام آسان ہوا یعنی صلح کو آیا ہے تو سہیل نے کہا کہ لا اپنے اور ہمارے درمیان ایک صلح نامہ لکھ تو حضرت ﷺ نے کاتب کو بلایا تو حضرت ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا تو سہیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم نہیں جانتے کہ رحمٰن کیا ہے لیکن لکھ ساتھ نام تیرے کی اے اللہ جیسا کہ تو پہلے لکھا کرتا تھا تو مسلمانوں نے کہا کہ نہیں لکھیں گے ہم مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لکھ ساتھ نام تیرے کے اے اللہ پھر فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمد ﷺ اللہ کے رسول نے۔ تو سہیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ اگر ہم جانتے ہوتے کہ تو رسول ہے تو تجھ کو خانے کعبے سے نہ روکتے اور نہ تجھ سے لڑتے لیکن لکھ محمد بن عبداللہ تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں البتہ اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم نے مجھ کو جھٹلایا لکھ محمد بن عبداللہ۔ زہری نے کہا کہ یہ قبول کرنا حضرت ﷺ کا سہیل کے قول کو آپ کے فرمانے کی وجہ سے تھا کہ قریش مجھ سے کوئی بات نہ طلب کریں گے جس میں کہ اللہ کے حرم کی تعظیم کریں مگر کہ میں اس کو قبول کروں گا تو حضرت ﷺ نے اپنے اس قول کے سبب سے اس کی بات کو قبول کیا پھر حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ میں اس بات پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ بَلٰى فَافْعَلْ قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مِكْرَزٌ بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ قَالَ أَبُوْ جَنْدَلٍ أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيْتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَسْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلٰى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا إِذًا قَالَ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَسْتُ أَعْصِيْهِ وَهُوَ نَاصِرِيْ قُلْتُ أَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوْفُ بِهٖ قَالَ بَلٰى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيْهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيْهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهٖ قَالَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلٰى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا إِذًا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَعْصِيْ رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهٖ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوْفُ بِهٖ قَالَ بَلٰى أَفَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيْهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيْهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهٖ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِكَ

صلح کرتا ہوں کہ تم ہم کو کعبے کے جانے سے نہ روکو پس ہم اس کا طواف کریں تو سہیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہ چرچا کریں عرب کہ ہم پکڑے گئے قہر اور غلبے سے لیکن یہ آئندہ سال کو ہو گا پس سہیل نے کہا اور اس شرط پر کہ نہ آئے ہم میں سے تمہارے پاس کوئی اور اگرچہ تمہارے دین پر ہو مگر کہ اس کو ہماری طرف پھیر دو تو مسلمانوں نے کہا کہ اللہ پاک ہے کس طرح پھیرا جائے گا طرف مشرکین کی اور حالانکہ مسلمان ہو کر آیا ہے سو جس حالت میں کہ وہ اسی طرح تھے کہ ناگہاں ابو جندل رضی اللہ عنہ آیا اس حال میں کہ اپنی بیڑیوں میں چلتا تھا اور مکے کی نیچے کی طرف نکلا تھا یہاں تک کہ اس نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان ڈالا تو سہیل نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ اول اس چیز کا ہے کہ صلح کرتا ہوں تجھ سے یہ کہ پھیر دے تو اس کو طرف میری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ ہم صلح نامہ لکھنے سے ابھی فارغ نہیں ہوئے یہ شرط ابھی قرار نہیں پائی تو سہیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں اس وقت تجھ سے کبھی کسی چیز پر صلح نہ کروں گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اس کی اجازت دے کہ میں اس کو تمہاری طرف نہ پھیروں تو سہیل نے کہا کہ میں اس کی اجازت نہ دوں گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں پس کر۔ سہیل نے کہا کہ میں نہیں کروں گا تو مکرز نے کہا کیوں نہیں ہم نے تجھ کو اس کی اجازت دی (لیکن اس کے قول کا اعتبار نہ ہوا) تو ابو جندل نے کہا کہ اے گروہ مسلمانوں کے کیا میں مشرکوں کی طرف پھیرا جاؤں گا اور حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں کیا تم نہیں دیکھتے جو کچھ کہ میں نے پایا اور اس کو اللہ کی راہ میں سخت مار ہوئی تھی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَعْمَالًا قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَتُحِبُّ ذٰلِكَ اخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ أَحَدًا مِّنْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِّنْهُمْ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهٗ وَدَعَا حَالِقَهٗ فَحَلَقَهٗ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَآءَهٗ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ۔ حَتّٰى بَلَغَ ۔ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا لَهٗ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ إِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ وَالْأُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَآءَهٗ أَبُوْ بَصِيْرٍ رَّجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهٗ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهٖ حَتّٰى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ

کیا آپ سچے نبی نہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا کہ کیا ہم حق پر نہیں اور ہمارے دشمن باطل پر حضرت ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا پس اس وقت ہم اپنے دین میں خسیس حالت نہ دیں گے یعنی ہم مسلمانوں کو کافروں کے حوالے نہ کریں گے کہ اس میں ہمارے دین کا نقصان ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار ہے میں نے کہا کہ کیا آپ ہم کو نہ کہا کرتے تھے کہ ہم خانے کعبے میں آئیں گے اور اس کا طواف کریں گے حضرت ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں کیا میں نے تجھ کو خبر دی تھی کہ ہم اس سال خانے کعبے میں آئیں گے میں نے کہا نہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تو خانے کعبے میں آئے گا اور اس کا طواف کرے گا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں ابوبکر کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ اے ابوبکر کیا یہ سچا نبی ﷺ نہیں اس نے کہا کہ کیوں نہیں میں نے کہا کہ کیا نہیں ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیوں نہیں تو میں نے کہا کہ ہم اس وقت بری خصلت دین میں نہ دیں گے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے مرد وہ اللہ کا رسول ہے وہ اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ اس کا مددگار ہے سو اس کے حکم کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ یعنی اس کی مخالفت نہ کر پس قسم ہے اللہ کی بے شک وہ حق پر ہے میں نے کہا کہ وہ ہم کو نہ کہا کرتا تھا کہ ہم خانے کعبے میں آئیں گے اور اس کا طواف کریں گے اس نے کہا کیوں نہیں پس اس نے تجھ کو خبر دی تھی کہ تو اس سال خانے کعبے میں آئے گا میں نے کہا کہ نہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے شک تو خانے کعبے میں آئے گا اور اس کا طواف کرے گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَنَزَلُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّهُمْ فَقَالَ أَبُوْ
بَصِيْرٍ لِّأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرٰى
سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ
فَقَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَّقَدْ جَرَّبْتُ بِهٖ
ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُوْ بَصِيْرٍ أَرِنِيْ أَنْظُرْ إِلَيْهِ
فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ
حَتّٰى أَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ رَاٰهُ لَقَدْ رَأٰى هٰذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهٰى
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ
وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ وَإِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَآءَ أَبُوْ
بَصِيْرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ وَاللّٰهِ أَوْفَى اللّٰهُ
ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِيْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي اللّٰهُ
مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيْلُ أُمِّهٖ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَّوْ كَانَ لَهٗ أَحَدٌ فَلَمَّا
سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ أَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ
حَتّٰى أَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ
أَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِيْ بَصِيْرٍ
فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَّجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ
إِلَّا لَحِقَ بِأَبِيْ بَصِيْرٍ حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ
عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ
لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا
فَقَتَلُوْهُمْ وَأَخَذُوْا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ
قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُنَاشِدُهٗ بِاللّٰهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا أَرْسَلَ فَمَنْ أَتَاهُ

زہری نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس گفتگو کے لیے
یعنی توقف کے تدارک کے لیے کہ ابتداء میں مجھ سے حکم کے
بجالانے میں واقع ہوئی کئی نیک عمل کیے کہ وہ میرا قصور پورا ہو
راوی نے کہا کہ جب صلح نامہ کے لکھنے سے فراغت ہوئی تو
حضرت ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور
اپنی قربانی کے جانور ذبح کرو پھر اپنے سر منڈواؤ۔ راوی نے
کہا پس قسم ہے اللہ کی کہ ان میں سے کوئی کھڑا نہ ہوا یہاں تک
کہ حضرت ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی سو جب ان میں
کوئی سے کھڑا نہ ہوا تو حضرت ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے
پس ذکر کی اس کے لیے وہ چیز کہ لوگوں سے پائی یعنی نہ
بجالانے حکم کے سے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے نبی اللہ کے
کیا آپ چاہتے ہو کہ سب لوگ احرام اتار ڈالیں آپ نکلیں
اور ان میں سے کسی کے ساتھ کلام نہ کریں یہاں تک کہ اپنی
ھدی ذبح کریں اور اپنے نائی کو بلائیں کہ وہ آپ کا سر
مونڈے سو حضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور کسی سے کلام نہ
کیا یہاں تک یہ کام کیا اپنی قربانی ذبح کی اپنا نائی بلایا اس نے
آپ کا سر مونڈا سو جب اصحاب رضی اللہ عنہم نے یہ حال دیکھا تو اٹھ
کھڑے ہوئے اور قربانی ذبح کی اور بعض بعض کا سر مونڈنے
لگا یہاں تک کہ قریب تھا کہ بعض بعض کو مار ڈالے یعنی ہجوم
سے اور جلدی سے پھر حضرت ﷺ کے پاس کئی عورتیں
مسلمان ہو کر آئیں تو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ اے ایمان
والو جب آئیں تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے
یہاں تک کہ پہنچے بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ یعنی اور نہ رکھو قبضہ میں
ناموس کافر عورتوں کے یعنی کافر عورتوں کو نکاح میں نہ رکھو اور
طلاق دی عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت اپنی دونوں عورتوں کو کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ. حَتّٰى بَلَغَ .الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ﴾ وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوْا أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَلَمْ يُقِرُّوْا بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَحَالُوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ﴿مَعَرَّةٌ ﴾ الْعُرُّ الْجَرَبُ ﴿تَزَيَّلُوْا﴾ تَمَيَّزُوْا وَحَمَيْتُ الْقَوْمَ مَنَعْتُهُمْ حِمَايَةً وَأَحْمَيْتُ الْحِمٰى جَعَلْتُهُ حِمًى لَا يُدْخَلُ وَأَحْمَيْتُ الْحَدِيْدَ وَأَحْمَيْتُ الرَّجُلَ إِذَا أَغْضَبْتَهُ إِحْمَاءً وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَغَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ يَرُدُّوْا إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا أَنْفَقُوْا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ لَا يُمَسِّكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ قَرِيْبَةَ بِنْتَ أَبِيْ أُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرْوَلٍ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ قَرِيْبَةَ مُعَاوِيَةُ. وَتَزَوَّجَ الْأُخْرٰى أَبُوْ جَهْمٍ فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوْا بِأَدَاءِ مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَإِنْ فَاتَكُمْ

شرک میں تھیں یعنی کافر تھیں سو ایک سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور دوسری سے صفوان نے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی طرف پھرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قریشی مرد ابو بصیر رضی اللہ عنہ آیا اور حالانکہ وہ مسلمان تھا تو مکے والے کافروں نے ان کی تلاش کو دو مرد بھیجے تو دونوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جو تم نے ہم سے کیا ہے اس کو پورا کرو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دونوں کے حوالے کیا تو وہ اس کو لے نکلے یہاں تک کہ جب وہ ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اتر کر اپنی کھجوریں کھانے لگے تو ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے دونوں میں سے ایک مرد کو کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے فلانے البتہ میں گمان کرتا ہوں کہ تیری یہ تلوار بہت عمدہ ہے تو دوسرے نے اس کو میان سے کھینچا اور کہا کہ ہاں بہت عمدہ ہے میں نے اس سے بارہا تجربہ کیا ہے تو ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو دکھا تو اس نے اس کو اس تلوار پر قدرت دی تو اس نے اس کو تلوار ماری یہاں تک کہ وہ مر گیا اور دوسرا بھاگ گیا یہاں تک کہ مدینے میں آیا اور دوڑتا ہوا مسجد میں داخل ہوا تو جب اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ بے شک اس شخص نے ڈر دیکھا سو جب وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو کہا کہ قسم ہے اللہ کی میرا ساتھی مارا گیا اور میں بھی مارا جاتا ہوں ابوبصیر رضی اللہ عنہ آیا اور کہا کہ اے نبی اللہ کے قسم ہے اللہ کی اللہ نے آپ کا ذمہ پورا کیا یعنی آپ پر ان کی طرف سے کچھ عقاب نہیں اس چیز میں کہ میں نے کیا آپ نے مجھ کو ان کی طرف پھیر دیا پھر اللہ نے مجھ کو ان سے نجات دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ماں کی کم بختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے کاش اس کا کوئی مددگار ہوتا سو جب اس نے یہ بات سنی تو معلوم کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کافروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ﴾ وَالْعَقْبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَأَتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّائِيْ هَاجَرْنَ وَمَا نَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا مِّنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيْمَانِهَا وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيْرِ بْنَ أُسَيْدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُّهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْأَخْنَسُ بْنُ شَرِيْقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

کی طرف پھیر دیں گے تو وہ وہاں سے نکلا یہاں تک کہ دریا کے کنارے آیا اور ابو جندل رضی اللہ عنہ بھی مکے سے بھاگا اور ابو بصیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملا پھر یہ حال ہوا کہ قریش سے کوئی آدمی مسلمان ہو کر نہ نکلتا مگر کہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملتا تھا یہاں تک کہ ان میں سے ایک گروہ جمع ہوا یعنی ستر آدمی یا کم وبیش ۔سو قسم ہے اللہ کی کہ وہ قریش کے کسی قافلے کو نہ سنتے تھے کہ شام کی طرف نکلا ہو مگر اس کو راہ میں روکتے تھے سو ان کو مار ڈالتے تھے اور ان کا مال لے لیتے تھے تو قریش نے کسی کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اس حال میں کہ قسم دیتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ ان کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھی کہ وہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ اور ان کے یاروں کو مدینے میں بلائیں اور جب بلا بھیجیں ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ چلے آئیں پاس آپ کے تو جو کوئی ہم میں سے مسلمان ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ امن میں ہے یعنی اس کو ہماری طرف نہ پھیر دے یعنی قریش اپنی شرط سے پشیمان ہوئے اور کہا کہ آپ ابو بصیر رضی اللہ عنہ کو منع کریں ہم اس شرط سے باز آئے ۔تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پاس بلا بھیجا تو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ اللہ وہ ہے جس نے روک رکھے ہاتھ تمہارے کو ان سے اور ان کے ہاتھ تم سے بیچ شہر مکے کے بعد اس کے کہ فتح دی اللہ نے ان کو ان پر یہاں تک کہ پہنچے اس قول تک حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ یعنی جب رکھی کافروں نے اپنے دل میں پچ نادانی کی ضد اور ان کی پچ اور ضد یہ تھی کہ انہوں نے اقرار نہ کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں اور نہ ہی اقرار کیا بسم اللہ کا اور ان کو کعبے کے جانے سے روکا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو عورتیں مکے سے مسلمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر آتیں تھیں حضرت ﷺ ان کا امتحان کرتے تھے۔اور پہنچی
ہم کو یہ خبر کہ جب اللہ نے یہ حکم اتارا کہ پھیر دیں کافروں
کو جو خرچ کیا انہوں نے ان پر جنہوں نے ہجرت کی ان کی
بیویوں سے تو مسلمانوں کو حکم کیا کہ نہ رکھیں قبضے میں ناموس
کافر عورتوں کی یعنی کافر عورتوں کو نکاح میں نہ رکھیں عمر رضی اللہ عنہ نے
اپنی دو عورتوں کو طلاق دی ایک قریبہ ابی امیہ کی بیٹی کو اور دوسری
جردل خزاعی کی بیٹی کو سو قریبہ سے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے
نکاح کیا اور دوسری سے ابوجہم نے نکاح کیا سو جب کافروں
نے انکار کیا اس سے کہ اقرار کریں ساتھ ادا کرنے اس چیز کے
کہ مسلمانوں نے اپنی بیویوں پر خرچ کیا تھا تو اللہ نے یہ آیت
اتاری کہ اگر جاتی رہے تمہارے ہاتھ سے کوئی چیز تمہاری
عورتیں کافروں کی طرف پھر تم عقوبت کرو اور عقوبت وہ ہے کہ
ادا کرے مسلمان طرف اس شخص کی کہ جس کی عورت کافروں
سے مسلمان ہو کر ہجرت کرے پس حکم کیا اللہ نے یہ کہ دیا جائے
وہ شخص جس کی بیوی مسلمانوں سے مرتد ہو گئی جو کچھ کی اس نے
خرچ کیا کافروں کی عورتوں کے مہر سے جنہوں نے ہجرت کی
یعنی جس مسلمان کی عورت مرتد ہو کے گئی اور کافر اس کا خرچ
کیا یعنی مہر نہیں پھیر دیتے تو جس کافر کی عورت مسلمان ہو کر آئی
اس کا مہر تھا اس کے خاوند کو سو اس کو نہ دیں اس مسلمان کی دیں
جس کی عورت چلی گئی یہ مال گروی میں رکھا اس مال کے اور ہم
نہیں جانتے کہ ہجرت کرنے والی عورتوں سے کوئی ایمان لانے
کے بعد مرتد ہوئی ہو اور ہم کو خبر پہنچی کہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ
کے پاس آیا مسلمان ہو کے ہجرت کر کے صلح کی مدت میں
تو اخنس نے حضرت ﷺ کو لکھا کہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ ان کو پھیر دیں
پھر ساری حدیث بیان کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ اس فصل میں چھپنے کا جواز ہے کافروں کی گذرگاہ کو روکنے کے لیے اور ان کی بے خبری میں اچانک ان پر حملہ کر دینے کا۔ اور یہ کہ حاجت کی وجہ سے تنہا سفر کرنا جائز ہے اور آسان راہ کو چھوڑ کر مشکل راہ پر چلنا بھی جائز ہے کسی مصلحت کے پیش نظر اور یہ کہ جائز ہے حکم کرنا ایک چیز پر اس چیز کے ساتھ کہ اس کی عادت سے معلوم ہوا گرچہ جائز ہے کہ اس کا غیر اس پر عارض ہو پس جب کسی شخص سے ہفوہ واقع ہو کہ اس کی مانند اس سے آگے معلوم نہ ہو تو نہیں نسبت کیا جاتا اس کی طرف اور رد کیا جائے اس پر جو اس سے ہو اس کی طرف اور یہ کہ جائز ہے دست اندازی کرنی غیر کے ملک میں مصلحت کے پیش نظر اس کی صریح اجازت کے بغیر جب کہ سبقت کی ہو اس سے اس چیز نے کہ اس کی رضامندی پر دلالت کرے اس لیے کہ اصحاب نے کہا حل حل تو انہوں نے اس کو بغیر اجازت کے جھڑکا اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ہاتھی کے روکنے والے نے روکا ہے تو اس کا قصہ مشہور ہے اور اپنی جگہ میں اس کی طرف اشارہ آئے گا۔ اور اس جگہ اس کے ذکر کرنے کی مناسبت یہ ہے کہ اگر اصحاب اس صورت میں مکے میں داخل ہوتے اور قریش ان کو اس سے روکتے تو البتہ ان کے درمیان لڑائی واقع ہوتی جو کبھی خون ریزی اور مال لوٹنے کی طرف پہنچاتی ہے جیسا کہ اگر فرض کیا جاتا داخل ہونا ہاتھی کا اور اس کے اصحاب کا مکے میں لیکن دونوں جگہوں میں اللہ کے علم میں گذر چکا تھا کہ ان میں سے بہت خلقت اسلام میں داخل ہوگی اور ان کی پشتوں سے لوگ پیدا ہوں گے جو مسلمان ہوں گے اور جہاد کریں گے اور صلح حدیبیہ کے وقت مکے میں بہت سے لوگ مسلمان ہوئے تھے جو بے چارہ اور بے بس تھے مرد اور عورتوں اور لڑکوں سے سو اگر اصحاب مکے میں داخل ہوتے تو نہیں امن تھا اس سے کہ ان میں سے کئی آدمی بے قصد مارے جائیں جیسا کہ اشارہ کیا اس کی طرف اللہ نے **ولولا رجال مومنون۔۔ الایۃ** اور مہلب نے کہا اللہ کو حابس الفیل کہنا جائز نہیں پس کہا مراد یہ ہے کہ اس کو اللہ کے حکم نے روکا۔ اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ اللہ کے حق میں اس کا بولنا جائز ہے پس کہا جاتا ہے **حبسها اللّٰہ حابس الفیل** یعنی روکا اس کو اللہ ہاتھی کے روکنے والے نے اور سوائے اس کے نہیں جو چیز کہ ممکن ہے کہ منع کیا جائے اس سے نام رکھنا اس کا ساتھ حابس الفیل کے اور مانند اس کی اسی طرح جواب دیا ہے ابن منیر نے اور یہ مبنی ہے اس پر کہ اللہ کے نام توقیفی ہیں اور غزالی اور ایک گروہ بیچ کی راہ چلے ہیں پس انہوں نے کہا کہ منع کی جگہ وہ ہے کہ اس کے بارے میں نص وارد نہ ہوئی ہو کہ اس سے مشتق ہوتی ہے اس شرط سے کہ نہ ہو یہ نام مشتق مشعر نقص کے ساتھ۔ پس جائز ہے اللہ کا نام رکھنا ساتھ واقی کے یعنی نگاہ رکھنے والا اللہ تعالیٰ کے قول کی وجہ سے کہ جس کو تو آج کے دن گناہ سے نگاہ رکھے سو تو نے اس پر رحمت کی۔ اور نہیں جائز ہے نام رکھنا اللہ تعالیٰ کا بنا کے ساتھ یعنی بنا کرنے والا اگرچہ وارد ہوا اللہ تعالیٰ کا قول وَالسَّمَآءَ بَنَيْنَاهَا بِاَيْدٍ۔ اور اس قصے میں تشبیہ کا جائز ہونا ہے عام جہت سے اگرچہ مختلف ہو خاص جہت سے اس لیے کہ اصحاب الفیل محض باطل پر تھے اور اس اونٹنی والے محض حق پر تھے لیکن آئی تشبیہ اللہ کے ارادے کی جہت سے حرام سے مطلق منع کرنے میں۔ اے پر اہل باطل کی طرف سے پس واضح ہے اور پس اہل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق کی طرف سے پس ان معنی کی وجہ سے جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے یعنی مکے میں ضعیف مسلمانوں کا ہونا۔اور یہ کہ جائز ہے مثال کا بیان کرنا اور عبرت پکڑنا اس شخص کا جو باقی ہے اس کے ساتھ جو گذر چکا ہو تابعی نے کہا اس قصہ میں حرمات اللہ کی تعظیم کے یہ معنی ہیں کہ حرم میں لڑائی نہ کی جائے اور صلح کی طرف رخ کیا جائے اور خون ریزی سے پرہیز کیا جائے اور یہ جو حضرت مَنَّالِيَّةِ نے فرمایا کہ کوئی بات مجھ سے طلب نہ کریں گے کہ جس میں اللہ کے حرم کی تعظیم ہو مگر کہ میں ان کو دوں گا تو سہیلی نے کہا کہ اس حدیث کے کسی طریق میں واقع نہیں ہوا کہ حضرت مَنَّالِيَّةِ نے انشاء اللہ کہا ہو اس کے باوجود کہ آپ کو ہر حال میں انشاء اللہ کہنے کا حکم تھا اور اس کا جواب یہ ہے کہ وہ امر واجب تھا پس اس میں انشاء اللہ کہنے کی حاجت نہ تھی ۔اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ اللہ نے اس قصے میں فرمایا: لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ تو اللہ نے اس جگہ انشاء اللہ کہا اس کے وقوع کے متحقق ہونے کے باوجود تعلم اور ارشاد کے لیے پس اولیٰ یہ ہے کہ حمل کیا جائے اس پر کہ انشاء اللہ راوی سے ساقط ہوا یا یہ قصہ اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے تھا اور نہیں معارض ہے اس کا سورہ کہف کا مکی ہونا۔اس لیے کہ نہیں کوئی مانع یہ کہ بعض سورت کا نزول متاخر ہوا ہو اور یہ جو راوی نے کہا کہ حضرت مَنَّالِيَّةِ نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر پانی میں ڈالا اور پانی جوش مارنے لگا تو یہ قصہ اس قصے کے علاوہ ہے جو مغازی میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے آئے گا کہ لوگوں کو حدیبیہ میں پیاس لگی اور حضرت مَنَّالِيَّةِ کے آگے ایک لوٹا تھا تو حضرت مَنَّالِيَّةِ نے اس سے وضو کیا پھر اپنا ہاتھ اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی جوش مارنے لگا آخر حدیث تک اور یہ قصہ کنویں کے قصے سے پہلے تھا اور اس فصل میں کئی معجزے ظاہر ہیں اور اس میں بیان ہے حضرت مَنَّالِيَّةِ کے ہتھیاروں کی برکت کا اور جو آپ کی طرف نسبت کیا گیا ہے اور اس جگہ کے علاوہ اور کئی جگہوں میں ہے کہ حضرت مَنَّالِيَّةِ کی انگلیوں سے پانی کا نکلنا واقع ہوا اور یہ جو کہا کہ خزاعہ حضرت مَنَّالِيَّةِ کے خیر خواہ تھے تو اس کی اصل یہ ہے کہ کفر کی حالت میں بنی ہاشم نے خزاعہ کے ساتھ قسم کھائی تھی کہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے پھر اسلام میں بدستور اس پر قائم رہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے خیر خواہی چاہنی بعض معاہدین اور اہل ذمہ سے جب کہ دلالت کرے ان کی خیر خواہی پر اور گواہی دے تجربہ ان کے مقدم کرنے کے ساتھ اہل اسلام کو ان کے غیر پر اگرچہ وہ ان کے ہم دین ہوں۔اور سمجھا جاتا ہے اس سے کہ جائز ہے خیر خواہی چاہنی بعض بادشاہوں کے دشمن سے مدد لینے کے لیے غیروں کے خلاف اور یہ کافروں کی دوستی نہیں گنی جاتی بلکہ یہ ان سے خدمت لینے کے قبیل سے ہے اور کم کرنے سے ہے شرکت ان کی جماعت کی اور بعض کا بعض کو زخمی کرنا اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کافروں سے مدد لینی مطلق جائز ہو۔اور یہ جو فرمایا کہ اگر کافر مجھ پر غالب ہوئے تو ان کی مراد حاصل ہوئی اگر میں ان پر غالب ہوا الخ تو حضرت مَنَّالِيَّةِ نے اس میں شک کیا باوجود اس کے کہ آپ کو یقین تھا کہ اللہ آپ کی مدد کرے گا اور آپ کو غالب کرے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے اس کا وعدہ کیا ہے تو یہ شک بطور تنزل کے ہے خصم کے ساتھ اور امر کے فرض کے ساتھ خصم کے گمان پر اسی نکتہ کے لیے پہلی قسم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حذف کیا اور آئندہ یقین کیا اور یہ جو فرمایا کہ یہاں تک کہ میری گردن جدا ہو تو مراد یہ ہے کہ میں مر جاؤں اور اپنی قبر میں تنہا باقی رہوں اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ حضرت ﷺ کافروں سے لڑیں یہاں تک کہ ان کی لڑائی میں تنہا رہیں۔ اور ابن منیر نے کہا کہ شاید حضرت ﷺ نے تنبیہ کی ہے ساتھ ادنیٰ کے اعلیٰ پر یعنی میرے لیے قوت ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ چیز کہ تقاضا کرتی ہے کہ میں اس کے دین کے لیے لڑوں اگر تنہا ہوں پس کس طرح نہ لڑوں میں اس کے دین کے لیے ساتھ موجود ہونے مسلمانوں اور ان کی کثرت کے۔ اور اس فصل میں رغبت دلانی ہے برادر پروری پر اور باقی رکھنا اس شخص پر کہ ہو اس کے اہل سے اور خرچ کرنا خیر خواہی کا قرابتوں کی وجہ سے۔ اور اس میں اس چیز کا بیان ہے کہ تھے جس پر حضرت ﷺ قوت سے اور ثابت رکھنے سے اللہ کے حکم کے جاری رکھنے میں اور اس کے امر کے پہنچانے میں اور اس حدیث میں ہے کہ عادت جاری ہے جمع ہوئے لشکروں پر بھاگنے کا امن نہیں بخلاف اس کے کہ ایک قبیلے سے ہو کہ وہ عادت میں بھاگنے کو عار سمجھتے ہیں اور کس چیز نے معلوم کروایا عروہ کو کہ اسلام کی دوستی قرابت کی دوستی سے اعظم ہے اور یہ بات اس کو اس سے ظاہر ہوئی کہ مسلمانوں نے حضرت ﷺ کی تعظیم میں نہایت مبالغہ کیا اور یہ جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لات کی شرمگاہ چاٹ۔ تو لات ایک بت کا نام ہے ان بتوں میں سے جن کو قریش اور ثقیف پوجتے ہیں اور عرب کی عادت تھی کہ اس کے ساتھ گالی دیتے تھے لیکن ام کے لفظ سے یعنی لات کی جگہ ماں کا لفظ بولتے تھے تو صدیق رضی اللہ عنہ نے مبالغہ کا ارادہ کیا عروہ کو گالی دینے میں ساتھ قائم کرنے اس کے معبود کو اس کی ماں کی جگہ میں اور ان کے اس غصے کا سبب یہ تھا کہ اس نے مسلمانوں کی طرف بھاگنے کی نسبت کی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے خراب لفظ کا بولنا اس شخص کو جھڑکنے کے ارادے سے کہ ظاہر ہوئی اس شخص سے وہ چیز کہ وہ اس کے سبب سے اس کا مستحق ہو۔ اور ابن منیر نے کہا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قول میں خسیس کام کرنا ہے دشمن کے لیے اور ان کا جھٹلانا اور تعریض ہے یعنی اشارہ ہے ان کے الزام دینے کے ساتھ ان کے قول پر کہ لات اللہ کی بیٹی ہے بلند ہے اور اللہ اس سے بہت بلند ہے یعنی شرمگاہ اور یہ جو عروہ نے کہا کہ اے دغاباز کیا میں نے تیری دغابازی مٹانے میں کوشش نہیں کی تو اشارہ ہے اس چیز کی طرف ہے کہ جو اسلام سے پہلے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے لیے واقع ہوا تھا اور وہ قصہ یوں ہے کہ مغیرہ ثقیف کے تیرہ آدمیوں کے ساتھ نکلا تو اس نے ان کو دھوکا دے کر مار ڈالا اور ان کا مال لے لیا تو دونوں فریق جوش میں آئے یعنی قاتل اور مقتول کے وارث تو عروہ نے کوشش کر کے ان کے درمیان صلح کروائی اور تیرہ آدمیوں کی دیت مقتولوں کے وارثوں کو دلائی اور یہ قصہ دراز ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ رہا مال پس مجھ کو اس سے کچھ طلب نہیں یعنی میں اس سے تعرض نہیں کرتا اس لیے کہ اس نے اس کو دھوکے سے لیا اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ نہیں ہے حلال مال کافروں کا امن کی حالت میں دھوکے سے اس لیے کہ رفیق صحبت کرتے ہیں امانت پر اور امانت اپنے مالکوں کی طرف ادا کی جاتی ہے مسلمان ہو یا کافر۔ اور یہ کہ کافروں کے مال تو صرف لڑائی اور غلبہ سے حاصل ہوتے ہیں اور شاید حضرت ﷺ نے مال کو اس کے ہاتھ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑا اس بات کے ممکن ہونے کی وجہ سے کہ اس کی قوم مسلمان ہو اور اس کا مال ان کو پھیر دے۔ اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ حربی کافر جب حربی کا مال طلب کرے تو اس پر ضمان نہیں یعنی اس کا بدلہ نہیں اور یہ ایک وجہ ہے شافعیہ کے لیے اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ کا کھنگار اپنے منہ اور بدن کو مل لیتے تھے تو اس سے معلوم ہوا کہ کھنگار پاک ہے اور اسی طرح کہ جو بال جدا ہو اور یہ کہ جائز ہے برکت حاصل کرنی نیک لوگوں کے فضل سے جو کہ پاک ہوں۔ اور شاید اصحاب نے اس کو عروہ کے سامنے کیا اور اس میں مبالغہ کیا اشارہ کرنے کے لیے ان سے رد کی طرف اس پر جو اس نے خوف کیا تھا ان کے بھاگنے کا اور گویا کہ انہوں نے زبان حال سے کہا کہ جو اپنے امام سے ایسی محبت رکھتا ہو اور جو اس کی ایسی تعظیم کرتا ہو کس طرح گمان کیا جاتا ہے اس کے ساتھ کہ وہ اس کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور اس کو دشمن کے سپرد کر دے گا بلکہ وہ سخت غیرت کرنے والے ہیں اس کے ساتھ اور اس کے دین کے ساتھ اور اس کی مدد کے ان قبیلوں سے کہ برادری کے سبب سے ایک دوسرے کی رعایت کرتے ہیں اور مستفاد ہوتا ہے اس سے جواز پہنچنے کا مقصود کی طرف ہر جائز طریقے سے عروہ کے قصے میں فوائد سے ہے وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے اس کو جودت اور بیدار ہونے پر اور بیان ہے اس کا کہ تھے اس پر اصحاب مبالغہ کرنے سے حضرت ﷺ کی تعظیم میں اور توقیر میں اور آپ کے حکموں کی رعایت کرنے میں اور دور کرنے اس شخص کے جو حضرت ﷺ پر ظلم کرے ساتھ فعل کے یا قول کے اور برکت حاصل کرنے کے آپ کے آثار کے ساتھ۔ اور یہ جو بنی کنانہ کے ایک مرد نے کہا کہ میں مناسب نہیں جانتا کہ یہ لوگ خانہ کعبہ سے روکے جائیں تو قریش نے اس سے کہا کہ ہم سے دور ہو جاؤ یہاں تک کہ لیں ہم اپنی جانوں کے لیے جس کے ساتھ ہم راضی ہوں۔ اور اس قصے میں معلوم ہوا کہ لڑائی میں دغا کرنا درست ہے اور جائز ہے ظاہر ارادہ ایک چیز کا اور حالانکہ اس کا مقصود غیر ہو اور یہ کہ بہت مشرک احرام کا ادب اور حرم کی تعظیم کرتے تھے اور جو اس سے روکے اس پر انکار کرتے تھے دلیل پکڑنے کے لیے دین ابراہیمی کی باقیات سے۔ اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہے کہ مکرز گناہگار مرد ہے تو یہ اس لیے ہے کہ پچاس آدمی لے کر رات کو حدیبیہ میں آیا تھا کہ اصحاب پر شب خون مارے تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو پکڑ لا اور مکرز بھاگ گیا اور شاید حضرت ﷺ نے اس طرف اشارہ کیا ہوگا۔ اور یہ جو راوی نے کہا کہ اچانک سہیل آیا تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ قریش نے سہیل بن عمرو کو بلایا اور اس کو کہا کہ اس مرد یعنی پیغمبر ﷺ کے پاس جا اور اس سے صلح کر تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قریش کا ارادہ صلح کا ہے جب کہ انہوں نے اس کو بھیجا اور یہ جو اس نے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان صلح نامہ لکھو تو ایک روایت میں ہے کہ جب وہ حضرت ﷺ کے پاس پہنچا تو ان کے درمیان بات چیت ہوئی یہاں تک کہ واقع ہوئی ان کے درمیان صلح اس پر کہ دس برس لڑائی موقوف رہے یہ کہ امن میں رہیں لوگ ایک دوسرے سے اور یہ کہ پیغمبر ﷺ اس سال پھر جائیں۔ اور یہ جو ابو بصیر نے کہا کہ اللہ نے آپ کا ذمہ پورا کیا تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ کو معلوم ہے کہ اگر میں ان کے پاس جاؤں تو مجھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اپنے دین سے فتنے میں ڈالیں گے سو کیا میں نے جو کچھ کیا اور نہیں میرے اور ان کے درمیان کوئی عہد یا عقد۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی مسلمان صلح کے زمانے میں دار الحرب میں آئے تو جو اس کی تلاش میں آئے اس کو قتل کیا جائے جب کہ ان کی طرف پھیر دینے کی شرط ہو اس لیے کہ جب ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے اس کو مار ڈالا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہ کیا اور نہ اس میں قصاص کا حکم کیا اور نہ دیت کا۔ اور یہ جو کہا کہ کاش اس کا کوئی مددگار ہوتا تو اس میں اس کی طرف اشارہ ہے بھاگ جانے کے ساتھ تا کہ نہ پھیر دیں اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی طرف۔ اور رمز ہے اس کی طرف کہ پہنچے اس کی یہ بات مسلمانوں سے یہ کہ اس کو جا ملیں اور جمہور علماء شافعیہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جائز ہے تعریض اس کے ساتھ نہ تصریح جیسا کہ اس قصے میں ہے۔ اور یہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ابو بصیر رضی اللہ عنہ وغیرہ کے بلانے کو بھیجا تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچا اور وہ مرض الموت میں تھا سو وہ مر گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط اس کے ہاتھ میں تھا اور ابو جندل رضی اللہ عنہ نے اس کو اس جگہ دفنایا اور اس کی قبر کے پاس مسجد بنائی اور ابو جندل رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھی مدینے میں آئے سو ابو جندل رضی اللہ عنہ ہمیشہ مدینے میں رہا یہاں تک کہ جہاد کے لیے شام کو نکلا اور شہید ہوا اور ابو بصیر رضی اللہ عنہ کے قصے میں کئی فائدے ہیں جائز ہے قتل کرنا ظلم کرنے والے کافر کو دھوکے سے اور یہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے دغا نہیں گنا جاتا اس لیے کہ وہ صلح میں داخل نہ ہوا تھا کہ وہ اس وقت مکے میں قید تھا لیکن جب اس نے خوف کیا کہ وہ مشرک اس کو مشرکوں کی طرف پھیر لے جائے تو اس کو اپنی جان سے دفع کیا اس کو قتل کرنے کے ساتھ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہ کیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جو ابو بصیر رضی اللہ عنہ کی طرح کرے تو اس پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت اور ایک روایت میں ہے کہ جب مقتول کے وارثوں کو خبر پہنچی تو انہوں نے قاتل کی قوم سے دیت کا مطالبہ کیا تو ابو سفیان نے اس کو کہا کہ نہ اس کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مطالبہ ہے اس لیے کہ اس نے اپنا عہد پورا کیا اور اس کو تمہارے ایلچی کے حوالے کیا اور اس نے اس کو اس کے حکم سے قتل نہیں کیا اور نہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ کی قوم پر مطالبہ ہے اس لیے کہ وہ ان کے دین پر نہیں اور یہ کہ جو کافروں سے مسلمان ہو کر آتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کافروں کی طرف نہ پھیرتے تھے مگر ان کے طلب کرنے سے یعنی خود بخود نہ پھیرتے تھے اس لیے کہ جب انہوں نے ابو بصیر رضی اللہ عنہ کو پہلی بار طلب کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان کے حوالے کیا اور جب دوسری بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو اس کو ان کی طرف نہ بھیجا یعنی خود بخود بلکہ اگر وہ کسی کو اس کے لینے کے لیے بھیجتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ان کے حوالے کر دیتے سو جب ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے اس کا خوف کیا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ شرط پھیر دینے کی یہ ہے کہ جو مسلمان ہو کر بھاگ آیا ہو اور وہ امام کے شہر میں ٹھہرا ہو اور اس کے قبضے میں ہو اور جو اس کے ہاتھ کے تلے نہ ہوں اس کو پھیر دینا لازم نہیں اور استنباط کیا ہے اس سے بعض متاخرین نے کہ اگر بعض بادشاہ مسلمان مثلاً بعض کافر بادشاہوں سے صلح کریں اور کوئی اور بادشاہ مسلمان ان سے جہاد کرے اور ان کو مار ڈالے اور ان کے مال لوٹ لے تو یہ اس کے لیے جائز ہے جس نے اس سے صلح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے بس کی صلح اس شخص کو شامل نہیں جس نے اس سے صلح نہیں کی اور نہیں پوشیدہ ہے یہ کہ محل اس کا وہ ہے کہ اس جگہ تعمیم کا کوئی قرینہ نہ ہو۔اور یہ جو کہا کہ اللہ نے یہ آیت اتاری ھُوَالَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَکُمْ الایۃ تو ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت ابوبصیر کے حق میں اتری اور اس کے شان نزول میں مشہور یہ ہے کہ جس کو مسلم نے روایت کیا ہے کہ قریش کی ایک جماعت نے چاہا کہ مسلمانوں کو غافل پا کر مار ڈالیں تو مسلمانوں نے ان کو پکڑ لیا سو حضرت ﷺ نے ان کو چھوڑ دیا۔اور یہ جو زہری نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ مہاجر عورتوں سے ایمان لانے کے بعد کوئی مرتد ہوئی ہو تو مراد اس سے اشارہ کرنا ہے اس کی طرف کہ معاقبہ جو بنسبت دونوں طرفوں کے مذکور ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ صرف ایک ہی طرف میں واقع ہوا ہے اس لیے کہ نہیں معلوم ہے کہ مہاجر عورتوں میں سے کوئی مرتد ہو کر کافروں کی طرف بھاگ گئی ہو بخلاف اس کے عکس ۔اور ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے کہ ام الحکم ابوسفیان کی بیٹی مرتد ہوئی اور اپنے خاوند عیاض سے بھاگ گئی پس نکاح کیا اس سے ایک مرد نے ثقیف سے اور قریش میں سے اس کے سوائے کوئی عورت مرتد نہیں ہوئی لیکن وہ اس کے بعد پھر مسلمان ہوگئی تھی جب کہ ثقیف مسلمان ہوئے ۔پس اگر یہ بات ثابت ہو تو تطبیق دی جائے گی ان دونوں کے درمیان اس طرح سے کہ اس نے اس سے پہلے ہجرت نہیں کی تھی پس وہ مہاجرات میں معدود نہ تھی اور اس حدیث میں کئی فوائد ہیں ان کے علاوہ جو پہلے گذر چکے ۔ایک یہ کہ ذوالحلیفہ اہل مدینہ کا میقات ہے حاجی کے لیے اور عمرہ کرنے والے کے لیے اور یہ کہ قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا اور اس کا اپنے ساتھ ہانکنا سنت ہے حاجی اور معتمر کے لیے کہ حج اور عمرہ فرض ہو یا نفل اور یہ کہ اشعار سنت ہے مثلہ نہیں اور یہ کہ سر منڈوانا بال کترانے سے افضل ہے اور یہ کہ وہ عمرہ کرنے والے کے حق میں عبادت ہے بند کیا گیا ہو یا بند نہ کیا گیا ہو اور یہ کہ بند کیا ہوا جس جگہ بند ہوا اسی جگہ اپنی قربانی ذبح کرے اگرچہ حرم میں نہ پہنچے اور جو اس کو کعبے جانے سے روکے اس سے لڑے اور اولیٰ اس کے حق میں یہ ہے کہ نہ لڑے جب کہ صلح کا راستہ پائے ۔اور یہ کہ مستحب ہے پہنچانا اطلاع اور جاسوسوں کا لشکر کے آگے اور یقینی بات کو لینا دشمن کے کام میں تاکہ مسلمانوں کو غافل نہ پائیں ۔اور جائز ہونا دھوکے کا لڑائی میں اور اس کے ساتھ تعریض حضرت ﷺ سے اگرچہ آپ کا خاصہ ہے کہ آپ خیانت سے ممنوع ہیں ۔اور نیز اس حدیث میں مشورہ کرنے کی فضیلت ہے اور وجہ رائے کے نکالنے کے لیے اور خوش کرنے دلوں اتباع کے اور یہ کہ جائز ہے بعض مسامحت کرنے دین کے امر میں اور یہ کہ نہیں لائق ہے تابع کو اعتراض کرنا اپنے متبوع پر محض اس چیز کے ساتھ کہ ظاہر ہو حال میں بلکہ اس پر ماننا لازم ہے اس لیے کہ متبوع بہت پہچاننے والا ہے کاموں کے انجام کو اکثر اوقات زیادہ تجربہ رکھنے کی وجہ سے خاص کر وہ شخص کہ وحی سے مدد کیا گیا ہو۔اور یہ کہ جائز ہے اعتماد کرنا کافر کی خبر پر جب کہ قائم ہو کوئی قرینہ اس کے صدق پر یہ بات خطابی نے کہی استدلال کرنے کے لیے اس طرح سے کہ جس خزاعی مرد کو حضرت ﷺ نے قریش کی خبر لانے کو بھیجا تھا وہ کافر تھا میں کہتا ہوں کہ ممکن ہے خزاعی اس وقت مسلمان ہو لیکن اس کا اسلام مشہور نہ ہوا ہے پس یہ دلیل اس کے دعوے پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائم نہیں۔ (فتح)

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ أَنْ يُّسْلِفَهُ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَطَاءٌ إِذَا أَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ.

قرض میں شرط کرنے کا بیان ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو ذکر کیا کہ اس نے بعض بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں مانگی تو اس نے اس کو ہزار اشرفیاں کچھ مدت ٹھہرا کر دیں ۔ یعنی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عطا نے کہا کہ جب قرض میں اس سے مدت معین کرے تو جائز ہے ۔

فائدہ: ان سب کی شرح قرض میں گذر چکی ہے ۔ معلوم ہوا کہ قرض میں مدت معین کی شرط کرنی جائز ہے ۔

بَابُ الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ تُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوْطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ.

باب ہے بیان میں مکاتب کے اور اس چیز کے کہ نہیں حلال ہے شرطوں سے جو کتاب اللہ کے مخالف ہیں ۔ یعنی اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مکاتب کے حق میں کہا کہ مکاتبوں اور ان کے مالکوں کے درمیان جو شرطیں قرار پا چکی ہوں وہ معتبر ہیں یعنی جب کہ کتاب اللہ کے مخالف نہ ہوں ۔ یعنی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما یا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو شرط کہ کتاب اللہ کے مخالف ہو پس وہ باطل ہے اگرچہ سو شرط کرے ۔

فائدہ: پہلے یہ باب گذر چکا ہے بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ اور یہ باب پہلے سے عام ہے اگرچہ دونوں کی حدیث ایک ہے ۔ اور نیز کتاب العتق میں پہلے گذر چکا ہے مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اور پہلے گذر چکا ہے کہ مراد اس کی پہلی کی تفسیر کرنا ہے دوسرے کے ساتھ ۔ اور اس جگہ مراد تفسیر کرنی ہے آپ کے قول لیس فی کتاب اللہ کی اور یہ کہ اس سے مراد وہ چیز ہے جو کتاب اللہ کے مخالف ہو پھر تقویت کی اس کی بخاری نے اس چیز کے ساتھ کہ نقل کیا ہے اس کو عمر رضی اللہ عنہ یا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور اس کی توجیہ یہ ہے کہ کہا جائے کہ مراد کتاب اللہ سے حدیث میں اس کا حکم ہے اور وہ عام ہے اس سے کہ نص ہو یا نکالا گیا اور جو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سوائے ہو پس وہ مخالف ہے اس چیز کے ساتھ کہ کتاب اللہ میں ہے۔ (فتح)

۲۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْأَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرْتُهُ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ.

۲۵۳۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا اس کے پاس آئی اس حال میں کہ اس سے بدل کتابت کا ادا کرنا چاہتی تھی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں تیرے مالکوں کو بدل کتابت ادا کر دوں اور تیری آزادی کا حق میرے لیے ہوگا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ حال بیان کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو خرید کے آزاد کر پس تحقیق آزادی کا حق اسی کا ہے جو آزاد کرے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ شرطیں کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں اور جو ایسی شرط کرے کہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ اس کو فائدہ نہیں دیتی اگرچہ سو شرط کرے۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْإِشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْإِقْرَارِ وَالشُّرُوْطِ الَّتِيْ يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَإِذَا قَالَ مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ رَجُلٌ لِّكَرِيِّهِ أَرْحِلْ رِكَابَكَ فَإِنْ لَّمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَّنْ شَرَطَ عَلٰى نَفْسِهٖ طَآئِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ إِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَّقَالَ إِنْ لَّمْ آتِكَ الْأَرْبِعَآءَ فَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ جائز ہے شرط کرنی اور استثناء کرنے سے اقرار میں اور بیان ہے ان شرطوں کا کہ لوگوں میں مروج ہیں یعنی بیع شرا وغیرہ معاملات میں اور جب کوئی کہے کہ مجھ پر سو ہے مگر ایک یا دو تو یہ اقرار صحیح ہے اور لازم اس پر نناوے یا اٹھانوے۔ یعنی اور ابن عون نے ابن سیرین سے روایت کی کہ ایک مرد نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ اپنے اونٹ کو لے جا پس اگر میں فلاں فلاں دن میں تیرے ساتھ نہ جاؤں گا تو تیرے لیے سو درہم ہے سو وہ نہ نکلا یعنی پس یہ شرط صحیح ہے۔ یعنی شریح نے کہا کہ جو شرط کرے اپنی جان پر اپنی رغبت سے بغیر زبردستی کے تو وہ شرط اس پر لازم ہوتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَجِئُ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِىْ أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضٰى عَلَيْهِ.

یعنی اور ایوب نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے اناج بیچا اور کہا کہ اگر میں تیرے پاس بدھ کے دن نہ آؤں تو نہیں بیع درمیان میرے اور تیرے سو وہ نہ آیا تو شریح نے خریدار سے کہا کہ تو نے خلاف وعدہ کیا ہے تو حکم کیا اس پر ساتھ فسخ کرنے بیع کے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ استثناء اقرار میں تو یہ عام ہے خواہ استثناء تھوڑی چیز کا ہو بہت سے یا بہت کا تھوڑی سے اور نہیں اختلاف ہے استثناء کرنے تھوڑی چیز کے بہت چیز سے اور اس کے عکس میں اختلاف ہے پس جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ بھی جائز ہے اور قوی تر ان کی حجت یہ آیت ہے اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِيْنَ ساتھ اس آیت کے اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ اس لیے کہ دونوں میں ایک تو ضرور دوسرے سے زیادہ ہے اور ہر ایک کو دوسرے سے مستثنٰی کیا ہے۔ اور بعض مالکیہ کا یہ مذہب ہے کہ وہ فاسد ہے اور یہ قول ابن ماجشون وغیرہ کا ہے اور ابن قتیبہ کا بھی یہی مذہب ہے اور اس نے گمان کیا ہے کہ یہی مذہب ہے بصریوں کا اہل لغت سے۔ اور یہ کہ جواز کوفیوں کا مذہب ہے اور اس کی مفصل شرح آئندہ آئے گی۔ (فتح)

فائدہ: اور حاصل اس کا یہ ہے کہ شریح نے دونوں مسئلوں میں شرط کرنے والے پر حکم کیا ساتھ اس چیز کے کہ شرط کی اس نے اپنی جان پر بغیر زبردستی کے اور موافقت کی ہے اس کی دوسرے مسئلے میں ابو حنیفہ احمد اور اسحٰق نے اور مالک اور اکثر علماء بیع کو صحیح کہتے ہیں اور شرط کو باطل کہتے ہیں اور پہلے مسئلے میں سب لوگ اس کے مخالف ہیں۔ اور بعض نے اس کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ عادت یہ ہے کہ اونٹوں والا ان کو چراگاہ کی طرف بھیجتا ہے پس جب اتفاق کرے سوداگر کے ساتھ ایک معین دن میں اور اس کے لیے اونٹ حاضر کرے اور سوداگر کے لیے سفر کی تیاری نہ ہو تو یہ اونٹوں کو ضرور پہنچائے گا اس چیز کے لیے کہ محتاج ہے اس کی طرف چارے سے پس واقع ہوا ان کے درمیان تعارف ایک مال معین پر کہ شرط کرے اس کو تاجر اپنی جان پر جب کہ خلاف وعدہ کرے تا کہ مدد لے اس کے اونٹوں کے ساتھ چارے پر۔ اور جمہور نے کہا کہ وہ وعدہ ہے پس نہیں لازم ہے پورا کرنا اس کا۔ واللہ اعلم (فتح)

۲۵۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِّائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَّنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۲۵۳۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ننادوے نام ہیں ایک کم سو جو ان کو یاد کرلے یا اعتقاد سے یاد کر رکھے یا ان کے معنی پوچھے اور ان پر عمل کرے وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیادہ چیز سے تھوڑی چیز کا استثناء درست ہے۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْوَقْفِ

وقف میں شرط کرنے کا بیان

۲۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ بِهٖ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ. قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

۲۵۳۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خیبر میں ایک زمین پائی یعنی وہاں کی غنیمت میں سے ان کے حصے آئی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشورے کو آئے کہ اس زمین کو کیا کریں پس کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خیبر میں ایک زمین پائی ہے کہ میں نے کبھی کوئی مال نہیں پایا کہ میرے نزدیک اس زمین سے زیادہ نفیس ہو تو آپ مجھ کو اس میں کیا حکم کرتے ہیں یعنی میں چاہتا ہوں کہ اس کو اللہ کی راہ میں مقرر کروں پھر میں نہیں جانتا کہ کس طرح مقرر کروں آپ اس کا طریقہ فرمائیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو اس زمین کی اصل کو وقف کر اور اس کے حاصل کو خیرات کر تو صدقہ کیا اس کو عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر کہ نہ بیچی جائے وہ زمین اور نہ ہبہ کی جائے اور نہ میراث کی جائے اور صدقہ کیا حاصل اس کے کو فقیروں میں اور قرابتیوں میں اور غلاموں کے آزاد کرنے میں یعنی جیسے کہ زکوۃ مکاتبوں کو دیتے ہیں تا کہ بدل کتابت ادا کر کے آزاد ہوں اور اللہ کے راہ میں یعنی غازیوں اور حاجیوں کے لیے اور بیچ مسافروں کے یعنی اگرچہ گھروں میں مال رکھتے ہوں اور مہمانوں میں نہیں گناہ اس شخص پر کہ متولی اس زمین کا یعنی اس کی تدبیر کرے اور اس کا حاصل مصارف مذکورہ میں خرچ کرے یہ کہ کھائے اس میں سے موافق دستور کے یعنی بقدر قوت کے لے اور کھلائے یعنی اہل اپنے کو جو کہ مال دار ہو اس حالت میں کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کو اس کے حاصل میں سے۔ ابن سیرین نے کہا کہ غیر متمول کے معنی یہ ہیں کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْوَصَايَا — کتاب ہے بیچ بیان میں وصیتوں کے

فائدہ: وصایا وصیت کی جمع ہے۔ اور کبھی وصیت کرنے والے کے فعل پر بولی جاتی ہے اور کبھی بولی جاتی ہے اس چیز پر کہ وصیت کی جاتی ہے اس کے ساتھ مال اور عہد وغیرہ سے اور شرع میں وصیت ایک خاص عہد کا نام ہے جو منسوب ہے مابعد موت کی طرف یعنی زندگی میں کہہ جائے کہ میرے مرنے کے بعد یوں کرنا اور کبھی اس کے ساتھ احسان ہوتا ہے اور نیز شرع میں وصیت اس چیز پر بھی بولی جاتی ہے جس کے ساتھ ممنوع چیز سے زجر واقع ہو اور مامورات پر رغبت واقع ہو۔

بَابُ الْوَصَايَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.

وصیتوں کا بیان اور بیان اس حدیث کا کہ مرد کی وصیت اس کے نزدیک لکھی ہوئی ہے۔

فائدہ: نہیں واقف ہوا میں اس حدیث پر لفظ مذکورہ کے ساتھ اور شاید یہ حدیث بالمعنی مروی ہے پس تحقیق مراد مردہ مرد ہے لیکن تقیید اس کی ساتھ مرد کے باعتبار غالب کے ہے نہیں تو نہیں ہے فرق وصیت صحیحہ میں مرد اور عورت کے درمیان اور نہیں شرط ہے اس میں اسلام اور نہ ہوشیاری اور نہ خاوند کی اجازت کی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ شرط کی جاتی ہے اس کے صحیح ہونے میں عقل اور آزادی کی اور لیکن وصیت لڑکے ہوشیار کی پس اس میں اختلاف ہے۔ ابو حنیفہ اور شافعی نے اس کو منع رکھا ہے اظہر قول میں اور صحیح کہا ہے اس کو مالک اور احمد اور شافعی نے ایک قول میں ترجیح دی ہے اس کو ابن ابی عصرون وغیرہ نے اور میل کی اس کی طرف سبکی نے اور تائید کی ہے اس کی اس طرح سے کہ تہائی مال میں وارث کا حق نہیں پس نہیں کوئی وجہ منع کرنے کی وصیت کو ہوشیار لڑکے کے لیے۔ معتبر اس میں یہ ہے کہ سمجھے وہ چیز کہ وصیت کرتا ہے اس کے ساتھ۔ اور موطا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نابالغ لڑکے کی وصیت جائز رکھی۔ بیہقی نے ذکر کیا کہ شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو میں اس کا قائل ہوں اور وہ حدیث قوی ہے پس تحقیق اس کے راوی ثقہ ہیں اور اس کے لیے شاہد ہے اور قید کیا ہے امام مالک نے اس کے صحیح ہونے ساتھ اس کے جب کہ سمجھے اور نہ خلط کرے اور احمد نے اس کو سات سال کے ساتھ قید کیا ہے اور ایک روایت اس سے دس سال کی ہے۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهُ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾. ﴿جَنَفًا﴾ مَيْلًا مُتَجَانِفٌ مَّائِلٌ.

یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ لازم ہوا تم پر جب حاضر ہو کسی کو تم میں سے موت اگر کچھ مال چھوڑے کہ وصیت کرے ماں باپ کے لیے اور ناطے والوں کے موافق دستور کے ضروری ہے پرہیزگاروں پر پھر جو کوئی اس کو بدلے بعد اس کے کہ سن چکا تو اس کا گناہ انہی پر ہے جنہوں نے بدلا بے شک اللہ تعالیٰ ہے سنتا جانتا پھر جو کوئی ڈرا وصیت کرنے والے کی طرف داری سے امام بخاری نے کہا کہ جَنَفًا معنی ایک طرف جھکنا اور میل کرنا ہے اور مُتَجَانِفٌ کے معنی کہ قرآن میں واقع ہوا ہے میل کرنے والے کے ہیں۔

فائدہ: یہ جو فرمایا اِنْ تَرَكَ خَيْرًا تو یہ قول دلالت کرتا ہے اتفاق کے بعد اس پر کہ مراد خیر سے مال ہے اس پر کہ جو مال نہ چھوڑے اس لیے کہ مال کے ساتھ وصیت کرنی مشروع نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد خیر سے بہت مال ہے کہ جس کے پاس تھوڑا مال ہو اس کے لیے وصیت مستحب نہیں اور اجماع کی نقل میں نظر ہے پس ثابت زہری سے یہ ہے کہ اللہ نے وصیت کو لازم ٹھہرایا ہے خواہ مال تھوڑا ہو یا بہت۔ اور شافعیہ کے نزدیک تصریح یہ ہے کہ وصیت مستحب ہے بغیر فرق کرنے کے تھوڑے اور زیادہ مال کے درمیان۔ اور ابو الفرج سرخسی نے ان میں سے کہا ہے کہ اگر مال تھوڑا ہو اور عیال بہت ہوں تو مستحب ہے اس کو باقی رکھنا ان کے اوپر اور کبھی وصیت بغیر مال کے ہوتی ہے جیسا کہ معین کرے جو اس کے اولاد کی بھلائیوں میں دیکھے یا وصیت کرے ان کی طرف اس چیز کے ساتھ کہ وہ اس کے بعد کرے اپنے دین اور دنیا کی بھلائیوں میں اور اس کے مستحب ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں اور اختلاف ہے کہ وصیت میں مال کثیر کی حد کیا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سات سو قلیل مال ہے اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ آٹھ سو قلیل مال ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس شخص کے حق میں جس نے بہت عیال چھوڑا اور تین ہزار چھوڑے کہ یہ مال کثیر نہیں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ امر نسبتی ہے مختلف ہوتا ہے اشخاص اور احوال کے مختلف ہونے کے ساتھ۔ (فتح)

۲۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۵۳۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہے مرد مسلمان کو کہ اس کے پاس ایک چیز ہو کہ وصیت کی صلاحیت رکھتی ہو قلیل مال سے اور معاملہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ. تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سے ساتھ لوگوں کے کہ دو راتیں گذارے مگر کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہو۔

فائدہ: مسلمان کی قید باعتبار غالب کے ہے پس نہیں ہے کوئی مفہوم اس کے لیے یا اس کو رغبت دلانے کے لیے ذکر کیا تا کہ اس کے بجالانے میں جلدی ہو اس لیے کہ مشعر ہے اس کے ساتھ اسلام کی نفی کرنے سے اس کے تارک سے اور کافر کی وصیت بھی جائز ہے فی الجملہ اور ابن منذر نے اس میں اجماع حکایت کیا ہے۔ اور سبکی نے اس میں اس جہت سے بحث کی کہ وصیت مشروع ہے زیادتی کے لیے نیک عمل میں اور کافر کے لیے مرنے کے بعد کوئی عمل نہیں اور جواب دیا ہے اس نے اس کے ساتھ کہ نظر کی ہے انہوں نے کہ وصیت آزاد کرنے کی مانند ہے اور وہ صحیح ہے ذمی اور حربی سے اور یہ جو کہا کہ یبیت یعنی رات گذاری تو اس کا مفعول محذوف ہے یعنی آمنا یا ذاکرا اور ابن تین نے کہا کہ تقدیر اس کی موعوکا ہے یعنی بیمار ہوا اور پہلی تقدیر اولیٰ ہے اس لیے کہ وصیت کا استحباب بیمار کے ساتھ خاص نہیں ہاں علماء نے کہا ہے کہ نہیں ہے مستحب یہ کہ لکھے تمام چیزیں حقیر اور نہ وہ چیز کہ جاری ہوئی ہے عادت ساتھ نکلنے کے اس سے اور وفا سے اس کے لیے قریب سے۔ اور ایک روایت میں تین رات کا ذکر ہے پس ذکر دو اور تین رات کا حرج دور کرنے کے لیے ہے بہجوم شغلوں آدمی کے کہ ان کے ذکر کی طرف محتاج ہے پس فراخی کی اس کی اللہ نے یہ قدر تا کہ یاد کرے وہ چیز کہ محتاج ہے اس کی طرف اور مختلف ہونا روایتوں کا اس میں دلالت کرتا ہے کہ وہ تقریب کے لیے ہے نہ کہ حد مقرر کرنے کے لیے اور معنی یہ ہے کہ نہ گذرے اس پر زمانہ اگرچہ تھوڑا ہو مگر کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہو اور اس میں تھوڑے زمانے کے معاف ہونے کی طرف اشارہ ہے اور شاید کہ تاخیر کی تین راتیں نہایت ہیں اسی لیے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب سے میں نے حضرت ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے تب سے میں نے ایک رات نہیں کاٹی مگر کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی ہے اور دار قطنی میں یہ حدیث اس لفظ سے آئی ہے کہ نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو یہ کہ دو راتیں کاٹے مگر کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو اور اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے آیت کے ظاہر سے اوپر واجب ہونے وصیت کے اور یہی قول ہے زہری اور عطا اور ابو مجلز کا اور طلحہ بن مصرف کا اور لوگوں میں اور حکایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شافعی سے قدیم قول میں اور یہی قول ہے اسحٰق کا اور داود کا اور اختیار کیا ہے اس کو ابو عوانہ اور ابن جریر نے اور اور لوگوں نے اور ابن عبد البر اور اور لوگوں نے۔ اور ابن عبد البر نے کہا کہ وصیت کے نہ واجب ہونے پر اجماع ہو چکا ہے سوائے اس شخص کے جس نے خلاف کیا اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کہا ہے اس نے اور استدلال کیا گیا ہے نہ واجب ہونے کے معنی کے اعتبار سے اس لیے کہ اگر وصیت نہ کرتا تو اس کا تمام مال اس کے وارثوں میں تقسیم کیا جاتا یعنی اس کا تقسیم کرنا بالا جماع جائز ہے پس اگر وصیت واجب ہوتی تو البتہ نکالا جاتا اس کے مال سے ایک حصہ جو وصیت کے قائم مقام ہوتا اور آیت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مال اولاد کا تھا اور وصیت ماں باپ کے لیے تھی تو منسوخ کیا اللہ نے اس سے جو چاہا اور ہر ایک کے لیے ماں باپ سے چھٹا حصہ ٹھہرایا۔ اور جو وصیت کو واجب کہتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ جو چیز منسوخ ہوئی ہے وہ وصیت والدین اور قرابت والوں کے لیے ہے جو وارث ہوتے ہیں اور زیادہ جو وارث نہیں ہوتا پس نہیں آیت میں اور نہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر میں وہ چیز کہ تقاضہ کرے اس کے منسوخ ہونے کا اس کے حق میں اور جو واجب ہونے کا قائل نہیں وہ حدیث کا یہ جواب دیتا ہے کہ مراد ما حق امرء سے احتیاط ہے اس لیے کہ کبھی اچانک موت آجاتی ہے اور وہ بغیر وصیت کے ہوتا ہے اور نہیں لائق ہے مسلمان کو کہ غافل ہو جائے موت کی یاد سے اور تیاری سے اس کے لیے اور یہ شافعی سے مروی ہے اور اس کے غیر نے کہا کہ حق کے معنی لغت میں شئی ثابت ہے اور بولا جاتا ہے شرعا اس چیز پر کہ ثابت ہو اس کے ساتھ حکم اور حکم ثابت عام ہے اس سے کہ واجب ہو یا مستحب اور حق کا لفظ مباح پر بھی بولا جاتا لیکن بہت کم یہ بات قرطبی نے کہی ہے پس اگر مقترن ہو اس کے ساتھ علی یا مانند اس کی تو ہوگا ظاہر وجوب میں نہیں تو احتمال پر ہے اور بنا بر اس تقدیر کے پس نہیں حجت ہے اس حدیث میں اس شخص کے لیے جو واجب ہونے کا قائل ہے بلکہ مقترن ہوا ہے یہ حق ساتھ اس چیز کے کہ دلالت کرے مستحب ہونے پر اور وہ تفویض کرنا وصیت کا ہے وصیت کرنے والے کے ارادے کی طرف جس جگہ کہ کہا کہ اس کے لیے کوئی چیز ہو کہ اس میں وصیت کرنے کا ارادہ کرے پس اگر وصیت واجب ہوتی تو اس کو اس کے ارادے کے ساتھ معلق نہ کرتے اور جس روایت میں لا یحل کا لفظ آیا ہے تو احتمال ہے کہ اس کے راوی نے اس کو بالمعنی ذکر کیا ہو اور ارادہ کیا ہو ساتھ حلت کے ثبوت جواز کا ساتھ معنی اعم کے کہ داخل ہوتا ہے نیچے اس کے واجب اور مستحب اور مباح اور جو وصیت کے واجب ہونے کے قائل ہیں وہ آپس میں بھی مختلف ہیں پس اکثر کا تو یہ مذہب ہے کہ وہ فی الجملہ واجب ہے۔ اور طاؤس اور قتادہ اور حسن اور جابر بن زید سے اور اور لوگوں سے روایت ہے کہ خاصہ اور نہیں واجب ہے قرابتیوں کے لیے جو وارث نہیں ہوتے روایت کی یہ حدیث ابن جریر وغیرہ نے ان سے کہتے ہیں پس اگر غیر قرابتیوں کے لیے وصیت کرے تو وہ جاری نہیں ہوتی اور روکی جائے گی کل تہائی طرف قرابتیوں کے اور یہ قول طاؤس کا ہے اور حسن اور جابر بن زید نے کہا کہ تہائی کی دو تہائی اور قتادہ نے کہا کہ تہائی کی تہائی اور قوی تر اس چیز کا کہ رد کیا جاتا ہے اوپر ان کے وہ چیز کہ حجت پکڑی ہے ساتھ اس کے شافعی نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بیچ قصے اس شخص کے جس نے اپنے مرنے کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کیے تھے اور ان کے سوائے اس کے پاس اور کچھ مال نہ تھا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ﷺ نے ان کو بلایا اور ان کے تین حصے کیے سو دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکھا پس ٹھہرایا اس کے آزاد کرنے کو بیماری میں وصیت ۔اور اگر کوئی کہے کہ شاید وہ معتق کے قرابتی تھے تو جواب اس کا یہ ہے کہ وہ قرابتی نہ تھے اس لیے کہ عرب کی عادت نہ تھی کہ مالک ہوں اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے درمیان قرابت ہو اور سوائے اس کے نہیں کہ مالک ہوتے تھے اس شخص کے کہ اس کے لیے قرابت نہ ہو یا عجم میں سے ہو پس اگر قرابت کے لیے وصیت باطل ہوتی تو البتہ باطل ہوتی ان کے حق میں اور یہ استدلال قوی ہے اور نقل کیا ہے ابن منذر نے ابو ثور سے کہ وجوب وصیت سے مراد آیت اور حدیث میں خاص ہے اس شخص کے ساتھ جس پر حق شرعی ہو خوف کرے یہ کہ مالک کو نہ پہنچے اگر نہ وصیت کرے اس کے ساتھ مانند امانت کی اور قرض اللہ کا اور آدمی کی اور دلالت کرتا ہے قید کرنا آپ کا ساتھ قول اپنے کے کہ اس کے لیے کوئی چیز ہو کہ اس میں وصیت کا ارادہ کرتا ہو اس لیے کہ اس میں اشارہ ہے اس کے قادر ہونے کی طرف اس کے دینے پر فی الحال اگرچہ مہلت کے ساتھ ہو پس جب ارادہ کرے گا پھر اس کو جائز ہو گا اور حاصل اس کا جمہور کے قول کی طرف پھرتا ہے کہ وصیت فرض عین نہیں اور فرض عین تو نکلنا ہے حقوق سے کہ واجب ہیں غیر کے لیے برابر ہے کہ تنجیز کے ساتھ ہو یا وصیت کے ساتھ اور محل واجب ہونے وصیت کا تو صرف اس صورت میں ہے کہ جب کہ عاجز ہو تنجیز اس چیز کے سے کہ اس پر ہے یعنی اس کو سر دست نہ دے سکتا ہو اور نہ جانتا ہو اس کو غیر اس کا ان لوگوں میں سے کہ ثابت ہوتا ہے حق اس کی گواہی سے پس لیکن اگر قادر ہو یا اس کا غیر اس کو جانتا ہو تو واجب نہیں اور معلوم ہوا مجموع اس چیز کے سے کہ جو ذکر کیا ہم نے کہ وصیت کبھی واجب ہوتی اور کبھی مستحب اس شخص کے حق میں جو کثرت ثواب کی امید رکھے اور مکروہ ہے اس کے عکس میں اور مباح ہے اس کے حق میں کہ اس میں دونوں امر برابر ہوں اور حرام ہے اس صورت میں جب کہ اس میں ضرر ہو جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہو چکا ہے کہ وصیت میں ضرر پہنچانا کبیرہ گناہوں سے ہے روایت کی یہ حدیث نسائی وغیرہ نے اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور حجت پکڑی ہے ابن بطال نے تابع ہونے کی وجہ سے غیر کے اس کے ساتھ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وصیت نہیں کی پس اگر وصیت واجب ہوتی تو اس کو ترک نہ کرتے اور حالانکہ وہ حدیث کے راوی ہیں اور تعاقب کیا گیا ہے اس کا اس طرح سے کہ اگر یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہو تو اعتبار اس چیز کا ہے کہ اس نے روایت کی نہ اس کی رائے کا علاوہ ازیں اس سے صحیح مسلم میں جیسا کہ گذر چکا یہ ہے کہ میں نے کوئی رات نہیں کاٹی مگر کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہے ۔اور جس نے حجت پکڑی ہے کہ اس نے وصیت نہیں کی تو اس نے اس روایت پر اعتماد کیا ہے جو ایوب نے نافع سے روایت کی ہے کہ مرض الموت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کیا تو وصیت نہیں کرتا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رہا میرا مال پس اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ میں اس میں کیا کرتا تھا اور رہا میرا گھر پس میں نہیں چاہتا کہ میری اولاد کو کوئی اس میں شریک ہو اور اس کی سند صحیح ہے اور دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ یہ اس پر محمول ہے کہ وہ وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور اس کی خبر گیری کرتے تھے پھر ان کا یہ حال ہوا کہ جس چیز کے متعلق وصیت کرتے تھے اس کو فی الحال جاری کرنا شروع کیا اور اسی طرح اشارہ ہے اس کے قول کے ساتھ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ میں اس میں کرتا تھا اور شاید اس کا باعث یہ حدیث ہوئی جوان سے رقاق میں آئے گی کہ جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر پس جب جس چیز کے صدقہ کا ارادہ کرتے تھے اس کو فی الحال جاری کرنے لگے اور اسی وقت صدقہ کر دیا اور نہ محتاج ہوا طرف تعلیق کی اور وصایا میں آئے گا کہ اس نے اپنے بعض گھر وقف کر دیئے تھے اور ساتھ اس کے حاصل ہو گی توفیق، واللہ اعلم۔ اور استدلال کیا گیا حضرت ﷺ کے قول سے مکتوبۃ عندہ اوپر جائز ہونے اعتماد کے کتابت اور خط پر اگرچہ نہ مقترن ہوں ساتھ گواہی کے۔ اور خاص کیا ہے احمد اور محمد بن نصر نے شافعیہ سے اس کو ساتھ وصیت کے حدیث کے ثابت ہونے کی وجہ اس کے بارے میں سوائے اور احکام کے۔ اور جمہور نے جواب دیا ہے کہ ذکر کی گئی کتابت اس چیز کے لیے کہ اس میں ہے ضبط مشہود بہ ہے کہتے ہیں معنی اپنے پاس وصیت لکھ رکھنے کا یہ ہے کہ اس کی شرط سے یعنی گواہی کے ساتھ اور محب طبری نے کہا کہ اس میں شرط کا مقدر کرنا بعید ہے اور جواب دیا گیا اس کے ساتھ کہ استدلال کیا ہے انہوں نے گواہ بنانے کی شرط پر خارجی امر کے ساتھ اللہ کے قول کی مانند شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ پس اللہ تعالیٰ کا قول دلالت کرتا ہے اوپر اعتبار گواہ کرنے کے وصیت میں اور قرطبی نے کہا کہ ذکر کتابت کا مبالغہ ہے بیچ زیادہ کرنے مضبوطی کے نہیں تو جس وصیت میں گواہی ہو اس پر سب کا اتفاق ہے اگرچہ لکھی نہ ہو اور استدلال کیا گیا ہے حضرت ﷺ کے قول کے ساتھ کہ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ اس پر کہ وصیت جاری ہوتی ہے اگرچہ اس کے صاحب کے پاس ہو اور اس کو اپنے غیر کے حوالے نہ کیا ہو اور اسی طرح اگر اس کو اپنے غیر کے نزدیک رکھا ہو اور اس کو پھیر لیا ہو اور اس حدیث میں منقبت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اس کے جلدی کرنے کی وجہ سے شارع کا قول بجالانے میں اور اس کے ہمیشگی کرنے پر اس کے اوپر اور اس میں رغبت دلانی ہے موت کی تیاری کے لیے اور احتراز کیا پہلے موت کے اس لیے کہ آدمی نہیں جانتا کہ کب اچانک اس کو موت پکڑ لے اس لیے کہ کوئی وقت نہیں جو فرض کیا جائے مگر کہ اس میں ایک بڑی جماعت مر گئی اور ہر ایک بعینہ جائز ہے کہ فی الحال مر جائے۔ پس لائق ہے یہ کہ ہو تیاری کرنے والا اس کے لیے پس لکھے اپنی وصیت کو اور اس میں وہ چیز جمع کرے کہ اس کے لیے حاصل ہو ساتھ اس کے ثواب اور دور ہو اس سے گناہ اللہ کے حقوق سے اور بندوں کے حقوق سے۔ اور استدلال کیا گیا ہے حضرت ﷺ کے قول کے ساتھ کہ اس کے لیے کوئی چیز ہو اوپر صحیح ہونے وصیت کے ساتھ منافع کے یعنی مثلا اس چیز کے منافع اللہ کی راہ میں دیئے جائیں اور یہی قول ہے جمہور کا اور منع کیا ہے اس کو ابن ابی لیلیٰ اور ابن شبرمہ اور داود اور اس کے تابعداروں نے اور اختیار کیا ہے اس کو ابن عبد البر نے۔ اور اس حدیث میں وصیت پر رغبت دلانی ہے اور اس کا اطلاق تندرست آدمی کو بھی شامل ہے لیکن سلف نے خاص کیا ہے اس کو بیمار کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حدیث میں تو اس کو مقید نہیں کیا عادت کے موافق ہونے کی وجہ اس کے ساتھ۔ اور حضرت ﷺ کا قول مکتوبة عام ہے اس سے کہ اپنے خط سے ہو یا غیر کے خط سے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ ضروری کاموں کو لکھنے سے ضبط کیا جائے اس لیے کہ وہ یادداشت سے زیادہ تر ثابت ہے۔ (فتح)

٢٥٣٤۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِيْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا أَمَةً وَّلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَآءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

۲۵۳۴۔ عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے ختن (عورت کی طرف سے رشتہ دار) جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث (حضرت ﷺ کی بیوی) کے بھائی سے روایت ہے کہ نہیں چھوڑا حضرت ﷺ نے اپنے مرنے کے وقت کوئی درہم اور نہ دینار اور نہ غلام اور نہ لونڈی اور نہ کوئی اور چیز مگر خچر سفید اور اپنے ہتھیار اور زمین کہ اس کو صدقہ کیا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ نہ غلام نہ لونڈی تو مراد اس سے یہ ہے کہ غلامی کی حالت میں نہ چھوڑے۔ پس اس میں دلالت ہے اس پر کہ جو تمام حدیثوں میں حضرت ﷺ کے غلاموں کا ذکر آیا ہے تو وہ یا تو مر گئے تھے اور یا آپ نے ان کو آزاد کر دیا تھا اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر آزاد ام ولد کے بنا بر اس کے کہ ماریہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ماں حضرت ﷺ کے بعد زندہ رہی اور جو کہتا ہے کہ وہ حضرت ﷺ کی زندگی میں مر گئی تھی تو اس میں حجت نہیں اور ایک روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ نہیں چھوڑا حضرت ﷺ نے کوئی درہم اور نہ دینار اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی کسی چیز کے ساتھ۔ اور ابن منیر نے کہا کہ باب کی کل حدیثیں ترجمہ کے مطابق ہیں مگر عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کے مطابق نہیں پس اس میں وصیت کا ذکر نہیں لیکن صدقہ مذکورہ احتمال ہے کہ ہو اس سے پہلے اور احتمال ہے کہ اس کے ساتھ وصیت کی ہو پس مطابق ہو گئی حدیث ترجمے کے اس حیثیت سے اور ظاہر ہوتی ہے یہ بات کہ مطابقت دونوں احتمالات پر حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ آپ نے زمین کی منفعت کو صدقہ کیا پس ہوا حکم اس کا حکم وقف کا اور وہ اس صورت میں وصیت کے معنی میں ہے اس کے باقی رکھنے کے لیے موت کے بعد۔ اور شاید بخاری نے قصد کیا ہے اس چیز کا کہ واقع ہوئی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں جو عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مانند ہے اور وہ اس کی نفی کرتی ہے کہ حضرت ﷺ نے وصیت نہیں کی۔

٢٥٣٥۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا

۲۵۳۵۔ طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصٰى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوْا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ.

اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی تو اس نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں پر کس طرح وصیت لازم ہوئی یا ان کو وصیت کا کس طرح حکم ہوا اس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت کی کہ اس کے ساتھ عمل کیا جائے اور اس کے ساتھ تمسک کیا جائے۔

فائدہ: یہ جو اس نے کہا کہ وصیت نہیں کی تو اسی طرح جواب دیا اور شاید اس نے سمجھا کہ سوال ایک خاص وصیت کے متعلق ہے پس اسی لیے جائز ہوئی اس کی نفی یہ مراد نہیں کہ اس نے مطلق وصیت کی نفی کی ہے اس لیے کہ اس نے اس کے بعد ثابت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت کی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں کی اور اس کے ساتھ تمام ہو گیا اعتراض یعنی کس طرح حکم ہوا مسلمانوں کو وصیت کا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کیا۔ امام نووی نے کہا کہ شاید ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تہائی مال کے ساتھ وصیت نہیں کی اس لیے کہ آپ نے اپنے بعد مال نہیں چھوڑا۔ اور رہی زمین پس اس کو اپنی زندگی میں وقف کر دیا تھا اور رہے ہتھیار اور خچر اور اس کی مانند پس تحقیق خبر دی آپ نے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا یعنی تمام آپ کا مال جو آپ کے پیچھے رہے گا وہ صدقہ ہے پس نہ باقی رہی اس کے بعد وہ چیز کہ وصیت کریں اس کے ساتھ مالیت کی جہت سے اور رہی وصیتیں بغیر اس کے تو ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے ان کی نفی کا ارادہ نہیں کیا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کی طرف وصیت نہیں کی جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث آئندہ میں اس کی تصریح واقع ہوئی ہے اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں قرینہ تھا جو مشعر تھا سوال خاص کرنے کو ساتھ بالخلافۃ وصیت کے بارے میں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن حبان نے روایت کی ہے یہ حدیث ایسے الفاظ کے ساتھ کہ دور کرتا ہے اشکال کو پس کہا کہ کسی نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی ہے تو اس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز نہیں چھوڑی جس میں وصیت کرتے اس نے کہا کہ لوگوں کو وصیت کا حکم کیوں کیا اور خود وصیت نہیں کی اس نے کہا کتاب اللہ کی وصیت کی اور قرطبی نے کہا کہ طلحہ کا استبعاد ظاہر ہے اس لیے کہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کلام کو مطلق چھوڑا پس اگر کوئی چیز معین مراد ہوتی تو اس کو خاص کرتے پس اعتراض کیا اس نے اس پر اس طرح سے کہ اللہ نے مسلمانوں پر وصیت لازم کی اور ان کو اس کا حکم ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کیوں نہیں کیا پس جواب دیا اس نے ساتھ اس چیز کے جو دلالت کرتی ہے کہ اس نے تقیید کی جگہ اطلاق کیا اور یہ مشعر ہے کہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ دونوں اعتقاد رکھتے تھے کہ وصیت واجب ہے اور یہ جو ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ تو شاید یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشارہ ہے اس حدیث کی طرف کہ میں نے تم میں وہ چیز چھوڑ دی ہے کہ اگر تم اس کو پکڑو گے تو گمراہ نہ ہو گے اور مگر جو صحیح ہو چکا ہے مسلم وغیرہ میں کہ حضرت ﷺ نے اپنے مرنے کے وقت تین چیزوں کی وصیت کی ایک یہ کہ عرب کے جزیرے میں دو دین باقی نہ رہیں اور ایک روایت میں ہے کہ نکالو یہود کو عرب کے جزیرے سے دوسری یہ کہ فرمایا کہ سلوک کیا کرنا ایلچیوں سے جیسا کہ میں ان سے سلوک کیا کرتا تھا اور تیسری چیز کو ذکر نہیں کیا اور اسی طرح ثابت ہوا ہے نسائی میں کہ آخر اس چیز کا کہ کلام کی اس کے ساتھ حضرت ﷺ نے یعنی بوقت موت وہ نماز تھی اور لونڈیاں اور سوائے ان کے اور حدیثوں سے کہ ممکن ہے حصر کرنا ان کا ساتھ تتبع کے پس ظاہر یہ ہے کہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی مراد ان کی نفی کرنی نہیں اور شاید کہ اقتصار کیا حضرت ﷺ نے وصیت پر کتاب اللہ کے ساتھ اس لیے کہ وہ اعظم اور اہم ہے اور اس لیے کہ اس میں بیان ہے ہر چیز کا یا تو بطور نص کے یا بطور استنباط کے پس جب تابع ہوں گے لوگ اس چیز کے کہ قرآن میں ہے تو عمل کریں گے ہر اس چیز پر کہ جس کا حکم کیا ان کو حضرت ﷺ نے اس آیت کی وجہ سے کہ جو تم کو رسول دے سو لے لو یا اس وقت وصیتوں مذکورہ سے اس کو کوئی چیز یاد نہ ہو گی یا یہ بات کہنے کے وقت اس کو یاد نہ ہو گی اور اولیٰ یہ ہے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مراد ساتھ نفی کے نفی خلافت کی وصیت کی ہے یا مال کی وصیت ہو اور جائز ہے مطلق نفی کرنا۔ رہی پہلی صورت میں پس ساتھ قرینہ حال کے اور رہی دوسری صورت پس اس لیے کہ وہ عرف میں متبادر ہے۔ (فتح)

۲۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوْا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلٰى صَدْرِيْ أَوْ قَالَتْ حَجْرِيْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِيْ حَجْرِيْ فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَمَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ.

۲۵۳۶۔ اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے وصی تھے یعنی حضرت ﷺ نے ان کو خلافت کی وصیت کی تھی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ نے کب اس کو وصیت کی اور حالانکہ میں نے حضرت ﷺ کو تکیہ دیا ہوا تھا اپنے سینے سے یا کہا اپنی گود سے تو حضرت ﷺ نے ایک طشت منگوایا اور حالانکہ جھک گئے تھے میری گود میں یعنی بسبب بے جان ہونے کے تو میں نے معلوم نہ کیا کہ حضرت ﷺ فوت ہو گئے یعنی اس وقت تک تو میری گود میں تھے کہ آپ نے جان دی پس نہیں میں جانتی کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو کب وصیت کی۔

فائدہ: قرطبی نے کہا کہ شیعہ نے حدیثیں وضع کیں تھیں کہ حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت کی وصیت کی ہے سو رد کیا ان پر اصحاب کی ایک جماعت نے اس بات پر اور اس طرح جو ان کے پیچھے ہیں۔ پس بعض اس میں وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز ہے کہ استدلال کیا اس کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور بعض اس سے یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ مرتضیٰ نے اس چیز کا اپنی جان کے لیے دعویٰ نے کیا اور نہ پیچھے اس کے کہ خلیفہ ہوئے اور نہ ذکر کیا اس کو کسی نے اصحاب رضی اللہ عنہم سے وثیقہ کے دن اوران لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کو عیب لگایا اور ان کی شان گھٹائی اس لیے کہ قصد کیا انہوں نے اس کی تعظیم کو اس لیے کہ منسوب کیا انہوں نے اس کو باوجود بڑی شجاعت اور بڑی بہادری کے طرف مداہنت .اور تقیہ کی یعنی کہا کہ علی رضی اللہ عنہ مرتضیٰ نے تقیہ کی وجہ سے یہ بات کہی تھی اور منسوب کیا ان کو منہ پھیرنے کی طرف طلب حق سے باوجود ان کے قادر ہونے کے اس پر۔اور اس کے غیر نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ لوگوں نے ذکر کیا نزدیک عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں علی رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت کی وصیت کی ہے پس اس لیے جائز ہوا اس کو انکار کرنا اس سے اور سند پکڑی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ملازمت کی وجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی مرض الموت میں یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں آپ کا انتقال ہوا اور نہ واقع ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز اس قسم کی یعنی خلافت کی وصیت سے علی رضی اللہ عنہ کے لیے پس جائز ہوئی عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی نفی کرنی اس کے ہونے کی وجہ سے منحصر مجلسوں معین میں کہ نہ غائب ہوئی عائشہ رضی اللہ عنہا کسی چیز میں ان سے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور آپ نے کوئی وصیت نہ کی۔اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہ کیا۔اور روایت کی امام احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں کہ جب جنگ جمل کے دن علی رضی اللہ عنہ غالب ہوئے تو کہا کہ اے لوگو نہیں وصیت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت میں کچھ بھی آخر حدیث تک اور لیکن خلافت کے سوائے اور وصیتیں پس وارد ہوئیں ہیں کئی حدیثوں میں کہ جمع ہوئی ہیں اس سے کئی چیزیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ جو احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جس بیماری میں آپ کا انتقال ہوا اس میں آپ نے فرمایا کہ سونے کے ٹکڑے کو کیا ہوا میں نے کہا کہ میرے پاس ہے فرمایا کہ اس کو اللہ کے راستے میں خرچ کر ڈال۔اور ایک روایت میں عبداللہ بن عقبہ سے روایت ہے کہ نہیں وصیت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرنے کے وقت مگر تین چیزوں کی ہر ایک کے لیے داریین اور رہاویین اور اشعریین سے سو وسق اناج خیبر سے اور یہ کہ نہ چھوڑے جائیں عرب کے جزیرے میں دو دین اور یہ کہ جاری کی جائے جماعت اسامہ رضی اللہ عنہ کی اور مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں تین چیزوں کی وصیت کرتا ہوں یہ کہ سلوک کرو ایلچیوں سے جیسے کہ میں ان سے سلوک کیا کرتا تھا اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ میں کتاب اللہ کی وصیت کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ مرنے کے وقت اکثر وصیت آپ کی نماز کی تھی اور لونڈیوں کی یعنی ان سے سلوک کرنا اور نسائی میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے فسادوں سے ڈرایا اپنی مرض الموت میں اور لازم پکڑنے جماعت کے اور کہا ماننے کے اور واقدی نے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وصیت کرتا ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو کہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔اور طبرانی نے اوسط میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کی ہے کہ مرض الموت میں لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ ہم کو وصیت کیجیے فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں ساتھ پہلے مہاجرین کے اور ان کی اولاد کے بارے میں اور جو ان کے بعد ہیں یعنی ان کے ساتھ نیکی کرنے کی اور اس حدیث کی سند میں وہ شخص ہے کہ اس کا حال معلوم نہیں اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو نہلاؤ مجھے سات مشکوں کے ساتھ غرس کے کنویں سے اور وہ کنواں قبا میں تھا اور اس سے پانی پیا کرتے تھے اور بزار کی سند میں ہے کہ میں وصیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھیں مجھ پر ہاتھ کھلے چھوڑ کر بغیر امام کے یہ حدیث ضعیف ہے اور رافضیوں کی جھوٹی بناوٹی حدیثوں سے ہے جو کہ روایت کی کثیر بن یحییٰ نے ابو عوانہ سے اس نے اجلح سے اور اس نے زید بن علی بن حسین سے کہ جب وہ دن ہوا جس میں آپ نے انتقال فرمایا پس ذکر کیا دراز قصہ اس کے بارے میں پس علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا اٹھ کھڑی ہوئی پس جھکے حضرت ﷺ پر پس خبر دی اس کو ساتھ ہزار باب کے یعنی دروازے کے جو قیامت سے پہلے ہوگا کھولا جائے گا ہر دروازے سے ہزار دروازہ اور یہ حدیث مرسل ہے یا معضل ہے۔ (فتح)

بَابُ أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ .

باب ہے اس بیان میں کہ اگر اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ مانگیں لوگوں سے ہتھیلی پھیلا کر۔

فائدہ: اسی طرح اقتصار کیا لفظ حدیث پر پس باب باندھا اس کے ساتھ۔ اور شاید اس نے اشارہ کیا ہے کہ جس شخص کے پاس مال تھوڑا ہو تو نہیں ہے مستحب اس کے لیے وصیت جیسا کہ پہلے گذر چکا۔ (فتح)

۲۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي وَ أَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوْتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ عَفْرَآءَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ

۲۵۳۷۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا اور حضرت ﷺ میری خبر پوچھنے کو آئے اور حالانکہ میں مکے میں تھا یعنی حجۃ الوداع میں اور حضرت ﷺ برا جانتے تھے یہ کہ مرے اس زمین میں جس سے ہجرت کی ہو تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے عفراء کے بیٹے پر میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میں اپنے کل مال کی وصیت کرتا ہوں یعنی اپنا کل مال خیرات کرتا ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ دو تہائی مال کی وصیت کروں تو حضرت ﷺ نے فرمایا نہیں پھر میں نے کہا کہ آدھے مال کی وصیت کروں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ تہائی مال کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسَ فِيْ أَيْدِيْهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةُ الَّتِيْ تَرْفَعُهَا إِلٰى فِيْ امْرَأَتِكَ وَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ.

وصیت کروں فرمایا ہاں تہائی کی وصیت کر اور تہائی بھی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ ان کو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہاتھ پھیلا کر اور تحقیق جب تو کچھ خرچ کرے گا تو وہ صدقہ ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ جس کو اپنی بی بی کے منہ میں ڈالے گا یعنی اس کا بھی تجھ کو ثواب ملے گا اور عنقریب ہے کہ اللہ تجھ کو اس بیماری سے اٹھائے یعنی تیری زندگی دراز ہوگی (اور اسی طرح اتفاق ہوا کہ سعد رضی اللہ عنہ اس کے بعد پچاس برس تک جیتے رہے) یہاں تک کہ نفع پائیں گے تجھ سے بہت لوگ اور ضرر پائیں گے تجھ سے اور لوگ اور اس دن اس کی ایک بیٹی کے سوا اور کچھ اولاد نہ تھی۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ تعبیر کی حضرت ﷺ نے وارثوں کے ساتھ اور نہ فرمایا کہ اگر تو اپنی بیٹی کو چھوڑے باوجود اس کے کہ نہ تھی اس کے لیے اس دن مگر ایک بیٹی۔ اس لیے کہ وارث اس وقت متحقق نہ ہوئے تھے اس لیے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی تھی بنا بر اپنے مرنے اس بیماری میں اور باقی رہنے بیٹی کے اس کے بعد تا کہ وہ اس کی وارث ہو اور یہ بھی جائز تھا کہ وہ اس سے پہلے مرجائے سو جواب دیا حضرت ﷺ نے کلی کلام کے ساتھ ہر حالت کے لیے اور وہ وَرَثَتَكَ ہے اور نہ خاص کیا بیٹی کو اس کے غیر سے اور یہ جو فرمایا کہ جب تو کچھ خرچ کرے الخ تو ایک روایت میں اس کے بدلے یہ ہے کہ جو کچھ تو خرچ کرے گا اللہ کی رضامندی کے لیے اس کا ضرور ثواب پائے گا یہ روایت مقید ہے اللہ کی رضامندی کے ساتھ۔ اور متعلق کیا ثواب کے حاصل ہونے کو اس کے ساتھ اور یہ معتبر ہے اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ واجب کا ثواب نیت سے زیادہ ہوتا ہے اس لیے کہ بیوی پر خرچ کرنا واجب ہے اور اس کے فعل میں ثواب ہے سو جب اس کے ساتھ اللہ کی رضامندی کی نیت کرے تو اس کا ثواب اس کے ساتھ زیادہ ہوگا یہ بات ابن ابی حمزہ نے کہی اور نفقہ کے ساتھ تنبیہ کی اس کے غیر پر وجوہ احسان اور نیکی سے اور یہ جو کہا کہ جو کچھ تو خرچ کرے گا الخ تو وہ وجہ تعلق اس قول کی ساتھ قصے وصیت کے یہ ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کا سوال مشعر ہے اس کے ساتھ کہ اس نے بہت ثواب لینے کی رغبت کی سو جب حضرت ﷺ نے اس کو تہائی پر زیادہ کرنے سے منع کیا تو اس کو بطور تسلی کے فرمایا کہ جو کچھ کہ تو اپنے مال میں کرے صدقہ حاضر سے اور نفقہ سے اگرچہ واجب ہو تو اس کا ثواب پائے گا جب کہ تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہے گا۔ اور شاید خاص کیا ہے عورت کو ذکر کے ساتھ اس لیے کہ اس کا نفقہ ہمیشہ جاری رہتا ہے بخلاف اس کے غیر کے۔ ابن دقیق العید نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ خرچ کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ثواب مشروط ہے نیت کے صحیح ہونے کے ساتھ اور اللہ کی رضامندی چاہنے کے ساتھ۔ اور یہ مشکل ہے جب کہ عارض ہو اس کو مقتضی شہوت کا پس تحقیق نہیں حاصل ہوتی غرض ثواب سے یہاں تک کہ اس کے ساتھ اللہ کی رضامندی چاہے اور پہلے گذر چکی ہے تخلیص اس مقصود کی اس چیز سے کہ ملے اس کو اور کبھی اس میں اس پر دلیل ہوتی ہے کہ واجب جب ادا کیا جائے اوپر قصد ادا واجب کے اللہ کی رضامندی چاہنے کے لیے تو اس پر اس کو ثواب ملتا ہے پس تحقیق قول آپ کا حَتّٰی مَا تَجْعَلَ فِیْ فِی امْرَاَتِكَ نہیں تخصیص ہے اس کے لیے غیر واجب کے ساتھ اور اس جگہ لفظ حتی کا تقاضہ کرتا ہے مبالغہ کا ثواب حاصل کرنے میں بہ نسبت معنی کے۔ اور یہ جو کہا کہ نفع پائیں گے تجھ سے بہت لوگ الخ تو مراد اس سے یہ ہے کہ فائدہ پائیں گے تجھ سے مسلمان غنیموں کے ساتھ اس چیز پر کہ جو فتح کرے گا اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ پر کافروں کے شہروں کو اور تیرے ہاتھ سے ضرر پائیں گے وہ کافر جو تیرے ہاتھ سے ہلاک ہوں گے۔ اور یہ جو کہا کہ اس دن اس کی صرف ایک بیٹی تھی اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں وارث بنتی میری مگر ایک بیٹی اور نووی وغیرہ نے کہا کہ اس کا معنی یہ ہیں کہ نہیں وارث ہوتی مجھ کو اولاد سے یا خاص وارثوں سے یا عورتوں سے نہیں تو سعد رضی اللہ عنہ کے لیے عصبے تھے اور وہ بہت تھے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں وارث ہے مجھ کا کوئی اصحاب فروض اور اس حدیث میں کئی فائدے ہیں سوائے اس کے جو پہلے گزرے ہیں بیمار کی زیارت کا مشروع ہونا امام کے لیے اور جو اس سے کم ہو اور موکد ہوتی ہے ساتھ سخت ہونے بیماری کے اور یہ کہ مستحب ہے رکھنا ہاتھ کا بیمار کے ماتھے اور اس کے منہ پر اور بیمار عضو پر ہاتھ پھیرنا اور کشادگی کرنی اس کے لیے اس کی زندگی کے دراز ہونے میں اس لیے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے ماتھے پر رکھا پھر میرے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ الٰہی شفا بخش سعد کو اور اس کی ہجرت پوری کر پس ہمیشہ میں آپ کے ہاتھ کی سردی پاتا رہا اور یہ کہ جائز ہے خبر دینی بیمار کی اپنی بیماری کی شدت کے ساتھ اور قوت دکھ اپنے کے جب کہ نہ مقترن ہو اس کے ساتھ کوئی چیز کہ منع ہے یا مکروہ ہے نہ راضی ہونے سے ساتھ اللہ کی قضا کے بلکہ جس جگہ یہ ہو دعا کے چاہنے کے لیے یا دوا کے اور بہت وقت مستحب ہوتا ہے۔ اور یہ کہ یہ نہیں منافی ہے متصف ہونے صبر محمود کے ساتھ اور جب کہ یہ بیماری کے درمیان جائز ہے تو تندرستی کے بعد خبر دینی بطریق اولیٰ جائز ہوگی اور یہ کہ اعمال نیکی اور بندگی کے جب کہ ہو اس سے وہ چیز کہ نہیں ممکن ہے تدارک اس کا تو قائم ہوتا ہے اس کا غیر ثواب میں اس کی جگہ اور بہت وقت اس پر زیادہ ہوتا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے خوف کیا یہ کہ مرے اس گھر میں جس سے اس نے ہجرت کی پس فوت ہو اس سے بعض ثواب اس کی ہجرت کا پر خبر دی اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ کہ اگر اپنی ہجرت کی جگہ سے متخلف رہا اور پس عمل کیا کوئی نیک عمل حج یا جہاد وغیرہ تو ہوگا اس کے لیے ثواب بدلے اس چیز کے کہ فوت ہوا ہے اس سے اور جہت سے اور یہ کہ جائز ہے جمع کرنا مال کا اس لیے کہ تنوین اس کے قول میں و انا ذو مال کثرت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے ہے اور اس کے بعض طرق میں صریح واقع ہوا ہے کہ میں بہت مال دار ہوں ۔ اور اس حدیث میں رغبت دلانی ہے صلہ رحمی اور احسان کرنے پر قرابت داروں کی طرف اور یہ کہ قریب ناتے دار کے ساتھ سلوک کرنا افضل ہے بعید کے ساتھ سلوک کرنے سے اور خرچ کرنے سے نیکی کی راہوں میں اس لیے کہ مباح امر میں جب اللہ کی رضامندی کا قصد کرے تو وہ بندگی ہو جاتی ہے اور تحقیق تنبیہ کی اس پر ساتھ اقل حظوظ دنیاوی عادی کے اور وہ رکھنا لقمہ کا ہے اپنی بی بی کے منہ میں اس لیے کہ نہیں ہوتا ہے یہ اکثر اوقات مگر وقت ملاعبت اور کھیل کے اور باوجود اس کے پس اس کے فاعل کو ثواب ملتا ہے جب کہ اس کے ساتھ قصد صحیح ہو پس کس طرح ہے اس چیز کے ساتھ کہ وہ اس سے اوپر ہے اور اس میں یہ ہے کہ منع ہے نقل کرنا مردے کا ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف اس لیے کہ اگر یہ امر جائز ہوتا تو البتہ حکم کرتے حضرت ﷺ نقل کرنے کا سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے۔ خطابی نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو تو جائز ہے اس کو وصیت کرنی تہائی سے زیادہ کی حضرت ﷺ کے قول کے وجہ سے اگر تو اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑے پس مفہوم اس کا یہ ہے کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو نہ پرواہ کرے گا وہ وصیت کے ساتھ اس چیز سے کہ زیادہ ہو اس لیے کہ وہ اپنے پیچھے کوئی وارث نہیں چھوڑتا کہ اس پر محتاجی کا خوف ہو اور تعاقب کیا گیا ہے اس کا بایں طور کہ یہ محض تعلیل نہیں ۔ اور سوائے اس کے نہیں کہا اس میں تنبیہ ہے زیادہ تر نفع دینے والی چیز پر اور اگر محض تعلیل ہوتی تو البتہ تقاضہ کرتی کہ تہائی سے زیادہ کے ساتھ وصیت جائز ہو جس کے وارث مال دار ہوں اور البتہ ہوتی ان پر وصیت بغیر ان کی اجازت کے اور اس کا کوئی قائل نہیں اور تقدیر اس بات کی کہ تعلیل محض ہو پس وہ کم کرنے کے لیے ہے تہائی سے نہ کہ زیادہ کرنے کے لیے اس پر اس لیے کہ جب حضرت ﷺ نے تہائی کی وصیت جائز رکھی اور یہ کہ نہ اعتراض کیا جائے اس کے ساتھ وصیت کرنے والے پر مگر یہ کہ اس سے کم کرنا اولیٰ ہے خاص کر اس کو جس کے وارث مال دار نہ ہوں پس تنبیہ کی سعد رضی اللہ عنہ کو اس پر اور اس میں بند کرنے ذریعے کا ہے حضرت ﷺ کے قول کی وجہ سے کہ نہ پھیر ان کو ان کی ایڑیوں پر تا کہ نہ ذریعہ پکڑے کوئی ساتھ بیماری کے حب وطن کے سبب کے لیے۔ یہ بات ابن عبد البر نے کہی ہے اور اس میں مقید کرنا ہے مطلق قرآن کے کو سنت کے ساتھ اس لیے کہ اللہ نے فرمایا کہ وصیت کے بعد کہ وصیت کی جائے ساتھ اس کے یا قرض کے پس اس میں مطلق وصیت کا ذکر ہے اور قید کیا ہے اس کو سنت نے تہائی کے ساتھ اور یہ کہ جو اللہ کے لیے کوئی چیز چھوڑے اس کو اس میں رجوع کرنا لائق نہیں اور نہ وہ اس میں سے کسی چیز مختار ہے اور اس میں افسوس ہے اس چیز کے فوت ہونے پر کہ حاصلھو اس کے ساتھ ثواب اور یہ کہ جس سے یہ فوت ہو وہ جلدی کرے اس کے پورا کرنے کی طرف اس کے غیر کے ساتھ اور اس میں تسلی ہے اس شخص کے لیے کہ فوت ہو اس سے کوئی کام کاموں سے اس چیز کے حاصل کرنے کے ساتھ کہ وہ اس سے اعلیٰ ہے اس لیے کہ اشارہ کیا حضرت ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کے لیے اس کے نیک عمل سے اس کے بعد۔ اور یہ کہ جائز ہے صدقہ کرنا سارے مال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اس شخص کے لیے کہ صبر کے ساتھ مشہور ہو اور نہ ہو اس کے لیے وہ شخص کہ اس کا خرچ اس پر لازم ہو اور یہ مسئلہ کتاب الزکاۃ میں پہلے گذر چکا ہے اور یہ کہ جائز ہے استفسار کرنا محل سے جب کہ کئی وجہوں کا احتمال رکھے اس لیے کہ جب سعد رضی اللہ عنہ کو سارے مال کی وصیت کرنے سے منع کیا تو اس کے نزدیک احتمال ہوا کہ اس سے کم میں شاید منع ہو اور شاید جائز ہے پس استفسار کیا اس چیز سے کہ اس سے کم ہے۔ اور اس میں نظر کرنی ہے وارثوں کی بھلائیوں میں اور یہ خطاب شارع کا واحد کے لیے عام ہوتا ہے اس شخص کو کہ اس کی صفت پر ہو مکلفین سے علماء کے اتفاق کرنے کی وجہ سے اوپر حجت پکڑنے کے ساتھ اس حدیث کے اگرچہ واقع ہوا خطاب ساتھ مفرد کے صیغے کے ساتھ اور البتہ بعید بات کہی اس شخص نے جس نے کہا کہ یہ حکم سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے جو اس کی طرح ہو اس شخص سے کہ اپنے پیچھے ضعیف وارث چھوڑے یا جو پیچھے چھوڑے وہ قلیل ہو اس لیے کہ بیٹی کی شان سے ہے یہ بات کہ اس میں طمع کی جائے اور اگر ہو بغیر مال کے تو نہ رغبت کی جائے اس کے بارے میں اور یہ کہ جو تھوڑا مال چھوڑے پس اس کے لیے اختیار ہے وصیت کو ترک کرنے کا اور باقی رکھنا مال کو وارثوں کے لیے اور یہ کہ اس میں رعایت ہے عدل کی وارثون کے درمیان اور رعایت ہے عدل کی وصیت میں۔ اور یہ کہ تہائی کثرت کی حد میں ہے اور تحقیق اعتبار کیا ہے بعض فقہاء نے غیر وصیت میں اور حاجت ہوئی احتجاج کی اس کے ساتھ طرف ثبوت طلب کثرت کے بیچ حکم معین کے۔ اور یہ جو کہا کہ تہائی بہت ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ تجھ کو تہائی کافی ہے اور احتمال ہے کہ یہ جواز کے بیان کے لیے ہو یعنی تہائی مال کی وصیت کرنی جائز ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ اس سے کم کی وصیت کی جائے اور اس پر زیادہ نہ کیا جائے اور یہی ہے وہ چیز کہ جس کی طرف فہم دوڑتا ہے اور احتمال ہے کہ یہ معنی ہوں کہ تہائی کی وصیت کرنا اکمل ہے یعنی اس کا ثواب بہت ہے اور احتمال ہے کہ اس کا معنی یہ ہوں کہ بہت ہے تھوڑا نہیں اور یہ سب معنوں سے اولیٰ ہے یعنی کثرت نسبتی امر ہے اور یہ جو کہا کہ نہیں وارث ہوتی میری مگر بیٹی تو استدلال کیا ہے اس کے ساتھ اس شخص نے جو قائل ہے رد کرنے کا باقی کے ذوی الارحام پر قول میں حصر کی وجہ سے کہ نہیں وارث ہے میری مگر میری بیٹی اور تعاقب کیا گیا ہے اس طرح سے کہ مراد ذوی الفروض ہیں جیسا کہ پہلے گذرا اور جو رد کرنے کا قائل ہے وہ اس کے ظاہر کا قائل نہیں اس لیے کہ وہ دیتے ہیں اس کو اس کا فرض پھر رد کرتے ہیں پر باقی کو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتداء میں سب کی مالک ہوتی ہے۔ (فتح)

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ. تہائی مال کی وصیت کرنے کا بیان۔

فائدہ: یعنی جواز اس کا یا مشروعیت اس کی اور اس کی تقریر پہلے باب میں گذر چکی ہے اور اجماع قرار پا چکا ہے اس پر کہ تہائی سے زیادہ مال کے ساتھ وصیت کرنا منع ہے لیکن اختلاف کیا گیا ہے اس شخص کے حق میں جس کا وارث ہو اور اس کی شرح آئے گی باب الاوصیۃ لوارث میں۔ اور اس شخص کے حق میں کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو پس جمہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو منع کرتے ہیں اور جائز کہا ہے اس کو حنفیہ اور اسحق اور شریک اور احمد نے ایک روایت میں اور یہی ہے قول علی اور ابن مسعود کا اور ان کی حجت یہ ہے کہ وصیت آیت مطلق ہے اور اس کو سنت نے مقید کیا ہے اس شخص کے ساتھ کہ جس کا کوئی وارث ہو اور جس کا کوئی وارث نہیں وہ اپنے اطلاق پر باقی رہے گا۔ اور پہلے باب میں ان کی ایک توجیہ گزر چکی ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کیا اعتبار کیا جائے تہائی مال کا وصیت کے وقت یا موت کے وقت اور یہ اختلاف دو قولوں پر ہے اور یہ دو وجہیں ہیں شافعیہ کے لیے اور زیادہ ترجیح دوسری وجہ ہے پس قائل ہے پہلی وجہ کے ساتھ مالک اور اکثر عراقی اور یہی قول ہے نخعی اور عمر بن عبد العزیز کا اور وجہ ثانی کا قائل ہے ابو حنیفہ اور احمد اور باقی اور یہی قول ہے علی بن ابی طالب کا اور تابعین کی ایک جماعت کا اور پہلوں نے تمسک کیا ہے اس کے ساتھ وصیت عقد میں اور عقود اعتبار کیے جاتے ہیں ساتھ اول اپنے کے اور اس طرح کہ اگر نذر مانی یہ کہ صدقہ کرے اپنے تہائی مال کے ساتھ تو اعتبار کیا جاتا ہے یہ نذر کے وقت۔ اور جواب دیا گیا ہے اس طرح سے کہ نہیں وصیت عقد ہر جہت سے اس لیے نہیں اعتبار کی جاتی اس میں فوریت اور نہ قبول اور جواب دیا گیا ہے ساتھ فرق کے درمیان نذر اور وصیت کے اس طرح سے کہ وصیت سے رجوع جائز ہے اور نذر لازم ہوتی ہے اور نتیجہ اس اختلاف کا ظاہر ہوتا ہے اس چیز میں کہ جب حادث ہو اس کے لیے مال وصیت کے بعد اور نیز اس میں بھی اختلاف ہے کہ کیا حساب کیا جائے تہائی حصے کا تمام مال سے یا نافذ ہوگی اس چیز کے ساتھ کہ جانتا ہے اس کو موصی یعنی وصیت کرنے والا سوائے اس کے جو اس پر پوشیدہ ہے یا نیا حاصل ہوا اس کے لیے اور نہیں معلوم کیا اس نے اس کو اور پہلے قول کے قائل ہیں جمہور اور دوسرے کے قائل ہین مالک اور جمہور کی حجت یہ ہے کہ نہیں شرط ہے کہ یاد کرے تعداد مال کی مقدار کی وصیت کے وقت اتفاقا اگرچہ اس کی جنس اس کو معلوم ہو پس اگر اس کا معلوم کرنا شرط ہوتا تو البتہ پھر جائز نہ ہوتا۔ (فتح)

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ إِلَّا الثُّلُثَ.

یعنی اور حسن بصری نے کہا کہ نہیں جائز ہے ذمی کے لیے وصیت مگر ساتھ تہائی مال کے اگر ذمی کافر وصیت کرے تو نہیں نافذ ہوگی مگر تہائی میں۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ مراد بخاری کی ساتھ اس کے رد کرنا ہے اس شخص پر جو حنفیہ کی طرح کہتا ہے کہ جو وارث نہ ہو اس کے لیے تہائی مال سے زیادہ کے ساتھ وصیت کرنا درست ہے اور اسی لیے حجت پکڑی ہے اس نے اللہ کے قول کے ساتھ کہ حکم کر وان کے درمیان اس چیز کے ساتھ کہ اللہ نے اتاری ہے اور وہ چیز کہ حکم کیا ہے اس کے ساتھ حضرت ﷺ نے تہائی مال کی وصیت کرنے کا وہی حکم ہے اس چیز کے ساتھ کہ اللہ نے اتاری سو جس نے اس حد سے تجاوز کیا تو اس نے ممنوع کام کیا اور ابن منیر نے کہا کہ بخاری کی یہ مراد نہیں بلکہ اس کی مراد آیت سے شہادت لینی ہے اس پر کہ جب ذمی کے وارث ہمارے پاس مقدمہ لائیں تو نہیں جاری ہوگی اس کی وصیت مگر تہائی مال سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کہ ہم نہیں حکم کرتے ان کے درمیان مگر اسلام کے حکم کے ساتھ اللہ کے قول کی دلیل کی وجہ سے کہ حکم کر وان کے درمیان اس چیز کے ساتھ کہ اللہ نے اتاری ہے۔ (فتح)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾.

یعنی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حکم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہ حکم کریں درمیان ان کے ساتھ اس چیز کے کہ اللہ نے اتاری اللہ نے فرمایا کہ حکم کر ان کے درمیان ساتھ اس چیز کے کہ اللہ نے اتاری۔

۲۵۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبْعِ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ أَوْ كَبِيْرٌ.

۲۵۳۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر کم کریں لوگ وصیت کو تہائی سے چوتھائی تک تو بہتر ہو اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی مال کے ساتھ وصیت کرو اور تہائی بھی بڑی ہے یا فرمایا بہت ہے۔

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ مانند تعلیل کے اس چیز کے لیے کہ اختیار کیا ہے اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کم کرنے سے تہائی سے اور شاید ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لیا ہے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرنے سے تہائی کو کثرت کے ساتھ اور اس کی توجیہ پہلے باب میں گذر چکی ہے اور جس نے لیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو مانند اسحق بن راہویہ کی اور مشہور شافعی کے مذہب سے یہ ہے کہ مستحب ہے کہ تہائی مال سے کم کی جائے اور نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں لکھا ہے کہ اگر وارث محتاج ہو تو مستحب ہے کہ تہائی سے کم کی جائے اور اگر مال دار ہو تو نہ کم کی جائے۔ (فتح)

۲۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَّا يَرُدَّنِيْ عَلٰى عَقِبِيْ قَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ أُرِيْدُ أَنْ أُوْصِيَ وَإِنَّمَا لِي ابْنَةٌ

۲۵۳۹۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی کی تو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجیے کہ اللہ مجھ کو اپنی ایڑیوں پر نہ پھیرے یعنی جس جگہ سے میں نے ہجرت کی یعنی مکے سے وہاں مجھ کو نہ مارے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امید ہے کہ اللہ تجھ کو بیماری سے اٹھائے اور نفع پائیں ساتھ تیرے کئی لوگ میں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ وصیت کروں یعنی اپنا مال خیرات کروں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میری صرف ایک بیٹی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ أُوْصِيْ بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيْرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ أَوْ كَبِيْرٌ قَالَ فَأَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ وَجَازَ ذٰلِكَ لَهُمْ.

ہے تو میں نے کہا کہ میں آدھے مال کی وصیت کرتا ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ آدھا مال بہت ہے میں نے کہا کہ تہائی مال کی وصیت کرتا ہوں فرمایا کہ تہائی کی وصیت کر اور تہائی بھی بہت ہے راوی نے کہا کہ لوگوں نے تہائی کے ساتھ وصیت کی اور جائز ہوئی وصیت ان کے لیے تہائی کی۔

فائدہ: میں نے اس حدیث کے کسی طریق میں نہیں دیکھا کہ نصف کو کثرت کے ساتھ موصوف کیا ہو اور سوائے اس کے نہیں کہ اس میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں کل میں اور نہ دو تہائیوں میں اور نہیں ہے اس روایت میں اشکال مگر اس جہت سے کہ اس میں نصف کو کثرت کے ساتھ موصوف کیا ہے اور تہائی کو بھی کثرت کے ساتھ موصوف کیا ہے پس کس طرح منع ہوئی وصیت ساتھ آدھے مال کے اور جائز ہوئی ساتھ تہائی کے اور اس کا جواب یہ کہ دوسری روایت جس میں نصف کا جواب ہے دلالت کرتی ہے آدھے مال کے منع ہونے پر اور اس کی تہائی میں منع نہیں آئی بلکہ اقتصار کیا اوپر اس کے وصف کرنے کے کثرت کے ساتھ اور اس کی علت بیان کی کہ وارثوں کو مال دار باقی چھوڑنا اولیٰ ہے بنابر اس کے پس قول اس کا الثلث خبر مبتدا محذوف کی ہے تقدیر اس کی مباح ہے اور آپ کا قول الثلث کثیر دلالت کرتا ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ اس سے کم کیا جائے اور یہ جو راوی نے کہا کہ لوگوں نے تہائی کی وصیت کی تو شاید مراد امام بخاری کی اس کے ساتھ اشارہ کرنا ہے کہ تہائی سے کم کرنا جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں آیا ہے وہ استحباب کے لیے ہے نہ کہ منع کے لیے تطبیق کی وجہ سے دونوں حدیثوں کے درمیان۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ الْمُوْصِيْ لِوَصِيِّهٖ تَعَاهَدْ وَلَدِيْ وَمَا يَجُوْزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوٰى.

باب ہے بیان میں قول وصیت کرنے والے کے لیے اپنے وصی کے یعنی جس کو وصیت کی کہ میری اولاد کی خبر گیری کر اور بیان ہے اس چیز کا کہ جائز ہے وصی کے لیے دعوی سے۔

فائدہ: وارد کی بخاری نے اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جھگڑے کے قصے کے بارے میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کے درمیان۔ اور تحقیق باب باندھا ہے اس کے لیے کتاب الاشخاص میں دَعْوَى الْمُوْصِيْ لِلْمَيِّتِ اَيْ عَنِ الْمَيِّتِ یعنی مردے کی طرف سے اور نکالنا دونوں امروں مذکورہ کا ترجمہ میں حدیث سے ظاہر ہے اور اس کی شرح کتاب الفرائض میں آئے گی۔ (فتح)

٢٥٤٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

۲۵۴۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِيْ وَابْنُ أَمَةِ أَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِيْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا رَأٰى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ.

لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے یعنی میرے نطفے سے ہے سو لے لینا اس کو طرف اپنی سو جب فتح مکہ کا سال ہوا تو اس کو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے لیا اور کہا کہ میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے مجھ کو اس کے حق میں وصیت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے پس سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے مجھ کو اس کے متعلق وصیت کی تھی تو عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تیرے لیے ہے اے عبد بن زمعہ کہ لڑکا صاحب بچھونا کے لیے اور زانی کے لیے محرومی ہے یعنی میراث اور نسب سے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ عنہا زمعہ کی بیٹی کو فرمایا کہ تو پردہ کر اس سے اے سودہ بسبب اس چیز کے کہ دیکھی مشابہت اس کی ساتھ عتبہ کے تو اس لڑکے نے اس سودہ رضی اللہ عنہا کو نہ دیکھا یہاں تک کہ مر گیا۔

بَابُ إِذَا أَوْمَأَ الْمَرِيْضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ.

جب اشارہ کرے بیمار اپنے سر سے اشارہ ظاہر جس میں کچھ خفا نہ ہو۔

فائدہ: یعنی (شرح فتح الباری میں ترجمۃ الباب میں اجازت کے عوض تعرف ہے یعنی جب مریض اپنے سر کے ساتھ ایسا اشارہ ظاہر کرے جس سے اس کا مطلب سمجھا جائے پس اس نسخہ کے مطابق جواب شرط محذوف ہے جس کی تقریر شارح نے یوں نکالی ہے ای هَلْ يُحْكَمُ بِهَا یعنی کیا اس اشارہ کے بموجب حکم کیا جا سکتا ہے پس مترجم صاحب نے اختلاف نسختین کو نظر انداز کر کے گڈ مڈ کر دیا حالانکہ نسخہ متن میں جواب شرط اجازت مذکور پر بولا ہے جس کے ہوتے ہوئے یہ استفہام بالکل غیر موزون ہے۔ ابو محمد غفر عنہ) کیا حکم کیا جائے اس کے ساتھ۔ (فتح)

٢٥٤١۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِيْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۵۴۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکے کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا یعنی ایک پتھر اس کے سر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيْءَ بِهٖ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ.

کے نیچے رکھا اور ایک اوپر سے مارا تو اس کو کہا گیا کہ کس نے تیرے ساتھ یہ کام کیا ہے کیا فلاں نے کیا یا فلاں نے کیا یعنی جن جن پر گمان تھا ان کا نام لیا یہاں تک کہ یہودی کا نام لیا گیا تو لڑکی نے اپنے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں پھر اس کو لایا گیا تو ہمیشہ رکھا اس کو یہاں تک کہ اس نے اقرار کیا کہ میں نے ہی یہ کام کیا ہے تو حضرت ﷺ نے حکم دیا تو اس کا سر پتھروں سے کچلا گیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیمار اپنے سر سے اشارہ کرے تو اشارہ معتبر ہے۔

بَابُ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ. نہیں جائز ہے وصیت وارث کے لیے۔

فائدہ: یہ ترجمہ حدیث مرفوع کا لفظ ہے۔ گویا کہ نہیں ثابت ہوئی ہے وہ بخاری کی شرط پر پس باب باندھا اس کے ساتھ اپنی عادت کے موافق اور بے پرواہ ہوا اس چیز کے ساتھ کہ دے اس کو حکم تحقیق روایت کیا اس کو ابو داود اور ترمذی وغیرہ نے ابی امامہ کی حدیث سے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا کہ حجۃ الوداع کے دن اپنے خطبے میں فرماتے تھے کہ اللہ نے ہر حقدار کو اپنا حق دیا پس نہیں جائز وصیت وارث کے لیے اور اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش ہے اور تحقیق اس کی حدیث کو قوی کیا ہے شامیوں سے ایک جماعت نے اماموں سے ان میں سے احمد اور بخاری ہیں اور یہ حدیث اس نے شرجیل بن مسلم سے روایت کی ہے اور وہ شامی سے ثقہ ہیں اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے ہے ترمذی اور نسائی کے نزدیک اور انس رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ کے نزدیک اور عمرو بن شعیب اور جابر رضی اللہ عنہ سے دارقطنی کے نزدیک اور علی رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ کے نزدیک اور ان میں سے کسی کی سند کلام سے خالی نہیں لیکن ان کا مجموع تقاقضہ کرتا ہے کہ حدیث کی اصل موجود ہے۔ بلکہ شافعی نے ام میں کہا کہ یہ متن متواتر ہیں پس کہا امام شافعی نے کہ پایا ہم نے اہل فتوی کو اور اس شخص کو کہ یاد رکھا ہم نے ان سے اہل علم بالمغازی سے قریش وغیرہ سے کہ نہیں مختلف ہیں اس میں کہ حضرت ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہیں وصیت وارث کے لیے اور روایت کرتے ہیں اس کو ان لوگوں سے کہ یاد رکھا ہے انہوں نے اس کو آپ سے ان سے کہ ملاقات کی ہے انہوں نے آپ سے پس ہوگی یہ نقل کل کی کل سے پس یہ قوی تر ہے واحد کی نقل سے اور تنازع کیا فخر رازی نے اس حدیث کے متواتر ہونے میں اور اگر اس بات کو تسلیم کر بھی لیں تو مشہور شافعی کے مذہب سے یہ ہے کہ قرآن سنت کے ساتھ منسوخ نہیں ہوتا لیکن اس میں حجت اجماع ہے بنا برا اپنے مقتضی کے جیسا کہ شافعی وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ اور مراد وصیت کے نہ صحیح ہونے سے وارث کے لیے عدم لزوم ہے یعنی نہیں لازم ہوتی اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے کہ اکثر اس پر ہیں کہ وہ موقوف ہے وارثوں کی اجازت پر۔اور دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نہیں ہے جائز وصیت وارث کے لیے مگر یہ کہ وارث چاہیں کما سیاتی بیانہ ۔اور اس کے راوی معتبر ہیں اور شاید بخاری نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے پس باب باندھا حدیث کے ساتھ ۔اور یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی موقوفا بھی روایت آئی ہے لیکن اس کی تفسیر میں اخبار ہے اس چیز کے ساتھ کہ تھی حکم سے پہلے قرآن کے اترنے سے ۔پس ہوگئی مرفوع کے حکم میں اس تقریر کی وجہ سے اور اس کی دلالت کی وجہ ترجمہ کے ساتھ اس جہت سے ہے کہ منسوخ ہونا وصیت کا والدین کے لیے اور ثابت کرنے کے لیے میراث کو ان کے لیے مشعر ہے اس کے ساتھ کہ نہ جمع کیا جائے ماں باپ کے لیے میراث اور وصیت کو اور جب اس طرح ہوا تو جو ان دونوں سے کم ہے اولیٰ ہے اس کے ساتھ کہ نہ جمع کیا جائے اس کے لیے یہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وصیت ماں باپ اور قرابت والوں کے لیے تھی الخ پس ظاہر ہوئی وجہ مناسبت کی اس زیادتی کے ساتھ ۔(فتح الباری)

٢٥٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ.

٢٥٤٢۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابتدائے اسلام میں مال سب اولاد کا تھا اور وصیت ماں باپ کے لیے تھی یعنی ماں باپ وارثوں میں داخل نہ تھے تو منسوخ کیا اللہ تے اس حکم سے جو کچھ چاہا پس ٹھہرایا مرد کے لیے مانند حصوں دو عورتوں کی یعنی دو عورتوں کے برابر اور ٹھہرایا ماں باپ کے لیے ہر ایک کو دونوں میں سے چھٹا حصہ اور ٹھہرایا عورت کے لیے آٹھواں حصہ یعنی جب کہ خاوند کی اولاد ہو اور چوتھائی جب کہ اولاد نہ ہو اور ٹھہرایا خاوند کے لیے آدھا مال اور چوتھائی یعنی دو حالوں میں ۔

فائدہ: جمہور علماء نے کہا کہ یہ وصیت اول اسلام میں واجب تھی میت کے ماں باپ اور قرابت داروں کے لیے بنا بر اس کے کہ مناسب جانے اس کو میت برابری کرنی اور تفضیل سے پھر یہ حکم فرائض کی آیت سے منسوخ ہوا۔اور بعض کہتے ہیں کہ وصیت ماں باپ اور قرابت داروں کے لیے تھی سوائے اولاد کے پس وہ وارث ہوتی تھی اس چیز کی جو وصیت کے بعد باقی رہتی ۔اور ابن شریح نے عجیب بات کہی پس کہا کہ مکلف تھے وصیت کے والدین اور قرابت داروں کے لیے بقدر حصہ کے کہ اللہ کے علم میں مقدر تھا پہلے اس کے اتارنے کے ۔اور امام الحرمین نے اس پر سخت انکار کیا۔اور بعض کہتے ہیں کہ آیت مخصوص ہے اس لیے کہ اقربین عام ہے اس سے کہ وارث ہوں اور ان سب کے لیے وصیت واجب تھی پس خاص کیا گیا وصیت کی آیت سے وہ شخص کہ وارث نہیں فرائض کی آیت کی رو سے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ﷺ کے قول کے ساتھ کہ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے اور باقی رہا حق اس شخص کہ نہیں وارث اقربین سے وصیت میں اپنے حال پر یہ قول طاؤس وغیرہ کا ہے اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ مقرر کرنے ناسخ آیت وصیت کے ماں باپ اور قرابت داروں کے لیے ۔سو بعض کہتے ہیں کہ فرائض کی آیت سے اور بعض کہتے ہیں کہ حدیث مذکور سے اور بعض کہتے ہیں کہ اس پر اجماع نے دلالت کی ہے اگرچہ اس کی دلیل متعین نہیں ہوئی اور استدلال کیا گیا ہے حدیث لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ کے ساتھ اس طرح سے کہ وارث کے لیے ہرگز وصیت صحیح نہیں کما تقدم ۔اور برتقدیر اس کے تہائی سے نافذ ہونے کے نہیں صحیح ہے وصیت کے اس کے لیے اور اس کے غیر کے لیے ساتھ اس چیز کے کہ تہائی سے زیادہ ہو اگرچہ وارث جائز رکھے اور ساتھ اس کے قائل ہوا مزنی اور داود اور قوی کیا ہے اس کو سبکی نے اور حجت پکڑی ہے اس نے اس کے لیے عمران بن حصین ﷺ کی حدیث کے ساتھ اس شخص کی کہ جس نے چھے غلام آزاد کیے تھے پس تحقیق اس میں مسلم کے نزدیک یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو سخت بات کہی یعنی کہا کہ اگر میں جانتا تو اس کا جنازہ نہ پڑھتا اور نہیں منقول ہے یہ بات کہ حضرت ﷺ نے وارثوں سے مراجعت کی ہے پس دلالت کی اس نے یہ کہ مطلق منع ہے اور نیز دلیل پکڑی ہے اس نے ساتھ راوی کے قول کے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ اس کے بعد تہائی سے وصیت کرنی جائز تھی پس مفہوم اس کا یہ ہے کہ تہائی سے زیادہ کے ساتھ وصیت کرنا جائز نہیں اور اس کے ساتھ کہ منع کیا حضرت ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کرنے سے آدھے مال کی اور اجازت کی صورت مستثنیٰ نہیں کی اور جو چوتھائی سے زیادہ وصیت کو جائز کہتا ہے اس نے اس زیادتی کے ساتھ دلیل پکڑی ہے جو پہلے گذر چکی ہے اور وہ حضرت ﷺ کا قول ہے مگر یہ کہ وارث چاہیں پس اگر یہ زیادتی صحیح ہو تو وہ دلیل ظاہر ہے اور دلیل پکڑی ہے جائز رکھنے والوں نے معنی کے اعتبار سے اس طرح سے کہ منع تو اصل میں حق وارثوں کے لیے تھا پس جب جائز رکھیں تو منع نہیں ہوگا اور اختلاف کیا ہے اس کی اجازت کے وقت میں پس جمہور اس پر ہیں کہ اگر موصی کی زندگی میں جائز رکھیں تو جائز ہے ان کو رجوع کرنا پس جب چاہیں اور اگر اس کے بعد جائز رکھیں تو نافذ ہو جاتی ہے یعنی لازم ہو جاتی ہے اس میں رجوع کرنا صحیح نہیں ہوتا اور مالکیہ نے تفصیل کی ہے زندگی میں مرض الموت اور اس کے غیر کے درمیان پس لاحق کیا ہے انہوں نے مرض الموت کو مابعد موت کے ساتھ اور مستثنیٰ کیا ہے بعض نے اس کو جب کہ ہو اجازت دینے والا وصیت کرنے والے کے عیال میں اور خوف کرے اس کے باز رہنے سے منقطع ہونا اس کے معروف کو اس سے اگر زندہ رہے پس تحقیق اس کی مثل کے لیے جائز ہے رجوع کرنا۔اور زہری اور ربیعہ نے کہا کہ ان کو رجوع کرنا مطلق درست نہیں اور انہوں نے اتفاق کیا ہے اوپر اعتبار ہونے موصی لہ کے وارث بیچ مرنے کے دن یہاں تک کہ اگر وصیت کرے اپنے بھائی کے لیے جو وارث ہے جب کہ اس کے لیے بیٹا نہ ہو جو بھائی مذکور کو محروم کرے پس پیدا ہوا اس کے لیے بیٹا اس کے مرنے سے پہلے جو محروم کرے بھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوتو بھائی مذکور کے لیے وصیت جائز ہے اور اگر اپنے بھائی کے لیے وصیت کرے اور اس کے لیے بیٹا ہو تو بیٹا وصیت کرنے والے کے مرنے سے پہلے مر جائے تو وہ وصیت وارث کے لیے ہے یعنی پس جائز نہ ہوگی اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ اس شخص کے وصیت کے منع کرنے پر کہ بیت المال کے سوا اس کا کوئی وارث نہ ہو اس لیے کہ وہ منتقل ہوتا ہے وراثتا مسلمانوں کے لیے اور وارث کے لیے وصیت باطل ہے اور یہ وجہ محض ضعیف ہے حکایت کیا ہے اس کو قاضی حسین نے اور اس کے قائل کو لازم آتا ہے کہ ذمی کی وصیت کو جائز نہ رکھے یا مقید کرے اس چیز کو کہ مطلق چھوڑی اس نے۔ (فتح)

بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ. مرنے کا وقت صدقہ کرنے کا بیان۔

فائدہ: یعنی جائز ہوگا اس کا یعنی جائز ہے اگرچہ صحت کی حالت میں افضل ہے۔

٢٥٤٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَأْمُلُ الْغِنٰى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

٢٥٤٣۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یعنی پوچھا کہ یا حضرت! کون سی خیرات افضل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو (اور تجھ کو زندگی کی امید ہو) اور خیرات کرنے میں دیر مت کر یہاں تک کہ جب تو مرنے لگے اور روح حلق میں پہنچے تو اس وقت تو یوں کہے کہ فلاں کو اتنا اور فلاں کو اتنا اور فلاں اس کا وارث ہو چکا یعنی اس لیے کہ اگر اس وقت کسی کو نہ دے گا تو بھی مال اس کے ہاتھ سے گیا اور وارثوں کو ملا۔

فائدہ: ظاہر یہ ہے کہ یہ مذکور بطور مثال کے ہے۔ خطابی نے کہا کہ پہلا اور دوسرا فلانا موصی لہ میں اور آخر فلاں وارث اس لیے کہ اگر وہ چاہے تو اس کو جائز رکھے اور اگر چاہے تو اس کو باطل کرے اور اس کے غیر نے کہا کہ احتمال ہے کہ مراد ساتھ سب کے وہ شخص ہو کہ اس کے لیے وصیت کی جائے اور سوائے اس کے نہیں کہ تیسرے فلاں میں کان کے لفظ کو داخل کیا اشارہ کرنے کے لیے تقدیر کو مقید کرنے کی طرف اس کے لیے ساتھ اس کے۔ اور کرمانی نے کہا کہ احتمال ہے کہ پہلا فلاں وارث ہو اور دوسرا موروث اور تیسرا موصی لہ۔ میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ اس کا بعض وصیت ہو اور بعض اقرار اور ایک روایت میں واقع ہوا ہے کہ کر وفلانے کے لیے اتنا اور صدقہ کرو اتنے کے ساتھ اور ابن ماجہ وغیرہ کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں تھوکا پھر اپنی انگلی سبابہ رکھی پھر فرمایا کہ کہاں سے عاجز جانتا ہے مجھ کو ابن آدم اور تحقیق میں نے پیدا کیا ہے تجھ کو مثل اس چیز سے سو تو نے مال جمع کیا اور اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی راہ میں نہ دیا یہاں تک کہ جب روح حلق میں پہنچی تو تو نے کہا کہ فلانے کو اتنا دینا اور اتنا صدقہ کرنا۔اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندگی اور صحت کی حالت میں خیرات کرنی اور قرض کا ادا کرنا افضل ہے مرنے کے اور بیماری میں دینے سے اور اشارہ کیا اس کی طرف حضرت ﷺ نے اپنے اس قول کے ساتھ (وَاَنْتَ صَحِيْحٌ الخ) اس لیے کہ صحت کی حالت میں مال کا نکالنا اس پر دشوار ہوتا ہے اکثر اوقات اس چیز کی وجہ سے کہ اس کو شیطان ڈراتا ہے اس کے ساتھ اور زینت دیتا ہے اس کے لیے زندگی کے لمبا ہونے کے ساتھ اور محتاج ہونے سے مال کی طرف جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ شیطان تم کو محتاجی کا وعدہ دیتا ہے اور نیز پس شیطان اکثر اوقات زینت دیتا ہے ظلم کے لیے وصیت میں رجوع کرنے کی وصیت سے پس خاص ہوگی تفصیل صدقہ حاضر کے بعد۔سلف نے کہا کہ دنیادار لوگ اپنے مالوں میں دوبار اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ایک بار تو اس کے ساتھ بخل کرتے ہیں اور حالانکہ وہ ان کے ہاتھ میں ہے یعنی زندگی میں اور ایک بار اس میں زیادتی کرتے ہیں جب کہ ان کے ہاتھ سے نکل جائے یعنی مرنے کے بعد۔اور ترمذی وغیرہ نے ابوداود سے روایت کی ہے کہ مثل اس کی جو مرنے کے وقت آزاد کرے اور صدقہ دے مثل اس شخص ہے کہ ہدیہ بھیجے جب کہ سیر ہو اور یہ راجع ہے حدیث باب کے معنی کی طرف۔اور ابن حبان وغیرہ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ البتہ خیرات کرنا مرد کا اپنی زندگی اور تندرستی میں ساتھ ایک درہم کے بہتر ہے اس کے لیے اس سے کہ خیرات کرے اپنے مرنے کے وقت سو درہم کے ساتھ۔(فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ وارث ہونا بعد وصیت کے ہے جو کی گئی یا قرض کے۔

فائدہ: مراد بخاری کی اس ترجمہ کے ساتھ اور اللہ خوب جانتا ہے دلیل پکڑنا ہے ساتھ اس چیز کے کہ اختیار کیا ہے اس کو بیمار کے اقرار سے ساتھ قرض کے مطلق یعنی بیمار اقرار کرے کہ فلاں کا مجھ پر اتنا قرض ہے برابر ہے کہ مقرلہ وارث ہو یا اجنبی۔اور وجہ دلالت کی یہ ہے کہ برابری کی اللہ نے درمیان وصیت اور قرض کے بیچ ان کے مقدم کرنے میں میراث پر اور تفصیل نہیں کی پس خارج ہوئی وصیت وارث کے لیے ساتھ اس دلیل کے کہ پہلے گذری اور اقرار بالدین اپنے حال پر باقی رہا اور قول اللہ تعالیٰ کا مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ متعلق ہے اس چیز کے ساتھ جو پہلے گذری ہے کل وراثتوں سے نہ ساتھ اس چیز کے کہ متصل ہے ساتھ اس کے تنہا اور گویا کہ اس نے کہا کہ قسمت ان چیزوں میں واقع ہوتی ہے بعد وصیت کے اور وصیت اس جگہ مال موصی بہ ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا یوصی بہا صفت ہے مقید کرتی ہے موصوف کو اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ معلوم کیا جائے کہ میت کو وصیت کرنی جائز ہے یہ بات سہیلی نے کہی ہے اور وصیت کی تنکیر فائدہ دیتی ہے کہ وصیت مستحب ہے اگر واجب ہوتی تو کہا جاتا مِنْ بَعْدِ الْوَصِيَّةِ (فتح)

وَيُذْكَرُ اَنَّ شُرَيْحًا وَّعُمَرَ بْنَ عَبْدِ

یعنی اور ذکر کیا جاتا ہے کہ قاضی شریح اور عمر بن عبدالعزیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَزِيْزِ وَطَاوُسًا وَّعَطَآءً وَّابْنَ أُذَيْنَةَ أَجَازُوْا إِقْرَارَ الْمَرِيْضِ بِدَيْنٍ وَّقَالَ الْحَسَنُ أَحَقُّ مَا تَصَدَّقَ بِهِ الرَّجُلُ اٰخِرَ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلَ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَالْحَكَمُ إِذَا أَبْرَأَ الْوَارِثَ مِنَ الدَّيْنِ بَرِءَ وَأَوْصٰى رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ أَنْ لَّا تُكْشَفَ امْرَأَتُهُ الْفَزَارِيَّةُ عَمَّا أُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا.

اور طاؤس اور عطا اور ابن اذینہ نے جائز رکھا ہے اقرار بیمار کا ساتھ قرض کے یعنی اگر بیمار کہے کہ فلاں کا مجھ پر اتنا قرض ہے تو یہ جائز ہے اور وہ اقرار اس کا صحیح ہے۔ یعنی اور حسن بصری نے کہا کہ لائق تر اس چیز کا کہ تصدیق کیا جائے ساتھ اس کے مرد آخر دن دنیا کا ہے اور پہلا دن آخرت کا ہے یعنی مرنے کے دن اگر اقرار کرے قرض کا تو اس کی تصدیق کی جائے۔ یعنی اور ابراہیم اور حکم نے کہا اگر بیمار وارث کو قرض سے بری کرے تو بری ہو جاتا ہے یعنی اگر بیمار اپنے وارث کو کہے کہ میرا اس پر کچھ قرض نہیں تو وہ وارث قرض سے بری ہو جاتا ہے اور دوسروں وارثوں کو نہیں پہنچتا کہ موروث کے قرض کی بابت اس پر دعوی کریں یعنی اس کا قول معتبر ہے اور وارثوں پر حجت ہے۔ یعنی اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے وصیت کی اور اقرار کیا کہ نہ کھولے جائے اس کی عورت فزاریہ اس مال سے کہ بند کیا گیا ہے اس مال پر دروازہ اس کا یعنی میرے مرنے کے بعد کوئی میری بیوی فزاریہ سے تعرض نہ کرے اور اس کو کچھ نہ کہے کہ وہ مال اس کی ملک ہے۔

فائدہ: اور اس کا یہ قول کافی ہے اس کے لیے حاجت گواہ کی نہیں۔

وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ لِمَمْلُوْكِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ كُنْتُ أَعْتَقْتُكَ جَازَ.

یعنی اور حسن بصری نے کہا کہ اگر مرنے کے وقت اپنے غلام سے کہے کہ میں نے تجھ کو آزاد کر دیا تھا تو جائز ہے یعنی اور وہ غلام آزاد ہو جاتا ہے۔

فائدہ: اور یہ حسن کے طریق پر ہے کہ بیمار کا اقرار مطلق جائز ہے۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ عِنْدَ مَوْتِهَا إِنَّ زَوْجِيْ قَضَانِيْ وَقَبَضْتُ مِنْهُ

یعنی اور شعبی نے کہا کہ اگر عورت اپنے مرنے کے وقت کہے کہ میرے خاوند نے میرا حق مہر ادا کر دیا ہے اور میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَازَ.

نے اس سے لے لیا ہے تو یہ اقرار معتبر ہے یعنی وارثوں کو نہیں پہنچتا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے خاوند سے مہر کا تقاضہ کریں۔

فائدہ: ابن تین نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ نہیں تہمت لگائی جاتی عورت ساتھ میل ہونے کے اپنے خاوند کی طرف اس حال میں خاص کر جب کہ ہو عورت کے لیے اولاد اس کے غیر سے یعنی دوسرے خاوند سے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَجُوْزُ إِقْرَارُهُ لِسُوْءِ الظَّنِّ بِهٖ لِلْوَرَثَةِ ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ يَجُوْزُ إِقْرَارُهُ بِالْوَدِيْعَةِ وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ.

یعنی اور بعض لوگوں نے کہا کہ نہیں جائز ہے اقرار بیمار کا بدگمانی کی وجہ سے ساتھ اس کے وارثوں کے لیے یعنی اس لیے کہ وارث گمان کریں گے کہ اس نے ہمارے محروم کرنے کے لیے اقرار کیا ہے پھر اسے بعض نے استحسان کیا پس کہا کہ جائز ہے اس کا اقرار کسی کی امانت کے ساتھ اور پونجی اور مضاربت کے یعنی کہے کہ یہ سب مال فلاں کا ہے کہ اس کا مضارب ہے۔

فائدہ: ابن تین نے کہا کہ اگر مراد اس قائل کی یہ کہ جب اقرار کرے ساتھ مضاربت کے مثلا وارث کے لیے تو لازم آئے گا اس کو تناقض اور نہیں تو نہیں اور فرق کیا ہے بعض حنفیہ نے اس کے ساتھ کہ نفع کا مال مضاربت میں مشترک ہے درمیان محنت کرنے والے کے اور مالک کے پس نہ ہوگا مانند قرض محض کی اور ابن منذر نے کہا کہ اجماع ہے اس پر کہ اقرار بیمار کا غیر وارث کے لیے جائز ہے لیکن اگر ہو اس پر قرض تندرستی میں تو ایک گروہ نے کہا کہ ابتدا کیا جائے ساتھ تندرستی کے اور جن کے لیے بیماری میں اقرار کیا ہے ان کا قرض پیچھے ادا کیا جائے یہ قول نخعی اور اہل کوفہ کا ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ وارث کے لیے بیمار کا اقرار جائز ہے یا نہیں پس جائز رکھا ہے اس کو مطلق اوزاعی اور اسحق اور ابوثور نے اور یہی راجح ہے شافعیہ کے نزدیک اور یہی قول ہے امام مالک کا مگر اس نے استثنیٰ کیا ہے جب کہ اپنے بیٹے کے لیے اقرار کرے اور ہو ساتھ اس کے وہ شخص کہ شریک ہے اس کا غیر بیٹے سے مانند چچا کے بیٹے کی مثلا اس لیے کہ وہ تہمت کیا جاتا ہے اس میں کہ اپنے بیٹے کو زیادہ دے اور چچا کے بیٹے کو کم دے بغیر عکس کے اور نیز استثناء کیا ہے اس چیز کو جب کہ اقرار کرے اپنی بیوی کے لیے کہ پہچانا جائے محبت اس کی کے ساتھ اور میل کی طرف اس کی اور گویا کہ درمیان اس کے اور درمیان اس کی اولاد کے غیر اس عورت سے دوری ہے خاص کر جب کہ ہو اس کے لیے اس عورت سے اس حالت میں اولاد اور حاصل منقول کا مالکیہ سے مدار امر کی تہمت ہے اور اس کے نہ ہونے پر پس اگر تہمت نہ ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں اور یہی اختیار رویانی کا ہے شافعیہ سے اور شریح اور حسن بن صالح سے ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جائز ہے اقرار اس کا وارث کے لیے مگر اپنی بیوی کے لیے اس کے مہر کے ساتھ اور قاسم اور سالم اور ثوری اور شافعی سے ایک قول میں کہ گمان کیا ہے ابن منذر نے کہ شافعی نے رجوع کیا ہے پہلے سے طرف اس کی اور ساتھ اس کے قائل ہے احمد کہ نہیں جائز ہے اقرار بیمار کا اپنے وارثوں کے لیے مطلق اس لیے کہ ان کے لیے کہ وصیت منع ہے پس نہیں امن ہے اس سے کہ زیادہ کرے وصیت کو اس کے لیے پس گردانے اس کو اقرار اور جو اس کو مطلق جائز رکھتا ہے اس نے حجت پکڑی ہے اس چیز کے ساتھ کہ حسن سے پہلے گذر چکی ہے کہ قریب المرگ کے حق میں تہمت بعید ہے اور ساتھ فرق کے درمیان وصیت اور قرض کے اس لیے کہ اتفاق کیا ہے علماء نے اس پر کہ اگر تندرستی کی حالت میں اپنے وارث کے لیے وصیت کرے اور اقرار کرے اس کے لیے قرض کے ساتھ پھر اس سے رجوع کرے تو اقرار سے رجوع کرنا اس کا صحیح نہیں برخلاف وصیت کے پس صحیح ہے رجوع کرنا اس سے اور اتفاق ہے سب کا اس پر کہ بیمار جب اقرار کرے ساتھ وارث کے تو اس کا اقرار صحیح ہے باوجود اس کے کہ متضمن ہے اقرار کو اس کے لیے مال کے ساتھ اور اس طرح سے کہ مدار احکام کے ظاہر پر ہے پس نہ چھوڑا جائے گا اس کا اقرار گمان محتمل کی وجہ سے پس تحقیق امر اس کا اس کے بارے میں اللہ کی طرف ہے۔ (فتح)

وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ.

اور حالانکہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اس لیے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے یعنی اپنے گمان سے کسی مسلمان پر بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے۔

فائدہ: اور مقصود اس کے ذکر کرنے کے ساتھ رد کرنا ہے اس شخص پر جو بیمار پر بدگمانی کرے پس منع کرے اس کے تصرف کو۔

وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِيْنَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

اور نہیں حلال ہے مال مسلمانوں کا حضرت ﷺ کے قول کی وجہ سے کہ منافق کی نشانی یہ ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

فائدہ: یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے پوری حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے اور وجہ تعلق اس کے ساتھ رد کرنا ہے اس شخص پر جو بیمار کے اقرار کو منع کرتا ہے اور جو جائز نہیں رکھتا اس جہت سے ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے خیانت کی مذمت پر پس اگر ترک کرے اس چیز کے ذکر کو کہ جو اس پر حق سے ہے اور چھپائے اس کو تو ہوگا خیانت کرنا والا مستحق کی پس لازم آیا وجوب ترک خیانت سے واجب ہونا اقرار کا اس لیے کہ اگر وہ چھپائے تو ہوگا خائن اور جو اس کے اقرار کو معتبر نہ جانے تو اس کو کتمان پر حمل کرے گا۔ (فتح)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ حکم کرتا ہے تم کو یہ کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا﴾ فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَّلَا غَيْرَهٗ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ادا کرو امانتوں کو طرف مالکوں ان کے کی پس نہیں خاص کیا اللہ نے وارث کو اور نہ اس کے غیر کو اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

فائدہ: یعنی نہیں فرق کیا اللہ نے وارث اور اس کے غیر کے درمیان امانت کے ادا کے حکم میں پس صحیح ہوگا اقرار برابر ہے کہ وارث کے لیے ہو یا اس کے غیر کے لیے۔ (فتح)

۲۵۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ.

۲۵۴۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾.

یعنی باب ہے بیچ بیان مراد اس آیت کے کہ قسمت بعد وصیت کے ہے کہ وصیت کی جائے ساتھ اس کے یا قرض کے۔

فائدہ: یعنی بیان مراد کا ساتھ مقدم کرنے وصیت کے ذکر میں قرض پر یعنی اللہ نے جو وصیت کو قرض پر مقدم کیا تو اس کی کیا وجہ ہے باوجود اس کے کہ دین مقدم ہے ادا میں اور ساتھ اس کے ظاہر ہوگا بھید بیچ تکرار کرنے اس ترجمہ کے۔ (فتح)

وَيُذْكَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ.

یعنی اور ذکر کیا جاتا ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ادا کرنے قرض کے پہلے وصیت کے یعنی وصیت کے جاری کرنے سے پہلے قرض ادا کیا جائے۔

فائدہ: یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے روایت کیا ہے اس کو احمد اور ترمذی وغیرہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ دین وصیت کے پہلے ہے اور تم پڑھتے ہو وصیت کو پہلے قرض کے اور اس کی سند ضعیف ہے لیکن ترمذی نے کہا کہ عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے اور شاید بخاری نے اعتماد کیا ہے اس پر اس کے قوت پانے کی وجہ سے ساتھ اتفاق کے اوپر اس کے مقتضی پر نہیں تو بخاری کی عادت جاری نہیں ہوئی کہ وارد کرے ضعیف کو دلیل پکڑنے کے مقام پر اور جو چیز بخاری نے باب میں وارد کی ہے وہ بھی اس کو قوت دیتی ہے اس میں کہ قرض مقدم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے وصیت پر مگر ایک صورت میں اور وہ یہ ہے کہ اگر وصیت کرے کسی شخص کے لیے ہزار کی مثلا اور وارث اس کی تصدیق کرے اور حکم کرے ساتھ اس کے پھر ایک دوسرا دعوی کرے کہ اس کا مردے کے ذمہ قرض ہے جو گھیرتا ہے اس کے موجود تمام مال کو اور وارث اس کی تصدیق کرے پس ایک وجہ میں شافعیہ کے لیے مقدم کی جائے وصیت قرض پر اس صورت خاص میں پھر تحقیق نزاع کیا ہے بعض نے وصیت کے مطلق ہونے میں مقدم قرض پر آیت میں اس لیے کہ آیت میں کوئی صیغہ ترتیب کا نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حصے وراثت کے قرض ادا کرنے اور جاری کرنے وصیت کے بعد واقع ہوتے ہیں اور آیت میں حرف أو اباحت کے لیے لایا گیا ہے مانند تیرے قول کی کہ بیٹھ زید کے پاس یا عمرو کے پاس یعنی جائز ہے تیرے لیے بیٹھنا ہر ایک کے پاس دونوں میں سے خواہ اکٹھا ہو یا جدا جدا اس کے سوا کچھ نہیں کہ مقدم کی گی وصیت معنی کے کہ تقاضہ کرتا ہے اہتمام کو اس کی تقدیم کی وجہ سے۔اور اختلاف کیا گیا ہے تعیین کرنے میں اس کے معنی میں اور حاصل اس چیز کا کہ ذکر کیا ہے اس کو اہل علم نے تقدیم کے تقاضہ کرنے والی چیزوں سے چھ امر ہیں ایک ان میں سے خفت اور ثقل ہے مانند ربیعہ اور مضر کی پس مضر اشرف ہے ربیعہ سے لیکن چونکہ ربیعہ کے لفظ ہلکے تھے تو مقدم کیا گیا ذکر میں اور یہ راجع ہے لفظ کی طرف۔دوسرا امر باعتبار زمانے کے مانند عاد اور ثمود کی۔تیسرا امر باعتبار صیغہ کے ہے ثلث اور رباع کی طرح۔چوتھا امر باعتبار رتبہ کے ہے نماز اور زکوۃ کی طرح۔اس لیے کہ نماز بدن کا حق ہے اور زکوۃ مال کا حق ہے اور بدن مقدم ہے مال پر۔پانچواں امر مقدم کرنا سبب کا ہے مسبب پر اللہ کے قول کی طرح عزیز حکیم بعض سلف نے کہا کہ غالب ہوا پس جب غالب ہوا تو حکم کیا۔چھٹا امر ساتھ شرف اور فضیلت کے مانند قول اللہ تعالیٰ کی من النبیین و الصدیقین اور جب یہ بات قرار پا چکی ہے تو سہیلی نے ذکر کیا ہے کہ مقدم کرنا وصیت کا ذکر میں دین پر اس لیے ہے کہ وصیت تو صرف واقع ہوتی ہے بطور نیکی اور سلوک کرنے کے برخلاف قرض کے پس تحقیق سوائے اس کے نہیں کہ وہ واقع ہوتا ہے اکثر اوقات بعد میت کے ساتھ ایک قسم تفریط کے پس واقع ہوا ابتدا کرنا ساتھ وصیت کے اس کے ہونے کی وجہ سے افضل۔اور اس کے غیر نے کہا کہ مقدم کی گئی وصیت قرض پر یعنی ذکر میں اس لیے کہ وہ ایسی چیز ہے کہ لی جاتی ہے بغیر عوض کے اور دین لیا جاتا ہے ساتھ عوض کے کہ پس ہوگا نکالنا وصیت کا زیادہ تر دشوار وارث پر قرض کے نکالنے سے اور ہوگا ادا کرنا اس کا جگہ گمان کرنے قصور کے برخلاف قرض کے پس تحقیق وارث اطمینان رکھتا ہے ساتھ اس کے نکالنے کے پس مقدم کی گئی اس سبب کے لیے اور نیز وہ پس حصہ فقیر اور مسکین کا ہے اکثر اوقات اور قرض حصہ قرض خواہ کا ہے جو طلب کرتا ہے اس کو ساتھ قوت کے اور اس کے لیے جائز ہے کلام کرنا جیسا کہ صحیح ہو چکا ہے کہ حقدار کو کلام کرنے کی جگہ ہے اور نیز پس وصیت پیدا کرتا ہے اس کو موصی اپنے نفس کی طرف سے پس مقدم کی گئی رغبت دلانے کے لیے عمل کرنے کے ساتھ برخلاف قرض کے وہ بنفسہ ثابت ہے اس کا ادا کرنا مطلوب ہے برابر ہے کہ یاد کرے یا نہ یاد کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نیز وصیت ممکن ہے ہر ایک سے خاص کرنزدیک ایک شخص کے جو اس کے وجوب کا قائل ہے پس وہ کہتا ہے کہ وصیت ہر ایک کے لیے لازم ہے پس مشترک ہیں اس میں تمام مخاطبین اس لیے کہ وہ واقع ہوئی ہے ساتھ مال اور عہد کے کما تقدم۔ اور کم ہے وہ شخص کہ خالی ہو کسی چیز سے اس میں بخلاف دین کے پس تحقیق وہ ممکن ہے کہ پایا جائے اور نہ پایا جائے اور جس کا وقوع اکثر ہو وہ مقدم ہو اس چیز پر جس کا کم ہو۔ اور ابن منیر نے کہا کہ مقدم کرنا وصیت کا قرض پر لفظ میں نہیں تقاضہ کرتا مقدم کرنے اس کے کو معنی میں اس لیے وہ دونوں اکٹھے ذکر کیے گئے ہیں بیچ سیاق بعدیت کے لیکن میراث متصل ہے وصیت کے بعدیت میں اور نہیں متصل ہے دین کے بلکہ وہ اس کے بعد کے بعد ہے پس لازم ہے کہ دین مقدم کیا جائے ادا میں باعتبار قبلیت کے پس تقدیم دین کی وصیت ہو لفظ میں اور باعتبار بعدیت کے پس مقدم کی جائے وصیت قرض پر معنی میں۔ (فتح)

وَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا﴾ فَأَدَآءُ الْأَمَانَةِ أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ.

یعنی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ حکم کرتا ہے تم کو ادا کرو امانتوں کو طرف اہل ان کے کی پس ادا کرنا امانت کا لائق تر نفل وصیت سے۔

فائدہ: یعنی پس دین کہ امانت کے قبیل سے ہے اس کا مقدم کرنا وصیت پر بہتر ہے۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَّا يُوْصِي الْعَبْدُ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ.

یعنی اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ثواب ہے صدقہ کا مگر پیچھے مالداری کے یعنی اور قرضدار مال دار نہیں مگر یہ کہ ادائے قرض کے بعد مال باقی رہے پس اس وقت جائز ہے کہ خیرات کرے ساتھ وصیت کے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرض مقدم ہے وصیت پر اور محتاج کو خیرات کرنی ضرور نہیں۔ یعنی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہ وصیت کرے غلام مگر اپنے مالکوں کی اجازت سے یعنی اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ غلام حاکم ہے اپنے سردار کے مال میں۔

فائدہ: یہ حدیث کتاب العتق میں گذر چکی ہے اور اس سے بخاری کی مراد توجیہ کرنا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام کی جو مذکور ہوئی۔ ابن منیر نے کہا کہ جب معارض ہوا غلام کے مال میں اس کا حق اور اس کے سردار کا حق تو مقدم کیا گیا قوی تر اور وہ سردار کا حق ہے اور کیا گیا غلام مسئول عنہ اور وہ ایک نگہبانوں کا ہے بیچ اس کے پس اسی طرح حق دین کا جب معارض ہوا اس کو حق وصیت کا اور دین واجب ہے اور وصیت مستحب ہے واجب ہوا مقدم کرنا قرض کا۔ پس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے وجہ مناسبت اس اثر اور حدیث کی ترجمہ کے ساتھ ۔(فتح)

٢٥٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبٰى أَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَيَأْبٰى أَنْ يَّقْبَلَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَّأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

٢٥٤٥۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال مانگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیا پھر میں نے آپ سے مانگا تو پھر آپ نے دیا پھر مجھ کو فرمایا کہ اے حکیم! البتہ یہ مال سبز اور شیریں ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جس نے اس کو لیا جان کی سخاوت سے یعنی بے حرصی سے لیا تو اس کے لیے اس مال میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو جان کی حرص سے لیا تو اس کو اس میں ہرگز برکت نہ ہوگی اور اس کا حال اس شخص کا سا ہوگا کہ کھاتا ہے اور اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے تو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا کہ میں آپ کے بعد زندگی بھر کسی سے نہ مانگوں گا (اصل میں رزء کے معنی کم کرنا ہے صراح میں ہے یقال ما رزئته ای ما نقصته ۔ چونکہ مانگنا کمی کا سبب ہے اس لیے مانگنے کو اس لفظ کے ساتھ تعبیر کر دیا (ابو محمد)۔ پس تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ بلاتے حکیم کو یعنی اپنی خلافت میں تا کہ ان کو بیت المال سے ان کا حصہ دیں تو حکیم انکار کرتے تھے کہ قبول کریں اس سے کچھ پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو بلایا تھا تا کہ ان کو ان کا حصہ بخشش (یہ زائد ہے متن حدیث میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس کا معنی ہو، واللہ اعلم ۔ ابو محمد عفی عنہ) سے دیں تو حکیم نے قبول کرنے سے انکار کیا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمانوں کے میں پیش کرتا ہوں آگے اس کے حق اس کا جو تقسیم کیا ہے اس کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے اس فے سے یعنی مال غنیمت سے تو وہ لینے سے انکار کرتا ہے تو حکیم نے حضرت ﷺ کے بعد زندگی بھر سے کچھ نہ مانگا یہاں تک کہ مر گیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الزکاۃ میں گذر چکی ہے۔ ابن منیر نے کہا کہ اس کے داخل ہونے کی وجہ اس باب میں یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو بخشش کے قبول کرنے میں زاہد بنایا یعنی بخشش کو بے حرص سے اور حرص سے نہ لے اور لینے والے ہاتھ کو نیچا ٹھہرایا نفرت دلانے کے لیے اس کو اس کے قبول کرنے سے اور نہیں واقع ہوا مثل اس کے قرض کی تقاضہ کرنے میں پس حاصل یہ ہے کہ جو وصیت کا لینے والا ہے اس کا ہاتھ نیچا ہے اور قرض کا لینا والا اپنے حق کا پورا لینے والا ہے یا تو ہوگا اس کا ہاتھ اونچا ساتھ اس چیز کے کہ فضیلت دیا گیا ہے قرض دینے سے یا یہ کہ نہ ہوگا اس کا ہاتھ نیچا پس ثابت ہوگئی تقدیم قرض کی یعنی ادا کرنے میں وصیت پر۔ (فتح)

۲۵۴۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ وَالْإِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ أَبِيْهِ.

۲۵۴۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ تم میں ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا پس بادشاہ سب ملک پر حاکم ہے تو وہ اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا کہ انصاف کیا یا ظلم کیا اور مرد اپنی بیوی اور بال بچوں پر حاکم ہے اور وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا کہ ان کو نیک کام سکھایا اور گناہ سے روکا یا نہیں اور عورت اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہے اور وہ بھی پوچھی جائے گی کہ اس نے اس کی خیرخواہی اور مال کی حفاظت کی یا نہیں اور غلام اور نوکر بھی اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے اور وہ بھی پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنے آقا کی خیر خواہی کی یا نہیں راوی نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ اس نے کہا کہ مرد اپنے باپ کے مال میں حاکم ہے تو وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الاحکام میں آئے گی۔ اور تحقیق مخالفت کی طحاوی نے اس مسئلے میں اپنے اصحاب کی پس ذکر کیا اختلاف علماء کا مانند اس کی ہے کہ پہلے گذرا پھر ذکر کیا اس نے کہ صحیح وہ ہے جو جماعت کا مذہب ہے اور تصریح کی ساتھ ضعیف کرنے اس چیز کے کہ پہلے گذری ہے ابو حنیفہ اور زفر اور ابو یوسف اور محمد سے اس مسئلے میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ إِذَا وَقَفَ أَوْ أَوْصٰى لِأَقَارِبِهٖ وَمَنِ الْأَقَارِبُ.

باب ہے اس بیان میں کہ جب کوئی اپنے قرابتوں کے لیے کچھ وقف کرے یا وصیت کرے تو اس کا کیا حکم ہے اور بیان اس کا کہ قرابت والے کون ہیں۔

فائدہ: حذف کیا ہے بخاری نے جواب اذا کا اشارہ کرنے کے لیے اس طرف کہ اس میں اختلاف ہے یعنی کیا یہ صحیح ہے یا نہیں اور بخاری نے دوسرے مسئلے کو بھی استفہام کی جگہ وارد کیا کہ اس میں بھی اختلاف ہے اور ترجمہ شامل کرنے کو وقف اور وصیت کے درمیان اس چیز میں کہ متعلق ہے قرابتوں کے ساتھ اور بخاری اس جگہ سے مسائل وقف کی طرف شروع ہوا ہے پس باب باندھا اس چیز کے لیے کہ ظاہر ہوئی اس کے لیے اور پھر رجوع کیا آخر میں کتاب الوصایا کے کامل کرنے کی طرف۔ ماوردی نے کہا کہ جائز ہے وصیت اس شخص کے لیے کہ جائز ہے اس پر وقف کرنا چھوٹے اور بڑے سے اور عاقل سے اور دیوانے سے اور موجود سے اور معدوم سے یعنی جو ابھی پیدا نہیں ہوا جب کہ نہ ہو وارث اور قاتل۔اور وقف کا معنی ہے منع کرنا بیع رقبہ کا یعنی چیز کی اصل نہ بیچی جائے اور اس کی منفعت کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے اوپر وجہ مخصوص کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اقارب میں کہ کون کون ہیں سو ابو حنیفہ نے کہا کہ قرابت ہر ذی رحم محرم ہے یعنی وہ ناتے دار ہے جس کے ساتھ عورت کا نکاح کبھی درست نہ ہو برابر ہے کہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے لیکن ابتداء کی جائے باپ کی قرابتوں کے ساتھ ماں سے پہلے اور ابو یوسف اور ابو محمد نے کہا کہ قرابتی وہ ہیں جن کو جمع کرے باپ ابتدائے ہجرت سے برابر ہے کہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف بغیر تفصیل کے۔زیادہ کیا زفر نے کہ جو ان میں سے قریب ہو وہ مقدم کیا جائے اور یہ ایک روایت امام ابو حنیفہ سے بھی آئی ہے اور اقل درجہ ان کا جن کو مال وقف اور وصیت کا دیا جائے تین آدمی ہیں یعنی اس سے کم نہ کرے۔اور محمد کے نزدیک دو آدمی ہیں اور ابو یوسف کے نزدیک ایک ہے۔اور نہ خرچ کیا جائے مالداروں پر ان کے نزدیک مگر یہ کہ اس کی شرط کی جائے۔اور شافعیہ نے کہا کہ قریب وہ ہے جو نسب میں جمع ہو برابر ہے کہ قریب ہے یا بعید مسلمان ہو یا کافر مالدار ہو یا فقیر مرد ہو یا عورت وارث ہو یا غیر وارث محرم ہو یا غیر محرم اور اختلاف کیا ہے انہوں نے فروع اور اصول میں۔دو وجہوں پر کہتے ہیں کہ اگر پائی جائے جمع محصور زیادہ تین سے تو سب کو دیا جائے اور بعض کہتے ہیں کہ بند کیا جائے تین پر اور اگر غیر محذور ہو تو نقل کیا ہے طحاوی نے (یعنی طحاوی نے نقل کیا ہے کہ اس وقف کے باطل ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے ابو محمد عفی عنہ) اتفاق کو باطل ہونے پر اور اس میں نظر ہے اس لیے کہ شافعیہ کے نزدیک ایک وجہ جواز کی ہے اور خرچ کیا جائے ان سے تین کے لیے اور نہیں ہے واجب برابری۔اور کہا احمد نے قرابت شافعی کی طرح مگر اس نے کافر کو خارج کیا ہے اور مالک نے کہا کہ خاص ہے قرابت ساتھ عصبہ کے برابر ہے کہ وارث ہو یا نہ وارث ہو اور پہلے ان کے فقیروں کو دیا جائے یہاں تک کہ بے پرواہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیں پھر مالداروں کو دیا جائے ۔اور حدیث باب کی دلالت کرتی ہے اس چیز کے لیے کہ شافعی نے کہا کہ بغیر شرط ہونے تین آدمیوں کے پس ظاہر اس کا اکتفا کرنا ہے دو کے ساتھ اور انشاء اللہ اس کا بیان ہم آئندہ کریں گے۔(فتح)

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَآءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

اور ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اس کو یعنی باغ کو اپنے قرابت والوں کے محتاجوں کو تقسیم کر دے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو حسان رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ میں تقسیم کر دیا۔

فائدہ: یہ حدیث پوری آئندہ آئے گی۔

وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَآءِ قَرَابَتِكَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ وَأُبَيٍّ مِنْ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ إِلٰى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا إِلٰى سِتَّةِ آبَآءٍ إِلٰى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا

یعنی اور حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے ثمامہ رضی اللہ عنہ سے اس نے روایت کی انس رضی اللہ عنہ سے ساتھ مثل حدیث ثابت رضی اللہ عنہ کے کہ اس نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اپنے قرابتوں کے محتاجوں میں گردان انس رضی اللہ عنہ نے کہا پس ٹھہرایا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حسان رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لیے اور وہ دونوں اس کی طرف مجھ سے زیادہ تر قریب تھے اور حسان رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ناتے دار تھے بایں طور کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام پس ابو طلحہ اور حسان حرام میں جمع ہوتے ہیں اور وہ تیسرا باپ ہے اور حرام بن عمرو بن زین مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار پس یہ نسب جمع کرتا ہے حسان رضی اللہ عنہ کو اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو اور ابی رضی اللہ عنہ کو چھٹے باپ میں طرف عمرو بن مالک کی اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نسب اس طور سے ہے کہ ابی بن کعب بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَلْحَةَ وَأُبَيًّا وَّقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَوْصٰى لِقَرَابَتِهٖ فَهُوَ إِلٰى اٰبَائِهٖ فِي الْإِسْلَامِ.

قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار پس عمرو بن مالک جمع کرتا ہے حسان رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یعنی اور بعضوں یعنی ابو یوسف وغیرہ نے کہا کہ جب اپنے قرابتوں کے لیے وصیت کرے تو جاری ہوگی وصیت طرف باپوں اس کے کی اسلام میں۔

فائدہ: اور ملخص اس کا یہ ہے کہ ایک دو مردوں کا جن کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے خاص کیا قریب تر ہے اس کی طرف دوسرے کی نسبت پس حسان رضی اللہ عنہ جمع ہوتا ہے اس کے ساتھ تیسرے باپ میں اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چھٹے باپ میں پس اگر قریب تر ہونا معتبر ہوتا ہے تو البتہ خاص کیا جاتا ہے اس کے ساتھ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سوائے اپنے غیر کے۔ پس معلوم ہوا کہ قریب تر ہونا معتبر نہیں۔ اور سوائے اس کے نہیں کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ دونوں مجھ سے قریب تر تھے اس لیے کہ جو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ کو جمع کرتا ہے وہ نجار ہے اس لیے کہ انس رضی اللہ عنہ بنی عدی بن نجار ہے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور ابن ابی کعب مالک بن نجار کی اولاد سے ہے اسی لیے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف انس رضی اللہ عنہ سے قریب تر ہیں۔ اور احتمال ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رعایت کی ہو بیچ حق اس شخص کے کہ دیا اس کو اپنے قرابتوں سے فقیر کو لیکن استثناء کیا ہو اس شخص کو کہ کفایت کیا گیا ہو ان دونوں لوگوں میں سے جن کا خرچ ان پر لازم ہے۔ پس اس لیے نہ داخل کیا انس رضی اللہ عنہ کو پس گمان کیا انس رضی اللہ عنہ نے کہ اس کے نسب کے دور ہونے کی وجہ سے ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے اور استدلال کیا گیا ہے احمد کے لیے ساتھ اس کے کہ مراد ساتھ ذوی القربٰی کے اس آیت میں وللرسول ولذی القربٰی ہاشم اور مطلب کی اولاد ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص کرنے کی وجہ سے ان کو ذوی القربٰی کے حصے کے ساتھ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ جمع ہوتے ہیں مطلب کی اولاد کے ساتھ چوتھے باپ میں۔ اور اس کا طحاوی نے اس طرح پیچھا کیا ہے کہ اگر یہ بات ہوتی تو البتہ شریک ہوتے ساتھ ان کے بنی نوفل اور بنی عبدشمس اس لیے کہ وہ دونوں عبد مناف کی اولاد ہیں مانند مطلب اور ہاشم کی پس جب خاص کیے گئے بنی ہاشم اور بنی مطلب سوائے بنی نوفل اور بن عبدشمس کے تو دلالت کی اس نے اس پر کہ مراد ساتھ حصے ذوی القربٰی کے دینا اس کا ہے مخصوص لوگوں کے لیے کہ بیان کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ خاص کرنے آپ کے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو پس نہ قیاس کیا جائے گا جو کوئی وقف کرے یا وصیت کرے اپنے قرابت والوں کے لیے بلکہ لفظ اپنے اطلاق اور عموم پر محمول ہوگا یہاں تک کہ ثابت ہو جو مقید کرے اس کو یا خاص کرے اس کو، واللہ اعلم۔

۲۵۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا

۲۵۴۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَّمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَّا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ وَّقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ.

طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں مناسب دیکھتا ہوں کہ تو اس کو قرابت والوں میں تقسیم کر دے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کام کرتا ہوں تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے قرابت والوں میں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کیا یعنی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب یہ آیت اتری کہ اے محمد! عذاب الٰہی سے ڈرا اپنی قریب برادری والوں کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکارنے لگے کہ اے فہر کی اولاد اے عدی کی اولاد قریش کی قوم کے لیے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت اتری کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ باب میں۔ اور مراد یہاں جدی برادری ہے باپ کی طرف سے۔

بَابُ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَآءُ وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ.

کیا عورتیں اور اولاد بھی قرابت والوں میں داخل ہوتی ہیں یعنی جب کہ قرابتوں کے لیے وصیت یا وقف کرے

فائدہ: اس طرح وارد کیا ہے ترجمہ کو استفہام کے ساتھ اس لیے کہ اس مسئلے میں اختلاف ہے جیسا کہ پہلے گذرا۔ (فتح)

۲۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَّحْوَهَا

۲۵۴۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریب ناتے داروں کو ڈرا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے یا مانند اس کی اور کلمہ فرمایا کہ خرید و اپنی جانوں کو دوزخ سے کہ میں تم سے اللہ کا عذاب کچھ دفع نہیں کر سکتا۔ اے عبد مناف کی اولاد میں تم سے اللہ کا عذاب کچھ دفع نہیں کر سکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب میں تم کو اللہ کے عذاب سے کچھ کام نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَّا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَّيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَّيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِي مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا. تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

آؤں گا اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ ﷺ کی میں تم کو اللہ کے عذاب سے کچھ کام نہیں آؤں گا اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھ سے جو چاہے میرے مال سے کہ میں تجھ سے اللہ کا عذاب کچھ دفع نہیں کروں گا۔

فائدہ: اور جگہ شاہد کی اس سے آپ کا یہ قول ہے اے صفیہ اے فاطمہ اس لیے کہ برابری کی حضرت ﷺ نے اس کے بیچ اپنی قوم کے درمیان پس پہلے سب کو عام کیا پھر بعض بطنوں کو خاص کیا پھر ذکر کیا اپنے چچا کو اور اپنی پھوپھی کو اور بیٹی کو پس دلالت کی اس نے کہ عورتیں بھی قرابتوں میں داخل ہیں اور فروع بھی ان میں داخل ہیں دلالت کی اس نے اوپر تخصیص کرنے اس شخص سے جو وارث ہوا اور نہ ساتھ اس شخص کے کہ مسلمان ہو۔ اور احتمال ہے کہ ہو لفظ اقربین کی صفت لازمہ عشیرہ کے لیے اور عشیرہ سے مراد آپ کی قوم ہے اور وہ قریش ہے۔ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ذکر کیا ہے قریش کو پس کہا **وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ** یعنی اپنی قوم کو اور بنا بر اس کے پس آپ کو اپنی قوم کے ڈرانے کا حکم ہوا پس نہ خاص ہو گا یہ ساتھ اقرب کے ان میں سے سوائے ابعد کے۔ پس نہیں حجت ہے اس میں وقف کے مسئلہ میں اس لیے کہ اس کی صورت وہ ہے جب کہ وقف کرے قرابتوں پر یا اس پر جو سب لوگوں میں اس کے نزدیک زیادہ قریب ہو مثلاً اور آیت متعلق ہے ساتھ ڈرانے قوم کے پس دونوں جدا ہوئے اور ابن منیر نے کہا کہ شاید وہاں کوئی قرینہ تھا حضرت ﷺ نے اس سے ڈرانے کی تعمیم سمجھی پس اسی لیے عام لوگوں کو ڈرایا اور احتمال ہے کہ پہلے خاص کیا ہے ساتھ ظاہر قرابت کے پھر عام کیا ہے اس چیز کے لیے کہ آپ کے نزدیک ہے دلیل سے تعمیم پر اس لیے کہ حضرت ﷺ سب لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (فتح)

بَابُ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ. کیا وقف کرنے والا اپنے وقف کی چیز سے فائدہ اٹھائے؟

فائدہ: یعنی بایں طور کہ وقف کرے اپنی جان پر پھر اپنے غیر پر یا اس طرح سے کہ شرط کرے اپنی جان کے لیے منفعت سے ایک جزو معین یا ٹھہرائے نظر وقف کے لیے کوئی چیز اور وہی خود اس کا محافظ ہو اور ان کل مسئلوں میں خلاف ہے پس رہا وقف کرنا اپنے نفس پر پس اس کی بحث آئندہ آئے باب الوقف کیف یکتب میں اور رہا شرط کرنا کسی چیز کا منفعت سے پس اس کا بیان آئے گا اس آیت میں وابتلوا الیتمٰی اور لیکن جو نظر کے متعلق ہے پس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کرتا ہوں اس کو اس جگہ۔ (فتح)

بَابُ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً أَوْ شَيْئًا لِلّٰهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ.

تحقیق شرط کی عمر رضی اللہ عنہ نے وقف میں کہ نہیں گناہ اس شخص پر کہ اس کا متولی ہو یعنی تدبیر کرے اس کی اور اس کا حاصل اس کے مصارف میں پہنچائے یہ کہ کھائے اس سے اور تحقیق متولی ہوتا ہے وقف کرنے والا اور غیر اس کا یعنی کبھی وہ اور کبھی وہ اور اسی طرح ہر وہ شخص کہ ٹھہرائے اونٹ قربانی کا یا کوئی چیز اللہ کے لیے تو جائز ہے اس کو نفع اٹھانا ساتھ اس کے جیسے کہ نفع اٹھاتا ہے ساتھ اس کے غیر اس کا اگرچہ صریح شرط نہ کرے کہ میں بھی اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔

فائدہ: یہ ایک ٹکڑا ہے قصے وقف عمر رضی اللہ عنہ کے سے اور تحقیق پہلے گذر چکا ہے موصول شروط کے آخر میں اور اس کا قول قد یلی الواقف وغیرہ الخ۔ بخاری کی فقاہت سے ہے اور وہ تقاضہ کرتا ہے کہ ولایت نظر کی وقف کرنے والے کے لیے نہیں نزاع اس میں اور حالانکہ اس طرح نہیں اور گویا کہ تفریع کی ہے اس نے اوپر مختار بات کے نزدیک اپنے نہیں تو مالکیہ کے نزدیک یہ ہے کہ جائز نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اگر دفع کرے اس کو وقف کرنے والا اپنے غیر کے لے تا کہ اس کا اناج جمع رکھے اور نہ متولی ہو جدا کرنے اس کے کا مگر وقف کرنے والا تو جائز ہے۔ ابن بطال نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ منع کیا ہے اس سے مالک نے ذریعہ کے بند کرنے کے لیے تا کہ نہ ہو جیسا کہ اس نے اپنی جان پر وقف کیا یا زمانہ دراز ہو اور وقف بھول جائے یا وقف کرنے والا مفلس ہو جائے پس دست اندازی کرے اس میں اپنی جان کے لیے یا مر جائے اور اس کے وارث اس میں تصرف کریں اور یہ جواز کو منع نہیں کرتا جب کہ حاصل ہو اس سے امن لیکن نہیں لازم آتا اس سے کہ جائز ہے وقف کرنے والے کے لیے نظر کرنی یہ کہ وہ اس کے ساتھ نفع اٹھائے۔ ہاں اگر اس کی شرط کرے تو جائز ہے راجح قول پر اور جو چیز کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اس کے بخاری نے عمر رضی اللہ عنہ کے قصے سے ظاہر ہے جو جواز میں پھر قوی کیا اس کو اپنے قول کے ساتھ جو ٹھہرائے اونٹ قربانی الخ پھر وارد کی بخاری نے دونوں حدیثیں انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس شخص کے قصے میں جس نے قربانی کا اونٹ ہانکا تھا اور حکم کیا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سوار ہونے کا اور اس کی پوری شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے اور بیان کیا میں نے وہاں جس نے اس کو جائز رکھا ہے مطلق اور جس نے اس کو منع کیا اور جس نے ضرورت اور حاجت کے ساتھ قید کیا ہے۔ اور تحقیق استدلال کیا ہے اس کے ساتھ اس شخص نے جو جائز رکھتا ہے وقف کو اپنی جان پر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہت سے کہ جب جائز ہے اس کو نفع اٹھانا اس چیز کے ساتھ کہ ہدیہ بھیجے اس کے بعد خارج ہونے اس کے کے ملک اس کے سے بغیر شرط کے تو جائز ہونا اس کا ساتھ شرط کے اولی ہے اور ابن منیر نے اس پر اعتراض کیا ہے اس طرح سے کہ حدیث ترجمہ کے مطابق نہیں مگر جو کہتا ہے کہ کلام کرنے والا داخل ہے اپنے خطاب کے عموم میں اور یہ مسائل خلاف کے ہیں اصول میں کہا اور راجح مالکیہ کے نزدیک عرف کا حکم کرنا ہے تا کہ نکلے غیر مخاطب عموم سے ساتھ قرینہ کے۔ ابن بطال نے کہا کہ نہیں جائز ہے وقف کرنے والے لیے یہ کہ نفع اٹھائے اپنے وقف کی چیز سے اس لیے کہ اس نے اس کو اللہ کے لیے نکالا ہے اور اپنی ملک سے کاٹ دیا ہے پس نفع اٹھانا ساتھ کسی چیز کے اس سے رجوع کرتا ہے اپنے صدقے میں۔ پھر کہا اس نے کہ سوائے اس کے نہیں کہ جائز ہے اس کے لیے نفع اٹھانا اگر اس کی شرط کرے وقف میں یا محتاج ہو وہ یا اس کے وارث، انتھے۔ اور جو چیز کہ جمہور کے نزدیک ہے یہ ہے کہ جائز ہے اس کو نفع اٹھانا جب کہ وقف کرے اس کو اوپر جہت عامہ کے سوائے خاصہ کے جیسا کہ وصایا کے آخر میں آئے گا۔ اور مسئلے کے فروع سے یہ بات ہے کہ اگر وقف کرے محتاجوں پر مثلا پھر وہ خود محتاج ہو جائے یا اس کی اولاد سے کوئی محتاج ہو جائے تو کیا وہ اس کو بھی شامل ہے یا نہیں اور مختار یہ ہے کہ جائز ہے اس شرط کے ساتھ کہ نہ خاص ہو ساتھ اس کے تا کہ نہ بلایا جائے کہ مالک ہوا ہے وہ اس کا اس کے بعد۔ (فتح)

۲۵۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ.

۲۵۴۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا تھا کہ قربانی کا اونٹ ہانکتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہو لے تو اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانی کا اونٹ ہے خانے کعبے لے جاتا ہوں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی بار میں فرمایا کہ سوار ہو لے تجھ کو خرابی ہو۔

۲۵۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

۲۵۵۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ اونٹ ہانکتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو لے اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانی کا اونٹ ہے تو فرمایا کہ اس پر سوار ہو لے تجھ کو خرابی ہو یہ کلمہ دوسری یا تیسری بار فرمایا۔

بَابُ إِذَا وَقَفَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلٰى

جب وقف کرے کسی چیز کو پہلے اس سے کہ اس کو اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ. غیر کی طرف دفع کرے یعنی اس کو اپنے پاس رکھے تو وہ جائز ہے۔

فائدہ: یعنی صحیح ہے اور یہی قول ہے جمہور کا۔ اور مالک سے روایت ہے کہ نہیں تمام ہوتا وقف مگر قبض کے ساتھ یعنی جب تک اس کو کوئی دوسرا قبض نہ کرے تب تک وقف پورا نہیں ہوتا، اور یہی قول ہے محمد بن حسن اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ اور دلیل پکڑی ہے طحاوی نے کہ وقف آزاد کرنے کی مانند ہے مشترک ہونے کی وجہ سے ان دونوں کے اس میں کہ اللہ کی تملیک میں ہیں۔ پس جاری ہوگا ساتھ قول مجرد کے قبض سے اور جدا ہوتا ہے وہ ہبہ سے اس بات میں کہ ہبہ تملیک آدمی کی ہے پس ناتمام ہوگا مگر اس کے قبض کرنے کے ساتھ اور استدلال کیا ہے بخاری نے اس میں عمر رضی اللہ عنہ کے قصے کے ساتھ پس کہا اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے وقف کیا اور فرمایا کہ نہیں گناہ اس پر کہ متولی ہو اس کا یہ کہ کھائے اس سے اور نہیں خاص کیا ہے کہ اس کا متولی عمر ہے یا کوئی اس کے علاوہ۔ پس بیچ وجہ دلالت کے اس سے خفا ہے اور تحقیق تعاقب کیا گیا ہے اس طرح سے کہ غایت اس چیز کی کہ عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جو وقف کا متولی ہو مباح ہے اس کو کھانا اس سے اور یہ پہلے باب میں بھی گذر چکا ہے اور نہیں لازم آتا اس سے یہ کہ ہر شخص کو جائز ہے یہ کہ متولی ہو وقف مذکور کا بلکہ وقف کے لیے متولی کا ہونا ضروری ہے پس احتمال ہے کہ ہو مالک اس کا اور احتمال ہے کہ اس کا غیر ہو پس نہیں ہے عمر رضی اللہ عنہ کے قصے میں جو ایک احتمال کو متعین کرے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ مراد بخاری کی یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جب وقف کیا پھر شرط کی تو نہ حکم کیا ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکالنے کے ساتھ اپنے ہاتھ سے پس ہوگئی آپ کی تقریر یعنی برقرار رکھنا آپ کا دال ہے وقف کے صحیح ہونے پر اگرچہ نہ قبض کرے اس کو موقوف علیہ۔ (فتح)

لِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْقَفَ وَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ أَنْ يَّأْكُلَ وَلَمْ يَخُصَّ إِنْ وَّلِيَهٗ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَقَالَ أَفْعَلُ فَقَسَمَهَا فِيْ أَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ.

یعنی اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے وقف کیا اور کہا کہ نہیں گناہ اس شخص پر کہ متولی ہوا اس کا یہ کہ کھائے اور نہیں خاص کیا کہ اس کا متولی عمر رضی اللہ عنہ ہے یا غیر اس کا یعنی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میں مناسب جانتا ہوں کہ تو اس کو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کر دے تو اس نے کہا کہ میں کرتا ہوں تو پس تقسیم کیا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قرابتیوں میں اور چچا کی اولاد میں۔

فائدہ: یہ حدیث موصول پہلے گذر چکی ہے۔ اور داودی نے کہا کہ جو چیز کہ استدلال کیا ہے اس کے ساتھ بخاری نے وقف کے صحیح ہونے پر پہلے قبضے کے عمر اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہما کے قصے سے وہ حمل کرنا ہے چیز کا اپنی ضد پر اور تمثیل اس کی اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر جنس کے ساتھ اور دفع کرنا ظاہر کا ہے اپنی وجہ سے اس لیے کہ اس نے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے وقف اپنے بیٹے کو دیا اور یہ کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دفع کیا اپنا صدقہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حسان رضی اللہ عنہ کی طرف۔ اور ابن تین نے جواب دیا ہے کہ بخاری کی مراد یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے اس کی ملک نکال دی ساتھ اس کے مجرد قول کے ھی للہ صدقہ اور اسی طرح مالک کہتے ہیں کہ صدقہ لازم ہوتا ہے قول کے ساتھ اگرچہ کہتے ہیں کہ نہیں تمام ہوتا مگر ساتھ قبض کرنے کے ہاں استدلال کرنا اس کا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے قصے کے۔ اعتراض کیا گیا ہے اس پر اور شبہ داودی کا صحیح ہے اور پہلے ذکر کی ہے میں نے توجیہ اس کی اور لیکن ابن بطال اس نے نزاع کیا ہے استدلال کرنے میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے قصے کے ساتھ اس طرح سے کہ احتمال ہے کہ اس کا ہاتھ اس سے نکلا ہو اور احتمال ہے کہ بدستور رہا ہو پس نہیں دلالت ہے اس میں اور ابن منیر نے جواب دیا ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین کے صدقے کو مطلق چھوڑا اور سپرد کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کا مصرف کہ آپ جس کو چاہیں دیں سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کر دو تو سپرد کیا اس کے لیے اس کی قسمت کو ان کے درمیان گویا کہ اس کو اس کے ہاتھ میں برقرار رکھا اس کے بعد کے صدقہ جاری ہوا۔ میں کہتا ہوں کہ اس کی تصریح آئندہ آئے گی کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس کی قسمت کے متولی ہوئے تھے اور اس کے ساتھ پورا ہو گیا جواب اور تحقیق مباشر ہوا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس کے مصرف کو بطور تفصیل کے۔ پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ معین کی اس کے لیے جہت مصرف کی مگر اجمال کیا تھا پس اختصار کیا اقربین پر پس جب نہ تھا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ یہ کہ تمام قرابت والوں کو اس میں شامل کرے ان کے منتشر ہونے کی وجہ سے تو اقتصار کیا بعض پر اور خاص کیا اس کے ساتھ اس شخص کو کہ اختیار کیا اس کو ان میں سے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا قَالَ دَارِیْ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ وَلَمْ یُبَیِّنْ لِلْفُقَرَاءِ أَوْ غَیْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَّیَضَعُهَا فِی الْأَقْرَبِیْنَ أَوْ حَیْثُ أَرَادَ.

جب کوئی کہے کہ میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے اور نہ بیان کرے کہ محتاجوں کے لیے ہے یا ان کے غیر کے لیے تو یہ جائز ہے

فائدہ: یعنی تمام ہوتا ہے صدقہ پہلے معین کرنے جہت اس کے مصرف کی پھر معین کرے اس کے بعد اس شخص میں کہ چاہے۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِیْ طَلْحَةَ حِیْنَ قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِیْ إِلَیَّ بَیْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَأَجَازَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا یَجُوْزُ حَتّٰی یُبَیِّنَ لِمَنْ

یعنی صحیح ہے اور رکھے اس کو اپنے قرابت والوں میں یا جس جگہ چاہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا جب کہ اس نے کہا کہ میرے سب قسم کے مال سے مجھ کو باغ بہت پیارا ہے جس کا نام بیرحا ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز رکھا یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

اور بعضوں نے کہا کہ نہیں جائز ہے یہاں تک کہ بیان کرے کہ کس کے لیے ہے یعنی معین کرے اس کے مصرف کو۔

فائدہ: یہ بخاری کی فقاہت سے ہے۔

بَابُ إِذَا قَالَ أَرْضِي أَوْ بُسْتَانِي صَدَقَةٌ لِّلَّهِ عَنْ أُمِّي فَهُوَ جَائِزٌ وَّإِنْ لَّمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ.

جب کہے کہ میری زمین یا میرا باغ صدقہ ہے اللہ کے لیے میری ماں کی طرف سے تو وہ جائز ہے اگرچہ نہ بیان کرے کہ وہ کس کے لیے ہے۔

فائدہ: پس یہ باب خاص ہے پہلے باب سے اس لیے کہ پہلا باب اس چیز کے بیان میں ہے جب کہ نہ معین ہو وہ شخص کہ صدقہ کیا گیا ہے اس کی طرف سے اور نہ وہ شخص کہ جس پر کیا گیا اور یہ باب اس چیز کے حق میں ہے جب کہ معین ہو وہ شخص کہ جس کی طرف سے صدقہ ہوا فقط۔ ابن بطال نے کہا کہ امام مالک کا یہ مذہب ہے کہ وقف صحیح ہے اگرچہ نہ معین کرے اس کا مصرف اور اس کے موافق ہے ابو یوسف اور محمد اور شافعی ایک قول میں۔ ابن قصار نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کہے کہ وقف ہے یا صدقہ ہے تو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مراد اس سے نیکی اور قربت ہے اور سب لوگوں میں اولیٰ اس کی نیکی کے اس کے قرابت والے ہیں خاص کر جب کہ محتاج ہوں اور اس شخص کی مانند ہے جو اپنے تہائی مال کے ساتھ وصیت کرے اور اس کا مصرف متعین نہ کرے کہ وہ صحیح ہے اور اس کو محتاجوں میں خرچ کیا جائے اور دوسرا قول شافعی کا یہ ہے کہ وقف صحیح نہیں یہاں تک کہ اس کے مصرف کی جہت کو متعین کرے نہیں تو وہ چیز اس کی ملک میں باقی ہے اور بعض شافعیہ نے کہا کہ اگر کہے کہ میں نے اس کو وقف کیا اور مطلق چھوڑے تو اس میں اختلاف ہے اور اگر کہے کہ میں نے اس کو اللہ کے لیے وقف کیا تو یقیناً اس کے ملک سے نکل جاتا ہے۔ اور اس کی دلیل ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے۔ (فتح)

٢٥٥١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ

٢٥٥١۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی ماں مر گئی اور وہ اس سے غائب تھا یعنی کہیں گیا ہوا تھا تو اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں مر گئی اور میں اس سے غائب تھا تو کیا اس کو کوئی چیز فائدہ دیتی ہے اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں؟ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تو اس نے کہا کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ مخراف اس پر صدقہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا.

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی یعنی اس کا جنازہ پڑھا۔اور مخراف میوہ دار مکان کو کہتے ہیں اور چونکہ باغ سے میوہ چنا جاتا تھا اس لیے اس کا نام مخراف رکھا۔

بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ أَوْ أَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهِ أَوْ بَعْضَ رَقِيْقِهِ أَوْ دَوَآبِّهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

جب کوئی اپنا کچھ مال یا اپنے کچھ غلام یا چوپائے صدقہ کرے یا وقف کرے تو وہ جائز ہے۔

فائدہ: یہ ترجمہ معقود (باندھا گیا) ہے وقف کرنے کے جواز کے لیے منقول چیز کے۔اور ابو حنیفہ اس میں مخالف ہیں اور پکڑا جاتا ہے اس سے جواز وقف کرنا مشترک چیز کا اور مخالف اس میں محمد بن حسن ہیں لیکن خاص کیا ہے منع کو اس چیز کے ساتھ کہ ممکن ہو اس کی قسمت اور دلیل پکڑی ہے اس کے لیے جوری نے اور وہ شافعیہ سے ہے اس طرح سے کہ قسمت بیع ہے اور وقف کی بیع جائز نہیں اور اس کا اس طرح سے تعاقب کیا گیا ہے کہ قسمت افراض (شرکت کو فسخ کرنا) ہے پس نہیں ہے کوئی ڈر اس کے ہونے کی وجہ کہ پکڑا جاتا ہے اس سے جواز وقف کرنا مشترک چیز کا اور وقف منقول چیز کا وہ اس کے قول سے ہے کہ (وقف کرے یا صدقہ کرے اپنے بعض غلام یا چوپائے) پس تحقیق اس میں داخل ہے وہ چیز جب کہ وقف کرے ایک جزء کو غلام سے یا چوپائے سے یا وقف کرے ایک کو اپنے دو غلاموں سے یا گھوڑوں سے مثلاً پس یہ سب صحیح ہے اس شخص کے نزدیک جو منقول چیز کے وقف کو جائز رکھتا ہے اور رجوع کرتا اس کی طرف تعیین میں۔(فتح)

۲۵۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَإِنِّيْ أُمْسِكُ

۲۵۵۲۔کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میری توبہ کا شکر یہ ہے کہ میں اپنے مال سے جدا ہوں اس حال میں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے خیرات ہے یعنی میں چاہتا ہوں کہ اپنا تمام مال خیرات کروں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے کچھ مال کو اپنے پاس رکھ لے سو وہ تیرے حق میں بہتر ہے کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو حصہ میرا خیبر میں ہے اس کو رکھ لیتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ.

فائدہ: یہ حدیث پوری اپنی پوری شرح کے ساتھ کتاب المغازی میں آئے گی۔ اور شاہد ترجمہ کا اس سے آپ کا یہ قول ہے کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھ لے پس تحقیق وہ ظاہر ہے آپ کے حکم کرنے میں بعض مال نکالنے اپنے اور بعض مال کے رکھ لینے کے بغیر تفصیل کے درمیان اس کے کہ مقسوم اور مشترک ہو سو جو مشترک چیز کے وقف کرنے کو منع کرتا ہے وہ دلیل کا محتاج ہے اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ اوپر مکروہ ہونے صدقہ کے اپنے سارے مال کے ساتھ اور کتاب الزکاۃ میں اس کی بحث گذر چکی ہے اور کچھ کتاب الایمان میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ إِلٰى وَكِيلِهِ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيلُ إِلَيْهِ.

جو اپنے وکیل کی طرف خیرات کرے پھر وکیل اس کو اپنے موکل کی طرف رد کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

فائدہ: یہ باب اکثر نسخوں میں نہیں اور بعض میں ہے۔

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ جَآءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي كِتَابِهِ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَآءَ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيقَةً كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآئِهَا فَهِيَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو بِرَّهُ وَذُخْرَهُ فَضَعْهَا أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کرسکو گے جب تک اپنے محبوب مال کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ نیکوکاری ہرگز حاصل نہ کرسکو گے جب تک اپنے پسندیدہ مال کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے اور میرے سب مال سے مجھ کو باغ بیرحا بہت پیارا ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ ایک باغ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوا کرتے تھے اور اس کے سائے میں بیٹھتے تھے اور اس کا پانی پیتے تھے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا پس وہ باغ اللہ اور رسول کا ہے یعنی میں نے اس کو اللہ کی راہ میں دیا کہ میں امید رکھتا ہوں اس کی نیکی کی اور ذخیرہ ہونے کے لیے قیامت کے لیے سو یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ اللہ آپ کو دکھائے وہاں رکھیے یعنی جس کو مناسب دیکھیں اس کو دیجیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاباش اے ابوطلحہ یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے ہم نے اس کو تجھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ أَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهٖ قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيٌّ وَّحَسَّانُ قَالَ وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهٗ مِنْهُ مِنْ مُّعَاوِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ تَبِيْعُ صَدَقَةَ أَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ أَلَا أَبِيْعُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِّنْ دَرَاهِمَ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيْقَةُ فِيْ مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِيْ حُدَيْلَةَ الَّذِيْ بَنَاهُ مُعَاوِيَةُ.

سے قبول کیا پھر ہم نے اس کو تجھ پر پھیر دیا پس تقسیم کر اس کو اپنے قرابت والوں پر تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے قرابتیوں میں تقسیم کیا اور ان میں سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حسان رضی اللہ عنہما تھے تو حسان رضی اللہ عنہ نے اس میں سے اپنا حصہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالا یعنی لاکھ درہم سے تو کسی نے اس کو کہا کہ کیا تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے صدقے کو بیچتا ہے تو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا نہ بیچوں میں ایک صاع کھجور کو بدلے ایک صاع درہموں کے یعنی میں بہت مہنگا بیچتا ہوں انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تھا یہ باغ بیچ محل بنی حدیلہ کے جس کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بنایا تھا۔

فائدہ: اور نزاع کیا گیا ہے بخاری پر بیچ نکالنے اس باب کے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے قصے سے یعنی نزاع کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے قصے سے مسئلہ باب کا ثابت نہیں ہوتا اور جواب دیا گیا ہے کہ مراد اس کی یہ ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جب مطلق صدقہ کیا اور مصرف کی تعیین کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ چھوڑ اس کو اپنے قرابت والوں میں تو ہوگا یہ اس چیز کے مشابہ کہ باب باندھا اس کے ساتھ اور اس کا مقتضی یہ ہے کہ یہ صحیح ہے۔ اور یہ جو کہا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے اپنے حصے کو اس سے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچا تو یہ دلالت کرتا ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو باغ کا مالک کر دیا تھا اور ان پر وقف نہیں کیا تھا اس لیے کہ اگر اس کو وقف کرتا تو حسان رضی اللہ عنہ کے لیے اس کا بیچنا جائز نہ ہوتا۔ پس اعتراض کیا جاتا ہے اس شخص پر جو استدلال کرتا ہے کسی چیز کے ساتھ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے قصے سے وقف کے مسائل میں مگر اس چیز میں کہ اس میں صدقہ وقف کے مخالف نہیں اور احتمال ہے کہ جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو ان پر وقف کیا تو ان پر شرط کی ہو کہ جو ان میں سے اپنے حصے کو بیچنے کا محتاج ہو اس کے لیے اس کا بیچنا جائز ہے۔ اور تحقیق جائز کہا ہے اس شرط کے ساتھ بعض علماء نے مانند علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کی۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب حاضر ہوں تقسیم کے وقت ناتے والے اور یتیم اور محتاج تو ان کو کھلاؤ اور کہوان کو بات اچھی۔

۲۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ

۲۵۵۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی ہے اور قسم ہے اللہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ نَاسًا يَّزْعُمُوْنَ أَنْ هٰذِهِ الْآيَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ هُمَا وَالِيَانِ وَالٍ يَّرِثُ وَذَاكَ الَّذِيْ يَرْزُقُ وَّوَالٍ لَّا يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِيْ يَقُوْلُ بِالْمَعْرُوْفِ يَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ.

منسوخ نہیں ہوئی لیکن لوگوں نے سستی کی ہے اور وہ دو قسم کے لوگ ہیں کہ ترکے کی قسمت کے متولی ہوتے ہیں ایک والی وہ ہے کہ خود وارث ہوتا ہے اور یہ وہ ہے جو حاضروں کو رزق دیتا ہے اور دوسرا والی وہ ہے کہ وارث نہیں ہوتا کہا پس یہ وہ ہے جو اچھی بات کہتا ہے کہ میں تیرے لیے مالک نہیں کہ تجھ کو دوں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔اور یہ کہ اَنَّ نَاسًا یَزْعُمُوْنَ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کیا مراد ہے اور یہ کہ ان میں سے عائشہ رضی اللہ عنہا ہے اور سوائے اس کے اقوال سے بیچ دعوی ہونے اس کے کے محکم یا منسوخ۔ (فتح)

فائدہ: حاصل مطلب یہ ہے کہ ترکہ کی تقسیم کرنے والے اور اس میں تصرف کرنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک قسم وہ ہے کہ وہ خود وارث ہوتے ہیں ان کو یہ حکم ہے کہ حاضروں کو کچھ دو اور ایک قسم وہ ہے کہ وہ خود وارث نہیں ہوتے مانند ولی یتیم کی کہ وہ خود اس کے مال کا وارث نہیں ہوتا کہ دوسروں کو دے تو ان کو حکم ہے کہ حاضروں کی اچھی بات کہو اور نرمی سے ٹالو۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تُوُفِّيَ فُجَاءَةً أَنْ يَّتَصَدَّقُوْا عَنْهُ وَقَضَاءِ النُّذُوْرِ عَنِ الْمَيِّتِ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ مستحب ہے اس شخص کے لیے کہ مر گیا ناگہانی موت سے یہ کہ خیرات کریں وارث اس کے اس کی طرف سے اور ادا کرنا نذروں کا مردے کی طرف سے۔

٢٥٥٤۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا.

۲۵۵۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری ماں اچانک مر گئی اور میں گمان کرتا ہوں کہ اگر وہ کلام کرتی تو خیرات کرتی کیا پس میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ کیا اس کو اس کا ثواب پہنچے گا؟ (یہ فقرہ ہی زائد ہے اس متن حدیث میں اس نام و نشان بھی نہیں، واللہ اعلم ابو محمد عفی عنہ) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اس کی طرف سے خیرات کرو۔

فائدہ: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ہے کہ سعد بن عبادہ نے کہا کہ میری ماں مر گئی اور اس پر نذر ہے اور گویا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں رمز ہے کہ عائشہ کی حدیث میں رجلا سے مراد سعد بن عبادہ ہیں اور سعد بن عبادہ کے قصے کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث گذر چکی ہے دوسرے الفاظ سے ۔اور اس کے قول میں مخالفت نہیں ہے کہ میری ماں مرگئی اور اس پر نذر ہے اور اس قول میں کہ میری ماں مرگئی اور میں اس سے غائب تھا کیا پس اس کو کوئی چیز نفع دیتی ہے کہ میں اس کی طرف سے صدقہ کروں ۔اس لیے کہ احتمال ہے کہ اس نے نذر اور صدقہ دونوں کا حکم پوچھا ہو۔اور نسائی کی روایت میں ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت میری ماں مرگئی کیا پس میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے کہا کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی کا پلانا۔

۲۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا.

۲۵۵۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتوی چاہا پس کہا میری ماں مرگئی اور اس پر نذر ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف سے ادا کر۔

فائدہ::اور ایک روایت میں ہے کہ کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اس کی طرف سے غلام آزاد کروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی طرف سے آزاد کر پس فائدہ دیا اس روایت نے اس چیز کے بیان کا کہ وہ مذکورہ نذر تھی اور وہ یہ کہ اس نے نذر مانی تھی کہ غلام آزاد کرے گی پس آزاد کرنے سے پہلے مرگئی اور احتمال ہے کہ مطلق نذر مانی ہو بغیر معین کرنے کے یعنی کہا ہو کہ مجھ پر نذر ہے ۔پس اس میں اس شخص کے لیے دلیل ہے جو فتوی دیتا ہے مطلق نذر میں قسم کے کفارے کا اور آزاد کرنا قسموں کے کفاروں میں سے سب سے اعلیٰ ہے پس اس لیے حکم کیا اس کو یہ کہ اس کی طرف سے غلام آزاد کرے اور ابن عبدالبر نے بعض سے حکایت کی ہے کہ سعد کی ماں پر روزے کی نذر تھی اور حق یہ ہے کہ یہ اس شخص کا قصہ ہے کہ اس کا بیان کتاب الصیام میں گذر چکا ہے ۔اور باب کی حدیث میں کئی فوائد ہیں ایک یہ کہ مردے کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے اور یہ کہ اس کو فائدہ دیتا ہے صدقہ کا ثواب اس کی طرف پہنچنے سے خاص کر جب کہ صدقہ کرنے والی اس کی اولاد ہو۔اور یہ مخصص ہے آیت ﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى﴾ کے عموم کا اور صدقہ کے ساتھ ملحق ہے غلام آزاد کرنا اس کی طرف سے نزدیک جمہور کے خلاف ہے مشہور کے مالکیہ کے نزدیک اور اختلاف کیا گیا ہے غیر صدقہ میں یعنی صدقہ کے سوا اور نیکی کے کاموں میں اختلاف ہے کہ کیا ان کا ثواب بھی مردوں کو پہنچتا ہے یا نہیں مانند حج اور روزے کی اور کچھ اس کا بیان روزے کے بیان میں ہو چکا ہے اور یہ کہ وصیت کا ترک کرنا جائز ہے اس لیے کہ حضرت نے سعد کی ماں کی وصیت کے ترک کرنے پر مذمت نہیں کی یہ بات ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منذر نے کہی ہے اور اس کے ساتھ تعاقب کیا ہے کہ انکار کرنا اس پر دشوار ہوا اس کے مرجانے کی وجہ سے اچانک اور ساقط ہوئی اس سے تکلیف اور جواب دیا گیا ہے کہ انکار کا فائدہ یہ ہے کہ اگر انکار کرتی تو اس کا غیر اس کے ساتھ نصیحت پکڑتا اس شخص سے کہ اس کو سنے پس جب حضرت نے اس کو برقرار رکھا تو دلالت کی اس نے جواز پر اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر اصحاب حضرت کے ساتھ مشورہ کرنے کے دین کے کاموں میں اور اس میں عمل کرنا ہے ساتھ گمان غالب کے اور اس میں جہاد کرنا ہے ماں کی زندگی میں اس لیے کہ ایک روایت میں ہے کہ اس کی ماں مرگئی اور وہ جہاد میں تھا اور یہ محمول ہے اس پر کہ اس نے ماں سے اجازت لے لی تھی اور اس میں سوال کرنا ہے تحمل سے اور جلدی کرنے سے نیکی کے عمل کی طرف اور جلدی کرنی ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے میں اور یہ کہ صدقہ کا ظاہر کرنا کبھی بہتر ہوتا ہے اس کے چھپانے سے اور وہ وقت صدق نیت کے ہے بیچ اس کے اور جائز ہے حاکم کے لیے اٹھانا گواہی کا بیچ غیر مجلس حکم کے۔ (فتح)

بَابُ الْإِشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ.

وقف اور صدقے اور وصیت میں گواہ کرنا۔

٢٥٥٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَخَا بَنِيْ سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا.

٢٥٥٦۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی ماں مرگئی اور وہ اس سے غائب تھا تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں مرگئی اور میں اس سے غائب تھا تو کیا اس کو کوئی چیز نفع دیتی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تو اس نے کہا کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ مخراف اس پر صدقہ ہے۔

فائدہ: اور لاحق کیا ہے بخاری نے وقف کو صدقے کے ساتھ لیکن بیچ استدلال کے اس کے لیے سعد رضی اللہ عنہ کے قصے کے ساتھ نظر ہے اس لیے کہ اس کا قول کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں احتمال ہے کہ اس سے مراد شہادت معتبر ہو اور احتمال ہے کہ اس سے مراد صرف اطلاع دینی ہو۔ اور استدلال کیا ہے مہلب نے گواہ کرنے کے لیے وقف میں اللہ کے قول کے ساتھ کہ گواہ کرو جب آپس میں سودا کرو پس جب بیع میں گواہ کرنے کا حکم ہے اور حالانکہ اس کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدلہ ہے تو مشروع ہونا اس کا وقف میں باوجود اس کے کہ اس میں عوض نہیں بطریق اولیٰ ہے۔ اور ابن منیر نے کہا کہ شاید بخاری کی مراد تو ہم کا دفع کرنا ہے اس شخص سے کہ گمان کرتا ہے کہ وقف نیکی کے کاموں میں ہے پس مستحب ہے چھپانا اس کا پس بیان کیا بخاری نے کہ مشروع ہے ظاہر کرنا اس کا اس لیے کہ وہ پیچھے اس بات کے ہے کہ نزاع کی جائے بیچ اس کے خاص کر وارثوں سے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَاٰتُوا الْيَتَامٰى أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَهُمْ إِلٰى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا وَّإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ دے دو یتیموں کو ان کے مال اور نہ بدلو گندے کو ستھرے سے اور نہ کھاؤ ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ یہ ہے بڑا وبال اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کرو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو تم کو خوش آئیں عورتوں سے۔

٢٥٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾. قَالَتْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِيْ جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيْدُ أَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِأَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ نِسَآئِهَا فَنُهُوْا عَنْ نِّكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فِيْ إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ﴾ قَالَتْ فَبَيَّنَ اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ أَنَّ الْيَتِيْمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ

٢٥٥٧۔ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ نہ اگر ڈرو تم کہ انصاف کرو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو تم کو خوش آئیں عورتوں سے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ یتیم لڑکی ہے اپنے ولی کی پرورش میں پس رغبت کرتا ہے ولی اس کے جمال میں اور مال میں اور چاہتا ہے کہ نکاح کرے اس سے ساتھ کم مہر کے اس کی عورتوں کے دستور سے یعنی مثل سے تو ان کو ان کے نکاح سے منع ہوا مگر یہ کہ انصاف کریں ان کے لیے بیچ کامل کرنے مہر کے اور حکم ہوا کہ ان کے سوا اور عورتوں سے نکاح کریں یعنی اور لوگوں نے اس سے مطلق منع سمجھا کہ یتیم لڑکی سے ولی کا مطلق نکاح کرنا درست نہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر اجازت مانگی لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد اترنے اس آیت کے وان خفتم ان لاتقسطوا۔۔الایۃ تو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ رخصت مانگتے ہیں تجھ سے عورتوں کے حق میں تو کہہ اللہ رخصت دیتا ہے تم کو ان میں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پس بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَمَالٍ وَّمَالٍ رَّغِبُوْا فِیْ نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوْهَا بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوْبَةً عَنْهَا فِیْ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوْهَا وَالْتَمَسُوْا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَآءِ قَالَ فَكَمَا يَتْرُكُوْنَهَا حِيْنَ يَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَّنْكِحُوْهَا إِذَا رَغِبُوْا فِيْهَا إِلَّا أَنْ يُّقْسِطُوْا لَهَا الْأَوْفٰى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوْهَا حَقَّهَا.

کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کہ یتیم لڑکی جب خوبصورت اور مال دار ہوتی تھی تو اس کے نکاح میں رغبت کرتے تھے اور نہ ملاتے تھے ان کو ساتھ دستور اس کے کے ساتھ کامل کرنے مہر کے اور جب نہ مرغوب ہوتی تھی بیچ کم ہونے مال کے اور جمال کے تو اس سے نکاح نہیں کرتے تھے اور اس کے سوا اور عورت تلاش کرتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پس جیسا کہ رغبت نہ ہونے کے وقت اس کو چھوڑتے ہیں پس ویسا ہی نہیں ہے ان کے لیے کہ ان سے نکاح کریں جب کہ اس میں رغبت کریں مگر یہ کہ اس کے لیے انصاف کریں ساتھ مہر پورے کے اور اس کا حق اس کو دیں۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب التفسیر میں آئے گی۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَابْتَلُوا الْيَتَامٰى حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوْهَا إِسْرَافًا وَّبِدَارًا أَنْ يَّكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا لِّلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا﴾. ﴿حَسِيْبًا﴾ يَعْنِیْ كَافِيًا وَّمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَّعْمَلَ فِیْ مَالِ الْيَتِيْمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ آزماتے رہو یتیموں کو یہاں تک کہ پہنچیں نکاح کی عمر کو پھر اگر دیکھو ان میں ہوشیاری تو حوالے کرو ان کے مال اور کھا نہ جاؤ ان کو اڑا کر اور گھبرا کر یہ کہ بڑے نہ ہو جائیں اور جو کوئی مال دار ہو تو چاہیے کہ بچتا رہے اور جو کوئی محتاج ہو تو کھائے موافق دستور کے آخر آیت تک حَسِيْبًا کافیا یعنی حسیبا (کہ اس آیت میں واقع ہوا ہے) کے معنی ہیں کفایت کرنے والا وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَّعْمَلَ فِیْ مَالِ الْيَتِيْمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ۔ اور جائز ہے وصی کے لیے یہ کہ یتیم کے مال میں محنت کرے اور بقدر اپنی محنت کے اس سے کھائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور یہ اختلافی مسائل میں سے ہے پس بعض کہتے ہیں کہ جائز ہے وصی کے لیے (یعنی جس کو مرد وصیت کر جائے) یہ کہ لے یتیم کے مال سے بقدر اپنی محنت کے یہ قول عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے اور عکرمہ اور حسن وغیرہ کا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نہ کھائے اس سے مگر حاجت کے وقت پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے پس کہا عبیدہ اور سعد بن جبیر نے اور مجاہد نے کہ جب کھائے پھر مال دار ہو جائے تو ادا کرے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ادا کرنا واجب نہیں اور بعض کہتے ہیں اگر چاندی سونا ہو تو نہیں جائز ہے یہ کہ لے اس سے کچھ مگر بطور قرض کے اور اگر ان کے سوائے اور کچھ ہو تو جائز ہے ضرورت کے مطابق اور یہ صحیح تر قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے اور یہی قول ہے شعبی اور ابوالعالیہ وغیرہ کا روایت کیا ہے ان سب کو ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اور کہا ہے اس نے ساتھ واجب ہونے قضا کے مطلق اور مدد کی ہے اس کی ہے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ لے اقل دو امروں کا اپنی اجرت سے اور نفقہ سے اور نہیں واجب ہے پھیرنا صحیح قول پر۔ اور حکایت کی ابن تین نے ربیعہ سے کہ مال دار اور محتاج سے مراد اس آیت میں یتیم ہے یعنی اگر یتیم مال دار ہو تو نہ زیادتی کرے بیچ خرچ کرنے کے اس کے اوپر اور اگر محتاج ہو تو چاہیے کہ اپنے مال سے دستور کے موافق کھلائے اور اس میں اس پر ہرگز دلالت نہیں کہ یتیم کے مال سے کھانا درست ہے۔ (فتح)

۲۵۵۸۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ مَّوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَّهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ ثَمْغٌ وَّكَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَّهُوَ عِنْدِيْ نَفِيْسٌ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهٖ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَلٰكِنْ يُّنْفَقُ ثَمَرُهٗ فَتَصَدَّقَ بِهٖ عُمَرُ فَصَدَقَتُهٗ تِلْكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْمَسَاكِيْنِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ يُوْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ

۲۵۵۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنا ایک مال یعنی زمین خیرات کی اور اس مال کو ثمغ کہا جاتا تھا یعنی اور وہ زمین تھی مقابل مدینہ کے اور وہ کھجوروں کے درخت تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نے مال حاصل کیا ہے اور وہ میرے نزدیک بہت نفیس ہے سو میں چاہتا ہوں کہ اس کو خیرات کروں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کر ساتھ اصل اس کی کے اس حال میں کہ نہ بیچی جائے اور نہ ہبہ کی جائے اور نہ میراث کی جائے اور لیکن اس کا میوہ خرچ کیا جائے سو صدقہ کیا اس کو عمر رضی اللہ عنہ نے پس یہ صدقہ اس کا ہے اللہ کی راہ میں اور آزاد کرنے غلاموں کے اور محتاجوں میں اور مہمانوں میں اور مسافروں میں اور قرابتیوں میں نہیں گناہ اس پر کہ متولی ہو اس کا یعنی اس کی تدبیر کرے یہ کہ کھائے اس سے موافق دستور کے یا کھلائے اپنے یار کو اس حال میں کہ نہ جمع کرنے والا ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَمَوِّلٍ بِهٖ. مال کو اس کے حاصل سے۔

فائدہ: مہلب نے کہا کہ تشبیہ دی ہے بخاری نے وصی کو ساتھ ناظر وقف کے یعنی جو وقف کا متولی اور مدبر ہو اور وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ نظر ان لوگوں کے لیے جن پر وقف کیا گیا ہے محتاجوں وغیرہ سے مانند نظر کی ہے یتیموں کے لیے اور اس کا تعاقب کیا ہے ابن منیر نے اس طرح سے کہ وقف کرنے والا وہ مالک ہے اس کے منافع کا کہ جس کو وقف کیا پس اگر شرط کرے اس شخص کے لیے کہ متولی ہو اس کی نظر کا کچھ تو یہ اس کو جائز ہے اور وصیت کرنے والا اس طرح نہیں اس لیے کہ اس کی اولاد اس کے بعد اس کے مال کی وارث ہوتی ہے ساتھ قسمت کرنے اللہ کے ان کے لیے پس نہ ہوگا وہ اس میں وقف کرنے والے کی طرح آہ۔ اور مقتضی اس کا یہ ہے کہ وصیت کرنے والا جب ٹھہرائے وصی کے لیے یہ کہ کھائے مال موصی علیہم کے سے تو یہ صحیح نہیں اور حالانکہ اس طرح نہیں بلکہ وہ جائز ہے جب کہ معین کرے اس کو اور سوائے اس کے نہیں کہ اختلاف کیا ہے سلف نے اس چیز میں جب وصیت کرے اور نہ معین کرے وصی کے لیے کچھ کیا اس کو جائز ہے یہ کہ لے بقدر اپنی محنت کے یا نہیں۔ اور کرمانی نے کہا کہ وجہ مطابقت کی اس وجہ سے ہے کہ قصد یہ ہے کہ وصی لے یتیم کے مال سے اپنی اجرت ساتھ دلیل قول عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں گناہ اس پر کہ متولی ہو اس کا یہ کہ کھائے دستور کے مطابق۔ (فتح)

۲۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَّالِهٖ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهٖ بِالْمَعْرُوفِ.

۲۵۵۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں کہ جو مال دار ہو تو چاہیے کہ بچتا رہے اور جو فقیر ہو تو چاہیے کہ کھائے موافق دستور کے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ آیت والی کے حق میں اتری یہ کہ پہنچے اس کے مال سے جب کہ ہو محتاج بقدر اس کے مال کے موافق دستور کے یعنی اگر بہت ہو تو بہت لے اور اگر تھوڑا ہو تھوڑا لے یا لے بقدر اپنی محنت کے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کے ناحق وہی کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں آگ اب بیٹھیں گے آگ میں۔

۲۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ

۲۵۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہوں سے۔ اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.

یا حضرت ﷺ وہ کون سے گناہ ہیں فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا اور اس جان کا مارنا جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج کھانا اور یتیم یعنی بے باپ لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایمان دار عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں عیب لگانا۔

فائدہ: اور غرض یہاں اس قول سے یہ ہے کہ کھانا یتیم کے مال کا اور اس کی پوری شرح کتاب الحدود میں آئے گی۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَّإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾. ﴿لَأَعْنَتَكُمْ﴾ لَأَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ ﴿وَعَنَتْ﴾ خَضَعَتْ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ پوچھتے ہیں تجھ سے یتیموں کا حکم تو کہہ سنوارنا ان کا بہتر ہے اور اگر ان کا خرچ ملا رکھو تو تمہارے بھائی ہیں اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے والا اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو تم پر مشکل ڈالتا اللہ زبردست تدبیر والا ۔ لاعنتکم لاحرجکم وضیق یعنی لاعنتکم کا لفظ کہ اس آیت میں واقع ہے اس کا معنی لاحرجکم وضیق ہیں یعنی تم پر مشکل ڈالتا اور تم کو تنگ کرتا۔ وعنت خضعت یعنی وعنت کا لفظ کہ آیت وعنت الوجوہ میں واقع ہوا ہے اس کے معنی خضعت ہیں یعنی جھکے اور ذلیل ہوئے۔

فائدہ: یہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تم پر فراخی کی اور آسانی کی پس کہا کہ جو مال دار ہو تو چاہیے کہ بچتا رہے اور جو محتاج ہو تو چاہیے کہ کھائے موافق دستور کے۔ کہتے ہیں کہ جب کوئی محتاج یتیم کے مال کا والی ہو تو کھائے بقدر اپنی محنت کے اس کے مال پر اور اس کے منفعت کی جب تک کہ نہ زیادتی کرے۔ (فتح)

﴿لَأَعْنَتَكُمْ﴾ لَأَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ ﴿وَعَنَتْ﴾ خَضَعَتْ. وَقَالَ لَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ مَا

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی کی وصیت کو رد نہیں کیا یعنی اگر کوئی یتیموں کو ان کی سپرد کرتا تو اس کی وصیت کو قبول کرتے اور یتیموں کے متولی ہوتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی اَحَدٍ وَّصِيَّةً.

فائدہ: ابن تین نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کے ساتھ ثواب چاہتے تھے اس حدیث کی وجہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا بہشت میں ایسے ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں یعنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی اور اس کی شرح کتاب الادب میں آئے گی۔ اور محل کراہت دخول کا وصیت میں یہ ہے کہ خوف کیا جائے تہمت کا یا ضعیف ہونے کا قیام سے ساتھ اس کے حق کے۔ (فتح)

وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَحَبَّ الْاَشْيَآءِ اِلَيْهِ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ اَنْ يَّجْتَمِعَ اِلَيْهِ نُصَحَآؤُهٗ وَاَوْلِيَآؤُهٗ فَيَنْظُرُوا الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَكَانَ طَاوٗسٌ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْيَتَامٰى قَرَاَ ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ وَقَالَ عَطَآءٌ فِيْ يَتَامَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ بِقَدْرِهٖ مِنْ حِصَّتِهٖ.

اور تھے ابن سیرین سب چیزوں سے محبوب تر طرف اس کی بیچ مال یتیم کے یہ کہ جمع ہوں طرف اس کی خیر خواہ اس کے اور ولی اس کے پس نظر کریں اور فکر کریں اس چیز میں کہ جو اس کے لیے بہتر ہے یعنی اور طاؤس جب پوچھے جاتے یتیموں کی کسی چیز سے تو یہ آیت پڑھتے کہ اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے والا یعنی اور عطا نے کہا بیچ حق یتیموں چھوٹوں اور بڑوں کے خرچ کرے ولی ہر آدمی پر بقدر حال اس کے کے اس کے حصے سے۔

فائدہ: روایت ہے کہ پوچھے گئے عطا ایک مرد کے متعلق کہ متولی ہو یتیموں کے مال کا کہ ان میں چھوٹے اور بڑے ہوں اور ان کا مال اکٹھا ہو تقسیم نہ ہوا ہو تو عطاء نے کہا کہ خرچ کرے ہر آدمی پر ان میں سے اس کے مال سے اس کے قدر پر اور قتادہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ نہ پاس جاؤ مال یتیم کے مگر اس طریقے کے ساتھ کہ بہتر ہے تو لوگ نہ ملاتے تھے ان کو کھانے وغیرہ میں تو مشکل ہوئی ان پر یہ بات تو اللہ نے رخصت اتاری کہا اگر اس کا خرچ ملا رکھو تو تمہارے بھائی ہیں اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ سبب نازل ہونے اس آیت کا یہ ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ کھاتے ہیں یتیموں کا مال ظلم سے تو لوگوں نے ان کے مال اپنے مال سے جدا کر دیئے تو یہ آیت اتری کہ کہہ سنوارنا ان کا بہتر ہے اور اگر ان کا خرچ ملا رکھو تو تمہارے بھائی ہیں تو لوگوں نے ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملائے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ کھاتے ہیں یتیموں کے مال ظلم سے تو لوگوں نے یتیموں کے مال اور کھانے سے کنارہ کیا پس یہ ان پر دشوار ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کی شکایت ہوئی تو یہ آیت اتری اور تجھ سے پوچھتے ہیں یتیموں کا حکم اور ان کا خرچ ملانا جائز ہوا اور نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ملانا یہ ہے کہ وہ تیرا دودھ پیئے اور تو اس کا دودھ پیئے اور وہ تیرے پیالے سے کھائے اور تو اس کے پیالے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کھائے اور اللہ جانتا ہے خرابی کرنے والے کو سنوارنے والے سے یعنی جس کی نیت یتیم کے مال کھانے کی ہو اور جو اس سے پرہیز کرے۔ ابوعبید نے کہا کہ مخالطت یہ ہے کہ ہو یتیم درمیان عیال والے کے پس دشوار اس پر جدا کرنا اس کے کھانے کا پس لے یتیم کے مال سے بقدر اس کے کہ دیکھتا ہے کہ یہ کفایت کرتا ہے اس کو ساتھ کوشش کے پس ملاتا ہے اس کو ساتھ خرچ اپنے عیال کے اور چونکہ اس میں زیادتی اور کمی واقع ہوتی ہے تو اس سے لوگوں نے خوف کیا تو اللہ نے ان پر فراخی کی یعنی ان کے ملانے کی اجازت دی۔ (فتح)

بَابُ اسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ إِذَا كَانَ صَلَاحًا لَّهُ وَنَظَرِ الْأُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْيَتِيمِ.

خدمت لینی یتیموں سے سفر میں اور وطن میں جب کہ یہ اس کے لیے اصلاح ہو یعنی اس کے سنوارنے اور تربیت میں دخل رکھے اور نظر کرنی اور توجہ کرنی ماں کی اور اس کے خاوند کی یتیم کے لیے اس کے حال کے سنوارنے میں۔

٢٥٦١۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَّمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا.

٢٥٦١۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے یعنی ہجرت کرکے اس حال میں کہ آپ کا کوئی خادم نہ تھا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلا تو اس نے کہا کہ یا حضرت! انس لڑکا عقل مند ہے پس چاہیے کہ آپ کی خدمت کرے تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سفر میں اور حضر میں تو نہ فرمایا مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کے لیے کہ میں نے اس کو کیا کہ تو نے یہ اس طرح کیوں کیا اور نہ کسی چیز کے لیے کہ میں نے اس کو نہ کیا کہ تو نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ کی ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا کا خاوند ہے۔ پس حدیث مطابق ہے ترجمہ کے ایک دو رکنوں کے اور لیکن جو رکن کہ اس سے پہلے ہے وہ توجہ کرنی ہے ماں کی اپنے بیٹے یتیم کے حال میں تو گویا کہ سمجھا جاتا ہے اس سے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ کام نہ کیا مگر ام سلیم رضی اللہ عنہا کی رضامندی کے بعد۔ یا اشارہ کیا بخاری نے اس چیز کی طرف کہ اس کے بعض طرق میں وارد ہوئی۔ کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے پہل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینے میں آئے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انس رضی اللہ عنہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا پس لیکن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ پس حاضر کیا اس نے انس رضی اللہ عنہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کہ آپ نے جنگ خیبر کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا جیسا کہ جہاد میں صریح آئے گا۔ اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ حکم مسئلے اس باب کے پس مالکیہ سے ہے کہ مال وغیرہ کو جائز ہے تصرف کرنا بیچ بھلائیوں اس شخص کے کہ ان کی پرورش میں ہیں یتیم لڑکے لڑکیوں سے اگرچہ وصیت نہ ہوں اور اشکال کیا ہے بعض نے اس کے جواز پر پس تحقیق وہ چاہتا ہے اس کو کہ مشغول ہوں یتیم ساتھ خدمت کے ادب سکھانے سے اور یہ مطلوب کی ضد ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ نکلنا حکم مذکور کا اس حدیث سے تقاضہ کرتا ہے قید کرنے کو ساتھ اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے بیچ خبر مستدل بہ کے اور وہ یہ ہے کہ ہو نزدیک اس شخص کے کہ ادب دے اس کو اور نفع اٹھائے اس کے ادب سکھانے کے ساتھ جیسا کہ واقع ہوا ہے انس رضی اللہ عنہ سے خدمت نبوی میں پس تحقیق فائدہ اٹھایا اس نے ساتھ مواظبت کے اوپر اس کے آداب کے ساتھ اس چیز کے کہ فوقیت حاصل کی اس نے اپنے غیر سے جس کو اپنے باپ نے ادب سکھایا۔ (فتح)

بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَّلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُوْدَ فَهُوَ جَآئِزٌ وَّكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ.

جب کوئی زمین وقف کرے اور اس کی حدیں بیان نہ کرے تو وہ جائز ہے یعنی وقف کرنا اور اسی طرح صدقہ یعنی وقف کرنا ساتھ لفظ صدقہ کے۔

فائدہ: اسی طرح مطلق چھوڑا ہے اس نے جواز کو اور وہ محمول ہے اس پر جب کہ موقوف اور صدقہ کی گئی چیز مشہور ہو جدا ہو ساتھ اس حیثیت کے کہ امن ہو اس سے کہ اپنے غیر کے ساتھ ملے نہیں تو حد کا بیان کرنا بلا اتفاق ضروری ہے لیکن غزالی نے اپنے فتوی میں ذکر کیا ہے کہ جو کہے کہ گواہ رکھو کہ میرا تمام ملک وقف ہے اس پر اور اس کے مصرف کا ذکر کرے اور اس سے کسی چیز کی حد معین نہ کرے تو اس کی جائیداد کل وقف ہو جاتی ہے اور نہیں ضرر کرتا نہ جاننا گواہوں کا حدوں کو اور احتمال ہے کہ بخاری کی مراد یہ ہو کہ وقف صحیح ہے ساتھ صیغے کے کہ نہیں ہے تحدید بیچ اس کے بنسبت اعتقاد وقف کرنے والے کے اور اس کے ارادے کے کسی چیز معین کے اپنے جی میں اور سوائے اس کے نہیں کہ معتبر ہے تحدید گواہ کرنے کے لیے اوپر اس کے تا کہ بیان ہو حق غیر کا۔ واللہ اعلم (فتح)

۲۵۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ

۲۵۶۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینے میں مال میں یعنی کھجوروں کے درختوں میں سب انصاریوں سے زیادہ تھے اور اس کے سب مال میں سے اس کو بہت پیارا باغ بیرحا تھا کہ مسجد کے سامنے تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوا کرتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَیْرُحَآءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُهَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِیْهَا طَیِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِیْ إِلَیَّ بَیْرُحَآءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا حَیْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ أَوْ رَایِحٌ شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّیْ أَرٰی أَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْأَقْرَبِیْنَ قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَفْعَلُ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ أَقَارِبِهٖ وَفِیْ بَنِیْ عَمِّهٖ وَقَالَ إِسْمَاعِیْلُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ وَیَحْیَی بْنُ یَحْیٰی عَنْ مَّالِكٍ رَّایِحٌ.

کہا کہ جب یہ آیت اتری کہ نیکوکاری ہرگز نہ حاصل کرسکو گے جب تک اپنے پیارے مال کواللہ کے راہ میں خرچ نہ کرو گے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ فرماتا ہے کہ ہرگز نیکوکاری حاصل نہ کرسکو گے جب تک اپنے پیارے مال کواللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے اور میرے سب مال میں مجھے میرا باغ بہت پیارا ہے جس کا نام بیرحاء ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے میں امید رکھتا ہوں اس کی نیکی کی اور اس کے ذخیرہ ہونے کی نزدیک اللہ کے سو یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکھیں اس کو جس جگہ اللہ آپ کو دکھائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاباش یہ مال فائدہ دینے والا ہے اور میں نے سنا جو تو نے کہا اور مجھ کو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تو اس کو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کردے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کرتا ہوں تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے قرابتیوں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کیا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ حسان رضی اللہ عنہ اور ابی رضی اللہ عنہ کو دیا اور استدلال کیا ہے اس کے ساتھ اس شخص نے جو کہتا ہے کہ اقل ان کا کہ دی جائے قرابت والوں سے جب کہ منحصر نہ ہوں دو آدمی ہیں اور اس استدلال میں نظر ہے اس لیے کہ واقع ہوا ہے ماجشون کی روایت میں اسحق سے جو پہلے گذر چکی ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے ناتے واروں میں تقسیم کیا اور ان میں سے حسان رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں یعنی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دو سے زیادہ کو دیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اس کے بھائی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور نبیط بن جابر میں تقسیم کیا۔ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے قصے میں اس کے سوا اور بھی کئی فوائد ہیں کہ پہلے گذرے یہ کہ وقف نہیں محتاج ہے اپنے منعقد ہونے میں طرف قبول کرنے اس شخص کے جس پر وقف کیا گیا اور اس کے ساتھ استدلال کیا ہے بعض مالکیہ نے اوپر صحیح ہونے صدقہ مطلق کے پھر اس کو معین کرے صدقہ کرنے والا اس شخص کے لیے کہ جس کو چاہے اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ جمہور کے لیے اس میں کہ جو وصیت کرے کہ تفریق کی جائے اس کے مال کی تہائی جس جگہ وصی کو اللہ دکھائے تو اس کی وصیت صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتی ہے اور تفریق کرے اس کو وصی نیک راہوں میں اور نہ کھائے اس سے کچھ اور نہ دے اس سے کچھ میت کے کسی وارث کو اور اس میں مخالفت کی ہے ابو ثور نے موافقت کرنے کی وجہ سے حنفیہ کے اول میں سوائے دوسرے کے اور ایک حدیث میں جواز صدقہ کرنے کا ہے زندہ آدمی کی طرف بیچ غیر مرض الموت کے ساتھ زیادہ کے تہائی مال سے اس لیے کہ حضرت ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے صدقے کی مقدار کی تفصیل نہ پوچھی اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کہا کہ تہائی بھی بہت ہے۔ اور یہ کہ جو قرابتیوں میں زیادہ قریب ہو اس کو غیروں پر مقدم کیا جائے اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنی حسب مال کی طرف مرد فاضل عالم کی اور اس میں اس پر کچھ نقص نہیں اور تحقیق خبر دی ہے اللہ نے انسان کی کہ اس کو خیر کی بہت محبت ہے اور خیر سے مراد اس جگہ بالاتفاق مال ہے اور یہ کہ جائز ہے پکڑنا باغوں اور بستانوں کا اور داخل ہونا اہل فضل اور علم کا اس میں اور آرام کرنا ان کے سائے میں اور یہ کہ کھائے اس کو میوں سے اور آرام کرنا بیچ ان کے اور کبھی ہوتا ہے یہ مستحب کہ مترتب ہوتا ہے اس پر ثواب جب کہ قصد کرے ساتھ اس کے تفریح جان کے عبادت کی مشقت سے اور خوش کرنا اس کا عبادت کے لیے اور یہ کہ جائز ہے قصد کرنا زمین اور غیر منقول چیز کا اور مباح ہونا پانی پینے کا یار کے گھر سے اگرچہ وہ حاضر نہ ہو جب کہ اس کے نفس کی خوشی معلوم ہو اور یہ کہ جائز ہے طلب کرنا میٹھے پانی کا اور تفضیل بعض پانی کی بعض پر اور یہ کہ جائز ہے استدلال کرنا ساتھ عموم کے اس لیے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا سے یہ سمجھا کہ اپنے کل افراد کو شامل ہے پس نہ کھڑا ہوا یہاں تک کہ وارد ہو اس پر بیان معین چیز سے بلکہ جلدی کی محبوب چیز کے خرچ کرنے میں اور برقرار رکھا اس کو حضرت ﷺ نے اس کے اوپر۔ اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس چیز کے لیے کہ امام مالک اس کی طرف گئے ہیں کہ صدقہ صحیح ہوتا ہے قول کے ساتھ پہلے قبض کے پس اگر وہ معین کے لیے ہو تو وہ مستحق ہے اس کے مطالبہ کا ساتھ قبض کرنے اس کے کے اور اگر ہو جہت عام کے لیے تو قائل کے ملک سے نکل جاتا ہے اور جائز ہے امام کے لیے خرچ کرنا اس کا صدقہ کے راہ میں اور یہ کل حکم اس وقت ہے جب کہ صدقہ کرنے والے کی مراد ظاہر نہ ہو اور جب ظاہر ہو تو اس کی تابعداری کی جائے اور یہ کہ جائز ہے متولی ہونا صدقہ کرنے والے کا اپنے صدقہ کی تقسیم کو اور یہ کہ جائز ہے مالدار کو لینا صدقہ نفل سے جب کہ اس کو بغیر سوال کے حاصل ہو اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ اوپر جائز ہونے حبس اور وقف کے برخلاف اس شخص کے جو اس کو منع کرتا ہے اور باطل کرتا ہے اس میں حجت نہیں کیونکہ احتمال ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا صدقہ تملیک ہو اور یہی معلوم ہوتا ہے ابن ماجشون کے سیاق سے اور یہ کہ جائز ہے زیادتی کرنی صدقہ نفل میں اوپر قدر نصاب زکوۃ کے۔ اور اس میں فضیلت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے لیے اس لیے کہ آیت شامل ہے اوپر رغبت دلانے کے پیارے مال کے خرچ کرنے پر پس جلدی کی اس نے خرچ کرنے پر احب المحبوب کو تو حضرت ﷺ نے اس کی رائے کو ٹھیک کہا اور شکر کیا اپنے رب سے فعل اس کے کا پھر حکم کیا اس کو یہ کہ خاص کرے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اپنے اہل کو اور مراد رکھی اپنے راضی ہونے کی اس کے ساتھ ساتھ فرمانے اپنے کے شاباش اور یہ کہ تمام ہوتا ہے وقف ساتھ قول واقف کے کہ میں نے یہ وقف کیا ہے اور یہ کہ صدقہ اوپر جہت عام کے نہیں محتاج ہے طرف قبول معین کے بلکہ جائز ہے امام کے لیے قبول کرنا اس کا اس سے اور دینا اس کا جس کو مناسب دیکھے جیسا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے قصے میں ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ نہیں اعتبار کیا جاتا ہے قرابت میں وہ شخص کہ جمع کرے اس کو اور وقف کرنے والے کو باپ معین نہ چوتھا اور نہ غیر اس کا اس لیے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سوائے اس کے نہیں کہ جمع ہوتا ہے ساتھ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے چھٹے باپ میں۔ اور یہ کہ نہیں واجب ہے مقدم کرنا قریب کا قریب مابعد پر اس لیے کہ حسان رضی اللہ عنہ اور اس کا بھائی قریب تر ہے طرف ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور باوجود اس کے پس شریک کیا اس نے اُبی رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ اور یہ کہ نہیں واجب ہے تمام پکڑنا قرابت والوں کا اس لیے کہ بنی حرام کی اولاد جس میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حسان رضی اللہ عنہ جمع ہوتے ہیں مدینے میں بہت تھے چہ جائیکہ عمرو بن مالک جس کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔ (فتح)

٢٥٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّهٗ تُوُفِّيَتْ أَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِيْ مِخْرَافًا وَّأُشْهِدُكَ أَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا.

٢٥٦٣۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری ماں مرگئی تو کیا اس کو فائدہ دیتا ہے اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس نے کہا کہ میرا ایک باغ ہے سو میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس کو اس کی طرف سے صدقہ کیا۔

فائدہ: یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے۔

بَابُ إِذَا أَوْقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مُّشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ.

ایک جماعت ایک مشترک زمین کو صدقہ کرے تو جائز ہے۔

فائدہ: ظاہر یہ ہے کہ بخاری کی مراد رد کرنا ہے اس شخص پر جو انکار کرتا ہے وقف کرنے مشترک چیز کے سے مطلق۔ (فتح)

٢٥٦٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ

٢٥٦٤۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے بنا کرنے کا حکم کیا سو فرمایا کہ اے نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھ سے مول کرو قیمت لو بنی نجار نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم اس کی قیمت نہیں چاہتے مگر اللہ سے یعنی ہم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ.

آپ کو بدون قیمت کے دیا اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں۔

فائدہ: یہ حدیث پوری کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے۔اور غرض اس سے ان کا یہ قول ہے کہ ہم اس کی قیمت نہیں چاہتے مگر اللہ سے پس ظاہر یہ ہے کہ انہوں نے زمین کو اللہ کے لیے صدقہ کیا تو حضرت ﷺ نے اس کو قبول کیا پس اس میں دلیل ہے باب کے مسئلے کے لیے اور واقدی نے ذکر کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا مول اس کے مالکوں کو دیا پس اگر یہ ثابت ہو تو ہوگی حجت ترجمہ کے لیے اس جہت سے کہ حضرت ﷺ نے اس کو برقرار رکھا اور ان کے قول پر انکار نہ کیا پس اگر مشترک چیز کا وقف کرنا جائز نہ ہوتا تو البتہ ان پر انکار کرتے اور ان کے لیے حکم بیان کرتے اور استدلال کیا گیا ہے اس قصے کے ساتھ کہ حکم مسجد کا ثابت ہوتا ہے بنا کی وجہ سے جب کہ واقع ہو ساتھ صورت مسجد کے اگرچہ نہ تصریح کرے بنا کرنے والا ساتھ اس کے۔اور بعض مالکیہ سے ہے کہ اگر اذن اس کے بارے میں تو اس کے لیے مسجد کا حکم ثابت ہوتا ہے اور حنفیہ سے ہے کہ اگر اس میں جماعت کی نماز کی اجازت دے تو ثابت ہوتا ہے اور مسئلہ مشہور ہے اور نہیں ثابت ہوتا جمہور کے نزدیک مگر یہ کہ تصریح کرے بنا کرنے والا ساتھ وقف کے یا ذکر کے صیغہ محتمل اور نیت کرے ساتھ اس کے اور جزم کیا ہے بعض شافعیہ نے ساتھ مثل اس چیز کے کہ منقول ہے حنفیہ سے لیکن خاص ویران زمین میں جس کا کوئی مالک نہ ہو اور حق یہ ہے کہ نہیں باب کی حدیث میں وہ چیز کہ دلالت کرے اثبات کے لیے اور نہ اس کی نفی کے لیے۔(فتح)

بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ.

باب ہے وقف کے بیان میں اور کس طرح لکھا جائے؟

٢٥٦٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِيْ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ فِي الْفُقَرَآءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ

٢٥٦٥۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خیبر میں ایک زمین پائی جس کا نام ثمغ تھا یعنی وہاں سے خریدی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ ثمغ کو صدقہ کر تو اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میں نے خیبر میں ایک زمین پائی کہ میں نے اس سے زیادہ ترنفیس کبھی کوئی مال نہیں پایا تو آپ مجھ کو اس میں کیا حکم کرتے ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاہے تو زمین کے اصل کو وقف کر اور اس کے حاصل کو صدقہ کر تو صدقہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس شرط پر کہ نہ بیچی جائے اصل اس کی اور نہ ہبہ کی جائے اور نہ میراث کی جائے اور نہ خرید کی جائے جب تک کہ آسمان قائم رہے پس صدقہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

محتاجوں میں اور قرابتیوں میں اور گردنوں کے آزاد کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مہمان میں اور مسافروں میں نہیں گناہ اس شخص پر کہ متولی ہو اس کا یہ کہ کھائے اس سے موافق دستور کے یا کھلائے یار کو اس حال میں کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کو یعنی مالک نہ ہو کسی چیز کا اس کے رقبے سے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اصل زمین کو وقف کر اس شرط پر کہ نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے نہ میراث کی جائے تو یہ شرط حضرت ﷺ کے کلام سے ثابت ہے جیسا کہ پانچ بابوں سے پہلے نافع کی روایت میں گذر چکا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ کر اس کی اصل کو کہ نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے اور نہ میراث میں دی جائے مگر اس کا پھل خرچ کیا جائے اور عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے یہ شرط کی تھی کی عمر رضی اللہ عنہ کی آل کے اہل رائے اس کے متولی ہوں پھر اپنی وصیت کے وقت اپنی بیٹی حفصہ کو متعین کیا۔اور بیان کیا ہے اس کو عمر بن شبیہ نے ابی غسان سے کہ یہ نسخہ عمر رضی اللہ عنہ کے صدقے کا ہے لیا میں نے اس کو اس کی کتاب سے جو عمر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے پاس تھی پس میں نے اس کو حرف بحرف نقل کیا اس کی صورت یہ ہے کہ یہ وہ چیز ہے جس کو لکھا عبداللہ یعنی اللہ کے بندے عمر رضی اللہ عنہ نے جو امیر المومنین ہے بیچ حق زمین ثمغ کے کہ اس کی متولی حفصہ رضی اللہ عنہا ہے کہ جب تک وہ زندہ رہے جس کو مناسب جانے اس کو اس کا پھل دے پس جب مر جائے تو اس کے متولی اہل رائے ہیں حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر والوں سے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے وقف کرنے کو موخر کیا تھا اور نہیں واقع ہوا اس سے پہلے اس کے مگر مشورہ لینا اس کی کیفیت سے۔اور طحاوی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں نے اپنا صدقہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر نہ کیا ہوتا تو میں اس کو پھیر لیتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نہیں جاری کیا عمر رضی اللہ عنہ نے وقف کو مگر اپنی وصیت کے وقت اور استدلال کیا ہے طحاوی نے عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ابو حنیفہ اور زفر کے لیے اس باب میں کہ زمین کا وقف کرنا نہیں منع کرتا اس میں رجوع کرنے کو اور جس چیز نے عمر رضی اللہ عنہ کو رجوع کرنے سے منع کیا تھا وہ یہ ہے کہ اس نے اس کو حضرت ﷺ کے سامنے ذکر کیا تھا پس مکروہ جانا انہوں نے یہ کہ جدا ہوں آپ سے ایک امر پر پھر مخالفت کریں اس کی آپ کے بعد اور اس میں دو وجہ سے حجت نہیں ایک یہ کہ حدیث منقطع ہے اس لیے کہ ابن شہاب نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا دوم یہ کہ احتمال ہے کہ ہو جو کچھ کہ میں نے پہلے کہا اور احتمال یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ تھے دیکھتے ساتھ صحیح ہونے وقف کے مگر یہ کہ وقف کرنے والا رجوع کی شرط کرے تو اس کو رجوع کرنا جائز ہے اور تحقیق روایت کی طحاوی نے مانند اس کی علی رضی اللہ عنہ سے پس نہیں ہے حجت اس میں اس شخص کے لیے جو کہتا ہے کہ وقف ممکن نہیں باوجود ممکن ہونے اس احتمال کے کہ اگر یہ احتمال ثابت ہو تو ہوگا حجت اس شخص کے لیے جو کہتا ہے ساتھ صحیح ہونے تعلیق وقف کے اور وہ مالکیہ کے نزدیک ہے اور اسی کا قائل ہے ابن جریج اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اس نے کہ پھر آتے ہیں منافع اس کے بعد مدت معین کے طرف اس کی پھر اس کے وارثوں کی طرف پس اگر ہو تعلیق کے لیے مدت تو صحیح ہے اتفاق جیسا کہ کہے میں نے اس کو ایک سال زید پر وقف کیا پھر محتاجوں پر۔ اور عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اصل ہے وقف کے جائز ہونے میں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسلام میں پہلے پہل عمر رضی اللہ عنہ نے وقف کیا۔ اور یہ واقدی نے کہا کہ پہلے جو چیز اسلام میں وقف ہوئی مخیریق کی زمین تھی جس کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی پس وقف کیا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ترمذی نے کہا کہ ہم نہیں جانتے اختلاف اصحاب اور متقدمین کے درمیان زمینوں کے وقف کے جائز ہونے میں۔ اور شریح سے روایت ہے کہ اس نے حبس سے انکار کیا اور بعض نے ان میں سے اس کی تاویل کی ہے۔ اور ابوحنیفہ نے کہا کہ لازم نہیں اور اس کے یاروں نے اس کی مخالفت کی ہے سوائے زفر کے۔ پس حکایت کی طحاوی نے عیسیٰ بن ابان سے کہا کہ ابویوسف وقف کے بیچنے کو جائز رکھتا تھا پھر اس کو عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث پہنچی تو اس نے کہا کہ کسی کو اس کی مخالفت کی گنجائش نہیں اور اگر یہ حدیث ابوحنیفہ کو پہنچتی تو وہ بھی اس کے قائل ہوتے لیکن یہ حدیث اس کو نہیں پہنچی پس رجوع کیا ابویوسف نے وقف کی بیع سے اور ہو گیا یہ حال کہ گویا کہ نہیں ہے خلاف اس میں کسی کے درمیان۔ اور طحاوی کے حکایت کرنے کے باوجود پس مدد کی ہے اس نے مانند اپنی عادت کے پس کہا کہ قول آپ کا عمر رضی اللہ عنہ کے قصے میں کہ اصل کو روک رکھ اور اس کے میوے کو خرچ کر نہیں لازم پکڑتا ہمیشگی کو بلکہ احتمال ہے کہ ہو مراد مدت اس کے اختیار کی اس کے لیے اور اس تاویل کا ضعف پوشیدہ نہیں ہے اور اس کے قول سے نہیں سمجھا جاتا کہ میں نے وقف کیا اور حبس کیا مگر ہمیشگی یہاں تک کہ تصریح کرے شرط کے ساتھ اس کے نزدیک جس کا یہ مذہب ہے اور شاید طحاوی اس روایت پر واقف نہیں ہوا جس میں یہ ہے کہ یہ وقف ہے جب تک کہ آسمان اور زمین قائم رہیں۔ اور قرطبی نے کہا کہ وقف کا رد کرنا اجماع کے مخالف ہے پس نہ التفات کیا جائے گا اس کی طرف اور جو اس کو رد کرتا ہے اس کا احسن عذر یہ ہے جو ابویوسف نے کہا پس تحقیق وہ ابوحنیفہ کے ساتھ اعلم ہے اس کے غیر سے۔ اور شافعی نے اشارہ کیا کہ وقف کرنا اہل اسلام کا خاصہ ہے یعنی وقف کرنا اراضی اور غیر منقول چیز کا اور ہم نہیں جانتے کہ جاہلیت میں یہ واقع ہوا ہو اور حقیقت وقف کی شرع میں وارد ہونا ایسے صیغے کا ہے کہ قطع کرے واقف کے تصرف کو بیچ رقبہ موقوف چیز کے کہ اس سے ہمیشہ نفع اٹھایا جاتا ہے اور اس کی منفعت کے خرچ کرنے کو ثابت کرتا ہے نیکی کی جہت میں۔ اور باب کی حدیث میں اور بھی کئی فوائد ہیں جائز ہے ذکر کرنا اولاد کا اپنے باپ کو ساتھ اس کے مجرد نام کے اس کی کنیت کے بغیر اور لقب کے بغیر۔ اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنا وصیت کا اور نظر کا وقف پر عورت کے لیے اور مقدم کرنا اس کا اس شخص پر کہ اس کے اقران سے کہو مردوں میں سے اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنا نظر کی اس کی طرف کہ نام نہ رکھا گیا ہو جب کہ موصوف ہو ساتھ صفت معین کے کہ اس کو جدا کرے اور یہ کہ وقف کرنے والا متولی ہوتا ہے نظر کا اپنے وقف پر جب کہ نہ نسبت کرتے اس کو اپنے غیر کی طرف۔ شافعی نے کہا کہ ہمیشہ رہی ایک جماعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثیر اصحاب سے اور جو ان کے بعد ہیں کہ اپنے وقفوں کے متولی ہوتے تھے نقل کیا ہے اس کو ہزاروں نے ہزاروں سے اور نہیں اختلاف ہے ان کو اس میں ۔ اور یہ کہ جائز ہے مشورہ کرنا اہل علم اور دین اور فضل سے نیکی کے کاموں میں برابر ہے کہ دینی کام ہوں یا دنیاوی اور یہ کہ مشورہ دینے والا مشورہ دے ساتھ بہتر اس چیز کے کہ ظاہر ہو اس کے لیے تمام امور میں اور اس حدیث میں ظاہر فضیلت ہے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اس کے رغبت کرنے کی وجہ سے اللہ کے قول کے بجالانے میں کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ۔الخ اور اس میں فضیلت ہے اس صدقے کی جو ہمیشہ جاری رہے اور صحیح ہونا وقف کی شرطوں کا اور تابعداری کرنی اس کی بیچ اس کے اور یہ کہ نہیں شرط ہے معین کرنا مصرف کا لفظ میں اور یہ کہ وقف نہیں ہوتا مگر اس چیز میں کہ اس کی اصل ہو کہ اس کا فائدہ ہمیشہ جاری ہو معین میں پس نہیں صحیح ہے وقف کرنا اس چیز کا کہ اس کا فائدہ ہمیشہ جاری نہ رہے مانند کھانے کی اور یہ کہ نہیں کافی ہے وقف میں لفظ صدقے کا برابر ہے کہ کہے میں نے صدقہ کیا ساتھ اس طرح کے یا میں نے اس کو صدقہ گروانا یہاں تک کہ اس کے ساتھ کوئی اور چیز جوڑے صدقے کے متردد ہونے کی وجہ سے اس کے درمیان کہ ہو تملیک رقبہ کی یا وقف کرنا منفعت کا پس جب نسبت کرے طرف اس کی جو جدا کرے ایک احتمال کو تو صحیح ہوتا ہے بخلاف اس کے جب کہے کہ میں نے وقف کیا یا حبس کیا پس وہ صریح ہے بیچ اس کے راجح مذہب کے مطابق ۔اور بعض کہتے ہیں کہ صریح خاص وقف کے لفظ ہیں اور اس میں نظر ہے تحبیس کے ثابت ہونے کی وجہ سے عمر رضی اللہ عنہ کے اس قصے میں ہاں اگر کہے کہ میں نے صدقہ کیا ساتھ اس طرح کے کہ اس طرح پر یا ذکر کرے عام جہت کو تو صحیح ہے ۔اور تمسک کیا ہے جس نے جائز رکھا ہے اکتفا کرنے کو اس کے قول کے ساتھ کہ میں نے صدقہ کیا ہے ساتھ اس طرح کے ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے باب کی حدیث میں کہ پس صدقہ کیا اس کو عمر رضی اللہ عنہ نے اور میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ اس میں حجت نہیں اس لیے کہ اس نے جوڑا اس کے ساتھ اس شرط کو کہ نہ بیچا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے اور احتمال ہے کہ ہو قول اس کا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ راجع طرف پھل کی اوپر حذف کرنے مضاف کے یعنی پس صدقہ کیا اس کے پھل کو پس نہیں متعلق اس شخص کے لیے کہ ثابت کرتا ہے وقف کو ساتھ لفظ صدقے کے تنہا اور ساتھ اس دوسرے احتمال کے جزم کیا ہے قرطبی نے اور یہ کہ جائز ہے وقف کرنا مال داروں پر اس لیے کہ قرابت والے اور مہمان نہیں قید کیے گئے ساتھ حاجت کے اور یہی صحیح تر ہے شافعیہ کے نزدیک اور یہ کہ جائز ہے وقف کرنے والے کے لیے یہ کہ شرط کرے اپنے نفس کے لیے ایک جز کو موقوف کی چیز کے نفع سے اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شرط کی اس شخص کے لیے کہ وقف کا متولی ہو یہ کہ کھائے اس سے دستور کے مطابق اور نہ مستثنیٰ کیا یہ کہ وہ خود اس کا متولی ہو یا غیر اس کا پس دلالت کی اس نے اوپر صحیح ہونے شرط کے اور جب جائز ہے بیچ چیز مبہم کے جس کو عادت معین کرے تو جس کو وہ خود معین کرے وہ بطریق اولیٰ جائز ہوگی اور استنباط کیا جاتا ہے اس سے صحیح ہونا وقف کا اپنے نفس پر اور یہی ہے قول ابن ابی لیلیٰ اور ابو یوسف اور احمد کا ارجح روایت میں اس سے اور ساتھ اسی کے قائل ہوا ابن شعبان مالکیہ سے اور ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جمہور منع پر ہیں مگر جب کہ مستثنیٰ کو لے اپنے نفس کے لیے تھوڑی چیز اس حیثیت کے ساتھ کہ نہ اتہام کیا جائے یہ کہ قصد کیا ہے اس نے اپنے وارثوں کے محروم کرنے کا۔اور شافعیہ سے ابن شریح اور ایک جماعت اور محمد بن عبداللہ انصاری شیخ بخاری نے اس میں ایک ضخیم جزء تصنیف کیا ہے۔اور استدلال کیا گیا ہے اس کے لیے عمر رضی اللہ عنہ کے اس قصے سے اور ساتھ قصے راکب بدنہ کے اور ساتھ حدیث انس رضی اللہ عنہ کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر ٹھہرایا اور وجہ استدلال کرنے کی ساتھ اس کے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے ساتھ اپنے مالک سے نکالا پھر اس کو شرط کے ساتھ اپنی طرف پھیرا اور ساتھ قصہ عثمان رضی اللہ عنہ کے جو آئندہ آئے گا۔اور استدلال کیا ہے مانعین نے ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سبل الثمرۃ اور تسبیل الثمرۃ مالک کرنا ہے اس کا غیر کے لیے اور آدمی نہیں قادر ہے اس پر کہ خود اپنے آپ کو اس کا مالک کرے اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ اس کا منع نہ ہونا محال نہیں اور اس کا منع ہونا مالک کرنا اس کا ہے اپنے نفس کے لیے سوائے اس کے نہیں کہ وہ واسطے نہ ہونے فائدے کے ہے اور فائدہ وقف میں حاصل ہے اس لیے کہ مستحق ہونا اس کو بطور ملک کے غیر مستحق ہونے اس کے کا ہے بطور وقف کے خاص کر جب کہ ذکر کرے اس کے لیے اور مال کو پس بے شک وہ اور حکم ہے کہ سمجھا جاتا ہے اس وقف سے اور نیز انہوں نے استدلال کیا ہے اس کے ساتھ کہ جس پر عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث دلالت کرتی ہے یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شرط کیا اپنے متولی کے لیے وقف کے یہ کہ کھائے اس سے بقدر اپنی محنت کے اور اسی لیے منع کیا اس کو یہ کہ پکڑے اپنے نفس کے لیے اس سے مال کو پس اگر نفس پر وقف کا صحیح ہونا اس سے پکڑا جاتا تو نہ منع کرتے اس کو مال پکڑنے سے اپنے نفس کے لیے اور گویا کہ اس نے شرط کیا ایک امر کو اپنے نفس کے لیے کہ اگر اس سے چپ رہتے تو البتہ مستحق ہوتا اس کا اس کے قیام کے لیے اور یہ کہ ارجح قول پر ہے علماء کے دو قولوں سے کہ وقف کرنے والا جب نہ شرط کرے متولی کے لیے بقدر اس کے کام کے تو جائز ہے اس کے لیے یہ کہ لے بقدر اپنے کام کے اور اگر وقف کرنے والا اپنے نفس کے لیے قبول ہونے کی شرط کرے اور شرط کرے اجرت کی تو اس شرط کی صحت میں شافعیہ کے نزدیک اختلاف ہے مانند ہاشمی کی جب کہ کام کرے زکوۃ میں کیا لے حصہ عاملین کا اور راجح جواز ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث اس کی تائید کرتی ہے۔اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ وقف کے جائز ہونے پر وارث پر مرض الموت میں پس اگر زیادہ کرے تہائی پر تو رد کیا جائے اور اگر اس سے خارج ہو تو لازم ہوتا ہے اور یہ ایک روایت ہے امام احمد کی اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد اپنے وقف کا متولی اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کو ٹھہرایا اور وہ اس کے وارثوں میں سے ہے اور ٹھہرایا اس شخص کے لیے کہ والی ہو اس کے وقف کا یہ کہ کھائے اس سے اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ عمر رضی اللہ عنہ کا وقف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اس سے صادر ہوا تھا اور جس کے ساتھ وصیت کی تھی وہ تو صرف شرط نظر کی ہے۔اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ اگر وقف کرنے والا وقف کے متولی کے لیے کچھ مقرر کرے تو اس کو لے اور اگر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے شرط نہ کرے تو نہیں جائز ہے مگر یہ کہ اہل وقف کی صفت میں داخل ہونا مانند محتاجوں اور مسکینوں کی اور اگر دونوں معنی پر ہوں اور اس کے ساتھ راضی ہوں تو جائز ہے اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ اس پر کہ تعلیق وقف کی صحیح نہیں اس لیے کہ قول اس کا حبس الاصل مخالف ہے اس کے مدت معین کرنے کو اور مالک اور ابن جریج سے یہ ہے کہ صحیح ہے اور استدلال کیا گیا ہے اس کے قول لَا تُبَاعُ کے ساتھ اس پر کہ وقف نقل نہ کیا جائے ساتھ اس کے اور ابو یوسف سے ہے کہ اگر وقف کرنے والا شرط کرے کہ اگر اس کے منافع بیکار ہو جائیں تو بیچا جائے اور اس کی قیمت غیر میں خرچ کیا جائے اور وقف کیا جائے اس چیز میں کہ نام رکھی گئی ہے پہلے میں اور اس طرح اگر شرط کرے بیع کی جب کہ دیکھے نفع کو بیچ نقل کرنے اس کے کی دوسری جگہ کی طرف اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ وقف کرنے پر مشترک چیز کے اس لیے کہ سوحصے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے چیز میں تھے وہ تقسیم نہ ہوئے تھے اور یہ کہ نہیں سرایت زمین وقف شدہ میں بخلاف آزاد کرنے کے اور نہیں منقول ہوا کہ وقف نے سرایت کی ہو عمر رضی اللہ عنہ کے حصے سے اس کے غیر کی طرف باقی زمین سے یعنی اور شریکوں کے حصے وقف نہیں ہوتے اور بعض متاخرین سے محکی ہے کہ اس نے حکم کیا اس میں ساتھ سرایت کرنے کے اور وہ شاذ اور منکر ہے اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ خیبر قہر اور غلبے سے فتح ہوا اور اس کی بحث آئندہ آئے گی۔ (فتح)

بَابُ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ

باب ہے بیان میں وقف کرنے محتاج اور مال دار اور مہمان کے لیے۔

٢٥٦٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّيْفِ.

٢٥٦٦۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر میں زمین پائی تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اگر تو چاہے تو اس کو صدقہ کر تو صدقہ کیا اس کو عمر رضی اللہ عنہ نے محتاجوں میں اور مسکینوں میں اور قرابت والوں میں اور مہمانوں میں۔

بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

وقف کرنا زمین کا مسجد کے لیے

فائدہ: نہیں اختلاف ہے علماء کا اس کے مشروع ہونے میں نہ اس کو جو وقف کا منکر ہے اور نہ جو اس کی نفی کرتا ہے مگر مشترک چیز میں احتمال کی وجہ سے بعض شافعیہ کے ابن رفعہ نے کہا کہ ظاہر ہوتا ہے کہ وقف کرنا مشترک چیز کا اس چیز کے بیچ کے نہیں ممکن ہے فائدہ اٹھانا ساتھ اس کے نہیں صحیح۔ اور یقین کیا ابن صلاح نے ساتھ صحیح ہونے اس کے کے یہاں تک کہ حرام ہے جنبی پر ٹھہرنا بیچ اس کے۔ اور نزاع کیا گیا ہے بیچ اس کے ابن منیر نے کہا کہ شاید مراد بخاری کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رد کرنا ہے اس شخص پر جو خاص کرتا ہے جواز وقف کو ساتھ مسجد کے اور گویا کہ اس نے کہا کہ جاری ہوا ہے وقف کرنا زمین مذکورہ کا پہلے اس سے کہ ہو مسجد پس دلالت کی اس نے اس پر کہ صحیح ہونا وقف کا نہیں خاص ہے مسجد کے ساتھ اور وجہ اس کے لینے کی باب کی حدیث کو یہ ہے کہ جنہوں نے کہا کہ ہم اس کا مول نہیں چاہتے مگر اللہ سے تو گویا کہ انہوں نے صدقہ کیا ساتھ زمین مذکور کے پس تمام ہوا منعقد ہونا وقف کا پہلے بنا کرنے کے پس پکڑا جاتا ہے اس سے کہ جو وقف کرے زمین کو اس شرط پر کہ اس میں مسجد بنائے تو منعقد ہوتا ہے وقف پہلے بنا کے اور نہیں پوشیدہ ہے تکلف اس کا۔ (فتح)

۲۵۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ.

۲۵۶۷۔ انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو حکم کیا ساتھ بنانے مسجد کے پس فرمایا کہ اے نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کی مجھ سے قیمت کر (قیمت لو) تو انہوں نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اس کا مول نہیں چاہتے مگر اللہ سے۔

فائدہ: اس حدیث کی باقی بحث ہجرت میں آئے گی۔

بَابُ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوْضِ وَالصَّامِتِ.

باب ہے بیان میں وقف کرنے چوپایوں کے اور گھوڑوں کے اور اسبابوں کے اور چاندی سونے کے۔

فائدہ: کراع عطف خاص کا ہے عام پر اور چاندی سونے کے سوا سب مال اور اسباب کو عروض کہتے ہیں اور ضامت ناطق کی ضد ہے یعنی چپ رہنے والا اور مراد ساتھ اس کے چاندی سونا ہے اور وجہ لینے اس کے کی باب کی حدیث سے جو مشتمل ہے عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے قصے پر یہ ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے منقول چیزوں کے وقف کے صحیح ہونے پر پس ملحق ہوگی اس کے ساتھ وہ چیز کہ اس کے معنی میں ہے منقولات سے جب کہ پائی جائے شرط اور وہ بند رکھنا چیز ہے کا ہے پس نہ بیچی جائے اور نہ ہبہ کی جائے بلکہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور نفع اٹھانا ہر چیز میں اس کے موافق ہے۔ (فتح)

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِيْنَارٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدَفَعَهَا إِلٰى غُلَامٍ لَّهٗ تَاجِرٍ يَّتَّجِرُ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَهٗ صَدَقَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ

یعنی اور کہا زہری نے اس شخص کے حق میں کہ اس نے ہزار اشرفیاں اللہ کے راہ میں وقف کیں اور اپنے غلام سوداگر کو دیں کہ ان کے ساتھ سوداگری کرے اور گردانا ان کے نفع کو صدقہ محتاجوں اور قرابتیوں کے لیے اور کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَأْكُلَ مِنْ رِبْحِ ذٰلِكَ الْأَلْفِ شَيْئًا وَّإِنْ لَّمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِيْنِ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا.

اس مرد کو جائز ہے کہ اس ہزار اشرفی کے نفع سے کچھ کھائے زہری نے کہا کہ اس کو ان کے نفع سے کھانا جائز نہیں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ زہری کے نزدیک اس قسم کا وقف کرنا جائز ہے۔

۲۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ لَّهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَعْطَاهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيْعُهَا فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبْتَاعَهَا فَقَالَ لَا تَبْتَعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِيْ صَدَقَتِكَ.

۲۵۶۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا گھوڑا کسی کو اللہ کی راہ میں چڑھنے کے لیے دیا اور وہ گھوڑا ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا کہ کسی کو چڑھنے کے لیے دیں تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑا ایک مرد کو چڑھنے کے لیے دیا تو کسی نے عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ اس نے اس کو بازار میں کھڑا کیا ہے کہ اس کو بیچے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کہ اس کو خریدے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو نہ خرید اور اپنے صدقے کو پھیر نہ لے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الہبہ میں گذر چکی ہے۔ اور اعتراض کیا ہے اس پر اسماعیلی نے پس کہا اس نے کہ نہیں ذکر کیا بخاری نے باب میں مگر زہری کے اثر کو اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو۔ اور اثر زہری کا مخالف ہے اس کے جو پہلے گذر چکا ہے اس وقف سے جس کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی اس طرح سے کہ اس کی اصل رد کی جائے اور اس کے پھل سے فائدہ اٹھایا جائے اور چاندی سونا سوائے اس کے نہیں کہ فائدہ اٹھایا جاتا ہے ساتھ ان کے اس طرح سے کہ نکلے ان کے عین کے ساتھ ایک چیز کی طرف سوائے ان کے اور نہیں یہ بند کرنا اصل کا اور فائدہ اٹھانا اس کے پھل سے بلکہ اس کی اجازت ہے کہ پھیرے اس سے نفع زیادتی کے ساتھ مانند پھل کی اور غلبہ کی اور سلوک کرنے کی اور حالانکہ چیز کی اصل ذات قائم ہو پس لیکن وہ چیز کہ نہیں فائدہ اٹھایا جاتا اس کے ساتھ مگر ساتھ فوت کرنے اس کی اصل ذات کے تو یہ وقف نہیں اور جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ تحقیق جو چیز کہ حصر کیا ہے اس نے اس کو بیچ نفع اٹھانے کے ساتھ صامت کے مسلم نہیں یعنی اس کو ہم نہیں مانتے بلکہ ممکن ہے انتفاع ساتھ صامت کے بطور سلوک کے اس طرح سے کہ بند کی جائے مثلاً اس سے وہ چیز کہ جائز ہے پہننا اس کا عورت کے لیے پس صحیح ہوگا وقف اس طرح سے کہ اس کی اصل بند کی جائے اور فائدہ اٹھائیں اس کے ساتھ عورتیں پہننے کے ساتھ حاجت کے وقت جیسا کہ میں نے اس کی توجیہ پہلے بیان کی ہے۔ (فتح)

بَابُ نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ.

باب ہے بیان میں خرچ عامل وقف کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُوْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.

۲۵۶۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بانٹیں گے میرے وارث دینار اور درہم کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤں میں بعد میری بیویوں کے خرچ اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہے اللہ کی راہ میں۔

فائدہ: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ زمین مدینے میں تھی اور کچھ فدک اور خیبر میں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ اس کے حاصلات سے اپنی بیویوں کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اس کو محتاج مسلمانوں میں خرچ کرتے تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک درہم کے برابر بھی نہ بانٹیں گے باقی رہی یہ زمین سو بعد میری بیویوں اور کارندوں کے خرچ کے یہ بھی اللہ کے راہ میں صدقہ ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ وقف کی کارندے کو اجرت لینی درست ہے اور مراد ساتھ عامل کے اس حدیث میں کارندہ ہے زمین پر اور اجیر اور مانندان کی یا مراد خلیفہ تھا اور یہ جو کہا کہ نہ بانٹیں گے تو یہ صیغہ نہی کا بھی ہوسکتا ہے اور نفی کا بھی۔ اور مشہور تر یہ ہے کہ نفی کا ہے اور ساتھ اس کے قائم ہوتے ہیں معنی تاکہ معارض نہ ہو اس چیز کو کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلے گزر چکی ہے کہ نہیں چھوڑی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز کہ میراث کی جائے آپ کی طرف سے اور نہی کی روایت کی توجیہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا یقین نہ تھا کہ آپ اپنے پیچھے کچھ نہ چھوڑیں گے بلکہ اس کا احتمال تھا پس منع کیا اس کو بانٹنے اس چیز کے سے کہ پیچھے چھوڑے اگر ایسا اتفاق ہو اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث تو نام رکھا ان کا وارث اس اعتبار سے کہ وہ بالقوۃ آپ کے وارث ہیں لیکن منع کیا ان کو میراث سے دلیل شرعی نے اور وہ آپ کا قول ہے کہ ہمارے یعنی پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم نے چھوڑا وہ اللہ کے راہ میں صدقہ ہے اور اس کی شرح آئندہ آئے گی۔ (فتح)

۲۵۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهِ أَنْ يَّأْكُلَ مَنْ وَّلِيَهُ وَيُؤْكِلَ صَدِيْقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَّالًا.

۲۵۷۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وقف میں شرط کی کہ جو اس کا متولی ہو وہ خود کھائے اور اپنے دوست غیر متمول کو کھلائے۔

بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا وَّاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ

جب کوئی زمین یا کنویں کو وقف کرے یا اپنے لیے اور مسلمانوں کے ڈول کی طرح شرط کرے یعنی عام مسلمانوں کی طرح وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائے گا تو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کیا حکم ہے۔

فائدہ: یہ باب باندھا گیا ہے اس شخص کے لیے کہ شرط کرے اپنے نفس کے لیے اپنے وقف سے کچھ منفعت کی اور مقید کیا ہے بعض علماء نے جواز کو جب کہ ہو منفعت عام یعنی اس کو عام مسلمانوں کے لیے وقف کرے تو اس وقت خود اس کو بھی اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔(فتح)

وَأَوْقَفَ أَنَسٌ دَارًا فَكَانَ إِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا.

یعنی انس رضی اللہ عنہ نے اپنا گھر مدینے میں وقف کر دیا تھا سو جب مدینے میں آتے تھے تو اس میں اترتے تھے۔

فائدہ: اور یہ موافق ہے اس چیز کے لیے کہ گذر چکی ہے مالکیہ سے کہ جائز ہے یہ کہ وقف کرے گھر کو اور اس سے ایک گھر اپنے لیے مستثنیٰ کرے۔(فتح)

وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُوْرِهٖ وَقَالَ لِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهٖ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَّلَا مُضَرٍّ بِهَا فَإِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ؛

یعنی اور صدقہ کیا یعنی وقف کیا زبیر نے اپنے گھروں کو اور کہا مردودہ کے لیے اپنی بیٹیوں میں سے یعنی جس کو خاوند نے طلاق دے کر گھر سے نکال دیا تھا یہ کہ ان گھروں میں رہے اس حال میں کہ نہ ضرر کرنے والی ہو گھروں کو اور نہ کوئی اس کو ضرر پہنچائے پھر اگر خاوند کرنے سے بے پرواہ ہو جائے تو اس کے لیے کوئی حق نہیں۔

فائدہ: احتمال ہے کہ وہ لڑکی کنواری ہو اور خاوند نے اس کو دخول سے پہلے طلاق دی ہو پس اس وقت اس کا خرچ باپ پر ہے کہ اس کو اپنے گھر میں جگہ دے اور زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو وقف کے گھر میں جگہ دی۔ معلوم ہوا کہ اس نے وقف کا فائدہ اٹھانے کی شرط کر لی تھی۔ وفيه المطابقة للترجمة

وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهٗ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنٰى لِذَوِى الْحَاجَةِ مِنْ اٰلِ عَبْدِ اللّٰهِ

یعنی اور وقف کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا حصہ عمر رضی اللہ عنہ کے گھر سے یعنی جو ان کو عمر رضی اللہ عنہ سے بطور میراث کے پہنچا تھا محتاجوں کے رہنے کے لیے اپنی اولاد سے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کو صدقہ کیا بند کر کے کہ نہ بیچا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے۔

وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنِىْ أَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِىْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ حُوْصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَلَا

ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب مصر والوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے گھر میں محاصرہ کیا اور گھیرا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے گھر کے اوپر سے ان پر جھانکا اور کہا کہ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور نہیں قسم دیتا میں مگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوْهُ بِمَا قَالَ.

حضرت ﷺ کے اصحاب کو کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو رومہ کے کنویں کو کھودے گا تو اس کے لیے بہشت ہے تو میں نے اس کو کھدوایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کر دے گا تو اس کے لیے بہشت ہے تو میں نے لشکر کا سامان درست کر دیا راوی نے کہا پس لوگوں نے اس کی تصدیق کی ساتھ اس چیز کے کہ اس نے کہی۔

فائدہ: جب مہاجرین مکے سے مدینے آئے تو انہوں نے میٹھا پانی نہ پیا اور غفاری ایک مرد کی ایک نہر تھی اس نہر کا نام رومہ تھا اور وہ اس کا پانی ایک مشک ایک مد سے بیچا کرتا تھا تو حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ کیا تو اس کو میرے ہاتھ بیچتا ہے بدلے ایک نہر بہشت کے اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میں عیال دار ہوں اور میرے عیال کے لیے اس کے سوا کوئی سبب معاش کا نہیں اور یہ خبر عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو اس نے اس کو ایک ہزار درہم سے خرید لیا پھر حضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے اس کو اللہ کے راہ میں وقف کیا اور اگر وہ پہلے نہر تھی تو نہیں مانع کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں کنواں کھودا ہو اور شاید کہ نہر کنویں کے طرف جاری تھی پس عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو فراخ کیا اور اس کو گول کیا پس اس کا کھودنا اس کی طرف منسوب ہوا اور یہ جو کہا کہ انہوں نے اس کی تصدیق کی تو ایک روایت میں ہے کہ جنہوں نے اس کی تصدیق کی وہ علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ وغیرہ تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر اے حراء پس نہیں اوپر تیرے مگر نبی اور صدیق اور شہید تو انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ مسجد تنگ تھی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ فلاں کی اولاد کی جگہ خرید کر مسجد میں زیادہ کرے بدلے بھلائی کے بہشت میں تو میں نے اس کو اپنے ذاتی مال میں سے خرید کر مسجد میں ملایا اور آج کے دن تم مجھ کو اس میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہو اور ان کے سوائے اور کئی چیزیں خرچ ذکر کیں اور اس حدیث میں مناقب ظاہر ہیں عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اور یہ کہ جائز ہے مرد کو بیان کرنا اپنے مناقب کا ضرورت کے وقت ضرر کے دفع کرنے لیے اور منفعت کے حاصل کرنے کے لیے اور مکروہ تو اس وقت ہے جب کہ فخر اور خود پسندی کے لیے ہو۔ (فتح) معلوم ہوا کہ اگر وقف کرنے والا وقف سے اپنے لیے کچھ منفعت کی شرط کرے تو جائز ہے۔ وفيه المطابقة للترجمة

وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِيْهِ الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ

یعنی اور کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وقف میں کہ نہیں گناہ اس پر جو متولی ہو اس کا یہ کہ کھائے اور کبھی متولی ہوتا ہے وقف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ.

کرنے والا اور غیر اس کا پس وہ عام ہے ہر ایک لیے۔

فائدہ: اس کی شرح پورے طور سے پہلے گذر چکی ہے اور اسماعیلی نے دعوی کیا ہے کہ نہیں باب کی حدیثوں میں کوئی چیز کہ ترجمہ کے موافق ہو مگر اثر انس کا اور حالانکہ اس طرح نہیں بلکہ یہ سب اثر اس کے مطابق ہیں پس لیکن قصہ انس کا پس ظاہر ہے ترجمہ میں اور لیکن قصہ زبیر کا پس اس جہت سے ہے کہ لڑکی اکثر اوقات کنواری ہوتی ہے اور دخول سے پہلے طلاق دی جاتی ہے تو اس کا خرچ اس کے باپ پر ہوتا ہے پس لازم ہوتا ہے اس پر گھر دینا اس کو رہنے کے لیے اور جب اس کو اپنے وقف کے گھر میں ٹھہرائے تو گویا کہ اس نے شرط کی اپنے نفس پر رفع تکلیف کی لیکن قصہ ابن عمر کا تو وہ بھی اسی طور سے ہے اس لیے کہ آل میں اولاد بھی داخل ہے چھوٹی ہو یا بڑی اور لیکن قصہ عثمان کا پس اشارہ کیا اس چیز کی طرف کہ اس کے بعض طرق میں وارد ہوئی ہے کہ عثمان نے گھر میں بند ہونے کے دن گھر کے اوپر سے جھانک کر کہا کہ میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی اور اسلام کی کہ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت مدینے میں آئے اور اس میں میٹھا پانی نہ تھا سوائے کنویں رومہ کے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے کہ رومہ کے کنویں کی قیمت لے اور پھر اپنا ڈول اس کنویں میں ایسا ٹھہرائے جیسا دوسرے مسلمانوں کا ڈول ہے بدلے بھلائی کے بہشت میں یعنی اس کی قیمت لے کر اللہ کے راہ میں وقف کر دے اپنی ملکیت میں نہ رکھے اور کچھ بیان اس کا کتاب الشرب میں گذر چکا ہے اور رہا قصہ عمر رضی اللہ عنہ کا پس باب باندھا ہے اس نے اس کے لیے خاص پہلے کئی ابواب کے اور اس کی توجیہ پہلے گذر چکی ہے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ فَهُوَ جَائِزٌ

جب وقف کرنے والا کہے کہ نہیں چاہتے ہم قیمت مگر اللہ سے تو یہ جائز ہے۔

٢٥٧١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ قَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ.

٢٥٧١۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کی مجھ سے قیمت کرو (قیمت لو) تو انہوں نے کہا کہ ہم اس کا مول نہیں چاہتے مگر اللہ سے۔

فائدہ: اسماعیلی نے کہا کہ معنی یہ ہے کہ انہوں نے اس کو نہ بیچا پھر اس کو مسجد شمار کیا مگر قول مالک کا کہ میں اس کی قیمت نہیں چاہتا مگر اللہ سے اس کو وقف نہیں کرتا۔ اور کبھی آدمی اپنے غلام کو یہ بات کہتا ہے تو پس نہیں کرتا اس کو وقف اور کہتا ہے اس کو مدبر کے لیے پس اس کی بیع جائز ہوتی ہے۔ اور ابن منیر نے کہا کہ بخاری کی مراد یہ ہے کہ وقف ہر اس لفظ کے ساتھ درست ہے جو اس پر دلالت کرے یا اس کے تنہا ہونے کے ساتھ یا قرینے کے ساتھ اور اللہ بہتر جانتا ہے اسی طرح کہا ہے اور جزم کے ساتھ کہ کہنا کہ یہ اس کی مراد ہے اس میں نظر ہے بلکہ ممکن ہے کہ اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادہ کیا ہو تو مجرد اس چیز کی وجہ سے وہ وقف نہیں ہوگا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ أَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ فَإِنْ عُثِرَ عَلٰى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَاٰخَرَانِ يَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِيْنَ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ يَّأْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوْا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ﴾. ﴿الْأَوْلَيَانِ﴾ وَاحِدُهُمَا أَوْلٰى وَمِنْهُ أَوْلٰى بِهٖ ﴿عُثِرَ﴾ أُظْهِرَ ﴿أَعْثَرْنَا﴾ أَظْهَرْنَا.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب پہنچے کسی کو تم میں سے موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہے تم میں سے ہو یا دو اور ہوں تمہارے سوائے اخیر آیت تک۔

فائدہ: زجاج نے معانی میں کہا کہ یہ تینوں آیات قرآن کی سب سے مشکل آیات ہیں اعراب اور حکم اور معنی میں اور اولیان جو اس آیت میں واقع ہوا ہے واحد اس کا اولیٰ ہے اور اسی قبیل سے اولیٰ بہ یعنی احق بہ ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ دو گواہ اور پہلے دو گواہوں کی جگہ کھڑے ہوں ان لوگوں سے کہ مال کو اپنا حق بنایا ہے ہر ایک نے دونوں جھوٹے گواہوں سے زبردستی کے ساتھ ان پر اور وہ مردے کے قرابت والے ہیں اور اولیان یعنی لائق تر ہیں گواہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ان کی قرابت کی وجہ سے اور ان کی معرفت کی وجہ سے۔اور عثر کے معنی ظہر ہیں یعنی ظاہر ہوا اور اعثر نا کے معنی اظہرنا ہے یعنی ہم نے ظاہر کیا۔(فتح)اور مقصود بخاری کا اس کا شان نزول بیان کرنا ہے۔

٢٥٧٢- وَقَالَ لِیْ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ زَآئِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَهْمٍ مَّعَ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ وَعَدِیِّ بْنِ بَدَّآءٍ فَمَاتَ السَّهْمِیُّ بِأَرْضٍ لَّیْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهٖ فَقَدُوْا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُّخَوَّصًا مِّنْ ذَهَبٍ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِیْمٍ وَّعَدِیٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِیَآئِهٖ فَحَلَفَا ﴿لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا﴾ وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِیْهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ﴿یٰٓأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾.

٢٥٧٢۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی سہم کا ایک مرد تمیم داری (ایک صحابی کا نام ہے لیکن اس وقت نصرانی تھا ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا) اور عدی بن بداء (یہ بھی نصرانی تھا اس کا اسلام ثابت نہیں) کے ساتھ سفر کو نکلا یعنی تجارت کے لیے مدینے سے شام کو پس سہمی بیمار ہوا اور اپنے ہاتھ سے اپنی وصیت لکھی پھر اس کو اپنے اسباب میں چھپایا پھر تمیم اور عدی دونوں کو وصیت کی اور ان کو حکم کیا کہ میرا ترکہ میرے وارثوں کو پہنچا دینا پھر وہ سہمی مر گیا ایسی زمین میں جس میں کوئی مسلمان نہ تھا تمیم نے کہا کہ جب وہ مر گیا تو ہم نے اس کے ترکے سے ایک پیالہ لیا اور وہ اس کے کل تجارتی اسباب سے زیادہ قیمتی دار تھا تو ہم نے اس کو ہزار درہم سے بیچا تو میں نے اور عدی نے اس کو آپس میں بانٹ لیا اور ایک روایت میں ہے کہ جب وہ مر گیا تو دونوں نے اس کا اسباب کھولا پھر اس کا ترکہ لے اس کے وارثوں کے پاس آئے اور دونوں نے جو کہ چاہا سو ان کو دیا تو اس کے وارثوں نے اس کا اسباب کھولا اور اس میں وصیت لکھی پائی یعنی اور اس کو پڑھا تو نہ پایا انہوں نے اس میں ایک پیالہ چاندی کا جس پر سونے کے نقش تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو قسم دی یعنی اور انہوں نے قسم کھائی پھر اس کے وارثوں نے مکے میں پیالہ پایا یعنی ایک جماعت کے پاس تو انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کو تمیم اور عدی سے خریدا ہے تو سہمی کے وارثوں سے دو مرد کھڑے ہوئے سو دونوں نے قسم کھائی کہ البتہ ہماری گواہی تحقیق ہے ان کی گواہی سے اور یہ کہ یہ پیالہ ہمارے ساتھی کا ہے راوی نے کہا تو ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حق میں یہ آیت اتری یا ایھا الذین آمنوا۔ الخ

فائدہ: اور استدلال کیا گیا ہے اس حدیث کے ساتھ قسم کے جواز کے رد کرنے کے لیے اوپر مدعی کے پس قسم کھائے اور مستحق ہو اور اس کی بحث آئندہ آئے گی۔ اور استدلال کیا ہے اس کے ساتھ ابن جریج شافعی نے حکم کرنے کے لیے ساتھ ایک گواہ قسم مدعی کے اور تکلف کیا اس نے اس کے نکالنے میں پس کہا اس نے کہ قول اللہ تعالیٰ کا پس اگر خبر ہو جائے کہ دونوں نے گناہ حاصل کیا نہیں خالی اس سے کہ دونوں اقرار کریں یا ان پر گواہی دیں دونوں گواہ یا ایک گواہ اور دو عورتیں یا ایک گواہ اور اجماع ہے اس پر کہ اقرار بعد انکار کے نہیں واجب کرتا قسم کو اوپر طالب کے اور اسی طرح ساتھ دو گواہوں کے اور ساتھ ایک گواہ اور دو عورتوں کے پس نہ باقی رہا مگر ایک گواہ پس اسی لیے مستحق ہوئے طالب دونوں کی قسم کو ساتھ ایک گواہ کے۔ اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ وارد ہوا ہے قصہ کئی طرق سے بیچ سبب شان نزول کے ان میں سے کسی طریق میں یہ نہیں کہ اس جگہ گواہ موجود تھا بلکہ کلبی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے گواہ طلب کیا پس نہ پایا انہوں نے گواہ کو پس حکم کیا ان کو یہ کہ اس سے قسم لیں اس چیز کے ساتھ کہ اس کے اہل دین پر بڑی ہے اور استدلال کیا گیا ہے اس حدیث کے ساتھ کفار کی گواہی کے جائز ہونے پر بنا بر اس کے کہ مراد غیر کے ساتھ کافر ہیں اور معنی یہ ہیں کہ تم سے یعنی تمہارے اہل دین سے یا دو اور تمہارے غیر سے یعنی غیر اہل دین تمہارے سے اور ساتھ اس کے قائل ہیں ابو حنیفہ اور جو اس کے تابع ہیں اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ وہ ظاہر آیت کے ساتھ قائل نہیں پس تحقیق وہ نہیں جائز رکھتا ہے کافر کی گواہی مسلمان پر سوائے اس کے نہیں کہ جائز رکھتا ہے وہ گواہی بعض کافروں کی بعض پر اور جواب دیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ آیت دلالت کرتی ہے اپنے منطوق کے ساتھ اس پر کہ کافر کی گواہی مسلمان پر جائز ہے اور ساتھ ایماء اپنے کے اس پر کہ کافر کی گواہی کافر پر بطریق اولیٰ جائز ہے پھر دلیل نے دلالت کی اس پر کہ کافر کی گواہی مسلمان پر جائز نہیں پس باقی رہی گواہی کافر کی کافر پر اپنے حال پر اور خاص کیا ہے ایک جماعت نے قبول کو ساتھ اہل کتاب کے اور ساتھ اہل وصیت کے اور ساتھ نہ موجود ہونے مسلمان کے اس وقت ان میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سعید بن مسیب اور شریح اور ابن سیرین اور اوزاعی اور ثوری اور ابو عبیدہ اور احمد اور ان لوگوں نے ظاہر آیت کو لیا ہے یعنی آیت میں اہل کتاب کی گواہی ہے اور وہ وصیت میں تھی اور اس وقت مسلمان بھی موجود نہ تھا اور قوی کیا ہے اس کو ان کے نزدیک باب کی حدیث نے پس تحقیق سیاق اس کا مطابق ہے ظاہر آیت کے لیے اور بعض کہتے ہیں کہ غیر سے مراد قوم ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم میں سے یا تمہاری قوم میں سے یا دو اور تمہارے غیر سے یا تمہاری قوم کے غیر سے اور یہ قول حسن کا ہے اور دلیل پکڑی ہے اس کے لیے نحاس نے اس طرح سے کہ لفظ آخر کے لیے ضروری ہے یہ کہ مشارک ہو اس کو جو اس سے پہلے ہے صفت میں تاکہ نہ جائز ہو یہ کہ کہے تو مررت برجل کریم ولئیم آخر بنا بر اس کے پس صفت کیے گئے ہیں دونوں ساتھ عدالت کے پس متعین ہوا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دو بھی اسی طرح ہوں اور تعاقب کیا گیا ہے اس طرح سے کہ اگرچہ جائز ہے اس آیت کریمہ میں لیکن حدیث اس کے خلاف پر دلالت کرتی ہے اور صحابی جب سبب نزول کو حکایت کرے تو ہوتا ہے بیچ حکم حدیث مرفوع کے اتفاقا اور نیز پس بیچ اس چیز کے کہ اس نے کہا ہے رد کرنا مختلف فیہ کا ساتھ مختلف فیہ کے اس لیے متصف ہونا کافر کا ساتھ عدالت کے مختلف فیہ ہے اور وہ فروع ہے اس کے گواہی کے قبول کرنے کے سو جو اس کی گواہی کو قبول کرتا ہے اس کو عدالت کے ساتھ موصوف کرتا ہے اور جو نہیں کرتا تو سو نہیں اور اعتراض کیا ہے ابو حبان نے اوپر مثال کے جس کو نحاس نے ذکر کیا ہے ساتھ اس طور کے کہ وہ مطابق نہیں پس اگر تو کہے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ مُسْلِمٌ وَ آخر کافر یعنی آیا میرے پاس ایک مرد مسلمان اور دوسرا کافر تو صحیح ہے بخلاف اس کے کہ کہے تو آیا میرے پاس مرد مسلمان اور کافر اور آیت پہلے قبیل سے ہے نہ کہ دوسرے سے اس لیے کہ قول اللہ کا او اخران اس کے قول اثنان کی جنس سے ہے اس لیے کہ ہر ایک ان دونوں میں صفت رجلان کی ہے پس گویا کہ کہا فَرَجُلَانِ اثْنَانِ وَرَجُلَانِ اٰخَرَانِ اور اماموں کی ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور تحقیق ناسخ اس کا اللہ کا یہ قول ہے مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ یعنی جن کو تم پسند کرتے ہو گواہوں میں سے۔ اور حجت پکڑی ہے انہوں نے اجماع کے ساتھ فاسق کی گواہی کے رد کرنے پر اور کافر فاسق سے بد ہے اور پہلوں نے جواب دیا ہے ساتھ اس کے کہ نسخ احتمال سے ثابت نہیں ہوتا اور دونوں دلیلوں میں تطبیق دینی اولی ہے ایک کے لغو کرنے سے اور ساتھ اس کے کہ سورہ مائدہ سب سورتوں سے پیچھے اتری ہے یہاں تک کہ صحیح ہو چکا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے اور ایک جماعت سلف سے کہ سورہ مائدہ محکم ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت اس شخص کے حق میں اتری ہے جو مسافر مرے اور اس کے پاس کوئی مسلمان نہ ہوں پس اگر تہمت کی جائے تو دونوں سے قسم لی جائے اور انکار کیا ہے احمد نے اس شخص پر جو کہتا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور صحیح ہو چکا ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ اس نے اس کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عمل کیا۔ پس روایت کی ہے ابو داود نے سند کے ساتھ کہ اس کے تمام راوی معتبر ہیں شعبی سے کہ ایک مسلمان کی موت حاضر ہوئی اور اس نے کسی مسلمان کو نہ پایا پس گواہ کیا اس نے دو مردوں کو اہل کتاب سے پس آئے کوفہ میں اس کے ترکے کے ساتھ اور اس کی وصیت کے ساتھ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی پس کہا اس نے کہ یہ نہیں ہوا بعد اس کے کہ تھا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس قسم دی ان کو عصر کے بعد نہ دونوں نے خیانت کی اور نہ جھوٹ بولا اور نہ حق چھپایا اور ان کی گواہی جائز رکھی اور ترجیح دی ہے فخر رازی نے اور سبقت کی ہے اس سے طبری نے اس وجہ سے کہ قول اللہ تعالیٰ کا یاایھاالذین امنوا خطاب ہے مسلمانوں کے لیے اور جب کہا او اخران تو ظاہر ہوا کہ مراد غیر مخاطبین ہیں۔ پس متعین ہوا کہ وہ مسلمانوں کے سوا ہیں اور نیز پس جواز گواہ کرنے مسلمان کا نہیں مشروط ہے ساتھ سفر کے اور یہ کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم کیا اس کے ساتھ پس نہ انکار کیا کسی نے اصحاب سے پس ہو گئی حجت اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب کرابیسی اور طبری اور دوسرے لوگوں کا یہ ہے کہ مراد شہادت سے آیت میں قسم ہے اور تحقیق نام رکھا ہے اللہ نے قسم کا شہادت لعان کی آیت میں اور تائید کی انہوں نے اس کی اجماع کے ساتھ اس پر کہ نہیں لازم ہے گواہ کو یہ کہ کہے کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں یہ کہ گواہ پر قسم نہیں کہ اس نے حق کی گواہی دی ہے کہتے ہیں پس مراد شہادت سے قسم ہے اللہ کے قول کی دلیل کی وجہ سے فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ یعنی قسم کھائے ساتھ اللہ کے پس اگر معلوم ہو جائے کہ انہوں نے جھوٹی قسم کھائی ہے تو پھر آتی ہے قسم وارثوں پر یعنی وارث قسم کھائیں اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ قسم میں عدد معین کی شرط نہیں اور نہ عدالت بخلاف شہادت کے اور تحقیق دونوں شرط کی گئی ہیں اس قصے میں پس قوی ہوا حمل کرنا اس پر کہ وہ گواہی ہے اور بعض آیت کے رد کرنے کی یہ علت بیان کرتے ہیں کہ وہ مخالف ہے قیاس کے اور اصول کے اس چیز کی وجہ سے کہ اس میں ہے قبول کرنی گواہی کافروں کی اور بند کرنا گواہ کو اور قسم دینا اس کا اور شہادت مدعی کی اپنے لیے اور اس کا مستحق ہونا ساتھ مجرد قسم کے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بنفسہ مستقل حکم ہے اپنے نظیر سے بے پرواہ ہے اور تحقیق قبول کی جاتی ہے گواہی کافر کی بعض جگہوں میں جیسا کہ طب میں ہے اور نہیں مراد ہے ساتھ حبس کے قید خانہ بلکہ مراد روک رکھنا ہے قسم کے لیے تا کہ قسم اٹھائے بعد نماز کے اور لیکن قسم دینی گواہ کی پس وہ مخصوص ہے اس صورت کے ساتھ وقت قائم ہونے شک کے اور لیکن گواہی دینی مدعی کی اپنے نفس کے لیے اور مستحق ہونا اس کا ساتھ محض قسم کے پس تحقیق شامل ہے آیت قسموں کو منتقل کرنے کے لیے ان کی طرف وقت ظاہر ہونے خیانت وصیوں کے یعنی جن کو مرنے وصیت کی پس مشروع ہے ان کے لیے یہ کہ قسم کھائیں اور مستحق ہوں جیسے کہ مشروع ہے قسم مدعی خون کے لیے قسامت میں یہ کہ قسم کھائے اور مستحق ہو پس نہیں وہ گواہی مدعی کی اپنے نفس کے لیے بلکہ باب حکم سے ہے اس کے لیے ساتھ اس کی قسم کے کہ گواہی کے قائم مقام ہے اس کی جانب کے قوی ہونے کی وجہ سے اور کیا فرق ہے درمیان ظاہر ہونے موت کے بیچ صحیح ہونے دعوی کے ساتھ خون کے اور اس کے ظاہر ہونے کے بیچ صحیح ہونے دعوی کے ساتھ مال کے۔ (فتح)

بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُوْنَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الْوَرَثَةِ

باب ہے بیچ بیان ادا کرنے وصی کے مردے کے قرضوں کو بغیر حاضر ہونے وارثوں کے

فائدہ: داودی نے کہا کہ یہ حکم بلا اتفاق جائز ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں۔ (فتح)

۲۵۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ أَوِ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۲۵۷۳۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا باپ جنگ احد کے دن شہید ہوا اور اس نے چھ بیٹیاں چھوڑیں اور اپنے اوپر قرض چھوڑا سو جب کھجوروں کے میوے کاٹنے کا وقت حاضر ہوا تو میں حضرت ﷺ کے پاس آیا سو میں نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَتِهٖ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا إِلَيْهِ أُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى أَدَّى اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِيْ وَأَنَا وَاللهِ رَاضٍ أَنْ يُّؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا أَرْجِعَ إِلٰى أَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلِمَ وَاللهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتّٰى أَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهٗ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ أُغْرُوْا بِيْ يَعْنِيْ هِيْجُوْا بِيْ ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ﴾.

کہ یا حضرت ﷺ آپ کو معلوم ہے کہ میرا باپ جنگ احد کے دن شہید ہوا اور اس پر بہت قرض ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کو قرض خواہ دیکھیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پس جا اور ہر قسم کی کھجوروں کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر میں نے ہر قسم کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگائے پھر میں نے حضرت ﷺ کو بلایا سو جب انہوں نے حضرت ﷺ کو دیکھا تو مجھ سے برانگیختہ ہوئے یعنی اڑ اور ضد کی سو جب حضرت ﷺ نے دیکھا جو کرتے تھے تو ان میں سے بڑے ڈھیر کے گرد تین بار گھومے پھر اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلا سو ہمیشہ ان کو ماپ ماپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے باپ کی امانت ادا کی اور قسم ہے اللہ کی میں راضی تھا کہ اللہ میرے باپ کی امانت ادا کرے اور میں اپنی بہنوں کی طرف ایک کھجور نہ لاؤں پس قسم ہے اللہ کی سب ڈھیر ثابت رہے یہاں تک کہ میں دیکھتا ہوں طرف اس ڈھیر کی جس پر حضرت ﷺ بیٹھے تھے گویا کہ اس میں سے ایک کھجور کم نہیں ہوئی امام بخاری نے کہا کہ اغروابی کے معنی ہیں یعنی انہوں نے مجھ کو برانگیختہ کیا اور آیت فاغرینا بینهم الخ کے یہی معنی ہیں۔

❀......❀......❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

کتاب ہے جہاد اور سیر کے بیان میں

فائدہ: جہاد کے معنی لغت میں مشقت کے ہیں اور شرع میں خرچ کرنا کوشش کا کافروں کی لڑائی میں اور نفس اور شیطان اور فاسقوں سے مجاہدے کو بھی جہاد کہا جاتا ہے پس لیکن مجاہدہ نفس کا پس اوپر سیکھنے امور دینیہ کے ہے پھر ان پر عمل کرنا پھر ان کا سکھانا اور لیکن مجاہدہ شیطان کا پس اوپر دفع کرنے اس چیز کے ہے کہ لاتا ہے اس کو شہوات سے اور زینت دیتا ہے اس کو شہادت سے لیکن مجاہدہ کافروں کا پس واقع ہوتا ہے ساتھ ہاتھ کے اور مال کے اور زبان کے اور قلب کے اور لیکن مجاہدہ فاسقوں کا پس ہاتھ کے ساتھ ہے پھر زبان اور پھر دل کے اور اس میں اختلاف ہے کہ کافروں سے لڑنا پہلے فرض عین تھا یا فرض کفایہ۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ إِلٰى قَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ.

باب ہے بیان میں فضیلت جہاد کے اور سیر کے یعنی اور بیان میں اس آیت کے کہ اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اور مال اس قیمت پر کہ ان کے لیے بہشت ہے لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر مارتے ہیں اور مرتے ہیں وعدہ ہو چکا ہے اس کے ذمے پر سچا توراۃ اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے سو خوشیاں کرو اس بیع پر جو تم نے کی ہے اور یہی ہے مراد ملنی آخر آیت تک۔

فائدہ: اور مراد ساتھ بیع کے اس آیت میں وہ بیع ہے جو انصار سے عقبہ کی رات میں واقع ہوئی یا عام مراد ہے اور تحقیق وارد ہوئی ہے وہ چیز کہ پہلے احتمال پر دلالت کرتی ہے نزدیک احمد کے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرط کریں اپنے رب کے لیے اور اپنے نفس کے لیے جو چاہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کے لیے یہ شرط کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور میں اپنے لیے یہ شرط کرتا ہوں کہ روکو مجھ سے وہ چیز کہ روکتے ہو اس سے اپنی جان کو تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم یہ کام کریں تو ہم کو کیا ثواب ہے فرمایا کہ بہشت تو انہوں نے کہا کہ نفع دیا ہے اس تجارت نے نہ ہم بیع کو پھیرتے ہیں اور نہ ٹھہراتے ہیں پس یہ آیت اتری۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٥٧٤۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلٰى مِيْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ.

۲۵۷۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل افضل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑھنی میں نے کہا پھر کون سا افضل ہے؟ فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنی میں نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا اللہ کے راہ میں جہاد کرنا پھر میں چپ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھا اور اگر میں آپ سے زیادہ چاہتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو زیادہ کرتے یعنی اگر اس سے زیادہ پوچھتا تو زیادہ فرماتے۔

فائدہ: عجب بات کہی ہے داودی نے بیچ شرح اس حدیث کی پس کہا کہ اگر نماز کو اپنے وقت میں پڑھے تو ہوگا جہاد مقدم اوپر نیکی ماں باپ کے اور اگر اس کو موخر کرے تو ہوگی نیکی مقدم اوپر جہاد کے اور میں اس کی اس باب میں کوئی سند نہیں پہچانتا اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ مقدم کرنا نماز کا جہاد اور نیکی پر اس کے ہونے کی وجہ سے کہ لازم ہے مکلف کے لیے ہر حال میں اور مقدم کرنا نیکی کا جہاد پر اس کے موقوف ہونے کی وجہ سے ماں باپ کی اجازت پر اور طبری نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خاص کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین چیزوں کو اس لیے کہ وہ عنوان ہیں اس چیز پر کہ ان کے سوا ہیں بندگیوں سے پس تحقیق جو ضائع کرے فرض نماز کو یہاں تک کہ نکالے اس کو اپنے وقت سے بغیر عذر کے باوجود کم ہونے اس کی محنت کے اوپر اس کے اور بڑے ہونے اس کی فضیلت کے پس وہ اس کے ماسوا کے لیے زیادہ تر ضائع کرنے والا ہے اور جو اپنے ماں باپ سے نیکی نہ کرے باوجود ان کے حق کے بہت ہونے کے اس کے اوپر تو وہ ان کے غیر کے ساتھ اور بھی بہت کم نیکی کرے گا اور جو چھوڑے لڑائی کافروں کی باوجود ان کی سخت دشمنی کے دین کے خلاف تو ان کے سوائے فاسقوں کے جہاد کو زیادہ تر چھوڑنے والا ہوگا پس ظاہر ہوا کہ یہ تینوں چیزیں جمع ہوتی ہیں اس بات میں کہ جو ان کی محافظت کرے وہ ان کے سوا اور چیزوں کی زیادہ تر حفاظت کرے گا اور جو ان کو ضائع کرے وہ ان کے سوا اور چیزوں کو زیادہ تر ضائع کرے گا۔ (فتح)

٢٥٧٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۲۵۷۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد فتح ہونے مکے کے نہ رہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

لیکن جہاد اور اس کی نیت کا ثواب باقی ہے اور جب تم جہاد کے لیے بلائے جاؤ تو نکلو۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی۔ (فتح)

۲۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ.

۲۵۷۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کو سب عملوں سے افضل جانتے ہیں کیا پس ہم جہاد نہ کریں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیکن افضل جہاد حج مقبول ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے۔ اور اس کے داخل ہونے کی وجہ اس باب میں اس جہت سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کو برقرار رکھا کہ ہم جہاد کو سب عملوں سے افضل دیکھتے ہیں۔ (فتح الباری)

۲۵۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ حَصِيْنٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَّعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِيْ طِوَلِهٖ فَيُكْتَبُ لَهٗ حَسَنَاتٍ.

۲۵۷۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو وہ عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا کہ جہاد کے برابر ہو فرمایا کہ کیا تجھ سے ہو سکتا ہے کہ جب غازی جہاد کو نکلے تو تو اپنی مسجد میں داخل ہو سو نماز میں کھڑا رہے اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ کھولے تو اس نے کہا کہ یہ کس سے ہو سکتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ غازی کا گھوڑا چھلانگ مارتا ہے اپنے رسے میں تو اس کا کودنا غازی کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کسی نے کہا کہ کیا چیز جہاد کے برابر ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اصحاب رضی اللہ عنہم نے دو یا تین بار آپ سے یہی پوچھا حضرت ﷺ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے اور تیسری بار فرمایا کہ مثل جہاد کی اللہ کے راہ میں آخر حدیث تک۔ اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی اس کے عمل کے دسویں حصے کو نہیں پہنچتا اور یہ جو اس نے کہا کہ یہ کسی سے ہوسکتا ہے تو اس میں فضیلت ظاہر ہوئی مجاہد فی سبیل اللہ کے لیے یعنی غازی اللہ کے راہ میں تقاضہ کرتا ہے کہ جہاد کے برابر کوئی عمل نہیں اور عیدین کے باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت گذر چکی ہے کہ ایام العشر یعنی ذی الحجہ کے پہلے دس دن کے عمل سے کوئی عمل افضل نہیں لوگوں نے کہا کہ اللہ کے راہ میں جہاد کرنا بھی اس کے برابر نہیں تو احتمال ہے کہ باب کی حدیث کا عموم ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے مخصوص ہوا اور احتمال ہے کہ وہ حدیث باب کہ خاص ہے اس شخص کے ساتھ جو نکلے اس حال میں کہ اپنی جان اور مال نثار کرتا تھا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی باقی حدیث میں ہے کہ نکلا اس حال میں کہ اپنی جان اور مال اللہ کے راہ میں نثار کرنے کا قصد کرتا تھا پس نہ پھرا ساتھ کسی چیز کے پس مفہوم اس کا یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ پھر آئے وہ اس فضیلت کو نہیں پاتا لیکن مشکل ہے جو حدیث باب کے آخر میں واقع ہوا ہے کہ غازی کے لیے اللہ ضامن ہوا ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ فضیلت مذکور اس شخص کے ساتھ خاص ہے جو کسی چیز کے ساتھ نہ پھرے بلو انہیں لازم آتا اس سے کہ یہ کہ نہ ہو اس شخص کے لیے کہ پھر آئے ثواب فی الجملہ اور سب سے زیادہ تر شبہ میں وہ چیز ہے جو ترمذی وغیرہ نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا نہ خبردوں میں تم کو ساتھ بہتر عملوں تمہارے کے نزدیک تمہارے رب کے اور بلند کرنے والا ہے تمہارے درجوں کو اور بہتر تمہارے لیے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے اور بہتر تمہارے لیے جہاد کرنے سے لوگوں نے کہا کہ کیوں نہیں فرمایا اللہ کا ذکر کرنا پس یہ ظاہر ہے اس میں کہ اللہ کا ذکر کرنا سب عملوں سے افضل ہے اور خرچ جہاد سے بھی اور چاندی سونے کے خرچ کرنے سے بھی باوجود جہاد میں نفع متعدی ہے اور عیاض نے کہا کہ حدیث باب کی شامل ہے اوپر بڑے ہونے امر جہاد کے اس لیے کہ روزہ وغیرہ جو افضل اعمال سے مذکور ہوا ہے جہاد ان سب کے برابر ہے یہاں تک کہ ہو گئے تمام حالات غازی کے اور تصرفات اس کے جو مباح ہیں برابر اجر مواظب کے لیے نماز وغیرہ پر اس لیے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو اس کی طاقت نہیں رکھتا اور اس حدیث میں ہے کہ فضائل قیاس سے نہیں پائے جاتے وہ تو صرف اللہ کے احسان سے ہے۔ اور استدلال کیا ہے اس کے ساتھ جہاد سب عملوں سے افضل ہے مطلق جیسے کہ اس کی تقریر پہلے گذر چکی ہے اور ابن دقیق العید نے کہا کہ قیاس چاہتا ہے کہ جہاد افضل ہو سب عملوں سے کہ وہ وسیلے ہیں اس لیے کہ جہاد وسیلہ ہے طرف اعلان کرنے دین کے اور اس کے پھیلانے کا اور کفر بجھانے کے پس فضیلت اس کی اس اعتبار سے ہے۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُّجَاهِدٌ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى ﴿يَاۤأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾.

سب لوگوں میں افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان اور مال سے اللہ کے راہ میں جہاد کرے یعنی اور بیان میں تفسیر ان آیتوں کے کہ اے ایمان والو کیا میں بتاؤں تم کو ایک سوداگری کہ بچائے تم کو ایک دکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور لڑو اللہ کے راہ میں اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو آخر تک۔

فائدہ: روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر الخ (فتح)

۲۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ.

۲۵۷۸۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں افضل کون ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسلمان جو اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ پھر کون افضل ہے فرمایا کہ وہ مسلمان کہ پہاڑ کے کسی راہ میں ہو اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنی بدی سے چھوڑے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ لوگوں میں کامل ایمان دار کون ہے اور گویا کہ مراد ساتھ مومن کے وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ اس چیز کے کہ معین ہے اس پر قیام اس کے ساتھ پھر یہ فضیلت حاصل کرے اور نہیں ہے مراد جو فقط جہاد کرے اور فرض عین کو چھوڑے پس اس وقت ظاہر ہوگی بزرگی غازی کی اس چیز کے لیے کہ اس میں ہے خرچ کرنا مال اور جان اپنی کے سے اللہ کے لیے۔ اور اس لیے کہ اس میں نفع متعدی ہے سوائے اس کے نہیں کہ مسلمان گوشہ گیر جو اس کے بعد افضل ہے اس لیے کہ جو لوگوں میں ملا جلا رہتا وہ نہیں سلامت رہتا گناہ کے ارتکاب سے اور مقید ہے فتنوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وقوف کے ساتھ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ وہ مراد ہے کہ پہاڑ کے درے میں لوگوں سے گوشہ گیر ہے نماز پڑھتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور لوگوں کو اپنی بدی سے بچاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک مرد پہاڑ کے راہ میں گذرا اور اس میں میٹھے پانی کی نہر تھی تو اس کو خوش لگی تو اس نے کہا کہ اگر میں لوگوں سے کنارہ کروں تو خوب ہو پھر اس نے حضرت مَلَّاتِیْمِ سے اجازت مانگی تو حضرت مَلَّاتِیْمِ نے فرمایا کہ ایسا نہ کر پس تحقیق جگہ کھڑے ہونے تمہارے کی اللہ کی راہ میں افضل ہے اس کے نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں ستر سال اور اس حدیث میں فضیلت تنہا ہونے کی اس لیے کہ اس میں سلامتی ہے لغو اور غیبت سے اور مانند اس کی سے اور لیکن لوگوں سے بالکل علیحدہ ہونا جمہور کہتے ہیں کہ محل اس کا نزدیک واقع ہونے فتنوں کے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت مَلَّاتِیْمِ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ سب لوگوں میں بہتر وہ شخص ہوگا کہ اپنے گھوڑے کی باگ اللہ کی راہ میں پکڑے ہوگا موت کو تلاش کرتا ہوگا اور ایک وہ مرد کہ پہاڑوں کی راہ سے ایک راہ میں ہو نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دے اور لوگوں کو اپنی بدی سے بچائے پس یہ حدیث تائید کرتی ہے کہ گوشہ گیری فتنے فساد کے وقت کے ساتھ خاص ہے اور ابن عبدالبر نے کہا کہ ان حدیثوں میں پہاڑ کے راہوں کا ذکر ہے تو یہ اس لیے ہے کہ وہ اکثر اوقات خالی ہوتے ہیں جو جگہ کہ لوگوں سے دور ہو وہ اس میں داخل ہیں۔ (فتح)

٢٥٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِهِ بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ.

٢٥٧٩۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مَلَّاتِیْمِ نے فرمایا کہ راہ اللہ کے غازی کی مثل اور اللہ خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے مثل روزے دار شب بیدار کی ہے اور اللہ ضامن ہوا ہے اس شخص کے لیے کہ اس کی راہ میں جہاد کرے ساتھ اس کے کہ اگر اس کو مارے گا تو بہشت میں داخل کرے گا یا پھیر لائے گا اس کو سلامت ساتھ ثواب یا مال غنیمت کے۔

فائدہ: یہ کہا کہ اس کو بہشت میں داخل کرے گا تو مراد یہ ہے کہ بغیر حساب اور عذاب کے اور یا مراد یہ ہے کہ موت کی گھڑی اس کو بہشت میں داخل کرے گا جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ شہیدوں کی روحیں بہشت میں چرتی ہیں اور ساتھ اس تقریر کے دفع ہوگا اس شخص کا اعتراض جو کہتا ہے کہ ظاہر حدیث کا برابری کرنی ہے درمیان شہید کے اور سلامت بچ کر آنے والے کے اس لیے کہ ثواب کا حاصل ہونا لازم پکڑتا ہے بہشت کے داخل ہونے کو اور حاصل جواب کا یہ ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد ساتھ داخل ہونے بہشت کے دخول خاص ہے اور یہ جو کہا کہ پھیر لائے گا اس کو ساتھ اجر یا غنیمت کے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ساتھ اجر خالص کے اگر کوئی چیز غنیمت نہ لائے یا ساتھ غنیمت خالص کے اس کے ساتھ اجر ہے اور گویا کہ سکوت کیا حضرت مَثَلِیْمِ نے اجر ثانی سے جو غنیمت کے ساتھ اس کے ناقص ہونے کی وجہ سے ہے بنسبت پہلے اجر کی جو بغیر غنیمت کے ہے اور اس تاویل کا باعث یہ ہے کہ ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ غنیمت لائے تو اس کو ثواب حاصل نہیں ہوتا اور حالانکہ اس طرح نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ یا غنیمت کے اس کے ساتھ اجر ہے جو ناقص ہے اس شخص کے اجر سے جو غنیمت نہ لائے اس لیے کہ قواعد چاہتے ہیں کہ وہ غنیمت نہ لانے کے وقت افضل ہے ثواب میں اس سے جب کہ غنیمت پائے پس حدیث صریح ہے نفی حرمان میں اور نہیں صریح جمع کی نفی میں اور تحقیق روایت کی ہے مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت مَثَلِیْمِ نے فرمایا کہ جو جماعت غازیوں کے لشکر کی کافروں سے لڑے پھر کافروں کا مال لوٹے تو انہوں نے دو تہائیاں اپنی آخرت کی مزدوری سے دنیا میں پائیں اور ایک تہائی ان کے لیے باقی رہی اور جنہوں نے غنیمت نہ پائی تو ان کی مزدوری پوری ہوگی پس یہ حدیث تائید کرتی ہے تاویل مذکور کی اور یہ کہ جو غنیمت پائے وہ بھی ثواب کے ساتھ پھرتا ہے لیکن اس کا ثواب کم ہے اس شخص کے ثواب سے کہ غنیمت نہ پائے پس ہوگی غنیمت بیچ مقابلے جزا کے اجر غزا سے پس جب مقابلہ کیا جائے اجر غانم کا ساتھ اس چیز کے کہ حاصل ہوا ہے اس کو دنیا سے ساتھ اجر اس شخص کے کہ نہیں غنیمت پائی اس نے باوجود ان کے مشترک ہونے کے محنت اور مشقت میں تو ہوگا اجر غنیمت پانے والوں کا کم اجر غنیمت نہ پانے والے سے اور یہ موافق ہے جناب کے قول کے حدیث صحیح میں جو آئندہ آتی ہے کہ بعض ہم میں سے مر گئے اور انہوں نے اپنی مزدوری سے کچھ نہ کھایا اور یہ جو کہا کہ غازی کو غنیمت پانے کے سبب سے ثواب کم ملتا ہے تو بعض نے اس پر یہ شبہ وارد کیا ہے کہ یہ مخالف ہے اس چیز کے کہ اس پر اکثر حدیثیں دلالت کرتی ہیں اور تحقیق مشہور ہوئی ہے مدح حضرت مَثَلِیْمِ کی ساتھ حلال کرنے غنیمت کے اور ٹھہرانے آپ کے اس کو اپنی امت کے فضائل سے پس اگر اس کے پانے سے ثواب کم ہوتا تو اس کے ساتھ مدح واقع نہ ہوتی اور نیز پس یہ چاہتا ہے کہ جنگ بدر والے اصحاب کا ثواب جنگ احد والے اصحاب سے کم ہو مثلا اس لیے کہ بدر والوں نے غنیمت پائی اور احد والوں نے نہ پائی باوجود اس کے کہ بدر والے افضل ہیں اور یہ اعتراض ابن عبدالبر وغیرہ نے کیا ہے اور ذکر کیا اس نے کہ بعض نے اس کا جواب دیا ہے اس طرح سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ضعیف ہے اس لیے کہ وہ حمید بن ہانی کی روایت سے ہے اور وہ مشہور نہیں اور یہ قول ان بعض کا مردود ہے اس لیے کہ وہ ثقہ ہے حجت پکڑی گئی ہے اس کے ساتھ مسلم کے نزدیک اور نسائی وغیرہ نے اس کی توثیق کی اور نہیں معلوم ہے کہ کسی نے اس کی جرح کی ہو اور بعض کہتے ہیں کہ ثواب کا کم ہونا اس غنیمت پر محمول ہے جو اپنی غیر وجہ سے لے جائے یعنی بے وجہ لے جائے اور ظاہر ہونا فساد اس وجہ کا بے پرواہ کرتا ہے اس کے رد کرنے سے اس لیے کہ اگر امر اس طرح ہوتا تو ان کے لیے تہائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثواب باقی نہ رہتا اور نہ اس سے کم اور بعض نے کہا کہ ثواب کا کم ہونا اس شخص پر محمول ہے جو قصد کرے غنیمت کا اپنے جہاد کی ابتدا میں اور پورا ثواب اس کے لیے جو محض جہاد کا قصد کرے اور اس میں نظر ہے اس لیے کہ ابتدا حدیث کی تصریح کرتی ہے اس کے ساتھ کہ مقسم راجع ہے اس شخص کی طرف جس کی نیت خالص ہو حضرت ﷺ کے قول کی وجہ سے اس کے اول میں کہ نہ نکالے اس کو مگر میرا ایمان اور میرے رسول کی تصدیق اور ابن دقیق العید نے کہا کہ دونوں حدیثوں میں تعارض نہیں بلکہ دونوں میں حکم قیاس پر جاری ہے اس لیے کہ مزدوریاں مختلف ہوتی ہیں باعتبار زیادتی مشقت کے اس چیز میں کہ ہو مزدوری اس کی باعتبار مشقت کے اس لیے کہ مشقت کے لیے دخول ہے مزدوری میں اور سوائے اس کے نہیں کہ مشکل وہ عمل ہے جو متصل ہے ساتھ لینے غنیموں کے یعنی پس اگر ثواب کم ہوتا تو البتہ سلف صالحین غنیموں کو نہ لیتے پس ممکن ہے یہ کہ جواب دیا جائے ساتھ اس کے کہ لینا اس کا جہت تقدیم بعض مصالح جزئیہ کے سے ہے بعض پر اس لیے کہ لینا غنیموں کا ابتدائے اسلام میں مدد تھا دین پر اور قوت ضعیف مسلمانوں کے لیے اور یہ مصلحت عظیم ہے معاف کیا جاتا ہے اس کے لیے بعض نقص کا اجر میں اس اعتبار سے کہ ہے اور لیکن جواب اس شخص کا کہ شبہ کرتا ہے اس پر اہل بدر کے حال سے پس جو چیز کہ لائق ہے یہ کہ ہو مقابلہ درمیان کمال مزدوری اور اس کے کم ہونے میں اس شخص کے لیے کہ جہاد کرے اپنی جان سے جب کہ نہ غنیمت پائے یا جہاد کرے پس غنیمت پائے پس غایت اس کی یہ ہے کہ حال اہل بدر کا مثلا نزدیک نہ پانے غنیمت کے افضل ہے اس سے وقت اس کے پانے کے اور نہیں نفی کرتا یہ کہ ہو حال ان کا افضل ان کے غیر کے حال سے اور جہت سے اور نہیں وارد ہوتی اس میں نفی کہ اگر وہ غنیمت نہ پاتے تو ہوتا اجر ان کا اپنے حال پر بغیر زیادتی کے اور لازم نہیں آتا اس سے کہ وہ بخشے گئے ہیں اور وہ افضل مجاہدین ہیں یہ کہ ان کے سوا کوئی اور مرتبہ نہ ہو اور لیکن اعتراض ساتھ حلال ہونے غنیموں کے پس وارد نہیں اس لیے کہ نہیں لازم آتا حلال ہونے سے غنیموں کے ثبوت وفا اجر کا ہر غازی کے لیے اور مباح فی الاصل نہیں مستلزم ہے ثواب کو بنفسہ لیکن ثابت ہو چکا ہے کہ لینا غنیمت کا اور غالب ہونا اس پر کافروں سے حاصل کرتا ہے ثواب کو اور باوجود اس کے پس باوجود صحت ثبوت فضل کے غنیمت کے لینے میں اور صحت مدح کرنے کے ساتھ لینے اس کے نہیں لازم آتا اس سے کہ ہر غازی کو حاصل ہو اس کے لیے اجر اس کے جہاد سے نظیر اس شخص کی ہے جو غنیمت نہ لائے میں کہتا ہوں کہ جس نے اہل بدر کی مثال دی ہے اس کی مراد تہویل ہی نہیں تو امر بنا بر اس کے کہ آخر قرار پا چکا ہے اس طرح سے کہ نہیں لازم آتا ہونے ان کے سے باوجود لینے غنیمت کے کم تر ثواب میں اس چیز سے کہ اگر نہ ہوتا ان کے لیے اجر غنیمت کا یہ کہ ہوں پیچ حال لینے ان کے کے غنیمت کو مفضول یعنی فضیلت دیے گئے بنسبت ان کی کہ ان کے بعد ہیں مانند اس شخص کی کہ جنگ احد میں حاضر ہوا ان کے ہونے کی وجہ سے کہ انہوں نے کوئی چیز غنیمت سے نہ پائی بلکہ اجر بدری کا کئی گنا زیادہ ہے اجر اس شخص کے سے کہ اس کے بعد ہے مثال اس کی یہ ہے کہ کہے کہ اگر فرض کیا جائے اجر بدری کا بغیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غنیمت کے چھ سو حصہ اور اجر احدی کا مثلا بغیر غنیمت کے سو حصہ پس جب ہم اس کی نسبت کریں باعتبار حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ہوگا بدری کے لیے اس کے لینے کی وجہ سے غنیمت کو دو سو حصہ اور وہ چھ سو کی تہائی ہے تو ہوگا بدری زیادہ اجر میں احدی سے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ممتاز ہوئے اہل بدر ساتھ اس کے اس کے ہونے کی وجہ سے پہلی جنگ کہ حاضر ہوئے تھے اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ لڑائی کافروں کے اور تھا مبدا مشہور ہونے اسلام کا اور قوت اس کے اہل کا پس ہوگا اجر اس شخص کا کہ اس میں حاضر ہوا مثل اس شخص کی کہ سب جنگوں میں حاضر ہوا فضیلت میں کوئی چیز اس کے برابر نہ ہوگی اور ذکر کیا ہے بعض متاخرین نے تعبیر کرنے کے لیے ساتھ دو تہائیوں اجر کے بیچ حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے لطیفہ بالغہ اور وہ یہ ہے کہ اللہ نے غازی کے لیے تین کرامتیں تیار کیں ہیں دو دنیاوی اور ایک اخروی پس دنیاوی سلامت آنا اور غنیمت لانا اور اخروی بہشت میں داخل ہونا پس جب سالم اور غانم پھر آئے تو تحقیق حاصل ہو گئیں اس کے لیے دو تہائیاں اس چیز سے کہ اللہ نے اس کے لیے تیار کیں ہیں اور اللہ کے پاس اس کے لیے ایک تہائی باقی رہی اور اگر بدون غنیمت کے پھر آئے تو اس کے بدلے اس کو ثواب دیتا ہے بیچ مقابلے اس چیز کے کہ اس سے فوت ہوئی اور گویا کہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ غازی کو کہا جاتا ہے کہ جب فوت ہو تجھ سے کوئی چیز دنیا کے امر سے تو میں اس کے عوض تجھ کو ثواب دوں گا مگر ثواب مختص ہے جہاد کے ساتھ پس وہ حاصل ہے دونوں فریقوں کے لیے اور اس حدیث میں ہے کہ فضائل نہیں پائے جاتے ہمیشہ ساتھ قیاس کے بلکہ وہ اللہ کے فضل سے ہیں اور یہ کہ اعمال صالح نہیں مستلزم ہیں ثواب کو اپنی ذاتوں کے لیے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حاصل ہوتے ہیں ساتھ نیت خالص کے۔ (فتح)

بَابُ الدُّعَآءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ.

باب ہے بیان میں دعا کرنے کے ساتھ جہاد اور شہید ہونے کے مردوں اور عورتوں کے لیے یعنی جائز ہے مرد اور عورت کو یہ کہ دعا کرے کہ الٰہی مجھ کو جہاد کرنے والوں میں کر یا مجھ کو شہیدوں سے کر۔ یعنی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ الٰہی روزی دے مجھ کو شہادت کی اپنے رسول کے شہر میں یعنی مدینہ منورہ میں۔

۲۵۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ عَلٰی أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ

۲۵۸۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کا دستور تھا کہ ام حرام رضی اللہ عنہا کے پاس جایا کرتے تھے سو وہ آپ کو کھانا کھلاتی تھی اور ام حرام رضی اللہ عنہا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے تو اس نے کھانا کھلایا اور وہ آپ کے سر کے بال دیکھنے لگی یعنی تاکہ آپ کے سر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَآبَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

جوئیں نکالے یعنی اس لیے کہ وہ حضرت ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں تو حضرت ﷺ سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ کیوں ہنستے ہیں فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کئے گئے لڑتے ہوئے اللہ کی راہ میں اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ ہیں تختوں پر یا فرمایا جیسے بادشاہ تختوں پر تو میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میرے لیے دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو بھی ان غازیوں میں شریک کرے تو حضرت ﷺ نے اس کے لیے دعا کی پھر حضرت ﷺ اپنا سر رکھ کر سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے تو میں نے کہا کہ یا حضرت آپ کیوں ہنستے ہیں فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کئے گئے لڑتے ہوئے اللہ کی راہ میں جیسے کہ پہلی بار فرمایا تھا میں نے کہا یا حضرت ﷺ دعا کیجیے کہ اللہ مجھ کو بھی ان میں شریک کرے فرمایا کہ تو پہلے لوگوں میں سے ہے جو سمندر میں سوار ہوں گے تو ام حرام رضی اللہ عنہا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دریا میں جہاز پر سوار ہوئیں سو جب دریا سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر پڑیں اور مر گئیں۔

فائدہ: ابن منیر وغیرہ نے کہا کہ وجہ دخول کی اس ترجمہ کی فقہ میں یہ ہے کہ ظاہر شہادت کی دعا سے لازم پکڑتا ہے طلب نصرت کافر کے کو مسلمان پر اور اللہ کے نافرمان کی مدد کرنے کو اس کے فرمانبردار پر یعنی اس لیے کہ مسلمان تو اسی وقت ہی شہید ہوتا ہے جب کہ کافر غالب ہوں لیکن مقصود اصلی اس کے سوائے کچھ نہیں کہ حاصل ہونا بلند درجے کا جو مترتب ہے شہادت کے حاصل ہونے پر اور جو چیز اس نے ذکر کی ہے وہ مقصود لذاتہ نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ واقع ہوتی ہے ضرورت وجود سے پس مغتفر ہوا بڑی مصلحت کا حاصل ہونا کافروں کے دفع کرنے سے اور ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذلیل کرنے سے اوران کے قہر سے ان کے قتل کے قصد کی وجہ سے اس چیز کے حاصل ہونے کے ساتھ کہ واقع ہوتی ہے اس کے ضمن میں بعض مسلمانوں کے قتل کرنے سے ۔اور جائز ہوئی تمنا کرنی شہادت کی اس چیز کے لیے کہ دلالت کرتی ہے اس پر صدق اس شخص کے سے کہ واقع ہوتی ہے اس کے لیے اللہ کے بول بالا کرنے سے یہاں تک کہ خرچ کیا اس نے اپنی جان کو اس کے حاصل کرنے میں ۔ پھر وارد کی بخاری نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ام حرام رضی اللہ عنہا کے قصے میں اور مراد اس سے ام حرام رضی اللہ عنہا کا یہ قول ہے کہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھ کو بھی ان میں شریک کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی اور اس کی پوری شرح کتاب الاستیذان میں آئے گی اور یہ ظاہر ہے بیچ مطابق ہونے کے ترجمہ کے ساتھ عورتوں کے حق میں اور پکڑا جاتا ہے اس سے حکم عورتوں کا بطریق اولیٰ اور عجیب بات کہی ابن تین نے پس کہا کہ نہیں حدیث میں تمنا شہادت کی بلکہ اس میں تو صرف جہاد کی تمنا ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ شہادت بھی ہے ثمرہ عظمیٰ مطلوبہ جہاد میں ۔(فتح) اور عمر رضی اللہ عنہ کے اثر کی شرح حج کے آخر میں گذر چکی ہے۔

بَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُقَالُ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ وَهٰذَا سَبِيْلِيْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ﴿غُزًّا﴾ وَاحِدُهَا غَازٍ ﴿هُمْ دَرَجَاتٌ﴾ لَهُمْ دَرَجَاتٌ.

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجوں کا بیان یعنی کہا جاتا ہے کہ یہ ہے راہ میری یعنی سبیل کا لفظ مذکر اور مونث دونوں طرح سے آتا ہے یعنی بخاری نے کہا کہ غزی جو قرآن میں واقع ہوا ہے اس کا واحد غازی ہے یعنی **هم درجات** (کہ قرآن میں واقع ہوا ہے) کے معنی **لهم درجات** ہیں یعنی ان کے لیے درجے ہیں۔

۲۵۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِيْ أَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ

۲۵۸۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سچے دل سے اللہ اور اس کے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا تو کرم اور فضل کے راہ سے ضرور ہوگا اللہ پر اس کا بہشت میں لے جانا خواہ اس نے اپنا وطن اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے چھوڑا ہو یا اس کی زمین یعنی اس شہر میں ٹھہرا رہا جس میں پیدا ہوا تو لوگوں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگوں کو خوشخبری نہ سنائیں یعنی اگر حکم ہو تو ہم لوگوں کو خوشخبری سنائیں کہ بہشت جہاد پر موقوف نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو چھوڑ و کہ عمل کریں بے شک بہشت میں سو بلند درجے ہیں کہ اللہ نے غازیوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهٗ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أُرَاهُ قَالَ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ.

ہیں تیار کر رکھے ہیں دو درجوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں سو جب تم اللہ سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتوں کے درمیان ہے اور سب سے اونچی اور اس کے اوپر اللہ کا عرش ہے اور اسی سے بہشت کی سب نہریں پھوٹتی ہیں۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ زکوۃ اور حج کو اس لیے ذکر نہیں کیا کہ وہ فرض نہ تھا میں کہتا ہوں کہ بلکہ وہ حدیث میں مذکور تھا بعض راویوں سے رہ گیا پس تحقیق ثابت ہو چکا ہے حج ترمذی میں معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے زکوۃ کو بھی ذکر کیا ہے یا نہیں اور نیز پس نہیں ذکر کی گئی یہ حدیث بیان ارکان کے لیے پس اقتصار کرنا ہے اس چیز پر کہ مذکور ہے اس لیے ہے کہ وہ اکثر اوقات بار بار آتی مگر زکوۃ نہیں واجب ہے مگر اس پر کہ جس کے لیے مال ہے ساتھ اس کی شرط کے اور لیکن حج پس نہیں واجب ہے مگر ایک بار ساتھ دیر کے اور یہ جو کہا کہ خواہ اپنے گھر میں بیٹھے تو اس میں تانیس ہے اس شخص کے لیے کہ محروم رہے جہاد سے اور یہ کہ وہ اجر سے محروم نہیں بلکہ اس کے لیے ایمان سے اور التزام فرائض سے وہ چیز ہے کہ اس کو بہشت میں پہنچاتی ہے اگرچہ غازیوں سے درجہ میں کم ہو اور یہ جو کہا کہ جتنا زمین اور آسمان کے درمیان فرق ہے تو ایک روایت میں ہے کہ دو درجوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے اور ایک میں پانچ سو برس کا ذکر ہے سو اگر یہ دنوں روایتیں ٹھیک ہوں تو ہوگا اختلاف عدد کا بنسبت اختلاف سیر کے اور ترمذی کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر تمام مخلوقات ان کے ایک درجے میں جمع ہوں تو اس میں سما جائیں اور نہیں اس سیاق میں وہ چیز کہ نفی کرے اس کی کہ بہشت میں اور درجے ہوں کہ تیار کیے گئے ہوں غیر مجاہدین کے لیے کم درجے مجاہدین کے سے اور مراد وسط سے اعدل اور افضل ہے جیسے کہ اس آیت میں ہے کہ **وكذلك جعلناكم امة وسطا** اور طیبی نے کہا کہ مراد ساتھ ایک کے علو حسی ہے اور ساتھ دوسرے کے علو معنوی ہے اور ابن حبان نے کہا کہ مراد اوسط کے فراخی ہے اور ساتھ اعلیٰ کے فوقیت اور فردوس اس باغ کو کہتے ہیں جس میں ہر چیز ہو اور بعض کہتے ہیں کہ وہ وہ ہے جس میں انگور ہو اور بعض کہتے ہیں کہ یہ رومی زبان ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سریانی ہے اور اس حدیث میں فضیلت ظاہر ہے مجاہدین کے لیے اور اس میں عظمت بہشت کی ہے اور عظمت فردوس کی اور اس میں اشارہ ہے کہ غازی کے درجے کو کبھی غیر غازی بھی پا لیتا ہے یا تو ساتھ نیت خالص کے یا اس چیز کے ساتھ کہ برابر ہے اس کو نیک عملوں سے اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو حکم کیا ہے کہ فردوس کی دعا مانگیں بعد اس کے کہ ان کو بتا دیا کہ اللہ نے اس کو غازیوں کے لیے تیار کیا ہے اور اس میں جواز دعا کا ہے ساتھ اس چیز کے کہ نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہو دائی کے لیے اس چیز کے لیے کہ اس کو میں نے ذکر کیا ہے اور اول اولیٰ ہے۔(فتح) اور یہ بھی معلوم ہوا فقط دعا کو بھی بہشت کے حاصل کرنے میں تاثیر ہے اور نری دعا سے بھی بہشت حاصل ہو سکتی ہے ورنہ دعا مانگنے کے کوئی معنی نہ تھے۔

۲۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا

۲۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ.

۲۵۸۲۔ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو دیکھا کہ میرے پاس آئے اور مجھ کو ایک درخت پر لے چڑھے سو مجھ کو ایک گھر میں داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا میں نے کبھی اس سے بہتر اور افضل نہیں دیکھا تو دونوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے۔

فائدہ: یہ ٹکڑا حدیث کا شاہد ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے جو اس سے پہلے مذکور ہے اور اس کے لیے مفسر ہے کہ مراد اوسط سے افضل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعریف کرنے کی وجہ سے شہیدوں کے گھر کی ساتھ اس کے کہ وہ نہایت بہتر اور افضل ہے۔(فتح)

بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَابِ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ.

صبح یا شام کو اللہ کے راہ یعنی جہاد میں کوشش کرنی یعنی اس کی فضیلت کا بیان اور مقدار تمہاری کمان کی جگہ بہشت سے یعنی بہشت کی اتنی جگہ بھی نہایت بہتر ہے۔

فائدہ: غدوہ مشتق ہے غدا سے اور وہ نکلنا ہے اول دن میں جس وقت میں ہو دوپہر تک اور رواحہ رواح سے مشتق ہے اور رواح کا معنی نکلنا ہے جس وقت میں ہو ڈھلنے سورج کے سے اس کے ڈوبنے تک۔

۲۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

۲۵۸۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ صبح یا شام کو اللہ کے راہ میں یعنی جہاد میں کوشش کرنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے۔

فائدہ: ابن دقیق العید نے کہا کہ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ احتمال ہے کہ ہو یہ باب چھپی چیز کے اتارنے سے بیچ جگہ دیکھی گئی چیز کے اس کے ثابت کرنے کے لیے نفس میں اس لیے کہ دنیا نفس میں محسوس ہے یعنی نظر آتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے عظیم ہے طبیعتوں میں اس لیے واقع ہوئی ہے فضیلت دینی ساتھ اس کے وگرنہ تو یہ بات معلوم ہے کہ تمام دنیا بہشت کے ایک ذرے کے برابر بھی نہیں دوسرا یہ کہ احتمال ہے کہ ہو مراد اس کے ساتھ یہ کہ یہ قدر ثواب بہتر ہے اس ثواب سے کہ حاصل ہو اس شخص کے لیے کہ اگر اس کو ساری دنیا ملے تو اس کو اللہ کی بندگی میں خرچ کرے۔ میں کہتا ہوں کہ اس دوسرے معنی کی تائید کرتی ہے وہ حدیث جو ابن مبارک نے کتاب الجہاد میں حسن کے مرسل سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے پس پیچھے رہا کہ حضرت ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوئے تو حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تو تمام دنیا کو خرچ کرے تو نہ پائے ان کے صبح کو جہاد کے لیے نکلنے کی فضیلت کو اور حاصل یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ دنیا کچھ چیز نہیں اور جہاد نہایت ہی بہت بڑا کام ہے اور یہ کہ جس کو کوڑے کے برابر بہشت میں جگہ ملے تو گویا کہ حاصل ہوا اس کے لیے امر عظیم بہتر تمام دنیا سے پس کیا حال ہے اس شخص کا کہ جس کو بہشت کے اعلیٰ درجے ملیں اور نکتہ اس میں یہ ہے کہ سبب تاخیر کا جہاد میں میل کرنا تھا طرف کسی سبب کی دنیا کے اسباب سے پس تنبیہ کی گئی اس پیچھے رہنے والے کو کہ اس قدر کم جگہ بہشت میں بہتر ہے تمام دنیا سے۔

٢٥٨٤۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ.

۲۵۸۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مقدار کمان ایک تمہارے کی بہشت میں بہتر ہے اس چیز سے کہ جس پر آفتاب طلوع اور غروب ہو یعنی تمام دنیا سے اور فرمایا کہ صبح یا شام کو جہاد میں جانا بہتر ہے اس چیز سے کہ اس پر آفتاب چڑھے اور ڈوبے۔

فائدہ: آئندہ باب میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ لفظ ہے لقاب قوس احدکم اور یہی مطابق ہے ترجمہ باب کے لیے۔

٢٥٨٥۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ

۲۵۸۵۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ شام یا صبح کو جہاد میں کوشش کرنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

بَابُ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَصِفَتِهِنَّ يُحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ شَدِيْدَةٌ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيْدَةٌ بَيَاضِ الْعَيْنِ ﴿وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ﴾ أَنْكَحْنَاهُمْ.

باب ہے بیان میں حورعین اوران کی صفت کے حیران ہوتی ہے اس میں آنکھ یعنی باسبب اس کے حسن کی چمک کے نہایت سیاہی آنکھ والی اور نہایت سفیدی آنکھ والی یعنی اس کی آنکھ کی سیاہی نہایت تک ہے اوراس کی سفیدی بھی نہایت تک ہے۔یعنی آیت زوجناھم کے معنی کہ اس آیت میں واقع ہوا ہے انکحناھم ہیں یعنی نکاح کردیا ہم نے ان کا ساتھ حورعین کے۔

فائدہ: یہ تفسیر ہے حورعین کی۔

۲۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّمُوْتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَّسُرُّهُ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيْدَ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرٰى.

۲۵۸۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ نہیں مرتا جس کے لیے اللہ کے نزدیک کوئی بھی بہتری ہو کہ اس کوخوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آئے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اس کوتمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے یعنی جس کی مغفرت ہوئی ہو اس کی یہ آرزو نہیں کہ پھر دنیا میں آئے اگرچہ ساری دنیا کی اس کو بادشاہی ملے مگر شہید اس چیز کے لیے کہ دیکھا ہے شہید ہونے کی فضیلت سے کہ تحقیق اس کوخوش لگتا ہے کہ دنیا کی طرف پھر آئے اور دوبارہ اللہ کے راہ میں مارا جائے۔

۲۵۸۷۔ قَالَ وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيْدٍ يَعْنِيْ سَوْطَهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا

۲۵۸۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کی کوشش کرنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے اور البتہ بقدر کمان ایک تمہاری کے بہشت سے یا اس کے کوڑے کی جگہ بہشت سے بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اور اگر کوئی عورت بہشت کے رہنے والوں میں سے زمین کی طرف جھانکے تو البتہ روشن کرے اس چیز کو کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا وَّلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

ساری دنیا کو روشن کر دے اور اس کو خوشبو سے بھر دے اور البتہ اس کے سر کی اوڑھنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے۔

فائدہ: یہ چار حدیثیں ہیں اول حدیث کی شرح آئندہ آئے گی اور دوسری کی شرح پہلے گذر چکی ہے اور تیسری کی شرح بہشت کی صفت میں آئے گی اور اسی طرح چوتھی کی بھی ۔ اور مہلب نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ بخاری نے انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث وارد کی ہے تاکہ بیان کرے اس معنی کو جس کی وجہ سے شہید دنیا میں پھر آنے کی تمنا اور آرزو کرتا ہے تاکہ اللہ کے راہ میں پھر مارا جائے اس وجہ سے کہ وہ شہادت کی فضیلت اپنے گمان سے زیادہ دیکھتا ہے اس لیے کہ ہر ایک کو حور عین سے وہ عورت ملے گی کہ اگر دنیا کی طرف جھانکے تو ساری دنیا کو روشن کر دے ۔ اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں خشک ہوتی زمین شہید کے خون سے مگر حور عین سے اس کی بیویاں اس کے پاس جلد آتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں لباس ہوتا ہے جو بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو بہتر حوریں ملتی ہیں روایت کی یہ حدیث ترمذی نے ۔ (فتح)

بَابُ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ.

باب ہے بیان میں آرزو کرنے شہادت کی ۔

فائدہ: اس کی توجیہ کتاب الجہاد کے اول میں گذر چکی ہے ۔ اور یہ کہ اس کی آرزو اس کا قصد کرنا مرغب فیہ ہے یعنی اس میں رغبت دی گئی ہے ۔ اور اس باب میں کئی حدیثیں صریح ہیں ان میں ایک انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو سچے دل سے شہادت کو طلب کرے وہ اس کو دی جائے گی اگرچہ اس کو نہ پائے یعنی اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس سے زیادہ تصریح مراد میں وہ حدیث ہے جو حاکم نے روایت کی ہے کہ جو اللہ کے راہ میں شہید ہونا طلب کرے سچے دل سے پھر مر جائے یعنی اپنے گھر میں تو اللہ اس کو شہید کا ثواب دیتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو سچے دل سے شہادت مانگے تو اللہ اس کو شہادت کے مرتبے میں پہنچا دے گا اگرچہ اپنے بچھونے پر مرے ۔ (فتح)

۲۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَّتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ

۲۵۸۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ کئی مسلمانوں کے جی خوش نہ ہوں گے کہ مجھ سے پیچھے رہیں یعنی فقراء اور میں سواری نہیں پاتا جس پر سب اصحاب کو سوار کروں تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا جو اللہ کے راہ میں جہاد کرتا ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ.

مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو بعض شارحین نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس آرزو کا صادر ہونا مشکل ہے اس کے باوجود کہ آپ کو معلوم تھا کہ آپ شہید نہ ہوں گے۔ اور ابن تین نے جواب دیا ہے کہ شاید اس آرزو کا صادر ہونا اس آیت کے اترنے سے پہلے تھا کہ اللہ تجھ کو لوگوں سے بچائے گا اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ اس آیت کا نزول اوائل ہجرت میں تھا اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہجرت کے ساتویں سال آئے اور جو چیز کہ ظاہر نظر آتی ہے جواب میں یہ ہے کہ کہ نیکی اور بہتری کی آرزو اس کے وقوع کو نہیں چاہتی۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو خوب ہوتا کما سیاتی فی مکانہ۔ اور کتاب التمنی میں اس کی نظیریں بہت آئیں گی اور گویا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مبالغہ کرنا ہے جہاد کی فضیلت بیان کرنے میں اور رغبت دلانے میں مسلمانوں کو اس کے اوپر ابن تین نے کہا کہ یہ زیادہ تر مشابہ ہے اور نووی نے کہا کہ اس حدیث میں رغبت دلانی ہے حسن نیت پر اور بیان ہے بیانے شدت شفقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کا اپنی امت پر اور آپ کی مہربانی کا ان کے ساتھ اور مستحب ہونا طلب قتل کا اللہ کی راہ میں اور جواز اس قول کا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ ایسی ایسی نیکی حاصل کروں اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ وہ حاصل نہیں ہوگی اور اس میں ترک کرنا مصلحتوں کا راجح یا ارجح مصلحت کی وجہ سے یا دور کرنے کی وجہ سے مفسدہ کے اور اس میں جواز آرزو کرنے اس چیز کا ہے جو عادت میں محال ہو اور کوشش کرنی بیچ دور کرنے مکروہ چیز کے مسلمانوں سے اور اسی میں یہ ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں اس لیے کہ اگر فرض عین ہوتا تو اس سے کوئی پیچھے نہ رہتا، میں کہتا ہوں کہ اس میں نظر ہے اس لیے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خطاب تو اس شخص کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو قادر ہو اور جو عاجز ہو پس وہ معذور ہے یعنی وہ خطاب میں داخل نہیں اور اللہ نے فرمایا ہے غیر اولی الضرر اور جہاد کے فرض کفایہ ہونے کی دلیلیں اس کے سوائے اور ہیں اور اس کی بحث وجوب النفیر میں آئے گی۔ (فتح)

۲۵۸۹۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۵۸۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا کہ لیا علم کو زید رضی اللہ عنہ نے سو وہ شہید ہوا پھر علم کو جعفر رضی اللہ عنہ نے لیا تو وہ بھی شہید ہوا پھر اس کو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے لیا اور وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ أَيُّوْبُ أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

نے بغیر سرداری کے تو اس کو اللہ نے فتح دی اور فرمایا کہ ہم کو خوش نہیں لگتا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے، ایوب کہتے ہیں کہ یا فرمایا کہ ان کو یعنی شہیدوں کو خوش نہیں لگتا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب المغازی میں آئے گی اور اس باب میں اس کے داخل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا قول کہ ان کو خوش معلوم نہیں ہوتا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے یعنی بہ سبب اس چیز کے کہ جو شہادت کی فضیلت سے انہوں نے دیکھا پس نہیں خوش آتا ان کو کہ دنیا کی طرف پلٹ آئیں بغیر اس کے کہ دوبارہ شہید ہوں اور ساتھ اس تقریر کے حاصل ہوگئی تطبیق دونوں حدیثوں کے درمیان باب کی۔ اور دلیل اس چیز کی کہ ذکر کیا میں نے استثناء سے وہ حدیث ہے جو انس رضی اللہ عنہ سے آئندہ آئے گی کہ نہیں کوئی جو بہشت میں داخل ہو جو پسند کرے اس بات کو کہ دنیا میں پھر آئے مگر شہید۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى ﴿وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللهِ﴾ وَقَعَ وَجَبَ.

باب بیان میں فضیلت اس شخص کے کہ اللہ کے راہ میں سواری سے گر کر مر جائے تو وہ غازیوں سے ہے۔ یعنی اور بیان اس آیت کا کہ جو نکلے اپنے گھر سے ہجرت کر کے طرف اللہ اور اس کے رسول کی پھر اس کو موت پائے تو اس کی مزدوری اللہ پر واجب ہوئی واقع کے معنی واجب کے ہیں یعنی واجب ہوئی۔

فائدہ: یعنی حاصل ہوتا ہے ثواب ساتھ قصد جہاد کے جب کہ نیت خالص ہو پس جب واقع ہو درمیان قاصد کے اور فعل کے کوئی مانع پس تحقیق قول اللہ کا کہ پھر اس کو موت پائے عام ہے اس سے کہ قتل سے ہو یا ساتھ گرنے کے چارپائے سے اور سوائے اس پس مناسب ہوئی آیت ترجمہ باب کے ساتھ۔ اور طبری نے روایت کی ہے کہ یہ آیت اتری ایک مرد کے حق میں کہ مسلمان تھا اور مکے میں مقیم تھا یعنی فتح مکہ سے پہلے پس جب اس نے یہ آیت سنی کہ کیا نہ تھی اللہ کی زمین فراخ پس ہجرت کرتے تم اس میں تو اس نے اپنے گھر والوں کو کہا اور حالانکہ وہ بیمار تھا کہ مجھ کو مدینے کی طرف نکالو تو انہوں نے اس کو نکالا پھر وہ راہ میں مر گیا تو اس وقت یہ آیت اتری۔ (فتح)

۲۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ

۲۵۹۰۔ ام حرام رضی اللہ عنہا ملحان کی بیٹی سے روایت ہے کہ ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ.

دن حضرت ﷺ میرے قریب سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگے تو میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ کیوں ہنستے ہیں فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے اس دریا سبز میں سوار جیسے بادشاہ تختوں پر تو ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا حضرت ﷺ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو بھی ان غازیوں میں شریک کرے تو حضرت ﷺ نے اس کے لیے دعا کی پھر دوسری بار سوئے پھر کیا مانند پہلی بار کے یعنی ہنستے ہوئے جاگے تو ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا جیسے پہلے کہا تھا تو حضرت ﷺ نے اس کو جواب دیا جیسے پہلے دیا تھا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو بھی ان میں شریک کرے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو پہلی جماعت سے ہے کہ سبز دریا میں سوار ہوں گے تو ام حرام رضی اللہ عنہا اپنے خاوند عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلی اس حال میں کہ وہ جہاد کا ارادہ رکھتا تھا پہلے پہل کہ مسلمان معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دریا میں سوار ہوئے جب وہ جہاد سے پھرے اس حال میں کہ پلٹ آنے والے تھے تو شام میں اترے تو چوپایہ ام حرام رضی اللہ عنہا کے نزدیک کیا گیا تا کہ اس پر سوار ہو یعنی وہ سوار ہوئی تو چوپائے نے اس کو گرا دیا اور وہ مرگئی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الاستیذان میں آئے گی اور ترجمہ کا شاہد اس سے یہ قول ہے کہ چوپایہ اس کے نزدیک کیا گیا تا کہ اس پر سوار ہو تو چوپائے نے اس کو گرایا تو وہ مرگئی بسبب دعا کرنے حضرت ﷺ کے اس کے لیے کہ تو پہلی جماعت سے ہے اور وہ بادشاہوں کی طرح ہیں تختوں پر بہشت میں۔ (فتح)

بَابُ مَنْ يُّنْكَبُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ.

باب ہے بیان میں اس شخص کی کہ اس کو اللہ کے راہ میں مصیبت یا زخم پہنچے۔

فائدہ: مراد اس شخص کی فضیلت کا بیان ہے کہ واقع ہو اس کے لیے یہ یعنی مصیبت یا زخم اللہ کی راہ میں۔

۲۵۹۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ

۲۵۹۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ستر مرد قاری قوم (یہاں مترجم نے ترجمہ متن حدیث کے مطابق نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ إِلٰى بَنِيْ عَامِرٍ فِيْ سَبْعِيْنَ فَلَمَّا قَدِمُوْا قَالَ لَهُمْ خَالِيْ أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ أَمَّنُوْنِيْ حَتّٰى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِّنِّيْ قَرِيْبًا فَتَقَدَّمَ فَأَمَّنُوْهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَئُوْا إِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَالُوْا عَلٰى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوْهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ قَالَ هَمَّامٌ فَأُرَاهُ اٰخَرَ مَعَهُ فَأَخْبَرَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوْا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ وَبَنِيْ عُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کیا بلکہ فتح الباری نے اس سیاق میں حفص بن عمر نجدی کے استاد کا وہم ثابت کر کے جو تحقیق معتبر ہے اس کے مطابق ترجمہ کیا متن کا ترجمہ یہ ہونا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی سلیم کے چند لوگوں کو ستر مردوں کی جماعت میں قبیلہ بنی عامر کی طرف بھیجا (انس رضی اللہ عنہ کہتا ہے) جب یہ خبر پہنچی میرے ماموں نے کہا الخ ابو محمد) بنی عامر (عرب کی ایک قوم کا نام ہے) کی طرف بھیجے یعنی دعوت اسلام کے لیے اور ان کے ساتھ ام سلیم کا بھائی تھا یعنی انس رضی اللہ عنہ کا ماموں سو جب وہ ان کے نزدیک آئے تو میرے ماموں نے ان کو کہا کہ میں تم سے آگے بڑھ جاتا ہوں سو اگر انہوں نے مجھے امان دی یہاں تک کہ میں ان کو حضرت ﷺ کا حکم پہنچاؤں تو ٹھیک ورنہ تم میرے نزدیک رہو اگر مجھ پر کوئی مصیبت آئے تو میری مدد کرنا تو وہ آگے بڑھ گیا سو کافروں نے اس کو امان دی پس اس حالت میں کہ وہ حضرت کا حکم بیان کرتا تھا تو ناگہاں انہوں نے اپنے ایک مرد کی طرف اشارہ کیا تو اس نے اس کو نیزہ مارا اور اس کو گذارا یعنی ایسا نیزہ مارا کہ اس کی دوسری طرف سے نکل گیا تو اس نے کہا اللہ بڑا ہے قسم ہے کعبے کے رب کی میں نے اپنا مطلب پایا پھر کافر لوگ اس کے باقی ساتھیوں کی طرف جھک پڑے تو ان کو بھی مار ڈالا مگر ایک لنگڑا مرد کہ پہاڑ پر چڑھ گیا ہمام نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ ایک اور مرد بھی تھا تو جبریل نے حضرت ﷺ کو خبر دی کہ وہ لوگ اپنے رب سے ملے تو اللہ ان سے راضی ہوا اور ان کو راضی کیا تو ہم قرآن میں پڑھتے تھے کہ ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو یہ کہ ہم اپنے رب سے ملے تو وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم کو راضی کیا پھر اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہوئی تو چالیس صبحیں یعنی چالیس دن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ﷺ نے ان پر بددعا کی یعنی ان کافروں کے چار قبیلوں پر رعل پر اور ذکوان پر اور بنی لحیان اور بنی عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

فائدہ: اور جہاد کے آخر میں آئے گا کہ حضرت ﷺ نے بنی سلیم کے کئی قبیلوں پر بددعا کی اس لیے کہ انہوں نے قاریوں کو مار ڈالا اور یہ صریح تر ہے مقصود میں (فتح الباری) یہ ستر صحابی تھی اور سب قرآن کے قاری تھے اور کافروں نے سب کو مار ڈالا مگر ایک آدمی بچ نکلا۔

۲۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ.

۲۵۹۲۔ جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ بعض جنگوں میں تھے کہ آپ کی انگلی زخمی ہوئی پس نکلا اس سے خون حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تو کچھ مگر انگلی کہ تو نے خون بہایا اور اللہ کے راہ میں ہے جس کو تو ملی یعنی درد اور تکلیف سے۔

فائدہ: یہ حدیث آئندہ آئے گی اور اس میں ہے کہ آپ کی انگلی زخمی ہوئی اور وہ موافق ہے ترجمہ کے لیے اور گویا کہ اس نے اشارہ کیا ہے معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف اور اسی باب میں ہے جو ابوداود اور حاکم نے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کو روند ڈالے گھوڑا اس کا یا اونٹ اس کا اللہ کی راہ میں یا اس کو کوئی جانور کاٹے تو وہ شہید ہے۔ (فتح)

بَابُ مَنْ يُجْرَحُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

باب ہے بیان میں ثواب اس شخص کی کہ اللہ کے راہ میں زخمی ہوا۔

۲۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ إِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ.

۲۵۹۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ نہیں زخمی ہوتا کوئی اللہ کی راہ میں اور اللہ خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے مگر کہ آئے گا قیامت کے دن اور حالانکہ اس کا رنگ خون کا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو ہوگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: کتاب الطہارۃ میں پہلے گذر چکا ہے کہ ہوگا زخم قیامت کے دن اپنی شکل پر جب کہ زخم کیا گیا خون سے جوش مارتا ہوگا اور اصحاب سنن نے روایت کی ہے کہ جو اللہ کے راہ میں زخمی ہو یا کسی چیز کے لگنے سے اس کے عضو سے خون جاری ہو تو آئے گا قیامت کے دن اس حال میں کہ خون جوش مارتا ہوگا اس کا رنگ زعفران کا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی ہوگی اور اس زیادتی سے معلوم ہوا کہ صفت مذکورہ شہید کے ساتھ خاص نہیں بلکہ وہ ہر شخص کے لیے ہے کہ زخمی ہوا۔ اور احتمال ہے کہ اس سے مراد وہ زخم ہو کہ اس کے سبب سے آدمی مر جائے اس کے درست ہونے سے پہلے نہ وہ کہ جو دنیا میں تندرست ہو جائے۔ پس تحقیق اثر زخم کا اور خون بہنے کا دور ہو جاتا ہے اور نہیں نفی کرتا یہ کہ ہو اس کے لیے فضیلت فی الجملہ لیکن ظاہر یہ ہے کہ جو قیامت کے دن آئے گا اور اس کا زخم خون سے جوش مارتا ہوگا وہ وہ شخص ہے جو دنیا سے جدا ہوا اور اس کا زخم بدستور جاری تھا۔ اور علماء نے کہا کہ حکمت بیچ اٹھانے اس کے کی اس حال میں یہ ہے کہ ہو اس کے ساتھ گواہ اس کی فضیلت کے اس کے خرچ کرنے کے اپنی جان کو اللہ کی بندگی میں۔ اور استدلال کیا گیا ہے اس حدیث سے اس پر کہ شہید اپنے خون اور کپڑوں میں دفن کیا جائے اور نہ دور کیا جائے اس سے خون ساتھ غسل وغیرہ کے تا کہ آئے قیامت کے دن جیسا کہ حضرت ﷺ نے بیان کیا ہے اور اس میں نظر ہے اس لیے کہ نہیں لازم آتا دنیا میں خون کے دھونے سے یہ کہ اس حال سے نہ اٹھایا جائے اور بے پرواہ کرتا ہے استدلال سے شہید کے غسل کو ترک کرنا اس حدیث میں قول حضرت ﷺ کا احد کے شہداء میں کہ کپڑے اوڑھاؤ ان کو ساتھ خونوں ان کے کے جیسے کہ اس کا بیان بسط کے ساتھ آئندہ آئے گا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ﴾ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہیں انتظار کرتے تم ہمارے حق میں مگر دونوں نیکیوں میں سے ایک یعنی فتح یا شہادت اور لڑائی ڈول ہے کبھی کوئی غالب اور کبھی کوئی غالب۔

فائدہ: سورۃ برات کی تفسیر میں آئے گا کہ مراد ساتھ حسنیین کے فتح ہے یا شہادت اور ساتھ اس کے ظاہر ہوگی مناسبت قول بخاری کی بعد اس کے کہ لڑائی باری باری سے ہے اگر مسلمان غالب ہوں گے تو ان کی فتح ہوگی اور اگر کافر غالب ہوں گے تو مسلمان کے لیے شہادت ہوگی۔ (فتح)

٢٥٩٤ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ

۲۵۹۴۔ ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہرقل نے اس کو کہا کہ میں نے تجھ سے پوچھا کہ تمہاری لڑائی کا اس کے ساتھ کیا حال ہے تو تو نے کہا کہ لڑائی ڈول ہے یعنی کبھی وہ غالب ہوتا ہے اور کبھی یہ غالب ہوتے ہیں سو یہی حال ہے پیغمبروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَدُوَلٌ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ.

کا کہ پہلے ان کی آزمائش ہوتی ہے پھر انجام کو ان کے لیے آرام ہوتا ہے یعنی فتح نصیب ہوتی ہے۔

فائدہ: یہ ہرقل کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے پوری کتاب کے ابتدا میں گذر چکی ہے۔ اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ لڑائی ڈول ہے۔ اور ابن منیر نے کہا کہ تحقیق یہ ہے کہ نہیں بیان کی اس نے حدیث ہرقل کی مگر اس کے قول کے لیے کہ یہی حال ہے پیغمبروں کا کہ اول ان کی آزمائش ہوتی ہے پھر انجام کو ان کو فتح نصیب ہوتی ہے اور ساتھ اس کے ثابت ہوگی یہ بات کہ ان کے لیے دو نیکیوں سے ایک ہے اگر وہ غالب ہوں تو ان کے لیے دنیا بھی ہے اور عاقبت بھی اور اگر ان کا دشمن غالب ہوا تو رسولوں کے لیے انجام بہتر ہے یعنی عاقبت میں اور یہ قول پہلی تفسیر کی نفی کو مستلزم نہیں اور اس کے معارض نہیں بلکہ ظاہر یہ ہے کہ پہلی تقریر اولیٰ ہے اس لیے کہ وہ ابوسفیان سے نقل ہے جو اس نے حضرت ﷺ کے حال سے روایت کی ہے اور لیکن دوسری پس وہ ہرقل کے قول سے ہے جو اس نے اپنی کتابوں سے سیکھی تھی۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ مسلمانوں میں بعض وہ مرد ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا جس پر اللہ سے عہد کیا تھا تو ان میں سے بعض وہ ہیں جو اپنا ذمہ پورا کر چکے اور بعض وہ ہیں جو اس کا انتظار کرتے ہیں اور نہیں بدلا انہوں نے کچھ یعنی اپنے عہد کو نہ بدلا۔

فائدہ: مراد ساتھ معاہدہ مذکور کے وہ ہے جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے اس آیت میں وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْأَدْبَارَ اور تھا یہ جب پہلے پہل احد کی طرف نکلے تھے اور یہ قول ابن اسحق کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد وہ عہد ہے جو عقبہ کی رات انصار سے واقع ہوا تھا جب کہ انہوں نے حضرت ﷺ سے بیعت کی اس پر کہ آپ کو جگہ دیں اور آپ کی مدد کریں اور پہلی تقریر اولیٰ ہے اور یہ جو فرمایا کہ بعض ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اپنی نحب پوری کی تو مراد یہ ہے کہ بعض ان میں سے مر گئے اور اصل نحب کے معنی نذر کے ہیں اور جب کہ ہر جاندار چیز کے لیے موت ضرور ہے تو گویا کہ وہ نذر لازم ہے اس کے لیے پس جب مر گیا تو اس نے اپنی نذر پوری کی اور مراد اس جگہ وہ شخص ہے جو اپنے عہد پر مر گیا اس کے مقابل ہونے کی وجہ سے اس شخص کے ساتھ جو اس کی انتظار کرتا ہے۔ (فتح)

٢٥٩٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ

٢٥٩٥۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں حاضر نہ ہوا تو یہ بات اس پر گراں گذری تو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَسًا قَالَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ لَئِنِ اللَّهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَّانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَّثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَّوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُرٰى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ

نے کہا کہ یا حضرت ﷺ غائب ہوا میں پہلی لڑائی سے جو آپ نے کافروں سے کی یعنی میں افسوس کرتا ہوں کہ میں پہلی لڑائی میں آپ کے ساتھ حاضر نہیں ہوا قسم ہے اللہ کی کہ اگر اللہ نے مجھ کو کافروں کی لڑائی میں حاضر کیا تو البتہ اللہ دیکھے گا جو میں کروں گا یعنی لڑائی میں نہایت مبالغہ کروں گا اور بھاگوں گا نہیں تو مسلمان ننگے ہوئے یعنی شکست کھائی انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یاالٰہی میں عذر کرتا ہوں طرف اس چیز کی کہ انہوں نے کی اپنے ساتھیوں کو مراد رکھتا تھا یعنی مسلمانوں کے بھاگنے سے اور بری ہوتا ہوں طرف تیری اس چیز سے کہ انہوں نے کی یعنی میں کافروں کے کام سے بیزار ہوں پھر میرا چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور سامنے آیا اس کو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تو میرے چچا نے کہا کہ اے سعد میں بہشت چاہتا ہوں قسم ہے رب نضر کی (اپنے باپ) کی بے شک میں بہشت کی بو پاتا ہوں نزدیک احد کے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ جو انس رضی اللہ عنہ نے کیا وہ مجھ سے نہیں ہو سکتا یعنی لشکر سے آگے بڑھ کر کافروں سے لڑنا اور ان کے مقابلے میں صبر کرنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا سو ہم نے اس کے بدن میں کچھ زائد اسی زخم کے پائے تلوار کا زخم یا نیزے کا زخم یا تیر کا زخم اور ہم نے اس کو پایا اور حالانکہ وہ قتل کیا گیا تھا اور کافروں نے اس کے کان ناک وغیرہ کاٹ ڈالے تھے اور اس کو مقتولوں میں کسی نے نہ پہچانا مگر اس کی بہن نے اس کے پوروں سے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم گمان کرتے تھے کہ یہ آیت اتری اس کے حق میں اور اس کے مانندین کے حق میں مسلمانوں میں سے کئی مرد ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا جس پر اللہ سے عہد کیا تھا آخر آیت تک اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کی بہن نے اور اس کا نام ربیع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَنِيَّتَهَا فَرَضُوا بِالْأَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ.

تھا ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا تو حضرت ﷺ نے قصاص کا حکم فرمایا تو انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کا دانت نہ توڑا جائے گا تو اس عورت کے وارث دیت کے ساتھ راضی ہوئے اور قصاص کو چھوڑ دیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں اللہ کے بھروسے پر تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے۔

فائدہ: بدر کو پہلی جنگ اس لیے کہا وہ پہلی جنگ ہے جس میں حضرت ﷺ خود نکلے تھے اور اس سے پہلے اور بھی جنگیں ہوئیں تھیں لیکن خود حضرت ﷺ ان میں نہ نکلے تھے اور یہ جو اس نے کہا کہ میں بہشت کی خوشبو پاتا ہوں تو احتمال ہے کہ حقیقی خوشبو ہو اور اس نے سچ مچ بہشت کی خوشبو پائی ہو یا اس نے کوئی پاک خوشبو پائی ہو کہ اس کی خوشبو نے اس کو بہشت کی خوشبو یاد دلائی ہو اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اس شخص نے اپنے ذہن میں بہشت کو حاضر کیا ہو جو شہید کے لیے تیار کی گئی تو اس نے تصور کیا کہ وہ اسی جگہ میں ہے جہاں وہ لڑتا ہے تو معنی یہ ہوں گے کہ بہشت اس جگہ میں حاصل ہوگی تو وہ اس کے لیے مشتاق ہوا اور انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے قصے میں کئی فائدے ہیں جواز بذل نفس کا جہاد میں اور فضل وفائے عہد کا اگرچہ نفس پر دشوار ہو یہاں تک کہ وہ اس کے ہلاکت تک پہنچے اور یہ کہ طلب کرنا شہادت کا جہاد میں نہیں شامل ہے اس کو نہی ڈالنے نفس کو طرف ہلاکت کی اور اس میں فضیلت ظاہر ہے انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے لیے اور بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر اصحاب صحت ایمان سے اور کثرت تقوی اور تورع سے اور قوت یقین سے۔ (فتح)

www.KitaboSunnat.com

٢٥٩٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ أُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ آيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٢٥٩٦۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ورقوں کو قرآنوں میں نقل کیا تو میں نے سورۃ احزاب کی ایک آیت گم کی کہ میں حضرت ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ اس کو پڑھتے تھے تو میں نے اس کو نہ پایا مگر پاس خزیمہ انصاری کے جس کی گواہی حضرت ﷺ نے دو مردوں کی گواہی کے برابر ٹھہرائی تھی اور وہ آیت یہ ہے من المومنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه کہ مسلمانوں میں کئی مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا انہوں نے جس پر عہد تھا اللہ سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾.

بَابُ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهُ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ﴾.

جہاد سے پہلے نیک عمل کرنے کا بیان۔ یعنی ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تم اپنے عملوں سے لڑتے ہو یعنی نیک عمل کو کافروں کی لڑائی میں دخل ہے اور تم کو اس سے تقویت ہوتی ہے اور لڑائی میں مدد پہنچتی ہے۔ یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ اے ایمان والو کیوں کہتے ہو منہ سے جو نہیں کرتے بڑی بیزاری ہے اللہ کی یہ کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو اللہ چاہتا ہے ان کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر جیسے وہ دیوار ہے سیسہ پلائی۔

۲۵۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ قَالَ أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا.

۲۵۹۷۔ اور براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس نے لوہے سے اپنا منہ ڈھانکا ہوا تھا یعنی خود لوہے کی پہن کر لڑنے کے لیے تیار ہو کر آیا تو اس نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کافروں سے لڑوں یا مسلمان ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے مسلمان ہو پھر کافروں سے لڑ تو وہ مسلمان ہوا پھر کافروں سے لڑا پس شہید ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے عمل تھوڑا کیا اور ثواب بہت لیا۔

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خبر دو مجھ کو اس مرد کی کہ بہشت میں داخل ہوا اور اس نے نماز نہ پڑھی پھر کہا کہ وہ عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ ہے۔ اور ابن اسحٰق نے اس کا قصہ مغازی میں اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ اسلام سے انکار کیا کرتا تھا پھر جب جنگ احد کا دن ہوا تو اس کو ظاہر ہوا تو اس نے تلوار لی یہاں تک کہ قوم میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا اوران میں داخل ہوا اورلڑنے لگا یہاں تک کہ زخمی ہو کر گرا تو اس کی قوم نے اس کو معرکے میں پایا تو انہوں نے کہا کہ تو یہاں کیوں آیا ہے کیا اپنی قوم کی حمایت کے لیے یا اسلام کی رغبت سے تو اس نے کہا کہ میں اسلام کی رغبت سے آیا ہوں میں حضرت ﷺ کے ہمراہ لڑا یہاں تک کہ پہنچی مجھ کو وہ چیز کہ پہنچی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ بہشتی ہے اور باب کی حدیث کی اس کے ساتھ تطبیق اس طرح ہے کہ اس نے پہلے حضرت ﷺ سے آ کر مشورہ لیا پھر مسلمان ہو کر لڑا اور ابن منیر نے کہا کہ مناسبت ترجمہ کی اور آیت کی حدیث کے ساتھ ظاہر ہے اور بیچ مناسبت آیت کے ترجمہ کے لیے خفا ہے اور گویا کہ وہ اس جہت سے ہے کہ اللہ نے عتاب کیا ہے اس پر جو کہے کہ میں نیک کام کروں گا اور نہ کرے اور تعریف کی اس پر جو قول کو پورا کرے اور لڑنے کے وقت ثابت رہے بھاگے نہیں۔ یا اس جہت سے ہے کہ اللہ نے انکار کیا اس شخص پر جو لڑائی سے پہلے ناپسند بات کرے پس کھولا گیا غیب کہ اس نے خلاف کیا پس مفہوم اس کا ثابت ہونا فضل کا بیچ مقدم کرنے صدق کے اور قصد صحیح کے اوپر وفا کے اور یہ اصل اعمال سے ہے اور میری رائے میں یہ دوسری توجیہ اظہر ہے اور کرمانی نے کہا کہ مقصود آیت سے اس ترجمہ میں قول اس کا بیچ آیت کے ہے کہ جیسے دیوار میں سیسہ پلائی اس لیے کہ لڑائی میں صف باندھنی عمل صالح ہے لڑائی سے پہلے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبھی تھوڑے عمل سے بھی بہت اجر حاصل ہوتا ہے اللہ کے فضل اور احسان سے۔ (فتح)

بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ.

اگر کسی کو تیر غرب لگے یعنی اس کا پھینکنے والا معلوم نہ ہو اور اس کو مار ڈالے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۲۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَآءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَآءِ قَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى.

۲۵۹۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام ربیع براء کی بیٹی اور وہ ماں ہے حارثہ بن سراقہ کی حضرت ﷺ کے پاس آئی تو اس نے کہا یا حضرت ﷺ کیا آپ مجھ سے حارثہ کا حال بیان نہیں فرماتے اور حارثہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر کے دن شہید ہوا تھا اور اس کو تیر غرب لگا تھا یعنی ناگہاں پس اگر وہ بہشت میں ہے تو میں اس کے غم میں صبر کروں اور اگر بہشت کے سوا کہیں اور ہو تو محنت کر کے اس کو رولوں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں! حال تو یوں ہے کہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں اور بے شک تیرا بیٹا پہنچا بہت اونچے بہشت میں یعنی یہ نہ سمجھنا کہ وہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں ایک سے ایک اعلیٰ اور تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے جو سب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونچا ہے۔

فائدہ: غرب اس تیر کو کہتے ہیں جس کا مارنے والا معلوم نہ ہو یا نہ معلوم ہو کہ کدھر سے آیا یا مارنے والے سے بے قصد آیا ہو اس سے معلوم ہوا کہ جس کو تیر غرب لگے اس کو بہت ہی بڑا ثواب ہے۔

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا.

جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو تو اس کے لیے کیا ثواب ہے یا اس کا جواب محذوف ہے یعنی پس وہی معتبر ہے۔

۲۵۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۲۵۹۹۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد غنیمت کے لیے لڑتا ہے کہ لوٹ کا مال پائے اور ایک مرد ذکر کے لیے لڑتا ہے کہ لوگوں میں مذکور ہو اور شجاعت کے ساتھ مشہور ہو اور ایک مرد لڑتا ہے کہ اس کا مرتبہ دیکھا جائے یعنی لوگوں کو دکھانے کے لیے لڑتا ہے تا کہ لوگ اس کی بہادری دیکھیں (اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک مرد اپنی قوم کی حمایت کے لیے لڑتا ہے اور ایک مرد غصے کے لیے لڑتا ہے اور حاصل ان روایتوں سے یہ ہے کہ لڑنا پانچ چیزوں کے سبب سے واقع ہوتا ہے طلب غنیمت کے لیے اور اظہار شجاعت اور ریا کے لیے اور حمیت کے لیے اور غصے کے لیے اور ہر ایک کو ان میں سے شامل ہے مدح اور ذم پس اسی لیے نہ حاصل ہوا جواب ساتھ اثبات کے اور نہ ساتھ نفی کے) تو کون ہے اللہ کی راہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو تو وہ اللہ کی راہ کا غازی ہے یعنی جس کی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کے راہ میں ہے۔

فائدہ: مراد ساتھ کلمۃ اللہ کے اللہ کی دعوت ہے اسلام کی طرف اور احتمال ہے کہ ہو مراد کہ تحقیق نہیں ہوتا اللہ کی راہ میں مگر وہ شخص کہ ہو سبب لڑنے اس کے کا طلب کرنا اس بات کا کہ اللہ کا بول بالا ہو فقط اس معنی سے کہ اگر کوئی سبب اسباب مذکورہ سے اس کے ساتھ ملائے تو اس کے لیے مخل ہو اور احتمال ہے کہ نہ مخل ہو جب کہ حاصل ہو ضمن میں نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطور اصل اور مقصود کے اور اس کے ساتھ تصریح کی طبری نے پس کہا اس نے کہ جب ہو اصل باعث وہی اول ہے یعنی اللہ کا بول بالا ہونا تو نہیں ضرر کرتا اس کو جو کچھ کہ عارض ہو اس کے لیے بعد اس کے اور یہی قول ہے جمہور کا۔ لیکن ابوداود نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھلا مجھے بتاؤ تو اگر کوئی آدمی جہاد کرے تلاش کرتا ہوا اجر اور ذکر کو یعنی تا کہ لوگوں میں اس کا نام پیدا ہو تو کیا اس کے لیے کچھ ثواب ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں تو اس نے یہ بات تین بار دہرائی آپ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ اس کے لیے کچھ نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ نہیں قبول کرتا عمل مگر وہ کہ جو اس کے لیے خالص ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی رضا مندی چاہے اور ممکن ہے کہ حمل کیا جائے اس کو اس آدمی کے حق میں جو دونوں کے لیے اکٹھا قصد کرے ایک حد پر پس نہ مخالف ہوگا مرجح کو اولا یعنی ابتدا میں جس کی نیت اللہ کا بول بالا کرنے کے لیے خالص ہو اور اس کے سوائے مغلوب ہو تو اس کا کچھ ڈر نہیں پس ہو گے مرتبے پانچ یہ کہ دونوں چیزوں کے لیے اکٹھا قصد کرے یا صرف ایک ہی کا قصد کرے اور دوسرا اس کے ضمن میں حاصل ہو پس گناہ یہ ہے کہ اللہ کے دین کے بلند کرنے کے سوا کوئی اور چیز قصد کرے پس کبھی حاصل ہوتا ہے اعلاء اس کی ضمن میں اور کبھی نہیں ہوتا اور اس کے تلے دو مرتبے داخل ہوتے ہیں اور یہ وہ چیز ہے جس پر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث دلالت کرتی ہے اور اگر دونوں چیزوں کا قصد کرے تو وہ بھی منع ہے لیکن پہلے سے کم اور اس پر ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث دلالت کرتی ہے اور مطلوب یہ ہے کہ صرف اعلاء کا قصد کرے اور کبھی حاصل ہوتا ہے غیر اعلاء کا اور کبھی نہیں ہوتا تو اس میں بھی دو مرتبے ہیں ابوحمزہ نے کہا کہ محققوں کا یہ مذہب ہے کہ جب اول قصد اللہ کے دین بلند کرنے کا ہو تو نہیں ضرر کرتا اس کو جو اس کے بعد اس کے ساتھ ملے اور ابوداود کی ایک حدیث میں ہے جو دلالت کرتی ہے کہ اگر باعث اصلی اعلاء ہو تو دخول غیر اعلاء کا ضمنا نہیں قدح کرتا ہے اعلاء میں اور بیچ جواب دینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس چیز کے کہ مذکور ہوئی نہایت بلاغت اور اعجاز ہے اور جوامع الکلم میں سے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لیے کہ اگر اس کو جواب دیتے کہ جو چیز مذکور ہوئی ہے وہ اللہ کے راہ میں نہیں تو احتمال تھا کہ اس کے سوائے ہر چیز اللہ کی راہ میں ہوتی اور حالانکہ اس طرح نہیں پس پھرے جامع لفظ کی طرف کہ پھرے اس کے ساتھ ماہیت قتال کے جواب سے طرف حال مقاتل کے پس یہ لفظ شامل ہیں جواب کو اور زیادتی کو اور احتمال ہے کہ ضمیر آپ کے قول فھو میں راجع ہو طرف قتال کی جو قاتل کے ضمن میں ہے یعنی پس لڑنا اس کا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے اور شامل ہے طلب اعلاء کلمۃ اللہ کی اس کی رضا مندی کی طلب پر اور ثواب کی طلب پر اور طلب پھیلانے دشمنوں اس کے کی اور یہ کل امر آپس میں لازم ہیں اور حاصل اس چیز سے کہ مذکور ہوئی یہ ہے کہ لڑنا منشاء اس کا قوت عقلی ہے اور قوت غضبی اور قوت شہوانی اور نہیں ہوتی اللہ کی راہ میں مگر پہلی اور اس حدیث میں بیان ہے اس بات کا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ عملوں کا ثواب نیت صالحہ پر ہے۔ اور یہ کہ جو فضیلت غازی کے حق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وارد ہوئی ہے وہ خاص ہے ساتھ اس شخص کے کہ مذکور ہوا اور اس میں جواز ہے سوال کا علت سے اور مقدم ہونا علم کا عمل پر اور اس میں مذمت ہے حرص کرنے کی دنیا پر او پر لڑنے کے نفس کے حصے کے لیے غیر طاعت میں۔ (فتح)

بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾.

جس کے دونوں قدم اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوں یعنی اس کے لیے کیا ثواب ہے یعنی نہ چاہیے مدینے والوں کو اور جو ان کے گرد دیہاتی مجاہدین رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں یہ کہ وہ پیچھے رہیں رسول اللہ ﷺ سے اور نہ یہ کہ اپنی جان کو چاہیں زیادہ اس کی جان سے یہ اس لیے کہ نہ کہیں پیاس کھینچتے ہیں اور نہ تھکن اور نہ بھوک اللہ کی راہ میں اور نہ پاؤں پھیرتے کہیں جس سے خفا ہوں کافر نہ چھینتے ہیں دشمن سے کچھ چیز مگر کہ لکھا جاتا ہے ان کے لیے ساتھ اس کے نیک عمل تحقیق اللہ نہیں کھوتا حق نیکو کاروں کا۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ مناسبت آیت کی ترجمہ کے لیے یہ ہے کہ اللہ نے اس آیت میں فرمایا کہ نہیں پھرتے پاؤں کہیں جس سے کافر خفا ہوں اور نیز آیت میں ہے کہ مگر ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے تو حضرت ﷺ نے نیک عمل کی تفسیر کہ جو اس کے ساتھ عمل کرے اس کو آگ نہ پہنچے گی اور فی سبیل اللہ سے مراد تمام بندگیاں ہیں انتہی۔ اور یہ اس طرح ہے جس طرح کہ اس نے کہا لیکن متبادر اطلاق کے وقت فی سبیل اللہ کے لفظ سے جہاد ہے اور تحقیق وارد کیا ہے اس کو بخاری نے بیچ فضیلت چلنے کی جمعہ کے لیے لفظ کے استعمال کرنے کی وجہ سے اپنے عموم پر اور لفظ اس کے اس جگہ یہ ہیں کہ حرام کرے گا اس کو اللہ آگ پر اور ابن منیر نے کہا مطابقت آیت کی اس جہت سے ہے کہ اللہ نے ان کو ان کے قوموں پر ثواب دیا اگرچہ وہ لڑائی کے ساتھ مباشر نہ ہوئے اور اسی طرح دلالت کرتی ہے حدیث کہ جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوں اللہ اس کو آگ پر حرام کر ڈالے گا برابر ہے کہ لڑائی کے ساتھ مباشر ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور تمام مناسبت سے ہے یہ بات کہ پاؤں کا پھیرنا متضمن ہے مشی کو جو موثر ہے بیچ غبار آلودہ کرنے پاؤں کے خاص کر اس وقت میں۔ (فتح)

۲۶۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ

۲۶۰۰۔ عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں گرد آلودہ ہوتے دونوں پاؤں کسی بندے کے اللہ کی راہ میں پھر پہنچے اس کو آگ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ.

فائدہ: اور معنی یہ ہیں کہ آگ کا پہنچنا دور ہوتا ہے ساتھ موجود ہونے گرد مذکور کے اور اس میں اشارہ ہے عظیم ہونے تصرف کی قدر کے اللہ کی راہ میں اور جب کہ محض غبار کے پہنچنے پر آگ حرام ہو جاتی ہے تو کیا حال ہے اس شخص کا جو کوشش کرے اور اپنی قوت خرچ کرے اور اس حدیث کے لیے کئی شواہد ہیں بعض ان میں سے وہ چیز ہے جو طبرانی نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس کے پاؤں اللہ کے راہ میں گرد آلودہ ہوں دور کرتا ہے اس کو اللہ آگ سے ہزار برس کی راہ جلد باز سوار کے لیے۔

بَابُ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ الرَّأْسِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

اللہ کے راہ میں سر سے گرد کا پونچھنا۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ بخاری نے یہ باب اور اس سے پچھلا باب اس لیے باندھا ہے کہ دفع کرے وہم کراہت غسل غبار کے کو اور پونچھنے اس کے کو اس کے ہونے کی وجہ سے جہاد کی نشانیوں سے جیسا کہ مکروہ جانا ہے بعض سلف نے پونچھنے کو بعد وضو کے میں کہتا ہوں کہ فرق دونوں کے درمیان اس جہت سے ہے کہ ستھرائی شرع میں مطلوب ہے اور گرد جہاد کا اثر ہے اور جب جہاد گذر جائے تو نہیں ہے کوئی معنی اس کے اثر کے باقی رکھنے میں اور لیکن وضو پس مقصود اس کے ساتھ نماز ہے پس مستحب ہے باقی رکھنا اثر اس کے کا یہاں تک کہ مقصود حاصل ہو تو دونوں مسحوں میں فرق ظاہر ہے۔ (فتح)

۲۶۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ائْتِيَا أَبَا سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهِ فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوْهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ فَاحْتَبٰى وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۰۱۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو اور علی بن عبداللہ کو کہا کہ تم دونوں ابو سعید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اس کی حدیث سنو تو ہم اس کے پاس آئے اور حالانکہ ابو سعید رضی اللہ عنہ اور اس کا بھائی اپنے احاطے والے باغ میں تھے باغ کو پانی سینچتے تھے سو جب ابو سعید رضی اللہ عنہ نے ہم کو دیکھا تو آئے اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے پس کہا اس نے کہ ہم مسجد کی اینٹیں لے جاتے تھے ایک ایک اینٹ اور عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لے جاتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گذرے اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ.

کے سر سے گرد پونچھی اور فرمایا کہ عمار کے لیے خرابی ہونا ہے کہ اس کو باغی گروہ قتل کرے گا عمار رضی اللہ عنہ ان کو اللہ کی طرف بلائے گا اور وہ اس کو آگ کی طرف بلائے گا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح نماز کے ابتدا میں گذر چکی ہے اور مراد اس جگہ اس کا یہ قول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور اس کے سر سے گرد پونچھی ۔(فتح) یعنی پس معلوم ہوا کہ جہاد کی غبار سر سے صاف کرنا درست ہے۔

بَابُ الْغَسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ.

باب ہے لڑائی اور غبار کے بعد نہانے کے بیان میں۔

فائدہ: اس کی توجیہ پہلے باب میں گذر چکی ہے۔

۲۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ قَالَ هَا هُنَا وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۶۰۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ خندق کے دن پھرے اور ہتھیار رکھے اور غسل کیا تو آپ کے پاس جبرئیل آئے اور حالانکہ ان کے سر کو گرد نے احاطہ کیا تھا یعنی ان کے سر میں گرد بیٹھی تھی تو اس نے کہا کہ آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور قسم ہے اللہ کی میں نے تو ہتھیار نہیں اتارے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس طرف یعنی کس طرف جاتے ہو جبرئیل نے کہا کہ اس جگہ اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا یعنی اس طرف چلو کہ وہ یہودی تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نکلے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے بعد نہانا درست ہے۔

بَابُ فَضْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

باب ہے بیان میں فضیلت اس شخص کے جس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ تو نہ گمان کر کہ جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ میں مردے بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی دیئے جاتے ہیں خوشی کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ جو دی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خوش ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَحْزَنُوْنَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾.

ان میں اس قول تک کہ اللہ نہیں ضائع کرتا اجر نیکوکاروں کا۔

٢٦٠٣۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِيْنَ غَدَاةً عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ أَنَسٌ أُنْزِلَ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنٌ قَرَأْنَاهُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ.

٢٦٠٣۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی ان لوگوں پر جن نے اصحاب بئر معونہ کو مار ڈالا تھا چالیس صبحیں رعل پر اور ذکوان پر اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو لوگ بئر معونہ میں مارے گئے تھے ان کے حق میں قرآن اترا جو ہم پڑھا کرتے تھے پھر اس کے بعد منسوخ ہوا اور وہ قرآن یہ ہے کہ ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے سو وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

فائدہ: یہ حدیث مختصر ہے اور پوری حدیث کتاب المغازی میں آئے گی۔ اور اشارہ کیا ہے آیت کے وارد کرنے کے ساتھ اس چیز کی طرف کہ اس کے بعض طرق میں واقع ہوئی جیسا کہ ہم اس کو ذکر کریں گے نزدیک قول اس کے کے کہ ان کے حق میں یہ آیت اتری کہ ہماری قوم کو پہنچا دو الخ۔ پھر یہ آیت منسوخ ہوئی اور یہ آیت اتری کہ نہ گمان کر ان کو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے مردے الخ۔ (فتح)

فائدہ: اور معونہ ایک جگہ کا نام ہے وہاں ایک کنواں ہے اس جگہ ستر قاری صحابی مارے گئے تھے جن کا ذکر گذر چکا ہے۔

٢٦٠٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَآءَ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ.

٢٦٠٤۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن صبح کو کچھ لوگوں نے شراب پی پھر شہید ہوئے۔ (مترجم صاحب نے پوری حدیث کا ترجمہ نہیں کیا باقی کا ترجمہ اس طرح چاہیے تو سفیان سے کہا گیا کہ اسی دن کے آخر میں سفیان نے جواب دیا کہ لفظ اس حدیث میں نہیں۔ ابو محمد)

فائدہ: مغازی میں آئے گا کہ جابر رضی اللہ عنہ کا باپ بھی انہی میں سے تھا۔ ابن منیر نے کہا کہ مطابقت اس کی ترجمہ کے ساتھ مشکل ہے مگر یہ کہ ہو مراد اس کی جو شراب انہوں نے اس دن پی تھی اس نے ان کو ضرر نہ کیا اس لیے کہ اللہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے مرنے کے بعد ان کی تعریف کی اور ان سے غم اور خوف دور کیا اور یہ اس لیے ہوا کہ شراب اس دن مباح تھی۔ میں کہتا ہوں کہ ممکن ہے کہ وارد کیا ہو اس کو اشارہ کرنے کے لیے طرف ایک قول کی اقوال سے جو آیت مترجم بھا کے نزول میں وارد ہے اس لیے کہ ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے جب جابر رضی اللہ عنہ کے والد سے کلام کیا اور اس نے دنیا کی طرف پلٹ آنے کی آرزو کی پھر اس نے کہا کہ اے میرے رب میرے پچھلوں کو پیغام پہنچا دے تو اللہ نے یہ آیت اتاری وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا۔

بَابُ ظِلِّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ.

باب ہے بیان میں سایہ کرنے فرشتوں کے شہید پر۔

٢٦٠٥۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ جِيْءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيلَ ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ أَفِيهِ حَتَّى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَهُ.

٢٦٠٥۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرا باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا یعنی جنگ احد کے دن اور حالانکہ وہ مثلہ کیا گیا تھا یعنی کافروں نے اس کی ناک وکان وغیرہ کاٹ ڈالے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا تو میں اس کا منہ کھولنے لگا تو میری قوم نے مجھ کو منع کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلانے والی عورت کی آواز سنی تو کہا گیا کہ وہ عمرو کی بیٹی یا اس کی بہن ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں روتی ہے یا فرمایا رو نہیں کہ ہمیشہ فرشتے اس کو اپنے پروں سے سایہ کیے رہے یعنی شہید پر بظاہر جتنی ذلت گذری اللہ کے نزدیک اتنی ہی اس کی عزت ہوتی ہے امام بخاری نے کہا کہ میں نے صدقہ اپنے استاد سے کہا کہ کیا اس حدیث میں رفع کا لفظ بھی ہے یعنی یہاں تک کہ اس کی لاش اٹھائی گئی تو اس نے کہا کہ اکثر اوقات اس کو ابن عیینہ نے کہا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث ترجمہ میں ظاہر ہے اس کی شرح کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے۔

بَابُ تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا.

باب ہے بیان میں آرزو کرنے غازی کے یہ کہ پلٹ آئے دنیا کی طرف۔

٢٦٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

٢٦٠٦۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نہیں کہ بہشت میں داخل ہو پسند کرے اس بات کو کہ دنیا کی طرف پلٹ آئے اور حالانکہ اس کو تمام دنیا ملے علاوہ شہید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ.

کے وہ آرزو کرے گا کہ دنیا میں پھر پلٹ آئے اور اللہ کی راہ میں مارا جائے دس بار بسبب اس چیز کے کہ دیکھتا ہے عمدہ درجہ شہادت کا۔

فائدہ: اور یہ حدیث آرزو کے ساتھ بھی وارد ہو چکی جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتی آدمی کو لایا جائے گا تو اللہ کہے گا کہ اے آدم کے بیٹے تو نے اپنا گھر کیسا پایا تو وہ کہے گا اے میرے رب بہت عمدہ جگہ تو اللہ فرمائے گا کہ مانگ جو چاہے اور آرزو کر تو وہ کہے گا میں کچھ نہیں مانگتا اور کچھ تمنا نہیں کرتا میں تجھ سے یہی مانگتا ہوں کہ تو مجھ کو دنیا میں پھر بھیجے اور میں دس بار تیری راہ میں مارا جاؤں شہادت کا عمدہ درجہ دیکھ کر۔ روایت کی یہ حدیث نسائی وغیرہ نے اور مسلم میں ہے کہ اللہ شہیدوں پر مطلع ہوگا تو فرمائے گا کہ کیا تم کو کسی چیز کی خواہش ہے تو وہ کہیں گے کہ ہم یہی چاہتے ہیں کہ تو ہم کو زندہ کرے یہاں تک کہ ہم تیری راہ میں دوبارہ مارے جائیں اور ترمذی میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ کیا میں تجھ کو خبر نہ دوں کہ اللہ نے تیرے باپ کو کیا کہا اللہ نے فرمایا کہ اے بندے مجھ سے مانگ جو چاہے اور آرزو کر تو اس نے کہا کہ اے رب مجھ کو زندہ کر کہ میں تیری راہ میں دوبارہ مارا جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات مجھ سے پہلے گذر چکی ہے کہ وہ پھریں گے نہیں۔

بَابُ الْجَنَّةِ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوْفِ وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى.

بہشت تلواروں کی چمک کے تلے ہے۔ یعنی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی کہ جو ہم سے مارا گیا وہ بہشت کی طرف پھرا یعنی اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا نہیں مقتول ہمارے بہشت میں اور مقتول کافروں کے دوزخ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں۔

فائدہ: یہ اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے اور کبھی بارقہ کہا جاتا ہے اور مراد اس سے نفس تلوار ہوتی ہے پس ہو گی اضافت بیانی اور تحقیق وارد کیا ہے ساتھ لفظ تحت ظلال السیوف کے اور گویا کہ اس نے اشارہ کیا ہے ترجمہ کے ساتھ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرف کہ بہشت تلواروں کی چمک کے تلے ہے اور ابن منیر نے کہا کہ شاید بخاری کی مراد یہ ہے کہ جب تلواریں چمکنے والی ہیں تو ان کا سایہ بھی ہوگا قرطبی نے کہا کہ یہ کلام جامع ہے نفیس ہے مخبر ہے شامل ہے کئی قسم کی بلاغت کے ساتھ اختصار اور شیرینی لفظ کے پس تحقیق اس نے فائدہ دیا ہے جہاد کی رغبت کا اور خبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کا ثواب کے ساتھ اوپر اس کے اور رغبت دلانے کے اوپر نزدیک ہونے دشمن کے۔ (فتح)

فائدہ: یہ حدیث پوری پہلے گذر چکی ہے اور مغازی میں آئے گی۔

۲۶۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ. تَابَعَهُ الْأُوَيْسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ.

۲۶۰۷۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جان لو بہشت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔

فائدہ: یہ حدیث پوری اور اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

فائدہ: مہلب نے کہا کہ ان احادیث میں ہے کہ جائز ہے یہ بات کہنی مسلمانوں کے مقتول بہشت میں ہیں لیکن بطور اجمال کے نہ بطور تعیین کے۔ (فتح)

بَابُ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ.

جو جہاد کے لیے اولاد چاہے۔

فائدہ: یعنی نیت کرے وقت صحبت کے حاصل ہونے اولاد کی تا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے پس حاصل ہوگا اس کے لیے اس کی وجہ سے اجر اگرچہ یہ بات واقع نہ ہو۔ (فتح)

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ كُلُّهُنَّ يَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان بن داود علیہ السلام نے کہا البتہ میں آج کی رات سو عورتوں پر گھوموں گا یعنی ان سے صحبت کروں گا یا کہا ننانوے عورت پر ہر ایک ان میں سے ایک بچہ جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا تو اس کے ساتھی نے اس کو کہا کہ انشاء اللہ کہو تو سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہ کہا تو نہ حاملہ ہوئی ان میں سے مگر ایک عورت کہ آدھا بچہ لائی قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآئَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُوْنَ.

میری جان ہے اگر سلیمان انشاء اللہ کہتے تو البتہ وہ کل اللہ کی راہ میں سوار ہو کر جہاد کرتے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں آئے گی۔

بَابُ الشَّجَاعَةِ فِى الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ.

لڑائی میں بہادری اور بزدلی کرنی یعنی مدح دلیری کی اور مذمت بزدلی کی۔

۲۶۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلٰى فَرَسٍ وَّقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا.

۲۶۰۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ تر بہتر تھے اور سب لوگوں میں زیادہ تر دلاور تھے اور سب لوگوں سے زیادہ تر بخشش کرنے والے تھے اور البتہ ایک بار مدینے والے دشمن سے ڈرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہو کر لوگوں سے آگے نکل گئے اور فرمایا کہ ہم نے اس گھوڑے کا قدم دریا پایا یعنی نہایت تیز قدم۔

فائدہ: اس حدیث سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال شجاعت معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو تنہا رآگے بڑھ جانا کمال شجاعت کی دلیل ہے اور اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

۲۶۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ أَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِىْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ إِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَآئَهُ فَوَقَفَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۶۰۹۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا تھا اور آپ کے ساتھ لوگ تھے وقت پلٹنے آپ کے حنین سے تو راہ میں دیہاتی لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لپٹے اور آپ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک درخت کی طرف دبایا تو آپ کی چادر اتاری گئی یعنی آپ کی چادر دیہاتیوں نے اتار لی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مجھ کو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے شمار کے برابر اونٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَآئِي لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَّقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِي بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا.

ہوتے تو میں سب تم کو بانٹ دیتا پھر تم مجھ کو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے۔

فائدہ: اور غرض اس حدیث سے یہاں یہ قول ہے کہ پھر تم مجھ کو بخیل اور نامرد نہ پاتے۔ (فتح)

بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ.

نامردی سے پناہ مانگنے کا بیان۔

۲۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيَّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهٗ.

۲۶۱۰۔ عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد اپنے بیٹوں کو یہ کلمے سکھایا کرتے تھے جیسا کہ معلم لڑکوں کو لکھانا سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کلموں سے پناہ مانگا کرتے تھے پیچھے نماز کے وہ کلمے یہ ہیں الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں بری اور نکمی عمر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے فساد اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے تو میں نے یہ حدیث مصعب رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو اس نے اس کی تصدیق کی۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ جن کو سعد رضی اللہ عنہ اپنی اولاد سے یہ دعا سکھاتے تھے وہ چودہ مرد تھے اور ستر عورتیں تھیں۔

۲۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۲۶۱۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں جان کی ماندگی سے اور بدن کی کاہلی سے اور نامردی اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

فائدہ: اس کی شرح بھی دعوات میں آئے گی اور فرق عجز اور کسل میں یہ ہے کہ کسل ترک کرنا چیز کا ہے ساتھ قدرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اس کے شروع کرنے میں اور عجز نہ قادر ہونا ہے۔

بَابُ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهٖ فِي الْحَرْبِ قَالَهٗ اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ.

جو بیان کرے اپنا حاضر ہونا لڑائی میں یعنی یہ جائز ہے ریا نہیں اور روایت کیا ہے اس کو ابو عثمان نے سعد رضی اللہ عنہ سے۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے طرف اس حدیث کی جو مغازی میں سعد رضی اللہ عنہ سے آئے گی کہ اس نے کہا کہ پہلے پہل اللہ کی راہ میں مجھ کو تیر لگا اور طرف اس کی جو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں آئندہ آئے گی ابو عثمان سے کہ نہ باقی رہا ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جن دنوں میں آپ نے لڑائی کی تھی سوائے طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ کے دونوں نے یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی۔(فتح)

۲۶۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَسَعْدًا وَّالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنِّيْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ اُحُدٍ.

۲۶۱۲۔ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا تو میں نے ان میں سے کسی کو نہ سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتا ہو مگر بے شک میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حدیث بیان کرتا تھا جنگ احد کے دن سے۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ اکثر اصحاب کبار نہیں حدیث بیان کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادتی اور نقصان کے خوف سے اور لیکن حدیث بیان کرنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا پس وہ جائز ہے جب کہ ریاء اور خود پسندی سے امن ہو اور استحباب کی طرف ترقی کرتا ہے جب کہ ہو اس جگہ جو پیروی کرے ساتھ اس کے فعل کی۔

بَابُ وُجُوْبِ النَّفِيْرِ.

باب ہے بیان میں واجب ہونے نفیر کے۔

فائدہ: یعنی کافروں کی لڑائی کی طرف نکلنا۔(فتح)

وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ.

اور بیان ہے اس چیز کا کہ واجب ہے جہاد اور نیت سے۔

فائدہ: یعنی اور بیان قدر واجب کا جہاد سے اور مشروع ہونا نیت کا اس میں اور لوگوں کے لیے جہاد میں دو حال ہیں ایک حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ایک آپ کے بعد۔ پس لیکن پہلا حال پس پہلے پہل جو جہاد شروع ہوا ہے تو بعد ہجرت نبوی کے ہوا ہے اتفاقاً یعنی جہاد بعد ہجرت کے مشروع ہوا پھر بعد اس کے کہ مشروع ہوا تو کیا فرض عین تھا یا فرض کفایہ یہ دو قول مشہور ہیں علماء کے۔ اور یہ دونوں شافعی کے مذہب میں ہیں ماوردی نے کہا کہ مہاجرین پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض عین تھا اور ان کے سوائے اور لوگوں پر فرض نہیں تھا اور تائید کرتا ہے اس کی واجب ہونا ہجرت کا پہلے فتح کے بیچ حق ہر مسلمان کے مدینے کی طرف اسلام کی مدد کے لیے۔ اور سہیلی نے کہا کہ صرف انصار پر فرض عین تھا اور وں پر نہ تھا اور تائید کرتا ہے اس کی بیعت کرنا ان کا حضرت ﷺ سے عقبہ کی رات کو اس پر کہ حضرت ﷺ کو جگہ دیں اور آپ کی مدد کریں تو دونوں کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاد مہاجرین اور انصار پر فرض عین تھا اور ان کے غیر کے حق میں فرض کفایہ تھا اور باوجود اس کے پس نہیں بیچ حق دونوں گروہوں کے عموم پر بلکہ انصار کے حق میں تو اس وقت فرض تھا جب کہ کوئی رات کو مدینے پر آپڑے اور مہاجرین کے حق میں جب کہ کسی کافر کی لڑائی کا ابتداءً ارادہ ہو اور تائید کرتی ہے اس کی جو واقع ہوا ہے بدر کے قصے میں پس وہ مانند صریح کی ہے اس میں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ فرض عین تھا اس جنگ میں جس میں حضرت ﷺ خود نکلتے تھے سوائے اس کے جس میں نہ نکلتے تھے اور تحقیق یہ ہے کہ جہاد فرض اس شخص کے حق میں تھا جس کے حق میں حضرت ﷺ نے معین کر دیا تھا اگرچہ نہ نکلے اور دوسرا حال بعد حضرت ﷺ کے پس وہ فرض کفایہ ہے مشہور قول پر مگر یہ کہ اس کی طرف حاجت بلائے مانند اس کی کہ پڑے ان پر دشمن اور متعین ہوتا ہے اس پر جس پر امام معین کرے اور ادا ہوتا ہے فرض کفایہ ساتھ اس کے فعل کے سال میں ایک بار نزدیک جمہور کے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ جزیہ اس کے بدلے میں واجب ہوتا ہے اور نہیں واجب ہوتا جزیہ ایک سال میں ایک بار سے زیادہ اتفاقاً تو چاہیے کہ اس کا بدل بھی اس طرح ہو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ واجب ہے جب ممکن ہو اور قدرت ہو اور یہ قوی ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بدستور رہا جیسا کہ حضرت ﷺ کے زمانے میں تھا یہاں تک کہ بڑے بڑے شہر فتح ہوئے اور زمین کے کناروں میں اسلام پھیلا پھر اس چیز کی طرف کہ اس کا ذکر پہلے ہو چکا اور نیز تحقیق یہ ہے کہ جنس جہاد کفار کی متعین ہے ہر مسلمان پر یا تو اپنے ہاتھ سے اور اپنی زبان سے اور یا اپنے مال سے یا اپنے دل سے۔ (فتح)

بَابُ وُجُوْبِ النَّفِيْرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ الْاٰيَةَ.

یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ نکلو ہلکے اور بوجھل اور لڑو اپنے مال اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے اگر کچھ مال ہوتا نزدیک اور سفر ہلکا تو تیرے ساتھ چلتے اس قول تک کہ اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ آیت پیچھے ہے ترتیب قرآنی میں اس آیت سے جو اس کے بعد ہے اور امر اس میں مقید ہے ساتھ اپنے ماقبل کے اس لیے کہ اللہ نے عتاب کیا ان مسلمانوں پر جو پیچھے رہتے ہیں حکم نفیر کے پھر اس کے پیچھے یہ فرمایا کہ نکلو ہلکے اور بوجھل اور گویا کہ بخاری نے مقدم کیا ہے امر کی آیت کو عتاب کی آیت پر اس کے عام ہونے کی وجہ سے اور طبری نے ابو ضحی سے روایت کی ہے کہ سورۃ براۃ میں پہلے یہ آیت اتری کہ نکلو ہلکے اور بوجھل اور بعض اصحاب نے اس امر سے عموم سمجھا اور نہ پیچھے رہتے تھے کسی جہاد سے یہاں تک کے مر گئے اور ان میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں اور معنی خِفَافًا وَّثِقَالًا کے یہ ہیں کہ خواہ تیار ہو یا نہ تیار ہو خوش ہو یا نہ خوش ہو اور بعض کہتے ہیں کہ سوار ہوں یا پیادے۔ (فتح)

وَقَوْلِهِ ﴿يَاۤأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ إِلٰى قَوْلِهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾.

یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ اے ایمان والو کیا ہوا ہے تم کو جب تم کو کہا جائے کہ نکلو اللہ کی راہ میں تو بیٹھ جاتے ہو زمین پر کیا راضی ہو دنیا کی زندگی پر آخرت چھوڑ کر سو کچھ نہیں دنیا کا برتنا آخرت کے حساب میں مگر تھوڑا۔

فائدہ: طبری نے کہا کہ جائز ہے ہو آیت اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا یعنی اگر نہ نکلو گے تو تم کو دے گا دکھ کی مار خاص ساتھ اس شخص کے جس کا نکلنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو وہ باز رہے اور حسن بصری اور عکرمہ سے روایت ہے کہ وہ منسوخ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ مخصوص ہے منسوخ نہیں۔ (فتح)

يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿انْفِرُوْا ثُبَاتٍ﴾ سَرَايَا مُتَفَرِّقِيْنَ يُقَالُ أَحَدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ.

یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت فانفروا ثباتا کے معنی یہ ہیں کہ نکلو اور کوچ کرو جدا جدا لشکر ہو کر یعنی اور کہا جاتا ہے کہ اثبات کا واحد ثبة ہے یعنی ثبات جمع کا صیغہ ہے۔

فائدہ: یعنی نکلو لشکر بعد لشکر کے یا نکلو سب اکٹھے اور بعض گمان کرتے ہیں کہ وہ ناسخ ہے اس آیت سے کہ نکلو ہلکے یا بوجھل اور تحقیق یہ ہے کہ یہ منسوخ نہیں بلکہ دونوں آیتوں میں رجوع امام کی طرف ہے اور حاجت اس کی۔ (فتح)

۲۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۲۶۱۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہیں ہجرت بعد فتح کے لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم بلائے جاؤ یعنی جہاد کے لیے تو نکلو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

فائدہ: خطابی نے کہا کہ اول اسلام میں ہجرت فرض تھی اس شخص پر جو مسلمان ہو مدینے میں مسلمانوں کے کم ہونے کی وجہ سے اور ان کے محتاج ہونے کی وجہ سے اجماع کی طرف سو جب اللہ نے مکہ فتح کیا تو داخل ہوئے لوگ اللہ کے دین میں فوج درفوج تو مدینے کی طرف ہجرت کرنے کی فرضیت موقوف ہوئی اور باقی رہا فرض ہونا جہاد کا اور نیت کا اس شخص پر جو قائم ہو ساتھ اس کے اس پر دشمن اترے انتہی ۔اور نیز تھی حکمت ہجرت کے واجب ہونے میں اس شخص پر کہ مسلمان ہوتا کہ سلامت رہے کافروں کی ایذا سے اس لیے کہ تحقیق وہ عذاب کرتے تھے اس شخص کو کہ جوان میں مسلمان ہوتا یہاں تک کہ اپنے دین سے پلٹ جائے اور ان کے حق میں یہ آیت اتری اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ الخ یعنی جن لوگوں کی جان کھینچتے ہیں فرشتے اس حال میں کہ وہ برا کر رہے ہیں اپنا کہتے ہیں تم کس بات میں تھے وہ کہتے ہیں ہم مغلوب تھے اس ملک میں کہتے ہیں کہ کیا نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ کہ وطن چھوڑ جاؤ وہاں الایۃ اور اس ہجرت کا حکم باقی ہے اس شخص کے لیے جو دارالکفر میں مسلمان ہوا اور اس سے نکلنے پر قادر ہو اور نسائی نے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا اللہ مشرک سے کوئی عمل بعد اس کے کہ مسلمان ہوا (فتح الباری میں لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُّشْرِكٍ عَمَلًا بَعْدَ مَا اَسْلَمَ اَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ یہ اَوْ بمعنی اِلٰی ان کے ہے چنانچہ نحو کی کتابوں میں مشرح ہے پس ترجمہ یوں چاہیے یہاں تک کہ کافروں سے جدا ہوا۔ اور ابوداود میں ہے فرمایا کہ میں بیزار ہوں ہر مسلمان سے کہ کافروں کے درمیان ٹھہرے ۔اور یہ اس کے حق میں محمول ہے جس کو اپنے دین پر امن نہ ہو اور یہ جو کہا کہ لیکن جہاد اور نیت ہے تو طیبی وغیرہ نے کہا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تحقیق ہجرت یعنی وطن چھوڑ کر مدینے میں جانا فرض عین تھا وہ موقوف ہوا لیکن وطن چھوڑنا بسبب جہاد کے باقی ہے اور اسی طرح وطن چھوڑنا بسبب نیت صالح کے مانند بھاگنے کی دارالکفر سے یا نکلنے کی طلب علم کے لیے اور بھاگنے کی ساتھ دین کے فتنے سے اور نیت کے ان تمام چیزوں میں ۔اور نووی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ تحقیق جو نیکی کہ ہجرت موقوف ہونے کے ساتھ موقوف ہوئی ہے ممکن ہے اس کا حاصل کرنا جہاد کے ساتھ اور نیت صالحہ کے اور جب تم کو حکم کرے امام نکلنے کا جہاد کی طرف اور اس کی مانند نیک عملوں کی تو اس کی طرف نکلو۔ اور ابن العربی نے کہا کہ ہجرت وہ نکلنا ہے دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف اور حضرت ﷺ کے زمانے میں فرض تھی اور آپ کے بعد بھی بدستور رہی جو اپنی جان پر خوف کرے اور جو بالکل موقوف ہوگئی ہے وہ قصد کرنا حضرت ﷺ کی طرف ہے جس جگہ کہ ہوں اور اس حدیث میں بشارت ہے کہ مکہ ہمیشہ دارالسلام رہے گا اور یہ کہ واجب ہے نکلنا جہاد کی طرف اس شخص پر جس کو امام معین کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ کہ عملوں کے اعتبار نیتوں سے ہے۔ اور ابن ابی جمرہ نے کہا جس کا حاصل یہ ہے کہ ممکن ہے اتارنا اس حدیث کا سالک کے احوال پر اس لیے کہ اول اس کو حکم کیا جائے کہ اپنی مرغوب چیزوں سے ہجرت کرے یہاں تک کہ اس کے لیے فتح حاصل ہو پس جب نہ حاصل ہو اس کے لیے فتح تو حکم کیا جائے جہاد کا اور وہ جہاد نفس اور شیطان کا ہے ساتھ نیت صالحہ کے۔ (فتح)

بَابُ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ.

باب ہے بیان میں کافر کہ مسلمان کو مار ڈالے پھر اس کے بعد وہ مسلمان ہو جائے پس درست کرے اسلام کو (یہاں مترجم صاحب کو دھوکا لگا ترجمۃ الباب کی عبارت جو انہوں نے اپنے قلم سے لکھی ہے اس سے دیکھ کر ترجمہ لکھا اور ان کے لکھے ہوئے سے فیسد دبعد ویقتل واقع طور پر نہیں پڑھا جاتا بلکہ ظاہراً فیسد دبعد القتل پڑھا جاتا ہے پس انہوں نے ترجمہ بھی اسی طرح کر دیا اور صحیح ترجمہ اس طرح ہے پس بعد اس کے اسلام کو درست کرے اور مارا جائے یعنی راہ اللہ میں، واللہ اعلم، ابو محمد) بعد قتل کے یعنی دین میں استقامت حاصل کرے اور استقامت پر زندہ رہے اللہ کی راہ میں مارا جائے۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ ترجمہ میں فیسدد ہے یعنی استقامت حاصل کرے اور حدیث میں ہے کہ پس شہید ہو جائے تو گویا کہ اس نے تنبیہ کی اس کے ساتھ اس پر کہ شہادت تو صرف اس لیے ذکر کی گئی ہے کہ تنبیہ کرے اوپر وجوہ تسدید کے اور یہ کہ ہر تسدید اسی طرح ہے اگرچہ شہادت افضل ہے لیکن بہشت میں داخل ہونا شہید کے ساتھ خاص نہیں پس ٹھہرایا بخاری نے ترجمہ کو مانند شرح کی معنی حدیث کے لیے۔ (فتح)

٢٦١٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ

٢٦١٤۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ہنستا ہے یعنی راضی ہوتا ہے دو شخصوں سے کہ ایک دوسرے کو قتل کرے اور دونوں بہشت میں داخل ہوں اور یہ ایک اللہ کی راہ میں مرتا ہے پس مارا جاتا ہے اور بہشت میں داخل ہوتا ہے پھر اللہ قاتل کی توبہ قبول کرتا ہے پھر شہید ہوتا ہے پس داخل ہوتا ہے بہشت میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ.

فائدہ: خطابی نے کہا کہ جو ہنسی بندوں کو خوشی کے وقت عارض ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ پر جائز نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ یہ مثال بیان کی گئی ہے اس فعل کے لیے جو اترتا ہے بیچ جگہ اعجاب کے نزدیک بشر کے پس اس کو دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور معنی اس کے خبر دینا ہے اللہ کی رضامندی کا ساتھ فعل ان کے ایک کے اور قبول کرنے اس کے کے دوسرے کے لیے اور بدلہ دینا ان دونوں کو ان کے فعل پر ساتھ بہشت کے باوجود مختلف ہونے ان دونوں کے حال کے۔اور تحقق تاویل کی ہے بخاری نے ہنسی کی دوسری جگہ میں اوپر معنی رحمت کے اور وہ قریب ہے اور تاویل کرنی اس کی ساتھ معنی رضا کے قریب تر ہے پس تحقیق ضحک دلالت کرتا ہے رضا اور قبول پر اور ابن جوزی نے کہا کہ اکثر سلف ایسی صفات کی تاویل سے باز رہتے ہیں دیکھتے ہیں اس کو جیسا کہ وارد ہوا اور لائق یہ ہے کہ ایسی صفتوں میں امرار کی رعایت رکھی جائے اور یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کی صفتیں مخلوق کی صفات کی مانند نہیں اور معنی امرار کے یہ ہیں کہ اس کی مراد کو نہ جانے باوجود اعتقاد پاک کرنے کے۔ میں کہتا ہوں کہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ مراد ساتھ ضحک کے متوجہ ہونا ساتھ رضامندی کے ہے متعدی کرنا اس کا ساتھ الی کے مراد اس سے توجہ اور رضا ہے اور یہ جو کہا کہ وہ دونوں بہشت میں داخل ہوتے ہیں تو ابن عبد البر نے کہا کہ معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ پہلا قاتل کافر تھا میں کہتا ہوں کہ یہی ہے جس کو بخاری نے ترجمہ میں استنباط کیا ہے لیکن نہیں ہے کوئی مانع یہ کہ ہو پہلا قاتل مسلمان آپ کے قول کے عموم کی وجہ سے کہ پھر توبہ کرتا ہے اللہ قاتل پر جیسے کہ قتل کرے مسلمان مسلمان کو جان بوجھ کر بغیر شبہ کے پھر قاتل توبہ کرے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے۔اور سوائے اس کے نہیں کہ ایسے شخص کے دخول کو وہ شخص منع کرتا ہے جس کا مذہب یہ ہے کہ جو مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے اس کی توبہ قبول نہیں اور اس کی بحث تفسیر سورۂ نساء میں آئے گی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور پہلی وجہ کی تائید کرتی ہے یہ حدیث کہ جو ہمام سے روایت ہے کہ پھر اللہ دوسرے کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کو اسلام کی طرف راہ دکھاتا ہے اور زیادہ ترصیح یہ روایت ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا گیا کس طرح ہے یہ بات یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ دونوں میں ایک کافر تھا پس مار ڈالا دوسرے کو پھر مسلمان ہو جائے پھر جہاد کرے اور قتل کیا جائے اور ہمام کی روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر ہدایت دے اس کو اسلام کی طرف پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرتا شہید ہو جائے۔ابن عبد البر نے کہا کہ اس حدیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جائے پس وہ بہشت میں ہے۔(فتح)

٢٦١٥۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

٢٦١٥۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے بعد اس کے کہ مسلمانوں نے اس کو فتح کیا تو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْهِمْ لِيْ فَقَالَ بَعْضُ بَنِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَاعَجَبًا لِّوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ يَّنْعٰى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّيْ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَلَا أَدْرِيْ أَسْهَمَ لَهٗ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهٗ. قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيْهِ السَّعِيْدِيُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعِيْدِيُّ هُوَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ.

مال غنیمت سے مجھ کو بھی حصہ دیجیے۔ تو سعید بن عاص کے بعض بیٹوں نے یعنی ابان بن سعید نے کہا کہ یا حضرت ﷺ اس کو حصہ نہ دیجیے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ابن قوقل کا قاتل ہے یعنی جنگ بدر کے دن یہ کافروں کے ساتھ تھا اور اس نے ابن قوقل صحابی کو قتل کیا تھا تو ابان بن سعید نے کہا کہ عجب ہے اس حیوان کے لیے یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے کہ اترا ہم پر قدوم ضان پہاڑ کے راہ سے عیب کرتا ہے مجھ پر ایک مرد مسلمان کے قتل کرنے کا اللہ نے اس کو میرے ہاتھ سے بزرگی دی یعنی میرے سبب سے شہادت کے درجے کو پہنچا اور مجھ کو اس کے ہاتھ میں ذلیل نہ کیا راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حصہ دیا یا نہ دیا۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ نے جنگ احد کے دن کہا کہ الٰہی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ نہ غروب ہو آفتاب یہاں تک کہ میں بہشت میں پہنچ جاؤں تو وہ اسی دن شہید ہو گیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس کو بہشت میں دیکھا اور باقی اس کی شرح آئندہ آئے گی۔ اور مراد اس حدیث سے یہ قول ہے کہ اللہ نے اس کو میرے ہاتھ سے بزرگی دی شہادت کے ساتھ اور نہ قتل ہوا ابان رضی اللہ عنہ اپنے کفر پر کہ آگ میں داخل ہوتا اور اہانت سے یہی مراد ہے۔ بلکہ ابان اس کے بعد زندہ رہا یہاں تک کہ اس نے توبہ کی اور مسلمان ہو گیا اور اس کا اسلام صلح حدیبیہ کے بعد اور خیبر سے پہلے تھا اور یہ بات اس نے حضرت ﷺ کے سامنے کہی اور حضرت ﷺ نے اس کو اس پر برقرار رکھا اور یہ بھی اس چیز کے موافق ہے کہ شامل ہے اس کو ترجمہ۔ اور جو راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت ﷺ نے اس کو حصہ دیا یا نہیں تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ اے ابان بیٹھ جا اور حضرت ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حصہ نہ دیا اور اس کے ساتھ اس شخص نے دلیل پکڑی ہے جو کہتا ہے کہ جو لڑائی کے ختم ہونے کے بعد حاضر ہو وہ اس شخص کے ساتھ شریک نہیں ہوتا جو اس میں حاضر ہوا اگرچہ ان کی مدد کو نکلا ہو۔ اور یہ قول جمہور کا ہے اور کوفیوں کا یہ مذہب ہے کہ وہ بھی ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے اور ان کی طرف سے طحاوی نے جواب دیا ہے اس طرح کہ حضرت ﷺ نے کچھ آدمی نجد کی طرف بھیجے تھے پہلے اس سے کہ شروع ہوں بیچ سامان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ خیبر کے پس اسی لیے ان کو حصہ نہ دیا۔ اور لیکن جو لشکر کے ساتھ نکلنے کا ارادہ کرے اور اس کو کوئی مانع روک لے تو اس کو حصہ دیا جائے گا جیسا کہ حضرت ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ کو حصہ دیا جو جنگ میں حاضر نہ ہوئے تھے لیکن انہوں نے حضرت ﷺ کے ساتھ نکلنے کا ارادہ کیا تھا تو ایک شرعی مانع نے اس کو اس سے روکا۔ (فتح)

بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ. جو جہاد کو روزے پر اختیار کرے۔

فائدہ: یعنی تا کہ نہ ضعیف کر دے اس کو روزہ لڑنے سے اور یہ اس شخص کے لیے منع نہیں ہے کہ جس کو معلوم ہو کہ یہ اس کو نقصان نہیں کرتا۔ (فتح)

۲٦١٦۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ لَا يَصُوْمُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى.

۲٦١٦۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے زمانے میں روزہ نفل نہ رکھا کرتے تھے جہاد کی وجہ سے یعنی قوت پر نگاہ رکھنے کی وجہ سے جہاد کے لیے سو جب حضرت ﷺ کا انتقال ہوا تو میں نے اس کو نہیں دیکھا کہ روزہ کھولتا ہو مگر دن عید فطر اور قربانی کے۔

فائدہ: یعنی ان دنوں میں روزہ نہ رکھتا تھا اور عید الاضحیٰ سے مراد وہ دن ہے جس میں قربانی کرنی جائز ہے پس اس میں تشریق کے دن بھی شامل ہوں گے۔ اور اس چیز میں اشعار ہے اس چیز پر کہ حضرت ﷺ کے بعد ابو طلحہ رضی اللہ عنہ جہاد کے ملازم نہ تھے یعنی حضرت ﷺ کے بعد اس نے جنگ نہ کی اور سوائے اس کے نہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نفلی روزہ جہاد کی وجہ سے چھوڑا تھا تو اس خوف سے کہ اس کو لڑنے سے ضعیف نہ کر ڈالے اس کے باوجود کہ اس نے اپنی اخیر عمر میں پھر جہاد کی طرف رجوع کیا۔ اور روایت کیا حاکم نے کہ وہ جہاد کے لیے جہاز میں سوار ہوا سو مر گیا تو لوگوں نے اس کو ساتھ دن کے بعد دفنایا اور اس کی لاش بگڑی نہیں تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ صیام الدھر یعنی ہمیشہ کے روزے کو جائز سمجھتے تھے۔ (فتح)

بَابُ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ. شہادت سات قسم کی ہے سوائے مقتول ہونے کے۔

فائدہ: اس میں اختلاف ہے کہ شہید کو شہید کیوں کہتے ہیں نضر بن شمیل نے کہا اس لیے کہ وہ زندہ ہے پس گویا کہ ان کی روح شاہد ہے یعنی حاضر ہے۔ اور ابن باری نے کہا کہ اس لیے کہ اللہ اور اس کے فرشتے گواہی دیتے ہیں اس کے لیے ساتھ بہشت کے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس لیے کہ حاضر کی جاتی ہے نکلنے روح اس کی کے وہ چیز کہ تیار کی گئی ہے کرامت اور بزرگی سے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس لیے کہ اس کے لیے گواہی دی جاتی امان کی آگ سے اور بعض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں اس لیے کہ اس پر گواہ ہے ساتھ ہونے اس کے شہید۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں حاضر ہوتے اس کے پاس اس کے مرنے کے وقت مگر رحمت کے فرشتے۔ اور بعض کہتے ہیں اس لیے کہ وہ گواہی دے گا قیامت کے دن رسولوں کے پہچانے کی اور بعض کہتے ہیں اس لیے کہ اس کے لیے فرشتے گواہی دیتے ہیں اس کے نیک خاتمہ کی اور بعض کہتے ہیں اس لیے کہ پیغمبر گواہی دیں گے اس کے لیے حسن اتباع کی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس لیے کہ اللہ گواہی دیتا ہے اس کے لیے ساتھ نیک نیت اور اس کے اخلاص کے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس لیے کہ فرشتے جان نکلنے کے وقت اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ مشاہدہ کرتا ہے ملکوت کا دنیا کے گھر سے اور بعض کہتے ہیں اس لیے کہ گواہی دی گئی ہے اس کے لیے آگ سے امان کی۔ اور بعض کہتے ہیں اس لیے کہ علامت شاہد ہے اس کے ساتھ کہ اس نے نجات پائی۔ اور ان میں سے بعض چیزیں خاص ہیں اس شخص کے لیے جو اللہ کی راہ میں مارا جائے اور بعض ان میں سے عام ہیں ان کے غیر کو اور بعض میں نزاع ہے اور یہ ترجمہ حدیث کا لفظ ہے روایت کیا ہے اس کو مالک نے جابر بن عتیک کی روایت سے کہ حضرت ﷺ عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کو آئے پس ذکر کی تمام حدیث اور اس میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم شہید اپنے درمیان کس کو گنتے ہو اصحاب نے کہا کہ جو اللہ کی راہ میں مارا جائے اس میں یہ بھی ہے کہ شہید سات قسم کے ہیں سوائے قتل کے جو اللہ کی راہ میں ہو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر اتنا زیادہ ذکر کیا کہ جو آگ میں جل کر مر جائے اور جو ذات الجنب کے درد سے مر جائے اور عورت کہ نفاس کی حالت میں مرے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جو اللہ کے راہ میں مرے وہ بھی شہید ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو اپنے مال کے بچانے کے لیے مارا جائے وہ شہید ہے اور دین اور خون اور اہل میں بھی اسی طرح فرمایا۔ اور ایک روایت میں سل کا لفظ آیا ہے اور اسماعیلی نے کہا کہ حدیث اس باب کی ترجمہ کے مخالف ہے۔ اور ابن بطال نے کہا کہ ترجمہ حدیث سے بالکل نہیں نکلتا اور یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ وہ کتاب کے صاف کرنے سے پہلے مر گیا اور احتمال ہے کہ مراد اس کی تنبیہ ہو اس پر کہ شہادت قتل میں بند نہیں بلکہ اس کے لیے اور کئی اسباب ہیں اور ان اسباب کے عدد میں مختلف حدیثیں آئی ہیں۔ پس بعض میں پانچ اور بعض میں سات کا ذکر ہے اور جو بخاری کی شرط کے موافق ہے وہ پانچ کی روایت ہے پس تنبیہ کی ترجمہ کے ساتھ اس پر کہ عدد وارد میں تحدید مراد نہیں یعنی حد بیان نہیں اور جو ظاہر ہوتا ہے میرے لیے یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے اول اقل معلوم کروایا پھر اس پر زیادتی معلوم کروائی پس ذکر کیا اس کو اور وقت میں اور نہیں قصد کیا بند کرنے کا بیچ کسی چیز کے اس سے اور تحقیق جمع ہوئی ہیں ہمارے لیے کھرے طریقوں سے زیادہ بیس خصلتوں سے پس اس کا مجموع کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے چودہ خصلتیں ہیں اور باب مَنْ يَنْكِبُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ میں ابو مالک کی حدیث گذر چکی ہے کہ جس کو اس کے گھوڑے یا اونٹ نے کچلایا کاٹا اس کو زہریلے جانور نے یعنی سانپ وغیرہ نے یا مر گیا اپنے بچھونے پر کسی موت کے ساتھ کہ اللہ نے چاہا تو تحقیق وہ شہید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اورایک روایت میں ہے کہ مسافر کی موت شہادت ہے اورایک روایت میں ہے کہ جواللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے مرا وہ شہید ہے اورایک روایت میں ہے کہ جواللہ کی راہ میں اپنے بچھونے پر مرے وہ بھی شہید ہے اور نیز یہ کہا مبطون کے حق میں اورلدیغ اور غریق اور شریق کے حق میں اور جس کو درندہ کھالے اور جو اپنی سواری سے گر کر مر جائے اور صاحب ہدم اور ذات الجنب اورایک روایت میں ہے کہ سر پھرنے والا دریا میں کہ پہنچے اس کو قے اس کے لیے شہید کا اجر ہے۔ اور پہلے گذر چکا ہے کہ جو خالص نیت سے شہادت طلب کرے وہ شہید لکھا جاتا ہے اور آئندہ آئے گا کہ جو طاعون میں مرے وہ بھی شہید ہے اورایک روایت میں ہے کہ جس کو اس کی سواری گرادے اورایک روایت میں ہے کہ جو پہاڑ کے سر سے گرایا جائے جس کو درندہ کھالے اور دریا میں ڈوب جائے وہ اللہ کے نزدیک شہید ہے اور ان کے سوا اور چیزیں بھی احادیث میں وارد ہوئی ہیں مگر ان کے ضعف کی وجہ سے میں نے ان کو بیان نہیں کیا۔ ابن تین نے کہا کہ یہ سب موتیں ہیں جن میں سختی ہے کہ اللہ نے امت محمدی پر احسان کیا ساتھ اس طور کے کہ گردانا اس کو مٹانا ان کے گناہوں کے لیے اور ان کے اجر میں زیادتی کے لیے کہ پہنچائے ان کو ساتھ اس کے شہیدوں کے مرتبے میں۔ میں کہتا ہوں جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ یہ سب لوگ جو مذکور ہوئے ہیں درجے میں برابر نہیں اور دلالت کرتی ہے اس پر وہ حدیث جو احمد وغیرہ نے روایت کی کسی نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون سا جہاد افضل ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹی جائیں اور جس کا خون گرایا جائے یعنی آپ بھی مارا جائے اور گھوڑا بھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر موت کہ اس کے ساتھ مسلمان مرے پس وہ شہید ہے لیکن شہادت کم وبیش ہے اور ان بیماریوں کی شرح کتاب الطب میں آئے گی اور ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ شہید دو قسم ہے ایک شہید دنیا کا اور ایک آخرت کا۔ اور شہید آخرت کا وہ ہے کہ کافروں کی لڑائی میں مارا جائے آگے بڑھنے والا نہ پیٹھ پھیرنے والا اور خالص نیت والا اور دوسری قسم آخرت کا شہید ہے وہ لوگ وہ ہیں جو اوپر مذکور ہوئے اس معنی کے ساتھ کہ ان کو بھی شہیدوں کی اجر کی جنس سے دیا جائے گا اور دنیا میں شہیدوں کے احکام ان پر جاری نہیں ہوتے اور جب یہ بات مقرر ہوئی تو ہوگا اطلاق شہید کا غیر مقتول فی سبیل اللہ پر بطور مجاز کے۔ (فتح)

۲۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۲۶۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم کے ہیں ایک تو جو وبا میں مر جائے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستوں سے اور اسہال سے اور تیسرا وہ جو ڈوب جائے اور چوتھا وہ جس پر دیوار گر پڑے اور پانچواں وہ جو اللہ کی راہ میں شہید ہو یعنی جہاد میں مارا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۱۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ.

۲۶۱۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وبا یعنی عام بیماری شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَّكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ إِلٰى قَوْلِهِ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے اس قول تک کہ ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔

فائدہ: ذکر کی اس میں بخاری نے حدیث براء رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی اس کے سبب نزول میں اور اس کی پوری تفسیر سورۂ نساء میں آئے گی۔

۲۶۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾.

۲۶۱۹۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا ضرر نہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ مونڈھے کی ہڈی لے کر آیا یعنی اس لیے کہ اس وقت کاغذ کم ملتا تھا تو اس نے اس کو اس پر لکھا اور ابن ام مکتوم نے اپنے ضرر یعنی اندھے ہونے کی شکایت کی تو یہ آیت اتری کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان جن کو ضرر نہیں۔

۲۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ

۲۶۲۰۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے دیکھا تو میں اس کی طرف متوجہ ہوا یہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلٰى عَلَيْهِ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾. ﴿وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ قَالَ فَجَآءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾.

تک کہ میں اس کے پہلو میں بیٹھا تو اس نے ہم کو خبر دی کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس کو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ آیت لکھوائی کہ برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمانوں سے اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں تو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو مجھ سے لکھوا رہے تھے تو اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں جہاد کی طاقت رکھتا تو البتہ جہاد کرتا اور وہ اندھا مرد تھا تو اللہ نے اپنے رسول پر وحی اتاری اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی تو آپ کی ران مجھ پر بھاری ہوئی یہاں تک کہ میں ڈرا کہ میری ران ٹوٹ نہ جائے پھر وہ حالت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوئی تو اللہ نے یہ آیت اتاری غیر اولی الضرر یعنی جن کو دکھ نہیں۔

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ.

لڑنے کے وقت صبر کرنا۔

٢٦٢١- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا.

۲۶۲۱۔عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم کافروں سے ملو یعنی جنگ میں تو صبر کرو اور قائم رہو یعنی صف جنگ میں نہ پھرو اور پیٹھ نہ دو۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسلمانوں کا کافروں سے مقابلہ ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ کافروں کے مقابلہ میں پیٹھ نہ پھیریں۔

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلِهِ

لڑائی کی رغبت دلانے کا بیان۔ یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعَالٰی ﴿حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ﴾.

رغبت دلا مسلمانوں کو لڑائی پر۔

۲۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِيْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهُ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا.

۲۶۲۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف نکلے تو ناگہاں مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد کھائی کھودتے تھے سردی کے دن میں یعنی تاکہ کافر مدینے کے اندر نہ آسکیں اور اصحاب کے پاس غلام نہ تھے جو ان کے لیے یہ کام کریں تو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی جو چیز کہ ان کے ساتھ ہے تکلیف اور بھوک سے تو کہا کہ الٰہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو تو انصار اور مہاجرین نے آپ کے جواب میں کہا ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہیں گے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب المغازی میں آئے گی اور ترجمے کا نکالنا اس حدیث سے اس جہت سے ہے کہ تحقیق مباشر ہونے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھودنے کو ساتھ اپنے نفس کے حرص دلانی ہے مسلمانوں کے لیے عمل پر تاکہ لوگ اس میں آپ کی پیروی کریں۔ (فتح)

بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ.

مدینے کے گرد کھائی کھودے کا بیان۔

۲۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيْبُهُمْ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا

۲۶۲۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد کھائی کھودنے لگے اور اپنی پیٹھوں پر مٹی اٹھا کر اور جگہ پھینکتے تھے اور کہتے تھے ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اسلام پر جب تک ہم زندہ رہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب دیتے تھے کہ الٰہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو برکت کر انصار اور مہاجرین میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأٰخِرَهْ فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ.

۲۶۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنقُلُ وَيَقُوْلُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا.

۲۶۲۴۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ مٹی نقل کرتے تھے کہ اگر تو ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

۲۶۲۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا.

۲۶۲۵۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کو جنگ احزاب کے دن دیکھا کہ مٹی نقل کرتے تھے یعنی مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے اور حالانکہ مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو ڈھانکا ہوا تھا یعنی آپ کا پیٹ گرد آلود تھا اور حضرت ﷺ فرماتے تھے اگر تیری ہدایت نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے سو اتار ہم پر چین کو اور ثابت رکھ ہمارے قدموں کو اگر ہم کافروں کا مقابلہ کریں تحقیق اس گروہ نے ہم پر سرکشی کی ہے جب وہ ہمارے فتنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی۔

بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ.

اگر کسی کو عذر جہاد سے روک رکھے تو اس کے لیے غازی کا ثواب ہے جب کہ اس کی نیت سچی ہو۔

فائدہ: عذر ایک وصف ہے جو طاری ہوتا ہے مکلّف پر کہ مناسب ہے سہولت کے لیے اس پر۔ (فتح)

۲۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۶۲۶۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ تبوک سے واپس لوٹے۔

۲۶۲۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ

۲۶۲۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ جنگ تبوک میں تھے سو فرمایا کہ بے شک کچھ لوگ ہم سے چھوٹ کر مدینے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيْهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ. وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

میں رہ گئے ہیں نہیں چلے ہم پہاڑوں کے کسی اونچے نیچے راہ مگر کہ وہ ہمارے ساتھ تھے یعنی ثواب میں وہ بھی ہمارے شریک ہوئے ناچاری نے ان کو روک رکھا۔

فائدہ: اور مراد ساتھ عذر کے عام ہے بیماری اور عدم قدرت سے سفر پر اور ایک روایت میں ہے کہ ان کو بیماری نے روکا اور گویا کہ وہ محمول ہے اکثر اوقات پر۔ اور مہلب نے کہا کہ گواہی دیتی ہے اس حدیث کے لیے یہ آیت کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمانوں سے جن کو کوئی دکھ نہیں الایۃ۔ پس تحقیق وہ فاصل ہے درمیان قاعدین اور مجاہدین کے پھر مستثنیٰ کیا ضرر والوں کو قاعدین سے تو گویا کہ ان کو فاضلوں کے ساتھ ملایا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی پہنچتا ہے اپنی نیت سے عامل کے اجر کو جب کہ روکے اس کو عذر عمل کرنے سے۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

باب ہے بیان میں فضیلت روزے رکھنے کی اللہ کے راہ میں۔

فائدہ: ابن جوزی نے کہا کہ جب سبیل اللہ کا لفظ مطلق ہو تو اس سے مراد جہاد ہوتا ہے اور قرطبی نے کہا کہ سبیل اللہ سے مراد اطاعت اللہ ہے پس مراد یہ ہے کہ جو اللہ کی رضامندی کے لیے روزہ رکھے میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ اس سے عام مراد ہو پھر میں نے فوائد ابوطاہر میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث پائی اس کے لفظ یہ ہیں کہ کوئی نہیں جو اللہ کی راہ میں چوکیداری کرتا ہو تو روزہ رکھے اللہ کی راہ میں آخر حدیث تک۔ اور ابن دقیق العید نے کہا کہ اکثر استعال اس کا عرف میں جہاد پر ہے پس اگر جہاد پر محمول ہو تو ہوگی فضیلت جمع ہونے کے لیے دو عبادتوں میں۔ اور احتمال ہے کہ اللہ کی اطاعت مراد ہو جس طرح کہ ہوا اور اول توجیہ قریب تر ہے اور نہیں معارض ہوگا یہ اس کو کہ جہاد میں روزہ کھولنا افضل ہے اس لیے کہ روزہ دار ضعیف ہوتا ہے دشمن کے مقابلے میں جیسا کہ اس کی تقریر پہلے گذر چکی ہے اس لیے کہ فضیلت مذکورہ اس شخص کے حق میں محمول ہے جو ضعف کا خوف نہ کرے خاص کر جس کو اس کی عادت ہو پس یہ امور نسبیہ سے ہے پس جس کو روزہ جہاد سے ضعیف نہ کرے تو روزہ اس کے حق میں افضل ہے تاکہ دونوں فضیلتوں کو جمع کرے۔ (فتح)

۲۶۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا

۲۶۲۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّسُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللَّهِ بَعَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں ایک روزہ رکھے گا اللہ اس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالے گا۔

فائدہ: اور ستر برس سے مراد کثرت ہے اور اس کی تائید کرتی ہے یہ بات کہ نسائی کی روایت میں سو برس کا ذکر آیا ہے۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ.

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا بیان۔

۲۶۲۹۔ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ أَيْ فُلُ هَلُمَّ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

۲۶۲۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دے گا اللہ کی راہ میں بلائیں گے اس کو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازں کے کہیں گے او میاں فلاں ادھر آؤ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق نے عرض کیا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تو کچھ ڈر نہیں کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور دوسرے کو چھوڑ دے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مجھے کو امید ہے کہ تو انہی لوگوں میں ہے جن کو سب بہشت کے فرشتے بلائیں گے۔

فائدہ: جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو اونٹنیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اور یہ جو فرمایا کل خزنة باب تو یہ ترکیب مقلوب ہے اس لیے کہ مراد چوکیدار ہر دروازے کا ہے اور مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد سب عملوں سے افضل ہے اس لیے کہ غازی دیا جاتا ہے ثواب نمازی اور روزے دار کا اور صدقہ دینے والے کا اگرچہ یہ کام نہ کرے اس لیے کہ باب الریان روزے داروں کے لیے اور تحقیق ذکر کیا ہے اس حدیث میں کہ غازی ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا قلیل چیز خرچ کرنے کی وجہ سے مال میں اللہ کی راہ میں انتہیٰ۔ وہ چیز کہ جاری ہوا ہے اس پر ظاہر حدیث سے رد کرتا ہے اس کو جو میں نے روزے کے باب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پہلے بیان کیا ہے زیادتی سے احمد کی حدیث میں اس لیے کہ اس میں ہے کہ ہر عمل والے کے لیے ایک دروازہ ہے کہ وہ اس سے بلایا جائے اس کے ساتھ اور یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ مراد اللہ کی راہ کے وہ چیز ہے کہ وہ عام ہے جہاد سے اور جو اس کے سوائے اور عمل ہیں۔ (فتح)

٢٦٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّمَا أَخْشٰى عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا فَبَدَأَ بِإِحْدَاهُمَا وَثَنّٰى بِالْأُخْرٰى فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يُوْحٰى إِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَأَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمُ الطَّيْرَ ثُمَّ إِنَّهُ مَسَحَ عَنْ وَّجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ انِفًا أَوَ خَيْرٌ هُوَ ثَلَاثًا إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِيْ إِلَّا بِالْخَيْرِ وَإِنَّهُ كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ كُلَّمَا أَكَلَتْ حَتّٰى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَّنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَجَعَلَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَنْ لَّمْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ فَهُوَ كَالْآكِلِ الَّذِيْ لَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَّوْمَ

٢٦٣٠۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مجھ کو اپنے پیچھے تم پر اس چیز کا ڈر ہے جو کھولی جائے گی تم پر زمین کی برکات سے یعنی اناج اور لباس اور چاندی سونے کی کان وغیرہ سے پھر حضرت ﷺ نے دنیا کی زینت اور آرائش ذکر کی سو ایک کو پہلے بیان کیا اور دوسری بار دوسری کو تو ایک مرد کھڑا ہوا تو اس نے کہا یا حضرت ﷺ کیا نیک چیز ہی بدی لائے گی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت فرمایا تو پھر بدی کیوں کر ہو گی تو حضرت ﷺ اس کے جواب سے چپ رہے ہم نے کہا کہ آپ کو وحی ہوتی ہے اور لوگ چپ رہے جیسے کہ ان کے سروں پر جانور ہیں اور وہ ان کو شکار کرنا چاہتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ مبادا حرکت کرنے سے سر سے اڑ نہ جائیں پھر حضرت ﷺ نے اپنے چہرے مبارک سے پسینہ پونچھا تو فرمایا کہ کہاں ہے اب پوچھنے والا کیا وہ خیر ہے یہ آپ نے تین بار فرمایا یعنی وہ مال خیر نہیں بے شک خیر سے خیر ہی آتی ہے البتہ ہر ایک گھاس جس کو ربیع کی فصل اگاتی ہے جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہے یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہے یعنی جب کہ حد سے زیادہ چرے مگر اسی جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاک نہیں کرتی کہ وہ کھایا گیا یہاں تک کہ جب اس کے دونوں کوہیں تن گئیں یعنی سیر ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اس نے جگالی کی اور لید کی اور پیشاب کیا پھر چرنے لگا اور کہنا شروع کیا بے شک یہ مال دنیا کہ ہرا بھرا اور میٹھا ہے اور خوب مصاحب ہے مال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ.

مسلمان کا جس نے اس کو بچالیا یعنی حلال وجہ سے کمایا اور خرچ کیا اس کو اللہ کی راہ میں اور یتیموں میں اور مسکینوں میں اور مسافروں میں اور جس نے اس مال کو ناحق لیا یعنی حرام وجہ سے جمع کیا تو اس مال دار کا حال اس بیمار کا حال جو جوع قلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہے اور کبھی سیر نہیں ہوتا اور وہ مال قیامت کے دن اس پر گواہ ہوگا یعنی اس پر کہ اس نے ناحق طور سے کمایا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح رقاق میں آئے گی اور غرض اس حدیث سے راوی کا یہ قول ہے کہ فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ یعنی اس کو اللہ کے راہ میں خرچ کیا پس یہ قول اس کا موافق ہے ترجمہ کے لیے اور نسائی میں خریم سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے تو اس کے لیے سات سوگنا ثواب لکھا جاتا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ موافق ہے اس آیت کے مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ الاية یعنی مثال ان لوگوں کی جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں آخر آیت تک۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ.

جو غازی کا سامان درست کر دے یا اس کے پیچھے اس کے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کرے۔

فائدہ: غازی کا سامان درست کر دے یعنی اس کے سفر کا سامان تیار کر دے اور اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی خبر لیا کرے۔

۲۶۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

۲۶۳۱۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں لڑنے والے کا سامان درست کر دے بے شک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اس کے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کرے تو بے شک وہ بھی غازی ہوا یعنی اس کو بھی غازی کے برابر ثواب ملے گا۔

فائدہ: ابن حبان نے کہا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ بھی ثواب میں غازی کے برابر ہے اگرچہ حقیقۃ جہاد نہ کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے لیے بھی غازی کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے اس کے ثواب سے کچھ چیز بھی کم نہیں کی جاتی روایت کی یہ حدیث ابن حبان نے۔اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جو غازی کا سامان درست کر دے یہاں تک کہ پورا ہو تو اس کے لیے بھی اس کے برابر ثواب ہوتا ہے یہاں تک کہ غازی مر جائے یا لوٹ آئے اور اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوتے ہیں ایک یہ کہ وعدہ مذکور مرتب ہے سامان غازی کے تمام کرنے پر کہ کسی چیز کی اس کو حاجت نہ رہے۔دوم یہ کہ وہ برابر ہے اس کے ساتھ اجر میں یہاں تک کہ جہاد گذر جائے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک لشکر بھیجا تو فرمایا کہ چاہیے کہ ہر دو مردوں سے ایک مرد نکلے اور ثواب دونوں کے درمیان ہے یعنی آدھا آدھا۔اور ایک روایت میں ہے کہ پھر بیٹھنے والوں کو فرمایا کہ جو غازی کے پیچھے اس کے گھر کی خبر گیری کرے اچھی طرح سے تو اس کے لیے ثواب ہے مثل نصف ثواب غازی کے پس اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ غازی جب اپنا سامان خود درست کر لے یا قائم ہو ساتھ کفایت اس شخص کے کہ اس کے پیچھے اس کے گھر کی خبرداری کرے تو ہوگا اس کے لیے ثواب دوبار۔اور تحقیق حجت پکڑی ہے اس کے ساتھ اس شخص نے جس کا مذہب یہ ہے کہ مراد احادیث سے جو وارد ہوئیں ہیں ساتھ مثل ثواب فعل کا حاصل ہونا اصل ثواب ہے اس کے لیے بغیر دوگنا ہونے کے اور یہ دوگنا ہونا خاص ہے اس شخص کے حق میں جو مباشر عمل کا ہو یعنی جو اپنے ہاتھ سے عمل کرے قرطبی نے کہا کہ نہیں حجت ہے اس کے لیے اس حدیث میں دو وجہوں سے ایک یہ کہ وہ محل نزاع کو شامل نہیں اس لیے کہ مطلوب تو صرف یہ ہے کہ تحقیق دلالت کرنے والا نیکی پر مثلاً کیا اس کے لیے مثل اجر فاعل اس کے کی ہے ساتھ دوگنا ہونے کے یا اس کے بغیر اور حدیث باب کی سوائے اس کے نہیں کہ چاہتی ہے مشارکت کو اور مشاطرۃ کو یعنی نصف نصف ہونے کو اور دونوں میں فرق ظاہر ہے دوم یہ احتمال ہے کہ نصف کا لفظ زیادہ ہو۔میں کہتا ہوں کہ اس کی حاجت نہیں کہ اس کے زیادہ ہونے کا دعویٰ کیا جائے اس کے صحیح میں ثابت ہونے کے بعد جو چیز کہ اس کی توجیہ میں ظاہر ہوتی ہے یہ ہے کہ وہ لفظ بولا گیا ہے بنسبت مجموع ثواب کے جو حاصل ہوتا ہے غازی کے لیے اور پیچھے رہنے والے کے لیے اس کے گھر میں ساتھ اچھی طرح کے پس تحقیق کل ثواب جب تقسیم کیا جائے دونوں کے درمیان نصف نصف تو ہوگا ہر ایک کے لیے دونوں میں سے مثل اس چیز کے کہ وہ دوسرے کے لیے ہے پس نہیں تعارض ہے دونوں حدیثوں میں۔پس لیکن جو وعدہ دیا گیا ساتھ مثل ثواب عمل کے اگرچہ اس کو نہ کرے جب کہ ہو اس کے لیے اس میں دلالت یا مشارکت یا نیت صالح تو نہیں اپنے اطلاق پر دوگنا ہونے میں ہر ایک کے لیے اور پھرنا خیر کا اپنے ظاہر سے محتاج ہے طرف سند کی اور شاید اس کی سند جو کہتا ہے کہ عامل خود اپنی جان سے مشقت کا مباشر ہوتا ہے برخلاف دلالت کرنے والے کے اور مانند اس کی لیکن جو غازی کو اپنے مال سے مثلاً سامان بہت کر دے اور اسی طرح وہ شخص کہ اس کے پیچھے والوں کی خبر گیری کرے وہ بھی کچھ مشقت کا مباشر ہوتا ہے پس تحقیق نہیں حاصل ہوتا اس سے جہاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر جب کہ اس عمل سے کفایت کیا جائے۔پس ہو گیا گویا کہ وہ بھی اس کے ساتھ جہاد کا مباشر ہے برخلاف اس شخص کے جو مثلاً صرف نیت پر اختصار کرے اور اس کی بحث آئندہ آئے گی۔(فتح)

٢٦٣٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوْهَا مَعِيَ.

٢٦٣٢۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ مدینے میں ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر کے سوائے کسی کے گھر میں نہ جایا کرتے تھے مگر اپنی بیویوں پر تو کسی نے حضرت ﷺ سے کہا کہ یہ عنایت کس سبب سے ہے فرمایا کہ اس بھائی میرے لشکر میں مارا گیا۔

فائدہ: ابن تین نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ حضرت ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس اکثر جایا کرتے تھے یعنی مراد کثرت سے جانا ہے ورنہ کبھی اس کی بہن ام حرام رضی اللہ عنہا کے پاس بھی جایا کرتے تھے۔اور شاید ام سلیم رضی اللہ عنہا مقتول کی بہن تھی یا اس کا غم ام سلیم رضی اللہ عنہا کو ام حرام رضی اللہ عنہا سے زیادہ ہوا تھا۔میں کہتا ہوں کہ اس تاویل کی کچھ حاجت نہیں اس لیے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ام حرام رضی اللہ عنہا کا ایک گھر تھا اور نہیں مانع ہے کہ یہ کہ دونوں بہنیں ایک بڑے گھر میں ہوں کہ ہر ایک کے لیے اس میں علیحدہ جگہ ہو پس ایک بار اس کی طرف منسوب کیا گیا اور ایک بار اس کی طرف۔اور ابن منیر نے کہا کہ مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ آپ کے اس قول سے ہے کہ اس کے پیچھے اس کے گھر کی اچھی طرح خبر گیر کرے اس لیے کہ یہ عام ہے اس سے کہ اس کی زندگی میں ہو یا اس کے مرنے کے بعد ہو اور حضرت ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے دل کو جبر کرتے تھے اس طرح سے کہ اس کی ملاقات کو جاتے تھے اور اس کی علت یہ بیان کرتے تھے کہ اس کا بھائی میرے لشکر میں یا میری اطاعت میں مارا گیا۔پس اس میں ہے کہ اس کے پیچھے اس کے گھر کی خبر گیری اچھی طرح کرتے تھے اس کے مرنے کے بعد اور یہ حضرت ﷺ کے اچھے اخلاق سے ہے۔(فتح)

بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ.

کافروں کے ساتھ لڑنے کے وقت خوشبو لگانا۔

فائدہ: اور حنوط وہ چیز ہے کہ جو مردے کو لگائی جاتی ہے۔

٢٦٣٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ أَتَى أَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَّقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ يَا عَمِّ

٢٦٣٣۔موسیٰ سے روایت ہے کہ اور حالانکہ ذکر کیا اس نے دن یمامہ (ایک شہر کا نام ہے یمن میں) یعنی جب کہ مسلمانوں نے مسیلمہ کذاب اور اس کے یاروں کا محاصرہ کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔موسیٰ نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حالانکہ اس نے اپنی دونوں رانیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لَّا تَجِيْءَ قَالَ الْأٰنَ يَا ابْنَ أَخِيْ وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ يَعْنِيْ مِنَ الْحَنُوْطِ ثُمَّ جَآءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ انْكِشَافًا مِّنَ النَّاسِ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُّجُوْهِنَا حَتّٰى نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُّمْ أَقْرَانَكُمْ. رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ.

ننگی کی تھیں اور وہ خوشبو لگاتا تھا تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے چچا تجھ کو کس چیز نے روکا ہے کہ تو جنگ میں نہیں آتا تو اس نے کہا کہ اے میرے بھتیجے میں ابھی آتا ہوں اور خوشبو ملنے لگا پس ثابت رضی اللہ عنہ صف میں آکر بیٹھ گئے اور ذکر کی راوی نے حدیث میں ہزیمت لوگوں کی یعنی جو مسلمانوں کی شکست ہوئی تو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارے آگے سے ہٹ جاؤ یعنی میرے لیے جگہ کشادہ کرو تا کہ ہم کافروں سے لڑیں ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح نہ کیا کرتے تھے بلکہ صف اپنی جگہ سے نہ پھرتی تھی بری ہے وہ چیز کہ عادت ڈالی ہے تم نے اپنے جیسوں کو یعنی لڑائی سے بھاگنے والوں کو توبیخ کی کہ تم نے عادت ڈالی اپنے دشمنوں کو جو قوت میں تمہارے برابر ہیں اور یہ کہ تم ان سے بھاگ جاتے ہو یہاں تک کہ انہوں نے تم میں طمع کی اور تم نے لڑائی کی خواہش کی۔

فائدہ: اور طبرانی اور حاکم وغیرہ نے یہ حدیث اس طرح نقل کی ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ کے دن آیا اور حالانکہ خوشبو لگائی تھی اور دو کپڑے سفید پہنے تھے جن میں کفنائے جائیں اور حالانکہ مسلمانوں نے شکست کھائی تو اس نے کہا کہ الٰہی میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ یہ کافر لائے اور عذر کرتا ہوں تیری طرف اس چیز سے کہ مسلمانوں نے کی یعنی بھاگنا پھر فرمایا کہ بری ہے وہ چیز جو تم نے اپنے جیسوں کو عادت ڈالی آج کے دن ایک گھڑی مجھے ان سے نہ روکو تو اس نے حملہ کیا اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا اور اس کی زرہ چرائی گئی تھی۔ تو ایک مرد نے یعنی بلال نے اس کو شہید ہونے کے بعد خواب میں دیکھا تو اس نے کہا کہ میری زرہ فلانی جگہ پالان کے نیچے ہانڈی میں رکھی تھی اور اس کے علاوہ اور بھی کئی چیزوں کی وصیت کی تو جس طرح اس نے کہا تھا لوگوں نے اسی طرح زرہ کو پایا اور اس کی وصیتوں کو جاری کیا۔ مہلب نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ہلاکت چاہنی اپنی جان کی جہاد میں اور ترک کرنا اخذ رخصت کا اور تیاری کرنی مرنے کے لیے خوشبو اور کفن پہننے کے ساتھ اور اس میں بیان ہے قوت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا اور صحت یقین اس کی اور نیت اس کی۔ اور یہ کہ جائز یہ بلانا ایک دوسرے کو لڑائی کی طرف اور اس پر رغبت دلانی اور جھڑکنا اس کا جو اس سے بھاگے اور اس میں اشارہ ہے اس چیز کی طرف کہ تھے اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اصحاب شجاعت اور ثابت رہنے سے لڑائی میں۔ اور اس کے ساتھ اس پر استدلال کیا گیا ہے کہ ران عورت نہیں یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا چھپانا فرض نہیں اور اس کی بحث نماز کے بیان میں گذر چکی ہے۔ (فتح الباری)

بَابُ فَضْلِ الطَّلِيعَةِ.

باب ہے بیان فضیلت مقدمہ لشکر کے یعنی جو لوگ کہ دشمن کی طرف بھیجے جاتے ہیں تا کہ دشمن کی خبر لائیں اور اس کا حال معلوم کر کے امام کو آ کر بتائیں۔

٢٦٢٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

۲۶۲۴۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ کون ہے کہ کافروں کی خبر لائے تو زبیر نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں لاتا ہوں پھر فرمایا کہ کون ہے کہ کافروں کی خبر لائے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں لاتا ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا ہے اور میرا خالص مددگار اور جانثار زبیر ہے۔

فائدہ: اور نسائی کی روایت میں ہے کہ بنی قریظہ کی جنگ کے دن جب امر سخت ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ ان کی خبر لائے آخر حدیث تک اور اس میں ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ تین بار ان کی طرف گئے اس سے معلوم ہوا کہ قوم سے مراد پہلی روایت میں بنو قریظہ ہے اور اس کا بیان مغازی میں آئے گا اور یہ کہ جب قریش وغیرہ عرب کے سب کافر مدینے پر چڑھ آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کے گرد خندق کھودی تو مسلمانوں کو یہ خبر پہنچی کہ یہود بنی قریظہ نے جو مسلمانوں سے عہد کیا ہوا تھا سو انہوں نے توڑ ڈالا اور مسلمانوں کی لڑائی پر کفار قریش پر شریک ہوئے اور حواری کی شرح آئے گی۔ (فتح)

بَابُ هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ.

کیا امام صرف ایک آدمی کو تنہا دشمن کی خبر لانے کے لیے بھیجے؟

٢٦٣٥۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ أَظُنُّهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ

۲۶۳۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا یعنی فرمایا کون ہے کہ دشمن کی خبر لائے تو زبیر رضی اللہ عنہ آپ کا حکم بجالایا پھر دوسری بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا تو زبیر رضی اللہ عنہ آپ کا حکم بجا لایا پھر تیسری بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا پھر بھی زبیر رضی اللہ عنہ ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

آپ کا حکم بجالایا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک ہر پیغمبر کا ایک خالص مددگار ہوتا ہے اور میرا خالص مددگار زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے استعمال کرنا تجسس کا جہاد میں اور اس میں تعریف ہے زبیر رضی اللہ عنہ کی اور اس کے قوت دل کی اور اس کی صحت یقین کی اور یہ کہ جائز ہے مرد کو تنہا سفر کرنا اور یہ کہ تنہا سفر کرنے کی ممانعت تو اس وقت ہے جب اس کو کوئی حاجت نہ ہو اور اس کی بحث آئندہ آئے گی۔

بَابُ سَفَرِ الْإِثْنَيْنِ. باب ہے بیان میں سفر کرنے دو شخصوں کے۔

فائدہ: یعنی جواز اس کا اور مراد دو شخصوں کا سفر ہے نہ سفر کرنا سوموار کے دن برخلاف اس کے جس کو داودی نے سمجھا پھر بخاری پر اعتراض کیا اور رد کیا ہے ابن تین نے اس طرح سے کہ وارد کی بخاری نے اس میں مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ تم دونوں اذان دیا کرو اور تکبیر کہا کرو اور اشارہ کیا اس کے ساتھ اس چیز کی طرف جو اس کے بعض طرق میں واقع ہوئی ہے کہ حضرت ﷺ نے ان کو یہ بات اس وقت کہی جب کہ انہوں نے اپنی قوم کی طرف سفر کرنے کا ارادہ کیا پس لیا جاتا ہے جواز حضرت ﷺ کے اجازت دینے سے ان کے لیے۔ میں کہتا ہوں کہ شاید اس نے حدیث کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے جو وارد ہوئی جھڑک میں ایک اور دو آدمیوں کے سفر کرنے سے منع میں اور وہ حدیث یہ ہے جو اصحاب سنن نے عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں یعنی تین کو سفر کرنا درست ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث حسن الاسناد ہے اور صحیح کہا ہے اس کو ابن خزیمہ اور حاکم نے اور اس کے لے باب باندھا ابن خزیمہ نے اَلنَّهْيُ عَنْ سَفَرِ الْإِثْنَيْنِ وَأَنَّ مَا دُوْنَ الثَّلَاثَةِ عُصَاةٌ یعنی دو کو سفر کرنا منع ہے اور یہ کہ تین سے کم گناہگار ہیں اس لیے کہ معنی شیطان کے اس جگہ گناہگار ہیں اور طبری نے کہا کہ یہ جھڑک ادب اور ارشاد کی ہے اس چیز کے لیے کہ خوف کیا جاتا ہے تنہا پر وحشت اور وحدت سے اور یہ حرام نہیں پس تنہا جنگل میں چلنے والا اور گھر میں تنہا رات کاٹنے والا نہیں امن میں ہے وحشت سے خاص کر جب کہ اس کا فکر ردی اور دل ضعیف ہو اور حق یہ ہے کہ لوگ اس میں مختلف ہیں پس احتمال ہے یہ کہ یہ نہی واقع ہوئی ہو اکھاڑنے کے لے مادے کے پس نہ شامل ہوگی اس کو جب اس کی حاجت ہو اور بعض کہتے ہیں کہ معنی الرکب شیطان کے یہ ہیں کہ تنہا سفر کرنے پر اس کو شیطان باعث ہوتا ہے یا وہ اپنے فعل میں شیطان کے مشابہ ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اس لیے مکروہ ہے کہ اگر اکیلا آدمی سفر کرے اور سفر میں مر جائے تو نہ پائے گا کسی کو کہ اس کا خبر گیر ہو اور اس کو کفنائے دفنائے اور اسی طرح اگر دو میں سے ایک مر جائے تو نہ پائے گا کسی کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کا مددگار ہو بخلاف تین آدمیوں کے کہ وہ اکثر اوقات اس خوف سے امن میں ہوتے ہیں۔ (فتح)

۲۶۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا أَنَا وَصَاحِبٍ لِيْ أَذِّنَا وَأَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا.

۲۶۳۶۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پھرا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مجھ کو اور میرے ساتھی کو فرمایا کہ جب نماز کا وقت آئے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونوں میں بڑا امام بنے۔

بَابُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

گھوڑوں کی چوٹیوں میں خیر وابستہ ہے قیامت کے دن تک۔

فائدہ: اسی طرح بخاری نے باب باندھا حدیث کے الفاظ کے ساتھ بغیر زیادتی کے اور تحقیق استنباط کی ہے اس نے اس سے وہ چیز کہ آئندہ باب میں آئے گی۔ (فتح)

۲۶۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۲۶۳۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر گھوڑوں کی چوٹیوں میں وابستہ ہے دن قیامت تک۔

۲۶۳۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَّابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ تَابَعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.

۲۶۳۸۔ عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی چوٹیوں میں نیکی وابستہ ہے قیامت کے دن تک۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ راوی نے کہا کہ عروہ رضی اللہ عنہ بہت گھوڑے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ میں نے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گھر میں ستر گھوڑے دیکھے ۔اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اونٹ عزت ہیں اپنے مالکوں کے لیے اور بکریوں میں برکت ہے۔(فتح)

٢٦٣٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ.

۲۶۳۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی چوٹیوں میں ہے۔

فائدہ: یعنی برکت ان کی چوٹیوں میں اترتی ہے۔عیاض نے کہا کہ جب گھوڑوں کی چوٹیوں میں برکت ہے تو بعید ہے کہ ان میں نحوست ہو۔پس احتمال ہے یہ کہ ہو نحوست جس کا ذکر آئندہ آتا ہے بیچ غیر ان گھوڑوں کے جو جہاد کے لیے باندھے جاتے ہیں اور یہ کہ جو گھوڑے جہاد کے لیے تیار کیے گئے ہیں وہی برکت اور خیر کے ساتھ خاص کیے گئے ہیں یا کہا جائے گا کہ بھلائی اور برائی کا ایک ذات میں جمع ہونا ناممکن ہے پس تحقیق تفسیر کی گئی ہے خیر کی اجر و غنیمت کے ساتھ اور نہیں منع ہے یہ کہ ہو یہ گھوڑا اس قبیل سے کہ بدشگونی لی جاتی ہے اس کے ساتھ ۔میں کہتا ہوں کہ اس کی بحث آئندہ آئے گی۔اور یہ جو کہا کہ گھوڑا تو مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے ہو اس طرح کہ اس پر سوار ہو کر لڑائی کی جائے یا جہاد کے لیے باندھا جائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی وجہ سے کہ آئندہ حدیث میں ہے کہ گھوڑے تین قسم کے ہیں پس تحقیق روایت کی ہے احمد نے اسماء بنت یزید سے بطور رفع کے کہ گھوڑوں کی چوٹیوں میں خیر وابستہ ہے قیامت کے دن تک سو جو اس کو اللہ کی راہ میں تیاری کے لیے باندھے اور ثواب کی نیت سے اس پر خرچ کرے تو ہوگا سیر ہونا اس کا اور بھوک اس کی اور سیراب ہونا اس کا اور پیاس اس کی اور لید اس کی اور پیشاب اس کا نجات اس کے ترازو میں قیامت کے دن اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی وجہ سے آئندہ باب کی حدیث میں کہ اجر اور غنیمت یعنی وہ اجر اور غنیمت میں ہے اور مراد ماتھے سے اس جگہ بال ہیں جو ماتھے پر لٹکے ہوئے ہوتے ہیں خطابی وغیرہ نے کہا کہ احتمال ہے کہ ماتھے سے مراد گھوڑے کی تمام ذات ہو اور یہ بعید ہے باب کی تیسری حدیث سے۔اور مسلم میں جریر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی انگلی سے اپنے گھوڑے کا ماتھا پھیرتے تھے اور کہتے تھے آخر حدیث تک ۔پس احتمال ہے کہ ماتھا اس لیے خاص کیا گیا ہو کہ وہ گھوڑے کی اگلی طرف میں ہے اشارہ کرنے کے لیے اس بات کی طرف کہ فضیلت آگے بڑھنے میں ہے اس کے ساتھ دشمن کی طرف سوائے پیچھے رہنے کے اس لیے کہ اس میں پیٹھ پھیرنے کی طرف اشارہ ہے اور اس کے ساتھ اس پر استدلال کیا گیا ہے کہ جو چیز اس کے بارے میں وارد ہوئی ہے کہ اس میں نحوست ہے تو وہ اپنے ظاہر پر نہیں یعنی اس کے ظاہری معنی مراد نہیں ۔لیکن احتمال ہے کہ ہو مراد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جگہ گھوڑے کی جنس یعنی تحقیق وہ درپے اس بات کے ہے کہ اس میں خیر ہو پس لیکن اس کو غیر صالح عمل کے لیے پس حاصل ہونا گناہ کا اس امر خارجی کے عارض ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور ابن عبد البر نے کہا کہ اس میں اشارہ ہے گھوڑے کی فضیلت پر اس کے سوا دوسرے چوپایوں سے اس لیے کہ حضرت ﷺ نے ایسی بات اور جانوروں کے حق میں نہیں کہی۔ اور نسائی میں ہے کہ حضرت ﷺ کے نزدیک گھوڑوں سے زیادہ تر کوئی چیز محبوب نہ تھی۔ اور خطابی نے کہا کہ اس میں اشارہ ہے کہ جو مال گھوڑے کے رکھنے سے کمایا جائے وہ سب مالوں سے بہتر اور پاکیزہ تر ہے اور عرب مال کو خیر کہتے ہیں۔ (فتح)

بَابُ الْجِهَادِ مَاضٍ مَّعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

جہاد جاری اور لازم ہے ساتھ امام عادل اور گنا ہگار کے۔ یعنی دلیل کی وجہ سے قول حضرت ﷺ کے کہ گھوڑوں کی چوٹیوں میں بھلائی وابستہ ہے قیامت کے دن تک۔

فائدہ: یہ استدلال پہلے امام احمد نے کیا ہے اس لیے کہ حضرت ﷺ نے ذکر کیا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر قیامت تک باقی رہے گی اور تفسیر کی خیر کی ساتھ ثواب اور غنیمت کے اور غنیمت ساتھ اجر کے سوائے اس کے نہیں کہ حاصل ہوتی ہے گھوڑوں سے جہاد کے ساتھ اور نہیں قید کیا اس کو اس وقت کے ساتھ جب کہ ہو عادل یعنی امام کے عادل ہونے کی اس میں قید نہیں پس دلالت کی اس نے اس پر کہ نہیں فرق ہے بیچ حاصل ہونے اس فضیلت کے اس کے درمیان کہ ہو جہاد امام عادل کے ساتھ یا ظالم کے ساتھ۔ اور حدیث میں ترغیب ہے جہاد کرنے میں گھوڑوں پر اور نیز اس میں خوشخبری ہے ساتھ باقی رہنے اسلام اور مسلمانوں کے قیامت کے دن تک اس لیے کہ جہاد کے باقی رہنے کو مجاہدین اور غازیوں کا باقی رہنا لازم ہے اور غازی مسلمان ہیں اور وہ مانند دوسری حدیث کی ہے کہ ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ دین حق پر لڑتا رہے گا کہ اس میں بھی بشارت ہے دین اسلام کے باقی رہنے پر قیامت تک اور استنباط کیا ہے اس سے خطابی نے ثابت کرنا حصے کا گھوڑے کے لیے کہ مستحق ہوتا ہے اس کو سوار اس کے سبب سے پس اگر مراد اس کی زیادہ حصہ ہے سوار کے لیے پیادے کی نسبت تو ان میں کچھ نزاع نہیں اور اگر اس کی یہ مراد ہے کہ گھوڑے کے لیے دو حصے ہیں اس کے سوار کے حصے کے علاوہ تو یہ محل نزاع ہے اور اس پر حدیث دلالت نہیں کرتی۔ (فتح)

٢٦٤٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ

٢٦٤٠۔ عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خیر گھوڑوں کی چوٹیوں میں وابستہ ہے قیامت کے دن تک اجر یعنی ثواب اخروی اور غنیمت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَغْنَمُ.

بَابُ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ﴾.

جو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا روک رکھے یعنی اس کی فضیلت کا بیان اس آیت کی دلیل کی وجہ سے کہ تیاری کرنے گھوڑوں کے سے جہاد کے لیے۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ گھوڑے کی چوٹی پر شیطان کا قابو نہیں۔

٢٦٤١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللهِ إِيْمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيْزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٢٦٤١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھے اللہ کو مان کر اور اس کا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اس کے چارے اور پانی پینے کی اور اس کی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اس کے ترازو میں ہوگا قیامت کے دن یعنی جب اللہ کے لیے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام منظور نہ ہو تو یہ ثواب پائے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اس کا وعدہ سچا جان کر تو وعدہ سے مراد وہ چیز ہے کہ وعدہ دیا ہے اس کے ساتھ اللہ نے ثواب کا اور مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے وقف کرنا گھوڑے کا دفع کرنے کے لیے مسلمانوں سے اور استنباط کیا جاتا ہے جواز وقف کرنا غیر گھوڑے کا یعنی جب گھوڑے کا وقف کرنا جائز ہو تو اس کو سوائے اور چیزوں منقولہ اور غیر منقولہ کا وقف کرنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا اور یہ جو کہا کہ لید اس کی تو مراد اس کا ثواب ہے نہ یہ کہ بعینہ اس کی لید ترازو میں تولی جائے گی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو نیت سے ثواب ملتا ہے جیسا کہ عمل کرنے والا ثواب پاتا ہے اور یہ کہ حاجت کے لیے مکروہ چیز کا نام لینا درست ہے اور ابن ابی حمزہ نے کہا کہ اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ نیکیاں قبول کی جاتی ہیں اس کے صاحب سے شارع کی نص کی وجہ سے کہ وہ اس کے ترازو میں تولی جائیں گی بخلاف دوسری نیکیوں کے کہ وہ کبھی مقبول نہیں ہوتی پس نہیں داخل ہوتی ترازو میں اور ابن ماجہ میں روایت ہے کہ جو اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھے پھر اس کو اپنے ہاتھ سے گھاس کاٹ کر کھلائے تو اس کے لیے ہر ایک دانے کے بدلے نیکی لکھی جاتی ہے۔ (فتح)

بَابُ اسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ.

باب ہے بیان میں ذکر کرنے نام گھوڑے اور گدھے کے اور جائز ہونے اس کے کے امتیاز کے لیے غیر جنس اس کی سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یعنی جائز ہے گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا اور اسی طرح جائز ہے نام رکھنا ان کے سوائے دوسرے جانوروں کا ساتھ ناموں کے کہ خاص کرے ان کو سوائے ناموں جنسوں ان کی کے اور تحقیق کوشش کی ہے اس نے جس نے سیرت نبوی میں تالیف کی ساتھ بیان کرنے ناموں اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے حدیثوں میں حضرت ﷺ کے گھوڑوں سے اور ان کے سوائے آپ کے اور چوپایوں سے اور اس باب کی حدیثوں میں وہ چیز ہے جو قوی کرتی ہے اس شخص کے قول کو جس نے ذکر کی ہے نسب بعض عربی گھوڑوں اصیلوں کی اس لیے کہ نام وضع کیے گئے ہیں جدائی کرنے کے لیے درمیان افراد جنس کے۔ (فتح)

٢٦٤٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ أَبُوْ قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَّحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَّرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ أَبُوْ قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَّهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا أَدْرَكُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا.

٢٦٤٢۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ﷺ کے ساتھ نکلا یعنی سال حدیبیہ کے تو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے بعض یاروں کے ساتھ جدا ہوا اور اس کے یار احرام باندھے ہوئے تھے اور وہ احرام سے نہ تھا تو انہوں نے جنگلی گدھا دیکھا پہلے اس سے کہ اس کو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ دیکھے سو جب انہوں نے اس کو دیکھا تو اس کو چھوڑ دیا یعنی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو نہ بتلایا یہاں تک کہ اس کو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوا جس کو جرادہ کہا جاتا تھا اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے سوال کیا کہ اس کو اس کا کوڑا پکڑا دیں تو انہوں نے نہ مانا تو اس نے اتر کر کوڑا لیا اور جنگلی گدھے پر حملہ کیا اور اس کو زخمی کیا اور پکڑ لیا پھر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کا گوشت کھایا اور اس کے یاروں نے بھی کھایا پھر اس کے کھانے سے پشیمان ہوئے پھر جب انہوں نے حضرت ﷺ کو پایا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے ساتھ اس کا کچھ گوشت ہے ہم نے کہا کہ اس کی ایک ران ہمارے ساتھ ہے تو حضرت ﷺ نے اس کو لے کر کھایا۔

فائدہ: اس حدیث کی بحث کتاب الحج میں گذر چکی ہے اور اس سے غرض وہ قول ہے کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا جس کو جرادہ کہا جاتا ہے یعنی پس معلوم ہوا کہ گھوڑے کا نام رکھنا جائز ہے۔ (فتح)

٢٦٤٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ عَبَّاسٍ

٢٦٤٣۔ سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے باغ میں حضرت ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام لحیف تھا اور بعض کہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ.قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَآئِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ.قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ اللُّخَيْفُ.

ہیں کہ اس کا نام لخیف تھا۔

٢٦٤٤ـ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ اٰدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُعَاذٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِيْ حَقَّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا.

۲۶۴۴۔ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا جس کو عفیر کہا جاتا تھا یعنی خاکی رنگ کا تھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ بھلا تو جانتا ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کہ بے شک اللہ کا حق تو بندوں پر یہ ہے کہ اس کی بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ عذاب نہ کرے اس شخص کو جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے تو میں نے کہا کہ اگر حکم ہو تو لوگوں کو خوشخبری سنا دوں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ خوشخبری سنا ان کو پس اعتماد کر بیٹھیں گے اور عمل کے ساتھ کوشش نہ کریں گے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب العلم میں گذر چکی ہے اور اس کی باقی شرح کتاب الرقاق میں آئے گی۔

٢٦٤٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَّنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّإِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

۲۶۴۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے میں ایک بار ہول پڑی تو حضرت ﷺ نے ہمارا گھوڑا عاریتا لیا جس کو مندوب کہا جاتا تھا تو فرمایا کہ ہم نے تو کچھ ہول نہیں دیکھی اور البتہ ہم نے تو اس کا قدم دریا پایا یعنی نہایت تیز قدم پایا۔

فائدہ: یہ حدیث پہلے گذر چکی اور اس کی موافقت ترجمہ کے ساتھ ظاہر ہے۔ (فتح)

بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ ذکر کی جاتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھوڑے کی نحوست سے۔

فائدہ: یعنی کیا وہ اپنے عموم پر ہے یا بعض گھوڑوں کے ساتھ خاص ہے اور کیا وہ اپنے ظاہر پر ہے یا مؤول ہے اور اس کی تفصیل آئندہ آئے گی اور تحقیق اشارہ کیا ہے بخاری نے حدیث سہل رضی اللہ عنہ کے وارد کرنے کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے بعد اس کی طرف کہ جو حصر کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے وہ اپنے ظاہر پر نہیں اور ترجمہ باب کے ساتھ اشارہ کیا ہے جو اس کے بعد ہے اور وہ یہ کہ گھوڑے تین آدمیوں کے لیے طرف اس کی کہ نحوست مخصوص ہے ساتھ گھوڑوں کے سوائے بعض کے اور یہ سب اشارات اس کی تیز نظر اور باریک بینی کا نتیجہ ہے۔ (فتح)

٢٦٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ.

٢٦٤٦۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی تو تین چیزوں میں ہے گھوڑے میں اور عورت میں اور گھر میں۔

فائدہ: ابن العربی نے کہا کہ حصر ان تین چیزوں میں بنسبت عادت کے ہے نہ کہ پیدائش کے اور اس کے غیر نے کہا کہ ان تین چیزوں کو اس لیے خاص کیا گیا ہے کیونکہ کہ یہ ایک مدت تک ساتھ لازم رہتی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں ہے نحوست اور بدشگونی لینا مگر تین چیزوں میں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر بدشگونی لینا کسی چیز میں ہوتا تو ان تین میں ہوتا۔ اور طیرہ اور شوم کے معنی ایک ہیں۔ اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نامبارکی ان تین چیزوں میں ہے۔ ابن قتیبہ نے کہا کہ اہل جاہلیت شگون بد لیا کرتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کیا اور ان کو بتلا دیا کہ شگون بد نہیں سو جب انہوں نے نہ مانا تو باقی رہی نحوست ان تین چیزوں میں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن قتیبہ نے اس کے ظاہر کو لیا ہے اور لازم آتا ہے اس کے قول سے کہ جو ان چیزوں میں سے کسی کے ساتھ بدشگونی لے تو وہ اس پر اترتی ہے وہ چیز جس کو وہ برا جانے۔ اور قرطبی نے کہا کہ نہیں گمان کیا جاتا ابن قتیبہ کے ساتھ کہ وہ حمل کرتا ہے اس کو اس پر جس کا اہل جاہلیت اعتقاد رکھتے تھے بنا بر اس کے کہ وہ فی ذاتہ نفع ونقصان پہنچاتا ہے پس یہ خطا ہے سوائے اس کے نہیں کہ مراد اس کی یہ ہے کہ یہی تین چیزیں ہیں جن کے ساتھ لوگ اکثر اوقات شگون بد لیتے ہیں سو جب کسی کے جی میں کوئی چیز واقع ہو تو اس کو جائز ہے کہ اس کو اس کے غیر کے ساتھ بدل ڈالے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو ان تین چیزوں میں ہے اور یہ حدیث سہل رضی اللہ عنہ کے موافق ہے جو باب کی دوسری حدیث ہے اور وہ تقاضہ کرتی ہے نہ جزم کرنے کا اس کے ساتھ بخلاف روایت زہری کے۔ ابن العربی نے کہا کہ معنی اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے یہ ہیں کہ اگر فرضا اللہ نے کسی چیز میں نامبارکی پیدا کی ہے اس قبیل سے کہ جاری ہوئی بعض عادت سے تو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ پیدا کرتا یعنی اللہ ان چیزوں میں ۔اور مازری نے کہا کہ محمل اس روایت کا یہ ہے کہ اگر نحوست حق ہے تو یہ تین چیزیں زیادہ لائق ہیں اس کے اس معنی سے کہ واقع ہوتا ہے دلوں میں بدشگونی لینا ساتھ ان چیزوں سے اکثر اس چیز سے کہ واقع ہوتا ہے ان کے غیر کے ساتھ ۔اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اس حدیث سے انکار کیا ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گیا اور ان کے انکار کا کوئی معنی نہیں اس کے باوجود کے اور اصحاب نے بھی اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے ۔اور بعض نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث بیان کی گئی ہے لوگوں کے اعتقاد کے بیان کے لیے اس کے بارے میں نہ یہ کہ وہ اخبار ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ثابت ہونے کے ساتھ اور سیاق حدیثوں کا جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس تاویل کو بعید ٹھہراتا ہے ابن العربی نے کہا کہ یہ جواب ساقط ہے اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے نہیں بھیجے گئے تا کہ خبر دیں لوگوں کو ان کے اعتقاد گذشتہ کی اور حال کی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ بھیجے گئے ہیں تعلیم دینے کے لیے اس چیز کی جس کا اعتقاد رکھنا لوگون کے لیے لازم ہے ۔اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں ہے نحوست اور تحقیق ہوتی ہے نحوست عورت میں اور گھر میں اور گھوڑے میں اور اس کی سند میں ضعف ہے ۔اور عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں معمر سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا جو اس حدیث کی تفسیر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ عورت کی نحوست یہ ہے کہ اولاد نہ جنے اور گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جائے اور گھر کی نحوست یہ ہے کہ اس کا ہمسایہ بد ہو ۔اور ابو داود سے روایت ہے کہ کسی نے مالک سے اس کا معنی پوچھا تو مالک نے کہا کہ بہت ایسے گھر ہیں کہ لوگ ان میں بسے پس ہلاک ہوئے ۔ مازری نے کہا کہ مالک اس کو اپنے ظاہر پر حمل کرتے ہیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی تقدیر سے اکثر اوقات ایسی چیز کا اتفاق ہو جاتا ہے کہ گھر میں بسنے میں مکروہ ہوتی ہے پس یہ سبب کے مانند ہوتا ہے ۔ابن العربی نے کہا نہیں ارادہ کیا مالک نے اضافت شوم کا گھر کی طرف سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ مراد ہے عادت کے جاری ہونے سے اس میں پس اشارہ کیا اس کی طرف کہ لائق ہے مرد کے لیے نکلنا گھر سے نگاہ رکھنے کے لیے اپنے اعتقاد کے تعلق سے باطل کے ساتھ ۔اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ دراز ہوتا ہے عذاب دل کا ان کے ساتھ ان کے مکروہ ہونے کے باوجود بسنے میں ان کی ملازمت کی وجہ سے اور صحبت کی وجہ سے اگرچہ نہ اعتقاد کرے آدمی نحوست کا اس کے بارے میں ۔پس حدیث نے اشارہ کیا حکم کرنے کی طرف ان کے جدا کرنے میں تا کہ دور ہو عذاب کرنا ۔میں کہتا ہوں کہ وہ چیز کہ جس کی طرف ابن العربی نے اشارہ کیا ہے مالک کی کلام کی تاویل میں اولیٰ ہے اور وہ نظیر ہے حکم کرنے کے ساتھ بھاگنے کو کوڑھی سے باوجود صحیح ہونے نفی عدویٰ کے اور اس سے مراد مادے کا اکھاڑنا ہے اور ذریعہ کا بند کرنا ہے تا کہ نہ موافق ہو اس سے کوئی چیز تقدیر کو پس اعتقاد کرے جس کے لیے یہ واقع ہو کہ یہ عدویٰ ہے یا یہ طیرہ ہے پس واقع ہو اس چیز میں اعتقاد کہ جس کا اعتقاد رکھنے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منع کیا گیا ہے۔پس ایسی چیز سے پرہیز کرنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور طریق اس شخص کے حق میں کہ جس کے لیے واقع ہو مثلا یہ گھر میں یہ کہ جلدی کرے پھرنے میں اس سے اس لیے کہ اگر وہ اس میں بدستور رہے گا تو اکثر اوقات باعث ہوگا اس کو یہ اوپر اعتقاد صحت طیرہ اور تشاؤم کے۔اور ابو داود میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ ہم ایک گھر میں تھے کہ اس میں ہماری تعداد اور ہمارا مال بہت تھا تو ہم دوسرے گھر کی طرف پھرتے ہیں تو اس میں یہ سب کچھ کم ہو جاتا ہے تو آپ اس میں کیا فرماتے ہیں تو فرمایا اس کو چھوڑ دو کہ وہ برا ہے۔ابن العربی نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حکم کیا ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلنے کا اس سے ان کے اعتقاد کی وجہ سے کہ یہ اس گھر کی وجہ سے ہے اور نہیں جیسا کہ گمان کیا انہوں نے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو موافق کیا اپنی قضاء کے ظاہر ہونے کے لیے اور ان کو اس سے نکلنے کا حکم کیا تاکہ نہ واقع ہو ان کے لیے اس کے بعد کوئی چیز کہ ان کا اعتقاد بدستور رہے ابن العربی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس کو برا فرمایا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے اور یہ کہ ذکر کرنا اس چیز کا ساتھ بری اس چیز کے کہ اس میں واقع ہو جائز ہے بغیر اس کے کہ اعتقاد کرے کہ یہ اس میں سے ہے اور نہیں منع ہے مذمت کرنا بری چیز کی جگہ کا اگرچہ شرع میں وہ چیز اس سے نہ ہو جیسا کہ مذمت کیا جاتا ہے گناہگار اور پر گناہ کے اگرچہ گناہ اللہ کی تقدیر سے ہوتا ہے۔اور خطابی نے کہا کہ وہ استثنا غیر جنس سے ہے اور اس کا معنی جاہلیت کے مذہب کے ابطال کے ہیں بدشگونی لینے میں۔گویا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کے لیے گھر ہو اور وہ اس میں رہنے کو برا جانے تو چاہیے کہ اس سے جدا ہو یا عورت ہو کہ اس کی صحبت کو برا جانے یا گھوڑا ہو کہ اس کی عادت کو برا جانے تو چاہیے کہ اس سے جدا ہو۔اور بعض کہتے ہیں کہ گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ ہو اور اس کا ہمسایہ بد ہو اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ اولاد نہ جنے اور گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جائے۔اور بعض کہتے ہیں کہ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ مارنے والا ہو اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ پہلے خاوند کی طرف جھکے اور گھر کی نحوست یہ ہے کہ مسجد سے دور ہو اور اذان کی آواز سنائی نہ دے۔اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اس آیت کے ساتھ کہ کوئی مصیبت نہیں کہ پہنچے تم کو زمین میں مگر کہ کتاب میں ہے اور نسخ احتمال سے ثابت نہیں ہوتا خاص کر جب تطبیق ممکن ہو۔اور خاص کر تحقیق وارد ہوئی بدشگونی کی نفی کی نفس حدیث میں پھر ان کا مذکورہ چیزوں میں ثابت کرنا اور بعض کہتے ہیں کہ حمل کیا جاتا ہے شوم اوپر کم ہونے موافقت کے اور بری طبیعت کے اور وہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مانند ہے کہ آدمی کی نیک بختی یہ ہے کہ اس کی بیوی نیک ہو اور گھر اور گھوڑا نیک ہو اور اس کی بدبختی یہ ہے کہ اس کی عورت بری ہو اور گھر برا ہو اور گھوڑا برا ہو اور یہ خاص ہوتا ہے بعض قسموں مذکورہ کے سوائے بعض کے اور اس کی تصریح کی ابن عبدالبر نے پس کہا کہ ہوتی ہے نحوست ایک قوم کے لیے سوائے دوسری قوم کے۔(فتح)

٢٦٤٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

۲۶۴۷۔سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَّالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ.

فرمایا کہ اگر نحوست اور نا مبارکی کسی چیز میں ہو تو عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں۔

بَابُ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ.

باب ہے اس بیان میں کہ گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں۔

فائدہ: اسی طرح اقتصار کیا بخاری نے ابتداء حدیث پر اور اس کی تفسیر کو حوالے کیا او پر اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے بیچ اس کے بعض شارحین نے اس سے حصر سمجھا ہے پس کہا کہ گھوڑا رکھنا نہیں خارج ہوتا اس سے کہ ہو مطلوب یا مباح یا منع پس داخل ہوگا مطلوب میں واجب اور مندوب اور داخل ہوگا مکروہ میں ممنوع اور حرام باعتبار اختلاف مقاصد کے اور بعض نے اس طرح اعتراض کیا ہے کہ مباح حدیث میں مذکور نہیں اس لیے کہ دوسری قسم جس میں کہ یہ خیال کیا جاتا ہے وارد ہوئی مقید ساتھ قول حضرت ﷺ کے کہ نہ بھلایا حق اللہ کا بیچ اس کے پس ملحق ہوگا ساتھ مندوب کے اور اس میں بھید یہ ہے کہ حضرت ﷺ اکثر اوقات سوائے اس کے نہیں کہ کوشش کرتے تھے ساتھ ذکر کرنے اس چیز کے کہ اس میں رغبت دلانا ہے یا منع کرنا ہے اور لیکن محض مباح پس اس سے چپ رہتے تھے اس چیز کی وجہ سے کہ آپ کی عادت ہے کہ آپ کا چپ رہنا معافی ہے اور ممکن ہے کہ کہا جائے کہ قسم دوسری دراصل مباح ہے مگر یہ کہ اکثر اوقات چڑھتی ہے ندب کی طرف قصد کے ساتھ برخلاف پہلی قسم کے پس تحقیق وہ ابتداء ہی سے مطلوب ہے۔ (فتح)

بَابُ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ وَّقَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَّيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾.

یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے گھوڑے بنائے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو جاؤ اور رونق کا باعث بنایا اور وہ پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے۔

فائدہ: یعنی تحقیق ان کو پیدا کیا ہے اللہ نے سوار ہونے کے لیے اور رونق کے لیے سو جس نے اس کو ان میں استعمال کیا پس اگر فعل کے ساتھ بندگی کا قصد ہو وہ ندب کی طرف ہے اور اگر گناہ کا قصد کرے تو گناہ حاصل ہوگا اور باب کی حدیث اس تقسیم پر دلالت کرتی ہے۔ (فتح)

۲۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۲۶۴۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں ایک مرد کے لیے تو ثواب ہیں اور دوسرے مرد کے لیے پردہ ہیں اور تیسرے مرد پر وبال ہیں تو جس کو ثواب ہے سو وہ مراد ہے جس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلَى ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾.

گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کے لیے باندھ رکھا پھر ان کو لمبی رسی میں باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن میں سو وہ اپنی رسی کے اندر چراگاہ یا چمن میں جہاں تک پہنچے اور جتنے گھاس کو چرے تو اس مرد کے لیے اتنی نیکیاں ہوں گی اور اگر گھوڑے کی رسی ٹوٹ گئی پھر وہ ایک بار یا دوبار زقند مارے (ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھے) تو اس مرد کے لیے ان کے ٹاپوں کی مٹی اور ان کی لید نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ کسی دریا پر گذرے اور اس میں سے پانی پیئے اگرچہ مالک نے اس کے پلانے کا قصد نہ کیا تو بھی اس کے لیے نیکیاں ہوں گی تو ایسے گھوڑے اس مرد کے ثواب کا سبب ہیں۔ اور جس مرد نے گھوڑے کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے لیے یعنی کفر کی کمک (مدد) کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہیں اور پوچھے گئے حضرت ﷺ گدھوں کے حال سے تو فرمایا کہ نہیں اتاری گئی مجھ پر ان کے حق میں کوئی چیز مگر یہ آیت جامعہ اور نادر کہ شامل ہے ان کے احکام کو کہ جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ دیکھ لے گا اسے اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں تو تین میں حصر کی وجہ یہ ہے کہ جو گھوڑے رکھتا ہے تو یا تو ان کو سواری کے لیے پالتا ہے یا تجارت کے لیے اور ہر ایک دونوں میں سے یا تو اس کے ساتھ اللہ کی بندگی کا فعل متصل ہوتا ہے اور وہ پہلی قسم ہے یا گناہ کا فعل ہوتا ہے اور وہ اخیر ہے اور یا اس سے خالی ہوتا ہے اور وہ دوسری ہے اور یہ جو کہا کہ اس نے پانی پلانے کا قصد نہ کیا ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ آدمی اجر دیا جاتا ہے اوپر تفصیلوں کے جو واقع ہوتی ہیں فعل طاعت میں جب کہ ان کے اصل کا قصد کیا ہو اگرچہ ان تفصیلوں کا قصد نہ کیا ہو اور تحقیق تاویل کی ہے اس کی بعض شارحین نے پس کہا ابن منیر نے کہ سوائے اس کے نہیں کہ اجر دیا گیا ساتھ اس کے اس وجہ سے کہ یہ وقت ہے کہ نہیں نفع اٹھایا جاتا اس کے پینے کے ساتھ بیچ اس کے پس غمناک ہوتا ہے اس کا مالک اس کے ساتھ پس وہ ثواب دیا جاتا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جب پیئے غیر کے پانی سے اس کی اجازت کے بغیر پس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غمناک ہوتا ہے اس کا مالک اس کے لیے پس ثواب دیا جاتا ہے اور یہ سب پھرنا ہے قصد سے ۔اور تیسرے شخص کو بیان نہیں کیا اور وہ وہ ہے کہ گھوڑے کو باندھے تجارت کی نیت سے یعنی اس کی نسل کے ساتھ فائدہ اٹھائے یا اس چیز کے ساتھ کہ جو اس کی اجرت سے حاصل ہوتی ہے اس شخص سے کہ اس پر سوار ہو یا مانند اس کے اور لوگوں سے بے پرواہ ہو اور بیگانی سواری مانگنے سے بچے پھر وہ اللہ کا حق جو گھوڑوں کی گردنوں میں ہے نہ بھولا اور پوری حدیث علامات النبوۃ میں آئے گی ۔اور یہ جو کہا کہ اس کی گردنوں میں اللہ کا حق نہ بھولا تو بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اچھی طرح اس کا مالک بنے اور اس کا پیٹ بھرنے اور سیراب کرنے کی خبر گیری کرے اور سواری میں اس پر مشقت نہ کرے اور سوائے اس کے نہیں کہ خاص کی گئی ہے گردن ذکر کے ساتھ اس لیے کہ وہ استعارہ کی جاتی ہے بہت وقت حقوق لازمہ میں اور اسی قبیل سے ہے یہ آیت ﴿فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ﴾ اور یہ اس شخص کا جواب ہے جو گھوڑوں میں زکوۃ کو واجب نہیں کہتا اور یہ قول جمہور کا ہے ۔اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ حق کے چھوڑنا ان کے نر کا ہے اور سوار کرنا اس پر اللہ کی راہ میں اور یہ قول حسن اور شعبی اور مجاہد کا ہے ۔اور بعض کہتے ہیں کہ حق سے مراد زکوۃ ہے اور یہ قول حماد اور ابوحنیفہ کا ہے اور مخالفت کی ہے اس کی اس کے دونوں یاروں نے اور تمام فقہاء امصار نے ۔ابوعمر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اس سے پہلے کسی نے یہ بات کہی ہو اور ریا کے معنی یہ ہیں کہ ظاہر میں بندگی ہو اور باطن میں اس کے برخلاف ہو اور ظاہر یہ ہے کہ وَرِيَآءً وَّنِوَآءً میں واو معنی اَوْ کے ہے اس لیے کہ یہ چیزیں کبھی جدا جدا ہوتی ہیں اشخاص میں اور ہر ایک ان میں سے جدا جدا مذموم ہے اور اس حدیث میں بیان ہے کہ سوائے اس کے نہیں کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر اس وقت ہوتی ہے جب کہ ہو ان کا پالنا اطاعت میں یا مباح کاموں میں نہیں تو ان کا پالنا مذموم ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہ آیت جامعہ ہے تو یہ اس کے شامل ہونے کی وجہ سے ہے سب قسموں کو بندگی اور گناہ سے اور اس کا نام فاذہ رکھا اس کے منفرد ہونے کی وجہ سے اپنے معنی میں ۔ابن تین نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ آیت دلالت کرتی ہے اس پر کہ جو گدھوں کے پالنے میں نیک عمل کرے گا وہ اس کا ثواب دیکھے گا اور جو گناہ کرے گا وہ اس کا عذاب دیکھے گا ابن بطال نے کہا کہ اس میں تعلیم ہے استنباط اور قیاس کرنے کی اس لیے کہ تشبیہ دی گئی ہے وہ چیز کہ نہیں ذکر کیا اللہ نے اس کا حکم اپنی کتاب میں اس چیز کے ساتھ کہ ذکر کیا اس کو ذرا بھر سے بھلائی سے ہو یا برائی سے جب کہ دونوں کے معنی ایک ہوں اور یہ عمدہ قیاس ہے نہیں منکر ہوتا اس کا مگر جس کو سمجھ نہیں اور اس کا تعاقب کیا ہے ابن منیر نے کہ یہ قیاس سے کسی چیز میں نہیں وہ صرف استدلال عموم کے ساتھ ہے اور اس میں تحقیق ہے عمل کے ثابت کرنے کے لیے ساتھ ظواہر عموم کے اور یہ کہ وہ لازم کیا گیا ہے یہاں تک کہ دلالت کرے دلیل تخصیص پر اور اس میں اشارہ ہے طرف فرق کے درمیان حکم خاص منصوص کے اور عام ظاہر کے اور یہ کہ ظاہر منصوص سے دلالت کم ہے دلالت میں ۔(فتح)

بَابُ مَنْ ضَرَبَ دَآبَّةَ غَيْرِهٖ فِي الْغَزْوِ. بیان ہے اس شخص کا جو غیر کے چوپائے کو کوڑا مارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اس کی مدد اور رفاقت کے لیے۔

٢٦٤٩۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَقِيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِيْ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَهُ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ أَبُوْ عَقِيْلٍ لَّا أَدْرِيْ غَزْوَةً أَوْ عُمْرَةً فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّتَعَجَّلَ إِلٰى أَهْلِهِ فَلْيُعَجِّلْ قَالَ جَابِرٌ فَأَقْبَلْنَا وَأَنَا عَلٰى جَمَلٍ لِّيْ أَرْمَكَ لَيْسَ فِيْهِ شِيَةٌ وَّالنَّاسُ خَلْفِيْ فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَضَرَبَهُ بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبَعِيْرُ مَكَانَهُ فَقَالَ أَتَبِيْعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِيْ طَوَآئِفِ أَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيْفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُوْلُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَعْطُوْهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ.

٢٦٤٩۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک بار حضرت ﷺ کے ساتھ سفر کیا۔ ابوعقیل راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ جہاد کا سفر تھا یا عمرے کا سو جب ہم مدینے کی طرف پلٹے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے گھر والوں کی طرف جلدی جانا چاہے تو چاہیے کہ جلدی جائے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سو ہم متوجہ ہوئے اور حالانکہ میں اپنے اونٹ پر سوار تھا جو خالص سیاہ تھا اس میں کوئی داغ نہ تھا اور لوگ میرے پیچھے تھے سو جس حالت میں کہ میں اسی طرح تو اونٹ مجھ پر کھڑا ہو یعنی تھک گیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر رضی اللہ عنہ تو اس کو روک رکھ تو حضرت ﷺ نے اس کو اپنے کوڑے سے ایک چوٹ ماری تو اونٹ اپنی جگہ سے کودا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو اونٹ کو بیچتا ہے میں نے کہا ہاں سو جب ہم مدینے میں آئے حضرت ﷺ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے تو میں آپ کے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط (ایک جگہ کا نام ہے کہ مسجد کے آگے پتھروں سے فرش کی گئی تھی) کے کنارے میں باندھا تو میں نے آپ سے کہا یہ آپ کا اونٹ ہے تو حضرت ﷺ مسجد سے باہر تشریف لائے اور اونٹ کے گرد گھومنے لگے اور کہتے تھے کہ اونٹ ہمارا اونٹ ہے تو حضرت ﷺ نے سونے کے کئی اوقیہ بھیجے اور فرمایا کہ یہ جابر رضی اللہ عنہ کو دے دو پھر فرمایا کہ تو نے پوری قیمت لے لی میں نے کہا ہاں فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تیرے ہیں۔

فائدہ: یعنی قیمت بھی دی اور اونٹ بھی تجھ کو عطا کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ.

سخت چوپائے پر سوار ہونا اور نر گھوڑے پر سوار ہونا۔

فائدہ: اور اخذ کیا ہے مصنف نے سخت چوپائے پر سوار ہونے کو نر پر سوار ہونے سے اس لیے کہ وہ اکثر اوقات میں سخت ہوتا ہے مادہ سے اور اخذ کیا ہے اس نے اس کے نر ہونے کو اس سے کہ ذکر کیا اس کو ساتھ ضمیر مذکر کے اور ابن منیر نے کہا کہ یہ استدلال صحیح نہیں اس لیے کہ عود صحیح ہے لفظ پر اور فرس کا لفظ مذکر ہے اگرچہ مونث پر بھی واقع ہوتا ہے اور عکس کیا ہے اس کو ایک جماعت نے پس کہا کہ صحیح ہے پھرنا ضمیر کا لفظ پر اور معنی پر ابن منیر نے کہا کہ اور نہیں باب کی حدیثوں میں وہ چیز کہ دلالت کرے اوپر فضیلت دینے نر کے مگر یہ کہ ہم کہیں کہ حضرت ﷺ نے اس کی تعریف کی ہے اور مادہ سے سکوت فرمایا پس ثابت ہوئی فضیلت اس کے ساتھ ابن بطال نے کہا کہ معلوم ہے کہ مدینہ گھوڑیوں سے خالی نہ تھا اور نہیں منقول ہوا حضرت ﷺ سے اور نہ آپ کے اصحاب سے کہ وہ نروں کے سوا گھوڑیوں پر سوار ہوئے ہوں مگر وہ چیز کہ ذکر کی گئی ہے سعد بن عاص سے اور اس کے اس کے قول میں توقف ہے۔ (فتح)

وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّوْنَ الْفُحُوْلَةَ لِأَنَّهَا أَجْرٰى وَأَجْسَرُ.

یعنی اور راشد بن سعد نے کہا کہ تھے سلف یعنی اصحاب اور جوان کے بعد ہیں پسند کرتے نر گھوڑوں کو اس لیے کہ وہ دلاور تر اور بہادر تر ہیں گھوڑیوں سے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ تھے پسند کرتے گھوڑیوں کو لوٹوں اور شب خونوں میں اور اس چیز کے لیے کہ پوشیدہ ہیں لڑائی کے کاموں سے اور تھے پسند کرتے گھوڑوں کو لڑائی میں اور قلعوں میں اور اس چیز میں کہ ظاہر ہے لڑائی کے کاموں سے اور روایت ہے کہ تھے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نہ لڑتے مگر گھوڑیوں پر اس لیے کہ وہ پیشاب کو دور کرتی ہیں اور گھوڑا پیشاب کو روک رکھتا ہے۔ (فتح)

٢٦٥٠ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَرَكِبَهُ وَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّإِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

۲۶۵۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے میں گھبراہٹ پڑی یعنی اس لیے کہ دشمن آ گیا تھا تو حضرت ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا عاریتاً لیا کہ کہا جاتا تھا اس کو مندوب یعنی میٹھا تو حضرت ﷺ اس پر سوار ہوئے اور جب پھرے تو فرمایا کہ ہم نے خوف کی کوئی چیز نہیں دیکھی اور البتہ ہم نے اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا۔

بَابُ سِهَامِ الْفَرَسِ. وَقَالَ مَالِكٌ يُّسْهَمُ

باب ہے بیان میں حصے گھوڑے کے یعنی وہ چیز کہ مستحق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِيْنِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا﴾.

ہوتا ہے اس کو سوار مال غنیمت سے بسبب اپنے گھوڑے کے اور امام مالک نے کہا کہ حصہ دیا جائے گھوڑے کے لیے اور ترکی گھوڑوں کے لیے ۔اس آیت کی وجہ سے کہ بنائے ہم نے گھوڑے اور خچریں اور گدھے کہ تم ان پر سوار ہو۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ وجہ استدلال کی آیت کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ نے احسان جتلایا ساتھ سوار ہونے کے گھوڑوں پر اور تحقیق حصہ ٹھہرایا ہے ان کے لیے حضرت ﷺ نے اور نام خیل کا واقع ہوتا ہے برذون اور ہجین پر بخلاف بغال اور حمیر کے اور گویا کہ آیت نے تمام پکڑا ہے اس چیز کو کہ سواری کی جاتی ہے اس جنس سے اس چیز کے لیے کہ اس کو چاہتا احسان جتانا پس جب کہ نہ نص بیان کی برذون اور ہجین کے بیچ اس کے تو دلالت کی اس نے اوپر ان کے داخل ہونے کے گھوڑوں میں۔اور مراد ہجین سے وہ گھوڑا ہے جس کا ایک ماں باپ عربی ہو اور دوسرا غیر عربی اور بعض کہتے ہیں کہ جس کا صرف باپ عربی ہو۔(فتح)

وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ.

یعنی اور نہ حصہ نکالا جائے ایک سے زیادہ گھوڑوں کے لیے یعنی اگر غازی کے پاس ایک سے زیادہ گھوڑے ہوں تو صرف ایک ہی گھوڑے کا حصہ نکالا جائے اور گھوڑوں کا حصہ نہ نکالا جائے

فائدہ: یہ بقیہ ہے امام مالک کی کلام کا اور یہی ہے قول جمہور کا اور لیث اور ابو یوسف اور احمد اور اسحٰق نے کہا کہ دو گھوڑوں کا حصہ نکالا جائے اس سے زیادہ کا نہ نکالا جائے اور اس باب میں ایک حدیث بھی آئی ہے جس کو دار قطنی نے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے ابو عمرہ سے کہ حضرت ﷺ نے ایک حصہ میرے لیے نکالا اور چار حصے میرے گھوڑے کے لیے نکالے سو میں نے پانچ حصے لیے اور قرطبی نے کہا کہ کسی نے نہیں کہا کہ دو گھوڑوں سے زیادہ کے لیے حصہ نکالا جائے مگر جو سلیمان بن موسیٰ سے روایت ہے کہ ہر گھوڑے کے لیے دو حصے ٹھہرائے جائیں خواہ کتنے ہی ہوں اور اس کے مالک کے لیے ایک حصہ ہے یعنی گھوڑے کے دو حصوں کے سوا۔(فتح)

٢٦٥١۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ

٢٦٥١۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے گھوڑے کے لیے دو حصے ٹھہرائے ہیں اور اس کے مالک کے لیے ایک حصہ ٹھہرایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِصَاحِبِهٖ سَهْمًا.

فائدہ: یعنی سوائے دو حصوں گھوڑے کے تو سوار کے لیے تین حصے ہوں گے اور خیبر کی جنگ میں آئے گا کہ نافع نے اس کو اس طرح تفسیر کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ اگر مرد کے ساتھ گھوڑا ہو تو اس کے لیے تین حصے ہیں اور اگر اس کے ساتھ گھوڑا نہ ہو تو اس کے لیے صرف ایک حصہ ہے اور ابو داود وغیرہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے مرد اور اس کے گھوڑے کے لیے تین حصے ٹھہرائے ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے اور دار قطنی نے رمای کے طریق سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے سوار کے لیے دو حصے ٹھہرائے۔ دار قطنی نے کہا کہ اس میں راوی سے وہم ہو گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ وہم نہیں اس لیے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ٹھہرائے سوار کے لیے بسبب اس کے گھوڑے کے دو حصے اس کے حصے کے سوا جو اس کے ساتھ خاص ہے اور تحقیق روایت کا ہے اس کو ابن ابی شیبہ نے ساتھ اسی سند کے تو کہا اَسْهَمَ لِلْفَرَسِ اس میں یعنی گھوڑے کے لیے دو حصے ٹھہرائے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو ابن ابی عاصم نے ابن ابی شیبہ سے اور شاید کے رمادی نے اس کو معنی کے ساتھ روایت کیا ہے اور تحقیق روایت کیا ہے احمد نے ابو اسامہ اور ابن نمیر دونوں سے ساتھ اس لفظ کے اسہم للفرس یعنی گھوڑے کے لیے دو حصے مقرر کیے اور نیز اسی تاویل پر محمول ہو گی وہ حدیث جو عبداللہ سے رمادی کی روایت کی طرح مروی ہے اور اس کو دار قطنی نے روایت کیا ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اس کو علی بن حسین نے اور وہ ثابت تر ہے نعیم سے عبداللہ بن مبارک سے ساتھ لفظ اسھم للفرس کے اور تمسک کیا ہے ساتھ اس روایت کے ظاہر کے بعض اس شخص نے جس نے دلیل پکڑی ہے ابو حنیفہ کے لیے بیچ قول اس کے کے کہ گھوڑے کے لیے ایک حصہ ہے اور اس کے سوار کے لیے دوسرا حصہ تو سوار کے لیے دو حصے ہوں گے اور نہیں حجت اس کے لیے بیچ اس کے اس چیز کے لیے کہ ہم نے ذکر کی کہ مراد دو حصے گھوڑے کے ہیں سوائے حصے سوار کے جو اس کے ساتھ خاص ہے اور نیز حجت پکڑی گئی ہے اس کے لیے اس چیز کے ساتھ کہ ابو داود نے روایت کی ہے مجمع بن جاریہ کی حدیث سے خیبر کے قصے میں کہا پس حضرت ﷺ نے سوار کو دو حصے اور پیادے کو ایک حصہ اور اس کی سند ضعیف ہے اور اگر ثابت ہو تو حمل کیا جائے گا اس چیز پر کہ پہلے گذری کہ مراد دو حصے گھوڑے کے ہیں سوائے اس کے حصے کے اس لیے کہ وہ دونوں امروں کی محتمل ہے اور تطبیق دینی دونوں روایات میں اولیٰ ہے خاص کر پہلی سندیں زیادہ تر ثابت ہیں اور ان کے راوی کے ساتھ زیادتی علم کی ہے اور صریح تر اس سے وہ چیز ہے جو ابو داود نے ابو عمرہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے گھوڑے کے دو حصے دیئے اور ہر انسان کے لیے ایک حصہ تو سوار کے لیے تین حصے ہوں گے اور نسائی کے لیے زبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو چار حصے دیئے دو اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ اس کا اور ایک حصہ اس کی قرابت کے لیے اور کہا محمد بن سحنون نے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکیلا ہوا ہے ابوحنیفہ اس کے ساتھ سوائے اور فقہاء امصار کے اور ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ میں برا جانتا ہوں کہ چوپائے کو مسلمان پر فضیلت دوں اور ضعیف شبہ ہے اس لیے کہ درحقیقت کل حصے مرد کے لیے ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر حدیث ثابت نہ ہوتی تو البتہ شبہ قوی ہوتا اس لیے کہ مراد کمی بیشی ہے درمیان پیادے اور سوار کے پس اگر گھوڑا نہ ہوتا تو سوار کو پیادے سے ایک حصہ زیادہ نہ دیا جاتا سو جس نے سوار کے لیے دو حصے ٹھہرائے تو اس نے گھوڑے اور مرد کے درمیان برابری کی اور تحقیق یہ بھی تعاقب کیا گیا ہے اس لیے کہ اصل عدم مساوات ہے درمیان انسان اور چوپائے کے سو جب نکلا یہ اصل سے ساتھ مساوات کے تو چاہیے کہ کمی بیشی بھی اسی طرح ہو اور تحقیق فضیلت دی ہے حنفیہ نے چوپائے کو آدمی پر بعض احکام میں پس کہتے ہیں کہ اگر مار ڈالے کوئی شکاری کتا کہ اس کی قیمت دس ہزار سے زیادہ تو اس کو ادا کرے اور غلام مسلمان کو مار ڈالے تو نہ ادا کرے اس میں مگر کم دس ہزار درہم سے اور حق یہ ہے کہ اعتماد اس میں خبر پر ہے یعنی حدیث پر اور نہیں اکیلا ہوا ابوحنیفہ اس چیز کے ساتھ کہ اس نے کہی پس یہی قول مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور ابوموسی رضی اللہ عنہ سے لیکن ثابت عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے مانند قول جمہور کے ہے۔ اور جمہور کے لیے استدلال کیا گیا ہے باعتبار معنی کے اس طرح سے کہ گھوڑا محتاج ہے محنت کی طرف اپنی خدمت کی وجہ سے اور گھاس اپنے اور ساتھ اس کے کہ خاص ہوتی ہے ساتھ اس کے لڑائی میں بے پرواہی سے وہ چیز کہ نہیں پوشیدہ ہے پس استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ اس پر کہ مشرک جب لڑائی میں حاضر ہو اور مسلمان کے ساتھ لڑے تو اس کے لیے حصہ ٹھہرایا جائے اور یہی قول ہے بعض تابعین کا شعبی کی طرح۔ اور نہیں حجت ہے اس میں اس لیے کہ اس جگہ کوئی عموم کا صیغہ وارد نہیں ہوا اور استدلال کیا گیا ہے جمہور کے لیے اس حدیث کے ساتھ کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کے لیے ہم سے پہلے اور اس کا بیان اپنی جگہ میں آئے گا۔ اور اس حدیث میں ترغیب ہے گھوڑوں کے حاصل کرنے پر اور ان کے رکھنے پر جہاد کے لیے اس چیز کی وجہ سے کہ جو اس میں برکت ہے اور اعلائے کلمۃ اللہ ہے اور اعظام شوکت ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ﴿وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ یعنی اور گھوڑوں کے باندھنے سے کہ ڈراؤ تم اس کے ساتھ اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو اور اختلاف کیا گیا ہے اس شخص کے حق میں جو جہاد کی طرف نکلے اور اس کے ساتھ گھوڑا ہو پس مر جائے لڑائی کے حاضر ہونے سے پہلے تو مالک نے کہا کہ مستحق ہے گھوڑے کے حصے کا اور امام شافعی اور باقی امام کہتے ہیں کہ نہ حصہ نکالا جائے اس کے لیے مگر جب کہ حاضر ہو لڑائی میں اور اگر گھوڑا لڑائی میں مر جائے تو مستحق ہوتا ہے اس کا مالک اور اگر اس کا مالک مر جائے تو بدستور رہتا ہے استحقاق اس کا اور وہ وارثوں کے لیے ہے۔ اور اوزاعی سے روایت ہے کہ جو لڑائی کی جگہ میں پہنچے اور اپنا گھوڑا بیچ ڈالے تو اس کے لیے حصہ نکالا جائے لیکن مستحق ہے بائع اس چیز سے کہ غنیمت لائے پہلے عقد کے اور خریدار اس چیز سے کہ غنیمت لائے بعد اس کے اور جو مشتبہ ہو وہ بانٹا جائے اور بعض کہتے ہیں کہ ٹھہرایا جائے یہاں تک کہ دونوں صلح کریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ جو داخل ہو دشمن کی زمین میں پیادہ تو نہ ٹھہرایا جائے اس کے لیے مگر حصہ پیادے کا اور اگرچہ گھوڑا خرید لے اور اس پر لڑے اور اختلاف کیا گیا ہے دریا کے غازیوں میں جب کہ ان کے ساتھ گھوڑے ہوں تو شافعی اور اوزاعی نے کہا کہ اس کا حصہ نکالا جائے۔ (فتح)

بَابُ مَنْ قَادَ دَآبَّةَ غَيْرِهٖ فِي الْحَرْبِ

اگر کوئی لڑائی میں کسی کے چوپائے کی مہار کھینچے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۲۶۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوْا قَوْمًا رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا لَقِيْنَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوْا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْغَنَآئِمِ وَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ فَأَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ.

۲۶۵۲۔ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک مرد نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم جنگ حنین کے دن حضرت ﷺ کے نزدیک سے بھاگ گئے تھے لیکن حضرت ﷺ تو ہرگز نہیں بھاگے اس کا قصہ یوں ہے کہ تحقیق ہوازن تیر انداز لوگ تھے اور بے شک جب ہم ان سے ملے تو ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ شکست کھا کر بھاگے اور مسلمان غنیموں پے متوجہ ہوئے اور سامنے ہوئی ہم کو قوم ہوازن ساتھ تیروں کے یعنی ہم کو سامنے سے تیر مارنے لگے اور مسلمانوں نے شکست کھائی اور بھاگے اور لیکن حضرت ﷺ پس نہیں بھاگے پس البتہ تحقیق میں نے آپ کو دیکھا اور حالانکہ آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے ابوسفیان اس کی لگام پکڑے تھا اور حضرت ﷺ کہتے تھے کہ میں پیغمبر ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

فائدہ: اس کی پوری شرح جنگ حنین میں آئے گی اور اس کی غرض یہ قول تھا کہ ابوسفیان اس کی لگام پکڑے تھا۔ (فتح)

بَابُ الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّآبَّةِ.

باب ہے بیان میں رکاب چوپائے کے لیے۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ رکاب لوہے کی ہوتی ہے اور لکڑی کی اور غرز نہیں ہوتی مگر چمڑے سے اور بعض کہتے ہیں کہ دونوں ہم معنی ہیں یا غرز اونٹ کے لیے ہوتی ہے اور رکاب گھوڑے کے لیے۔ (فتح)

۲۶۵۳۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۲۶۵۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ جب اپنا پاؤں رکاب میں رکھتے تھے اور آپ کی اونٹنی آپ کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

سیدھی کھڑی ہوتی ہے تو ذوالحلیفہ کی مسجد کے نزدیک سے احرام باندھتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث ظاہر ہے اس چیز میں کہ باب باندھا اس کے لیے غرز سے اور لیکن رکاب پس لاحق کیا اس کو اس کے ساتھ اس لیے کہ وہ اس کے معنی میں ہے۔ ابن بطال نے کہا کہ گویا کہ بخاری نے اشارہ کیا ہے اس کی طرف کہ جو عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رکابوں کو کاٹ ڈالو اور گھوڑوں پر چڑھو تو یہ مطلق رکابوں کے منع کرنے پر دلیل نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مراد عادت ڈالنی ان کی ہے اوپر سوار ہونے گھوڑوں کے۔ (فتح)

بَابُ رُكُوْبِ الْفَرَسِ الْعُرْيِ.

ننگے گھوڑے پر سوار ہونے کا بیان۔

فائدہ: یعنی جس پر نہ زین ہو اور نہ پالان۔

٢٦٥٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ مَّا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ.

۲۶۵۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آگے آئے ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ ننگے گھوڑے پر سوار تھے اس پر زین نہ تھی اور اس کی گردن پر تلوار لٹکی ہوئی تھی۔

فائدہ: یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث کا جو پہلے گذر چکی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا عاریتاً لیا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک رات مدینے میں ہول پڑا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو آگے سے آ ملے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آواز کی طرف ان سے آگے بڑھ گئے تھے اور وہ ننگے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار تھے اور شجاعت میں پہلے گذر چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے دلاور تر تھے اور اس کی شرح ہبہ میں گذر چکی ہے اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تواضع سے یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑے کی سواری کا نہایت تجربہ تھا اس لیے کہ ننگے پر سوار ہونا نہیں حاصل ہوتا مگر اس شخص سے جو سواری کرنی خوب جانتا ہوں اور یہ کہ گردن میں تلوار کا لٹکانا جائز ہے حاجت کے وقت جب کہ اس کو اس سے مدد ہو۔ اور اس حدیث میں وہ چیز ہے کہ جو اس کی طرف اشارہ کرتی ہے جو لائق ہے سوار کے لیے یہ کہ سواری کی حفاظت رکھے اور اس کی خبر گیری کرے اور طبع کو اس کے ساتھ ریاضت کروائے تا کہ اچانک اس کو کوئی سختی پیش نہ آئے تو اس کے لیے تیاری کی ہوگی۔ (فتح)

بَابُ الْفَرَسِ الْقَطُوْفِ.

سست قدم گھوڑے کا بیان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِيْ طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ أَوْ كَانَ فِيْهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى.

۲۶۵۵۔ انس بن مالک رٹائٹنڈ سے روایت ہے کہ ایک بار مدینے والے گھبرائے تو حضرت مُلَاثِيمُ ابوطلحہ رٹائٹنڈ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست قدم تھا یا اس میں کچھ سستی تھی سو جب حضرت مُلَاثِيمُ پھرے تو فرمایا کہ ہم نے تمہارے اس گھوڑے کا قدم دریا پایا تو اس کے بعد کوئی گھوڑا اس کے ساتھ نہ چل سکتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے اور اس حدیث میں حضرت مُلَاثِيمُ کی برکت کا بیان ہے اس لیے کہ حضرت مُلَاثِيمُ سست گھوڑے پر سوار ہوئے تو وہ تیز قدم ہو گیا۔ (فتح)

بَابُ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ

باب ہے بیان میں گھڑ دوڑ کے

فائدہ: یعنی اس کے مشروع ہونے کے اور مراد سبق سے اس جگہ رہن ہے جو اس کے لیے رکھا جاتا ہے پھر کہا کہ باب ہے بیان میں اضمار کرنے گھوڑوں کے گھڑ دوڑ کے لیے اشارہ کرنے کے لیے اس بات کی طرف کہ سنت گھڑ دوڑ میں یہ ہے کہ پہلے گھوڑوں کو اضمار کریں اور اگر نہ اضمار کیے ہوں تو نہیں منع ہے گھڑ دوڑ ان کے اوپر پھر کہا بَابُ غَايَةِ السِّبَاقِ فِي الْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ یعنی بیان اس کا اور بیان غایت ان گھوڑوں کا کہ نہیں اضمار کیے گئے۔ (فتح)

۲۶۵۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَآءِ إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَأَجْرٰى مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيْمَنْ أَجْرٰى. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ بَيْنَ الْحَفْيَآءِ إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَّبَيْنَ ثَنِيَّةَ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ

۲۶۵۶۔ ابن عمر رٹائٹنا سے روایت ہے کہ دوڑایا حضرت مُلَاثِيمُ نے گھوڑا اضمار کیا ہوا حفیا سے ثنیۃ الوداع تک اور دوڑایا اس گھوڑے کو کہ نہ اضمار کیا گیا تھا ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک ابن عمر رٹائٹنا نے کہا کہ میں گھوڑے کے دوڑانے والوں میں تھا سفیان نے کہا کہ حفیاء سے ثنیۃ تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک ایک میل کا فاصل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زُرَيْقٍ مِيْلٌ.

فائدہ: حفیا نام ہے ایک جگہ کا چند قوس پر مدینہ سے اور ثنیۃ الوداع ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اہل مدینہ مسافروں کو وہاں تک پہنچانے کو جاتے ہیں۔

بَابُ إِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْقِ. اضمار کرنا گھوڑے کا گھڑ دوڑ کے لیے۔

فائدہ: گھڑ دوڑ یہ ہے کہ دو گھوڑے دوڑاتے ہیں کہ دیکھیں کہ کون آگے نکلتا ہے۔ اور اضمار اس کو کہتے ہیں کہ گھوڑے کو خوب چارہ کھلاتے ہیں تا کہ قوی اور فربہ ہو بعد ازاں کم کرتے جاتے ہیں چارے کو اور اس کی خوراک پر لا ٹھہراتے ہیں اور ایک مکان میں بند کر کے اس پر جھول ڈالتے ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لاتا ہے اور جب اس کا عرق خشک ہوتا ہے تو اس کا گوشت ہلکا ہو جاتا ہے اور قوی ہو جاتا ہے دوڑنے میں۔ (فتح)

٢٦٥٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَّأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ أَمَدًا غَايَةً ﴿فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ﴾.

٢٦٥٧۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ گھڑ دوڑ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ان گھوڑوں کے کہ نہیں اضمار کیے گئے تھے اور اس کی انتہاء ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تھی اور بے شک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی گھڑ دوڑ کرنے والوں میں تھے اور ابو عبداللہ یعنی بخاری نے کہا امد کے معنی غایت ہے یعنی نہایت فطال علیهم الامد یعنی دراز ہوئی ان پر غایت یعنی امد کے معنی کہ اس آیت میں واقع ہوا ہے غایت ہے۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ باب باندھا ہے بخاری نے لیث کے طریق کے ساتھ اضمار کا اور وارد کیا ہے ساتھ لفظ سابق بين الخيل التي لم تضمر تا کہ اشارہ کرے اس کے ساتھ طرف تمام حدیث کے اور ابن منیر نے کہا کہ نہیں الزام کیا بخاری نے اس کو اپنے تراجم میں بلکہ اکثر اوقات باب باندھا ہے مطلق اس چیز کے لیے کہ کبھی ثابت ہوتی ہے اور کبھی منفی ہوتی ہے پس معنی اس کے قول کا اضمار الخیل للسبق یعنی کیا اضمار شرط ہے یا نہیں پس بیان کیا اس روایت کے ساتھ جس کو وارد کیا کہ شرط نہیں اور ہوتی غرض اس کی اقتصار محض تو البتہ ہوتا اختصار کرنا اوپر اس طرف کہ جو مطابق ہے ترجمہ کے لیے اولیٰ لیکن عدول کیا اس نے اس سے اس نکتہ کے لیے اور نیز پس زائل کرنے کے لیے اعتقاد اس بات کے کہ اضمار جائز نہیں اس لیے کہ اس میں مشقت ہانکنے اس کے سے اور خطر سے بیچ اس کے پس بیان کیا ہے کہ یہ منع نہیں بلکہ جائز ہے میں کہتا ہوں کہ ابن بطال اور ابن منیر کی کلام میں منافات نہیں۔ (فتح)

بَابُ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ. نہایت گھڑ دوڑ کی ان گھوڑوں کے لیے کہ اضمار کیے گئے ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٦٥٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ أُضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمُوْسٰى فَكَمْ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ وَّسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضَمَّرْ فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِيْ زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِيْلٌ أَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيْهَا.

٢٦٥٨۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ گھڑ دوڑ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ان گھوڑوں کے اضمار کیے گئے تھے سو ان کو حفیا سے چھوڑا اور گھڑ دوڑ کی انتہاء ثنیۃ الوداع تھی اور اور ابو اسحٰق کہتا ہے کہ میں نے موسیٰ سے کہا کہ ان دونوں جگہوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے اس نے کہا کہ چھ یا سات میل ہے اور گھڑ دوڑ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ان گھوڑوں کے کہ نہیں اضمار کئے گئے تھے سو چھوڑا ان کو ثنیۃ الوداع سے اور اس کی انتہاء مسجد بنی زریق تھی میں نے کہا کہ اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے اس نے کہا کہ میل یا مانند اس کے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی گھڑ دوڑ لوگوں میں تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے گھڑ دوڑ کرنی اور یہ عبث میں داخل نہیں بلکہ یہ ریاضت محمودہ ہے جو پہنچانے والی ہے مقاصد کے حاصل کرنے کی طرف جہاد میں اور نفع اٹھانے کے ساتھ اس کی حاجت کے وقت اور وہ دائرہ ہے درمیان استحباب اور اباحت کے باعتبار باعث کے اس کے اوپر قرطبی نے کہا کہ نہیں خلاف ہے بیچ جائز ہونے گھڑ دوڑ کے اوپر گھوڑوں کے اور ان کے سوا اور چوپایوں سے اور اوپر قدموں کے اور اس طرح آپس میں تیر اندازی کرنے اور استعمال کرنا ہتھیاروں کا اس لیے کہ اس میں تجربہ کرنا ہے لڑائی پر اور یہ کہ جائز ہے اضمار کرنا گھوڑوں کا اور نہیں پوشیدہ ہے اختصار استحباب اس کے کا ساتھ گھوڑوں کے تیار کیے گئے ہیں کہ جہاد کے لیے اور یہ کہ جائز ہے نشان کرنا ساتھ ابتدا کے اور انتہا کے گھڑ دوڑ کے لیے اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنا فعل کی حکم کرنے والے کی طرف اس لیے کہ مراد اس کی قول سابق سے یہ ہے کہ آپ نے حکم کیا یا مباح کیا۔

تنبیہ: نہیں تعرض کیا اس حدیث میں گرو رکھنے کے لیے اس پر لیکن باب باندھا ہے اس کے لیے ترمذی نے بَابُ الْمَرَاهَنَةِ عَلَى الْخَيْلِ اور شاید اس نے اشارہ کیا ہے اس چیز کی طرف کہ روایت کی احمد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ دوڑ کی اور رہن رکھا اور تحقیق اجماع کیا ہے گھڑ دوڑ کے جواز پر بغیر عوض کے لیکن بند کیا ہے اس کو شافعی اور مالک نے اونٹ اور گھوڑے دوڑانے میں اور تیر اندازی میں اور خاص کیا اس کو بعض علماء نے ساتھ گھوڑوں کے اور عطا نے اس کو ہر چیز میں جائز رکھا ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے گھڑ دوڑ کے جائز ہونے پر عوض کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشرطیکہ وہ دونوں گھڑ دوڑ والوں کے غیر کی طرف سے ہو مانند امام کے جس جگہ کہ ان کے ساتھ کوئی اس کا گھوڑا نہ ہو اور جائز رکھا ہے جمہور نے یہ کہ دونوں میں سے ایک کی طرف سے ہو اور اس طرح جب کہ ہو ساتھ ان کے تیسرا حلال کرنے والا بشرطیکہ اپنے پاس سے کچھ نہ نکالے تا کہ نکلے عقد قمار کی صورت سے اور وہ یہ ہے کہ جانبین سے شرط ہو اور دونوں مال مشروط نکالیں جو آگے بڑھ جائے سو دونوں کا مال لے پس اتفاق ہے علما کا اس کے منع ہونے پر اور ان میں سے بعض نے شرط کی ہے محلل میں کہ نہ متحقق ہو سبق مجلس سبق میں اور یہ کہ مراد ساتھ مسابقت بالخیل کے ان پر سوار ہونا ہے نہ محض دو گھوڑوں کا چھوڑنا بغیر سوار کے اس کے قول کی وجہ سے حدیث میں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھڑ دوڑ کرنے والوں میں تھے اور اس طرح استدلال کیا ہے اس کے ساتھ بعض نے اور اس میں نظر ہے اس لیے کہ جو سوار ہونے کی شرط نہیں کرتا نہیں منع کرتا صورت سواری کو اور سوائے اس کے نہیں کہ حجت پکڑی ہے جمہور نے اس طرح سے کہ گھوڑے خود بخود راہ نہیں پاتے ساتھ قصد غایت کے بغیر سوار کے اور اکثر اوقات نفرت کرتے ہیں اور اس میں نظر ہے اس لیے کہ راہ پانا نہیں خاص ہے سوار ہونے کے ساتھ اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنا مسجد کا طرف قوم خاص کی اور اس کے لیے باب باندھا ہے بخاری نے کتاب الصلوۃ میں اور یہ کہ جائز ہے معاملہ کرنا چوپایوں کا حاجت کے لیے ساتھ اس چیز کے کہ ہو تعذیب اس کے لیے بیچ غیر حاجت کے مانند بھوکا رکھنے کے اور دوڑانے کے اور یہ کہ خلقت کو اپنی اپنی جگہوں میں اتارا جائے اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اضمار کیے گئے اور نہ اضمار کیے گئے میں فرق کیا اور اگر ان کو باہم ملاتے تو غیر مضمر تھک جاتا۔ (فتح) گھڑ دوڑ میں اگر ایک طرف سے شرط ہو تو درست اور اگر دونوں طرف سے ہو تو درست نہیں کہ یہ قمار ہے لیکن اگر کوئی تیسرا آدمی ان کے درمیان گھوڑا اڈالے اس شرط پر کہ اگر تیسرا گھوڑا بڑھ گیا تو دونوں سے لے گا اور اگر پیچھے رہے گا تو کچھ نہیں دے گا تو یہ اس صورت میں درست ہے کہ اگر دونوں میں سے ایک بڑھ جائے تو اس کو بھی دوسرے سے لینا درست ہوگا اور تیسرے آدمی کو محلل کہتے ہیں کہ اس کے سبب سے یہ صورت شرط جانبین کی حلال ہوگی۔

بَابُ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. باب ہے بیان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے۔

فائدہ: اس طرح جدا کیا ہے بخاری نے اس باب کو اشارہ کرنے کے لیے اس کی طرف کہ قصواء اور عضباء ایک ہی اونٹنی کا نام ہے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَآءِ. یعنی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے قصواء اونٹنی پر سوار کیا۔

فائدہ: یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث کا اور پوری حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے۔

وَقَالَ الْمِسْوَرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ یعنی اور مسور نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَآءُ.

اڑی قصوا۔

فائدہ: یہ ایک حدیث دراز کا ٹکڑا ہے جو کتاب الشروط میں گذر چکی ہے۔

۲۶۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَآءُ.

۲۶۵۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو عضباء کہا جاتا تھا۔

۲۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَآءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَآءَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ. طَوَّلَهُ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۶۶۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی اس کا نام عضباء تھا کوئی اس سے آگے نہ بڑھتا تھا یا نہ قریب تھا کہ اس سے آگے بڑھے یعنی جب اونٹ سے مقابلہ کرتی تھی آگے بڑھ جاتی تھی تو ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر آیا تو وہ عضباء سے آگے بڑھ گیا تو یہ اس کا آگے بڑھنا مسلمانوں پر ناگوار گذرا یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچانا یعنی اثر اس کے پیچھے رہنے کا تو فرمایا کہ حق ہے یعنی امر ثابت ہے اللہ پر یہ کہ نہیں اونچی ہوتی کوئی چیز دنیا سے مگر کہ اس کو پست کر دیتا ہے۔

فائدہ: اس میں اختلاف ہے کہ عضباء وہی قصواء تھی یا کوئی اور تھی پس جزم کیا ہے حربی نے ساتھ اول کے اور کہا کہ اس کے تین نام تھے عضباء اور قصواء اور جدعاء اور یہی روایت ہے واقدی سے اور اس کے غیر نے کہا کہ عضباء اور تھی اور کہا کہ جدعاء شہباء تھی اور وحی کے اترنے کے وقت آپ کو اس کے سوا اور کوئی اونٹنی نہ اٹھاتی تھی اور اس کے سوا اور بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی اونٹنیاں تھی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سواری کے لیے اونٹوں کا رکھنا جائز ہے اور ان پر گھڑ دوڑ کے لیے۔ اور اس حدیث میں زاہد بنانا ہے دنیا میں اشارہ کرنے کے لیے اس کی طرف کہ کوئی چیز اس سے اونچی نہیں ہوتی مگر کہ پست ہوتی ہے اور اس میں رغبت دلانا ہے تواضع پر اور اس میں حسن خلق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تواضع اور عظمت آپ کی اصحاب کے سینوں میں۔

بَابُ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے بیان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کے یہ بات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَيْضَاءِ قَالَهُ أَنَسٌ.

انس رضی اللہ عنہ نے کہی ہے۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے حدیث اس کی طرف کہ جو قصہ حنین میں ہے اس میں ہے کہ حضرت ﷺ سفید خچر پر سوار تھے۔(فتح)

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ.

یعنی اور ابو حمید نے کہا کہ ایلاء (ایک شہر کا نام ہے۔ بحرین میں) کے بادشاہ نے حضرت ﷺ کو ایک خچر سفید بھیجی۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے اس کی حدیث کی طرف جو دراز ہے اور غزوہ تبوک میں آئے گی اور جاننا چاہیے کہ جس خچر پر حضرت ﷺ حنین کے دن سوار تھے وہ غیر اس خچر کے ہے جو ایلاء کے بادشاہ نے تحفہ بھیجا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ جس خچر پر حضرت ﷺ حنین کے دن سوار تھے اس کا نام دلدل تھا۔(فتح)

٢٦٦١۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

۲۶۶۱۔ عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے پیچھے اپنے کچھ نہیں چھوڑا مگر سفید خچر اور اپنے ہتھیا اور زرہ کہ چھوڑا اس کو بطور صدقہ کے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی۔

٢٦٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا

۲۶۶۲۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اس کو کہا کہ اے ابو عمارہ کیا تم نے جنگ حنین کے دن پیٹھ پھیری تھی اس نے کہا کہ قسم ہو اللہ کا حضرت ﷺ نے پیٹھ نہیں پھیری لیکن جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری تو ہوازن ان کو تیروں کے ساتھ ملے یعنی سامنے سے ان کو تیر اندازی کی اور حضرت ﷺ سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام پکڑے تھے اور حضرت ﷺ فرماتے تھے کہ میں پیغمبر ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ.

فائدہ: اورغرض اس سے یہ ہے کہ حضرت ﷺ سفید خچر پر سوار تھے اور اس کی شرح مغازی میں آئے گی اور استدلال کیا ہے اس کے ساتھ اس چیز پر کہ جائز ہے رکھنا خچروں اور چڑھانا گدھوں کا گھوڑوں پر اور لیکن حدیث علی رضی اللہ عنہ کی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو نہیں جانتے روایت کی یہ حدیث ابوداود نے اور صحیح کہا اس کو ابن حبان نے پس کہا طحاوی نے کہ اس کو ایک قوم نے لیا ہے تو کہا کہ یہ کام کرنا حرام ہے اور نہیں ہے حجت اس میں اس لیے کہ اس کا معنی رغبت دلانا ہے اوپر زیادہ کرنے گھوڑوں کے کیونکہ اس میں ثواب ہے اور گویا کہ مراد وہ لوگ ہیں کہ نہیں جانتے ثواب کو جو اس پر مرتب ہوتا ہے۔ (فتح)

بَابُ جِهَادِ النِّسَآءِ.

عورتوں کے جہاد کا بیان۔

٢٦٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ. وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا.

٢٦٦٣۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے جہاد کی اجازت چاہی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے اور اس کے لیے شاہد ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ جہاد کبیر کا یعنی عاجز ضعیف کا اور عورت کا حج عمرہ ہے۔

٢٦٦٤۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ نِسَآؤُهُ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ.

٢٦٦٤۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کی بیویوں نے آپ سے جہاد کا حکم پوچھا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کا جہاد حج ہے۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث دلالت کرتی ہے کہ جہاد عورتوں پر واجب نہیں لیکن حضرت ﷺ نے یہ جو فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے تو اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کو نفل کرنا بھی جائز نہیں اور جہاد ان پر واجب نہیں تو یہ اس چیز کی وجہ سے ہے کہ مغایرت ہے اس چیز سے کہ ان سے مطلوب ہے مردوں سے پردہ کرنے میں اور ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دور رہنے میں پس اس لیے حج افضل ہے ان کے لیے جہاد سے۔ میں کہتا ہوں کہ تحقیق اشارہ کیا ہے بخاری نے اس کے ساتھ اس کے وارد کرنے میں ساتھ ترجمہ کو مجمل اور پیچھا کرنا اس کے ساتھ ان بابوں کے جو تصریح کرتے ہیں عورتوں کے جہاد پر نکلنے کی۔ (فتح)

بَابُ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ.

دریا میں سوار ہو کر عورت کا جہاد کرنا۔

٢٦٦٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهٗ مِثْلَ أَوْ مِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الْآخِرِيْنَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَآبَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ.

٢٦٦٥۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ (ام حرام رضی اللہ عنہا) ملحان کی بیٹی کے پاس گئے تو اس کے پاس تکیہ کر کے سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے تو اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ کیوں ہنستے ہیں فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے اس دریا سبز میں سوار ہوں گے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کے لیے مثل ان کی جیسے بادشاہ تختوں پر تو اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ اللہ مجھ کو بھی ان غازیوں میں شریک کرے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ الٰہی اس کو بھی ان میں شریک کر پھر دوسری بار سو کر ہنستے ہوئے جاگے تو اس نے حضرت ﷺ کو اس کی مثل کہا یعنی جیسا پہلے کہا تھا تو حضرت ﷺ نے بھی اس کو اسی طرح کہا تو اس نے کہا کہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھ کو بھی ان میں شریک کرے حضرت ﷺ نے فرمایا تو پہلے غازیوں میں شریک ہے پچھلوں میں نہیں انس رضی اللہ عنہ نے کہا سو ام حرام رضی اللہ عنہا نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا تو قرظہ کی بیٹی کے ساتھ دریا میں سوار ہوئی سو جب جہاد سے پھری تو اپنے چوپائے پر سوار ہوئی تو اس نے اس کی گردن توڑ ڈالی تو سواری سے گر پڑی اور مر گئی۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ پھر اس نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا تو اس سے ظاہری طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے حضرت ﷺ کے اس قول کے بعد نکاح کیا اور اول جہاد میں گذر چکا ہے کہ ام حرام رضی اللہ عنہا عبادہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں تو حضرت ﷺ اس کے پاس داخل ہوئے اور ظاہر اس کا یہ ہے کہ وہ اس وقت اس کے نکاح میں تھیں پس یا تو یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت اس پر محمول ہوگی کہ وہ اس کی بیوی تھی پھر اس نے اس کو طلاق دی پھر اس کے بعد اس سے رجوع کیا یہ جواب ابن تین کا ہے۔ یا قول راوی کا کَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ جملہ معترضہ ہے مراد راوی کی وصف کرنا ہے ام حرام رضی اللہ عنہا کا ساتھ اس کے بغیر مقید کرنے کے ساتھ کسی حال کے حالات میں اور دوسری روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے اس سے اس کے بعد نکاح کیا اور یہی اولیٰ ہے کہ دوسری روایت کے موافق ہے۔ (فتح)

بَابُ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ دُوْنَ بَعْضِ نِسَآئِهِ.

اٹھانا مرد کا اپنی بی بی کو جہاد میں سوائے اپنی بعض بیبیوں کے یعنی یہ جائز ہے۔

٢٦٦٦۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهِ فَأَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ.

٢٦٦٦۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سفر کو نکلنے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے تھے سو جس کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لے جاتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا ایک جہاد میں جس میں جنگ کی تھی تو اس میں میرا نام نکلا تو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلی بعد نازل ہونے حجاب کے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح تفسیر میں آئے گی اور یہ ظاہر ہے اس میں کہ جس کے لیے باب باندھا گیا ہے اور اس میں تصریح ہے کہ اٹھانا عائشہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ اپنے تھا قرعہ ڈالنے کے بعد اپنی بیویوں میں۔ (فتح)

بَابُ غَزْوِ النِّسَآءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ.

عورتوں کا جہاد کرنا اور لڑنا ساتھ مردوں کے۔

٢٦٦٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

٢٦٦٧۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کا دن ہوا تو لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیٹھ پھیری اور بے شک میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلیم کو دیکھا کہ پنڈلیوں سے کپڑا اوپر کھینچے ہوئے تھیں میں ان کی پنڈلیوں کی پازیبیں دیکھتا ہوں اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِيْ أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِيْ أَفْوَاهِ الْقَوْمِ.

پیٹھوں پر مشکیں بھر بھر کر لاتی تھیں اور لوگوں کو پانی پلاتی تھیں پھر پھر جاتی تھیں اور ان کو بھر لاتی تھیں اور ان کو لوگوں کے منہ میں گراتی تھیں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ ان کو جہاد میں ساتھ لے جاتے تھے تو وہ زخمیوں کی دوا کرتی تھیں اور ایک روایت میں ہے کہ عورتیں حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ میں حاضر ہوا کرتی تھیں لڑنے والوں کو پانی پلاتی تھیں اور دوا کرتی تھیں زخمیوں کی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنگ حنین میں عورتیں حضرت ﷺ کے ساتھ نکلیں تو حضرت ﷺ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہم نکلیں ہیں کہ بال بٹیں اور اللہ کی راہ میں مدد کریں اور زخمیوں کی دوا کریں اور تیر دیں اور ستو پلائیں۔ اور میں نے کسی حدیث میں یہ تصریح نہیں دیکھی کہ وہ لڑیں اور اس لیے کہا ابن منیر نے کہ باب میں عورتوں کے لڑنے کا ذکر ہے اور حدیث میں نہیں ہے پس یا تو اس سے مراد غازیوں کی مدد کرنی غزوہ کرنا ہی ہے یا مراد یہ ہے کہ وہ نہ کھڑیں ہوئیں کہ پانی پلائیں زخمیوں کو اور مانند ان کے مگر کہ وہ درپے اس بات کے تھیں کہ اپنی جانوں سے دفع کریں اور یہی غالب ہے۔ اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حنین کے دن خنجر لیا تھا تو کہا کہ اگر کوئی کافر میرے نزدیک آیا تو میں اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ اور احتمال ہے کہ بخاری کی غرض ترجمہ سے یہ ہو کہ بیان کریں کہ عورتیں نہ لڑیں اگرچہ جہاد کے لیے نکلیں پس اصل اس طور سے ہے کہ لڑنا ان کا مردوں کے ساتھ یعنی کیا وہ جائز ہے یا جب مردوں کے ساتھ جہاد میں نکلیں تو اس چیز پر اقتصار کریں جو کہ ذکر کی گئی ہے زخمیوں کی دوا کرنے سے اور مانند اس کے پھر بخاری نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی اور غرض اس سے اس کا یہ قول ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ پنڈلیوں سے کپڑا اٹھائے ہوئے تھیں اور اس کی شرح مغازی میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ حَمْلِ النِّسَآءِ الْقِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ.

اٹھانا عورتوں کا مشکوں کو طرف لوگوں کے جہاد میں یعنی جائز ہے۔

۲۶۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِيْ مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ

۲۶۶۸۔ ثعلبہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینے کی کچھ عورتوں کے درمیان چادریں تقسیم کیں سو ایک عمدہ چادر باقی رہی تو اس کی بعض پاس والوں نے کہا کہ اے امیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ قَسَمَ مُرُوْطًا بَيْنَ نِسَآءٍ مِّنْ نِسَآءِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ عِنْدَكَ يُرِيْدُوْنَ أُمَّ كُلْثُوْمِ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيْطٍ أَحَقُّ وَأُمُّ سَلِيْطٍ مِّنْ نِسَآءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ تَزْفِرُ تَخِيْطُ.

المومنین یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو دیجئے جو آپ کے نکاح میں ہے مراد ان کی ام کلثوم علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھی جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تھیں تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ام سلیط لائق تر ہے اس سے اور ام سلیط ایک انصاری عورت تھی ان لوگوں میں سے جنہوں نے حضرت ﷺ سے بیعت کی تھی ۔عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ جنگ احد کے دن ہمارے لیے مشکیں اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں ۔امام بخاری نے کہا کہ تزفر کے معنی تخیط ہیں یعنی سیتی تھیں۔

فائدہ: عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے علی کی بیٹی ام کلثوم سے نکاح کیا ہوا تھا اور اس کی ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں پس اس لیے اس کو رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کہا کہ وہ حضرت ﷺ کی نواسی تھیں اور آپ کی زندگی میں پیدا ہوئی تھیں اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سب بیٹیوں سے چھوٹی تھیں اور اس حدیث کی شرح کتاب المغازی میں آئے گی ۔(فتح)

بَابُ مُدَاوَاةِ النِّسَآءِ الْجَرْحٰى فِي الْغَزْوِ

دوا کرنا عورتوں کا زخمیوں کو جہاد میں۔

فائدہ: یعنی خواہ مرد زخمی ہو یا کوئی غیر۔(فتح)

٢٦٦٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِيْ وَنُدَاوِي الْجَرْحٰى وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

٢٦٦٩۔ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ ہم جہاد میں حضرت ﷺ کے ساتھ تھیں غازیوں کو پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کو دوا دیتی تھیں اور مقتولوں کو اٹھاتی تھیں مدینہ کی طرف۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کا اجنبی مرد کا معالجہ کرنا درست ہے حاجت کے وقت۔اور ابن بطال نے کہا کہ یہ محرموں کے ساتھ خاص ہے پھر ساتھ متجالات کے ان میں سے اس لیے کہ جگہ زخم کی نہیں لذت اٹھائی جاتی اس کے چھونے کے ساتھ بلکہ اس سے بدن کے بال کھڑے ہوتے ہیں پس اگر غیر متجالات کے ساتھ ضرورت پڑی تو چاہیے کہ ہو بغیر مباشرت اور چھونے کے اس پر ان کا اتفاق دلالت کرتا ہے کہ جب عورت مر جائے اور کوئی عورت اس کے غسل دینے کو نہ پائی جائے تو تو نہ مباشر ہو اس کو غسل دینے والا ساتھ چھونے کے اس کے بلکہ پردے کے اوپر سے اس کو نہلائے اور اس کے بدن کو ہاتھ نہ لگائے بیچ قول بعض ان کے مانند زہری کے اور اکثر کے قول میں تیمم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروائے۔ اور اوزاعی نے کہا کہ بدستور دفنائی جائے۔ اور ابن منیر نے کہا کہ فرق درمیان حال مداواۃ کے اور نہلانے مرد کے یہ ہے غسل عبادت اور مداواۃ ضرورت ہے اور ضرورت حرام کو مباح کر دیتی ہے۔ (فتح)

بَابُ رَدِّ النِّسَآءِ الْجَرْحٰی وَالْقَتْلٰی إِلَی الْمَدِيْنَةِ.

پھر لانا عورتوں زخمیوں اور مقتولوں کو۔

٢٦٧٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحٰی وَالْقَتْلٰی إِلَی الْمَدِيْنَةِ.

۲۶۷۰۔ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم (عورتیں) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتی تھیں تو لوگوں کو پانی پلاتی تھیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں اور پھر لاتی تھیں زخمیوں کو اور شہیدوں کو طرف مدینے کی۔

بَابُ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ.

کھینچنا تیر کا بدن سے۔

٢٦٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رُمِيَ أَبُوْ عَامِرٍ فِيْ رُكْبَتِهٖ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ انْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهٗ فَنَزَا مِنْهُ الْمَآءُ فَدَخَلْتُ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِيْ عَامِرٍ.

۲۶۷۱۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگا تو میں اس کے پاس پہنچا اس نے کہا کہ اس تیر کو کھینچ لے تو میں نے اس کو کھینچا تو اس کے زخم سے پانی جاری ہوا تو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے عبید ابو عامر رضی اللہ عنہ کو۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی۔ مہلب نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کھینچنا تیر کا بدن سے اگرچہ اس کے پیچھے موت ہو اور یہ ہلاکت میں ڈالنے کے قبیل سے نہیں جب کہ اس کے ساتھ نفع اٹھانے کی امید رکھتا ہو اور مثل اس کے ہے داغنا وغیرہ اور جن کے ساتھ دوا کی جاتی ہے۔ اور ابن منیر نے کہا کہ شاید باب باندھا بخاری نے اس کے ساتھ تا کہ نہ خیال کیا جائے کہ شہید سے تیر نہ کھینچا جائے جیسا کہ حکم ہوا ہے اس کو اس کے خون کے ساتھ دفنانے کا تا کہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے۔ پس بیان کیا اس ترجمہ کے ساتھ یہ کہ جائز ہے اور جو بات مہلب نے کہی وہ اولیٰ ہے اس لیے کہ حدیث باب کی متعلق ہے اس شخص کے ساتھ جس کو تیر لگے اور ابھی وہ زندہ ہے اور جو بات ابن منیر نے کہی ہے وہ مطلق ہے اس کے کھینچنے کے ساتھ موت کے بعد۔ (فتح)

بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

جہاد میں اللہ کی راہ میں چوکیداری کرنے کا بیان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یعنی بیان اس چیز کا کہ اس میں ہے جو فضیلت۔

۲۶۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۶۷۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگتے رہے پھر جب مدینے میں آئے تو فرمایا کاش کوئی نیک آدمی میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگرانی کرے تو اچانک ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی تو فرمایا کہ یہ کون ہے اس نے کہا میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہوں میں آیا ہوں کہ آپ کی نگہبانی کروں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوئے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے خوف کو لینا اور دشمن سے نگہبانی کرنی اور یہ کہ لوگوں پر لازم ہے کہ اپنے بادشاہ کی نگہبانی کریں قتل کے خوف سے اور یہ کہ اس شخص کی تعریف جائز ہے جو بھلائی کے ساتھ احسان کرے اور نام رکھنا اس کا نیکوکار اور سوائے اس کے نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام کیا باوجود قوی ہونے آپ کے توکل کے پیروی کرنے کے لیے ساتھ آپ کے بیچ اس کے اور حالانکہ آپ نے دو زرہیں پہنی تھی باوجود اس کے کہ جب لڑائی سخت ہوتی تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب کے آگے ہوتے تھے اور نیز توکل اسباب کے منافی نہیں اس لیے کہ توکل دل کا عمل ہے اور اسباب بدن کا عمل ہے اور تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تا کہ میرا دل قرار پکڑے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کو رسی سے باندھ پھر توکل کر۔ ابن بطال نے کہا کہ یہ منسوخ ہے جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر دلالت کرتی ہے۔ قرطبی نے کہا کہ نہیں آیت میں وہ چیز کہ منافی ہو چوکیداری کے جیسا کہ خبر دینا اللہ کا اپنے دین کی مدد کی اور اس کے غالب ہونے کی تو یہ نہیں منع کرتا لڑنے اور دشمنوں کے لیے تیاری کرنے کے حکم کو تو بنا بر اس کے پس مراد آیت میں عصمت فتنے اور ضلال سے یا روح قبض کرنے سے۔ (فتح)

۲۶۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۲۶۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منہ کے بل گر پڑا یعنی ہلاک ہوا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمبل دھاری دار کا بندہ اگر اس کو دیا جائے تو راضی ہے اور اگر نہ دیا جائے تو خوش ہو اور ایک روایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ. لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَآئِيْلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ وَزَادَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ وَقَالَ ﴿فَتَعْسًا﴾ كَأَنَّهٗ يَقُوْلُ فَأَتْعَسَهُمُ اللّٰهُ ﴿طُوْبٰى﴾ فُعْلٰى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَآءٌ حُوِّلَتْ إِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيْبُ.

میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہلاک ہوا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمبل کا بندہ اگر دیا جائے تو راضی رہے اور اگر نہ دیا جائے تو غضبناک ہو ہلاک ہوا اور گھاٹا پانے والا ہوا اور جب اس کو کانٹا لگے تو نہ نکال سکے (صحیح ترجمہ یوں ہے کہ تو کوئی نہ نکالے) خوشی ہو اس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی بھاگ اللہ کی راہ میں تھامے رہے اس کے سر کے بال بکھرے اور اس کے دونوں قدم گرد میں بھرے اگر اس کو چوکیداری میں رکھے تو چوکیداری میں رہے اور اگر اس کو لشکر کے پیچھے حفاظت کے لیے مقرر کیا جائے تو وہی رہے اور اگر وہ سردار کے پاس آنے کی اجازت مانگے تو اس کو اجازت نہ ملے اور کسی کی سفارش کرے تو قبول نہ ہو اور فتعسا کے معنی جو آیت ﴿والذین کافرون فتعسالهم﴾ میں واقع ہے یہ ہیں کہ گویا اللہ کہتا ہے کہ اللہ نے ان کو ہلاک کر ڈالا اور نا امید کیا اور طوبیٰ فعلیٰ کا وزن ہے جو ہر چیز ستھری ہے مشتق ہے طیب سے اور وہ یا واو سے بدل گئی ہے اور یطیب سے ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الرقاق میں آئے گی اور اس سے غرض یہ قول ہے کہ خوشی ہو اس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ اللہ کی راہ میں تھامے رہے آپ کے قول کی وجہ سے کہ اگر چوکیداری میں رکھا جائے تو چوکیداری میں رہے۔ اور تعس سعد کی ضد ہے یعنی بد بخت اور یہ جو کہا کہ جب اس کو کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے تو بیچ دعا کرنے کے ساتھ اس کے اشارہ ہے طرف عکس مقصود اس کے کے اس لیے کہ جو گر پڑے پس اس کے پاؤں میں کانٹا چبھے اور کوئی نکالنے والا نہ پائے تو ہوتا ہے عاجز حرکت سے اور کوشش کرنے سے دنیا کے حاصل کرنے میں اور یہ جو کہا کہ خوشی ہو اس بندے کو الخ تو یہ اشارہ ہے رغبت دلانے کی طرف عمل کرنے کے ساتھ اس چیز کے کہ حاصل ہو ساتھ اس کے خیر دنیا اور آخرت کی۔ اور یہ جو کہا کہ چوکیداری ہو تو چوکیداری میں ہوتا ہے تو معنی اس کے یہ ہیں کہ اگر مہم چوکیداری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتو چوکیداری میں ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ چوکیداری کے ثواب میں ہے ۔اور ابن جوزی نے کہا کہ وہ غیر مشہور ہے نہیں قصد کرتا بلندی کا۔اور یہ جو کہا کہ اگر سفارش کرے تو اس کی قبول نہ ہوتو اس میں ترک کرنا حسب ریاست کا ہے اور شہرت کا اور فضیلت خمول اور تواضع کی ۔اور بعض کہتے ہیں کہ طوبیٰ سے مراد دعا کرنا ہے اس کے لیے بہشت کی اس لیے کہ طوبیٰ بہشت کے سب درختوں سے مشہور ہے اور جس کو طوبی ملا وہ بہشت میں داخل ہوا۔

تکمیل: اور وارد ہوئی ہیں چند حدیثیں حراست کی فضیلت کے متعلق جو بخاری کی شرط پر نہیں اور ان میں ایک حدیث عثمان کی ہے جو ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ اللہ کی راہ میں ایک رات چوکیداری کرنی بہتر ہے ہزار رات سے کہ رات کو جاگے اور دن کو روزہ رکھے اور حدیث سہل بن معاذ کی جو مسلمانوں کے گرد چوکیداری کرے تو دوزخ کو اپنی اور نہ دیکھے گا مگر قسم کو حلال کرنے کے لیے روایت کی یہ حدیث احمد نے ۔اور حدیث ابو ریحانہ کی کہ جو آنکھ اللہ کی راہ میں جاگے اس پر آگ حرام ہے روایت کی یہ حدیث نسائی وغیرہ نے ۔(فتح)

بَابُ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ. باب ہے بیان میں فضیلت خدمت کی جہاد میں۔

فائدہ: یعنی برابر ہے کہ ہو چھوٹے سے بڑے کے لیے یا اس کے عکس یا برابری کے ساتھ ۔(فتح)

٢٦٧٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ جَرِيرٌ إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ.

٢٦٧٤۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا یعنی سفر میں تو وہ میری خدمت کرتا تھا اور انس رضی اللہ عنہ سے بڑا تھا جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انصار کو دیکھا کہ ایک چیز کرتے تھے (یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت تعظیم) نہیں پاتا میں کسی کو ان میں سے یعنی جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی مگر کہ میں اس کی تعظیم کرتا ہوں ۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ میں نے قسم کھائی کہ میں ان میں سے کسی کے ساتھ صحبت نہ کروں گا مگر اس کی خدمت کروں گا اور ایک روایت میں ہے کہ میں ہمیشہ انصار کو دوست رکھتا ہوں اور اس حدیث میں فضیلت انصار اور جریر کی ہے اور اس کی تواضع اور اس کی محبت کی دلیل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ۔(فتح)

٢٦٧٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ

٢٦٧٥۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلا اس حال میں کہ میں آپ کی خدمت کرتا تھا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر مدینے کی طرف تشریف لائے اور آپ کے لیے احد پہاڑ ظاہر ہوا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَّبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيْمِ إِبْرَاهِيْمَ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا.

فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں پھر اپنے ہاتھ مبارک سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ الٰہی میں حرام کرتا ہوں جو کچھ کہ مدینے کی دونوں طرف پتھریلی زمین کے اندر ہے یعنی اس کے درخت اور شکاری جانوروں سے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکے کو حرام کیا الٰہی برکت دے ہم کو ہمارے صاع اور مد میں۔

۲۶۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيْعِ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُّوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِيْ يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ وَأَمَّا الَّذِيْنَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا وَّأَمَّا الَّذِيْنَ أَفْطَرُوْا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوْا وَعَالَجُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ.

۲۶۷۶۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے (متن صحیح بخاری میں نہیں کہ ہم میں سے بعض روزہ سے تھے اور بعض بے روزہ تھے بلکہ یہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے پس صحیح بخاری کی حدیث کے ترجمہ میں یہ داخلکر دینا کمال جرات ہے) ہم میں سے زیادہ تر سائے میں وہ شخص تھا جو اپنی چادر کے ساتھ سایہ کرتا تھا اور بعض ہم میں سے ساتھ اپنے ہاتھ کے سورج سے سایہ کرتے تھے یعنی سایہ مطلق نہ تھا (یہ بھی صحیح بخاری کی حدیث میں نہیں مسلم کی زیادات ہے افسوس ہے کہ مترجم حدیث کے ترجمہ میں بلا تفریق دوسری سندوں کے زیادات کو داخل کرتا ہے اور اہلحدیث کے نزدیک یہ فعل جائز نہیں) ہم میں سے اپنے ہاتھ سو جو روزے دار تھے انہوں نے کچھ کام نہ کیا یعنی روزے کے سبب سے کام سے عاجز ہوئے اور لیکن جن لوگوں نے روزہ کھول ڈالا تھا انہوں نے اونٹوں کو اٹھایا یعنی ان کی خدمت کے لیے اور پانی پلانے اور گھاس ان کی کے اور روزے داروں کی خدمت یعنی اور خیمے قائم کیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لے گئے۔

فائدہ: یعنی زیادہ ثواب کو اور یہ مراد نہیں کہ روزے داروں کا ثواب کم ہوا بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کے لیے اجر حاصل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ان کے عمل کا اور مانند ثواب روزے داروں کے کہ انہوں نے اپنا کام بھی کیا اور روزے داروں کا کام بھی یہ پس اس لیے کہا کہ ساتھ کل ثواب کے صفات کے وجود کے لیے جو تقاضا کرتی ہیں اجر کے حاصل کرنے کا ان میں سے ابن ابی سفرہ نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ اجر خدمت جہاد کا اعظم ہے روزے دار کے اجر سے میں کہتا ہوں کہ یہ عام نہیں اور اس میں رغبت دلاتا ہے جہاد میں مدد کرنے پر اور اس پر کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا رکھنے سے افضل ہے اور یہ کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے بخلاف اس شخص کے جو کہتا ہے کہ منعقد نہیں ہوتا اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ یہ روزہ فرض تھا یا نفل اور لائق تھا کہ یہ حدیث کتاب الصیام میں بیان کی جائے۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهٖ فِي السَّفَرِ.

باب بیان میں اس شخص کے جو سفر میں اپنے ساتھی کا اسباب اٹھائے۔

٢٦٧٧۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامٰى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَآبَّتِهٖ يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَّالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَّمْشِيْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَّدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.

٢٦٧٧۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی ہر ہڈی اور ہر جوڑ پر صدقہ ہے مدد کرنا مرد کا اس کی سواری میں اس حال میں کہ اس کو سواری پر چڑھائے یا اس کا اسباب اس کی سواری پر لدائے صدقہ ہے اور نیک بات سے ہے کسی کا دل خوش کر دینا اور ہر قدم جو نماز کے لیے چلے صدقہ ہے اور راہ بتلانا صدقہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث ترجمہ باب میں ظاہر ہے اس لیے کہ وہ شامل ہے حالت سفر کو اس اطلاق سے بطریق اولیٰ اور اس کی شرح کچھ گزر چکی ہے اور کچھ آگے آئے گی۔ ابن بطال نے کہا کہ جب غیر کی سواری کے ساتھ کام کرنے میں آدمی کو ثواب ہوتا ہے تو جو غیر کو اپنی سواری پر چڑھادے ثواب کی نیت سے تو اس کو زیادہ ثواب ہوگا۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾.

اللہ کی راہ میں ایک دن دار اسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنے کی فضیلت یعنی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ایمان والو! صبر کرو یعنی ثابت قدم رہو دین پر اور محنت کرو یا مقابلے میں مضبوطی کرو اور چوکیداری کرو دار اسلام کی سرحد پر یعنی مسلمانوں کی حفاظت کے لیے کافروں سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اوراستدلال کرنا بخاری کا ساتھ آیت کے اختیار کرنا ہے اس کی مشہور تفسیر کے پس حسن بصری اور قتادہ سے روایت ہے کہ اصبروا سے مراد ثابت رہنا بندگی پر ہے اور صابروا سے مراد مضبوطی کرنا دشمن کے مقابلے میں ہے جہاد میں اور رابطوا سے مراد اللہ کی راہ میں چوکیداری کرنی ہے اور محمد بن کعب سے روایت ہے کہ صبر کرو اطاعت پر اور صبر کرو وعدے کے انتظار کے لیے اور دشمن کے جہاد کے لیے تیار رہو اور ڈرو درمیان اپنے ۔ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ صبر کرو جہاد پر اور صبر کرو دشمن کے مقابلے میں اور تیار کرو گھوڑے اور لیکن قید کرنی ایک دن کی ترجمہ میں اور اطلاق اس کا آیت میں پس گویا کہ اشارہ کیا ہے اس نے کہ مطلق اس کا مقید ہے ساتھ حدیث کے پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ اس کے کہ اقل درجہ چوکیداری کا ایک دن ہے اس کے سیاق کی وجہ سے مبالغہ میں ۔ اور ذکر کرنا ساتھ جگہ کوڑے کے نیز اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ (فتح)

۲۶۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

۲۶۷۸۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں دار اسلام کی سرحد پر ایک دن چوکیداری کرنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرائش سے اور بہشت میں تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرائش سے اور جہاد میں پہلے روز یا آخر روز بندے کا کوشش کرنا بہتر ہے دنیا سے اور دنیا کی آرائش سے ۔

فائدہ: نسائی اور احمد کی روایت میں ہے کہ ایک دن یا ایک رات دار اسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنی بہتر ہے ایک ماہ کے روزے سے اور اس کی شب بیداری سے اور احمد اور ترمذی میں روایت ہے کہ اللہ کی راہ میں ایک دن چوکیداری کرنی بہتر ہے ہزاروں سے اس چیز میں کہ اس کے سوا ہے منزلوں میں ۔ ابن بریرہ نے کہا کہ نہیں تعارض ہے دونوں کے درمیان اس لیے کہ وہ حمل کی جائے گی اعلام کرنے پر زیادہ کرنے کے ساتھ ثواب میں پہلے سے یا ساتھ اختلاف عمل کرنے والوں کے ۔ میں کہتا ہوں کہ یا باعتبار عمل کے بنسبت کثرت اور قلت کے اور یہ دونوں باب کی حدیث کو بھی معارض نہیں اس لیے کہ روزہ ایک مہینے کا اور قیام اس کا بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرائش سے ۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ.

جو کوئی جہاد کرے ساتھ لڑکے کے کہ خدمت کے لیے ہو نہ کہ جہاد کے لیے ہو۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے اس کی طرف کہ لڑکا جہاد کے ساتھ مخاطب نہیں لیکن اس کو ساتھ لے جانا جائز ہے بطور تابعداری کے۔ (فتح)

٢٦٧٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ حَتّٰى أَخْرُجَ إِلٰى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ مُرْدِفِيْ وَأَنَا غُلَامٌ رَّاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيْرًا يَّقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهٗ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَآءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ

٢٦٧٩۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے لڑکوں میں سے کوئی لڑکا تلاش کر جو میری خدمت کرے یہاں تک کہ میں خیبر کی طرف نکلوں تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھ کو لے کر نکلا اس حال میں کہ مجھ کو اپنے پیچھے سوار کیا ہوا تھا اور میں لڑکا تھا بلوغت کے قریب پہنچا ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے تو میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا اور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا کہ بہت وقت کہتے تھے کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش وغم سے اور جان کی ماندگی سے اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبے سے یعنی با بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے تو شہوت پرستی مردوں پر غالب ہو پھر ہم خیبر میں آئے سو جب اللہ تعالیٰ نے قلعہ فتح کیا تو ذکر کی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خوبی صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی بن اخطب کی اور اس کا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا اور تھی دلہن یعنی اس کی شادی تازہ ہوئی تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی ذات کے لیے چن لیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لے کر چلے یہاں تک کہ جب سد الصہباء (ایک جگہ کا نام ہے خیبر کی راہ میں) پہنچے تو صفیہ رضی اللہ عنہا حیض سے پاک ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ بنا کی یعنی اس کے ساتھ خلوت کی پھر چمڑے کے ایک دسترخوان میں حیس تیار کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو اجازت دے پس تھا یہ ولیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّيْ لَهَا وَرَآئَهٗ بِعَبَآئَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهٖ فَيَضَعُ رُكْبَتَهٗ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهٖ حَتّٰى تَرْكَبَ فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ نَظَرَ إِلٰى أُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ.

صفیہ رضی اللہ عنہا پر پھر ہم مدینے کی طرف نکلے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہا آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے اپنے پیچھے چادر سے اونٹ کی کہان کا گرد گھیرا یعنی پردے کے لیے پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھتے تھے اور اپنا زانو پست کیا تو صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے پاؤں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زانو پر رکھ کر سوار ہوئی پھر ہم چلے یہاں تک کہ جب ہم مدینے کے قریب پہنچے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی طرف نظر کی تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں پھر مدینے کی طرف نظر کی تو فرمایا کہ الٰہی میں حرام کرتا ہوں جو کچھ کہ اس کے دونوں طرف پتھریلی زمین کے اندر ہے جیسا کے ابراہیم علیہ السلام نے مکے کو حرام کیا الٰہی برکت کر ان کے صاع میں اور مد میں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الدعوات میں آئے گی اور صفیہ رضی اللہ عنہا کے قصے کی شرح کتاب النکاح میں آئے گی اور مکے کے حرام ہونے کی بحث حج میں گذر چکی ہے۔ اور غرض اس حدیث سے یہاں اس کا ابتدائی حصہ ہے۔ (فتح)

بَابُ رُكُوْبِ الْبَحْرِ. دریا میں سوار ہونے کا بیان۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس ترجمہ کو مطلق چھوڑا ہے اس کا کچھ حکم بیان نہیں کیا اور خاص کر وارد کرنا اس کا جہاد کے ابواب میں اشارہ کرتا ہے اس کے جہاد کے ساتھ خاص ہونے کی وجہ سے یعنی جہاد کے سوا اور کسی کام لیے دریا میں سوار ہونا جائز نہیں۔ اور تحقیق سلف نے اختلاف کیا ہے اس کی سواری کے جائز ہونے میں اور بیوع کی ابتدا میں قول مطر الورق کا گذر چکا ہے کہ نہیں ذکر کیا اللہ نے دریا میں سوار ہونے کو قرآن میں مگر حق کے ساتھ اور اس نے اس آیت کے ساتھ حجت پکڑی ہے کہ ﴿هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ یعنی اللہ وہ ہے جو سیر کرواتا ہے تم کو جنگل اور دریا میں اور زہیر بن عبداللہ کی حدیث مرفوع میں ہے کہ جو موج مارنے کے وقت دریا میں سوار ہو تو اس سے اللہ کا ذمہ بری ہوا یعنی اللہ تعالیٰ کی امان سے بری ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ پس چاہیے کہ نہ ملامت کرے مگر اپنی جان کو۔ روایت کیا ابو عبید نے غریب حدیث میں۔ اور زہیر کی صحبت میں اختلاف ہے اور تحقیق روایت کیا ہے بخاری نے اس حدیث کی شرح کو اپنی تاریخ میں پس کہا کہ اپنی روایت میں عن زہیر عن رجل من الصحابۃ اور اس کی اسناد حسن ہے اور اس میں تقیید ہے منع کی ساتھ ارتجاج کے اور مفہوم اس کا یہ ہے کہ اگر ارتجاج نہ ہو تو جائز ہے اور یہی مشہور ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علما کے اقوال سے پس جب سلامتی غالب ہو تو جنگل دریا برابر ہے اور بعض نے مرد اور عورت میں فرق کیا اور یہ مالک سے روایت ہے پس منع کیا ہے اس نے عورت کے لیے مطلق اور یہ حدیث حجت ہے جمہور کے لیے اور عنقریب گزر چکا ہے کہ پہلے پہل دریا میں معاویہ رضی اللہ عنہ سوار ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور مالک نے ذکر کیا ہے عمر فاروق رضی اللہ عنہ منع کرتے تھے لوگوں کو دریا میں سوار ہونے سے یہاں تک کہ عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے معاویہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ اس سے اجازت چاہتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس کو اجازت دے دی۔ (فتح)

۲۶۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِّنْ أُمَّتِي يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُوْلُ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَآبَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

۲۶۸۰۔ ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوپہر کو اس کے گھر میں سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگے تو میں نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں ہنسے ہیں فرمایا کہ تعجب کیا میں نے اپنی امت کے کچھ لوگوں سے کہ دریا میں سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تختوں پر تو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجیے کہ اللہ مجھ کو بھی ان غازیوں میں شریک کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان میں سے ہے پھر سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے تو فرمایا اس کے لیے مثل اس کی دو بار یا تین بار میں نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھ کو بھی ان میں شریک کرے تو فرمایا کہ تو پہلے لوگوں سے ہے تو نکاح کیا اس سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اور اس کو لے کر جہاد کی طرف نکلا سو جب ام حرام رضی اللہ عنہا جہاد سے پھر تو ان کی سواری ان کے نزدیک کی گئی تا کہ اس پر سوار ہوں پھر سوار ہوئی اور سواری سے گر پڑی اور ان کی گردن کوٹی گئی پس مر گئی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الاستیذان میں آئے گی۔ (فتح) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دریا میں سوار ہونا درست ہے۔

بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي

باب ہے بیان میں اس شخص کے جو مدد چاہے ساتھ ضعیفوں اور نیکوں کے لڑائی میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُو سُفْيَانَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ.

کہ خبر دی مجھ کو ابوسفیان نے کہ مجھے قیصر روم کے بادشاہ ہرقل نے کہا کہ میں نے تجھ سے پوچھا کہ سردار لوگ اس کے تابع ہوئے ہیں یا غریب تو نے کہا کہ غریب تو یہی حال ہے پیغمبروں کا کہ اول غریب لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔

فائدہ: یعنی ساتھ برکت ان کیلئے اور دعا ان کی کے۔ (فتح)

فائدہ: یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے اور پوری حدیث بدء الوحی میں گذر چکی ہے اور اس سے غرض اس کا قول ضعیفوں کے حق میں ہے کہ پہلے پہلے پیغمبروں کی وہی لوگ اطاعت کرتے ہیں اور طریق حجت پکڑنے کا اس کے ساتھ حکایت کرنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے اس کو اور برقرار رکھنا اس کا اس کے لیے۔ (فتح)

٢٦٨١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ.

٢٦٨١۔ مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ اس کے لیے سوائے اور اصحاب پر زیادتی ہے یعنی بسبب شجاعت اپنی کے اور مانند اس کے کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو فتح اور روزی نہیں ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبوں کے سبب سے۔

فائدہ: اور نسائی کی روایت میں ہے کہ سوائے اس کے نہیں کہ مدد کرتا ہے اللہ اس امت کی ان کے غریبوں سے اور ان کی دعا سے اور نماز سے اور اخلاق سے اور اس کے لیے شاہد ہے احمد اور نسائی میں ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ فتح دیئے جاتے ہو تم اور روزی دیئے جاتے ہو اپنے ناچار اور غریبوں کے سبب سے ابن بطال نے کہا کہ حدیث کی تاویل یہ ہے کہ ناچار لوگ سخت تر ہیں از روئے اخلاص کے دعا میں اور اکثر ہیں از روئے خشوع کے عبادت میں خالی ہونے کی وجہ سے ان کے دل دنیا کی آرائش کے تعلق سے اور مہلب نے کہا کہ ارادہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس کے رغبت دلانا سعد رضی اللہ عنہ کو تواضع پر اور نفی کرنا فخر کی غیر پر اور ترک کرنا احتقار مسلم کا ہر حالت میں۔ اور عبدالرزاق نے روایت کی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھلا بتلایئے تو اگر کوئی اپنی قوم کا حامی ہو اور اپنے اصحاب سے دشمن کو دفع کرے تو کیا اس کا حصہ غیر کے حصے کے برابر ہوگا پس ذکر کی ساری حدیث بنا بر اس کے پس مراد زیادتی کے ساتھ زیادہ حصہ لینا مال غنیمت سے ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ لڑنے والوں کے حصے برابر ہیں پس اگر کوئی ترجیح دیا جاتا ہے اپنی شجاعت کے زیادہ ہونے کی وجہ تو غریب ترجیح پاتا ہے اپنی دعا کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادتی کے ساتھ اور اپنے اخلاص کے ساتھ اور ساتھ اس کے ظاہر ہوگا راز اس بات کا کہ بخاری نے اس کے پیچھے ابو سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی۔ (فتح)

۲۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيْ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَّنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَّنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَّنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ.

۲۶۸۲۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ جہاد کریں گے اس میں آدمیوں کے جھنڈ تو پوچھیں گے کہ کیا تم میں وہ شخص ہے کہ جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی ہو یعنی تم میں کوئی صحابی ہے تو لوگ کہیں گے ہاں تو ان کی فتح ہو جائے گی پھر ایک وقت آئے گا پھر پوچھیں گے کہ کیا تم میں کوئی ہے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے صحبت کی ہو یعنی تابعین تو کہا جائے گا کہ ہاں تو ان کی فتح ہو جائے گی پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے اصحاب کے یاروں سے صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو کہا جائے گا ہاں تو ان کی فتح ہو جائے گی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح علامات النبوۃ اور فضائل صحابہ میں آئے گی۔ ابن بطال نے کہا کہ یہ حدیث دوسری حدیث کی طرح ہے کہ سب لوگوں میں بہتر میرا زمانہ ہے یعنی میرے زمانے کے لوگ یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے شاگرد اور صحبت یافتہ ہیں یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے ہم صحبت ہیں یعنی تبع تابعین اس لیے کہ فتح ہوگی اصحاب کے لیے ان کی فضیلت کی وجہ سے پھر تابعین کی وجہ سے ان کی فضیلت کی وجہ سے پھر تبع تابعین کی وجہ سے ان کی فضیلت کی وجہ سے اور اسی لیے ہوگی بھلائی اور فضیلت اور فتح چوتھے طبقے کے لیے کم تر پس کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہوں گے۔ (فتح)

بَابُ لَا يَقُوْلُ فُلَانٌ شَهِيْدٌ.

باب ہے اس بیان میں کہ نہ کہے کوئی کہ فلاں شہید ہے۔

فائدہ: یعنی بطور قطع اور یقین کے ساتھ اس کے مگر یہ کہ وحی سے ہو اور شاید یہ اشارہ ہے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی طرف کہ تم اپنی جنگوں میں کہتے ہو کہ فلاں شہید ہے اور فلاں شہادت سے مرا خبردار رہو یہ نہ کہو لیکن کہو جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مرے وہ شہید ہے۔ روایت کی یہ حدیث احمد نے اور یہ حسن ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے درمیان شہید کس کو گنتے ہو لوگوں نے کہا جس کو ہتھیار لگے فرمایا بہت لوگ ایسے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو ہتھیار لگتا ہے اور حالانکہ وہ شہید نہیں بنا بر اس کے پس نہیں معین کرنا وصف ایک مرد بعینہ کے ساتھ اس کے کہ وہ شہید ہے بلکہ جائز ہے کہ کہا جائے بطور اجمال کے۔ (فتح)

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث جہاد کی ابتدا میں گزر چکی اور وجہ نکالنے مسئلہ باب کے اس سے ظاہر ہوتا ہے ابوموسی رضی اللہ عنہ کی حدیث ماضی سے کہ جو لڑے اس لیے کہ اللہ کا بول بالا ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے اور نہیں اطلاع ہوتی اس پر مگر وحی کے ساتھ پس جو ثابت ہو کہ وہ اللہ کی راہ میں ہے تو اس کو شہادت کا حکم دیا جائے پس قول اس کا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہو پس نہیں جانتا اس کو کوئی مگر جس کو اللہ معلوم کروائے پس نہیں ہے لائق کہنا ہر شخص کے لیے کہ جہاد میں مارا جائے کہ وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ (فتح)

٢٦٨٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَسْكَرِهٖ وَمَالَ الْآخَرُوْنَ إِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ فَقَالَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهٗ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهٗ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهٗ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهٗ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ

٢٦٨٣۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافر آپس میں لڑے پس جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دوسرے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک مرد تھا کہ نہ چھوڑتا تھا کافروں کے کسی اکیلے دوکیلے کو مگر کہ اس کا پیچھا کرتا تھا اور اس کو اپنی تلوار سے مار ڈالتا تھا تو اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ثواب پایا آج کے دن کسی نے ہم میں سے جیسا کہ ثواب پایا فلاں نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار رہو بے شک وہ دوزخیوں میں سے ہے تو قوم میں سے ایک مرد نے کہا کہ میں اس کے ساتھ رہتا ہوں تا کہ اس کے حال پر واقف ہوں تو وہ مرد اس کے ساتھ نکلا جب وہ کھڑا ہوتا تھا تو اس کے ساتھ وہ بھی کھڑا ہو جاتا تھا اور جب وہ دوڑتا تھا تو اس کے ساتھ وہ بھی دوڑتا تھا وہ شخص سخت زخمی ہوا اس نے مرنے کو جلدی کی اور اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنے سینے میں رکھی پھر اپنی تلوار پر بوجھ ڈالا اور اپنے آپ کو مار ڈالا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

اور جو مرد اس کے ساتھ تھا وہ حضرت ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیرے اس کہنے کا کیا سبب ہے اس نے کہا کہ جس مرد کے حق میں آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے یعنی بے شک وہ دوزخیوں میں سے ہے تو لوگوں نے اس بات کو یعنی آپ کے اس قول کو کہ وہ دوزخی ہے بعید جانا کہ ایسا بہادر مجاہد کس طرح دوزخی ہوگا تو میں نے کہا کہ میں تمہارے لیے اس کے ساتھ رہتا ہوں سو میں اس کا حال دریافت کرنے کو نکلا پھر اس کو بہت شدید زخم لگے تو پس اس نے مرنے کے لیے جلدی کی سو اس نے اپنی تلوار کا قبضہ زمین میں رکھا اور اس کی نوک اپنے سینے میں رکھی پھر اس پر بوجھ ڈالا اور اپنے آپ کو قتل کیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک آدمی البتہ بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے ظاہر لوگوں کی نظروں میں اور حالانکہ دوزخیوں سے ہے اور بے شک آدمی البتہ دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے بظاہر لوگوں کی نظروں میں اور حالانکہ وہ بہشتیوں سے ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب المغازی میں آئے گی۔ اور وجہ لینے ترجمہ کی اس سے یہ ہے کہ انہوں نے شہادت دی اس کے لیے ساتھ مقدم ہونے میں جہاد کے امر میں پس اگر قتل کیا جاتا تو نہ منع تھا یہ کہ گواہی دیں اس کے لیے شہادت کی اور تحقیق ظاہر ہوا اس سے کہ اس نے اللہ کے لیے جہاد نہیں کیا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ اپنی قوم کے لیے لڑا تھا پس نہیں بولا جاتا ہر مقتول فی الجہاد کے لیے کہ وہ شہید ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ اس کی مثل ہو اگرچہ باوجود اس کے کہ ظاہر میں اس کو شہیدوں کا حکم دیا جاتا ہے اس لیے اتفاق کیا ہے سلف نے اوپر نام رکھنے مقتولوں بدر اور احد کے شہداء یعنی شہید اور مراد اس کے ساتھ حکم ظاہر ہے جو مبنی ہے گمان غالب پر۔ اور مجاہد سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ جنگ تبوک کی طرف نکلے تو فرمایا کہ نہ نکلے ساتھ ہمارے مگر قوی پس نکلا ایک مرد ضعیف اونٹ پر پس اونٹ نے اس کو کچلا تو وہ مر گیا تو لوگوں نے کہا کہ شہید ہے شہید ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال لوگوں میں پکارو کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں گناہگار۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ شہید دوزخ میں داخل نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گا اس لیے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخیوں سے ہے اور نہیں ظاہر ہوا اس سے مگر اپنے آپ کو مارنا اور وہ اس کے ساتھ گنا ہگار ہوا نہ کہ کافر لیکن احتمال ہے کہ حضرت ﷺ کو اس کے باطنی کفر پر اطلاع ہوئی کہ وہ باطن میں کافر تھا یا اس نے خود کو مارنے کو حلال جانا۔ اور تعجب ہے مہلب سے کہ اس نے کہا کہ حدیث باب کی ترجمہ کے مطابق نہیں اور شاید اس نے بخاری کی مراد میں غور نہ کیا اور وہ ظاہر ہے جیسے کہ میں نے اس کی تقریر کی۔ (فتح)

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلَى الرَّمْيِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى ﴿وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾.

تیر اندازی پر رغبت دلانے کا بیان یعنی اور بیان ہے اس آیت کا کہ تیار کرو ان کی لڑائی کو جو پیدا کر سکو زور اور گھوڑے پالنے سے کہ ڈراؤ ساتھ اس کے اپنے دشمنوں کو اور اللہ کے دشمنوں کو۔

فائدہ: اشارہ کیا ہے بخاری نے اس چیز کے ساتھ کہ آیا ہے قوت کی تفسیر کے بارے میں اس آیت میں کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے اور وہ مسلم میں عقبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے اور حالانکہ آپ منبر پر تھے کہ کافروں کے لیے تیار کرو قوت سے جتنا تم سے ہو سکے اور خبردار رہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے یہ حضرت ﷺ نے تین بار فرمایا۔ اور ابوداود وغیرہ میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے اس کے بنانے والے کو جو ثواب کی نیت سے بناتا ہے اس کے پھینکنے والے کو اور اس کے دینے والے کو یعنی جو تیر انداز کے ہاتھ میں دے پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو گھوڑوں پر اور تمہاری تیر اندازی کرنی بہت محبوب ہے میری طرف سواری کرنے سے اور اس میں ہے کہ جو چھوڑ دے تیر اندازی بعد اس کے سیکھنے کے بسبب بیزار ہونے کے اس سے تو تیر اندازی ایک نعمت ہے کہ اس نے اس نعمت کا کفران کیا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دے ہم میں سے نہیں یعنی ہمارے طریقے پر نہیں یا فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی اور قرطبی نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ تفسیر کی قوت کی تیر اندازی کے ساتھ اگرچہ قوت ظاہر ہوتی ہے تیار کرنے کے ساتھ اس کے غیر کے لڑائی کے ہتھیاروں سے اس لیے کہ تیر اندازی سخت تر ہے دشمن کے زخمی کرنے میں اور آسان تر ہے محنت میں۔

۲۶۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ

۲۶۸۴۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ قبیلہ اسلم کے کچھ لوگوں پر گذرے کہ آپس میں تیر اندازی کرتے تھے یعنی تا کہ دیکھیں کون آگے بڑھ جاتا ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیر اندازی کروائے اولاد اسماعیل کی یعنی عرب پس تحقیق تمہارا باپ یعنی اسماعیل علیہ السلام تیر انداز تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا بَنِيْ إِسْمَاعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوْا وَأَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِأَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ قَالُوْا كَيْفَ نَرْمِيْ وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

اور میں فلاں کی اولاد کے ساتھ تیراندازی کرتا ہوں تو دوسرے فریق نے یعنی جن کے ساتھ حضرت ﷺ تھے جو ان کے مقابل میں تھے انہوں نے اپنے ہاتھ تیراندازی سے روکے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کیا ہوا تم کو کہ تیر اندازی نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ ہم کس طرح تیراندازی کریں در حالانکہ آپ ان کے ساتھ ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا تیر اندازی کرو اور میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

فائدہ: اور مراد معیت سے معیت قصد کرنے کی ہے خیر کی طرف اور احتمال ہے کہ ہوں قائم مقام محلل کے۔ اور مہلب نے کہا کہ اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ جس پر بادشاہ چڑھے بیچ جماعت تیراندازوں کے تو لائق ہے اس کو یہ کہ نہ تعرض کرے اس کے لیے جیسا کہ ان لوگوں نے کیا حضرت ﷺ کے ہونے کی وجہ سے دوسرے کے فریق میں اس خوف سے کہ ان پر غالب نہ ہوں تو حضرت ﷺ مغلوبوں کے ساتھ ہوں گے پس بند رہے اس سے ادب کی وجہ سے اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ جس معنی کے لیے وہ بند رہے تھے وہ اس میں بند نہیں بلکہ ظاہر یہ ہے کہ بند ہوئے تھے اس چیز کی وجہ سے کہ معلوم کی انہوں نے اپنے ساتھیوں کی قوت قلوب سے جب کہ حضرت ﷺ ان کے ساتھ ہوئے اور یہ اعظم وجہوں سے ہے جو خبر دیتے ہیں فتح کے ساتھ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ جس کے ساتھ آپ ہوں گے وہ غالب ہوگا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جد اعلیٰ کا نام باپ رکھا جاتا ہے۔ اور اس میں حضرت ﷺ کے خلق کا بیان ہے اور آپ کی معرفت کا لڑائی کے امر میں اور اس میں بلانا ہے آباء اجداد کا جو نیک ہیں ان کی خصلتوں کی طرف اور عمل کرنا ساتھ مانند ان کے کے۔ اور اس میں حسن ادب ہے اصحاب کا حضرت ﷺ کے ساتھ۔ (فتح)

٢٦٨٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ.

۲۶۸۵۔ ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن حضرت ﷺ نے ہم کو فرمایا جب کہ ہم نے قریش کے لڑنے کے لیے صف باندھی اور قریش نے ہمارے لڑنے کے لیے صف باندھی کہ جب وہ تمہارے نزدیک پہنچیں تو لازم پکڑو اپنے اوپر تیر مارنے کو یعنی ان کو تیر مارو۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ اپنے تیروں کو باقی رکھو اور نہ کھینچو تلواروں کو یہاں تک کہ تمہارے سر پر پہنچ جائیں۔ پس ظاہر ہوا کہ حدیث کا معنی امر کرنا ساتھ ترک کرنے تیراندازی کے اور لڑائی کے یہاں تک کہ ہوں اس لیے کہ اگر ان کو دور سے تیر ماریں گے تو کبھی ان کے پاس نہ پہنچے گا اور اس کی طرف اشارہ کیا ساتھ قول حضرت ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کہ باقی رکھواپنے تیروں کواور یہ جوفرمایا کہ نہ کھینچوتلواروں کو یہاں تک کہ تم کوڈھانکیں تو اس سے معلوم ہوا کہ قرب سے مراد جوتیراندازی میں مطلوب ہے قرب نسبی ہے اس طرح سے کہ ان تک تیر پہنچ سکے نہ قرب قریب کہ آپس میں مل جائیں ۔(فتح)

بَابُ اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا.

کھیلنا ساتھ برچھیوں اور مانندان کی کے۔

فائدہ: یعنی اس کی طرح کے لڑائی کے ہتھیاروں سے ۔اورشاید اس نے اپنے قول نحوھا کے ساتھ اشارہ کیا ہے اس چیز کی طرف کہ جو ابوداود وغیرہ نے روایت کی ہے کہ نہیں کھیل سے مشروع یا مطلوب مگر ادب سکھانا مرد کا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بیوی سے اور تیراندازی کرنی اپنے کمان سے ۔(فتح)

٢٦٨٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوٰى إِلَى الْحَصٰى فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ. وَزَادَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي الْمَسْجِدِ.

٢٦٨٦۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حبشی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی برچھیوں سے کھیلتے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ آئے تو کنکری کی طرف جھکے اور کنکر اٹھا کر ان کو مارے اس گمان سے کہ یہ کھیل باطل ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر ان کو چھوڑ دے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مسجد میں کھیلتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں برچھیوں کا ذکر نہیں اور شاید اس نے اشارہ کیا ہے اس چیز کی طرف کہ اس کے بعض طرق میں واقع ہوا ہے برچھیوں کا ذکر جیسا کہ نماز کے بیان میں گذر چکا ہے ۔ابن تین نے کہا کہ احتمال ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہو اور نہ معلوم کیا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھتے ہیں یا گمان کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھتے ہیں اور حیا کیا کہ ان کو منع کریں اور یہ اولیٰ ہے اس کے قول کی وجہ سے حدیث میں کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھیلتے تھے ۔میں کہتا ہوں کہ یہ پہلے احتمال کو منع نہیں کرتا اور احتمال ہے کہ ہوا انکار اس کا اس کے انکار کے مشابہ اوپر گانے عورتوں کے اور ان کی دین کے کام میں بہت شدت تھی خلاف اولیٰ پر بھی انکار کرتے تھے اور جد فی الجملہ اولیٰ ہے کھیل مباح سے اور لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس تھے درپے بیان جواز کے یعنی جائز ہے۔(فتح)

بَابُ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَّتَرِسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ.

باب ہے بیان میں ڈھال کے۔اور بیان ہے اس شخص کا جو اپنے ساتھی کی ڈھال سے پردہ کرے یعنی پس نہیں ہے کوئی ڈر ساتھ اس کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ وجہ ان ترجموں کی اس شخص کا رد ہے کہ جو خیال کرتا ہے کہ ان آلات کا پکڑنا توکل کے منافی ہے اور حق یہ ہے کہ حذر تقدیر کو دور نہیں کرتا لیکن تنگ کرتا ہے وسوسے کی راہوں کو اس چیز کی وجہ سے کہ انسان اس پر پیدا ہوا ہے۔ (فتح)

٢٦٨٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ إِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ.

٢٦٨٧۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ پردہ کرتے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ڈھال سے اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ خوب تیرانداز تھے سو جب وہ تیر پھینکتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اونچا کر کے اس کے تیر گرنے کی جگہ کی طرف دیکھتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث پوری مناقب میں آئے گی کہتے ہیں کہ تیرانداز محتاج ہوتا ہے کہ اس کو کوئی پردہ کرے اس کے مشغول ہونے کے وجہ سے دونوں ہاتھوں کے ساتھ تیراندازی کرنے کی وجہ سے اس لیے کہ اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈھال سے پردہ کرتے تھے۔

٢٦٨٨۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَأْسِهٖ وَأُدْمِيَ وَجْهُهٗ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَكَانَ عَلِيٌّ يَّخْتَلِفُ بِالْمَآءِ فِي الْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهٗ فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيْدُ عَلَى الْمَآءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلٰى حَصِيْرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِهٖ فَرَقَأَ الدَّمُ.

٢٦٨٨۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خود آپ کے سر پر توڑی گئی اور آپ کا چہرہ مبارک خون آلودہ ہوا اور آپ کے اگلے دانت ٹوٹ گئے اور علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بار بار پانی لاتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کا چہرہ مبارک دھوتی تھیں تو جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خون کو دیکھا کہ کثرت سے پانی پر زیادہ ہوتا ہے تو قصد کیا طرف چٹائی کے سو اس کو جلایا اور اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر لگایا تو خون بند ہوا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح غزوہ احد میں آئے گی اور اس سے غرض یہ قول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی لاتے تھے۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٦٨٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَّكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

٢٦٨٩۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی نضیر کے مال اس قسم سے تھے کہ عطا کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر کہ نہیں دوڑائے تھے مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ تو وہ مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہوئے خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر خرچ سال بھر کا پھر باقی کو ہتھیاروں اور چوپایوں پر خرچ کرتے تھے سامان کرنے کے لیے راہ اللہ میں یعنی جہاد میں۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب فرض خمس میں آئے گی۔ اور اس سے غرض یہ قول ہے کہ پھر باقی کو چوپایوں اور ہتھیاروں میں خرچ کرتے تھے سامان جہاد کے لیے اس لیے کہ ڈھال بھی جملہ آلات ہتھیاروں سے ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک ڈھال تھی تو کہا اس نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو یہ وصیت نہ کی ہوتی کہ اپنے ہتھیاروں کو روک رکھ تو البتہ یہ ڈھال میں اپنی بعض اولاد کو دے دیتا۔ (فتح)

٢٦٩٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ. ح حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّيْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ.

٢٦٩٠۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی شخص کے حق میں کہتے ہوں کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں بعد سعد رضی اللہ عنہ کے میں نے آپ سے سنا کہ فرماتے کہ تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

فائدہ: اور دخول اس حدیث کا اس جگہ غیر ظاہر ہے اس لیے کہ یہ ترجمہ کے کسی رکن کے موافق نہیں اور ایک روایت میں باب کا لفظ بغیر ترجمہ کے ہے اور اس کے لیے مناسبت ہے پہلے باب سے اس لیے کہ تیرانداز نہیں بے پرواہ ہے کسی چیز سے کہ بچائے ساتھ اس کے اپنی جان کو غیر کے تیر سے اور علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جواز تفدیہ کا ہے اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پوری شرح کتاب الادب میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ الدَّرَقِ.

باب ہے بیان میں ڈھال کے۔

فائدہ: یعنی جواز پکڑنے اس کے کا یا اس کی مشروعیت۔ (فتح)

۲۶۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَآئَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا غَفَلَ.

۲۶۹۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے پاس چھوٹی چھوٹی دو لڑکیاں تھیں جولڑائی بعاث کی بہادری کے گیت گاتی تھیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پھیرا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھ کو جھڑکا اور کہا کہ پیغمبر کے نزدیک شیطانی باجے کا کیا کام تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ان کو چھوڑ دے سو ابوبکر رضی اللہ عنہ غافل ہوئے میں نے ان کو اشارہ کیا تو وہ نکل گئیں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ عید کا دن تھا حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے تھے سو یا تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس کی یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ کیا تو دیکھنا چاہتی ہے میں نے کہا ہاں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کیا میرا رخسار آپ کے رخسار مبارک پر تھا اور فرماتی تھی کہ لو اے ارفدہ (حبش کے جد کا نام) کی اولاد اپنی ڈھال اور برچھیوں کو یہاں تک کہ جب میں اداس ہوئی تو فرمایا کہ کیا بس میں نے کہا ہاں فرمایا پس جا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ڈھال کر رکھنا جائز ہے۔

بَابُ الْحَمَآئِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ.

باب ہے بیان میں حمائل کے یعنی وہ چیز کہ ہار ڈالی جاتی ہے ساتھ اس کے تلوار اور لٹکانا تلوار کا گردن میں۔

۲۶۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

۲۶۹۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہترین سب لوگوں میں اور دلاور تر سب لوگوں میں اور ایک رات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوْا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَّفِيْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ.

مدینے والے گھبرائے یعنی ایک آواز ہولناک آئی تو لوگ آواز کی طرف نکلے تو ان کو حضرت ﷺ آگے سے آ ملے اور خبر کی تحقیق کی کہ کچھ نہ تھا اور آپ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ننگے گھوڑے پر سوار تھے اور آپ کی گردن میں تلوار تھی اور فرماتے تھے کہ مت گھبراؤ پھر فرمایا کہ ہم نے اس گھوڑے کا قدم دریا پایا یا یوں فرمایا کہ البتہ وہ دریا ہے یعنی نہایت تیز قدم ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح ہبہ میں گذر چکی ہے۔ اور اس سے غرض اس کا یہ قول ہے کہ آپ کی گردن میں تلوار تھی پس دلالت کی اس کے جواز پر۔ اور ابن منیر نے کہا کہ بخاری کا مقصد ان ترجموں سے یہ ہے کہ بیان کرے حل سلف کا بیچ ہتھیاروں لڑائی کے اور وہ چیز کہ گذر چکی ہے استعمال اس کے سے حضرت ﷺ کے زمانے میں تاکہ ہو خوش تر نفس کے لیے اور نفی کرنے والی بدعت کے لیے۔ (فتح)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حِلْيَةِ السُّيُوْفِ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ آئی ہے بیچ زیور تلواروں کے۔

فائدہ: یعنی اس کے جواز اور عدم جواز کی۔ (فتح)

۲۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُوْلُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوْحَ قَوْمٌ مَّا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوْفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْآنُكَ وَالْحَدِيْدَ.

۲۶۹۳۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البتہ ایک قوم نے کافروں کے شہر فتح کیے نہ تھا زیور ان کی تلواروں کا سونا اور نہ چاندی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ان کا زیور کچا چمڑا اور قلعی اور لوہا تھا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ہم ابوامامہ کے پاس گئے اس نے ہماری تلواروں میں چاندی کا کچھ زیور دیکھا پس غضبناک ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیور کرنا تلواروں وغیرہ آلات حرب کا ساتھ غیر چاندی اور سونے کے اولیٰ ہے اور جو اس کو مباح رکھتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ زیور کرنا تلواروں کا ساتھ چاندی سونے کے سوائے اس کے نہیں کہ مشروع ہوا ہے دشمن کو ڈرانے کی وجہ سے اور حضرت ﷺ کے اصحاب اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بے پرواہ تھے ان کی شدت کی وجہ سے اپنے نفسوں میں اور ان کی قوت کی وجہ سے اپنے ایمانوں میں ۔ (فتح)

بَابُ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ.

سفر میں دوپہر کو سونے کے وقت تلوار کو درخت سے لٹکانا۔

٢٦٩٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَّعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَّلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ.

۲۶۹۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد (ایک ملک کا نام ہے یمن اور عراق کے درمیان) کی طرف جہاد کیا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے پلٹے تو جابر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ پلٹے تو ان کو ایک بہت خاردار درختوں والے نالے میں دوپہر آئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور لوگ سایہ پکڑنے کے لیے درختوں میں جدا جدا ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے تلے اترے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکائی اور ہم تھوڑا سا سوئے تو اچانک ہم نے دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلاتے ہیں اور اچانک آپ کے پاس ایک دیہاتی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی نے میری تلوار مجھ پر کھینچی اور میں سویا تھا تو میں جاگ اٹھا اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی تو اس نے کہا کہ اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا میں نے تین بار کہا اللہ بچائے گا خوف کے مارے تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بدلہ نہ لیا اور وہ آپ کے پاس بیٹھا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پس تلوار کو میان میں ڈالا پس وہ یہ بیٹھا ہے پس اس کو عقاب نہ کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب المغازی میں آئے گی اور اس سے غرض یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تلے اترے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکائی ۔ (فتح)

بَابُ لُبْسِ الْبَيْضَةِ.

باب ہے خود کے پہننے کے بیان میں۔

فائدہ: اور خود وہ ہے جو پہنی جاتی ہے سر پر آلات ہتھیاروں سے ۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٦٩٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيْدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيْرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

٢٦٩٥۔ سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم سے جو احد کے دن آپ کو لگا تھا تو سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کا دانت شہید کیا گیا اور آپ کے سر پر خود توڑی گئی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھوتی تھیں اور علی رضی اللہ عنہ اس کو بند کرتے تھے سو جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون زیادہ ہوتا جاتا ہے تو چٹائی لی تو اس کو جلا دیا یہاں تک کہ راکھ ہوگئی پھر اس کو چمٹایا تو خون بند ہوا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خود کا سر پر پہننا جائز ہے۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ.

جو نہیں دیکھتا یعنی اعتقاد نہیں کرتا توڑنا ہتھیاروں کا وقت مرنے کے۔

فائدہ: شاید یہ اشارہ ہے اس چیز کی طرف کہ جاہلیت کے وقت دستور تھا کہ جب ان میں کوئی رئیس مر جاتا تو ہتھیار توڑ ڈالتے تھے اور چوپایوں کی کونچیں کاٹ ڈالتے تھے اور اکثر اوقات وصیت کر جاتا تھا اس کے لیے اور ابن منیر نے کہا کہ اس میں اشارہ ہے عمل جاہلیت کے بند ہونے کی طرف کہ اس کو غیر اللہ کے لیے کرتے تھے اور باطل ہونے اس کے اثر کے اور چھپانے اس کے ذکر کے برخلاف سنت مسلمانوں کے بیچ تمام ان کاموں کے اور شاید بخاری نے اشارہ کیا ہے ساتھ اس کے طرف اس شخص کی کہ جس سے منقول ہے کہ اس نے اپنا نیزہ توڑا اصطدام یعنی جنگ کے وقت تاکہ غنیمت نہ کرے اس کو دشمن اگر وہ مارا جائے اور اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور اپنی تلوار سے لڑا جہاں تک کہ مارا گیا جیسا کہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے جنگ موتہ میں اسی طرح کیا۔ پس اشارہ کیا بخاری نے اس کی طرف کہ یہ فعل جعفر رضی اللہ عنہ وغیرہ کا اپنے اجتہاد سے ہے اور اصل یہ ہے کہ مال کا تلف کرنا جائز نہیں اس لیے کہ وہ ایک چیز محقق کرتا ہے امر غیر محقق میں۔ (فتح)

٢٦٨٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ

٢٦٨٦۔ عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا مگر ہتھیار اور سفید خچر اور زمین کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَةً بَيْضَاءَ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

اس کو اللہ کی راہ میں وقف کیا۔

فائدہ: اور کرمانی نے گمان کیا ہے کہ مناسبت اس کی ترجمہ کے ساتھ یہ ہے کہ حضرت ﷺ کا انتقال ہوا اور آپ پر قرض تھا اور نہ بیچی اس نے کوئی چیز اپنے ہتھیاروں سے اگرچہ آپ کی زرہ گروی تھی بنا بر اس کے پس مراد ساتھ توڑنے ہتھیاروں کے بیچنا ان کا ہے اور نہیں پوشیدہ ہے دور ہونا اس توجیہ کا۔ (فتح)

بَابُ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالْإِسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ.

باب ہے بیان میں جدا جدا ہونا لوگوں کا امام سے وقت دوپہر کے اور سایہ پکڑنا ساتھ درختوں کے۔

۲۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ. ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ.

۲۶۹۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس نے ساتھ حضرت ﷺ کے جنگ کیا تو ان کو ایک نالی بہت خار دار درختوں والی میں دوپہر آئی تو لوگ درختوں میں جدا جدا ہوئے اس حال میں کہ درختوں سے سایہ پکڑتے ہیں اور حضرت ﷺ ایک درخت کے تلے اترے اور اس سے اپنی تلوار لٹکائی پھر سو گئے پھر جاگے اور حالانکہ ایک بندہ آپ کے پاس تھا اور آپ اس سے بے خبر تھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھ پر میری تلوار کھینچی تو اس نے کہا کہ تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا میں نے کہا اللہ پھر تلوار کو میان میں کیا پس ہاں یہ وہ شخص بیٹھا ہوا ہے پھر آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا۔

فائدہ: اور یہ حدیث ترجمہ باب میں ظاہر ہے اور اس کی شرح آئندہ آئے گی۔ قرطبی نے کہا کہ یہ دلالت کرتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر کہ اس وقت میں کوئی آدمی حضرت ﷺ کی نگہبانی نہ کرتا تھا بخلاف اس کے کہ اول امر میں تھے کہ اس وقت آپ کی نگہبانی کی جاتی تھی پھر آیت اتری کہ اللہ تجھ کو لوگوں سے بچائے گا لیکن ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت ایک قصے میں اتری اور اس کے نازل ہونے کا سبب یہی قصہ ہے پس اگر یہ صحیح ہو تو کہا جائے گا کہ حضرت ﷺ چوکیداری کروانے میں مختار تھے پس کبھی اس کو چھوڑتے تھے اپنے یقین کے قوی ہونے کی وجہ سے۔ پس جب یہ قصہ واقع ہوا اور یہ آیت اتری تو آپ نے چوکیداری موقوف کروائی۔ (فتح)

بَابُ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے جو نیزوں میں کہی گئی ہے۔

فائدہ: یعنی بیچ رکھنے ان کے کے اور ان کے استعمال کرنے کے یعنی اس کی فضیلت سے۔ (فتح)

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي.

یعنی اور ذکر کیا جاتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس نے حضرت ﷺ سے روایت کی ہے کہ میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے ٹھہرایا گیا یعنی مال غنیمت کا اور میرا مخالف ذلیل اور خوار کیا گیا۔

فائدہ: اور اس حدیث میں اشارہ ہے نیزے کی فضیلت کی طرف اور اس امت کے لیے غنیمتوں کے حلال ہونے کی طرف اور اس چیز کی طرف کہ حضرت ﷺ کا رزق اس میں ٹھہرایا گیا ہے نہ اس کے سوا اور کسبوں میں۔ اس لیے بعض علما نے کہا کہ یہ سب کسبوں سے افضل ہے اور خواری سے مراد جزیہ لینا ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ میرے تیر کے سائے کے تلے تو اس میں اشارہ ہے کہ اس کا سایہ دراز کیا گیا ہے ابد الآباد تک یعنی ہمیشہ رہے گا اور نیزوں کے ذکر پر اقتصار کرنے کی وجہ دوسرے ہتھیاروں سے مانند تلوار کی یہ ہے کہ ان کی عادت جاری تھی ساتھ گردانے جھنڈوں کے نیزوں کی طرف پس جب کہ نیزے کا سایہ اسبغ ہے تو ہوگی نسبت روزی کی طرف اس کے لائق تر ہے اور تحقیق تعرض کیا ہے دوسری حدیث میں تلوار کے سائے سے جیسا کہ آگے آئے گا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا بہشت تلواروں کے سایے کے تلے ہے۔ پس منسوب کیا گیا رزق نیزے کے سائے کے تلے کی طرف اس وجہ سے کہ میں نے ذکر کی ہے کہ مقصود نیزے سے جھنڈا ہے اور نسبت کی گئی ہے بہشت کی تلواروں کے سایے کی طرف اس لیے کہ شہادت واقع ہوتی ہے اس کے ساتھ اکثر اوقات۔ اور نیز اس لیے کہ تلوار کا سایہ اکثر ظاہر ہوتا ہے ساتھ کثرت حرکت تلوار کے لڑنے والے کے ہاتھ میں اور نیز اس لیے کہ سایہ تلوار کا نہیں ظاہر ہوتا مگر اس کے مارنے کے بعد اس لیے کہ اس سے پہلے مغمود اور معلق ہوتی ہے۔ (فتح)

۲۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

۲۶۹۸۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ﷺ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَّهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَّحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَأَلَ أَصْحَابَهٗ أَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَأَبَوْا فَأَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبٰى بَعْضٌ فَلَمَّا أَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوْهَا اللهُ. وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَّحْمِهٖ شَيْءٌ.

ساتھ تھا یہاں تک کہ جب وہ مکے کی بعض راہ میں تھے تو اپنے یاروں کے ساتھ جدا ہوا کہ احرام باندھے تھے اور وہ احرام سے نہ تھا تو اس نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تو اس نے اپنے یاروں سے اپنا کوڑا مانگا تو انہوں نے نہ دیا پھر اس نے ان سے اپنا نیزہ مانگا تو بھی انہوں نے نہ مانا تو اس نے اس کو خود اتر کر لیا پھر جنگلی گدھے کو ڈانٹا اور مار ڈالا تو اس کے بعض ساتھیوں نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے نہ کھایا پھر جب انہوں نے حضرت ﷺ کو پایا تو آپ سے اس کا حکم پوچھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو ایک کھانا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو کھلایا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ فرمایا کیا تمہارے ساتھ اس کا گوشت ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے اور اس سے غرض اس کا یہ قول ہے کہ اس نے ان سے اپنا نیزہ مانگا تو انہوں نے نہ دیا۔ (فتح)

بَابُ مَا قِيْلَ فِيْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِيْصِ فِي الْحَرْبِ.

بیان اس چیز کا کہ کہی گئی ہے بیچ زرہ حضرت ﷺ کی کے اور حکم پوشاک کا لڑائی میں۔

فائدہ: یعنی آپ کی زرہ کس چیز سے تھی اور پوشاک کے پہننے کا کیا حکم ہے۔ (فتح)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ.

یعنی اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لیکن خالد پس اس کا تو یوں حال ہے کہ اس نے اپنی زرہوں کو اللہ کی راہ میں بند کر رکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ حدیث پوری مع شرح کتاب الزکوۃ میں گزر چکی ہے اور اشارہ کیا ہے بخاری نے اس حدیث کے ذکر کرنے کے ساتھ اس طرف کہ بے شک جیسے کہ حضرت ﷺ نے زرہ پہنی ہے اس چیز میں کہ ذکر کیا ہے اس کو باب میں ویسے ہی ذکر کیا زرہ کو اور منسوب کیا اس کو بعض بہادر اصحاب کی طرف پس دلالت کی اس نے اس کے مشروع ہونے پر اور یہ کہ اس کا پہننا توکل کے منافی نہیں۔ (فتح)

٢٦٩٩۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ﴾. وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ.

٢٦٩٩۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ بدر کے دن فرمایا اور حالانکہ آپ ایک قبے میں یعنی خیمے میں تھے کہ الٰہی میں تجھ سے تیرا قول قرار چاہتا ہوں یعنی تیرے عہد اور پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اسلام کی مدد کرنے میں کیا ہے الٰہی اگر تو مسلمانوں کی ہلاکت چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہ ہوگی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ کو اتنی دعا کافی ہے کہ آپ نے پرلے سرے کی اپنے رب سے التجا کی اور حالانکہ حضرت ﷺ زرہ میں تھے تو حضرت ﷺ قبے سے باہر آئے اور آپ کہتے تھے کہ شکست کھائے گی جماعت کافروں کی اور بھاگیں گے پیٹھ دے کر بلکہ قیامت ہے ان کے وعدے کا وقت اور قیامت بڑی اور بڑی کڑوی ہے۔

فائدہ: اور غرض اس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت ﷺ اپنی زرہ میں تھے۔ (فتح)

٢٧٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَقَالَ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دِرْعٌ مِّنْ حَدِيْدٍ وَقَالَ مُعَلّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهٗ دِرْعًا

٢٧٠٠۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کا انتقال ہوا اور آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی بدلے تیس صاع جو کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ حَدِيْدٍ.

فائدہ: اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ آپ کی زرہ گروی تھی اور اس کی شرح کتاب الرھن میں گذر چکی ہے۔

۲۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ أَيْدِيَهُمَا إِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهِ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلٰى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلٰى تَرَاقِيْهِ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ.

۲۷۰۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت ایسے ہے جیسے دو مردوں کی کہاوت ہے جن پر دو کرتے یا دو زرہیں ہوں لوہے کی باندھے ہوئے ہیں ہاتھ ان کے گردن تک جب کہ ارادہ کرتا ہے خیرات کرنے والا خیرات کا تو اس پر زرہ کشادہ ہو کر لمبی چوڑی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہے اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسے حلقے سے مل جاتا ہے اور زرہ اس پر سمٹ جاتی ہے اور اس کے دونوں ہاتھ گردن تک کھینچ جاتے ہیں اور وہ کوشش کرتا ہے کہ زرہ کشادہ سو وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الزکوۃ میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے ذکر دو کرتوں کا ہے پس تحقیق وہ مروی ہے باء کے ساتھ اور یہ مناسب ہے قمیص کے ذکر کے لیے ترجمہ میں اور نون کے ساتھ مروی ہے اور وہ مناسب ہے زرہ کے لیے اور محل استشہاد ترجمہ کا یہ ہے اگر چہ ممثل بہ مثل ہیں نہیں شرط کیا جاتا وجود اس کا چہ جائیکہ مشروع ہو اس جہت سے ہے کہ اس نے تمثیل بیان کی ہے ساتھ زرہ سخی کی کے پس تشبیہ سخی محمود کی ساتھ زرہ کے مشعر ہے اس کے ساتھ کہ زرہ محمود ہے اور موضوع شاہد کی اس سے زرہ سخی کی ہے نہ زرہ بخیل کی۔ اور گویا کہ اس نے قائم کیا سخی کو مقام شجاع کے دونوں کے لازم ہونے کی وجہ سے آپس میں اکثر اوقات اور اس طرح ان کی ضد۔ (فتح) اور خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہے ہاتھ دل کے ارادے کی اطاعت کرے ہیں اور بخیل کی خیرات کرتے ہوئے جان نکلتی ہے اور روح قبض ہوتی ہے اس کا دل تنگی کرتا ہے اور دینے کو ہاتھ باہر نہیں نکلتے گویا کہ اس نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے۔

بَابُ الْجُبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ.

باب ہے بیان میں کرتے پہننے کے سفر میں اور لڑائی میں۔

۲۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا

۲۷۰۲۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيْتُهٗ بِمَآءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتُ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَعَلٰى خُفَّيْهِ.

قضائے حاجت کو گئے پھر آئے اور میں آپ کو آگے سے پانی لے کر ملا آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنا منہ دھویا پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنی آستینوں سے نکالنے لگے سو دونوں آستینیں تنگ تھیں تو دونوں ہاتھ اس کے نیچے سے نکالے پھر ان کو دھویا اور مسح کیا اپنے سر پر اور دونوں موزوں پر۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الطہارۃ میں گزر چکی ہے مطابقت حدیث کی ترجمہ سے ظاہر ہے۔ (فتح)

بَابُ الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ.

لڑائی میں ریشمی کپڑا پہننا۔

۲۷۰۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو ریشمی کرتا پہننے کی اجازت دی کھجلی کی وجہ سے کہ دونوں کو تھی۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے جوؤں کی شکایت کی اور ممکن ہے تطبیق اس طرح سے کہ کھجلی حاصل ہوئی تھی بسبب جوؤں کے پس نسبت کی گئی علت ایک بار طرف سبب کے اور ایک بار طرف سبب کے سبب کے اور لیکن قید کرنا اس کا لڑائی کے ساتھ پس شاید کہ لیا ہے بخاری نے اس کو اس کے قول سے ہمام کی روایت میں کہ میں نے جہاد میں ان پر ریشمی کپڑا دیکھا اور ابو داود کی روایت میں واقع ہوا ہے کہ اس کو سفر میں کھجلی تھی اور تحقیق اس نے اس کے لیے باب باندھا۔ بیچ لباس میں۔ باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ رخصت دی جاتی ہے مردوں کے لیے ریشم کے لیے کھجلی کی وجہ سے اور نہیں قید کیا اس کو ساتھ لڑائی کے۔ سو بعض نے گمان کیا ہے کہ جرب ترجمہ میں جیم اور راء کے فتح کے ساتھ ہے، اور نہیں ہے جیسا کہ اس نے گمان کیا اس لیے کہ نہ باقی رہے گی اس کے لیے باب الجہاد میں کوئی مناسبت اور لازم آئے گا اس سے دوبارہ لانا باب کا لباس میں اس لیے کہ حکہ اور جرب ہم معنی ہیں اور کیا ہے طبری نے اس کے جواز کو جہاد کے لیے استنباط کرتے ہوئے اس کے جائز ہونے کے کھجلی کے لیے پس کہا اس نے کہ دلالت کی کھجلی کی وجہ سے پہننے کی رخصت نے اس پر کہ بے شک جو قصد کرے اس کے پہننے کا اس چیز میں وہ اعظم ہے کھجلی کے دکھ سے مانند دفع کرنے ہتھیاروں دشمن کے اور مانند اس کے کے وہ جائز ہے پس پیروی کی ہے ترمذی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بخاری کی اور ترجمہ باندھا ہے اس کے لیے بَابُ مَاجَاءَ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ فِی الْحَرْبِ پھر مشہور قائلین جواز سے ہے کہ یہ سفر کے ساتھ خاص نہیں اور بعض شافعیہ سے روایت ہے کہ وہ سفر کے ساتھ خاص ہے اور قرطبی نے کہا کہ حدیث حجت ہے منع کرنے والے پر مگر یہ کہ دعوی کرے کہ یہ جواز زبیر اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کے ساتھ خاص ہے اور یہ دعوی صحیح نہیں میں کہتا ہوں کہ میل کی ہے اس کی طرف عمر رضی اللہ عنہ نے پس ابن عساکر نے روایت کی کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خالد رضی اللہ عنہ پر ریشمی کرتا دیکھا تو کہا یہ کیا ہے تو ذکر کیا اس کے لیے خالد رضی اللہ عنہ نے زبیر اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کا قصہ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو بھی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی طرح ہے پھر حاضرین کو فرمایا تو انہوں نے اس کو پھاڑ ڈالا اور تحقیق اختلاف کیا ہے سلف نے اس کے پہننے میں پس منع کیا ہے مالک اور ابو حنیفہ نے مطلقا اور شافعی اور ابو یوسف نے کہا کہ ضرورت کے لیے جائز ہے اور ابن ماجشون سے روایت ہے کہ مستحب ہے پہننا اس کا لڑائی میں اور مہلب نے کہا کہ پہننا اس کا لڑائی میں دشمن کو ڈرانے کے لیے اور یہ اسی طرح ہے جیسے کہ رخصت ہے اکڑ کر چلنے کی لڑائی میں اور نووی نے کہا کہ حکمت ریشم کے پہننے میں کھجلی کے لیے یہ ہے کہ اس میں سردی ہے اور تعاقب کیا گیا ہے اس کا اس کے ساتھ کہ ریشم تو گرم ہے اور ٹھیک بات تو یہ ہے کہ حکمت تو اس میں واسطے خاص کے لیے ہے جو اس میں ہے دفع کرنے لیے اس چیز کے کہ پیدا ہوتی ہے اس سے کھجلی مانند جوؤں کے۔ (فتح)

۲۷۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ. ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ شَكَوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيْرِ فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ.

۲۷۰۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن اور زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شکایت کی یعنی جوؤں کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ریشم پہننے کی اجازت دی تو میں نے جہاد میں ان پر ریشمی کپڑا دیکھا۔

۲۷۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِيْ حَرِيْرٍ.

۲۷۰۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی۔

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو رخصت دی یعنی ریشم پہننے کی کھجلی کی وجہ سے کہ ان دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَخَّصَ أَوْ رُخِّصَ لَهُمَا لِحِكَّةٍ بِهِمَا.

کو تھی۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ ذکر کی جاتی ہے چھری میں۔

۲۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فَأَلْقَى السِّكِّيْنَ.

۲۷۰۶۔ عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ بکری کے مونڈھے سے گوشت کھاتے تھے یعنی اس سے کاٹتے تھے پھر نماز کی طرف بلائے گئے تو آپ نے نماز پڑھی اور نیا وضو نہ کیا بلکہ پہلے وضو پر کفایت کی اور دوسری روایت میں ہے کہ چھری کو ڈال دیا۔

فائدہ: یہ حدیث کتاب الطہارۃ میں گذر چکی ہے۔ (وہاں شرح مفصل کی گئی ہے)۔

بَابُ مَا قِيْلَ فِي قِتَالِ الرُّوْمِ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ ذکر کی جاتی ہے بیچ لڑائی روم کی۔

فائدہ: یعنی فضیلت سے اور اختلاف کیا گیا ہے روم میں اکثر اس پر ہیں کہ وہ عیص بن اسحق بن ابراہیم کی اولاد سے ہیں اور نام جدان کے کا بعض کہتے ہیں کہ رومانی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ابن لیطا بن یونان بن یافث بن نوح ہے۔ (فتح)

۲۷۰۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ

۲۷۰۷۔ ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے ہیں کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر میں جہاز پر چڑھ کر کافروں سے جہاد کرے گا ان کے لیے بہشت واجب ہوئی ہے ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ مجھ کو ان میں شریک کرے فرمایا تو بھی ان میں ہوگی پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم والے بادشاہ قسطنطنیہ سے لڑے گا بخش دیے گئے ہیں میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میں بھی ان میں ہوں فرمایا نہیں یعنی تو ان میں داخل نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْجَبُوْا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا فِيْهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا.

فائدہ: مہلب نے کہا کہ اس حدیث میں فضیلت ہے معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے اس لیے کہ پہلے پہل اس نے دریا میں سوار ہو کر جہاد کیا اور فضیلت ہے اس کے بیٹے یزید کے لیے (قول مہلب کا یزید کے حق میں مردود ہے ساتھ دلائل قطعیہ کے مختار ثقفی نے اس سے بڑھ کر کام کیے تھے آخر مردود ہو کر مر گیا) اس سے کہ پہلے پہل اس نے قسطنطنیہ پر جہاد کیا تھا اور تعاقب کیا ہے اس کا ابن تین نے اور ابن منیر نے جس کا حاصل یہ ہے کہ نہیں لازم آتا اس کے داخل ہونے سے اس عموم میں یہ کہ نہ نکالا جائے ساتھ دلیل خاص کے اس لیے کہ نہیں اختلاف ہے اہل علم کو کہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مغفور لہم مشروط ہے ساتھ اس کے کہ ہوں اہل مغفرت سے یعنی مغفرت کے لائق ہوں یہاں تک کہ اگر ان غازیوں میں سے اس کے بعد کوئی مرتد ہو جائے تو اس عموم میں بالاتفاق داخل نہ ہو گا پس دلالت کی اس نے کہ مراد مغفور لہم کے وہ شخص ہے جس میں مغفرت کی شرط پائی جائے اور لیکن قول ابن تین کا کہ احتمال ہے کہ یزید اس لشکر کے ساتھ حاضر نہ ہوا ہو تو یہ مردود ہے مگر یہ کہ ارادہ کیا جائے کہ وہ لڑنے کے ساتھ مباشر نہ ہو گا تو ممکن ہے پس تھا وہ سردار اس لشکر کا بالاتفاق اور جائز رکھا ہے بعض نے کہ مراد ساتھ شہر قیصر کے وہ شہر ہے جس میں وہ تھا جس دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور وہ حمص ہے اس وقت اس کی دار السلطنت وہی شہر تھا اور یہ دفع ہوتا ہے اس کے ساتھ کہ حدیث میں ہے کہ جو سمندر میں جہاد کریں گے وہ اس سے پہلے ہے اور یہ کہ ام حرام رضی اللہ عنہا ان میں تھی اور حمص فتح کیا تھا اس جہاد سے پہلے جس میں ام حرام رضی اللہ عنہا تھیں۔ میں کہتا ہوں کہ جنگ یزید کی ہجرت کے باون سال میں تھی اور اس حدیث میں ترغیب ہے شام میں بسنے کی۔ (فتح)

بَابُ قِتَالِ الْيَهُوْدِ.

باب ہے بیان میں پیشین گوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ لڑنے کے یہود سے۔

٢٧٠٨۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ

٢٧٠٨۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑو گے تم اے مسلمانوں یہود سے یہاں تک کہ پتھر کے پیچھے یہودی چھپے گا تو پتھر کہے گا اے مسلمان یہ یہودی میری آڑ میں ہے تو اس کو مار ڈال۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی یَخْتَبِیَ أَحَدُهُمْ وَرَآءَ الْحَجَرِ فَیَقُوْلُ یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ وَّرَآئِیْ فَاقْتُلْهُ.

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مخاطب کرنا ایک شخص کو اور مراد اس کا غیر ہو جو اس کے قول کے ساتھ قائل ہو اور اس کے اعتقاد کا معتقد ہو اس لیے کہ یہ بات معلوم ہے کہ جس وقت کی طرف حضرت ﷺ نے اشارہ کیا تھا وہ ابھی نہیں آیا تھا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مراد ساتھ قول حضرت ﷺ کے کہ تم لڑو گے مسلمانوں کو خطاب کرنا ہے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ خطاب شفاہی عام ہوتا ہے مخاطبین کو اور جو ان کے بعد ہیں اور لیکن اتفاق ہے حکم کی جہت سے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ واقع ہوا ہے اس میں اختلاف بیچ غائب لوگوں کے کہ کیا غائبوں کو بھی نفس خطاب سے حکم واقع ہوا ہے یا بطریق الحاق کے اور حدیث تائید کرتی ہے اس شخص کی جس کا پہلا مذہب ہے اور اس میں اشارہ ہے دین اسلام کے باقی رہنے کی طرف یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام اتریں پس عیسیٰ علیہ السلام ہی دجال سے لڑیں گے اور جڑ اکھاڑ ڈالیں گے یہود کی جو دجال کے تابع دار ہیں اور اس کا پورا بیان علامات النبوۃ میں آئے گا۔ (فتح)

۲۷۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ أَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا الْیَهُوْدَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَآئَهُ الْیَهُوْدِیُّ یَا مُسْلِمُ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ وَّرَآئِیْ فَاقْتُلْهُ.

۲۷۰۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ ہوگی قائم قیامت یہاں تک کہ اے مسلمانو تم یہودیوں کو قتل کرو گے یہاں تک کہ پتھر کہے گا جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمانوں یہ یہودی میری آڑ میں ہے تو اس کو مار ڈال۔

بَابُ قِتَالِ التُّرْكِ.

باب ہے بیان میں لڑائی ترک کے کہ آخر زمانہ میں واقع ہوگی۔

فائدہ: اور ترک کی اصل میں اختلاف ہے پس خطابی نے کہا کہ وہ قنطورا کی اولاد ہیں جو ابراہیم علیہ السلام کی لونڈی تھیں اور ابو عمر نے کہا کہ یافث کی اولاد سے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں اور وہب بن منبہ نے کہا کہ وہ یاجوج ماجوج کے چچیرے بھائی ہیں کہ جب ذوالقرنین نے دیوار بنائی تو اس وقت بعض لوگ یاجوج ماجوج سے غائب تھے تو وہ دیوار سے باہر اپنی قوم کے ساتھ داخل نہ ہوئے پس نام رکھا گیا ان کا ترک اور بعض کہتے ہیں کہ وہ تبع کی اولاد ہیں۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٧١٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ نِعَالَ الشَّعَرِ وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

۲۷۱۰۔عمرو بن ثعلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہے کہ تم لڑو گے اس قوم سے جو بال کی جوتیاں پہنتے ہیں اور قیامت کی نشانیوں سے یہ ہے کہ تم لڑو گے اس قوم سے جن کے منہ چوڑے ہیں گویا کہ منہ ان کے جیسے ڈھالیں ہیں تہہ بہ تہہ جمی ہوئی یعنی ان پر چمڑا جما ہوا یعنی ان کے منہ گول اور موٹے موٹے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث اور جو اس کے بعد ہے ظاہر ہے اس میں کہ جو لوگ بالوں کی جوتیاں پہنتی ہیں وہ ترک کے غیر ہیں۔(فتح)

٢٧١١ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْأُنُوْفِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ.

۲۷۱۱۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑو تم ترک سے چھوٹی آنکھوں والے سرخ منہ والے چپٹے ناکوں والے ان کے منہ جیسے ڈھالیں ہیں تہ بہ تہ جمی ہوئی اور نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑو گے تم اس قوم سے جن کی جوتیاں بال کی ہیں۔

بَابُ قِتَالِ الَّذِيْنَ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ.

باب ہے بیان میں ان لوگوں کی لڑائی ہے جو بال کی جوتیاں پہنتے ہیں۔

٢٧١٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ

۲۷۱۲۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑو گے تم اس قوم سے جن کی جوتیاں بال کی ہیں اور نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم اس قوم سے لڑو گے کہ ان کے منہ جیسے ڈھالیں ہیں تہ بہ تہ جمی ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ چھوٹی آنکھوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّعَرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيْهِ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأُنُوْفِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

والے چپٹے ناکوں والے۔

بَابُ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيْمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَآبَّتِهٖ وَاسْتَنْصَرَ.

جو صف باندھے اپنے یاروں کی وقت شکست کے۔ یعنی صف باندھے ان کی جو اس کے ساتھ ثابت رہے بعد بھاگنے اس شخص کے کہ بھاگا اور اپنے چوپائے سے اترے اور فتح چاہے اللہ سے۔

۲۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهٖ وَأَخِفَّآؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِيْ نَصْرٍ مَّا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَّا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَأَقْبَلُوْا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَابْنُ عَمِّهٖ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ.

۲۷۱۳۔ ابو اسحق سے روایت ہے کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا اور حالانکہ ایک مرد نے اس سے پوچھا کہ اے ابو عمارہ کیا تم جنگ حنین کے دن بھاگے تھے اس نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پیٹھ نہیں پھیر لیکن آپ کے اصحاب سے نوجوان اور ہلکے لوگ نکلے اس حال میں کہ ننگے تھے ان کے پاس ہتھیار نہ تھے سو تیرانداز قوم کے سامنے آئے جو ہوازن اور بنی نصر کی جماعت تھے نہ قریب تھا کہ ان کا تیر زمین پر گرے یعنی خالی جائے تو ہوازن نے ان کو تیر مارے نہ قریب تھا کہ چوکے یعنی ان کا تیر نشانے سے چوکتا نہ تھا تو وہ اصحاب پھرے اس جگہ سے طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سفید پر سوار تھے اور آپ کے چچا کا بیٹا ابو سفیان رضی اللہ عنہ خچر کی باگ کھینچتا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اللہ سے مدد چاہی پھر فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر اپنے اصحاب کی صف باندھی۔

فائدہ: اور یہ بعد اس کے تھے کہ آپ اترے اور مدد چاہی یعنی اللہ سے بعد اس کے کہ کافروں کو مٹی کی مٹھی ماری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس کی پوری شرح کتاب المغازی میں آئے گی۔(فتح)

بَابُ الدُّعَآءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ بِالْهَزِيْمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ.

دعا کرنی مشرکوں پر ساتھ شکست اورزلزلے کی۔

۲۷۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا عِيْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ.

۲۷۱۴۔علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرے انہوں نے ہم کو نماز وسطی یعنی بیچ کی نماز سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور اس کے آخر میں ہے کہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی صف باندھی۔اس حدیث میں بد دعا ہے اوپر ان کے ساتھ اس کے کہ اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرے اور اس میں ان پر شکست کی دعا نہیں لیکن یہ ہزیمت پکڑی جاتی ہے زلزلے کے لفظ سے اس لیے کہ ان کے گھروں کے جلانے میں نہایت تزلزل ہے ان کی جانوں کے لیے۔(فتح)

۲۷۱۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الْقُنُوْتِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اللّٰهُمَّ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ.

۲۷۱۵۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قنوت میں دعا کیا کرتے تھے کہ الٰہی نجات دے سلمہ بن ہشام کو الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو الٰہی نجات دے عیاش بن ابی ربیعہ کو الٰہی نجات دے مکے کے دبے ہوئے مسلمانوں کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت میں قحط پڑا تھا۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور داخل ہوتا اس کا ترجمہ میں بطور عموم کے ہے اس لیے کہ سخت عذاب میں ترجمہ باب بھی داخل ہے پس مراد یہ ہے کہ سخت ڈال ان پر سختی اور عقوبت اور اکثر سخت اور اس کی شرح تفسیر میں آئے گی۔(فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٧١٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

٢٧١٦۔عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے دن حضرت ﷺ نے کافروں پر بددعا کی سو فرمایا کہ اے الٰہی! اتارنے والے قرآن کے جلد حساب لینے والے الٰہی شکست دے کفار کے گروہوں کو الٰہی شکست دے ان کو اوران کو ڈگمگا دے۔

فائدہ: جنگ احزاب کے دن کفار نے مدینے کو گھیر لیا تھا حضرت ﷺ کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کر بھاگ گئے اور یہ حدیث ترجمہ میں ظاہر ہے اور مراد دعا ہے ان پر جب کہ بھاگیں یہ کہ ان کو قرار نہ دے اور داود نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ ان کی عقل ماری جائے اور ان کے پاؤں کانپنے لگیں لڑائی کے وقت پس نہ ثابت رہیں۔ (فتح)

٢٧١٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ وَّنَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّنُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ فَأَرْسَلُوْا فَجَآءُوْا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوْهُ عَلَيْهِ فَجَآءَتْ فَاطِمَةُ فَأَلْقَتْهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لِأَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَتْلٰى قَالَ أَبُوْ

٢٧١٧۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ خانے کعبے کے سایے میں نماز پڑھتے تھے سو ابو جاہل اور قریشیوں نے کہا اور حالانکہ مکے کے ایک کنارے میں اونٹ ذبح ہوا تھا تو انہوں نے کچھ آدمی بھیجے وہ ان کی اوجھری لائے اور رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر رکھ دی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اس کو حضرت ﷺ کی پیٹھ سے اُتارا اور حضرت ﷺ نے ان کو بددعا کی کہ الٰہی پکڑ لے قریش کو یہ حضرت ﷺ نے تین بار فرمایا (یعنی اولاً مجمل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیوں کا مفصل نام لیا) فرمایا کہ الٰہی پکڑ لے ابو جاہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ اور ابی بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ان کو جنگ بدر میں دیکھا کہ مارے گئے اور وہ بدر کے کنویں میں ڈالے گئے ابو اسحٰق سے روایت کی ہے کہ ساتواں امیہ بن خلف ہے اور شیبہ نے کہا کہ امیہ یا ابی ہے۔ اور صحیح امیہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِسْحَاقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَقَالَ شُعْبَةُ أُمَيَّةُ أَوْ أُبَيٌّ وَالصَّحِيحُ أُمَيَّةُ.

فائدہ: اور مطابقت حدیث کی ساتھ ترجمہ کے اس وجہ سے ہے کہ میں نے تقریر کی باب کی دوسری حدیث میں۔ (فتح)

۲۷۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ مَا لَكِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

۲۷۱۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ السام علیکم تم کو موت ہو تو میں نے ان کو لعنت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا حال ہے تیرا کہ تو نے ان کو لعنت کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے نہیں سنا جو کچھ میں نے کہا اور تم پر۔

فائدہ: اور شاید اس نے اشارہ کیا ہے اس چیز کی طرف کہ اس کے بعض طرق میں وارد ہوئی ہے اس کے آخر میں کہ ہماری دعا ان کے حق میں قبول کی جاتی ہے اور ان کی دعا ہمارے حق میں قبول نہیں ہوتی پس اس میں جائز ہونا دعا کا ہے مشرکین کے خلاف اگرچہ دعا کرنے والا خوف کرے کہ وہ اس پر بددعا کریں گے اور اس کی پوری شرح کتاب الاستیذان میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ.

کیا جائز ہے مسلمان کو کہ اہل کتاب کو ہدایت کرے یا ان کو کتاب سکھائے؟

فائدہ: مراد کتاب اول سے توراۃ اور انجیل ہے اور کتاب ثانی سے مراد وہ چیز ہے کہ عام تر ہے اس سے اور قرآن سے اور غیر اس کے سے۔ (فتح)

۲۷۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

۲۷۱۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کی طرف لکھا کہ اگر تو نے اسلام قبول نہ کیا تو تیرے اوپر رعیت کا گناہ پڑے گا یعنی جب تو مسلمان نہ ہوا تو رعیت بھی مسلمان نہ ہوگی اور ان کی گمراہی کا عذاب تجھ پر ہو گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيْسِيِّيْنَ.

فائدہ: اور ہدایت کرنا اہل کتاب کا اس سے ظاہر ہے اور لیکن ان کو کتاب سکھانی شاید استنباط کیا ہے اس نے اس کو اس سے کہ حضرت ﷺ نے بعض قرآن ان کی طرف لکھا تھا ساتھ عربیت کے گویا کہ مسلط کیا ان کو اس کی تعلیم پر اس لیے کہ نہ پڑھیں گے وہ اس کو مگر ترجمہ کروانے کے بعد اور نہ ترجمہ کیا جائے گا ان کے لیے یہاں تک کہ پہچانے مترجم کیفیت اس کے استخراج کی۔ اور اس مسئلے میں سلف کو اختلاف ہے پس امام مالک کہتے ہیں کہ کافر کو قرآنی تعلیم کرنا منع ہے۔ اور ابو حنیفہ نے اس کی اجازت دی ہے اور شافعی کا قول اس میں مختلف ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ راجح تفصیل ہے اس شخص کے درمیان کہ اس میں دین کی رغبت کی امید کی جائے اور اس کے مسلمان ہونے کی امید ہو ساتھ امن کے اس سے یہ کہ غالب ہو اس کے ساتھ طرف طعن کے بیچ اس کے اور درمیان اس شخص کے کہ ثابت ہو جائے کہ وہ اس میں رغبت نہیں کرتا یا گمان ہو کہ وہ پہنچے گا اس کے ساتھ دین میں طعن کی طرف۔ اور نیز فرق کیا جاتا درمیان قلیل کے اس سے اور کثیر کے کما تقدم فی اوائل کتاب الحیض۔ (فتح)

بَابُ الدُّعَآءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ بِالْهُدٰى لِيَتَأَلَّفَهُمْ.

دعا کرنی مشرکین کے لیے ساتھ ہدایت اسلام کے تا کہ ان کے دلوں کو الفت دے۔

٢٧٢٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ.

٢٧٢٠۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ دوسی اور اس کے یار حضرت ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت! بے شک دوس نے نافرمانی کی اور دین اسلام نہیں مانا تو آپ ان پر بددعا کیجیے تو کسی نے کہا کہ ہلاک ہوئی قوم دوس کی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر دوس کو اور ان کو مسلمان کر کے لا۔

فائدہ: اور یہ حدیث ترجمہ باب میں ظاہر ہے اور یہ جو کہا کہ تا کہ الفت دے ان کو تو یہ مصنف کی فقاہت سے ہے اور یہ اس کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں مقاموں میں فرق ہے اور یہ کہ حضرت ﷺ ایک بار ان پر بددعا کرتے تھے اور ایک بار ان کے لیے دعا کرتے تھے پس پہلی حالت یعنی ان پر بددعا کرنی اس جگہ ہے جس جگہ ان کی شوکت سخت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہواوران کی ایذابہت ہوجیسے کہ پہلے باب کی حدیثوں میں گذر چکا ہے اور دوسری حالت یعنی ان کی ہدایت کے لیے دعا اس جگہ ہے کہ ان کے دکھ سے امن ہو اور ان کی الفت کی امید ہو اور اس کی شرح مغازی میں آئے گی۔(فتح)

بَابُ دَعْوَةِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَعَلٰى مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ.

باب ہے بیان میں بلانے یہود اور نصاریٰ کے طرف اسلام کی قبل اس کے کہ لڑائی کی جائے ان سے۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے اس چیز کی طرف کہ پچھلے باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ لڑو ان سے یہاں تک کہ ہماری طرح ہوں اور اس میں حکم ہے حضرت ﷺ کا اس کے لیے ساتھ اترنے کے ان کے میدان میں پھر بلانا ان کو طرف اسلام کی پھر لڑنا اور وجہ لینے اس کے کی باب کی حدیث سے یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے روم کی طرف لکھا اس حال میں کہ ان کو اسلام کی طرف بلاتے تھے اس سے پہلے کہ ان کی لڑائی کی طرف متوجہ ہوں۔(فتح)

فائدہ: اور بیان ہے اس چیز کا کہ لکھی فارس کے بادشاہ کی طرف اور روم کے بادشاہ کی طرف۔

فائدہ: یہ بات باب میں مسند مذکور ہے۔

فائدہ: اور لڑنے سے پہلے اسلام کی دعوت کرنی۔

فائدہ: شاید یہ ابن عون کی حدیث کی طرف اشارہ ہے حضرت ﷺ کے بنی مصطلق کے لوٹنے کے بارے میں غفلت کی حالت میں۔ اور وہ حدیث مروی ہے اس کے نزدیک کتاب الفتن میں اور وہ اس شخص کے نزدیک محمول ہے جو کہتا ہے ساتھ اشتراط کے دعوت اسلام کی لڑائی سے پہلے اس پر کہ ان کو اسلام کی دعوت پہنچ گئی تھی اور یہ مسئلہ اختلافی ہے سو ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ لڑنے سے پہلے اسلام کی طرف بلانا شرط ہے اور اکثر کا یہ مذہب ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پہلے پھیلنے دعوت اسلام کے پس اگر کوئی ایسا آدمی پایا جائے جس کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو تو اس کے ساتھ دعوت دینے سے پہلے لڑائی نہ کی جائے۔ شافعی نے اور مالک نے کہا ہے کہ جس کا گھر دار السلام سے قریب ہو لڑائی کی جائے اس سے بغیر دعوت کے اسلام کے مشہور ہونے کی وجہ سے اور جس کا گھر دور ہو اس کو دعوت ضروری ہے شک کی وجہ سے۔ اور ابو عثمان مندی سے روایت ہے کہ ہم کبھی دعوت کرتے تھے اور کبھی نہیں کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ محمول ہے پہلے دونوں حالوں پر۔(فتح)

۲۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۷۲۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ نے روم کے بادشاہ کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا اس کو بلانے کے لیے طرف اسلام کی تو کسی نے عرض کیا کہ وہ بغیر مہر کے خط نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّوْمِ قِيْلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَئُوْنَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِهِ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

پڑھتے تو حضرت ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جیسے کہ میں اس کی سفیدی حضرت ﷺ کے ہاتھ میں دیکھتا ہوں اور اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کھودوا گیا۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب اللباس میں آئے گی۔

٢٧٢٢ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرٰى فَأَمَرَهُ أَنْ يَّدْفَعَهُ إِلَى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرٰى حَرَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

۲۷۲۲ـ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنا خط کسری بادشاہ فارس کی طرف بھیجا یعنی طرف بیٹے نوشیروان کے جس کا نام خسرو تھا پس حکم کیا ایلچی کو کہ اس کو بحرین کے سردار کے پاس پہنچا دے (یعنی اس نے اس کے پاس پہنچایا) اور بحرین کے سردار نے اس کو کسری کے پاس پہنچایا سو جب کسری نے اس کو پڑھا تو اس کو پھاڑ ڈالا پس میں گمان کرتا ہوں کہ سعید بن مسیب نے کہا کہ حضرت ﷺ نے ان پر بددعا کی یہ کہ پارہ کیے جائیں وہ تمام پارہ پارہ ہونا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب المغازی میں آئے گی اور اس میں ہے کہ خط لے جانے والا عبداللہ بن حذافہ تھا اور ذکر کریں گے ہم اس جگہ جو کسری سے متعلق ہے اور یہ کہ عظیم البحرین سے کیا مراد ہے۔ اور اس حدیث میں بلانا ہے اسلام کی طرف کلام کے ساتھ اور لکھنے کے ساتھ اور یہ کہ لکھنا قائم مقام ہوتا ہے نطق کے۔ اور اس میں بھیجنا مسلم کا ہے کافر کی طرف اور یہ کہ بادشاہوں کے درمیان عادت جاری ہے ساتھ اس کے کہ ایلچی کو قتل نہ کیا جائے اس لیے کسری نے خط پھاڑ ڈالا اور ایلچی کو کچھ نہ کہا۔ (فتح)

بَابُ دُعَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ وَأَنْ لَّا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

باب ہے بیان میں بلانے حضرت ﷺ کے لوگوں کو طرف اسلام اور نبوت کی اور یہ کہ نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو رب سوائے اللہ کے یعنی کسی کو اللہ کا شریک نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

ٹھہرائے ۔یعنی اوراللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی بندے کا کام نہیں کہ اللہ اس کو دے کتاب اور حکم اور پیغمبری پھر کہے لوگوں کو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ اللہ کو چھوڑ کر آخر تک ۔

فائدہ: اس آیت سے مراد انکار کرنا ہے اس شخص پر جو لوگوں کو کہے کہ میرے بندے ہو جاؤ اور مثل اس کی یہ آیت ہے کہ اے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں کو کہا ہے آخر آیت تک ۔(فتح)

۲۷۲۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ إِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّدْفَعَهٗ إِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ إِلٰى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ إِلٰى إِيْلِيَآءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَآءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ قَرَأَهُ الْتَمِسُوْا لِيْ هَاهُنَا أَحَدًا مِّنْ قَوْمِهٖ لِأَسْأَلَهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّهٗ كَانَ بِالشَّامِ فِيْ رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوْا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۷۲۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو خط لکھا اس حال میں کہ اس کو اسلام کی طرف بلاتے تھے اور اپنا خط دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم کیا کہ خط کو بصری کے سردار کے پاس پہنچا دے تا کہ بصری کا سردار اس کو روم کے بادشاہ کے پاس پہنچا دے اور جب اللہ تعالیٰ نے روم کے بادشاہ سے فارس کی فوجیں دور کیں اور وہ ان پر غالب ہوا تو بیت المقدس کی طرف چلا شکر ادا کرنے کے لیے اس چیز کا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو انعام کی سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط روم کے بادشاہ کے پاس پہنچا تو کہا اس نے جب کہ اس کو پڑھا کہ کسی کو اس کی قوم سے اس جگہ تلاش کر کے میرے پاس لے آؤ کہ میں ان سے آپ کا حال پوچھوں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ابو سفیان نے مجھ کو خبر دی کہ وہ شام میں تھا مع چند مردوں قریش کے کہ تجارت کے لیے آئے تھے اور اس مدت میں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار قریش کے درمیان قرار پائی تھی یعنی دن صلح حدیبیہ کے ۔ابو سفیان نے کہا کہ قیصر کے ایلچی نے ہم کو شام کی بعض جگہ میں پایا تو وہ مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو لے چلا یہاں تک کہ ہم بیت المقدس میں آئے اور روم کے بادشاہ پر داخل کیے گئے تو اچانک ہم نے دیکھا کہ وہ اپنے ملک کی مجلس میں بیٹھا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطُلِقَ بِيْ وَبِأَصْحَابِيْ حَتّٰى قَدِمْنَا إِيْلِيَآءَ فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَإِذَا حَوْلَهُ عُظَمَآءُ الرُّوْمِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِيْ فَقَالَ قَيْصَرُ أَدْنُوْهُ وَأَمَرَ بِأَصْحَابِيْ فَجُعِلُوْا خَلْفَ ظَهْرِيْ عِنْدَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لِأَصْحَابِهِ إِنِّيْ سَآئِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَآءُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ أَنْ يَّأْثُرَ أَصْحَابِيْ عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهُ حِيْنَ سَأَلَنِيْ عَنْهُ وَلٰكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَّأْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّيْ فَصَدَقْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَآئِهِ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهُ أَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ

اس کے سر پر تاج ہے اور اس کے گروہ روم کے سردار ہیں اس نے اپنے مترجم دوبیان سے کہا کہ ان سے پوچھ کہ ان لوگوں میں اس مرد کا رشتے میں کون شخص زیادہ تر قریب ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہے تو ابوسفیان کہتا ہے کہ میں نے کہا میں اس کو رشتے میں سب سے زیادہ تر قریب ہوں تو بادشاہ نے کہا کہ تیرے اور اس کے درمیان کیا قرابت ہے میں نے کہا کہ وہ میرا چچیرا بھائی ہے اور اس دن قافلے میں عبد مناف کی اولاد سے میرے سوا کوئی نہ تھا تو بادشاہ نے کہا کہ میرے نزدیک لاؤ اور میرے ساتھیوں کو حکم ہوا تو وہ میرے پیچھے بٹھائے گئے میرے دونوں مونڈھوں کے پاس پھر بادشاہ نے ترجمان سے کہا کہ میں اس مرد سے اس شخص کا حال پوچھتا ہوں جو اپنے آپ کو پیغمبر گمان کرتا ہے سو اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کو جھٹلاؤ۔ ابوسفیان نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی اگر اس دن شرم نہ ہوتی یعنی اس کا ڈر نہ ہوتا ہے میرے یار میری دروغ گوئی مشہور کریں گے تو البتہ میں اپنی طرف سے جھوٹ بولتا جب کہ اس نے مجھ سے حضرت ﷺ کا حال پوچھا لیکن میں نے حیا کیا اس سے کہ میری دروغ گوئی مشہور ہو سو میں نے سچ کہا پھر بادشاہ نے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہہ کہ تم میں اس پیغمبر کا نسب کیسا ہے میں نے کہا وہ ہم لوگوں میں نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہے پھر بادشاہ نے کہا کہ تم لوگوں میں سے اس طرح نبوت کا دعوی کسی نے اس سے پہلے بھی کیا ہے میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ نبوت کے دعوی سے پہلے کبھی تم اس کو جھوٹ کی تہمت بھی کرتے تھے میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ کیا اس کے باپ دادے میں کوئی بادشاہ بھی تھا میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيْدُوْنَ أَوْ يَنقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْأٰنَ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَلَمْ يُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ لَا أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّيْ غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ أَوْ قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَّسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ قَالَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا نُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قُلْ لَهٗ إِنِّيْ سَأَلْتُكَ عَنْ نَّسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهٗ ذُوْ نَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ يَّأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيْلَ قَبْلَهٗ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا فَعَرَفْتُ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِّيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى

تابع ہوئے ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا کہ بلکہ غریب لوگ اس کے تابع ہوئے ہیں بادشاہ نے کہا کہ اس کے ساتھی بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے ہیں میں نے کہا کہ بلکہ بڑھتے جاتے ہیں، بادشاہ نے کہا کہ کوئی اس کے دین سے پھر بھی جاتا ہے ناخوش ہو کر بعد داخل ہونے کے بیچ اس کے میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ کیا کبھی قول اقرار کر کے دغا بھی کرتا ہے میں نے کہا کہ نہیں لیکن اب ہم سے اور اس سے ایک مدت تک صلح ہوئی ہم ڈرتے ہیں کہ دغا کرے۔ ابو سفیان نے کہا کہ میں اتنی بات کے سوا اس میں اور کوئی بات نہ ملا سکا کہ اس کے ساتھ حضرت ﷺ کی تنقیص کروں جس کے مشہور ہونے کا مجھ کو خوف نہ ہو سوائے اس بات کے بادشاہ نے کہا کہ کیا تم سے اور اس سے لڑائی بھی ہے میں نے کہا کہ ہاں بادشاہ نے کہا کہ تمہاری اور اس کی لڑائی کا کیا حال ہے یعنی کون غالب ہوتے ہیں میں نے کہا کہ لڑائی ڈول ہے کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے اور کبھی ہم اس پر غالب ہوتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ تم کو کس بات کا حکم کرتا ہے میں نے کہا کہ ہم کو حکم کرتا ہے کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور منع کرتا ہے ہم کو اس چیز سے کہ ہمارے باپ دادا نے عبادت کی یعنی بت پرستی وغیرہ اور حکم کرتا ہے ہم کو نماز پڑھنے کا اور خیرات کرنے کا اور حرام سے بچنے کا اور عہد کے پورا کرنے کا اور امانت کے ادا کرنے کا تو بادشاہ نے اپنے ترجمان سے کہا (جب کہ میں نے یہ اس سے کہا) کہ اس کو کہہ کہ میں نے تجھ سے پوچھا کہ اس کا نسب تم میں کیسا ہے تو تم نے کہا کہ وہ شریف خاندان ہے اور اسی طرح پیغمبر لوگ اپنی قوم میں شریف اور عالی خاندان ہوتے آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَآئِهٖ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهٗ أَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّ ضُعَفَآئَهُمُ اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ أَوْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْإِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا فَكَذٰلِكَ الْإِيْمَانُ حِيْنَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ أَحَدٌ وَّسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُوْنَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ وَقَاتَلَكُمْ فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْ فَعَلَ وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهٗ تَكُوْنُ دُوَلًا وَّيُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُوْنَ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى وَتَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهٗ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَآءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهٗ خَارِجٌ وَّلٰكِنْ لَّمْ أَظُنَّ أَنَّهٗ مِنْكُمْ وَإِنْ يَّكُ مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوْشِكُ أَنْ يَّمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْ أَرْجُوْ أَنْ أَخْلُصَ

ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم میں کسی نے اس سے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا ہے سو تم نے کہا کہ نہیں سو میں کہتا ہوں کہ اگر تم میں کسی نے اس سے پہلے بھی دعویٰ کیا ہوتا تو میں جانتا کہ اس شخص نے بھی پہلی بات کی پیروی کی اور اگلوں کی طرح اس کو بھی ہوس نے لیا اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا نبوت کے دعویٰ سے پہلے بھی کبھی تم اس کو جھوٹ کی تہمت کرتے تھے سو تو نے کہا کہ نہیں سو میں نے جانا کہ جو کبھی آدمیوں پر جھوٹ نہ باندھے گا بھلا وہ اللہ پر کیوں کر جھوٹ باندھے گا اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے تو نے کہا کہ نہیں سو میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے میں اپنے باپ دادے کی بادشاہی چاہتا ہے میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا سردار لوگ اس کے تابع ہوئے ہیں یا غریب لوگ تو تو نے کہا کہ غریب لوگ اس کے تابع ہوئے ہیں تو یہی حال ہے پیغمبروں کا کہ اول غریب انکی اطاعت کرتے ہیں یعنی رئیس لوگ غرور سے بے نصیب رہتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ اس کے تابع دار بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں سو تو نے کہا کہ بڑھتے جاتے ہیں سو یہی حال ہے ایمان کا یہاں تک کہ پورا ہو یعنی ایمان کی بھی خاصیت ہے کہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورا ہو اور کمال کو پہنچے اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا اس کے دین سے کوئی ناخوش ہو کر پھر بھی جاتا ہے تو تو نے کہا کہ نہیں اور یہی حال ہے ایمان کے نور کا جب دل میں رچ جائے کہ کوئی اس سے ناخوش نہیں ہوتا اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا دغا بھی کرتا ہے تو تو نے کہا کہ نہیں سو یہی حال پیغمبروں کا کہ وہ دغا نہیں کرتے اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لُقِيَّهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِءَ فَإِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيْسِيِّيْنَ وَ ﴿يٰٓأَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا أَنْ قَضٰى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَآءِ الرُّوْمِ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا أَدْرِيْ مَاذَا قَالُوْا وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِيْ وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِيْ كَبْشَةَ هٰذَا مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ يَخَافُهُ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ ذَلِيْلًا مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ قَلْبِي الْإِسْلَامَ وَأَنَا كَارِهٌ.

سے اور اس سے لڑائی بھی ہوئی ہے سو تو نے کہا کہ اس نے لڑائی کی ہے اور تمہاری اور اس کی لڑائی ڈھول ہے کبھی وہ تم پر غالب ہوتا ہے اور کبھی تم اس پر غالب ہوتے ہو تو یہی حال ہے پیغمبروں کا کہ اول ان کی آزمائش ہوتی ہے پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا چیز تم کو بتلاتا ہے تو نے کہا کہ ہم کو بتلاتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور منع کرتا ہے تم کو اس چیز سے کہ تمہارے باپ دادے عبادت کرتے تھے اور حکم کرتا ہے تم کو نماز کا اور صدقے کا اور حرام سے بچنے کا اور عہد پورا کرنے کا اور امانت ادا کرنے کا اور یہی صفت ہے پیغمبر کی میں آگے سے جانتا تھا کہ پیغمبر ظاہر ہونے والا ہے لیکن مجھ کو گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگوں میں پیدا ہوگا اور اگر تیری یہ سب باتیں سچی ہیں تو عنقریب ہے کہ وہ میرے دونوں قدموں کی جگہ کا مالک ہوگا یعنی اس کی سلطنت اور حکومت یہاں تک پہنچے گی اور اگر میں جانتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو میں اس کے دیدار کے لیے تکلیف کرتا یعنی بہر کیف اس کی ملاقات حاصل کرتا اگر میں اس کے پاس ہوتا تو میں اس کے قدم دھوتا پھر بادشاہ نے حضرت ﷺ کا خط منگوایا اور پڑھا تو ناگہاں اس میں یہ مضمون تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا یہ خط ہے محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہے سلام ہے اس پر جو راہ راست پر چلا بعد اس کے میں تجھ کو بلاتا ہوں اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کرتا کہ تو دین و دنیا میں سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا اللہ تعالیٰ تجھ کو دوہرا ثواب دے گا (یعنی ایک ثواب دین عیسوی کے قبول کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا) اور اگر تو نے اسلام قبول نہ کیا تو تیرے اوپر رعیت کا گناہ پڑے گا اور اے کتاب والو! آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور تم اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے بعض آدمی بعضوں کو اللہ تعالیٰ کے سوائے اپنا رب اور مالک نہ بنائیں سو اگر اہل کتاب توحید سے منہ موڑیں تو ان سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں حکم الٰہی کے مطیع ہیں ابوسفیان نے کہا کہ جب وہ اپنی بات پوری کر چکا یعنی خط پڑھ چکا تو روم کے سردار اس کے گرد تھے یعنی اہل درباران کی آوازیں بلند ہوئیں اور نہایت شور اور غل ہوا سو میں نہیں جانتا کہ انہوں نے کیا کہا اور ہمارے نکالنے کا حکم ہوا سو ہم دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب میں اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکلا اور ان کے ساتھ خالی ہوا تو میں نے کہا کہ ابی کبشہ کے بیٹے یعنی محمد ﷺ کا رتبہ بلند ہوا کہ یہ روم کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ میں جب سے ہمیشہ خوار اور یقین کرنے والا تھا کہ حضرت ﷺ سب پر غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو اسلام میں داخل کیا اور حالانکہ میں اسلام سے ناخوش تھا۔

فائدہ: یہ حدیث پوری کتاب بدء الوحی میں گذر چکی ہے اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور کچھ شرح اس کی آئندہ آئے گی۔ (فتح)

۲۷۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ

۲۷۲۴۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا کہ جنگ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ البتہ میں علم دوں گا اس کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح کرے گا تو اصحاب اس کی امید کو کھڑے ہوئے کہ کس کو ملے (یعنی اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَامُوْا يَرْجُوْنَ لِذٰلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُّعْطٰى فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَأَمَرَ فَدُعِيَ لَهُ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يُّهْدٰى بِكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

کے لیے مستعد ہوئے) تو صبح کو کل اصحاب حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حالانکہ ہر ایک شخص ان میں سے امیدوار تھا کہ علم اس کو ملے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ (مرتضی) کہاں ہیں تو لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں تو فرمایا کہ ان کو بلاؤ تو وہ بلائے گئے حضرت ﷺ نے لب مبارک ان کی آنکھ پر لگایا تو اسی وقت صحت ہوگئی جیسے کہ ان کو کچھ درد نہ تھا تو علی رضی اللہ عنہ (مرتضی) نے کہا کہ ہم ان سے لڑتے ہیں یہاں تک کہ ہماری مثل ہوں یعنی مسلمان ہو جائیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر جا یہاں تک کہ تو ان کے میدان میں اترے پھر ان کو اسلام کی طرف بلا اور خبر دے ان کو ساتھ اس چیز کے کہ اوپر ان پر واجب ہے پس قسم ہے اللہ کی کہ ہدایت پانا ایک مرد کا تیرے سبب سے تیرے لیے بہتر ہے سرخ اونٹ سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب المغازی میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ پھر ان کو اسلام کی طرف بلا۔ (فتح)

۲۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَّمْ يُغِرْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَّمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا.

۲۷۲۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب کسی قوم سے جہاد کرتے تھے تو نہ لوٹ کرتے تھے یہاں تک کہ فتح کرتے پس اگر اذان سنتے تو لوٹ سے باز رہتے اور اگر اذان نہ سنتے تو صبح کے بعد لوٹ کرتے سو ہم رات کو خیبر میں اترے۔

۲۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

۲۷۲۶۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ خیبر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى خَيْبَرَ فَجَآئَهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَا يُغِيْرُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ ﴿فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ﴾.

طرف نکلے اور رات کو اس کی طرف پہنچے اور آپ کا معمول تھا کہ جب جہاد کے لیے کسی قوم کے پاس جاتے تھے تو ان پر لوٹ نہ کرتے تھے یہاں تک کہ صبح کرتے سو جب حضرت ﷺ نے صبح کی تو یہود اپنے بیلچوں اور تھیلوں کے ساتھ نکلے یعنی ساتھ اسباب زراعت کے سو جب انہوں نے حضرت ﷺ کو دیکھا تو کہا اے محمد! قسم ہے اللہ کی آئے محمد ﷺ ساتھ لشکر کے تو حضرت ﷺ نے فرمایا بطور تفاول کے کہ اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیبر (یہ خبر ہے یا دعا ہے) تحقیق ہم مسلمان یا جماعت پیغمبروں کی جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح اس قوم کی ڈرائے گئے ہوں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح غزوہ خیبر میں آئے گی اور یہ دلالت کرتی ہے اس پر کہ جائز ہے لڑنا اس شخص سے جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو بغیر دعوت کے۔ پس تطبیق دی جائے گی اس کے اور سہل رضی اللہ عنہ کی حدیث کے درمیان کہ دعوت مستحب ہے شرط نہیں اور اس میں دلالت ہے او پر حکم کے ساتھ دلیل کے حضرت ﷺ کے ہونے کی وجہ سے کہ باز رہتے تھے لڑنے سے ساتھ مجرد سننے اذان کے اور اس میں اخذ ہے ساتھ زیادہ احتیاط کے دونوں کے امروں میں اس لیے کہ باز رہے ان سے بیچ اس حالت کے باوجود اس احتمال کے کہ نہ ہو یہ حقیقت پر اور اس روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ خیبر میں صبح کے وقت میں پہنچے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ دن چڑھے پہنچے تھے تو ان دونوں کے درمیان تطبیق اس طرح ہے کہ شہر کے پاس اول ابتدا میں صبح کے وقت پہنچے پھر اترے اور نماز پڑھی پھر سوار ہوئے۔ (فتح)

۲۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ. رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۷۲۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو لڑنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں سو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کا حق تلفی کا بدلہ ہے اور اس کا حساب اللہ کے حوالے ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب میں یعنی موافق ہے اس چیز کے ساتھ کہ کہا اس چیز پر ان سے لڑائی کی جائے اور اس کی شرح کتاب الایمان میں گذر چکی ہے لیکن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ کا دینا تحقیق وارد ہوئی ہیں کئی حدیثیں ساتھ اس کے کہ ایک دوسری سے زیادہ ہیں پس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں تو صرف لا اله الا الله کا ذکر ہے اور مسلم کے نزدیک اس کی حدیث میں حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں جو ذکر کی جا چکی ہے اور حدیث انس میں جو ابواب القبلہ میں گذر چکی ہے یہ ہے کہ جب نماز پڑھیں اور قبلے کی طرف منہ کریں اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کھائیں۔ طبری وغیرہ نے کہا کہ لیکن پہلا کلمہ پس کہا ہے اس کو حضرت ﷺ نے بیچ حالت لڑنے آپ کے کی ساتھ بت پرستوں کے جو اللہ کو واحد نہیں جانتے اور لیکن دوسرا کلمہ پس کہا اس کو بیچ حالت لڑائی اہل کتاب کے جو توحید کا اقرار کرتے ہیں اور حضرت ﷺ کی نبوت سے انکار کریں بطور عموم یا خصوص کے اور لیکن تیسرا کلمہ پس اس میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ جو اسلام میں داخل ہوں اور گواہی دیں ساتھ توحید اور نبوت کے اور نہ عمل کریں ساتھ بندگیوں کے تو ان کا حکم یہ ہے کہ لڑائی کی جائے ان سے یہاں تک کہ عمل کریں۔ (فتح)

بَابُ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرّٰى بِغَيْرِهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوْجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

باب ہے بیان میں اس شخص کے کہ ارادہ کرے جہاد کا اور توریہ کرے ساتھ غیر اس کے کے اور جو پسند کرے سفر کو جمعرات کے دن۔

فائدہ: توریہ کے معنی ہیں چھپانا ایک چیز کا اور ظاہر کرنا دوسری چیز کا یعنی اگر حضرت ﷺ چاہتے کہ ایک جگہ جہاد کو جائیں گے تو لوگوں میں ایسا مشہور کر دیتے کہ اور جگہ جائیں گے اور یہ اس لیے تھا کہ دشمن غافل رہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ لڑائی میں پکڑنا دشمن کا ہے غفلت پر اور لیکن سفر کرنا دن جمعرات کے پس شاید سبب اس کا وہ چیز ہے جو روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ برکت کی گئی ہے میری امت کے لیے جمعرات کے دن میں اور یہ حدیث ضعیف ہے اور حضرت ﷺ کا جمعرات کے دن نکلنے کو پسند کرنا نہیں مستلزم ہے ہمیشگی کرنے کو اس کے لیے مانع کے پائے جانے کی وجہ سے اس سے اور ایک باب کے بعد آئے گا کہ حضرت ﷺ بعض سفروں میں ہفتے کے دن نکلتے تھے۔ (فتح)

۲۷۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ

۲۷۲۸۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں جنگ تبوک میں حضرت ﷺ سے پیچھے رہا حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ کسی جہاد کا ارادہ نہ کرتے تھے مگر کہ اس کو اس کے غیر سے توریہ کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا.

۲۷۲۹۔ وَحَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً يَغْزُوْهَا إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيْرٍ فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ.

۲۷۲۹۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ کسی جہاد کا ارادہ نہ کرتے تھے مگر کہ اس کو اس کے غیر سے توریہ کرتے تھے یہاں تک کہ جنگ تبوک کا ہوا تو حضرت ﷺ نے اس کا جہاد سخت گرمی میں کیا اور متوجہ ہوئے سفر دور دراز کو اور جنگلوں بے آب و گھاس کو اور بہت دشمنوں کو سو حضرت ﷺ نے مسلمانوں کو اس کا حال کھول کر کہہ دیا تا کہ اپنے دشمن کے جہاد کا سامان درست کر لیں اور خبر دی ان کو اپنے ارادہ کی جس کا آپ ارادہ رکھتے تھے۔

۲۷۳۰۔ وَعَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِيْ سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

۲۷۳۰۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کم تھے حضرت ﷺ جب کہ نکلتے کسی سفر میں مگر کہ دن جمعرات کے۔

فائدہ: یہ حدیث ترجمہ باب میں ظاہر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تھے تو پسند کرتے تھے کہ جمعرات کے دن نکلیں۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ.

۲۷۳۰۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک میں جمعرات کے دن نکلے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کرنے کو پسند کرتے تھے۔

بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ.

ظہر کی نماز کے بعد سفر کو نکلنا۔

۲۷۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا.

۲۷۳۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی اور میں نے اصحاب کو سنا کہ حج اور عمرے دونوں کے ساتھ لبیک کہتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حج میں گذر چکی ہے اور شاید بخاری نے اس کو اشارہ کرنے کے لیے وارد کیا ہے اس بات کی طرف کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ میری امت کے صبحوں میں برکت کی گئی ہے نہیں منع کرتا جواز تصرف کو بیچ غیر وقت صبح کے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خاص کی گئی صبح ساتھ برکت کے اس کے ہونے کی وجہ وقت نشاط کا اور یہ حدیث صبح کے وقت میں برکت ہونے کی بیس اصحاب سے مروی ہے۔ (فتح)

بَابُ الْخُرُوجِ اٰخِرَ الشَّهْرِ.

مہینے کے آخر میں سفر کرنے کا بیان۔

فائدہ: یعنی رد کرنے کے لیے اس شخص پر جو اس کو برا جانتا ہے شگون بد لینے کے طریقے سے۔

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچیسویں ذی قعدہ کو مدینے سے چلے اور چوتھی ذی الحجہ کو مکے میں آئے۔

فائدہ: اور ابن بطال نے نقل کیا ہے کہ تھے اہل جاہلیت قصد کرتے مہینوں کے اول کو عمل کے لیے اور یہ برا جانتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے تصرف کو چاند کی کمی میں ۔(فتح)

۲۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهٖ. قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ.

۲۷۳۳۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پچیسویں ذی القعدہ کو نکلے اور نہ دیکھتے تھے ہم مگر حج کو یعنی اس لیے کہ جاہلیت میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو برا جانتے تھے سو جب ہم مکے کے نزدیک ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی ہو جب خانے کعبے کا طواف کرے اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے تو احرام اتار ڈالے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ قربانی کے دن گائے کا گوشت ہمارے پاس لایا گیا تو میں نے کہا کہ یہ کیسا گوشت ہے تو گوشت لانے والے نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔

فائدہ:ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مہینے کے آخر میں سفر کرنا درست ہے۔

الحمد للہ کہ ترجمہ پارہ یازدہم صحیح بخاری تمام ہوا اللہ تعالیٰ اس سے سب مسلمانوں کو فائدہ دے، آمین ثم آمین۔

وصلى الله عليه تعالٰى على خير محمد وآله واصحابه أجمعين.

❀......❀......❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

❀ قول کے ساتھ یعنی زبانی لوگوں سے شرط کرنے کا بیان 248
❀ ولا میں شرط کرنے کا بیان 249
❀ مزارعت میں مالک جب چاہے مزارع کے نکال دینے کی شرط کا بیان 250
❀ باب ہے بیچ بیان شرطوں کے جہاد میں اور صلح کرنے 252
❀ قرض میں شرط کرنے کا بیان 271
❀ باب ہے بیان میں مکاتب کی شرطوں میں 271
❀ بیان میں شرائط ساتھ استثناء کے کے اور شرائط مروجہ بیع شراء وغیرہ کے 272
❀ وقف میں شرط کرنے کا بیان 274

کتاب الوصایا

❀ مال دار وارثوں کے لیے مال چھوڑے تو بہتر ہے تاکہ وہ گدائی نہ کریں 285
❀ تہائی مال کی وصیت کا بیان جس کو وصیت کرے کہ اولاد میری کی خبر گیری کر اور جائز ہے وصی کو دعوی ... 289
❀ مریض جب اشارہ کرے ظاہر جس میں خفا نہ ہو تو جائز ہے تعمیل اس کی 293
❀ نہیں جائز وصیت وارث کے لیے 294
❀ مرنے کے وقت بھی صدقہ جائز ہے 297
❀ بیان آیت ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ یعنی وارث ہونا بعد وصیت کے اور قرض کے 298
❀ مراد اس آیت سے کہ بعد وصیت اور قرض کے تقسیم چاہیے 302
❀ وقف اقرباء کے لیے کیا حکم ہے؟ 307
❀ کیا عورتیں اور اولاد اقرباء میں ہیں؟ 310
❀ کیا وقف کرنے والا بھی فائدہ اٹھاتا ہے؟ 311
❀ جب وقف کرے کوئی چیز اور کسی کو نہ دے 313

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ جب کہے گھر میرا صدقہ ہے 315
❀ جب کہے زمین یا باغ میرا صدقہ ہے 316
❀ جو اپنے وکیل کی طرف خیرات کرے 318
❀ بیان آیت ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ﴾ 319
❀ جو مر گیا ناگہانی موت سے وارث اس کی طرف سے خیرات کریں تو مستحب ہے 320
❀ گواہ کرنا وقف اور صدقہ میں 322
❀ بیان آیت ﴿وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ﴾ 323
❀ بیان آیت ﴿وَابْتَلُوا الْيَتَامٰى﴾ 324
❀ بیان آیت ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامٰى﴾ 327
❀ خدمت لینی یتیم سے 329
❀ جب کوئی اپنی زمین وقف کرے 330
❀ ایک جماعت مشترک زمین کو وقف کرے 333
❀ وقف کس طرح لکھا جائے 334
❀ وقف فقیر اور غنی اور مہمان کے لیے 339
❀ بیان خرچ عامل وقف کے 341
❀ جب کہے واقف اللہ سے اجرت لوں گا 345
❀ بیان ﴿إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ 346
❀ وصی کا ادا کرنا قرض مردے کا 350

کتاب الجهاد

❀ فضیلت جہاد اور سیر کی 352
❀ افضل الناس مومن مجاہد 356
❀ دعا مردوں اور عورتوں کے لیے جائز ہے کہ الٰہی مجھ کو مجاہد اور شہید کر 360
❀ درجات مجاہدین کے 362
❀ صبح اور شام اللہ کی راہ میں 364
❀ حور عین کی صفت 366

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ شہادت کی آرزو کرنا 367
❀ اللہ کی راہ کی میں گر کر مرے تو شہید ہے 369
❀ جس کو اللہ کی راہ میں زخم آئے 370
❀ جو اللہ کی راہ میں زخم ہوا 372
❀ بیان آیت ﴿قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ﴾ 373
❀ بیان آیت ﴿رِجَالٌ صَدَقُوْا﴾ 374
❀ جہاد سے پہلے نیک عمل کرنا 377
❀ جو تیر ناگہانی کھا کر مرے تو اس کا حکم کیا ہے 378
❀ جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو 379
❀ جس کے قدم اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوں 381
❀ سر سے غبار اللہ کی راہ میں پھونچنا 382
❀ نہانا بعد جہاد کے اور غبار کے 383
❀ بیان آیت ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا﴾ 383
❀ سایہ کرنا فرشتوں کا شہداء پر 385
❀ بہشت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے 386
❀ جو جہاد کے لیے اولاد چاہے 387
❀ بہادری اور بزدلی جہاد میں 388
❀ نامردی سے پناہ مانگنے کا بیان 389
❀ اظہار جہاد ریاء نہیں 390
❀ واجب ہونے خروج کا جہاد کے لیے اور مقدار وجوب جہاد کا 390
❀ کافر مسلمان کو قتل کر کے مسلمان ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے 394
❀ روزہ دار ہو کر جہاد کرنا 397
❀ شہادت سات قسم ہے سوائے مقتول کے 397
❀ بیان آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ﴾ 400
❀ لڑنے کے وقت صبر کرنا 401

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مدینے کے گرد خندق کا بیان 402

❀ سچے عذر سے جہاد سے رہ جائے تو اس کو غازی کا ثواب ہے 403

❀ فضیلت روزہ فی سبیل اللہ 404

❀ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا 405

❀ جو غازی کا سامان درست کرے 407

❀ لڑائی کے وقت خوشبو لگانا 409

❀ کیا امام دشمن کی طرف ایک آدمی کو بھیجے؟ 411

❀ سفر کرنا دو شخصوں کا 412

❀ گھوڑوں کی چوٹیوں میں خیر وابستہ ہے قیامت تک جو جہاد کے لیے ہوں 413

❀ جہاد جاری اور لازمی ہے ساتھ امام عادل اور فاجر کے 415

❀ فضیلت اس کی جو گھوڑا جہاد کے لیے رکھے 416

❀ نام رکھنا گھوڑے اور گدھے کا جائز ہے 416

❀ بیان گھوڑے کی نحوست کا 418

❀ گھوڑا تین آدمیوں کے لیے ہے 422

❀ جو غیر کے چوپائے کو ہانکے 424

❀ سخت چوپائے پر سوار ہونا 426

❀ گھوڑے کا حصہ غنیمت سے 426

❀ مہار اور لگام دوسرا کھینچے اور فرمانا حضرت ﷺ کا انا النبی لا کذب 430

❀ رکاب کا بیان 430

❀ ننگے گھوڑے پر سوار ہونا 431

❀ سست قدم گھوڑے کا بیان 431

❀ گھوڑ دوڑ کا بیان 432

❀ تیار کرنا گھوڑا دوڑ کے لیے 432

❀ نہایت گھوڑ دوڑ کا بیان 433

❀ حضرت ﷺ کی اونٹنی کا بیان 435

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- عورتوں کے جہاد کا بیان 438
- دریا میں سوار ہو کر عورتوں کا جہاد کرنا 439
- اپنی عورتوں سے ایک کو جہاد میں لے جانا 440
- عورتوں کا جہاد کرنا مردوں سے 440
- عورتوں کا پانی دینا مجاہدین کو 441
- دوا کرنا عورتوں کا زخمیوں کو جہاد میں 442
- پھر لانا عورتوں کا زخمی اور مقتولوں کو 443
- کھینچنا تیر کا بدن سے ابو عامر کے 443
- جہاد میں چوکیداری کرنی 443
- فضیلت خدمت کی جہاد میں 446
- ثواب اس کا جو سفر میں رفیق کا اسباب اٹھائے 448
- جہاد میں لڑکا خدمت کے لیے لے جانا 450
- مدد ساتھ ضعفاء اور صلحاء کے جہاد میں 452
- نہ کوئی کہے کہ فلاں شہید ہے 454
- رغبت دلانا تیر اندازی پر 457
- کھیلنا ساتھ برچھیوں اور مانند اس کے 459
- سعد کو فرمایا ارم فداك ابی وامی 461
- ڈھال کے بیان میں دو باب میں 462
- حمائل یعنی جس میں تلوار گردن میں ڈالتے ہیں بغیر پرتلہ 462
- تلواروں کو سونے اور چاندی سے مزین کرنا 463
- تلواروں کو درخت سے لٹکانا سفر میں 464
- خود کے پہننے کا بیان 464
- جو نہ توڑے ہتھیار وقت مرنے کے 465
- جدا جدا ہونا درختوں کے سائے میں امام سے 466
- تیروں کے رکھنے کے فضائل جہاد کے لیے 467

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ بیان زرہ پیغمبر ﷺ اور قمیص جہاد میں 468

❀ جبہ یعنی کرتا جہاد میں 470

❀ لڑائی میں ریشمی کپڑا پہننا 471

❀ چھری سے گوشت کو ٹکڑا کھانا آیا ہے 473

❀ روم کی لڑائی کا بیان 473

❀ پیشین گوئی یہود سے لڑنے کی 474

❀ لڑائی ترک اخیر کے زمانے میں ہوگی 475

❀ بالوں کی جوتی والوں سے جہاد ہوگا 476

❀ دعا کرنی مشرکوں پر شکست وزلزلہ کی 478

❀ کیا جائز ہے اہل کتاب کو ہدایت کرنی 480

❀ دعا ہدایت کی مشرکوں کو تألیف کے لیے 481

❀ بلانا یہود ونصاریٰ کا طرف اسلام کے اور لڑنا ان سے 482

❀ بلانا حضرت ﷺ کا لوگوں کو اسلام اور نبوت کی طرف اور بیان ہرقل کا 483

❀ ارادہ جہاد کا ہو اور ظاہر کرنا اور چیز کا تاکہ دشمن خبر نہ پائے اور بیان سفر کا دن جمعرات کے 492
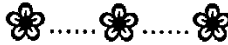
❀ ظہر کی نماز کے بعد سفر کو نکلنا 494

❀ ...... ❀ ...... ❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیض الباری

علامہ محمد ابوالحسن سیالکوٹی

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

جلد ۱۲

تصدیر
حافظ محمد اسماعیل الخطیب

تقدیم
حافظ محمد اسماعیل اسد حافظ آبادی

بحسن اہتمام
عبداللطیف ربانی مدیر

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور
042-37321823
0301-4227379

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَابُ الْخُرُوْجِ فِيْ رَمَضَانَ.

رمضان کے مہینے میں سفر کرنے کا بیان۔

۲۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْأٰخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۷۳۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ رمضان کے مہینے میں سفر کو نکلے تو آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کدید (ایک جگہ کا نام ہے دو منزل مکے سے) پہنچے تو روزہ کھول ڈالا۔ ابو عبداللہ یعنی بخاری نے کہا کہ یہ زہری کا قول ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ کے اخیر فعل کو لیا جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الصیام میں گذر چکی ہے اور مراد بخاری کی اس کے ساتھ دور کرنا وہم اس شخص کا ہے جو اس کے مکروہ ہونے کا وہم کرتا ہے یعنی گمان کرتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں سفر کرنا درست نہیں۔ (فتح)

بَابُ التَّوْدِيْعِ عِنْدَ السَّفَرِ

سفر کرنے کے وقت وداع کرنے کا بیان۔

فائدہ: یعنی جائز ہے یعنی عام تر ہے اس سے کہ مسافر مقیم کو وداع کرے یا مقیم مسافر کو اور حدیث باب کی ظاہر ہے پہلے معنی کے لیے یعنی مسافر مقیم کو وداع کرے۔ اور پکڑے جاتے ہیں اس سے دوسرے معنی بطریق اولیٰ اور وہ اکثر ہیں وقوع میں۔ (فتح)

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوْهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا اور ہم کو فرمایا کہ اگر تم فلاں فلاں آدمی کو ملو دو مردوں کے لیے قریش سے جن کا حضرت ﷺ نے نام لیا تو ان کو آگ سے جلا دینا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر جب نکلنے کا ارادہ کیا تو ہم حضرت ﷺ کے پاس آئے آپ کے وداع کرنے کو تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُوَدِّعُهُ حِيْنَ أَرَدْنَا الْخُرُوْجَ فَقَالَ إِنِّيْ كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا.

البتہ میں نے تم کو حکم کیا تھا کہ فلاں فلاں آدمی کو جلا دیجیے اور بے شک آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوائے اللہ کے کسی کو جائز نہیں سو اگر تم ان دونوں کو پکڑو تو قتل کر ڈالنا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی۔

بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ يَأْمُرْ بِالْمَعْصِيَةِ.

امام کا کہا ماننا اور فرمانبرداری کرنا جب تک کہ نہ حکم کرے ساتھ گناہ کے۔

فائدہ: ایک روایت میں مالم یامر بمعصیۃ کی قید نہیں لیکن وہ بھی اس پر محمول ہے۔

۲۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَّا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ.

۲۷۳۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بادشاہ کا حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا واجب ہے جب تک کہ نہ حکم کرے ساتھ گناہ کے اور جب حکم کرے ساتھ گناہ کے تو نہیں ہے اس کا حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الاحکام میں آئے گی۔ اور یہ جو کہا کہ نہیں ہے اس کا حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا تو مراد نفی حقیقت شرعی کی ہے نہ وجودی کی یعنی جائز نہیں نہ یہ کہ اس کا وجود ممکن نہیں۔ (فتح)

بَابُ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقٰى بِهٖ.

امام کے پیچھے لڑائی کی جاتی ہے اور اس کے سبب سے بچاؤ کیا جاتا ہے۔

فائدہ: نہیں زیادہ کیا بخاری نے اوپر لفظ حدیث کے اور مراد ساتھ یقاتل کے لڑنا ہے امام سے دفع کرنے کے لیے برابر ہے کہ ہو یہ اس کے پیچھے سے حقیقتاً یا اس کے آگے سے۔

۲۷۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ

۲۷۳۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم دنیا میں پیچھے ہیں اور آخرت میں آگے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ.

۲۷۳۷۔ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ أَجْرًا وَّإِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ.

۲۷۳۷۔ اور اسی مذکورہ سند کے ساتھ ہی ہے کہ اور جس نے میری فرمانبرداری کی تو بے شک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی یعنی میرے خلاف کیا اور کہا نہ مانا تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے حاکم کی اطاعت کی تو اس نے میری اطاعت کی اور جس نے حاکم کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی اور نہیں سردار مگر جیسے ڈھال کہ اس کی آڑ میں لڑائی کی جاتی ہے اور اس کے سبب سے بچاؤ کیا جاتا ہے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہے اس کی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضروری ہے سو اگر سردار اللہ کی پرہیز گاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اس کے سبب سے اس کو ثواب ملے گا اور اگر اس کے سوائے حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اس کے سبب سے اس پر عذاب ہوگا۔

فائدہ: اور تکلف کیا ہے ابن منیر نے پس کہا کہ وجہ مطابقت ترجمہ کے ساتھ قول حضرت ﷺ کے نحن الآخرون السابقون اشارہ ہے طرف اس کی کہ حضرت ﷺ ہی امام ہیں اور یہ کہ واجب ہے ہر شخص پر یہ کہ اس کی طرف سے لڑے اور اس کی مدد کرے اس لیے کہ اگرچہ آپ زمانے میں متاخر ہیں لیکن متقدم ہیں بیچ لینے عہد کے ہر شخص پر جو آپ سے پہلے ہے یہ کہ اگر وہ آپ کا زمانہ پائے گا تو آپ کے ساتھ ایمان لائے گا اور آپ کی مدد کرے گا پس وہ ظاہر میں آگے ہیں اور حقیقت میں پیچھے پس مناسب ہوا یہ آپ کے قول کو کہ امام کے پیچھے لڑائی کی جائے اس لیے کہ وہ عام تر ہے اس سے کہ ارادہ کیا جائے اس کے ساتھ آگے کا یا پیچھے کا اور یہ جو کہا کہ امام ڈھال ہے تو معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ سترہ اور آڑ ہے اس لیے کہ وہ دشمن کو مسلمانوں کی ایذاء سے منع کرتا ہے اور بعض کو بعض کی ایذاء سے روکتا ہے اور مراد ساتھ امام کے ہر وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ امور لوگوں کے اور انتظام ان کے کے۔ (فتح)

بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ أَنْ لَّا يَفِرُّوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ.

اس پر بیعت کرنی کہ لڑائی سے نہ بھاگیں اور بعض نے کہا کہ موت پر بیعت کی یعنی لڑائی سے نہ بھاگیں اگرچہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارے جائیں۔

فائدہ: گویا کہ اشارہ کیا ہے بخاری نے اس کی طرف کہ دونوں روایتوں میں منافات نہیں اس لیے کہ احتمال ہے کہ ہو یہ دو جگہوں میں یا ایک دوسری کو مستلزم ہو۔ (فتح)

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾. اس آیت کی وجہ سے کہ بے شک اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھ سے اس درخت کے نیچے۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ اشارہ کیا ہے بخاری نے استدلال کرنے کے ساتھ اس آیت سے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے صبر پر بیعت کی اور وجہ نکالنے اس کے کی اس آیت سے یہ آیت ہے کہ پھر جانا اللہ نے جو ان کے جی میں تھا پھر اتارا ان پر چین اور سکینت کو مراد چین ہے بیچ لڑائی کے پس دلالت کی اس نے کہ ان کے دلوں میں یہ تھا کہ وہ نہ بھاگیں گے تو اللہ نے ان کی اس پر مدد کی اور تعاقب کیا گیا ہے اس طرح سے کہ بخاری نے سوائے اس کے نہیں کہ ذکر کیا ہے آیت کو پیچھے قول کے کہ پھرنا والا ہے اس کی طرف کہ بیعت موت پر واقع ہوئی تھی اور اس کے نکالنے کی وجہ آیت سے یہ ہے کہ اس میں مطلق بیع ہے یعنی اس میں یہ ذکر کچھ نہیں کہ کس بات پر بیعت واقع ہوئی تھی اور تحقیق خبر دی سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرنے پر بیعت کی اور حالانکہ وہ ان لوگوں سے ہے جنہوں نے درخت کے تلے بیعت کی تھی پس دلالت کی اس نے کہ نہیں منافات ہے درمیان ان کے قول کے کہ انہوں نے آپ سے مرنے پر اور نہ بھاگنے پر بیعت کی اس لیے کہ مراد ساتھ بیعت کرنے کے موت پر یہ ہے کہ نہ بھاگیں اگرچہ مر جائیں اور یہ مراد نہیں کہ واقع ہو موت اور حالانکہ کہ کوئی چارہ نہیں یعنی یہ جو بعض احادیث میں آیا ہے کہ انہوں نے موت پر بیعت کی تو اس سے مراد یہ نہیں کہ موت کے واقع ہونے پر بیعت کی تھی اس لیے کہ اس سے تو کچھ چارہ نہیں اور یہی معنی ہیں جن سے نافع نے انکار کیا اور عدول کیا طرف اپنے قول کی کہ بلکہ بیعت کی انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صبر یعنی صابر رہنے پر اور نہ بھاگنے پر برابر ہے کہ یہ ان کو موت کی طرف پہنچائے یا نہ۔ اور عنقریب مغازی میں آئے گی موافقت مسیب بن حزن کے لیے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اس درخت کے پوشیدہ ہونے پر اور بیان حکمت کا اس میں اور وہ یہ ہے کہ نہ حاصل ہو اس کے ساتھ فتنہ اس چیز کی وجہ سے کہ واقع ہوئی اس کے نیچے خیر سے پس اگر وہ درخت باقی رہتا تو اس سے امن نہ تھا کہ بعض جاہل اس کی تعظیم کریں یہاں تک کہ بہت وقت ان کو اس اعتقاد کی طرف پہنچا تا کہ اس کو نفع اور ضرر پہنچانے کی قوت ہے جیسا کہ اب ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں اس چیز میں کہ اس سے کم ہے اور طرف اس کی اشارہ کیا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے قول کے ساتھ کہ یہ اللہ کی رحمت تھی یعنی اس کے بعد اس درخت کا لوگوں سے پوشیدہ ہو جانا اللہ کی رحمت تھی اور احتمال ہے کہ اس کے قول کانت رحمة من اللہ کے یہ معنی ہوں کہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخت اللہ کی رحمت کی جگہ تھی اور اس کی رضامندی کا محل تھا نازل ہونے کی وجہ سے رضامندی کے مسلمانوں سے اس کے نزدیک۔ (فتح)

۲۷۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِّنَ اللّٰهِ فَسَأَلْتُ نَافِعًا عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا بَلْ بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ.

۲۷۳۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم آئندہ سال کو حدیبیہ میں پلٹ کر آئے یعنی عمرہ قضا میں تو ہم میں سے دو آدمیوں نے بھی اس درخت کے تعیین پر اتفاق نہ کیا جس کے نیچے ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی یعنی ہر چند لوگوں نے اس کو تلاش کیا مگر کسی کو معلوم نہ ہوا کہ وہ درخت کون سا درخت تھا اور کہاں تھا یہ اللہ کی رحمت تھی سو میں نے نافع سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کس چیز پر بیعت کی تھی کیا مرنے پر اس نے کہا کہ نہیں بلکہ بیعت کی اس نے صبر پر۔

۲۷۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا أُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۷۳۹۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب واقع حرہ کا دن ہوا تو کوئی آنے والا اس کے پاس آیا تو اس نے کہا ابن حنظلہ لوگوں سے بیعت لیتا ہے مرنے پر تو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بیعت نہ کروں گا۔

فائدہ: مراد حرہ سے وہ جنگ ہے جو سن تریسٹھ ہجری میں یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے وقت مدینے میں واقع ہوئی اس لڑائی میں یزید کی طرف سے مسلم بن عقبہ سردار تھا اور ابن حنظلہ انصار کا سردار تھا جو مسلم کے مقابل میں تھا اور عبداللہ بن مطیع ان کے سوائے اور لوگوں پر سردار تھا وہ بھی مسلم کے مقابلے میں تھا وہ دونوں اس لڑائی میں مارے گئے اور اس لڑائی کا بیان آئندہ آئے گا انشاء اللہ یہ جو کہا کہ میں اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بیعت نہ کروں گا تو اس میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی اور یہ صریح نہیں اس لیے کہ اس کے پیچھے سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث لایا اس کی تصریح کرنے کی وجہ سے اس میں اس کے ساتھ۔ اور ابن منیر نے کہا کہ حکمت بیچ قول صحابی کے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کام نہ کرے گا یہ ہے کہ ہر مسلمان پر حق تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان کے ساتھ بچائے اور تھا فرض ان کے اوپر یہ کہ نہ بھاگیں آپ سے یہاں تک کہ مرجائیں آگے آپ کے اور یہ برخلاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے غیر کے ہے۔ (فتح)

۲۷۴۰۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلٰى ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ أَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَأَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

۲۷۴۰۔ سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے بیعت کی پھر میں درخت کے سایے کی طرف پھرا سو جب حضرت ﷺ کے گرد لوگ کم ہوئے تو فرمایا اے اکوع کے بیٹے کیا تو بیعت نہیں کرتا میں نے کہا یا حضرت ﷺ میں تو بیعت کر چکا ہوں فرمایا پھر بیعت کر تو میں نے دوسری بار پھر بیعت کی میں نے اس سے کہا کہ اے ابومسلم (یہ سلمہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) تم اس دن کس چیز پر بیعت کرتے تھے اس نے کہا کہ مرنے پر۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الاحکام میں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابن منیر نے کہا کہ حکمت دوبار بیعت میں حضرت ﷺ کی یہ ہے کہ وہ لڑائی میں پیشوا تھا پس زیادہ احتیاط کی وجہ سے اس نے مکرر بیعت کی۔ میں کہتا ہوں کہ یا اس لیے کہ وہ سوار اور پیادے دونوں کی لڑائی لڑا تھا پس مکرر ہوئی صفت کے متعدد ہونے کی وجہ سے۔ (فتح)

۲۷۴۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا أَبَدًا فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةْ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ.

۲۷۴۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے دن انصار کہتے تھے کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہیں گے تو حضرت ﷺ نے ان کو جواب میں یہ دعا فرمائی کہ الٰہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو اکرام کر یعنی بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

فائدہ: اور یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور اس کی شرح مغازی میں آئے گی۔

۲۷۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا

۲۷۴۲۔ مجاشع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی حضرت ﷺ کے پاس آئے تو میں نے کہا کہ یا حضرت! ہم سے ہجرت پر بیعت کیجیے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ گذر چکی ہجرت اپنے اہل کے لیے یعنی ہجرت کا ثواب ہو چکا اب اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَخِيْ فَقُلْتُ بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَايِعُنَا قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ.

کا ثواب نہیں میں نے کہا آپ ہم سے کس چیز پر بیعت کرتے ہیں فرمایا کہ اسلام اور جہاد پر۔

فائدہ: اس کی شرح بھی مغازی میں آئے گی۔

بَابُ عَزْمِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ.

بادشاہ کی فرمانبرداری اس چیز میں واجب ہے جس کی لوگوں کو طاقت ہو اور ان سے ہو سکے۔

٢٧٤٣۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِيْ عَنْ أَمْرٍ مَّا دَرَيْتُ مَا أَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُّؤْدِيًا نَشِيْطًا يَخْرُجُ مَعَ أُمَرَائِنَا فِي الْمَغَازِيْ فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِيْ أَشْيَاءَ لَا نُحْصِيهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لَكَ إِلَّا أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسٰى أَنْ لَّا يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِيْ أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتّٰى نَفْعَلَهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَّزَالَ بِخَيْرٍ مَّا اتَّقَى اللّٰهَ وَإِذَا شَكَّ فِيْ نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَنْ لَّا تَجِدُوْهُ وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ.

٢٧٤٣۔ ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج ایک مرد میرے پاس آیا تو اس نے مجھ سے ایک بات پوچھی کہ میں نہیں جانتا کہ اس کو کیا جواب دوں یعنی مجھ کو اس کا جواب نہ آیا تو اس نے کہا کہ بھلا تم بتاؤ تو اس مرد کے حال کو جو لڑائی کے پورے ہتھیار رکھتا ہے اور ہمارے سرداروں کے ساتھ خوشی سے جنگوں میں نکلتا ہے تو سردار ہم پر کئی کام لازم کرتا ہے جن کی ہم طاقت نہیں رکھتے تو میں نے اس سے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میں تجھ کو کیا جواب دوں مگر یہ کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے پس قریب تھا کہ کوئی کام ہم پر لازم نہ کریں امارت کے باب میں یہاں تک کہ ہم اس کو کرتے اور تحقیق ایک تمہارا ہمیشہ خیر سے رہے گا جب تک کہ اللہ سے ڈرتا رہے گا اور جب کوئی اپنے جی میں کسی چیز میں شک کرے کہ جائز ہے یا ناجائز تو کسی مرد سے پوچھے پس شفا دے اس کو وہ مرد اس سے یعنی اللہ کی پرہیزگاری سے یہ ہے کہ نہ اقدام کرے مرد اس چیز پر جس میں شک کرتا ہے یہاں تک کہ کسی عالم سے پوچھے پس راہ دکھائے وہ اس کو طرف اس چیز کی جس میں اس کی شفا ہے اور قریب ہے کہ نہ پاؤ گے تم اس مرد کو یعنی بعد گذرنے اصحاب کے کہ دلوں کو شک سے شفا دے اور قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی لائق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کے نہیں ذکر کرتا ہوں میں جو کچھ باقی ہے دنیا سے مگر مانند گڑھے پانی کی کہ سائے میں ہو جس کا صاف پانی پیا گیا اور میل باقی رہا یعنی جو دنیا گذر چکی ہے اس کی مثل گڑھے کے صاف پانی کی مثل ہے جو پیا گیا اور جو دنیا باقی ہے اس کی مثل اس کی میل کی مثل ہے جو باقی رہا۔

فائدہ: حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اس مرد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سردار کی فرمانبرداری کا حکم پوچھا کہ واجب ہے یا نہیں تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب دیا کہ سردار کی فرمانبرداری واجب ہے بشرطیکہ مامور بہ اللہ کی پرہیز گاری کے موافق ہو اور جب کہ یہ حال تھا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور حالانکہ مر گئے تھے وہ پہلے بلوی عثمان رضی اللہ عنہ کے اور پیدا ہونے ان وقتوں عظیمہ کے تو کیا ہوگا اعتقاد اس کا اس چیز میں کہ اس کے بعد پیدا ہوئی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تھے اعتقاد رکھتے اس کا کہ امام کی فرمانبرداری واجب ہے۔ اور لیکن وقف کرنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا خصوصی جواب اس کے سے اور اس کا پھرنا عام جواب کی طرف پس اس اشکال کی وجہ سے ہے کہ ان کے لیے واقع ہوا اور تحقیق اشارہ کیا ہے اس نے طرف اس کی اپنی باقی حدیث میں اور مستفاد ہوتا ہے اس سے توقف کرنا فتوی دینا اس چیز میں کہ مشکل ہو امر سے اس چیز کے لیے کہ واقع ہوئی ہے فساد سے اور اگر جواب دیتے اس کو ساتھ جواز باز رہنے کے تو مشکل ہوتا امر اس لیے کہ وہ فتنے کی طرف پہنچتا ہے پس صواب توقف کرنا ہے اس کے جواب سے اور جو اس کی مانند ہے۔ (فتح)

بَابُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُوْلَ الشَّمْسُ.

باب ہے اس بیان میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب اول دن میں نہ لڑتے تھے تو لڑنے میں تاخیر کرتے تھے یہاں تک کہ آفتاب ڈھلتا۔

فائدہ: یعنی اس لیے کہ اکثر اوقات ہوا زوال کے بعد چلتی ہے پس حاصل ہوتی ہے اس کے ساتھ تبرید تیزی ہتھیاروں کے اور لڑائی کی اور زیادتی نشاط میں۔ (فتح)

٢٧٤٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَّهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى

٢٧٤٤۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دنوں میں جن میں دشمن سے ملے یعنی جہاد میں انتظار کی یہاں تک کہ آفتاب ڈھلا پھر لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو جنگ میں دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کیا کرو یعنی یہ نہ چاہو کہ کافروں سے لڑائی واقع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَرَأْتُهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيْهَا انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيْبًا قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ.

ہو کہ اس میں طلب کرنا بلا کا ہے اور یہ منع ہے اور اللہ سے عافیت مانگو اور جب تم دشمنوں سے ملو تو صبر کرو اور جانو کہ بہشت تلواروں کے سایے کے تلے ہے پھر فرمایا یعنی دعا کی کہ الٰہی اے اتارنے والے کتاب کے اور جلد لینے والے حساب کے اور بھگانے والے گروہوں کفار کے شکست دے ان کو اور مدد دے ہم کو کافروں پر۔

فائدہ: اس حدیث میں ترجمہ باب کے معنی پائے جاتے ہیں لیکن اس میں یہ نہیں کہ اذا لم یقاتل اول النہار اور شاید اس نے اشارہ کیا ہے اس چیز کی طرف جو اس کے بعض طرق میں وارد ہوئی ہے پس احمد کی ایک روایت میں ہے کہ پسند کرتے تھے یہ کہ کھڑے ہوں دشمن کی طرف آفتاب کے ڈھلنے کے وقت۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مہلت دیتے تھے جب آفتاب ڈھلتا پھر دشمن کی طرف کھڑے ہوتے۔ اور بخاری نے جزیہ میں روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ اول دن میں نہ لڑتے تھے تو انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ ہوائیں چلتیں اور نماز حاضر ہوتی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مدد اترتی پس ظاہر ہوا کہ فائدہ تاخیر کا یہ ہے کہ نماز کے اوقات جگہ ظن قبول ہونے دعا کے ہیں۔ اور جنگ احزاب میں ہوا کے چلنے کے ساتھ فتح نصیب ہوئی تھی۔ پس اس کے ظن کی جگہ ہوئی اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے نعمان رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ جہاد کیا سو حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب فجر چڑھتی تھی تو جہاد کے شروع کرنے سے باز رہتے تھے یہاں تک کہ آفتاب نکلتا سو جب آفتاب نکلتا تو لڑتے پھر جب دوپہر ہوتی تو باز رہتے پھر جب آفتاب ڈھلتا تو لڑتے پھر جب عصر کا وقت آتا تو باز رہتے یہاں تک کہ اس کو پڑھتے پھر لڑتے اور فرماتے تھے کہ اس وقت فتح کی ہوائیں چلتی ہیں اور مسلمان اپنی نماز میں اپنے لشکر کے لیے دعا کرتے ہیں۔ (فتح)

بَابُ اسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الْإِمَامَ لِقَوْلِهِ ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَإِذَا كَانُوْا مَعَهُ عَلٰى أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَأْذِنُوْهُ إِنَّ الَّذِيْنَ

باب ہے رعیت میں سے کوئی امام سے اجازت چاہے یعنی پھرنے کی یا نکلنے سے پیچھے رہنے کی یا مانند اس کی تو اس کا کیا حکم ہے یعنی اللہ نے فرمایا کہ ایمان والے وہ ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر اور جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَأْذِنُونَكَ ﴾ إِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

ہوتے ہیں ساتھ اس کے کسی امر جامع پر یعنی جیسے کہ تدبیر جہاد کی ہے تو نہیں جاتے یہاں تک کہ اس سے اجازت لیں۔

فائدہ: ابن تین نے کہا کہ حجت پکڑی ہے اس آیت کے ساتھ حسن نے اس پر کہ نہیں جائز ہے کسی کو یہ کہ جائے لشکر سے یہاں تک کہ سردار سے اجازت لے اور یہ نزدیک سب فقہاء کے حضرت مَلَّاتِیْمِ کے ساتھ خاص تھا اسی طرح کہا ہے اس نے اور ظاہر یہ بات ہے کہ خصوصیت بیچ عموم و جوب اجازت لینے کے ہے نہیں تو اگر ہوگا ان لوگوں میں سے کہ معین کیا ہے ان کو امام نے پس عارض ہو اس کے لیے وہ چیز کہ تقاضہ کرے پیچھے رہنے کا یا پھر آنے کا تو تحقیق وہ محتاج ہے اجازت کی طرف۔ (فتح)

۲۷۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لَّنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيْعُنِيْهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَّنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعْنِيْهِ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلٰى أَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتّٰى أَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ عَرُوْسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِيْ فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ

۲۷۴۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مَلَّاتِیْمِ کے ساتھ جہاد کیا تو حضرت مَلَّاتِیْمِ مجھ کو پیچھے سے آ ملے اور میں اپنے اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا نہ قریب تھا کہ چلے تو حضرت مَلَّاتِیْمِ نے مجھ کو فرمایا کہ تیرے اونٹ کو کیا ہوا میں نے کہا کہ یہ تھک گیا ہے تو حضرت مَلَّاتِیْمِ پیچھے ہوئے اور اس کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی (تو وہ ایسا تیز قدم ہو گیا) کہ ہمیشہ سب اونٹوں کے آگے چلتے تھا تو حضرت مَلَّاتِیْمِ نے فرمایا کہ تو اپنا اونٹ کس طرح دیکھتا ہے میں نے کہا کہ خیر کے ساتھ دیکھتا ہوں بے شک آپ کی برکت اس کو پہنچی یعنی آپ کی برکت سے تیز قدم ہو گیا ہے حضرت مَلَّاتِیْمِ نے فرمایا کہ کیا تو اس کو میرے ہاتھ بیچتا ہے تو میں شرمندہ ہوا اور حالانکہ اس کے سوائے ہمارے پاس کوئی اونٹ پانی سینچنے والا نہ تھا میں نے کہا کہ ہاں حضرت مَلَّاتِیْمِ نے فرمایا پس اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال تو میں نے اس کو آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا اس شرط پر کہ اس کی سواری میرے لیے ہوگی یہاں تک کہ میں مدینے میں پہنچوں جابر رضی اللہ عنہ کہتا ہے کہ میں نے کہا یا حضرت مَلَّاتِیْمِ میں نے تازہ شادی کی ہے سو میں نے آپ سے اجازت چاہی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ قَالَ الْمُغِيرَةُ هٰذَا فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرٰى بِهِ بَأْسًا.

حضرت ﷺ نے مجھ کو اجازت دی تو میں مدینے کی طرف لوگوں سے آگے بڑھا یہاں تک کہ میں مدینے میں آیا تو میرا ماموں مجھ کو ملا اور مجھ سے اونٹ کا حال پوچھا تو خبر دی میں نے اس کو ساتھ اس چیز کے کہ میں نے اس میں کی تو اس نے مجھ کو ملامت کی اور جب میں نے حضرت ﷺ سے اجازت چاہی تھی تو اس وقت آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ کیا تو نے کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے میں نے کہا کہ بیوہ سے نکاح کیا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو نے کنواری سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی میں نے کہا یا حضرت ﷺ میرا باپ مرگیا یا یوں کہا شہید ہوا اور میری بہنیں چھوٹی چھوٹی ہیں اور میں نے برا جانا کہ ان کی مانند سے نکاح کروں پس نہ ان کو ادب سکھائے اور نہ ان کی خبر گیری کرے تو نکاح کیا میں نے بیوہ سے تا کہ ان کے حال کی خبر گیری کرے اور ان کو ادب سکھائے سو جب حضرت ﷺ مدینے میں آئے تو میں صبح کو آپ کے پاس اونٹ لایا تو حضرت ﷺ نے مجھ کو اس کی قیمت دی اور اونٹ بھی پھیر دیا۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بیع اس شرط پر ہمارے فتوی میں درست ہے ہم اس کے ساتھ کچھ ڈر نہیں دیکھتے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الشروط میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ میں نے تازہ شادی کی ہے سو میں نے حضرت ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دی اور باقی شرح اس کی نکاح میں آئے گی۔ اور مغیرہ نے جو کہا کہ یہ ہمارے فتوی میں جائز ہے تو مراد اس کی اس کے ساتھ وہ چیز ہے جو واقع ہوئی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے شرط کرنے سواری اونٹ کی سے مدینے تک۔ (فتح)

بَابُ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهِ فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جو جہاد کرے اور حالانکہ اس نے تازہ شادی کی ہو۔ یعنی اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس نے حضرت ﷺ سے روایت کی ہے۔ یعنی جو کہ پہلے باب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں گذر چکی ہے اور یہ جو اس کے بعض طریقوں میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو کیوں جلدی کرتا ہے میں نے کہا کہ میں نے تازہ شادی کی ہے۔

بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ فِيهِ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جو اختیار کرتا ہے جہاد کو بعد بنا کے یعنی بعد خلوت کرنے کے ساتھ بیوی اپنی کے۔ یعنی اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس نے حضرت ﷺ سے روایت کی ہے۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے اس کی حدیث کی طرف جو خمس میں آئے گی کہ پیغمبروں سے ایک پیغمبر نے جہاد کیا تو فرمایا کہ جو کسی عورت کی شرمگاہ کا مالک ہوا ہو اور اس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو وہ میرے ساتھ نہ جائے اور اس کی شرح اس جگہ آئے گی اور باب باندھا ہے اس کے ساتھ بخاری نے نکاح میں من احب البناء بعد الغزو اور غرض اس جگہ یہ ہے کہ خالی ہو دل اس کا جہاد کے لیے اور متوجہ ہو اس پر ساتھ خوشی کے اس لیے کہ جو کسی عورت سے نکاح کرتا ہے اس کا دل اس کے ساتھ متعلق رہتا ہے بخلاف اس شخص کے جو اس کے ساتھ صحبت کرے کہ پس تحقیق اس کے حق میں امر اکثر اوقات ہلکا ہوتا ہے اور اس کی نظیر مشغول ہونا ہے ساتھ کھانے کے پہلے نماز کے۔ (فتح)

بَابُ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ.

خوف اور گھبراہٹ کے وقت امام کی جلدی کرنی۔

٢٧٤٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَّإِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

۲۷۴۶۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار مدینے میں ہول پڑی تو حضرت ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر آگے نکل گئے سو فرمایا کہ ہم نے تو کچھ چیز نہیں دیکھی البتہ ہم نے تو اس گھوڑے کا قدم دریا پایا۔

فائدہ: یہ حدیث کئی بار پہلے گذر چکی ہے اور موافقت اس کی باب سے ظاہر ہے۔

بَابُ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ.

گھبراہٹ کے وقت جلدی کرنا اور گھوڑا دوڑانا۔

٢٧٤٧۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۲۷۴۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ گھبرائے اور دوڑے تو حضرت ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست قدم تھا پھر تنہا دوڑتے نکلے تو لوگ آپ کے پیچھے سوار ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ قَالَ فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيْئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُوْنَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا إِنَّهُ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

اس حال میں کہ اپنے چوپائے دوڑاتے تھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مت ڈرو بے شک وہ دریا ہے تو اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس کے آگے نہ بڑھا۔

بَابُ الْخُرُوْجِ فِي الْفَزَعِ وَحْدَهُ.

خوف کے وقت تنہا نکلنا۔

فائدہ: اس باب میں کوئی حدیث نہیں اور شاید بخاری نے ارادہ کیا ہو یہ کہ اس میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث لکھے جو مذکور ہے اور طریق سے پھر اس سے پہلے مر گئے۔ ابن بطال نے کہا کہ خلاصہ ان ابواب کا یہ ہے کہ امام کو لائق ہے کہ اپنی جان کو بچائے اس لیے کہ اس میں نظر کرنی ہے مسلمانوں کے لیے مگر یہ کہ ہو اہل غنا شدید سے اور ثبات بالغ سے پس احتمال ہے کہ ہو یہ جائز اس کے لیے۔ اور جو شجاعت حضرت ﷺ میں تھی وہ آپ کے سوا کسی میں نہ تھی خاص کر حضرت ﷺ کو معلوم تھا کہ اللہ آپ کو بچائے گا اور آپ کی مدد کرے گا۔ (فتح)

بَابُ الْجَعَائِلِ وَالْحُمْلَانِ فِي السَّبِيْلِ.

اگر کوئی کسی مرد کو مزدوری دے کر اپنی طرف سے جہاد کروائے اور اللہ کی راہ میں کسی کو سواری چڑھنے کو دے تو اس کا کیا حکم ہے۔

فائدہ: جعالہ اس کو کہتے ہیں کہ جس کو مقرر کرے بیٹھنے والا اجرت سے اس شخص کے لیے جو اس کی طرف سے جہاد کرے۔ ابن بطال نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنے مال سے کچھ نکالے اور اس کے ساتھ مستحب کام کرے یا مدد کرے غازی کی جہاد میں گھوڑے وغیرہ سے تو اس میں کچھ نزاع نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ اختلاف کیا ہے علماء نے اس چیز میں جب کہ اجارہ دے اپنی جان کو یا اپنے گھوڑے کو جہاد میں یعنی کسی کی طرف سے مزدوری پر جہاد کرے سو مکروہ جانا ہے اس کو مالک نے اور مکروہ جانا ہے اس نے یہ کہ لے مزدوری اس پر کہ آگے بڑھے قلعے کی طرف۔ اور ابو حنیفہ کے یاروں نے جعالہ کو برا جانا ہے مگر یہ کہ مسلمانوں کے ساتھ ضعف ہو اور بیت المال میں کچھ چیز نہ ہو اور کہتے ہیں کہ اگر بعض بعض کی مدد کرے تو جائز ہے نہ بطور بدل کے اور امام شافعی نے کہا کہ نہیں جائز یہ کہ جہاد کرے مزدوری پر کہ لے اس کو اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ بادشاہ سے جائز ہے اور کسی سے جائز نہیں اس لیے کہ جہاد فرض کفایہ ہے پس جو اس کو کرے واقع ہوگا فرض سے اور نہیں جائز ہے کہ مستحق ہو اپنے غیر سے عوض کو انتہی۔ اور اس کی تائید کرتی ہے جو عبدالرزاق نے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فائدے پہنچائے بیٹھنے والا غازی کو اس چیز کے ساتھ کہ چاہے لیکن غازی اپنا جہاد بیچے تو یہ جائز نہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی نے اس سے پوچھا کہ جعال کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا حکم ہے تو اس نے اس کو مکروہ جانا اور کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ غازی اپنا جہاد بیچتا ہے اور مزدوری دینے والا اپنے جہاد سے بھاگتا ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ بخاری نے اشارہ کیا ہے خلاف کی طرف اس چیز میں کہ لے اس کو غازی کہ کیا مستحق ہوتا ہے اس کا جہاد کے سبب سے پس نہ تجاوز کرے جہاد سے اس کے غیر کی طرف یعنی جہاد کرنے کے سوا اس میں کچھ تصرف نہ کرے یا مالک ہوتا ہے اس کا پس تصرف کرے اس میں جو چاہے۔ کما سیاتی بیانہ (فتح)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ الْغَزْوَ قَالَ إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أُعِيْنَكَ بِطَآئِفَةٍ مِّنْ مَّالِيْ قُلْتُ أَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَالَ إِنَّ غِنَاكَ لَكَ وَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ يَّكُوْنَ مِنْ مَّالِيْ فِيْ هٰذَا الْوَجْهِ.

یعنی اور مجاہد نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے کچھ مال سے تیری مدد کروں میں نے کہا کہ اللہ نے میری روزی مجھ پر فراخ کی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تیری مال داری تجھ کو مبارک ہو میں چاہتا ہوں کہ میرا کچھ مال اس وجہ میں یعنی اللہ کی راہ میں خرچ ہو۔

فائدہ: اس اثر کا بیان مغازی میں آئے گا۔ اور تنبیہ کی ہے بخاری نے اس کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد پر اس اثر کے ساتھ جو اس سے ابن سیرین نے روایت کیا ہے کہ نہیں مکروہ ہے مدد کرنی غازی کی۔ (فتح)

وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ نَاسًا يَّأْخُذُوْنَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوْا ثُمَّ لَا يُجَاهِدُوْنَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتّٰى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاوٗسٌ وَّمُجَاهِدٌ إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ.

یعنی اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کچھ لوگ بیت المال سے مال لیتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں پھر جہاد نہیں کرتے سو جو ایسا کرے یعنی بیت المال سے مال لے اور جہاد نہ کرے تو ہم اس کے مال کے ساتھ لائق تر ہیں یہاں تک کہ ہم اس سے لیں جو اس نے لیا یعنی اگر وہ جہاد نہ کرے تو وہ مال اس سے واپس لیا جائے یعنی اور طاؤس اور مجاہد نے کہا کہ جب تجھ کو کوئی چیز دی جائے کہ تو اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں نکلے یعنی جہاد کے لیے تو کر ساتھ اس کے جو کچھ چاہے اور رکھ اس کو نزدیک اپنے اہل وعیال کے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی چیز جہاد کے لیے لے تو لینے والا اس کا مالک ہو جاتا ہے جس جگہ چاہے اس کو خرچ کرے یہ ضروری نہیں کہ جہاد کے سوا اس کو اور کسی جگہ خرچ نہ کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آشْتَرِيْهِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ.

۲۷۴۸۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں کسی کو چڑھنے کے لیے دیا میں نے اس کو دیکھا کہ بکتا ہے تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اس کو خرید لوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مول لے اس کو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ کی راہ میں دے اس کو پھر خرید کر بھی نہ لے۔

۲۷۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ.

۲۷۴۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں کسی کو چڑھنے کے لیے دیا پھر اس کو بکتا ہوا پایا تو اس کو خریدنا چاہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مول لے اس کو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو۔

فائدہ: اور وجہ داخل ہونے قصے گھوڑے عمر رضی اللہ عنہ کے کی اس باب میں اس جہت سے ہے کہ برقرار رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محمول علیہ کو اوپر تصرف کرنے کے اس میں بیع وغیرہ کے ساتھ پس دلالت کی اس نے اوپر قوی کرنے اس چیز کے جو طاؤس کا مذہب ہے کہ جو جہاد کے لیے کوئی چیز لے اس کو اس چیز میں جہاد کے سوا اور طرح سے تصرف کرنا جائز ہے یعنی جیسا کہ اس کے اثر میں ابھی گذر چکا ہے اور ابن منیر نے کہا کہ جو لے مال کو بیت المال سے کسی عمل پر اور پھر وہ نہ کام کرے تو جو چیز اس نے لی ہے سو پھیر وے اور اس طرح لینا ہے اس عمل پر جس کے وہ لائق نہ ہوا اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مذہب امر مذکور میں تاویل کا محتاج ہے اس طرح کہ حمل کیا جائے کراہت پر۔ ابن مسیب نے کہا کہ جو جہاد میں کسی چیز کے ساتھ مدد کرے وہ چیز اس کی ملک ہوئی جو دیا گیا جب کہ پہنچے راس مغزی کو روایت کیا ہے اس اثر کو ابن ابی شیبہ وغیرہ نے۔ اور موطا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب تو وادی القری میں پہنچے تو نشان تیرا ہے ساتھ اس کے یعنی تصرف کر بیچ اس کے اور یہی قول ہے ثوری اور لیث کا۔ (فتح)

۲۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۲۷۵۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو کسی لشکر سے پیچھے نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَّلٰكِنْ لَّا أَجِدُ حَمُوْلَةً وَّلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيُشَقُّ عَلَيَّ أَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُّ أَنِّيْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيْتُ.

رہتا یعنی ہر لشکر کے ساتھ جاتا لیکن میں بار برداری اور سواری نہیں پاتا نہ میرے پاس وہ چیز ہے جس پر سب اصحاب کو سوار کروں اور مجھ کو رنج ہوتا ہے کہ مسلمان مجھ سے چھوٹ رہیں اور البتہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں لڑوں پس مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔

فائدہ: اور وجہ داخل ہونے اس حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی باب میں یہ ہے کہ وہ متعلق ہے رکن ثانی سے ترجمہ باب سے اور وہ اللہ کی راہ میں سوار کرنا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی وجہ سے کہ نہ میرے پاس وہ چیز ہے کہ جس پر سب اصحاب کو سوار کروں۔ (فتح)

بَابُ الْأَجِيْرِ. باب ہے بیان میں مزدور پکڑنے کے جہاد میں۔

فائدہ: جو مزدور کہ جہاد میں رکھا جائے اس کے لیے حال ہیں یا یہ کہ خدمت کے لیے رکھا جاتا ہے کہ اس سے خدمت لی جائے یا اس لیے کہ لڑے لیکن پہلا پس کہا ہے اوزاعی اور احمد اور اسحٰق نے کہ مال غنیمت سے اس کو حصہ نہ دیا جائے اور اکثر علما کہتے ہیں کہ اس کو حصہ دیا جائے سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے کہ میں طلحہ رضی اللہ عنہ کا نوکر تھا اس کے گھوڑے کی خدمت کیا کرتا تھا یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے اور اس میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حصہ نکالا اور ثوری نے کہا کہ نوکر کے لیے حصہ نہ نکالا جائے مگر یہ کہ لڑے اور لیکن جب کوئی لڑنے کے لیے مزدور رکھا جائے تو مالکیہ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اس کے لیے مال غنیمت سے حصہ نہ نکالا جائے اور اکثر علما کہتے ہیں کہ اس کے لیے حصہ نکالا جائے اور امام احمد نے کہا اگر امام کسی قوم کو لڑنے کے لیے نوکر رکھے تو اجرت کے سوائے اور حصہ ان کو نہ دے اور شافعی نے کہا کہ اس کے حق میں ہے جس پر جہاد واجب نہ ہو۔ اور لیکن آزاد بالغ مسلمان جب صف کفار میں حاضر ہو تو اس پر جہاد متعین ہوتا ہے پس اس کو غنیمت سے حصہ دیا جائے اور وہ اجرت کا مستحق نہیں ہوتا۔ (فتح)

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ يُقْسَمُ لِلْأَجِيْرِ مِنَ الْمَغْنَمِ.

یعنی حسن اور ابن سیرین نے کہا کہ نوکر اور مزدور کو غنیمت سے حصہ دیا جائے یعنی اور وہ اجرت کا مستحق نہیں۔

فائدہ: ابن ابی شیبہ نے ان سے روایت کی ہے کہ جب غلام اور نوکر لڑائی میں حاضر ہوں تو ان کو غنیمت سے حصہ دیا جائے۔

وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى

یعنی اور لیا عطیہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا نصف پر یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ أَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ.

جو حصہ گھوڑے کے مال غنیمت سے ملے اس کو آدھم آدھ بانٹ لیں گے تو گھوڑے کا حصہ چار سو اشرفی کو پہنچا یعنی گھوڑے کے حصے میں چار سو اشرفی آئی تو اس نے دو سو اشرفی آپ لی اور دو سو اشرفی گھوڑے کے مالک کو دی۔

فائدہ: یہ فعل جائز ہے اس شخص کے نزدیک جو مخابرت کو جائز رکھتا ہے اور کہا ہے ساتھ صحیح ہونے اس کے کے اس جگہ اوزاعی اور احمد نے برخلاف باقی تین اماموں کے اور مخابرت کی بحث مزارعت میں گذر چکی ہے۔ (فتح)

۲۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَحَمَلْتُ عَلٰى بَكْرٍ فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيْهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا فَقَالَ أَيَدْفَعُ يَدَهُ إِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ.

۲۷۵۱۔ یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک کیا اور میں نے ایک اونٹ اللہ کی راہ میں کسی کو چڑھنے کے لیے دیا اور وہ میرے نزدیک میرے سب عملوں سے مضبوط تر ہے تو میں نے ایک مزدور ٹھہرایا سو وہ ایک مرد سے لڑا تو ایک نے دوسرے کو کاٹ کھایا یعنی اس کا ہاتھ اپنے منہ میں چبایا تو اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو اس کا سامنے کا دانت اکھاڑ ڈالا تو کاٹنے والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بدلہ معاف کیا اور فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں چھوڑ دیتا پس چباتا تو اس کو جیسے کہ اونٹ چباتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب القصاص میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ میں نے ایک مزدور ٹھہرایا۔ اور مہلب نے کہا کہ استنباط کیا ہے بخاری نے اس سے کہ جہاد میں آزاد مرد کو نوکر رکھنا جائز ہے اور تحقیق خطاب کیا ہے اللہ نے مسلمانوں کو اپنے قول کے ساتھ کہ جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے لیے اس میں سے پانچواں حصہ ہے آخر تک پس داخل ہوا مزدور اس خطاب میں۔ میں کہتا ہوں کہ تحقیق روایت کی ابو داود نے یہ حدیث اور طریق سے جو اس سے زیادہ تر واضح ہے اور اس کے لفظ یہ ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی اجازت دی اور میں بوڑھا تھا میرا کوئی خادم نہ تھا سو میں نے مزدور تلاش کیا جو مجھ کو کفایت کرے اور میں اپنا حصہ اس کو دوں سو میں نے ایک مرد پایا سو جب کوچ کا وقت قریب ہوا تو میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نہیں جانتا تیرا حصہ کیا ہے پس میرے لیے کچھ چیز مقرر کر خواہ تجھ کو حصہ ملے یا نہ ملے تو میں نے اس کے لیے تین اشرفیاں مقرر کیں۔ (فتح)

بَابُ مَا قِيْلَ فِيْ لِوَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ - بیان ہے اس چیز کا کہ کہی گئی ہے بیچ جھنڈے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. کے۔

فائدہ: جھنڈے کو رایۃ اور علم بھی کہتے ہیں اور اصل یہ ہے کہ لشکر کا سردار اس کو تھامے رکھے پھر اس کا یہ حال ہو گیا کہ سردار کے سر پر ہو گیا اور ابن العربی نے کہا کہ لواء اور رایۃ میں فرق ہے پس لواء وہ ہے جو نیزے کی ایک طرف میں گرہ دیا جاتا ہے پھر اس پر لپیٹا جاتا ہے اور رایۃ وہ ہے جو اس میں گرہ دی جاتی پھر چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ہوائیں ادھر ادھر پلٹا دیں اور بعض کہتے ہیں کہ لواء رایۃ سے کم ہوتا ہے۔ اور میلان کیا ہے ترمذی نے فرق کی طرف پس باب باندھا ساتھ لواء کے اور وارد کی جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے اور آپ کا لواء سفید تھا پھر باب باندھا رایۃ کے لیے اور وارد کی براء رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لواء کالا تھا چوکھنٹا نمرہ سے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رایۃ کالا تھا اور لواء سفید تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا زرد تھا اور تطبیق دی جاتی ہے ان کے درمیان اختلاف اوقات کے ساتھ یعنی کبھی سفید تھا اور کبھی زرد اور ایک روایت میں ہے کہ اکرام دیا ہے اللہ نے میری امت کو ساتھ جھنڈوں کے اور اس کی سند ضعیف ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے پر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہوا تھا اور اس کی سند واہی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کے جھنڈے کا نام عقاب تھا چوکھنٹا تھا اور آپ کے ایک جھنڈے کا نام سفید جھنڈا تھا اور اکثر اوقات اس میں کوئی چیز سیاہ لگاتے تھے۔ (فتح)

۲۷۵۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ.

۲۷۵۲۔ ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق سعد بن انصاری رضی اللہ عنہ نے اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والا تھا حج کا ارادہ کیا اور کنگھی کی۔

فائدہ: اور مراد وہ جھنڈا ہے جو خزرج کے ساتھ خاص تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ اپنے جہاد میں ہر قبیلے کے سردار کو جھنڈا دیتے تھے کہ وہ اس کے تلے لڑیں اور غرض بخاری کی اس سے یہ ہے کہ قیس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والے تھے اور نہ مقرر تھے اس میں مگر ساتھ اجازت کے پس یہی قدر ہے مرفوع حدیث سے اور اس کی یہاں حاجت ہے اور اسماعیلی نے یہ حدیث پوری روایت کی ہے پس کہا کہ اس نے آدھے سر میں کنگھی کی تو اس کا غلام کھڑا ہوا اور ہدی کے گلے میں ہار ڈالا سو جب قیس رضی اللہ عنہ نے اپنی ہدی کو دیکھا کہ ہار ڈالی گئی ہے تو حج کا احرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باندھا اور آدھے سر میں کنگھی نہ اور یہ پھرنا ہے قیس رضی اللہ عنہ سے اس بات کی طرف کہ جو احرام کا ارادہ رکھتا ہو اور جب اپنی ہدی کے گلے میں ہار ڈالے تو محرم کے حکم میں داخل ہوتا ہے۔ (فتح)

۲۷۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَآءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا فِيْ صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ قَالَ لَيَأْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

۲۷۵۳۔ سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خیبر میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہے تھے اور ان کی آنکھیں دکھتی تھیں تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا یعنی بطور حسرت کے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہتا ہوں پھر علی مرتضی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے پس جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں علم دوں گا اس مرد کو یا فرمایا کہ البتہ پکڑے گا علم کو کل وہ شخص جس کو اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا فرمایا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر فتح کرے گا پس اچانک ہم نے دیکھا کہ وہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم ان کی امید نہ رکھتے تھے تو لوگوں نے کہا یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو علم دیا تو اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح کی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب المغازی میں آئے گی۔ اور اس میں غرض یہ قول ہے کہ کل میں اس شخص کو علم دوں گا جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتے ہیں پس تحقیق وہ مشعر ہے اس کے ساتھ کہ جھنڈا کسی معین شخص کے ساتھ خاص نہ تھا بلکہ ہر جہاد میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کو چاہتے تھے دیتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دینے والا ہوں لواء اس مرد کو جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتا ہے۔ یہ مشعر ہے ساتھ اس کے کہ رایۃ اور لواء برابر ہے۔ (فتح)

۲۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ

۲۷۵۴۔ نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو اس جگہ جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هَا هُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ.

فائدہ: اس کی شرح مغازی میں آئے گی اور بیان کروں گا میں تعیین مکان کی کہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا اور یہ کہ وہ ہجون ہے اور طبری نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ امام سردار کرے لشکر پر اس شخص کو جس کی قوت اور بصیرت اور معرفت کا اعتبار ہو اور اس کی باقی شرح مغازی میں آئے گی انشاء اللہ۔ اور مہلب نے کہا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جھنڈا ر نہ گاڑا جائے مگر امام کی اجازت کے ساتھ اس لیے کہ وہ علامت ہے اس کے مکان (مرتبے) پر پس نہ تصرف کیا جائے اس میں مگر ساتھ اس کے حکم کے اور ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے پکڑنا جھنڈوں کا لڑائی میں اور یہ جھنڈا ہوتا ہے امیر کے ساتھ یا جس کو وہ قائم کرے اس کے لیے لڑائی کے وقت اور تحقیق پہلے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث گذر چکی ہے کہ لیا علم کو زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے پس وہ شہید ہوا پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے لیا اور وہ بھی شہید ہوا اور اس کی پوری شرح مغازی میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَزَّ ﴿سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ﴾ قَالَهٗ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ہے بیان میں قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مجھ کو فتح نصیب ہوئی رعب سے مہینے بھر کی راہ تک۔ یعنی اللہ نے فرمایا کہ اب ڈالیں گے ہم کافروں کے دلوں میں ہیبت اس لیے کہ انہوں نے شریک ٹھہرایا اللہ کا جس کی اس نے سند نہیں اتاری یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہے۔

فائدہ: یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کا اول یہ ہے کہ مجھ کو پانچ نعمتیں ملی ہیں کہ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں پس تحقیق اس میں ہے کہ مجھ کو فتح نصیب ہوئی ہیبت سے مہینے بھر کی مسافت سے اور جس کی شرح تیمم میں گذر چکی ہے اور مجھ کو ظاہر ہوا ہے کہ حکمت ایک مہینا کے اقتصار کرنے میں یہ ہے کہ آپ کے درمیان اور بڑے ملکوں کے درمیان جو آپ کے گرد تھے ایک مہینے کی مسافت سے زیادہ فاصلہ نہ تھا جیسے شام عراق یمن اور مصر کہ ان میں اور مدینے کے درمیان مگر ایک ماہ کی مسافت یا اس سے کم۔ اور طبرانی میں سائب بن یزید سے روایت ہے کہ ایک مہینہ میرے آگے اور ایک پیچھے اور یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے منافی نہیں اور نہیں مراد خصوصیت سے محض حاصل ہونا ہیبت کا بلکہ وہ اور جو کہ اس سے پیدا ہوتا ہے دشمن پر فتح پانے سے۔ (فتح)

٢٧٥٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ

۲۷۵۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھیجا گیا ہوں ساتھ جوامع الکلم کے اور مجھ کو فتح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا.

نصیب ہوئی رعب سے پس جس حالت میں کہ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے سامنے ہوئیں سو میرے آگے رکھی گئیں۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے گئے اور تم وہ خزانے نکالتے ہو۔

فائدہ: جوامع الکلم اس کو کہتے ہیں جس میں لفظ کم اور معانی زیادہ ہوں۔اور جوامع الکلم سے مراد قرآن اور حدیث ہے جن کے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہیں۔اور زمین کے خزانوں کی کنجیوں سے مراد وہ چیز ہے جو کھولی جائے گی آپ کی امت پر آپ کے بعد فتوحات سے۔اور بعض کہتے ہیں کہ کانیں مراد ہیں۔(فتح)

۲۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَهُمْ بِإِيْلِيَآءَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَآئَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِيْ حِيْنَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِيْ كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ.

۲۷۵۶۔ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہرقل نے کسی کو اس کے پاس بھیجا اور حالانکہ ہرقل بیت المقدس میں تھا پھر اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور پڑھوایا پھر جب خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے نزدیک بہت شور وغل ہوا اور آوازیں بلند ہوئیں اور ہم نکالے گئے تو میں نے اپنے یاروں سے کہا کہ البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ یہاں تک بلند ہوا کہ روم کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث بدء الوحی میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے اس کا یہ قول ہے کہ روم کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے اس لیے کہ ہرقل کی جگہ اور مدینے کے درمیان ایک ماہ کی مدت تھی یا اس کی مانند۔(فتح)

بَابُ حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾.

جہاد میں سفر کا خرچ اٹھانا۔یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ خرچ راہ ساتھ لیا کرو کہ خرچ راہ بہتر ہے گناہ سے بچنا یعنی سوال سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس ترجمہ کے ساتھ اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ سفر میں خرچ کا اٹھانا توکل کے منافی نہیں اور تحقیق گذر چکی ہے حج میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں جو اس کی تائید کرتی ہے۔ (فتح)

٢٧٥٧۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَحَدَّثَتْنِي أَيْضًا فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَآئِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِيهِ بِوَاحِدٍ السِّقَآءَ وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ.

٢٧٥٧۔ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا تیار کیا جب کہ آپ نے مدینے کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا سو نہ پائے ہم نے آپ کے لیے دسترخوان اور نہ آپ کی مشک کے لیے وہ چیز کہ باندھیں ہم ان کو ساتھ اس کے تو میں نے اپنے باپ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں کوئی چیز نہیں پاتی جس کے ساتھ باندھوں مگر اپنا کمر بند ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر پس ایک سے مشک باندھ اور دوسرے سے دسترخوان تو میں نے اسی طرح کیا پس اس لیے اسماء رضی اللہ عنہا کا نام ذات النطاقین رکھا گیا یعنی صاحب دو کمر بند کی۔

فائدہ: اور اس سے غرض یہ قول ہے کہ ہم نے آپ کی مشک اور دسترخوان باندھنے کے لیے کوئی چیز نہ پائی۔ پس تحقیق وہ ظاہر ہوتا ہے بیچ اٹھانے آلہ خرچ کے سفر میں اور اس کی شرح ہجرت میں آئے گی۔ (فتح)

٢٧٥٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَآءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

٢٧٥٨۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قربانیوں کا گوشت خرچ راہ ساتھ لیا کرتے تھے مدینے تک۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الاضاحی میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

٢٧٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ

٢٧٥٩۔ سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنگ خیبر کے سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب صہباء میں پہنچے اور وہ جگہ خیبر کے علاقہ سے ہے اور وہ خیبر کے تلے ہے تو انہوں نے عصر کی نماز پڑھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَآءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ أَدْنٰى خَيْبَرَ فَصَلَّوا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلُكْنَا فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا.

منگائے پس نہ لایا گیا پاس حضرت مُلَّاتِيمٌ کے کچھ مگر ستو تو ہم نے لقمہ منہ میں پھیرا سو ہم نے کھایا اور پیا یعنی بعضوں نے خشک ستو کھایا اور بعضوں نے پانی میں بھگو کر پیا پھر حضرت مُلَّاتِيمٌ کھڑے ہوئے اور کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور نماز پڑھی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الطہارۃ میں گذر چکی ہے۔

٢٧٦٠۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُوْنَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

٢٧٦٠۔ سلمہ رٹائٹیؤ سے روایت ہے کہ لوگوں کے خرچ راہ کم ہوئے اور محتاج ہوئے تو حضرت مُلَّاتِيمٌ کے پاس اونٹوں کے ذبح کرنے کے ارادے سے آئے یعنی پس آپ سے اپنے اونٹوں کے ذبح کرنے کی اجازت چاہی تو حضرت مُلَّاتِيمٌ نے ان کو اجازت دی تو عمر فاروق رٹائٹیؤ ان کو ملے تو لوگوں نے ان کو اس واقعہ سے خبر دی عمر فاروق رٹائٹیؤ نے کہا کہ نہیں زندگی تمہاری بعد تمہارے اونٹوں کے پھر عمر فاروق رٹائٹیؤ حضرت مُلَّاتِيمٌ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا ہے یا حضرت مُلَّاتِيمٌ نہیں زندگی ان کی بعد ان کے اونٹوں کے تو حضرت مُلَّاتِيمٌ نے فرمایا کہ لوگوں میں پکار دے کہ اپنے باقی خرچ راہ لائیں یعنی جتنا کسی کے پاس خرچ راہ باقی ہو تو حضرت مُلَّاتِيمٌ کے پاس لے آئے سو اس کے لیے دستر خوان بچھایا گیا اور باقی خرچ راہ لائے تو حضرت مُلَّاتِيمٌ نے ان پر برکت کی دعا کی پھر ان کے برتن منگوائے تو لوگوں نے لپوں سے لینا شروع کیا یہاں تک کہ اپنی حاجتوں سے فارغ ہوئے پھر حضرت مُلَّاتِيمٌ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ظاہر ہونا معجزے کا اس قبیل سے ہے کہ رسالت کی تائید کرتا ہے اور اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا حسن خلق ہے اور اجابت آپ کی طرف اس چیز کی کہ التماس کریں آپ سے اصحاب آپ کے اور ان کا جاری ہونا اوپر عادت بشری کے بیچ محتاج ہونے طرف سفر خرچ کی اور اس میں فضیلت ظاہرہ ہے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے جو دلالت کرتی ہے اوپر قوی ہونے اس کے یقین کے ساتھ قبول ہونے دعا حضرت ﷺ کی اور ان کی نیک نظری پر مسلمانوں کے لیے علاوہ ازیں نہیں بیچ اجابت کرنے حضرت ﷺ کے ان کے لیے اوپر ان کے اونٹوں کے ذبح کرنے کے جو اس بات کو واجب کرے کہ وہ بغیر سواری کے باقی رہیں گے اس احتمال کی وجہ سے کہ بھیجے اللہ ان کے لیے وہ چیز جو ان کو اٹھائے غنیمت سے اور مانند اس کی سے لیکن قبول کیا حضرت ﷺ نے کہنا عمر رضی اللہ عنہ کا اس چیز کی طرف کی اشارہ کیا اس کے ساتھ معجزے میں جلدی کرنے کے لیے ساتھ برکت کہ حاصل ہوئی کھانے میں اور تحقیق واقع ہوا ہے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے مشابہ ساتھ اس قصے کے پانی میں جیسا کہ علامات النبوۃ میں اس کی طرف اشارہ آئے گا۔ اور یہ جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں تمہاری زندگی تمہارے اونٹوں کے بعد تو یہ اس لیے کہ پے درپے پیادہ چلنا اکثر اوقات پہنچاتا ہے ہلاکت کی طرف۔ ابن بطال نے کہا کہ استنباط کیا ہے اس سے بعض فقہا نے یہ کہ جائز ہے حاکم اور بادشاہ کے لیے قحط میں کہ جس کے پاس اپنی قوت اور حاجت سے زیادہ غلہ ہو وہ اس کے بیچنے کے لیے واجب کر کے حکم کرے اس چیز کے لیے کہ اس میں ہے لوگوں کی خیر خواہی سے اور سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جائز ہونا مشورے کا ہے امام پر ساتھ مصلحت کے اگرچہ اس سے پہلے مشورہ نہ لیا ہو۔ (فتح)

بَابُ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ.

خرچ راہ کا گردنوں پر اٹھانا یعنی جب کہ اس کا چوپایوں پر اٹھانا مشکل ہو۔

٢٧٦١ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَأْكُلُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً قَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ وَأَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا حَتّٰى أَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا حُوْتٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ

٢٧٦١ـ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم جہاد کو نکلے اور ہم تین سو آدمی تھے ہم اپنا خرچ راہ اپنی گردنوں پر اٹھاتے تھے تو ہمارا خرچ راہ کم ہوا یہاں تک کہ آدمی ہر دن ایک کھجور کھاتا تھا ایک مرد نے کہا کہ اے ابو عبداللہ (یہ جابر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) ایک کھجور سے آدمی کو کیا ہوتا ہوگا یعنی ایک کھجور سے آدمی کا کس طرح گذارا ہوگا تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب کھجوریں تمام ہوئیں تو ایک کو بھی ہم نے گم پایا یعنی پھر ایک بھی ہاتھ نہ آتی تھی یہاں تک کہ ہم دریا پر آئے تو ناگہاں ہم نے دیکھا کہ ایک مچھلی ہے یعنی مری ہوئی جس کو دریا نے باہر پھینک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَّا أُحْبِبْنَا.

دیا ہے سو ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھایا جو کچھ ہم نے چاہا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب المغازی میں آئے گی اور غرض اس سے اس کا یہ قول ہے کہ ہم اپنے خرچ راہ اپنی گردنوں پر اٹھاتے تھے۔

بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ أَخِيهَا.

عورت کو اس کے بھائی کے پیچھے سوار کرنا۔

٢٧٦٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ وَلْيُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَنْ يُّعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَانْتَظَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلٰى مَكَّةَ حَتّٰى جَآءَتْ.

٢٧٦٢۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کے ثواب کے ساتھ پھرتے ہیں اور میں نے صرف حج کیا ہے عمرہ نہیں کیا یعنی چاہتی ہوں کہ میں بھی عمرہ کروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا اور چاہیے کہ عبد الرحمٰن تجھ کو اپنے پیچھے سوار کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن کو حکم دیا کہ اس کو تنعیم سے عمرہ کروائے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کی اونچی طرف میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی انتظاری کی یہاں تک کہ عمرہ کر کے آئیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے اور مشابہ ہے یہ کہ ہو وجہ داخل ہونے اس کے کے اس جگہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی جو پہلے گذری ہے کہ تمہارا جہاد حج ہے۔ (فتح)

٢٧٦٣۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ وَأُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ.

٢٧٦٣۔ عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے چڑھاؤں اور اس کو تنعیم سے عمرہ کراؤں۔

بَابُ الْإِرْتِدَافِ فِي الْغَزْوِ وَالْحَجِّ.

جہاد اور حج میں ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا۔

٢٧٦٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ

٢٧٦٤۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا اور البتہ لوگ آواز بلند کرتے تھے ساتھ حج اور عمرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ أَبِيْ طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

دونوں کے۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے اوراس سے معلوم ہوا کہ حج میں ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا درست ہے اورعلی ھذا القیاس جہاد کا بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَارِ.

گدھے پرایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا۔

۲۷۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ وَّأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَآئَهُ.

۲۷۶۵۔اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پرسوار ہوئے پالان پر جس پر کپڑ ڈالا ہوا تھا اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے چڑھایا۔

۲۷۶۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ يُوْنُسُ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّمَعَهٗ بِلَالٌ وَّمَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهٗ أَنْ يَّأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ فَمَكَثَ فِيْهَا نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَآءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَأَلَهٗ أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۷۶۶۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر مکے کی اونچی طرف سے آئے اس حال میں کہ اسامہ کو اپنے پیچھے چڑھائے تھے اورآپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے اورعثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تھے جو کعبے کے دربانوں سے تھے یہاں تک کہ سواری کومسجد حرام میں بٹھایا اورعثمان رضی اللہ عنہ کوحکم کیا کہ خانے کعبے کی کنجی لائے تو خانہ کعبہ کھولا گیااورحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اندرداخل ہوئے اورآپ کے ساتھ اسامہ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ اورعثمان رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اندردیر تک رہے تولوگوں نے کعبے کے اندر میں ایک دوسرے سے جلدی کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب سے پہلے داخل ہوئے انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کودروازے کے پاس کھڑے پایااوراس سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی ہے تواشارہ کیااس نے اس کے لیے طرف اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلَّى فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ.

جگہ کی جس میں حضرت ﷺ نے نماز پڑھی تھی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس سے پوچھنا بھول گیا کہ حضرت ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

فائدہ: اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح آئندہ آئے گی اور ظاہر ہوگی وجہ اس کے داخل ہونے کی جہاد کے ابواب میں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث نماز اور حج میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے اول اس کا ہے کہ حضرت ﷺ فتح کے کے دن آئے اس حال میں کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے چڑھائے ہوئے تھے۔ (فتح)

بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهِ.

باب ہے بیان میں اس شخص کے جو پکڑے رکاب کو اور مانند اس کے کو یعنی مدد کرنے سے سواری وغیرہ پر۔

٢٧٦٧ـ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَّالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.

۲۷۶۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر روز جس میں آفتاب نکلے آدمیوں کی ہر ایک ہڈی اور ہر جوڑ پر صدقہ ہے انصاف کرنا دو شخصوں میں صدقہ ہے مدد کرنی مرد کی اس کی سواری پر اس کو سواری پر چڑھا دینا یا اس کا اسباب اس کی سواری پر لاد دینا صدقہ ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کرنا صدقہ ہے یعنی خیرات ہے اور ہر ایک قدم جو نماز کے لیے چلے خیرات ہے اور تکلیف دینے والی چیز جیسا کہ کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہے۔

فائدہ: یعنی ہر مسلمان مکلف پر ساتھ گنتی ہر جوڑ کے اس کی ہڈیوں سے صدقہ ہے اللہ کے لیے بطور شکر کے اس کے لیے۔ اس لیے کہ اللہ نے اس کی ہڈیوں میں جوڑ بنائے کہ ان کے سبب سے قبض اور بسط یعنی بند کرنے اور کھولنے پر قادر ہوتا ہے اور خاص کی گئیں ہڈیاں ذکر کے ساتھ اس چیز کی وجہ سے کہ بیچ تصرف کے ہے ساتھ ان کے دقائق کاری گریوں سے جن کے ساتھ آدمی خاص ہے اور یہ جو کہا کہ اس کو اس کی سواری پر چڑھانا تو یہ جگہ ترجمہ کی ہے پس تحقیق قول اس کا فیحمل علیہا عام تر ہے اس سے کہ اس کا اسباب اس کی سواری پر لاد دے یا اس کو اس پر چڑھا دے اور یہ جو کہا او یرفع علیہا متاعہ تو یا یہ راوی کا شک ہے یا تنویع ہے اور سوار کا چڑھانا عام تر ہے اس سے کہ اس کو بدستور اٹھا کر سواری پر سوار کرے یا سوار ہونے میں اس کی مدد کرے پس صحیح ہوگا ترجمہ۔ ابن منیر نے کہا کہ نہیں لیا جاتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ مجرد صیغہ فعل سے پس تحقیق وہ مطلق ہے بلکہ عموم کی جہت سے اور تحقیق روایت کی ہے مسلم نے عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جنگ حنین میں کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب کو پکڑنے والا تھا۔ اور یہ جو کہا کہ تکلیف دینے والی چیز کا راہ سے دور کرنا خیرات ہے تو ابن بطال نے بعض سے حکایت کی ہے کہ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور تعاقب کیا گیا ہے اس کا ساتھ اس طور کے کہ فضائل قیاس کے ساتھ مدرک نہیں ہوتے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ پکڑے جاتے ہیں بطور توقیف کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ (فتح)

بَابُ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ إِلٰی أَرْضِ الْعَدُوِّ وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کافروں کی زمین کی طرف قرآن کے ساتھ سفر کرنا مکروہ ہے یعنی اور اس طرح روایت ہے محمد بن بشر سے اس نے روایت کی ہے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

فائدہ: لیکن روایت محمد بن بشر کی پس موصول کیا ہے اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند سے اس لفظ سے کہ مکروہ رکھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سفر کیا جائے ساتھ قرآن کے طرف زمین دشمن یعنی کافر کی اس خوف کی وجہ سے کہ پہنچے اس کو دشمن اور لیکن متابعت ابن اسحاق کی پس وہ معنی کے ساتھ اس لیے کہ احمد نے اس کو روایت کیا ہے اس لفظ کے ساتھ کہ نہیں کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سفر کیا جائے قرآن کے ساتھ دشمن کی زمین کی طرف اور نہیں تقاضہ کرتی ہے کراہت کو اس لیے کہ وہ نہیں جدا ہوتی ہے کراہت تنزیہ یا تحریم سے۔ (فتح)

وَتَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ الْقُرْاٰنَ.

اور متابعت کی ہے عبید اللہ کی ابن اسحاق نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اور سفر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے اصحاب نے بیچ زمین کافر کے اور حالانکہ وہ قرآن جانتے تھے۔

فائدہ: اس کے ساتھ بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ قرآن کے ساتھ سفر کرنے کی نہی سے مراد لکھے ہوئے قرآن کی نفی ہے یعنی جو کاغذ وغیرہ پر لکھا ہوا اس خوف سے کہ پہنچے اس کو دشمن۔ یہ مراد نہیں کہ نفس قرآن کے ساتھ سفر کرنا منع ہے یعنی حامل قرآن مراد نہیں۔ اور اسماعیلی نے اس کے ساتھ تعاقب کیا ہے کہ یہ کسی نے نہیں کہا کہ جو قرآن اچھا جانتا ہو وہ دشمن کے گھر میں اس کے ساتھ جہاد نہ کرے اور یہ اس شخص کا اعتراض ہے جو بخاری کی مراد نہیں سمجھتا اور دعوی کیا ہے مہلب نے کہ مراد بخاری کی اس کے ساتھ قوی کرنا ہے اس شخص کے قول کا جو بڑے اور چھوٹے لشکر میں فرق کرتا ہے پس بڑے میں جائز اور چھوٹے میں ناجائز رکھتا ہے۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

۲۷۶۸۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت ﷺ نے یہ کہ سفر کیا جائے ساتھ قرآن کے طرف زمین دشمن کی۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس خوف کی وجہ سے کہ اس کو دشمن پہنچے۔اور ابن عبدالبر نے کہا کہ اجماع کیا ہے فقہاء نے اس پر کہ نا سفر کیا جائے ساتھ قرآن کے چھوٹے لشکروں میں جن کے مغلوب ہونے کا خوف ہو اور انہوں نے اختلاف کیا ہے بڑے لشکر کے بارے میں جس کے مغلوب ہونے سے امن ہو سو امام مالک نے تو اس میں بھی مطلق منع کیا ہے اور ابو حنیفہ نے تفصیل کی ہے اور دائر کیا ہے شافعیہ نے کراہت کو خوف کے ساتھ وجودا اور عدما اور ان میں سے بعض نے مالکیہ کی طرح کہا ہے اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ اس پر کہ کافر کے ہاتھ قرآن کا بیچنا منع ہے معنی مذکور کے موجود ہونے کی وجہ سے اس میں اور وہ اس کی اہانت پر قدرت پانی ہے اور نہیں اختلاف ہے اس کے حرام ہونے میں سوائے اس کے نہیں کہ اختلاف تو صرف اس میں ہے کہ کیا صحیح ہے اگر واقع ہو اور حکم کیا جائے ساتھ دور کرنے اس کی ملک کے اس سے یا نہیں اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ کافر کو قرآن سکھانا منع ہے پس مالک تو مطلق منع کرتے ہیں اور حنفیہ تو مطلق جائز رکھتے ہیں اور شافعی سے دو قول ہیں اور تفصیل کی ہے بعض مالکیہ نے درمیان قلیل کے سبب کے لیے مصلحت قائم ہونے حجت کے اوپر ان کے پس جائز رکھا ہے انہوں نے اس کو اور درمیان کثیر کے پس منع کیا ہے اس کو اور تائید کرتا ہے اس کی قصہ ہرقل کا اس لیے کہ حضرت ﷺ نے اس کی طرف بعض آیات لکھی اور نووی نے اتفاق نقل کیا ہے اوپر جائز ہونے کتاب کے طرف ان کی ساتھ مثل ان کے۔(فتح)

بَابُ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الْحَرْبِ.

لڑائی کے وقت تکبیر کہنے کا بیان یعنی اللہ اکبر کہنا یعنی جواز اس کا یا مشروعیت اس کی۔

۲۷۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِيْ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا هٰذَا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ فَلَجَئُوْا إِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۶۹۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے خیبر میں صبح کی اور حالانکہ خیبر والے بیلچوں کو اپنی گردنوں پر رکھ کر نکلے تھے یعنی کھیتی ہتھیار لے کر نکلے بے خبر حضرت ﷺ کے آنے سے سو جب انہوں نے حضرت ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ آئے محمد ﷺ اور ان کا لشکر آئے محمد ﷺ اور ان کا لشکر تو انہوں نے قلعے کی طرف پناہ لی تو حضرت ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ اللہ اکبر یعنی اللہ سب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ ﴿فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ﴾ وَأَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا. تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ.

بڑا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق ہم مسلمان جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح اس قوم کی جو ڈرائے گئے اور ہم نے گھر کے پلے ہوئے گدھے پائے سو ہم نے ان کو پکایا سو حضرت ﷺ کے منادی نے پکارا کہ بے شک اللہ اور اس کا رسول منع کرتے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت کھانے سے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے وقت تکبیر کہنی درست ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَّفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيْرِ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ مکروہ ہے بلند کرنے آواز کے سے تکبیر میں۔

٢٧٧٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَآأَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالٰى جَدُّهُ.

٢٧٧٠ـ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضرت ﷺ کے ساتھ تھے سو جب ہم کسی نالے کی بلندی پر پہنچتے تھے لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے اور ہماری آوازیں بلند ہوتیں تھیں سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگوں نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنی شور نہ کرو البتہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو یعنی بلکہ تم تو سننے والے نزدیک کو پکارتے ہو تحقیق وہ تمہارے ساتھ موجود ہے سنتا ہے قریب ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی۔ اور طبری نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا اور ذکر کے ساتھ آواز بلند کرنی مکروہ ہے اور یہی قول ہے عام سلف کا اصحاب اور تابعین سے اور تصرف بخاری کا چاہتا ہے اس بات کو کہ یہ خاص ہے ساتھ تکبیر کے لڑائی کے وقت اور لیکن بلند کرنا آواز کا کہ اس کے غیر میں پس تحقیق گذر چکا ہے کتاب الصلوۃ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے کہ حضرت ﷺ کے زمانے میں دستور تھا کہ جب فرض نماز سے پھرتے تھے تو پکار پکار کے ذکر کرتے تھے اور اس کی بحث اس جگہ گذر چکی ہے۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا.

جب کسی پست زمین میں اترے تو سبحان اللہ کہے۔

۲۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا.

۲۷۷۱۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ہم کسی اونچی جگہ پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب کسی پست جگہ میں اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا.

جب کسی بلند جگہ پر پہنچے اللہ اکبر کہے۔

۲۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا.

۲۷۷۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم کسی بلند جگہ پر چڑھتے تھے یعنی مانند پہاڑ کی اور ٹیلے کی تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب کسی پست جگہ میں اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

فائدہ: یہ وہی جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو ابھی مذکور ہو چکی ہے۔

۲۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَا.

۲۷۷۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب حج یا عمرے سے پلٹتے تھے اور نہیں جانتا میں اس کو مگر ذکر کیا جہاد کو کسی پہاڑی کی گھاٹی یا سنگستانی زمین پر پہنچتے تھے تو تین بار اللہ اکبر کہتے تھے پھر فرماتے تھے کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کا ملک ہے اور اسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گذار ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اسی نے۔ صالح کہتا ہے کہ میں نے سالم سے کہا عبداللہ نے انشاء اللہ نہیں کہا یعنی بعد آیبون کے تو اس نے کہا کہ نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور غرض اس حدیث سے یہ قول ہے کہ جب پہاڑ کی کسی گھاٹی یا بلند جگہ پر اترتے تھے تو تین بار اللہ اکبر کہتے تھے اور مہلب نے کہا کہ اللہ اکبر کہنا حضرت مَثَالِثَيْمِ کا بلندی کے وقت خبر دیتی ہے اللہ کی بڑائی کی جو بلند اور بزرگ ہے اور وقت واقع ہونے اوپر بڑی چیز کے اس کی مخلوق سے کہ وہ ہر چیز سے بڑا ہے۔ اور سبحان اللہ کہنا حضرت مَثَالِثَيْمِ کی میدانوں کے اندر مستنبط ہے یونس عَلَيْلًا کے قصے سے اس لیے کہ باسبب سبحان اللہ کہنے ان کے کے مچھلی کے پیٹ میں نجات دی ان کو اللہ نے اندھیروں سے تو حضرت مَثَالِثَيْمِ نے بھی میدانوں میں سبحان اللہ کہا تا کہ اللہ آپ کو بھی نجات دے اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت مَثَالِثَيْمِ پست جگہوں میں سبحان اللہ اس وجہ سے کہتے تھے کہ تسبیح کے معنی پاکی بیان کرنے کے ہیں پس مناسب ہوئی پاکی بیان کرنی اللہ کی پست ہونے کے صفتوں سے جیسا کہ مناسب ہے بڑائی بیان کرنی اس کی بلندی کے وقت اور نہیں لازم آتا ہونے جہت بلند اور پستی سے محال اللہ تعالیٰ پر یہ کہ نہ صفت کیا جائے ساتھ بلندی کے اس لیے کہ وصف کرنا اس کا ساتھ علو کے معنی کے جہت سے ہے اور محال ہونا اس کا حس کی جہت سے ہے اس لیے کہ وارد ہوا ہے اس کی صفت میں عالی اور علی اور متعالی اور نہیں وارد ہوئی اس کی ضد اگرچہ اللہ کے علم نے اس کو احاطہ کیا ہے۔ (فتح)

بَابُ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ.

لکھا جاتا ہے مسافر کے لیے ثواب مثل اس کی کہ تھا عمل کرتا بیچ حالت اقامت کے۔

فائدہ: یعنی جب کہ اس کا سفر گناہ میں نہ ہو۔ (فتح)

٢٧٧٤ـ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ كَبْشَةَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيْدُ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بُرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوْسٰى مِرَارًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا.

۲۷۷۴۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ اور یزید بن ابی کبشہ دونوں ایک سفر میں ساتھی تھے یزید رضی اللہ عنہ روزہ رکھتے سفر میں تو ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کئی بار سنا کہتے تھے کہ حضرت مَثَالِثَيْمِ نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے وطن میں اور صحت کی حالت میں کرتا تھا۔

فائدہ: یہ اس شخص کے حق میں ہے جو بندگی کرتا ہو پس روکا جائے اس سے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اگر مانع نہ ہوتا تو اس کو ہمیشہ کرتا اور ابو داود میں صریح آ چکا ہے اور نیز ایک روایت میں آیا ہے کہ بندہ جب کسی نیکی پر ہو پھر بیمار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے تو جو فرشتہ اس کے ساتھ موکل ہے اس کو کہا جاتا ہے کہ لکھ اس کے لیے مثل اس کی جو یہ عمل کرتا تھا حالت صحت میں یہاں تک کہ میں اس کو صحت دوں یا اپنی طرف لاؤں روایت کی یہ حدیث عبد الرزاق اور احمد نے ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب مبتلا کرتا ہے اللہ مسلمان کو کسی بلا کے ساتھ اس کے بدن میں تو اللہ فرشتے کو کہتا ہے کہ لکھ اس کے نیک عمل اس کے لیے جو کیا کرتا تھا پھر اگر اس کو اللہ شفا دے تو اس کو گناہ سے پاک کر ڈالتا ہے اور اگر اس کی روح قبض کر لے تو اس کو بخش دیتا ہے اور رحم کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ لکھتا ہے بیمار کے لیے وہ اجر کہ عمل کرتا تھا حالت صحت میں جب تک کہ بیمار رہے اور ایک روایت میں ہے کہ رات کو نماز پڑھا کرتا ہو یعنی اس کی عادت ہو پھر غالب آئے اس پر نیند یا بیماری تو لکھا جاتا ہے اس کے لیے اجر نماز اس کی کا اور وہ سونا اس پر صدقہ ہوتا ہے ابن بطال نے کہا کہ یہ سب بحث نوافل کے حق میں ہے اور لیکن نماز فرائض کے تو نہیں ساقط ہوتی سفر اور بیماری میں اور اس کے ساتھ استدلال کیا گیا ہے کہ بیمار اور مسافر جب تکلیف اٹھا کر عمل کرے تو افضل ہو گا اس سے جو صحت اور اقامت کی حالت میں کرے ان احادیث میں تعاقب ہے اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ عذر رخصت دینے والے جماعت کے ترک پر ساقط کرتے ہیں کراہت اور گناہ کو خاص کے اس کے بغیر کے ہوں حاصل کرنے والے فضیلت کو اور اس کے ساتھ جزم کیا ہے نووی نے شرح مذہب میں اور اس کی پہلی وجہ کو جزم کیا ہے رویانی نے تلخیص میں اور شہادت دیتی ہے اس کے لیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوع کہ جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف جائے اور پائے لوگوں کو کہ نماز پڑھ چکے ہوں تو اللہ اس کو نماز پڑھنے والے اور اس پر حاضر ہونے والے کے برابر ثواب دیتا ہے اس کا کچھ ثواب کم نہیں ہوتا یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے اور اس کی سند قوی ہے اور سبکی کبیر نے کہا کہ جس کی عادت جماعت سے نماز پڑھنے کی ہو اور اس پر جماعت سے نماز پڑھنی مشکل ہو تو تنہا نماز پڑھے تو اس کے لیے جماعت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جس کی عادت نہ اور جماعت کا ارادہ کرے پس دشوار ہو اس پر پس تنہا نماز پڑھے تو لکھا جاتا ہے اس کے لیے ثواب قصد اس کے کا نہ کہ جماعت کے ثواب کا اس لیے کہ اگرچہ اس کا قصد جماعت کا تھا مگر قصد مجرد ہے اور پہلے کے لیے دلالت کرتی ہے حدیث باب کی اور ثانی کے لیے یہ کہ ثواب فعل کا دوگنا ہوتا ہے اور اجر قصد کا دوگنا نہیں ہوتا اس دلیل کے ساتھ کہ جو نیکی کا قصد کرے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ممکن ہے کہ اگر کہا جائے کہ جو تنہا نماز پڑھتا ہے اگرچہ اس کے لیے جماعت کا ثواب ہوتا ہے اس وجہ سے کہ اس کی عادت تھی پس لکھا جاتا ہے اس کے لیے ثواب اکیلے کی نماز کا ساتھ اصالت کے اور ثواب جماعت سے پڑھنے والے کا ساتھ فضل کے۔ (فتح)

بَابُ السَّيْرِ وَحْدَهُ. تنہا چلنے کا بیان۔

۲۷۷۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ۔ ۲۷۷۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ. قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ.

خندق کے دن حضرت ﷺ نے لوگوں کو بلایا یعنی فرمایا کہ کون ہے کہ کفار کے لشکر کی خبر لائے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں لاتا ہوں پھر حضرت ﷺ نے ان کو بلایا یعنی کون ہے کہ کفار کے لشکر کی خبر لائے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میں جاتا ہوں پھر حضرت ﷺ نے لوگوں کو بلایا یعنی تین بار بلایا اور زبیر رضی اللہ عنہ نے تینوں بار آپ کا حکم قبول کیا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا کوئی خالص مدد گار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث باب الطلیعہ میں پہلے گذر چکی ہے اور اسماعیلی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث اس باب میں کس طرح داخل ہوتی ہے اور ابن منیر نے اس کی تقریر یوں کی کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے جو حضرت ﷺ کا حکم قبول کیا تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کے ساتھ کوئی اور نہ گیا ہو میں کہتا ہوں کہ اور طریق میں وارد ہو چکی ہے وہ چیز جو دلالت کرتی ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ تنہا گئے تھے اور مناقب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے آئے گی وہ چیز کہ جو اس پر دلالت کرتی ہے اور اس میں ہے کہ میں نے کہا کہ اے باپ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو جدا ہوتا ہے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے کہ کفار کے لشکر کی خبر لائے سو میں چلا ہوں پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ تنہا گئے اور ان کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ (فتح)

٢٧٧٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَّحْدَهُ.

٢٧٧٦۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں کہ جو کچھ تنہائی میں آفتیں ہیں جو میں جانتا ہوں تو رات کو کوئی سوار تنہا نہ چلے۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ لڑائی کی مصلحت کے لے چلنا خاص تر ہے سفر کرنے سے اور حدیث منع کی سفر کے حق میں وارد ہوئی ہے پس جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے پکڑا جاتا ہے کہ جائز ہے سفر کرنا تنہا ضرورت کے لیے اور مصلحت کے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں منتظم ہوتی مگر ساتھ تنہا ہونے کے مانند بھیجنے جاسوس کے اور طلیعہ کے اور جو اس کے علاوہ ہے اور سو مکروہ ہے اور احتمال ہے کہ ہو حالت جواز کی مقید حاجت کے ساتھ امن کے وقت اور حالت منع کی مقید ساتھ خوف کے جس جگہ ضرورت نہ ہو اور تحقیق واقع ہوا ہے کتب مغازی میں بھیجنا ہر ایک کا حذیفہ اور نعیم بن مسعود اور عبداللہ بن انیس اور خوات بن جبیر اور عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہم سے بھی کئی جگہوں کے بیچ ان میں سے بعض صحیح میں ہیں۔ (فتح)

بَابُ السُّرْعَةِ فِي السَّيْرِ قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَّتَعَجَّلَ مَعِيْ فَلْيُعَجِّلْ.

چلنے میں جلدی کرنی یعنی بیچ رجوع کرنے کے طرف وطن کی۔ یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میں جلد جانے والا ہوں مدینے کو سو جو تم لوگوں میں سے میرے ساتھ جلد جانا چاہے تو چاہیے کہ جلد جائے پھر جب مدینے کے قریب پہنچے۔ آخر حدیث تک

٢٧٧٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَحْيٰى يَقُوْلُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّيْ عَنْ مَّسِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَكَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ.

٢٧٧٧۔ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح چلتے تھے تو اس نے کہا کہ تیز چلتے تھے پھر جب فراخ جگہ پاتے تھے تو اور زیادہ تیز چلتے تھے اور نص عنق سے تیز چلنا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

٢٧٧٨۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِيْ عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

٢٧٧٨۔ اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکے کے راہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو اس کو صفیہ رضی اللہ عنہا (اپنی بی بی) کی سخت بیماری کی خبر پہنچی سو وہ جلدی چلے یہاں تک کہ جب سرخی غروب ہوئی تو پھر اترے اور مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی یعنی دونوں کو عشاء کے وقت میں پڑھا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو چلنا کوشش میں لاتا تھا یعنی جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تھی تو مغرب کی نماز کو تاخیر کرتے تھے اور دونوں کو جمع کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

۲۷۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ.

۲۷۷۹۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے باز رکھتا ہے تمہارے ایک کو سونے اس کے سے اور کھانے سے اور پینے سے پھر جب کوئی اپنے کام سے فراغت پائے تو چاہیے کہ جلدی اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح عمرے کے بیان میں گذر چکی ہے۔اور مہلب نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینے کی طرف جلد چلنا اس لیے تھا کہ اپنی جان کو آرام دیں اور اپنے گھر والوں کو خوش کریں۔اور جلد چلنا آپ کا مزدلفہ کی طرف اس لیے تھا کہ مشعر حرام میں جلد وقوف کریں۔اور جلد چلنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنی بیوی کی طرف اس لیے تھا کہ اس کی زندگی سے کچھ پائیں کہ ممکن ہو اس کو کہ وصیت کریں اس کی طرف ساتھ اس چیز کے کہ وصیت کرتے تھے اس کے غیر کی طرف۔(فتح)

بَابُ إِذَا حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فَرَاٰهَا تُبَاعُ.

جب کسی کو اللہ کی راہ میں گھوڑا چڑھنے کو دے پھر اس کو بکتا دیکھے تو اس کو نہ خریدے۔

۲۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَّبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ.

۲۷۸۰۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا کسی کو اللہ کی راہ میں چڑھنے کو دیا پھر اس کو بکتا ہوا پایا تو اس کو خریدنا چاہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت خریدو اس کو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو۔

۲۷۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ

۲۷۸۱۔عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں کسی کو چڑھنے کے لیے دیا تو جس کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اس کو بیچنا چاہا یا ضائع کیا سو میں نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَابْتَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ.

کو خریدنا چاہا اور میں نے گمان کیا ہے وہ اس کو سستا بیچتا ہے تو میں نے حضرت ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مت خریدو اگرچہ وہ تجھ کو ایک درہم سے دے پس (صحیح ترجمہ اس طرح ہے کہ اپنی خیرات کو واپس لینے والے کی مثال کتے کی سی ہے جو اپنی قے کو پھر کھا جاتا ہے) تحقیق اپنی خیرات کی چیز کو پھیر لینے والا ویسا ہے جیسا کوئی اپنی قے کو اپنے پیٹ میں پھر ڈال لے۔

فائدہ: ان دونوں حدیثوں کی شرح پہلے گذر چکی ہے۔

بَابُ الْجِهَادِ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ.

ماں باپ کی اجازت کے ساتھ جہاد کرنا۔

فائدہ: اسی طرح مطلق چھوڑا ہے اس نے اس کو اور یہی قول ہے ثوری کا اور مقید کیا ہے اس کو جمہور نے اسلام کے ساتھ اور نہیں واقع ہوا باب کی حدیث میں کہ ماں باپ نے اس کو منع کیا تھا لیکن شاید اس نے اشارہ کیا ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف جو آئندہ آئے گی۔ (فتح)

۲۷۸۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَّالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ.

۲۷۸۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے جہاد کی پروانگی چاہی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا کہ ہاں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پس انہی دونوں میں جہاد کر۔

فائدہ: یعنی خاص کر ان کو ساتھ جہاد نفس کے بیچ رضامندی ان کی کے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے جواز تعبیر کرنا چیز کو ساتھ ضد اس کی کے جب کہ اس کے معنی سمجھے جائیں اس لیے کہ صیغہ امر کا بیچ قول حضرت ﷺ کے فجاہد ظاہر ہے اس کا پہنچنا ضرر کا ہے جو دونوں کے غیر کے لیے حاصل ہونا تھا ان کے لیے اور حالانکہ یہ قطعا مراد نہیں بلکہ مراد تو پہنچانا قدر مشترک ہے جہاد کی تکلیف سے اور وہ مشقت بدن کی ہے اور مال کی اور اس سے لیا جاتا ہے کہ جو چیز جان مشقت میں ڈالے اس کا نام جہاد رکھا جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ماں باپ سے نیکی کرنا کبھی جہاد سے افضل ہوتا ہے اور جس سے مشورہ لیا جائے وہ محض خیر خواہی کے ساتھ مشورہ دے اور یہ مکلّف بندگی کے عملوں سے افضل عمل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھے تا کہ اس کے ساتھ عمل کرے اس لیے کہ اس نے جہاد کی فضیلت سنی پس جلدی کی طرف اس کی پھر نہ قناعت کی اس نے یہاں تک کہ اس کی اجازت چاہی پس دلالت کی اس نے اس چیز پر کہ وہ افضل ہے اس کے حق میں اور اگر سوال نہ ہوتا تو اس کو اس کا علم حاصل نہ ہوتا اور مسلم وغیرہ کی روایت میں یہ ہے کہ پھر جا اپنے ماں باپ کی طرف اور اچھی طرح ان کے ساتھ رہ اور ابو داود وغیرہ کی روایت میں ہے کہ پھر جا پس ہنسا اس کو جیسا کہ تو نے ان کو رلایا اور اس سے زیادہ تر صریح یہ حدیث ہے کہ پھر جا اور اپنے ماں باپ سے اجازت مانگ پس اگر وہ تجھ کو اجازت دیں تو جہاد کر نہیں تو ان کے ساتھ نیکی کر اور صحیح کہا ہے ان کو ابن حبان نے اور جمہور علما نے کہا کہ حرام ہے جہاد کرنا جب کہ ماں باپ دونوں منع کریں یا ایک منع کرے بشرطیکہ دونوں مسلمان ہوں اس لیے کہ ان کی خدمت فرض عین اور جہاد فرض کفایہ۔ پس جب متعین ہو جہاد تو اس وقت اجازت نہیں اور شہادت دیتی ہے اس کے لیے وہ حدیث جو ابن حبان نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ سب سے افضل کون سا عمل ہے آپ نے فرمایا کہ نماز اس نے کہا کہ پھر کون سا عمل ہے آپ نے فرمایا جہاد اس نے کہا کہ میرے ماں باپ زندہ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھ کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم کرتا ہوں اس مرد نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا البتہ میں جہاد کروں گا اور ماں باپ کو چھوڑ دوں گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو خوب جانتا ہے پس یہ حدیث محمول ہے فرض عین پر دونوں حدیثوں کے درمیان تطبیق کے لیے اور کیا دادا اور دادی بھی ماں باپ کے ساتھ ملحق ہیں یا نہیں اس میں اصح نزدیک شافعیہ کے یہ ہے کہ وہ بھی ان کے ساتھ ملحق ہیں اور نیز صحیح یہ ہے کہ اس میں آزاد اور غلام کے درمیان فرق نہیں شامل ہونے کی وجہ سے طلب بر کے پس اگر اولاد غلام ہو اور اس کا سردار اس کو اجازت دے تو ماں باپ کا اذن معتبر نہیں اور ماں باپ کے لیے رجوع کرنا ہے بیچ اذن کے مگر یہ کہ صف میں حاضر ہو اور اسی طرح اگر ماں باپ شرط کریں یہ کہ جہاد نہ کرے پس حاضر ہو صف میں تو نہیں اثر ہے شرط کے لیے یعنی شرط باطل ہو جاتی ہے اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ سفر کے حرام ہونے پر بغیر اذن کے اس لیے کہ جب جہاد منع ہے اس کی فضیلت کے باوجود تو مباح سفر بطریق اولیٰ منع ہوگا ہاں اگر ہو سفر اس کا فرض عین کے سیکھنے کے لیے جس جگہ کہ متعین ہو سفر طریقہ طرف اس کی تو نہیں ہے منع اور اگر فرض کفایہ ہو تو اس میں اختلاف ہے اور اس حدیث میں فضیلت بر والدین کی ہے اور تعظیم ان کے حق کی اور بہت ہونا ثواب کا ان کے بر میں اور اس کی بحث کتاب الادب میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

بَابُ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ. باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ کہی گئی ہے بیچ گھنٹی کے اور مانند اس کی کے اونٹ کی گردن میں۔

فائدہ: یعنی جیسا کہ گھنگرو اور پازیب وغیرہ بیچ گردنوں اونٹوں کے یعنی کراہت سے اور قید کیا ہے بخاری نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوساتھ اونٹ کے وارد ہونے کی وجہ سے خبر کے بیچ اس میں خاص کر۔ (فتح)

۲۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِيْ مَبِيْتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا أَنْ لَّا يَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ.

۲۷۸۳۔ ابوبشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ اس نے کہا اور حالانکہ لوگ اپنے سونے کی جگہ میں تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھیجا یہ کہ نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کہ کاٹ ڈالا جائے۔

فائدہ: ابن جوزی نے کہا کہ اوتار کی مراد میں تین قول ہیں ایک یہ کہ وہ تانت کا گنڈا اونٹوں کی گردن میں اس لیے ڈالتے تھے تا کہ نظر نہ لگے ان کے گمان میں تو ان کو حکم ہوا کہ اس کو کاٹ ڈالیں خبر دینے لیے کہ تانت اللہ کے حکم کو پھیر نہیں سکتی اور یہ قول مالک کا ہے اور ابن عبدالبر نے کہا کہ جب اونٹ کی گردن میں تانت ڈالنے والا یہ اعتقاد کرے کہ وہ نظر کو پھیر دیتی ہے تو بے شک اس نے گمان کیا کہ وہ تقدیر کو پھیر دیتی ہے اور یہ جائز نہیں ۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اس لیے منع ہے کہ دوڑانے کے وقت جانور کا گلا نہ گھونٹا جائے اور یہ محکی ہے محمد بن حسن ابو حنیفہ کے شاگرد سے اور ترجیح دیتی ہے اس کو ابو عبیدہ کی کلام پس اس نے کہا کہ یہ اس لیے منع ہے کہ چوپائے اس کے ساتھ ایذاء پاتے ہیں اور ان کے ساتھ ان کی جان تنگ ہوتی ہے اور چرنے سے رک جاتا ہے اور اکثر اوقات درخت کے ساتھ اٹک جاتا ہے پس اس کا گلا گھٹتا ہے یا چلنے سے باز رہتا ہے ۔ تیسرا قول یہ ہے کہ وہ لوگ اس میں گھنٹا باندھتے تھے حکایت کیا ہے اس کو خطابی نے اور اس پر دلالت کرتا ہے بخاری کا باب باندھنا اور ابو داود نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ساتھ ہوتے فرشتے ان رفیقوں کے جن میں گھنٹا ہو اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ کہ اشارہ کیا بخاری نے اس چیز کی طرف کہ اس کے بعض طرق میں وارد ہوئی کہ نہ باقی رہے کوئی گنڈا تانت کا اور نہ گھنٹا کسی اونٹ کی گردن میں مگر کہ کاٹا جائے ۔ میں کہتا ہوں کہ نہیں فرق ہے اس میں اونٹ اور اس کے غیر کے درمیان مگر تیسرے قول پر کہ نہیں جاری ہوئی عادت لٹکانے کی گھنٹوں کے گھوڑوں کی گردن میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اونٹوں کی گردن میں تانت نہ ڈالے پس اس سے (یہ دعوی دلیل مذکور سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کی نقیض ثابت ہوتی ہے فتح الباری میں تو اس طرح نہیں اس میں تو ابو داود اور نسائی کی حدیث اس طرح نقل کی ہے **اربطوا الخیل وقلدوھا ولا تقلدوھا الاوتار** یعنی گھوڑوں کو باندھ رکھو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کے گلوں میں ہار ڈالولیکن تانت ان کے گلوں میں نہ ڈالو۔واللہ اعلم) معلوم ہوا کہ حکم اونٹوں کے ساتھ خاص نہیں اورشاید اس کی قید ترجمہ میں غالب کی وجہ سے ہے اورایک روایت میں ہے کہ جو اپنی داڑھی کو گرہ دے یا تانت کو گلے میں ڈالے تو تحقیق محمد ﷺ اس سے بیزار ہیں اورایک روایت میں ہے کہ گھنٹا شیطان کا باجا ہے اور یہ روایت دلالت کرتی ہے اس پر کہ اس میں کراہت اس کی آواز کی وجہ سے ہے اس لیے کہ اس میں مشابہت ہے ناقوس کی اوراس کی مثل کی آواز کے ساتھ۔اورنووی وغیرہ نے کہا کہ یہ نہی کراہت کے لیے ہے اور یہ کہ یہ کراہت تنزیہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ کراہت تحریم کے لیے ہے بعض کہتے ہیں کہ اگر حاجت نہ ہوتو منع کیا جائے اور جب حاجت ہو تو جائز ہے اور مالک سے روایت ہے کہ خاص ہوتی ہے کراہت ساتھ تانت کے گنڈے کے اوراس کے غیر کے ساتھ جائز ہے جب کہ قصد دفع کرنا نظر کا ہواور یہ سب بحث بیچ لٹکانے تعویذوں وغیرہ کے ہے جن میں قرآن اوراس کی مانند نہ ہو اورلیکن جس چیز میں اللہ کا ذکر ہوتو وہ منع نہیں پس تحقیق سوائے اس کے کچھ نہیں وہ ڈالا جاتا ہے تبرک کے لیے اور تعویذ کے اللہ کے ناموں کے ساتھ اوراس کے ذکر کے ساتھ۔اوراسی طرح نہیں منع جو ڈالا جاتا ہے زینت کے لیے جب تک کہ نہ پہنچے تکبر اوراسراف کو اور گھنٹے کے باندھنے میں بھی اختلاف ہے تیسرا قول یہ ہے کہ جائز ہے بقدر حاجت کے اور بعض کہتے ہیں کہ چھوٹا جائز ہے بڑا جائز نہیں۔

بَابُ مَنِ اكْتُتِبَ فِيْ جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً أَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ.

جو جہاد میں لکھا جائے اوراس کی بیوی حج کے لیے نکلے یا اس کوکوئی عذر ہوتو کیا اس کو اجازت دی جائے کہ جہاد میں نہ جائے۔

۲۷۸٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَّلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِيْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.

۲۷۸۴۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ خلوت کرے کوئی مرد ساتھ عورت کے یعنی مرد اور عورت اجنبی ایک مکان میں تنہا جمع نہ ہوں اورنہ سفر کرے کوئی عورت مگر کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہوتو ایک مرد نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھا گیا ہے یعنی جو لشکر فلاں جہاد میں جانا ہے اس میں میرا نام بھی لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کو نکلی ہے یعنی تو میں کیا کروں آیا جہاد کو جاؤں اوراپنی بیوی کو اکیلے حج کو جانے دوں یا بیوی کے ساتھ جاؤں اور جہاد کو نہ جاؤں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جا اوراپنی عورت کے ساتھ حج کر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ حدیث مع شرح کے حج میں گذر چکی ہے۔اور اس سے غرض یہ اخیر قول ہے کہ جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ایسے شخص کے حق میں حج جہاد سے افضل ہے اس لیے کہ جمع ہوا اس کے لیے حج نفل کے بیچ اس کے کہ حاصل کرنا حج فرض کا اپنی بیوی کے لیے تو ہوگا یہ جمع ہونا اس کے لیے افضل مجرد جہاد سے جو کہ حاصل ہوتا ہے مقصود اس سے ساتھ غیر اس کے اور اس میں مشروعیت ہے لکھنے کی لشکر کے اور نظر کرنی امام کی اپنی رعیت کی مصلحت کے لیے۔(فتح)

بَابُ الْجَاسُوْسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ﴾ التَّجَسُّسُ التَّبَحُّثُ.

باب ہے جاسوس کے بیان میں یعنی تجسس کے معنی جستجو کے ہیں باطن امور سے اور اللہ نے فرمایا کہ نہ پکڑو میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست۔

فائدہ: مناسبت آیت کی یا اس چیز کی وجہ سے کہ تفسیر میں آئے گی کہ جو قصہ کہ باب کی حدیث میں مذکور ہے وہ اس کا سبب نزول تھا اور یا اس لیے کہ اس سے نکالا جائے حکم جاسوس کفار کا پس جب بعض مسلمانوں کو اس پر اطلاع ہو اس کے امر کو چھپائے نہیں بلکہ اس کو امام کے پاس لے جائے تا کہ وہ اس میں اپنی رائے کے موافق کام کرے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کفار کے جاسوس کے قتل کے جواز میں اور اس کی بحث آئندہ آئے گی۔(فتح)

۲۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً وَّمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ

۲۷۸۵۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہما کو بھیجا اور فرمایا کہ چلو یہاں تک کہ روضہ خاخ (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے بارہ میل مدینے سے) میں پہنچو سو البتہ وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اور اس کے پاس ایک خط ہے سو وہ خط اس سے چھین لو تو ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے یہاں تک کہ روضہ خاخ میں پہنچے تو ناگہاں ہم نے ایک شتر سوار عورت دیکھی تو ہم نے کہا کہ خط نکال اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے کہا کہ یا تو خط نکال یا بدن سے کپڑے اتار تو اس نے اپنے بالوں کی جوڑی سے خط نکالا تو ہم اس خط کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے پس ناگہاں اس میں لکھا تھا کہ یہ خط حاطب کی طرف سے ہے طرف بعض مشرکین کے اہل مکہ سے اس حال میں کہ خبر دیتا تھا ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امروں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِيْ بَلْتَعَةَ إِلٰى أُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَّلَمْ أَكُنْ مِّنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُوْنَ بِهَا أَهْلِيْهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَّحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا وَّلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَأَيُّ إِسْنَادٍ هٰذَا.

تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے حاطب یہ کیا ہے یعنی اس خط کے لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا یا حضرت مجھ پر شتابی نہ کیجیے بے شک میں مرد قریش میں ملا ہوا تھا ان کی برادری میں سے نہ تھا یعنی مکے میں میرا کوئی بھائی بند نہیں اور جو آپ کے ساتھ مہاجرین ہیں ان کے لیے مکے میں قرابتی ہیں کہ وہ قرابت کے سبب سے ان کے لڑکے بالوں اور مالوں کی نگاہ رکھتے ہیں اور جب ان میں میرا کوئی قرابتی نہیں تو میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان رکھوں جس کے سبب سے وہ میرے لڑکے بالوں کی نگاہ رکھیں اور نہیں کیا میں نے یہ کفر کے سبب سے اور نہ مرتد ہونے کے سبب سے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس نے تم کو سچ کہا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا حضرت ﷺ مجھ کو حکم ہو تو اس کو مار ڈالوں کہ یہ منافق ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھا اور تجھ کو کیا معلوم کہ شاید اللہ تعالیٰ بدر والوں کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو اللہ نے ان سے کہا کہ جو تمہارا جی چاہے کرو میں تم کو بخش چکا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

بَابُ الْكِسْوَةِ لِلْأُسَارٰى.

قیدیوں کو کپڑا پہنانا یعنی جوان کے ستروں کو ڈھانکے اس لیے کہ ان کی طرف نظر کرنی جائز نہیں ہے۔

۲۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۲۷۸۶۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أُتِيَ بِأَسَارٰى وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيصًا فَوَجَدُوْا قَمِيصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ الَّذِيْ أَلْبَسَهُ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ.

بدر کا دن ہوا تو قیدی لائے گئے اور عباس رضی اللہ عنہ بھی قیدیوں میں لائے گئے اور ان پر کوئی کپڑا نہ تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے حاضرین میں پوشاک دیکھا تو لوگوں نے عبداللہ بن ابی کا پوشاک اس کے اندازے کے مطابق پایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پوشاک اس کو پہنائی پس اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوشاک عبداللہ کو مرنے کے وقت پہنائی ابن عیینہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک احسان تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اس کو اس کا بدلہ دیں۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ رَجُلٌ.

باب ہے بیان میں اس شخص کے جس کے ہاتھ پر کوئی مرد مسلمان ہو۔

۲۷۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَهْلٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْهُ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ

۲۷۸۷۔ سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں علم دوں گا کل اس مرد کو جس کے ہاتھوں پر پس فتح کرے گا وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں تو لوگوں نے وہ رات اس فکر میں کاٹی کہ دیکھیں علم کس کو ملے تو صبح کو سب اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک شخص اس کا امید وار تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہاں ہے لوگوں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھیں آئی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لب مبارک ان کی آنکھ پر لگائی اور ان کے لیے دعا کی تو اسی وقت ان کو صحت ہوگئی جیسے کی ان کو کچھ درد نہ تھا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو علم دیا تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری مثل ہوں یعنی مسلمان ہو جائیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

پر یہاں تک کہ تو اپنے میدان میں اترے پھر ان سے اسلام کی درخواست کر اور خبر دے ان کو جوان پر اللہ کا حق واجب ہے پس قسم ہے اللہ کی کہ اللہ کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے لیے بہتری ہے تجھ کو سرخ اونٹ ملنے سے۔

فائدہ: اور مراد اس حدیث سے یہاں بھی آخر قول ہے کہ اللہ کی تیری وجہ سے ایک مرد کو ہدایت دینا تیرے لیے بہتر ہے تجھ کو سرخ اونٹ ملنے سے اور یہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی۔(فتح)

بَابُ الْأُسَارٰى فِي السَّلَاسِلِ.

قیدیوں کو زنجیروں میں باندھنے کا بیان۔

۲۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ.

۲۷۸۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعجب کیا اللہ نے یعنی راضی ہوا ان لوگوں کے حال سے جو بہشت میں داخل ہوں گے زنجیروں میں۔

فائدہ: اور ابو داود میں ہے کہ کھینچے جاتے ہیں بہشت کی طرف زنجیروں میں اور تحقیق گذر چکی ہے توجیہ عجب ہونے کی اللہ کے حق میں بیچ ابتدائے جہاد کے اور یہ کہ اس کے معنی اللہ کی رضامندی ہے اور مانند اس کی ابن منیر نے کہا کہ اگر مراد حقیقۃ رکھنا زنجیروں کا ہے گردنوں میں تو ترجمہ مطابق ہے اگر مراد مجاز ہے اکراہ سے نہیں ہے مطابق۔ میں کہتا ہوں کہ زنجیروں کا گردنوں میں ہونا مقید ہے ساتھ حالت دنیا کے پس نہیں ہے کوئی مانع اس کے حمل کرنے سے حقیقت پر اور معنی یہ ہیں کہ بہشت میں جائیں گے اور مسلمان ہونے سے پہلے زنجیروں میں تھے یعنی ان میں بندھے ہوئے آئے تھے اور آل عمران کی تفسیر میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آئے گا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی تفسیر میں کہ لوگوں میں بہتر وہ لوگ جولائے جائیں گے اس حالت میں کہ ان کی گردنوں میں زنجیر ہوں گے یہاں تک کہ اسلام میں داخل ہوں گے ابن جوزی نے کہا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ قید کئے گئے پھر جب انہوں نے اسلام کی صحت معلوم کی تو خوشی سے اسلام میں داخل ہوئے پھر بہشت میں داخل ہوئے پس ہوگا اکراہ قید کرنے پر وہ سبب پہلا اور گویا کہ اس نے اطلاق کیا ہے اکراہ پر تسلسل کو اور جب کہ بہشت میں داخلہ کا وہی سبب تھا تو قائم کیا سبب کو جگہ سبب کی اور طیبی نے کہا کہ احتمال ہے کہ ہو مراد ساتھ زنجیر کے کھینچنا جس کو اللہ کھینچتا ہے اپنے خاص بندوں سے گمراہی سے ہدایت کی طرف لیکن آل عمران کی تفسیر دلالت کرتی ہے کہ مراد اس سے حقیقی قید ہے اور مانند اس کی ہے جو ابو طفیل کے طریق سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کچھ لوگ اپنی امت سے دیکھے کہ بہشت کی طرف ہانکے جاتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں زنجیروں میں ناخوشی سے میں نے کہا یا حضرت ﷺ وہ کون ہیں فرمایا کہ ایک قوم عجم کی ہے کہ مہاجرین ان کو قید کریں گے اور ان کو جبراً اسلام میں داخل کریں گے اور لیکن ابراہیم حربی تو منع کیا ہے اس نے حمل کرنے اس کے کو حقیقت قید پر اور کہا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ اسلام کی طرف کھینچے جائیں گے اس حال میں کہ ناخوش ہوں گے پس ہو گا یہ سبب داخل ہونے ان کے کا بہشت میں اور یہ مراد نہیں کہ وہاں زنجیر ہوں گے اور بعض نے کہا کہ احتمال ہے کہ مراد مسلمان ہوں جو کافروں کے پاس قید ہوں اور اسی حالت میں مر جائیں یا مارے جائیں پس قیامت کے دن اسی طرح (ان کا حشر ہوگا) جمع کیے جائیں گے اور تعبیر کیا حشر کو ساتھ داخل ہونے بہشت کے ان کے دخول کے ثابت ہونے کی وجہ سے اس کے پیچھے۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ.

باب ہے بیان میں فضیلت اس شخص کی جو یہود اور نصاریٰ سے مسلمان ہو۔

٢٧٨٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بُرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيْمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْ كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ اٰمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهٖ. ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيْ أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

٢٧٨٩۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کو دوہرا ثواب ملے گا ایک مرد وہ ہے جس کے پاس ایک لونڈی ہو تو اس کو شرع کے احکام سکھائے سو اس کو اچھی طرح تعلیم کرے پھر اس کو ادب سکھائے پس اچھی طرح ادب سکھائے پھر اس کو آزاد کرے بعد اس کے اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے دوہرا ثواب ہے یعنی ایک ثواب اس کی تعلیم اور آزادی کا اور دوسرا نکاح کر لینے کا اور دوسرا مرد اہل کتاب سے ہے یعنی یہود و نصاریٰ سے جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا تھا پھر حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ایمان لایا تو اس کے لیے بھی دوہرا ثواب ہے۔ اور تیسرا وہ مملوک غلام ہے جس نے اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کی خیر خواہی کی۔ شعبی نے کہا کہ میں نے تجھ کو یہ حدیث مفت دے دی اور حالانکہ تھا مرد کوچ کرتا بیچ حاصل کرنے ادنیٰ چیز کے اس سے طرف مدینے کی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح عتق میں گذر چکی ہے۔ اور مہلب نے کہا کہ نص ان تین شخصوں کے حق میں آئی ہے تا کہ تنبیہ کرے اس کے ساتھ اوپر تمام ان شخصوں کے جو احسان کرے دونوں معنی میں جس فعل میں کہ ہو افعال بر سے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لونڈی سے نکاح کرنے کی شرح کتاب النکاح میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ ۔اور ابن منیر نے کہا کہ مومن اہل کتاب سے ضرور ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کے ساتھ ایمان لایا ہو اس چیز کی وجہ سے کہ لیا ہے اللہ نے ان سے عہد اور میثاق پس جب حضرت ﷺ مبعوث ہوئے تو ہوگا ایمان اس کا مستمر پس کس طرح متعدد ہوگا اس کا ایمان تا کہ دوہرا ہو اس کا ثواب پھر جواب دیا ہے اس نے اس طرح کہ ایمان اس کا پہلا اس طرح سے ہے کہ موصوف ساتھ اس طرح کے رسول ہیں اور دوسرا اس طور سے کہ تحقیق محمد ﷺ وہی موصوف ہیں پس ظاہر ہوا تغایر پس ثابت ہوا تعدد انتہی اور احتمال ہے کہ اس کا اجر دوہرا اس لیے ہو کہ اس نے عناد نہیں کیا جیسا کہ اس کے غیر نے کیا ان لوگوں سے جن کو اللہ نے علم پر گمراہ کیا پس حاصل ہوا اس کے لیے ثواب ثانی ساتھ مجاہدہ نفس اس کے کے اوپر مخالفت ہم مثلوں اپنی کے ۔(فتح)

بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ ﴿بَيَاتًا﴾ لَيْلًا.

باب ہے بیان میں اہل دار کے یعنی کافروں کے کہ شہروں میں رہتے ہیں شبخون کئے جاتے ہیں پس ان کی اولاد اور لڑکے مارے جائیں یعنی کیا یہ جائز ہے یا نہیں۔ یعنی بیاتا کے معنی لیلا ہیں یعنی رات کو۔

فائدہ: اور سمجھا جاتا ہے قید کرنے اس کے سے ساتھ مارے جانے سے ان کی اولاد کے بند کرنا خلاف کا اوپر اس کے یعنی اختلاف صرف اسی میں ہے اور جواز شب خون کرنے کا جب کہ اس سے خالی ہو۔امام احمد نے کہا کہ شبخون کرنے کا کوئی ڈر نہیں اور میں نہیں جانتا کہ کسی نے اس کو مکروہ جانا ہو۔(فتح)

فائدہ: بیاتا قرآن کا لفظ ہے جو آیت وجاء ھا باسنا بیاتا میں واقع ہے اور بخاری کی عادت ہے کہ جب حدیث میں کوئی ایسا لفظ واقع ہو جو قرآن کے لفظ کے موافق ہو تو اس کی تفسیر کر دیتے ہیں دونوں مصلحتوں کے جمع کرنے کے اور تبرک حاصل کرنے کے لیے دونوں امروں کے ۔(فتح)

﴿لَنُبَيِّتَنَّهُ﴾ لَيْلًا يُبَيِّتُ لَيْلًا.

یہ سب قرآن کے الفاظ ہیں جو اس مادے سے ہیں ۔

فائدہ: اور مراد یبیت سے یہ آیت ہے ﴿بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ﴾ یعنی سب لفظوں کے معنی شبخون کے ہوں اور معنی بیات کے جو مراد ہیں حدیث میں یہ ہیں کہ لوٹ کرے کافروں پر رات میں ساتھ اس طور کہ ان کے فردوں میں تمیز اور فرق نہ ہو سکے ۔(فتح)

۲۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۷۹۰۔صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گذرے ساتھ میرے حضرت ﷺ ابواء میں یا ودان میں کہ وہ دونوں نام ہیں دو جگہوں کے پس پوچھے گئے حال اہل دار حرب کے سے کہ شبخون کئے جائیں مشرکوں سے پس ماری جائیں ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَآءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ.

عورتیں اوران کے لڑکے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ بھی انہی میں سے ہیں اور میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ نہیں ہے راکھ مگر اللہ کے لیے اوراس کے رسول کے لیے۔

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ وہ بھی انہی میں سے ہیں تو مراد یہ ہے کہ اس حالت میں وہ حکم میں برابر ہیں اور یہ مراد نہیں کہ جائز ہے مار ڈالنا ان کا قصداً ان کی طرف بلکہ مراد یہ ہے کہ جب ناممکن ہو پہنچنا طرف باپوں کی مگر اولاد کے قتل کے ساتھ پس اگر مارے جائیں مختلط ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ تو جائز ہے قتل ان کا اور ایک روایت میں ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے روایت کی یہ حدیث ابو داود نے اور اس کے معنی کے ساتھ زہری سے ساتھ دوسرے طریق کے شاید کہ زہری نے اشارہ کیا ہے اس کے ساتھ حدیث صعب کے نسخ کی طرف۔ اور مالک اور اوزاعی نے کہا کہ نہیں جائز ہے قتل کرنا عورتوں اور بچوں کا کسی حال میں یہاں تک کہ اگر اہل حرب اپنی عورتوں اور بچوں کو بجائے ڈھال کے اپنے آگے کریں یا پناہ لیں ساتھ قلعے یا کشتی کے اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو اپنے ساتھ گردانیں تو نہیں جائز ہے تیر اندازی کرنی ان کی طرف اور نہ ان کا جلانا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آپ نے جنگ حنین کے دن فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ نہ قتل کرو مزدور کو اور نہ بچوں کو اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ﷺ مکے میں داخل ہوئے تو ایک عورت قتل کی گئی اور حضرت ﷺ کے پاس لائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ نہ لڑتی تھی اور اس کے قتل سے منع فرمایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے طائف میں ایک عورت قتل کی ہوئی دیکھی تو فرمایا کہ کیا میں نے عورتوں کے مارنے سے منع نہیں کیا کس نے اس کو قتل کیا تو ایک مرد نے کہا کہ میں نے اس کو مارا میں نے اس کو اپنے پیچھے سوار کیا تھا تو اس نے چاہا کہ مجھ کو گرا کر مار ڈالے تو میں نے اس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مار ڈالا تو حکم کیا حضرت ﷺ نے پس مٹی میں دبائی گئی اور احتمال ہے کہ متعدد واقعات ہوں اور جس کی طرف اس کے غیروں نے میل کی ہے وہ تطبیق دیتے ہیں دونوں حدیثوں کے درمیان جیسا کہ میں نے پہلے اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور کوفیوں کا اور کہتے ہیں کہ اگر عورت لڑے تو اس کا قتل جائز ہے حبیب اور ابن حبیب مالکی نے کہا کہ نہیں جائز قصد کرنا اس کے قتل کی طرف جب کہ لڑی مگر یہ کہ لڑائی کی مباشر ہوا اور اس کی طرف قصد کرے اور اسی طرح لڑکا جو بلوغت کے قریب پہنچا ہوا اور تائید کرتی ہے جمہور کے قول کی جس کو ابوداود وغیرہ نے ریاح سے روایت کی ہے کہ میں ایک جہاد میں حضرت ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ نے لوگ جمع ہوئے دیکھے تو ایک عورت قتل کی ہوئی دیکھی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ یہ عورت تو نہیں لڑتی تھی پس اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر لڑے تو قتل کی جائے۔ اور اتفاق کیا ہے تمام نے جیسا کہ نقل کیا ہے ابن بطال وغیرہ نے قصداً عورتوں اور بچوں کے قتل کے لیکن عورتیں پس ان کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اور لیکن بچے پس واسطے قصور ان کے کے فعل کفر اور اس لیے کہ ان سب کے باقی رہنے میں نفع اٹھانا ہے ان کے ساتھ یا تو غلامی کے ساتھ یا بدلے لینے کے لیے جس کا بدلہ لینا جائز ہے اور حکایت کیا ہے حازمی نے ایک قول ساتھ جواز قتل کے عورتوں اور بچوں کے بنا بر ظاہر حدیث صعب کی اور گمان کیا اس نے کہ وہ منسوخ ہے نہی کی حدیث سے اور یہ قول غریب ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے جواز عمل کی عام پر یہاں تک کہ وارد ہو خاص اس لیے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے استدلال کیا عمومات کے ساتھ جو دلالت کرتے ہیں اہل شرک کے قتل پر پھر منع کیا حضرت ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے پس خاص کیا گیا یہ عموم پس احتمال ہے کہ استدلال کیا جائے اس کے ساتھ اوپر جواز تاخیر بیان کے خطاب کے وقت وقت حاجت تک اور استنباط کیا جاتا ہے اس سے رد کرنا اس شخص پر جو جدا ہوتا ہے عورتوں سے اور ان کے سوائے اور مال کی اقسام سے زہد کی وجہ سے اس لیے کہ اگرچہ حاصل ہوتا ہے ان سے ضرر دین میں لیکن موقوف ہے جدا ہونا ان سے اوپر حاصل ہونے اس ضرر کے پس جب ضرر حاصل ہو تو بچے نہیں تو بقدر حاجت کے اس سے لے۔ (فتح)

بَابُ قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ.

لڑائی میں لڑکوں کے مارنے کا بیان۔

۲۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

۲۷۹۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کے کسی جنگ میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو انکار کیا حضرت ﷺ نے قتل کرنے لڑکوں کے سے اور عورتوں کے سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَتْلِ النِّسَآءِ فِي الْحَرْبِ.

لڑائی میں عورتوں کا مارنا یعنی جائز ہے یا نہیں۔

۲۷۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَّقْتُوْلَةً فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ.

۲۷۹۲۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کے بعض جنگوں میں ایک عورت مقتول پائی گئی پس منع کیا حضرت ﷺ نے قتل کرنے عورتوں کے سے اور لڑکوں کے سے۔

فائدہ: اور طبرانی نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ منع فرمایا حضرت ﷺ نے قتل کرنے سے عورتوں اور بچوں کے اور فرمایا کہ وہ اس شخص کے لیے ہے جو غالب ہو۔ (فتح)

بَابُ لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ.

نہ عذاب کیا جائے ساتھ عذاب اللہ کے۔

فائدہ: اسی طرح قطع کیا ہے اس نے حکم کو اس مسئلے میں دلیل کے واضح ہونے کی وجہ سے اس میں اس کے نزدیک اور محل اس کا وہ ہے جب نہ متعین ہو چلانا طریق طرف غلبے کی کفار پر لڑائی کی حالت میں۔ (فتح)

۲۷۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَّجَدْتُّمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا فَأَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَرَدْنَا الْخُرُوْجَ إِنِّيْ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا.

۲۷۹۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا سو فرمایا کہ اگر تم فلاں فلاں آدمی کو پاؤ تو ان کو آگ سے جلا دینا پھر جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو ہم آپ کو وداع کرنے کے لیے آئے تو فرمایا کہ میں نے تم کو حکم کیا تھا کہ فلاں فلاں آدمی کو جلا دینا اور بے شک آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوائے اللہ کے کسی کو نہ چاہیے سو اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو قتل کر ڈالو۔

فائدہ: ابن اسحق نے روایت کی ہے کہ ان دونوں میں سے ایک ہبار بن اسود ہے اور دوسرا نافع بن قیس۔ ہے اور ان کا قصہ یوں ہے کہ جب ابو العاص حضرت ﷺ کا داماد یعنی زینب بنت رسول ﷺ کا خاوند قید ہو کر آیا تو حضرت ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کو مدینے سے چھوڑ دیا اور اس پر شرط کی کہ زینب کو یہاں پہنچائے تو اس نے زینب کا سامان تیار کر کے ایک اونٹ پر سوار کر کے مدینے کی طرف روانہ کیا اور ہبار بن اسود اور نافع بن قیس دونوں اس کے ساتھ ہو لیے تو دونوں نے زینب کے اونٹ کی کونچیں کاٹ ڈالیں سو وہ گر پڑی اور اس سے بیمار ہوئی تو حضرت ﷺ نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر تم اب دونوں کو پاؤ تو ان کو لکڑیوں کے گٹھوں میں ڈالو پھر ان کو آگ لگاؤ اور یہ جو فرمایا کہ نہیں عذاب کرتا آگ کے ساتھ کوئی مگر اللہ تو یہ خبر ہے ساتھ منع نہی کے اور اختلاف کیا ہے سلف نے بیچ جلانے کے سو عمر رضی اللہ عنہ نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تو اس کو مطلق مکروہ جانا ہے برابر ہے کہ ہو یہ باسبب کفر کے یا بیچ حالت لڑائی یا بطور قصاص کے اور علی مرتضیٰ اور خالد رضی اللہ عنہما وغیرہ نے اس کو جائز رکھا ہے۔ اور قصاص کا بیان عنقریب آئے گا اور مہلب نے کہا کہ یہ نہی تحریمی نہیں بلکہ بطور تواضع کی ہے اور دلالت کرتا ہے جلانے کے جواز پر فعل اصحاب کا اور حضرت ﷺ نے عرینیوں کی آنکھوں میں لوہے کی سیخیں گرم کر کے پھیریں اور تحقیق جلایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے باغیوں کو آگ کے ساتھ اصحاب کے سامنے اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مرتدوں کو جلایا۔ اور مدینے کے اکثر علما جائز رکھتے ہیں جلانا قلعوں کا اور سواریوں کا ان کے اہل پر یہ ثوری اور اوزاعی نے کہا۔ اور ابن منیر نے کہا کہ نہیں حجت ہے اس چیز میں کہ جواز کے لیے ذکر کی اس لیے کہ عرینیوں کا قصہ بطور قصاص کے تھا یا منسوخ ہے جیسا کہ پہلے گذرا اور جائز رکھنا ایک صحابی کا معارض ہے ساتھ منع دوسرے صحابی کے اور قصہ قلعوں اور سواریوں کا مقید ہے ساتھ ضرورت کے اس کی طرف جب کہ متعین ہو راہ فتح پانے کے لیے دشمن پر۔ اور بعض نے ان میں سے قید کیا ہے اس کے ساتھ کہ ان کے ساتھ عورتیں نہ ہوں اور لڑکے کما تقدم اور لیکن باب کی حدیثیں پس ظاہر نہی اس میں حرمت کے لیے ہے اور وہ نسخ ہے پہلے حکم کے لیے برابر ہے کہ وحی سے ہو یا اجتہاد سے اور وہ محمول ہے اس شخص پر جو اس کی طرف قصد کرے معین شخص میں اور تحقیق اختلاف کیا گیا ہے مالک کے مذہب میں اصل مسئلے میں اور بیچ تدخین کے اور قصاص کے بیچ آگ کے ساتھ اور حدیث میں جواز ہے حکم لگانے کا ساتھ چیز کے از روئے اجتہاد کے پھر رجوع کرنا اس سے اور استحباب ذکر کرنے کا کرنا دلیل کو نزدیک حکم کے دور کرنے کے لیے التباس کے اور نائب کرنا حدود وغیرہ میں اور یہ کہ زمانے کا لمبا ہونا نہیں اٹھاتا عقوبت کو اس شخص سے کہ اس کا مستحق ہے اور اس میں کراہت مارنا جوں وغیرہ کا ہے آگ کے ساتھ اور اس میں سنت کا منسوخ کرنا ہے سنت کے ساتھ اور اس پر اتفاق ہے اور اس میں مشروعیت ہے مسافر کے وداع کرنے کی اکابر اہل بلد اپنے کے اور وداع کرنا اس کے اصحاب کا اس کے لیے بھی اور اس میں جواز نسخ حکم کا ہے پہلے عمل کرنے کے ساتھ اس کے یا پہلے قادر ہونے سے اس کے عمل پر اور اس پر اتفاق ہے مگر بعض معتزلوں سے اور یہ مسئلہ غیر اس مسئلے کے ہے جو مشہور ہے اصول میں بیچ واجب ہونے عمل کے ساتھ ناسخ کے پہلے جاننے اس کے کے اور اس کا کچھ ذکر نماز کی ابتدا میں گذر چکا ہے اور تحقیق اتفاق کیا ہے انہوں نے اس پر کہ اگر اس کے معلوم کرنے پر قادر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں تو ثابت ہوتا ہے حکم ان کا بیچ حق ان کے کے اتفاقاً پس اگر نہ قادر ہوں تو جمہور اس پر ہیں کہ ان کے حق میں ان کا حکم ثابت نہیں ہوتا اور بعض کہتے ہیں کہ ذمہ میں ثابت ہوتا ہے جیسا کہ سوتا ہو لیکن وہ معذور ہے۔ (فتح)

٢٧٩٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ.

٢٧٩٤۔ عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو آگ سے جلایا سو یہ خبر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو ان کو نہ جلاتا اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب اللہ کے اور البتہ میں ان کو قتل کرتا جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جائے تو اس کو مار ڈالو یعنی تو یہ خبر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو فرمایا کہ خرابی ہو ابن عباس رضی اللہ عنہما کو۔

فائدہ: جن کو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا وہی مرتد لوگ تھے۔ (یعنی آگ سے جلا کر۔ ابو محمد)

بَابُ ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً﴾ فِيْهِ حَدِيْثُ ثُمَامَةَ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب تم لڑائی کرو منکروں سے تو گردنیں مارو یہاں تک کہ جب بہت کرو خون ریزی بیچ ان کے تو مضبوط باندھو قیدی کو پھر یا احسان کرو پیچھے یا فدیہ لیجیے یہاں تک کہ رکھ دے لڑائی اپنے ہتھیار یعنی بالکل موقوف ہو جائے اس باب میں ثمامہ کی حدیث وارد ہوئی ہے۔

فائدہ: گویا یہ اشارہ ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف ثمامہ کے اسلام لانے کے بارے میں اور یہ حدیث پوری مغازی میں آئے گی اور مقصود اس سے اس جگہ یہ قول ثمامہ کا ہے کہ اگر تم قتل کرو گے یعنی مجھ کو تو قتل کرو گے خون والے کو یعنی میرا خون ساقط نہیں ہو گا بلکہ میری قوم اس کا بدلہ لے گی اور اگر انعام کرو گے تو انعام کرو گے قدردان پر یعنی میری طرف سے اس کے بدلے اچھا سلوک ہو گا اور اگر تم مال چاہتے ہو تو مانگو جس قدر چاہو یعنی دیئے جاؤ گے پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر برقرار رکھا اور نہ انکار کیا اس پر تقسیم کا پھر اس کے بعد اس پر احسان کیا پس ہو گی اس میں تقویت قول کے جمہور کے لیے کہ امر بیچ قیدیوں کافروں کے مردوں کے سے طرف امام کے اختیار میں ہے کہ کرے ان میں جو زیادہ فائدہ دینے والا ہو مسلمانوں کو اور اسلام کو اور کہا زہری نے اور مجاہد اور ایک جماعت نے کہ کافروں کے قیدیوں کو مال لے کر چھوڑ دینا ہرگز جائز نہیں۔ اور حسن اور عطا سے روایت ہے کہ قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے بلکہ امام کو اختیار ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان کرنے کے درمیان اور فدیہ لے کر چھوڑ دینے کے۔امام مالک سے روایت ہے کہ نہیں جائز ہے احسان کرنا بغیر فدیہ لینے کے اور حنفیہ سے روایت ہے یہ احسان کرنا ہرگز جائز نہیں نہ ساتھ فدیہ لینے کے اور نہ ساتھ اس کے غیر کے اور طحاوی نے کہا کہ ظاہر آیت کا حجت ہے جمہور کے لیے اور اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ثمامہ کے قصے میں لیکن ثمامہ کے قصے میں قتل کا ذکر ہے اور ابوبکر رازی نے کہا کہ حجت پکڑی ہے ہمارے اصحاب نے مکروہ ہونے پر فدیہ مشرکین کے ساتھ مال کے اس آیت کی وجہ سے کہ **لو لا کتاب من اللہ سبق الایۃ** یعنی اگر نہ ہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ پہلے تو تم کو آپڑتا اس کے لینے میں بڑا عذاب اور نہیں حجت ہے ان کے لیے اس میں اس لیے کہ یہ غنیمت کے حلال ہونے سے پہلے تھا پس اگر غنیمت کے حلال ہونے کے بعد یہ کرے تو یہ مکروہ نہیں اور یہی ٹھیک بات ہے اور تحقیق حکایت کہا ہے ابن قیم نے ہدی میں اختلاف کو بیچ اس کے دونوں امروں سے کون راجح ہے یعنی وہ چیز کہ مشورہ دیا گیا ساتھ اس کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فدیہ لے کر چھوڑ دینے سے یا وہ چیز کہ مشورہ دیا جس کا عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کا سو ایک گروہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کو ترجیح دی ہے ظاہر آیت کی وجہ سے اور اس چیز کی وجہ سے کہ بیچ قصے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے کہ میں روتا ہوں اس چیز کے لیے کہ سامنے کی گئی تیرے ساتھیوں پر عذاب سے ان کے لینے کی وجہ سے فدیہ کو اور ایک گروہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے کو ترجیح دی ہے اس لیے کہ وہ وہ چیز ہے اس وقت اسی پر حال قرار پایا ہے اور موافق ہونے کی وجہ سے ان کی رائے کے اس کتاب کو کہ آگے گذر چکی اور اس کے موافق ہونے کی وجہ سے اس حدیث سے کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے اور حاصل ہونے سے خیر عظیم کے بعد اس میں داخل ہونے بہت لوگوں کے ان میں سے اسلام میں اور صحبت میں اور جو ان سے پیدا ہو جو تھا اور جو نیا اسلام لایا اور سوائے اس کے جو تامل سے معلوم ہوتا ہے اور حمل کی گئی تحدید ساتھ عذاب کے اس شخص کے حق میں جس نے اختیار کیا فدیہ کو پس حاصل ہوگا دنیا کا مال مجرد اور اللہ نے ان سے یہ بات معاف کی۔ (فتح)

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُوْنَ لَهُ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ﴾ يَعْنِيْ يَغْلِبَ فِي الْأَرْضِ ﴿تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا﴾ الْأٰيَةَ.

یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ نہیں چاہیے نبی کو کہ اس کے ہاتھ میں قیدی ہوں جب تک کہ نہ خون کرے زمین میں یعنی غالب ہو جائے زمین میں تم چاہتے ہو مال دنیا کا آخر آیت تک۔

فائدہ: ابو عبید نے کہا کہ اثخان کے معنی غالب ہونے کے ہیں اور مجاہد سے روایت ہے کہ اس کے معنی قتل کرنے کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں مبالغہ کرنا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ یہاں تک کہ قادر ہوں زمین میں۔ اور لغت میں اثخان کا اصل قوت اور شدت ہے۔ اور بخاری نے اس آیت سے اشارہ کیا ہے مجاہد وغیرہ کے قول کی طرف جو کفار کے قیدیوں سے فدیہ لینے کو منع کرتے ہیں اور ان کی حجت اس آیت سے یہ ہے کہ اللہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار کیا ہے بدر کے قیدیوں کے چھوڑنے پر اوپر مال کے پس دلالت کی اس نے اس کے ناجائز ہونے پر اور انہوں نے اس آیت کے ساتھ حجت پکڑی ہے کہ مشرکین کو جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کرو۔ اس نے کہا کہ پس نہیں استثناء کیا جاتا اس سے کوئی شخص مگر جس سے جزیہ لینا جائز ہے۔ اور ضحاک نے کہا کہ بلکہ قول اللہ تعالیٰ کا: ﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً﴾ ناسخ ہے اس آیت کا کہ ﴿فَاقْتُلوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ﴾ اور ابوعبید نے کہا کہ ان آیتوں میں سے کوئی بھی منسوخ نہیں۔ بلکہ وہ محکم ہیں اور یہ اس لیے کہ حضرت ﷺ نے عمل کیا اس چیز پر کہ دلالت کی اس پر تمام آیات نے اپنے تمام احکام میں۔ پس جنگ بدر کے دن بعض کافروں کو قتل کیا اور بعض کو مال لے کر چھوڑ دیا اور بعض کو احسان کر کے چھوڑ دیا۔ اور اسی طرح بنوقریظہ کو قتل کیا اور بنی مصطلق پر احسان کیا اور مکے میں ابن خطل وغیرہ کو قتل کیا اور ان کے سوا اور لوگوں پر احسان کیا اور قوم ہوازن کے لڑکے بالوں کو قید کیا اور ان کے باقی پر احسان کیا اور ثمامہ پر احسان کیا پس یہ کل جمہور کے قول پر دلالت کرتا ہے کہ یہ امام کی رائے کی طرف ہے اور حاصل احوال ان کے کا اختیار دینا امام کو ہے قید کرنے کے بعد درمیان مقرر کرنے جزیہ کے اس شخص کے لیے جس سے لینا اس کا مشروع ہے یا مار ڈالنا یا غلام بنانا یا احسان کرنا ساتھ عوض کے یا اس کے بغیر یہ حکم مردوں کے حق میں ہے اور لیکن عورتیں اور بچے پس غلام بنائے جائیں ساتھ نفس قید کے اور جائز ہے بدلہ لینا ساتھ قیدی عورت کافرہ کے بدلے قیدی مسلمان مرد کے یا مسلمان عورت کے نزدیک کافروں کے اور اگر قیدی مسلمان ہو جائے تو دور ہوتا ہے اس سے قتل اتفاقاً اور کیا وہ غلام غلام رہتا ہے یا باقی خصلتیں باقی رہتی ہیں دو قول ہیں علما کے۔ (فتح)

بَابُ هَلْ لِلْأَسِيْرِ أَنْ يَّقْتُلَ وَيَخْدَعَ الَّذِيْنَ أَسَرُوْهُ حَتّٰى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ فِيْهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ہے بیان میں اس کے کہ کیا جائز ہے قیدی کے لیے یہ کہ قتل کرے یا دغا بازی کرے ان لوگوں سے جنہوں نے اس کو قید کیا اس باب میں حدیث مسور کی ہے جو اس نے حضرت ﷺ سے روایت کی ہے۔

فائدہ: یہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ کے قصے کی طرف اشارہ ہے وہ تفصیل کے ساتھ شروط میں بیان ہو چکا ہے۔ اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور یہ بھی اختلافی مسائل سے ہے اسی لیے نہیں یقین کیا اس نے اس میں ساتھ حکم کے جمہور نے کہا کہ اگر انہوں نے اس کو عہد میں دیا تو عہد ان کے ساتھ پورا کرے یہاں تک کہ مالک نے کہا کہ نہیں جائز ہے یہ کہ ان سے بھاگے اور مخالفت کی ہے اس کی اشہب نے پس کہا اس نے کہ اگر نکلے اس کے ساتھ کافر تا کہ اس کے ساتھ فدیہ دے تو جائز ہے اس کو اس کا قتل۔ اور کہا ابو حنیفہ اور طبری نے کہ عہد کو اس پر دینا باطل ہے اور جائز ہے اس کو یہ کہ ان کے ساتھ وفا نہ کرے اور کہا شافعیہ نے کہ جائز ہے اس کے لیے کہ ان کے ہاں سے بھاگے اور نہیں جائز ہے اس کے لیے یہ کہ ان کے مال لے کہتے ہیں کہ اگر ان کے درمیان عہد نہ ہو تو جائز ہے اس کو یہ کہ بھاگے ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہر طور کے اگرچہ ہو قتل کے ساتھ اور لینے مال کے اور جلانے گھر کے اور سوائے اس کے اور نہیں ہے بیچ قصے ابو بصیر رضی اللہ عنہ کے تصریح اس کے ساتھ کہ تھا اس کے درمیان اور ان کے درمیان جن کے سپرد کیا تھا تاکہ پھیر دے ان کو مشرکین کی طرف کوئی عہد اور اس لیے تعرض کیا اس نے قتل کے لیے سو ایک کو مار ڈالا اور دوسرا بھاگ گیا اور اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہ کیا کما تقدم مستوفی۔ (فتح)

بَابُ إِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ.

اگر مشرک مسلمان کو آگ سے جلا دے تو کیا اس کے بدلے کافر کو جلایا جائے۔

فائدہ: یعنی اس کے فعل کے عوض میں اور گویا کہ اس نے اشارہ کیا ہے ساتھ اس کے طرف تخصیص نہی کی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں ہے کہ نہ عذاب کرو عذاب اللہ کے ساتھ اس چیز کے جب کہ نہ ہو یہ بطور قصاص کے اور اس کی طرف پہلے اشارہ گذر چکا ہے۔ (فتح)

۲۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْغِنَا رِسْلًا قَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ فَأَتَى الصَّرِيْخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتَّى مَاتُوْا. قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ قَتَلُوْا وَسَرَقُوْا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۷۹۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قوم عکل کی آٹھ آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر مسلمان ہوئے تو ان کو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دودھ تلاش کیجیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے کوئی علاج نہیں پاتا سوائے اس کے کہ تم اونٹوں میں جا ملو یعنی اونٹوں میں جا رہو تو وہ اونٹوں میں رہے اور ان کا دودھ اور پیشاب پینا شروع کیا یہاں تک کہ تندرست ہوئے اور موٹے ہوئے اور چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ ہانک لے چلے اور مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہوئے تو فریاد کرنے والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگ تلاش کے لیے ان کے پیچھے بھیجے سو نہ بلند ہوا آفتاب یہاں تک کہ وہ لائے گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے پھر لوہے کی میخوں کے گرم کرنے کا حکم کیا سو گرم کی گئیں پھر ان کو ان کی آنکھوں میں پھیر کر اندھا کیا پھر ان کو پتھریلی زمین میں ڈال دیا یعنی سورج کی گرمی میں پانی مانگتے تھے سو ان کو کوئی پانی نہ دیتا تھا یہاں تک کہ مر گئے۔ ابو قلابہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا.

کہا کہ انہوں نے قتل کیا اور چوری کی اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی اور دوڑے زمین میں فساد کرنے کو یعنی ڈاکے اور راہزنی کو۔

فائدہ: اور نہیں ہے اس حدیث میں تصریح اس کی کہ انہوں نے چرانے والے کو گرم سلاخوں سے اندھا کیا تھا لیکن اس نے اشارہ کیا ہے اس چیز کی طرف کہ اس کے بعض طرق میں ہے جیسا کہ مسلم نے دوسرے طریق کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینیوں کی آنکھوں میں گرم سلائی ڈال کر ان کو اندھا کیا اس لیے کہ انہوں نے چرانے والوں کو گرم سلائیوں سے اندھا کیا تھا ابن بطال نے کہا کہ اگر یہ مراد نہ ہو تو لیا ہو گا اس کو عرینیوں کے قصے سے بطریق اولیٰ اس لیے کہ جب ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیرنی درست ہے اور یہ عذاب کرنا ہے آگ کے ساتھ اگرچہ مسلمانوں کے ساتھ ایسا نہ کریں پس اگر ایسا کریں تو ان کے ساتھ ایسا کرنا بطریق اولیٰ جائز ہو گا اور اس کی پوری شرح کتاب الطہارۃ میں گذر چکی ہے۔ (فتح)

بَابٌ.

یہ باب ہے۔

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے گویا کہ وہ فصل کی طرح ہے پہلے باب سے اور ان کے درمیان مناسبت یہ ہے کہ نہ تجاوز کیا جائے ساتھ جلانے کے جس جگہ جائز ہو اس شخص کی طرف جو اس کا مستوجب نہ ہو پس تحقیق وارد کی ہے بخاری نے اس میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیچ تحریق قریہ چیونٹی کے اور اشارہ کیا ساتھ اس کے طرف اس چیز کی کہ اس کے بعض طرق میں وارد ہوئی ہے کہ اللہ نے اس نبی کی طرف وحی کی کہ تو نے ایک چیونٹی کیوں نہ ماری اور اس میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ اگر وہ ایک چیونٹی کو جلاتا تو اس پر عتاب نہ ہوتا اور نہیں پوشیدہ ہے کہ صحت استدلال ساتھ اس کے موقوف ہے اس پر کہ پہلے نبیوں کی شرع کیا ہمارے لیے بھی ہے اور اس کی پوری شرح بدء الخلق میں آئے گی۔ (فتح)

۲۷۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَآءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ

۲۷۹۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اس نے حکم کیا سو چیونٹیوں کا مکان جلا دیا گیا تو اللہ نے اس پیغمبر کی طرف وحی کی کہ تجھ کو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو اللہ کی تسبیح کرتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَمْلَةٌ أَحْرَقَتْ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ.

بَابُ حَرْقِ الدُّوْرِ وَالنَّخِيْلِ.

باب ہے بیان میں جلانے گھروں کے اور کھجوروں کے درختوں کے یعنی جو مشرکین کے ہوں۔

۲۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِيْ جَرِيْرٌ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيْ خَثْعَمَ يُسَمّٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ أَحْمَسَ وَكَانُوْا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ وَّالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

۲۷۹۷۔ جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو فرمایا کہ کیا تو مجھ کو راحت نہیں دیتا ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے اور وہ ایک گھر تھا قوم خثعم میں اس کا نام کعبہ یمانیہ تھا یعنی یمن کا کعبہ سو میں ڈیڑھ سو سوار میں چلا جو اس کے قبیلے سے تھے اور وہ لوگ گھوڑے رکھا کرتے تھے اور میں گھوڑے پر نہیں بیٹھ سکتا تھا تو حضرت ﷺ نے میرے سینے میں ہاتھ مارا یہاں تک کہ میں نے اپنے سینے میں آپ کی انگلیوں کا نشان دیکھا اور فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اس کو گھوڑے پر اور کر اس کو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب تو جریر رضی اللہ عنہ اس کی طرف گیا اور اس کو توڑ ڈالا اور جلا دیا پھر اس کی خبر حضرت ﷺ کی طرف بھیجی سو جریر رضی اللہ عنہ کے ایلچی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا کہ میں آپ کے پاس نہیں آیا یہاں تک کہ میں نے اس کو چھوڑا جیسے کہ وہ بت خانہ اونٹ خارش دار ہے یعنی جل کر سیاہ ہو گیا ہے اس کی زینت کچھ باقی نہیں رہی تو حضرت ﷺ نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں میں پانچ بار برکت کی دعا کی۔

۲۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ.

۲۷۹۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیئے یعنی حکم کیا ساتھ جلانے ان کے کا۔

فائدہ: ان دونوں حدیثوں کی شرح مغازی میں آئے گی اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ دشمن کے شہروں کو جلانا اور ڈھانا درست ہے اور مکروہ جانا ہے اس کو اوزاعی اور لیث اور ابو ثور نے اور انہوں نے حجت پکڑی ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اپنے لشکروں کو کہ اس قسم کی کوئی چیز نہ کریں اور جواب دیا ہے طبری نے اس طور کہ نہی محمول ہے اس کے قصد پر بخلاف اس کے جب کہ پہنچیں اس کو بیچ لڑائی کے جیسا کہ واقع ہوا بیچ کھڑا کرنے منجنیق کے طائف پر اور وہ مانند اس کی ہے کہ جواب دیا ساتھ اس کے بیچ نہی قتل کرنے عورتوں اور بچوں کے سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اور اسی طرح ہے قتل کرنا ساتھ غرق کرنے کے اور اس کے غیر نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ منع کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکروں کو اس سے۔ اس لیے کہ اس نے معلوم کیا تھا کہ یہ شہر فتح ہو جائیں گے پس ارادہ کیا باقی رکھنا ان کا مسلمانوں پر۔ (فتح)

بَابُ قَتْلِ الْمُشْرِكِ النَّآئِمِ.

باب ہے بیچ بیان قتل کرنے سوتے مشرک کے۔

٢٧٩٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّآءَ بْنِ أَبِي زَآئِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلٰى أَبِيْ رَافِعٍ لِّيَقْتُلُوْهُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِيْ مَرْبِطِ دَوَآبَّ لَّهُمْ قَالَ وَأَغْلَقُوْا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوْا حِمَارًا لَّهُمْ فَخَرَجُوْا يَطْلُبُوْنَهٗ فَخَرَجْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ أُرِيْهِمْ أَنَّنِيْ أَطْلُبُهٗ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوْا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوْا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَفَاتِيْحَ فِيْ كَوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا فَلَمَّا نَامُوْا أَخَذْتُ الْمَفَاتِيْحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَأَجَابَنِيْ فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ فَضَرَبْتُهٗ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّيْ مُغِيْثٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ وَّغَيَّرْتُ

٢٧٩٩۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت ابو رافع کی طرف بھیجی تا کہ اس کو مار ڈالیں سو ان میں سے ایک مرد چلا اور ان کے قلعے میں داخل ہوا تو اس نے کہا کہ میں ان کے چوپایوں کی باندھنے کی جگہ میں گھسا اور کافروں نے قلعے کا دروازہ بند کیا پھر ان کا ایک گدھا گم ہوا سو وہ اس کی تلاش کو نکلے تو میں بھی ان میں نکلا میں ان کو معلوم کرواتا تھا کہ میں بھی اس کو ان کے ساتھ تلاش کرتا ہوں سو انہوں نے گدھا پایا اور قلعے میں داخل ہوئے میں بھی داخل ہوا پھر انہوں نے اس قلعے کا دروازہ بند کیا اور دیوار کے ایک سوراخ میں جس جگہ کہ میں ان کو دیکھتا تھا چابیاں رکھ دیں سو جب سو گئے تو میں نے کنجیاں لیں اور قلعے کا دروازہ کھولا پھر میں ابو رافع کے پاس داخل ہوا تو میں نے کہا کہ اے ابا رافع تو اس نے مجھ کو جواب دیا تو میں نے آواز کا قصد کر کے اس کو تلوار ماری تو اس نے چیخ ماری سو میں وہاں سے نکلا اور پھر پلٹ گیا جیسے کہ میں فریاد رس ہوں تو میں نے آواز بدل کر کہا کہ اے ابا رافع تو اس نے کہا کہ کیا ہے تیرے لیے تیری ماں کی کم بختی میں نے کہا کیا حال ہے تیرا ابو رافع نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کون مجھ پر داخل ہوا اور مجھ کو تلوار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَوْتِي فَقَالَ مَا لَكَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَأْنُكَ قَالَ لَا أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهِشٌ فَأَتَيْتُ سُلَّمًا لَّهُمْ لِأَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِي فَخَرَجْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَقُلْتُ مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتّٰى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰى سَمِعْتُ نَعَايَا أَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا بِي قَلَبَةٌ حَتّٰى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ.

ماری اس مرد نے کہا سو میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ میں رکھی پھر میں نے اس کو زور سے دبایا یہاں تک کہ اس نے ہڈیاں توڑیں پھر میں نکلا اور میں خوفناک تھا تو پھر میں ان کی سیڑھی پر آیا تا کہ اس سے اتروں تو میں گر پڑا اور میرا پاؤں زخمی ہوا سو میں وہاں سے نکل کر اپنے یاروں کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ میں نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ موت کی خبر دینے والے کی آواز سنوں سو میں نہ گیا یہاں تک کہ میں نے ابو رافع کے مرنے کی خبر سنی جو اہل حجاز کا سوداگر تھا تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور حالانکہ مجھ کو کچھ درد نہ تھا یہاں تک کہ ہم نے حضرت ﷺ کو آ کر خبر دی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب المغازی میں آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔ اور وہ ظاہر ہے ترجمہ میں اس لیے کہ صحابی نے ابو رافع کو قتل کرنا چاہا اور حالانکہ وہ سویا ہوا تھا اور اس کو آواز تو صرف اس لیے دی تھی کہ تحقیق ہو کہ وہی ہے تا کہ اس کے سوائے اور کوئی نہ مارا جائے ان لوگوں سے جن کے مارنے سے وہاں کوئی غرض نہ تھی اور بعد اس کے کہ جواب دیا اس نے اس کو کہ وہ سونے والی جگہ میں تھا اس لیے کہ وہ اس وقت بدستور اپنے سونے کے خیال میں رہا اس دلیل سے کہ جب اس نے اس کو مارا تو وہ اپنے مکان سے نہ بھاگا اور نہ اپنے بچھونے سے پھرا یہاں تک کہ اس نے اس کو پھر کر قتل کیا اور اس میں جاسوسی کا جواز ہے مشرکین پر اور ان کی غفلت کا طلب کرنا اور دھوکا دینے کا جواز بہت ایذا دینے والے کے لیے۔ اور ابو رافع حضرت ﷺ سے عداوت رکھتا تھا اور لوگوں کو آپ کی لڑائی کی ترغیب دیتا تھا اور اس سے لیا جاتا ہے جواز قتل مشرک کا بغیر دعوت کے اگر اس کو اس سے پہلے دعوت پہنچ چکی ہو اور لیکن قتل کرنا اس کا جب کہ سویا ہو پس محل اس کا یہ ہے کہ جانے کہ وہ بدستور اپنے کفر پر قائم ہے اور ناامید ہو چکا ہے اس کی فلاح سے اور طریق علم کا ساتھ اس کے یا تو ساتھ وحی کے ہے یا ساتھ قرائن کے جو دلالت کرتے ہیں اس پر۔ (فتح)

۲۸۰۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ

۲۸۰۰۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے انصار کی ایک جماعت ابو رافع کی طرف بھیجی تو عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات کو اس کے گھر میں اس کے پاس گیا پس قتل کیا اس کو اس حال میں کہ وہ سوتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلٰى أَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ.

بَابُ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ.

جنگ میں دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کیا کرو۔

۲۸۰۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ الْيَرْبُوْعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ كُنْتُ كَاتِبًا لَّهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ أَوْفٰى حِيْنَ خَرَجَ إِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيْهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ.

۲۸۰۱-۲۸۰۲۔عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ اپنے بعض دنوں میں جن میں دشمن سے ملے یعنی جہاد میں انتظار کی یعنی لڑائی شروع نہ کی یہاں تک کہ آفتاب ڈھلا پھر حضرت ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے سوفرمایا کہ اے لوگو جنگ میں دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کیا کرو یعنی نہ چاہو کہ کافروں سے لڑائی واقع ہو اور مانگو اللہ سے عافیت پھر جب تم دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو اور جانو کہ بہشت تلواروں کے سائے کے تلے ہے پھر دعا کی کہ الٰہی اتارنے والے کتاب کے اور لینے والے حساب کے اور چلانے والے ابر کے اور بھگانے والے گروہوں کفار کے شکست دے ان کو اور مدد دے ہم کو اوپر ان کے۔

۲۸۰۲۔ وَقَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَأَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ. وَقَالَ أَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ

۲۸۰۲۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ مجھے بیان کیا سالم ابونضر نے کہ میں کاتب تھا عمر بن عبیداللہ کا تو پس آیا اس کے پاس عبداللہ بن ابی اوفی کا خط کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ نہ تم امید کرو دشمن سے ملاقات کی اور ابو عامر فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن ابوزناد وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوْا.

آرزو کرو دشمن سے ملنے کی لیکن جب تم ملو تو صبر کرو۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ حکمت نہی کی یہ ہے کہ آدمی نہیں جانتا کہ انجام کار کیا ہوگا اور وہ نظیر سوال کرنے کی ہے فتنوں سے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا آرام میں ہونا اور شکر کرنا مجھ کو بہتر ہے اس سے کہ میں مبتلا ہوں پس صبر کروں اور اس کے غیر نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے ملنے کی آرزو کرنے سے اس لیے کہ اس میں خود پسندی اور تکیہ کرنا ہے اور اعتبار کرنا ہے قوت پر اور قلت اہتمام ہے دشمن کے لیے اور کل یہ مخالف ہے احتیاط کے اور جزم پر عمل کرنے کے اور بعض کہتے ہیں کہ نہی محمول ہے اس پر جب کہ واقع ہو شک مصلحت میں یا حصول ضرورت میں نہیں تو قتال کرنا فضیلت اور اطاعت ہے اور تائید کرتی ہے پہلی وجہ کی یہ بات کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہی کے بعد فرمایا کہ اللہ سے عافیت چاہو اور ابن دقیق العید نے کہا کہ چونکہ تھا ملنا موت کا دشوار ترین چیزوں سے جانوں پر اور امور غائبہ اور امور محققہ کی طرح نہ تھے تو نہ امن ہوا اس سے کہ ہو نزدیک واقع ہونے کے جیسا کہ لائق ہے پس مکروہ ہوئی آرزو کرنی اس کے لیے اور اس چیز کے لیے کہ اس میں ہے اگر واقع ہوا احتمال سے یہ کہ مخالفت کرے انسان اس چیز کی کہ وعدہ اس کا اپنے نفس سے پھر امر کیا ساتھ صبر کے نزدیک واقع ہونے حقیقت کے اور استدلال کیا گیا ہے اس حدیث کے ساتھ اوپر منع ہونے لڑائی کے طلب پر اور یہ رائے حسن بصری کی ہے اور یہ جو کہا کہ الٰہی اتارنے والے کتاب کے الخ تو اشارہ کیا اس دعا کے ساتھ مدد کی وجوہ کی طرف ان کے اوپر پس ساتھ کتاب کے اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ قتل کرو ان کو کہ عذاب کرے اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے اور ساتھ جاری کرنے بادل کے طرف قدرت ظاہرہ کے بیچ تسخیر ابر کے جس جگہ کہ چلاتی ہے اس کو ہوا ساتھ خواہش اللہ کے اور جس جگہ بدستور اپنی جگہ میں کھڑا رہتا ہے باوجود چلنے ہوا کے اور جس جگہ کہ ایک بار برستا ہے اور ایک بار نہیں برستا پس اشارہ کیا ہے اس کی حرکت کے ساتھ طرف اعانت غازیوں کے بیچ ان کے حرکت کرنے میں لڑائی میں اور ساتھ کھڑا ہونے اس کے کے طرف روکنے ہاتھ کفار کی اور ساتھ اتارنے مینہ کے اور غنیمت کرنے اس چیز کے کہ ساتھ ان کے ہے جس جگہ کہ اتفاق پڑے ان کے قتل کا اور ساتھ نہ ہونے اس کے کے ان کی شکست کی طرف جس جگہ کہ نہ حاصل ہو ساتھ کسی چیز کے ان میں سے اور کل یہ احوال صالح ہیں مسلمانوں کے لیے اور اشارہ کیا ساتھ ہازم الاحزاب کے ساتھ طرف توسل کی ساتھ نعمت سابقہ کے اور طرف تجرید توکل اور اعتقاد رکھنے کے ساتھ اس کے کہ تحقیق اللہ وہی ہے تنہا ساتھ فعل کے اور اس میں تنبیہ ہے اوپر بڑی ہونے ان تینوں نعمتوں کے پس تحقیق ساتھ اتارنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے حاصل ہوئی نعمت اخروی اور وہ اسلام ہے اور ساتھ جاری کرنے ابر کے حاصل ہوئی نعمت دنیویہ اور وہ رزق ہے اور ساتھ شکست دینے کافروں کے حاصل ہوا حفظ دونوں نعمتوں کا اور گویا کہ اس نے کہا کہ الٰہی جیسے انعام کیا تو نے ساتھ عظیم دونوں نعمتوں اخرویہ اور دنیویہ کے اور محفوظ رکھا ہے تو نے ان کو پس باقی رکھ ان کو اور اس حدیث میں استحباب دعا کا ہے نزدیک ملنے دشمن کے اور مدد چاہنے کے اور وصیت مقاتلین کے لیے ساتھ اس چیز کے کہ اس میں ان کے امر کی صلاح ہے اور تعلیم کرنی ان کو ساتھ اس چیز کے کہ محتاج ہیں وہ اس کی طرف اور سوال کرنا اللہ تعالیٰ سے اس کی صفات کے ساتھ جو حسنٰی ہیں اور ساتھ نعمت سابقہ اس کی کے اور رعایت نشاط نفوس کی اطاعت کے فعل کے لیے اور رغبت دلانے کے اوپر سلوک ادب کے اور سوائے اس کے۔ (فتح)

بَابُ الْحَرْبِ خَدْعَةٌ.

باب ہے اس بیان میں کہ لڑائی فریب ہے۔

۲۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خَدْعَةً.

۲۸۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہوا ایران کا بادشاہ پھر اس کے بعد کوئی وہاں بادشاہ نہ ہوگا ہلاک ہوا روم کا بادشاہ پھر اس کے بعد کوئی وہاں بادشاہ نہ ہوگا اور البتہ ان ملکوں کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم ہوں گے اور نام رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کا فریب۔

فائدہ: اس حدیث کا معنی ہے اظہار کرنا ایک امر کا اور دل میں اس کے برخلاف ہو اور اس میں رغبت دلانی ہے اوپر لینے پناہ کے لڑائی میں اور بلانا طرف فریب کفار کی اور خبردار ہونا اس کے لیے پس نہیں امن ہے اس سے کہ اس پر امر الٹا ہو جائے امام نووی نے کہا کہ اتفاق کیا ہے علما نے فریب کے جواز پر کفار کے ساتھ لڑائی میں جس طرح کہ ممکن ہو مگر یہ کہ اس میں نقض عہد ہو یا نقض امان ہو پس جائز نہیں ابن العربی نے کہا کہ لڑائی میں فریب واقع ہوتا ہے ساتھ تعریض اور گھات لگانے کے اور اس کی مانند۔ اور اس حدیث میں اشارہ ہے رائے کے استعمال کا لڑائی میں بلکہ اس کی طرف محتاجگی زیادہ مؤکد ہے دلاوری سے اور اسی لیے واقع ہوا ہے اختصار کرنا اس چیز پر کہ اشارہ کرتا اس کی طرف اس حدیث کے ساتھ اور یہ اس حدیث کی مانند ہے کہ حج عرفہ ہے اور ابن منیر نے کہا کہ معنی حدیث الحرب خدعۃ کے یہ ہیں کہ لڑائی جید اس کے مالک کے لیے جو کامل ہے مقصود میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ فریب دینا ہے نہ سامنے ہونا اور یہ خطر مواجہت کی وجہ سے ہے اور حاصل ہونے فتح کے ساتھ فریب کے بغیر خطرے کے۔ (فتح)

۲۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ بُوْرُ بْنُ أَصْرَمَ أَخْبَرَنَا

۲۸۰۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا نام رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ خَدْعَةً.

نے لڑائی کا فریب کہا ابو عبداللہ (امام بخاری کی کنیت ہے) کہ یہ ابوبکر وہ بور بن اصرم ہے۔

۲۸۰۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ.

۲۸۰۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑائی ایک قسم کا دھوکا ہے۔

بَابُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ.

لڑائی میں جھوٹ بولنا۔

۲۸۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَأَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ فَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى مَا يَصِيْرُ أَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ.

۲۸۰۶۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے کہ بے شک اس نے بہت رنج دیا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو مار ڈالوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ اس یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو تکلیف دی یعنی ساتھ امروں اور نواہی کے اور ہم سے صدقہ چاہا تا کہ اس کو اس کی جگہوں میں رکھے تو کعب نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ تم اور بھی زیادہ رنج پاؤ گے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم اس کے تابع ہوئے ہیں سو ہم برا جانتے ہیں کہ اس کو چھوڑ دیں یہاں تک کہ اس کا انجام کار دیکھیں سو ہمیشہ رہا اس سے کلام کرتا یہاں تک کہ اس پر قادر ہوا سو اس نے اس کو مار ڈالا۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ ترجمہ مطابق نہیں اس لیے کہ قول اس کا عنانا معنی اس کے یہ ہیں کہ تکلیف دی اس نے ہم کو ساتھ اوامر اور نواہی کے اور قول اس کا کہ ہم سے صدقہ چاہا تا کہ رکھے اس کو اس کی جگہ میں اور قول اس کا فننکرہ الخ معنی اس کا یہ ہے کہ ہم مکروہ جانتے ہیں جدائی اس کی کو اور نہیں شک ہے اس میں کہ وہ چاہتے تھے کہ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں اور جو ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ ان کی کسی بات میں بالکل کچھ جھوٹ واقع نہیں ہوا اور تمام وہ چیز کہ ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقع ہوئی تلویح ہے کما سبق ۔لیکن ترجمہ باندھا ساتھ اس کے محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ کے قول کی وجہ سے جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اول کہا کہ مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں جو چاہوں سو کہوں فرمایا کہو۔پس تحقیق داخل ہوتی ہے اس میں اجازت جھوٹ بولنے کی بطور تصریح اور تلویح کے۔اور یہ زیادتی اگرچہ نہیں مذکور ہے پس تحقیق وہ ثابت ہے بیچ اس کے جیسے آئندہ باب میں ہے اور علاوہ یہ ہے کہ اگر مراد نہ ہو تو البتہ ہوگا ترجمہ مخالف حدیث کے اس لیے کہ اس کے معنی اس وقت یہ ہیں کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا مطلق جائز ہے یا جائز ہے اس سے ایماء سوائے تصریح کے اور یہ ترمذی کی روایت میں صریح آچکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال جھوٹ مگر تین چیزوں میں بات چیت کرنا مرد کا اپنی بیوی سے تا کہ اس کو راضی کرے اور جھوٹ بولنا لڑائی میں اور بیچ صلح کروانے کے لوگوں کے درمیان اور تحقیق گذر چکی ہے صلح میں وہ چیز کہ ام کلثوم کی حدیث میں ہے اس معنی کی وجہ سے اس سے اور نقل کرنا خلاف کا بیچ جائز ہونے جھوٹ کے مطلقا یا قید کرنا اس کا ساتھ تلویح کے۔نووی نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ ان تین چیزوں میں صریح جھوٹ بولنا جائز ہے لیکن تعریض اولیٰ ہے۔ابن العربی نے کہا کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا مستثنیٰ ہے جو جائز ہے ساتھ نص کے نرمی کرنے کے لیے ساتھ مسلمانوں کے ان کی حاجت کے لیے اس کی طرف اور نہیں ہے واسطے عقل کے اس میں مجال اور حرمت جھوٹ کی عقل سے ہوتی تو حلال نہ ہوتا اور قوی کرتی ہے اس کو جو احمد اور ابن حبان نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے حجاج بن علاط کے قصے میں روایت کی ہے اس کے اجازت مانگنے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کہے آپ کی طرف سے جو چاہے مصلحت کے لیے اپنے مال کو خلاص کروانے میں اہل مکہ سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی اور خبر دینا اس کا اہل مکہ کے لیے کہ اہل خیبر نے مسلمانوں کو شکست دی اور سوائے اس کے جو مشہور ہے اور نہیں معارض ہے اس کو جو روایت کی نسائی نے عبداللہ بن ابی سرح کے قصے میں اور قول نصاری کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جب کہ اس کی بیعت سے باز رہے کہ آپ نے اپنی آنکھوں سے کیوں نہیں اشارہ کیا فرمایا کہ لائق نہیں پیغمبر کو کہ اس کی آنکھیں خائن ہوں اس لیے کہ طریقہ تطبیق کا ان دونوں کے درمیان یہ ہے کہ جس جھوٹ کے بولنے کی اجازت ہے وہ صرف لڑائی کی حالت کے ساتھ خاص ہے اور لیکن حالت بیعت کی پس وہ لڑائی کی حالت نہیں اور اس تطبیق میں شبہ ہے اس لیے کہ حجاج کا قصہ بھی لڑائی کی حالت میں نہ تھا اور جواب مستقیم یہ ہے کہ کہا جائے کہ منع مطلق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ بولنا مطلق منع ہے اور آپ کے سوائے اور لوگوں کو جھوٹ بولنا جائز ہے اور نہیں معارض ہے اس کے وہ چیز جو گذر چکی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی جہاد کا ارادہ کرتے تھے تو اس کو اس کے غیر سے توریہ کرتے تھے پس تحقیق مراد یہ ہے کہ آپ کام کا ارادہ کرتے تھے تو اس کو ظاہر نہ کرتے تھے جیسا کہ ارادہ کرتے تھے کہ مشرق کی طرف جہاد کرے پس سوال کرتے تھے اسی امر سے کہ مغرب میں ہے یعنی مغرب کا حال دریافت کرتے تھے اور سفر کا سامان درست کرتے تھے پس جو آپ کو دیکھتا تھا وہ گمان کرتا تھا کہ آپ مغرب کا ارادہ رکھتے ہیں اور آپ صریح نہ کہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ ہم مغرب کا ارادہ رکھتے ہیں اور مراد یہ ہوتی تھی کہ مشرق کی طرف جائیں گے۔ابن بطال نے کہا کہ میں نے اپنے بعض استادوں سے اس حدیث کے معنی پوچھے پس کہا اس نے کہ جھوٹ مباح لڑائی میں وہ جو معارض سے ہو نہ تصریح کرنی اس کی۔اور مہلب نے کہا کہ موضوع شاہد کے ترجمہ کے لیے حدیث باب کے لیے قول محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا ہے کہ اس نے ہم کو تکلیف دی اور ہم سے صدقہ طلب کیا اس لیے کہ یہ کلام احتمال رکھتا ہے اس کا کہ سمجھا جائے کہ تابع ہونا ان کا ان کے لیے صرف دنیا کے لیے ہے پس ہوگا کذب محض اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو کہ رنج دیا ہے اس نے ہم کو ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوتی ہے ہمارے لیے عرب کی لڑائی سے پس وہ معاریض کلام سے ہے اور نہیں اس میں کچھ حقیقی جھوٹ سے جو اخبار ہے چیز سے ساتھ خلاف اس چیز کے کہ وہ اس پر ہے پھر کہا کہ نہیں جائز ہے جھوٹ حقیقی کسی چیز میں دین سے ہرگز اور جس کا قول ہے کہ جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے تو چاہیے کہ بنائے ٹھکانہ اپنا دوزخ میں تو محال ہے کہ وہ جھوٹ بولنے کا حکم کرے۔(فتح)

بَابُ الْفَتْكِ بِأَهْلِ الْحَرْبِ. جائز ہے قتل کرنا حربی کافر کا پوشیدہ اور اچانک۔

فائدہ: اور درمیان اس ترجمہ اور گذرے ہوئے کے اور وہ قتل کرنا مشرک نائم کا ہے عموم اور خصوص میں وجہ سے۔

۲۸۰۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي فَأَقُولَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ.

۲۸۰۷۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو مار ڈالوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں پس اس نے کہا کہ مجھ کو اجازت دیجیے کہ کچھ کہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھ کو اجازت دی۔

فائدہ: اس حدیث پر تنبیہ پہلے باب میں گذر چکی ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ انہوں نے اس کو دھوکا دیا اس لیے کہ اس نے عہد توڑ ڈالا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی اور ہجو پر مدد کرتا تھا اور نہیں واقع ہوا کسی کے لیے ان لوگوں میں سے جو متوجہ ہوئے طرف اس کی تامین اس کے لیے ساتھ تصریح کے اور سوائے اس کے نہیں کہ وہم دیا انہوں نے اس کو ساتھ اس کے یہاں تک کہ اس کے قتل پر قادر ہوئے۔(فتح)

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَّخْشٰى مَعَرَّتَهٗ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ جائز ہے حیلہ کرنے سے اور ڈرنے ساتھ اس شخص سے جس کے شر اور فساد کا خوف ہو۔

قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحُدِّثَ بِهِ فِيْ نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهُ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ.

طرف چلے اور آپ کے ساتھ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے لوگوں نے خبر دی کہ وہ کھجوروں کے باغ میں ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں اس کے پاس گئے تو کھجور کی ٹہنیوں میں چھپ کر چاہا کہ اس کی آواز سنیں اور ابن صیاد اپنا کپڑا اوڑھے تھا کچھ غن غن کرتا تھا تو ابن صیاد کی میں ماں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا کہ اے صاف! یعنی ابن صیاد دیکھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اس کو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا یعنی معلوم ہو جاتا کہ کیا کہتا تھا۔

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

بَابُ الرَّجَزِ فِي الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِيْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ فِيْهِ سَهْلٌ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ.

لڑائی میں شعر پڑھنا اور کھائی کے کھودنے میں آواز بلند کرنا۔ یعنی اس باب میں حدیث سہل اور انس رضی اللہ عنہما کی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے نیز اس باب میں حدیث یزید کی ہے جو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۲۸۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰى وَارَى التُّرَابُ شَعَرَ صَدْرِهٖ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ الشَّعَرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً

۲۸۰۸۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جنگ خندق کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حالانکہ آپ مٹی کو اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے یہاں تک کہ مٹی نے آپ کے سینے کے بالوں کو ڈھانک لیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن پر بال بہت تھے اور آپ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے شعر پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ الٰہی اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم دین کی راہ نہ پاتے نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو تسکین کو ہم پر اتار اور قدموں کو جما دے اگر کفار سے ہم ملیں یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور دشمنوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا إِنَّ الْأَعْدَآءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ.

نے البتہ ہم پر زیادتی کی ہے جب وہ فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہیں ہم ان کی بات نہیں مانتے ان کے ساتھ آواز بلند کرتے تھے۔

فائدہ: اور اس حدیث میں پڑھنا حضرت ﷺ کا ہے غیر کے شعر کو اور اس کا بیان بسط کے ساتھ آئندہ آئے اور اس میں بلند کرنا آواز کا ہے بیچ عمل اطاعت کے تا کہ اس کا نفس اور غیر اس کا خوش ہو اور گویا کہ بخاری نے اشارہ کیا ہے ترجمہ میں اپنے قول کے ساتھ ورفع الصوت فی حفر الخندق طرف اس بات کی کہ کراہت رفع صوت کی لڑائی میں خاص ہے حالت قتال کے ساتھ جیسا کہ ابو داود نے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ کے اصحاب مکروہ جانتے تھے بلند کرنے آواز کے کو نزدیک لڑائی کے۔ (فتح)

بَابُ مَنْ لَّا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ.

جو گھوڑے پر نہ ٹھہر سکے۔

فائدہ: یعنی لائق ہے اہل خیر کے لیے یہ کہ دعا کریں اس کے لیے ساتھ ٹھہرا دینے کے۔ اور اس میں اشارہ ہے طرف فضیلت سوار ہونے کی گھوڑوں پر اور ٹھہرنے کی اوپر ان کے۔ (فتح)

۲۸۰۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ إِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ إِنِّيْ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا.

۲۸۰۹۔ جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں منع کیا مجھ کو حضرت ﷺ نے گھر میں آنے سے جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا مجھ کو کبھی مگر کہ میرے منہ میں تبسم فرمایا اور میں نے آپ کے پاس شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا تو حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے میں مارا پس فرمایا کہ الٰہی اس کو گھوڑے پر ٹھہرا دے اور کر دے اس کو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب۔

فائدہ: اور جگہ ترجمہ کی اس میں یہ قول ہے کہ میں نے آپ کے پاس شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا اور اس کی شرح مغازی میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ دَوَآءِ الْجُرْحِ بِإِحْرَاقِ الْحَصِيْرِ وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ أَبِيْهَا الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَحَمْلِ الْمَآءِ فِي التُّرْسِ.

باب ہے بیان میں دوا کرنے زخم کے ساتھ جلانے چٹائی کے اور دھونا عورت کا خون کو اپنے باپ کے منہ سے اور اٹھانا پانی ڈھال میں۔

فائدہ: یہ باب شامل ہے تین احکام پر اور حدیث باب کی ظاہر ہے بیچ ان کے اور مفرد بیان کیا ہے اس نے ثانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلے کو کتاب الطہارۃ میں اور اس کی شرح مغازی میں آئے گی۔ (فتح)

٢٨١٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِالْمَآءِ فِيْ تُرْسِهٖ وَكَانَتْ يَعْنِيْ فَاطِمَةَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَأُخِذَ حَصِيْرٌ فَأُحْرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهٖ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢٨١٠۔ ابو حازم سے روایت ہے کہ لوگوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کس چیز سے دوا کیا گیا زخم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں باقی رہا کوئی جو زیادہ جانتا ہو اس کو مجھ سے تھے علی مرتضی رضی اللہ عنہ پانی لاتے اپنی ڈھال میں اور تھی فاطمہ رضی اللہ عنہا دھوتی خون کو آپ کے منہ سے اور چٹائی لے کر جلائی گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم اس کے ساتھ بھرا گیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوْبَةِ مَنْ عَصٰى إِمَامَهٗ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ﴾ قَالَ قَتَادَةُ الرِّيْحُ الْحَرْبُ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ مکروہ ہے جھگڑے اور اختلاف سے لڑائی میں۔ یعنی لڑائی والوں سے لڑائی کے احوال میں اور بیان میں عذاب اس شخص کے جو اپنے امام کی نافرمانی کرے یعنی ساتھ بھاگنے کے اور محروم ہونے کے غنیمت سے یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ نہ جھگڑو آپس میں پس بزدل اور نامرد ہو جاؤ گے اور تمہاری لڑائی کی قوت دور ہو جائے گی۔

فائدہ: اور مراد ریح سے قوت ہے لڑائی میں۔

٢٨١١۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَّأَبَا مُوْسٰى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا.

٢٨١١۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اور معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا سو فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور خوشخبری دو اور نہ بھڑکاؤ آپس میں موافقت کرو اور اختلاف نہ کرو۔

فائدہ: مراد اس حدیث سے یہی آخری قول ہے کہ اختلاف نہ کرو اور اس کی شرح مغازی میں آئے گی۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَّكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَّأَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَّأَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوْهُمْ قَالَ فَأَنَا وَاللّٰهِ رَأَيْتُ النِّسَآءَ يَشْدُدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ فَأَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْ أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوْا مِنَّا سَبْعِيْنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً سَبْعِيْنَ أَسِيْرًا وَسَبْعِيْنَ قَتِيْلًا فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ

۲۸۱۲۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو پیادوں پر سردار کیا اور وہ پچاس مرد تھے سو فرمایا کہ اگر تم ہم کو دیکھو کہ پرندے ہم کو اچک رہے ہیں تو بھی تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اور یہاں تک کہ میں تم کو بلا بھیجوں اور اگر تم ہم کو دیکھو کہ ہم نے ان کافروں کو شکست دی اور ان کو اپنے قدموں سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا یہاں تک کہ میں تم کو بلا بھیجوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شکست دی براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں نے مشرکوں کی عورتوں کو دیکھا کہ اپنے کپڑے اٹھا کر جلد چلتی تھیں ان کے پازیبیں اور پنڈلیاں ننگی ہوئیں اور اپنے کپڑوں کو اٹھائے ہوئیں تھیں تو عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے یاروں نے کہا کہ غنیمت لو اے قوم غنیمت لو کہ تمہارے یار غالب ہوئے پس کس چیز کی انتظار کرتے ہو تو عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم بھول گئے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو کہا تھا انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کہنا نہ مانا اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ ہم لوگوں میں جاتے ہیں پس غنیمت پاتے ہیں سو جب وہ ان میں آئے تو ان کے منہ پھیرے گئے تو سامنے آئے لوگوں کو اس حال میں کہ بھاگتے تھے پس یہ اس وقت تھا جب کہ بلاتے تھے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے لوگوں میں پس نہ باقی رہے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر بارہ مرد تو کافروں نے ہم میں سے ستر آدمیوں کو قتل کیا اور جنگ بدر کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مشرکین سے ایک سو چالیس آدمی پائے تھے ستر قیدی اور ستر مقتول تو ابوسفیان نے تین بار کہا کہ کیا قوم مسلمانوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس سے کہ اس کو جواب دیں پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوْئُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ إِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَّمْ اٰمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ أُعْلُ هُبَلُ أُعْلُ هُبَلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوْنَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ أَعْلٰى وَأَجَلُّ قَالَ إِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوْنَهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ.

اس نے تین بار کہا کہ کیا قوم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر تین بار کہا کہ کیا قوم میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں پھر اپنے ساتھیوں کی طرف پھرا اور کہنے لگا لیکن یہ تینوں پس مارے گئے یعنی جب مسلمانوں کی طرف سے کسی نے اس کو جواب نہ دیا تو اس کو گمان ہوا کہ یہ مارے گئے ورنہ جواب دیتے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو روک نہ سکے تو انہوں نے کہا کہ اے دشمن اللہ کے قسم ہے اللہ کی کہ تو نے جھوٹ کہا جن کو تو نے گنا البتہ وہ سب زندہ ہیں اور تحقیق باقی ہے تیرے لیے وہ چیز کہ ناخوش کرے تجھ کو ابوسفیان نے کہا کہ یہ دن بدر کے دن کے مقابلے ہے اور لڑائی مانند ڈھول کی ہے یعنی بدر کے دن تم غالب ہوئے تھے اور آج ہم تحقیق تم اپنے مردوں میں ناک کان کٹے پاؤ گے میں نے اس کا حکم نہیں کیا اور نہ میں اس سے ناخوش ہوں پھر گانے لگا کہ بلند ہوا ہے ہبل (ایک بت کا نام ہے جو کعبے میں رکھا ہوا تھا) بلند ہوا ہے ہبل تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جواب نہیں دیتے تو اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیا کہیں فرمایا کہ کہو اللہ بلند تر اور بزرگ تر ہے تو ابوسفیان نے کہا کہ ہمارے لیے عزیٰ ہے اور تمہارے لیے عزیٰ نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو جواب نہیں دیتے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیا جواب دیں فرمایا کہ اللہ ہے مددگار ہمارا اور نہیں مددگار تمہارے لیے۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہ ہے کہ شکست واقع ہوئی بسبب مخالفت تیراندازوں کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی وجہ سے کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اور پوری شرح اس کی مغازی میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ إِذَا فَزِعُوْا بِاللَّيْلِ.

جب لوگ رات کو ڈریں یعنی تو لائق ہے امیر لشکر کے لیے کہ خود اس خبر کا حال دریافت کرے یا ساتھ اس شخص کے کہ اس کو اس لیے بلائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَّهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَّعْنِي الْفَرَسَ.

۲۸۱۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ سب لوگوں سے بہتر اور سخی تر اور دلاور تر تھے اور مدینے والے ایک رات گھبرائے کہ انہوں نے ایک آواز سنی تو حضرت ﷺ لوگوں کو آگے سے آملے اس حال میں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ننگے گھوڑے پر سوار تھے اور اپنی گردن میں تلوار کو لٹکائے ہوئے تھے پس فرمایا کہ مت گھبراؤ مت گھبراؤ پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے گھوڑے کو دریا پایا۔

فائدہ: اس کی شرح ہبہ میں گذر چکی ہے۔

بَابُ مَنْ رَّأَى الْعَدُوَّ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ يَا صَبَاحَاهُ حَتّٰى يُسْمِعَ النَّاسَ.

جو دشمن کو دیکھے اور اپنی بلند آواز سے پکارے یا صباحاہ تا کہ لوگوں کو سنائے۔

۲۸۱٤۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَّحْوَ الْغَابَةِ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا بِكَ قَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَا صَبَاحَاهُ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتّٰى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوْهَا فَجَعَلْتُ أَرْمِيْهِمْ وَأَقُوْلُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا

۲۸۱٤۔ سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینے سے نکل کر غابہ (ایک جگہ کا نام ہے ایک منزل مدینے سے طرف شام کی) کو چلا یہاں تک کہ جب میں غابہ کے پہاڑ پر پہنچا تو عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام مجھے راہ میں ملا تو میں نے کہا کہ تجھ کو خرابی ہو تجھ کو کیا ہوا اس نے کہا کہ حضرت ﷺ کی اونٹنیاں پکڑی گئی میں نے کہا کہ ان کو کس نے پکڑا اس نے کہا کہ غطفان اور فزارہ کی قوم نے تو میں نے تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو کہ سنایا میں نے اس شخص کو کہ مدینے کی پتھریلی زمین کے درمیان ہے یعنی میں نے ایسی بلند آواز کے ساتھ چیخ ماری کی مدینے کے سب لوگوں نے سن لیا پھر میں اکیلا ان کے پیچھے دوڑا یہاں تک کہ میں ان کو ملا اور حالانکہ انہوں نے اونٹنیاں پکڑی ہوئی تھیں سو میں ان کو تیر مارنے لگا اور میں یوں کہتا تھا کہ میں اکوع کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوْا فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوْقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَإِنِّيْ أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوْا سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِيْ إِثْرِهِمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ قَوْمِهِمْ.

بیٹا ہوں اور آج کم بختوں کی موت کا دن ہے سو میں نے ان سے سب اونٹنیاں چھین لیں تو میں ان کو ہانکتا ہوا آگے بڑھا تو راہ میں حضرت ﷺ مجھ کو ملے یعنی سواروں کو لے کر دوڑے جاتے تھے تو میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ وہ لوگ ابھی پیاسے ہیں میں نے ان کو پانی نہیں پینے دیا سو ان کے پیچھے لشکر کو بھیجئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا ان پر سوزی اور آسانی کر کہ البتہ لوگوں کی مہمانی ہوتی ہوگی ان کی قوم میں یعنی تو ان پر غالب ہو چکا اب در گذر کر جانے دے اپنی قوم میں کھاتے پیتے ہوں گے۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ جگہ اس ترجمہ کی یہ ہے کہ اس طرح کا پکارنا جاہلیت کا پکارنا نہیں جو منع ہے اس لیے کہ یہ استغاثہ ہے کفار پر۔

بَابُ مَنْ قَالَ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ. جو کہے کہ لے اس کو اور میں فلاں کا بیٹا ہوں۔

فائدہ: یہ کلمہ ہے مدح کے وقت کہا جاتا ہے۔ابن منیر نے کہا کہ موقع اس کا احکام سے یہ ہے کہ وہ خارج ہے فخر کرنے سے جو منع ہے تقاضہ کرنے کی وجہ سے حال کے اس کو میں کہتا ہوں کہ یہ قریب ہے جواز اختیال سے حرب میں سوائے اس کے غیر میں۔(فتح)

وَقَالَ سَلَمَةُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ. یعنی سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لے اس کو اور میں اکوع کا بیٹا ہوں۔

فائدہ: یہ ایک ٹکڑا ہے سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا جو ابھی مذکور ہوئی اور تحقیق روایت کیا ہے اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے اور اس میں ہے کہ لے اس کو اور میں اکوع کا بیٹا ہوں یعنی یہ لفظ کہنا اپنی تعریف میں درست ہے۔

۲۸۱۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَآئِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَآءُ وَأَنَا أَسْمَعُ أَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ كَانَ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ

۲۸۱۵۔ ابی اسحق سے روایت ہے کہ ایک شخص نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ کیا تم اصحاب جنگ حنین کے دن بھاگ گئے تھے براء رضی اللہ عنہ نے کہا اور حالانکہ میں ابو اسحق سنتا تھا کہ حضرت ﷺ نے تو اس دن ہرگز پیٹھ نہیں پھیری اور ابو سفیان حضرت ﷺ کے خچر کی باگ پکڑے ہوئے تھے سو جب کافروں نے حضرت ﷺ کو گھیر لیا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَغْلَتِهِ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ.

حضرت ﷺ سواری سے نیچے اترے اور فرمانے لگے کہ میں پیغمبر ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں سو نہیں دیکھا گیا لوگوں میں اس دن کوئی زیادہ سخت حضرت ﷺ سے لڑائی میں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں جائز ہے۔

بَابُ إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلٰى حُكْمِ رَجُلٍ.

جب اترے دشمن ایک مرد کے حکم پر یعنی پس جائز رکھے اس کو امام تو جاری ہوتا ہے حکم اس کا۔

٢٨١٦۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَجَآءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا إِلٰى سَيِّدِكُمْ فَجَآءَ فَجَلَسَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّيْ أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

٢٨١٦۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہود بنی قریظہ سعد رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترے یعنی قلعے سے تو حضرت ﷺ نے کسی کو سعد رضی اللہ عنہ کے بلانے کے لیے بھیجا اور سعد رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے نزدیک تھے یعنی ان کو اپنے پاس خیمے میں جگہ دی ہوئی تھی تا کہ قریب سے ان کی بیمار پرسی کریں اس بیماری میں جوان کو تیر لگنے سے پہنچی تھی تو سعد رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار ہو کر آئے پھر جب نزدیک ہوئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اٹھ کھڑے جاؤ طرف سردار اپنے کی سو سعد رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت ﷺ کے پاس بیٹھے تو حضرت ﷺ نے ان سے کہا کہ بے شک یہ لوگ یعنی بنی قریظہ تمہارے حکم پر راضی ہو کر اترے ہیں اس بات پر راضی ہوئے ہیں کہ جو کچھ سعد رضی اللہ عنہ ہمارے بارے میں حکم کرے ہم کو منظور ہے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حکم کرتا ہوں کہ ان کے لڑنے والے مارے جائیں یعنی جو لڑنے کے قابل ہیں اور ان کے بچے اور عورتیں قید کیے جائیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو نے ان کے حق میں حکم کیا ساتھ حکم بادشاہ کے یعنی تو نے ایسا حکم کیا ہے اس سے اللہ راضی ہوا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی۔ ابن منیر نے کہا کہ مستفاد ہوتا ہے حدیث سے لازم ہونا حکم محکم کا ساتھ رضامندی مدعی اور مدعی علیہ کی۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَتْلِ الْأَسِيْرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ.

باب ہے بیان میں قتل کرنے قیدی کے اور قتل کرنے کے نشانہ ٹھہرا کر یعنی جاندار چیز کو کھڑا کیا جائے پھر اس کو تیر سے مارا جائے۔

۲۸۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ.

۲۸۱۷۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر سے خود اتاری تو ایک مرد آیا سو اس نے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردے پکڑے ہوئے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح حج میں گذر چکی ہے اور تحقیق پہلے گذر چکا ہے کہ امام اختیار کرے وہ چیز کہ وہ زیادہ تر مفید ہے اسلام کے لیے اور مسلمانوں کے قیدی کے قتل اور اس کے احسان کے درمیان اور اوپر بدلہ لینے کے ساتھ یا بغیر بدلہ لینے کے یا اس کے غلام بنانے سے۔(فتح)

بَابٌ هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَأْسِرْ وَمَنْ رَّكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ.

کیا طلب کرے مرد قید ہونا اپنا یعنی اپنے نفس کو قید ہونے کے لیے دوسرے کے سپرد کرے یا نہیں اور جو اپنے تئیں قید ہونے کے لیے سپرد نہ کرے اور جو قتل کے وقت دو رکعت نماز پڑھے۔

۲۸۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِّبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا

۲۸۱۸۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمی بطور لشکر جاسوسی کے بھیجے اور عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ان پر سردار کیا سو وہ چلے یہاں تک کہ ہدأۃ میں پہنچے اور وہ ایک جگہ ہے درمیان عسفان اور مکے کے تو ذکر کیے گئے ہذیل کے قبیلے کے لیے جن کو بنو عیان کہا جاتا تھا یعنی ان کو خبر ہوئی تو ان کے لیے دو سو آدمی کے قریب نکلے کہ سب تیر انداز تھے تو وہ ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ انہوں نے ان کی کھجوریں کھانے کی جگہ پائی جس کو انہوں نے مدینے سے خرچ راہ لیا تھا سو انہوں نے کہا کہ یہ مدینے کی کھجوریں ہیں تو ان کے پیچھے چلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْهَدَاةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لَحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ قَرِيْبًا مِّنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا آثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوْا آثَارَهُمْ فَلَمَّا رَاٰهُمْ عَاصِمٌ وَّأَصْحَابُهٗ لَجَئُوْا إِلٰى فَدْفَدٍ وَّأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَهُمُ انْزِلُوْا وَأَعْطُوْنَا بِأَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا قَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَمِيْرُ السَّرِيَّةِ أَمَّا أَنَا فَوَاللّٰهِ لَا أَنْزِلُ الْيَوْمَ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةٍ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ دَثِنَةَ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ أَطْلَقُوْا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَأَوْثَقُوْهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ لَأُسْوَةً يُرِيْدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ عَلٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَأَبٰى فَقَتَلُوْهُ فَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ وَّابْنِ دَثِنَةَ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَّكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا.

سو جب عاصم رضی اللہ عنہ اوران کے یاروں نے ان کو دیکھا تو ایک بلند جگہ کی طرف پناہ لی تو کافروں نے ان کو گھیرا تو کافروں نے ان کو کہا کہ اترو اور ہم کو اپنے ہاتھ دو یعنی اپنے آپ کو ہمارے حوالے کردو اور تمہارے لیے قول واقرار ہے ہم کسی کو تم میں سے نہ ماریں گے تو عاصم رضی اللہ عنہ لشکر کے سردار نے کہا کہ لیکن میں پس قسم ہے اللہ کی نہیں اتروں گا آج بیچ ذمے کافر کے الٰہی ہمارے نبی کو ہمارے حال سے خبر دے تو کافروں نے ان کو تیروں سے مارا تو عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات آدمیوں کو قتل کیا اور باقی تین آدمی عہد و پیمان کے ساتھ ان کی طرف اترے ان میں سے ایک خبیب انصاری رضی اللہ عنہ تھا دوسرا ابن دثنہ اور تیسرا ایک مرد اور تھا سو جب کافر ان پر قادر ہوئے تو کمانوں کی تانت کھول کر ان کو باندھ لیا تو تیسرے مرد نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی یہ اول دغا ہے قسم ہے اللہ کی کہ میں تمہارے ساتھ نہ جاؤں گا البتہ مجھے ان لوگوں کی چال چلنی ہے یعنی شہیدوں کی سو انہوں نے اس کو کھینچا اور اس کے ساتھ محنت کی اس پر کہ وہ ان کے ساتھ چلے اس نے نہ مانا تو انہوں نے اس کو مار ڈالا اور خبیب اور ابن دثنہ رضی اللہ عنہما کو لے چلے یہاں تک کہ دونوں کو مکے میں بیچا بعد جنگ بدر کے سو خبیب رضی اللہ عنہ کو تو حارث بن عامر کی اولاد نے خرید لیا اور جنگ بدر کے دن خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کو قتل کیا تھا سو خبیب رضی اللہ عنہ کچھ مدت ان کے پاس قید رہا پس خبر دی مجھ کو عبید اللہ نے کہ حارث کی بیٹی نے اس کو خبر دی کہ جب کافر اس کے مارنے کے لیے جمع ہوئے تو اس نے زیر ناف بال مونڈنے کے لیے استرا مانگا تو اس نے اس کو استرا عاریۃ دیا سو اس نے میرے بیٹے کو لیا اور میں اس سے بے خبر تھی سو میں نے اس کو پایا کہ میرے بیٹے کو اپنی ران

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَأَخَذَ ابْنًا لِّي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِينَ أَتَاهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُّهُ مُجْلِسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَالْمُوسٰى بِيَدِهِ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِي فَقَالَ تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ وَّاللهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهُ يَوْمًا يَّأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوْثَقٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ وَّكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِّنَ اللهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَّطَوَّلْتُهَا اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا مَّا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٍ فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا فَاسْتَجَابَ اللهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَّوْمَ أُصِيبَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلٰى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا

پر بٹھائے ہوئے ہے اور استرا اس کے ہاتھ میں ہے سو گھبرائی میں گھبرانا کہ خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کو میرے چہرے میں پہچانا تو خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو ڈرتی ہے کہ میں اس کو قتل کروں تحقیق میں یہ کام نہیں کروں گا قسم ہے اللہ کی میں نے کبھی کوئی قیدی خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا قسم ہے اللہ کی میں نے البتہ اس کو ایک دن پایا کہ انگور کے گچھے سے کھاتا تھا جو اس کے ہاتھ میں تھا اور البتہ وہ لوہے کی زنجیروں میں باندھا ہوا تھا اور مکے میں میوہ نہ تھا اور حارث کی بیٹی کہتی تھی کہ وہ اللہ کی طرف سے روزی تھی جو اللہ نے خبیب رضی اللہ عنہ کو دی تھی سو جب کافر اس کو حرم سے لے نکلے تا کہ اس کے حل میں یعنی حرم سے باہر قتل کریں تو خبیب رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا کہ مجھ کو چھوڑ دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں پھر خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم گمان کرو گے کہ مجھ کو ڈر ہے تو البتہ میں نماز کو دراز کرتا الٰہی ان سب کو ہلاک کر دے اور نہ باقی چھوڑ ان میں سے کسی کو اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا جب کہ مسلمان مارا جاؤں اوپر جس کروٹ کے کہ ہو اللہ کے لیے جگہ ہلاک ہونے میرے کی اور یہ مارا جانا میرا اللہ کی راہ میں ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو برکت کرے گا اوپر جوڑوں عضو کٹے ہوئے کے سو حارث کے بیٹے نے اس کو قتل کیا پس تھا خبیب رضی اللہ عنہ وہ جس نے مسنون کی دو رکعت نماز ہر مسلمان کے لیے کہ قید میں مارا جائے تو قبول کی اللہ نے دعا عاصم رضی اللہ عنہ کی جس دن کہ شہید ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ان کے حال سے خبر دی اور جو مصیبت کہ ان کو پہنچی اور کفار قریش نے کچھ آدمی اس کے پاس بھیجے جب کہ ان کو خبر ہوئی کہ وہ مارا گیا تا کہ کوئی چیز اس سے لائی جائے کہ پہچانا جائے اور تحقیق جنگ بدر کے دن اس نے ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ عُظَمَآئِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ عَلٰى عَاصِمٍ مِّثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى أَنْ يَّقْطَعَ مِنْ لَّحْمِهٖ شَيْئًا.

ایک رئیس کو مارا تو بھیجے گئے عاصم رضی اللہ عنہ پر زنبور مثل ابر کی تو زنبوروں نے اس کو ان کے ایلچیوں سے نگاہ رکھا سو نہ قادر ہوئے وہ اس پر کہ اس کے بدن سے کچھ گوشت کاٹیں۔

فائدہ: یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور اس کی شرح مغازی میں آئے گی۔

بَابُ فَكَاكِ الْأَسِيْرِ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ہے بیان میں چھڑانے قیدی کے۔

فائدہ: یعنی دشمن کے ہاتھ سے ساتھ مال کے ہو یا غیر اس کے۔

۲۸۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيْرَ وَأَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ.

۲۸۱۹۔ ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑاؤ قیدی کو کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خبر پوچھو بیمار کی۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ چھڑانا قیدی کا فرض کفایہ ہے اور یہی قول ہے جمہور کا اور اسحق بن راہویہ نے کہا کہ بیت المال سے اور مالک سے بھی مروی ہے اور احمد نے کہا کہ بدلہ دیا جائے ساتھ سروں کے اور لیکن ساتھ مال کے پس اس کو میں نہیں پہچانتا اور اگر ہوں نزدیک مسلمانوں کے قیدی اور نزدیک کافروں کے قیدی اور اتفاق کریں اوپر بدلے کے تو متعین ہوتا ہے اور نہیں جائز ہے بدلہ لینا کافروں کے قیدیوں کا ساتھ مال کے۔ (فتح)

۲۸۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهٗ إِلَّا فَهْمًا يُّعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا

۲۸۲۰۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تمہارے پاس کچھ چیز وحی سے ہے سوائے اس چیز کے کہ قرآن میں ہے یعنی سوائے قرآن کے علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے پیدا کیا اناج کو اور پیدا کیا جاندار چیز کو میں اس کو نہیں جانتا مگر سمجھ کہ اللہ کسی شخص کو قرآن میں دیتا ہے اور جو کچھ کہ اس کاغذ لکھا ہوا ہے میں نے کہا کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہوا ہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیت اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

قدر اس کا اور چھڑانا قیدی کا یعنی ثواب اس کا اور یہ کہ نہ مارا جائے مسلمان بدلے کافر کے۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب العلم میں گذر چکی ہے اور باقی آئندی آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ (فتح)

بَابُ فِدَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ.

باب ہے بیان میں بدلہ لینے کے مشرکین سے یعنی ساتھ مال کے کہ ان سے لیا جائے۔

فائدہ: کچھ بیان اس کا پہلے باب میں گذر چکا ہے۔

۲۸۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَآئَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهَا دِرْهَمًا. وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَآئَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَإِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ خُذْ فَاَعْطَاهُ فِيْ ثَوْبِهٖ.

۲۸۲۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ انصاری مردوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پروانگی چاہی پس عرض کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو پروانگی دیجیے کہ ہم اپنے بھانجے عباس رضی اللہ عنہ کا بدلہ چھوڑ دیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے ایک درہم نہ چھوڑو اور نیز انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال لایا گیا تو عباس رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مال دیجیے کہ بے شک میں نے بدلہ دیا ہے اپنی جان سے اور بدلہ دیا ہے عقیل کا یعنی جنگ بدر کے دن تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے لے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کے کپڑے میں دیا۔

فائدہ: اور استدلال کیا ہے اس کے ساتھ ابن بطال نے جواز پر دینے بعض قسموں کے زکوۃ سے اور اس میں دلالت نہیں اس لیے کہ یہ مال زکوۃ کا نہ تھا اور بر تقدیر اس کے ہونے سے زکوۃ سے پس عباس رضی اللہ عنہ نہیں اہل زکوۃ سے اور حق یہ ہے کہ مال مذکور خراج یا جزیہ کا تھا اور دونوں مصالح کے مال سے ہیں اور اس کا بیان جزیہ میں آئے گا۔ (فتح)

۲۸۲۲۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۸۲۲۔ جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ بدر کے قیدیوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ جَآءَ فِي أُسَارٰى بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ.

آیا تھا کہا اس نے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا کہ مغرب کی نماز میں سورۃ طور پڑھتے تھے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ وہ بدر کے قیدیوں میں آیا تھا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آیا تھا بیچ طلب کرنے بدلہ قیدیوں بدر کے اور اس کی شرح کتاب القراءۃ میں گذر چکی ہے اور کچھ شرح اس کی مغازی میں آئے گی۔

بَابُ الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ.

باب ہے کہ اگر کافر حربی دار السلام میں بغیر امان کے داخل ہو۔

فائدہ: تو کیا جائز ہے اس کا قتل اور یہ اختلافی مسائل سے ہے مالک نے کہا کہ امام کو اس میں اختیار ہے اور اس کا حکم حکم اہل حرب کا ہے۔ اور کہا اوزاعی اور شافعی نے کہ اگر وہ دعوی کرے کہ وہ ایلچی ہے تو اس سے قبول کیا جائے اور ابو حنیفہ اور احمد نے کہا کہ یہ دعوی اس کا قبول نہ کیا جائے اور وہ فے ہے مسلمانوں کے لیے۔ (فتح)

۲۸۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلَهٗ فَنَفَّلَهٗ سَلَبَهٗ.

۲۸۲۳۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین کا ایک جاسوس حضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپ سفر میں تھے تو وہ آپ کے اصحاب کے پاس بیٹھ کر گفتگو کرنے لگا پھر پھرا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ڈھونڈ کر مار ڈالو وہ جاسوس ہے تو حضرت ﷺ نے اس کا اسباب سلمہ رضی اللہ عنہ کو دیا۔

فائدہ: مسلم میں عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں دوڑتا ہوا نکلا یہاں تک کہ میں نے اونٹ کی مہار پکڑی سو میں نے اس کو بٹھایا سو جب اس نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا تو میں نے اپنی تلوار کھینچ کر اس کے سر پر ماری سو وہ مر گیا سو لایا میں سواری اس کی اور جو اس پر تھا اس حال میں کہ میں اس کو کھینچتا تھا تو حضرت ﷺ آگے بڑھ کر مجھ کو جا ملے تو فرمایا کہ کافر کو کس نے مارا ہے لوگوں نے کہا کہ اکوع کے بیٹے نے فرمایا کہ اس کا سب اسباب اس کے لیے ہے اس سے معلوم ہوا کہ باعث اس کے قتل پر یہ ہے کہ اس نے مسلمانوں کے ستر پر جھانکا اور جلدی کی تاکہ آپ کے اصحاب کو معلوم کرے پس غنیمت جانے ان کی غفلت کو اور اس کے قتل میں مسلمانوں کی مصلحت تھی اور نووی نے کہا کہ اس میں راز ہے قتل کا جاسوس حربی کافر کے اور اس پر اتفاق ہے اور لیکن عہد والا کافر اور ذمی پس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا مالک اور اوزاعی نے کہ اس سے اس کا عہد ٹوٹ جاتا ہے اور شافعیہ کے نزدیک خلاف ہے اور لیکن اگر شرط کی ہو اس پر بیچ عہد اس کے کے تو ٹوٹ جاتا ہے اس کا عہد اتفاقا اور اس میں حجت ہے اس شخص کے لیے کہ جو کہتا ہے اسباب مقتول کا سب قاتل کے لیے ہے اور جو کہتا ہے کہ وہ اس کا مستحق نہیں مگر ساتھ قول امام کے وہ جواب دیتا ہے کہ نہیں حدیث میں وہ چیز کہ دلالت کرے اوپر ایک کے دوامروں سے بلکہ وہ دونوں کے لیے محتمل ہے لیکن ایک روایت میں ہے ایک مرد کھڑا ہوا سو اس نے حضرت ﷺ کو خبر دی کہ وہ جاسوس ہے مشرکین کا تو فرمایا کہ جو اس کو مارے پس اس کے لیے ہے اسباب اس کا کہا پس میں نے اس کو پایا تو میں نے اس کو مار ڈالا یہ تائید کرتی ہے احتمال ثانی کی بلکہ قرطبی نے کہا کہ اگر کہتے کہ قاتل مستحق ہے سلب کا ساتھ مجرد قتل کے تو نہ ہوتا حضرت ﷺ کے قول کے لیے له سلبه اجمع کوئی فائدہ اور تعاقب کیا گیا ساتھ اس کے کہ احتمال ہے کہ ہو یہ حکم سوائے اس کے نہیں کہ ثابت ہوا ہو اسی وقت اور تحقیق استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ اوپر جواز تاخیر بیان کے وقت خطاب سے اس لیے کہ اللہ کا قول وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ عام ہے ہر غنیمت میں پس بیان کیا حضرت ﷺ نے بعد زمانے دراز کے کہ سلب قاتل کے لیے ہے برابر ہے کہ ہم اس کو امام کی اجازت کے ساتھ قید کریں یا نہیں لیکن مالک کا قول کہ نہیں پہنچی مجھ کو یہ بات کہ حضرت ﷺ نے یہ فرمایا ہو مگر حنین کے دن پس اگر مراد مالک کی یہ ہے کہ ابتداء اس حکم کی حنین کے دن تھی تو وہ مردود ہے لیکن مالک کے غیر پر جو اس کو منع کرتا ہے پس تحقیق مالک نے سوائے اس کے نہیں کہ پہنچنے کی نفی کی ہے اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے ابو داود میں کہ حضرت ﷺ نے جنگ موتہ میں حکم کیا کہ اسباب مقتول کا قاتل کے لیے ہے اور موتہ بالاتفاق جنگ حنین سے پہلے ہے۔ اور ابن منیر نے کہا کہ ترجمہ میں حربی کا ذکر ہے اور حدیث میں جاسوس کا ذکر ہے اور حکم جاسوس کا مخالف ہے حربی مطلق کے لیے جو داخل ہوتا ہے بغیر امان کے پس دعوی عام ہے دلیل سے اور جواب دیا گیا ہے کہ جاسوس مذکور نے وہم دلایا تھا کہ وہ امن والوں سے ہے پس جب اس نے اپنی حاجت ادا کی جاسوسی کرنے سے تو اٹھ کر جلدی چلا پس معلوم ہو گیا کہ وہ حربی ہے کہ بغیر امان کے داخل ہوا ہے۔ (فتح)

بَابُ يُقَاتَلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرَقُّوْنَ.

لڑائی کی جائے اہل ذمہ کی طرف سے یعنی ان کی مدد کی جائے اگر ان کا دشمن ان پر غالب ہو اور نہ غلام بنائے جائیں یعنی اگرچہ وہ عہد کو توڑ ڈالیں۔

۲۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَأُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

۲۸۲۴۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں وصیت کرتا ہوں امیر کو ساتھ ذمہ اللہ کے اور ذمے اس کے رسول ﷺ کے اور یہ کہ پورا کیا جائے عہد ان کا اور یہ کہ لڑائی کی جائے پیچھے ان کے سے اور نہ تکلیف دی جائے ان کو مگر موافق طاقت ان کی کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا إِلَّا طَاقَتَهُمْ.

فائدہ: یہ حدیث پوری مناقب میں آئے گی اور ابن تین نے کہا کہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں اس لیے کہ اس میں غلام بنانے کا ذکر نہیں اور جواب دیا ہے ابن منیر نے اس طرح سے کہ لیا ہے اس کو بخاری نے اس کے اس قول سے کہ میں اس کو وصیت کرتا ہوں ساتھ ذمہ اللہ کے پس تحقیق مقتضی وصیت بالاشفاق کا یہ ہے کہ نہ داخل ہو غلامی میں اور جو کہتا ہے کہ وہ غلام بنائے جائیں جب کہ عہد کو توڑ ڈالیں وہ ابن قاسم ہے اور مخالف ہے اس کے جمہور علماء اور اشہب اور محل اس کا وہ ہے جب کہ قید کریں حربی ذمی کو پھر قید کریں مسلمان ذمی کو اور عجیب بات کہی ابن قدامہ نے پس حکایت کیا اجماع کو اور شاید اس کو ابن قاسم کے خلاف کی اطلاع نہیں ہوئی اور بخاری کو اطلاع ہوئی پس باب باندھا اس کے ساتھ۔ (فتح)

بَابُ هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلٰى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ.

باب ہے بیان میں انعام دینے ایلچیوں کے۔

بَابُ جَوَآئِزِ الْوَفْدِ.

کیا طلب کی جائے شفاعت طرف اہل ذمہ کی اور معاملہ ان کا۔

فائدہ: بعض روایتوں میں پہلا ترجمہ اس باب سے موخر ہے اور اس کے ساتھ دور ہو جاتا ہے اشکال پس تحقیق حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی موافق ہے باب جوائز الوفد کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی وجہ سے کہ انعام دیا کرو ایلچیوں کو برخلاف دوسرے ترجمہ اور شاید بخاری نے باب باندھا ہے ساتھ اس کے اور بیاض خالی چھوڑا تھا تا کہ اس کے موافق کوئی حدیث اس میں وارد کرے پھر اتفاق نہ ہوا۔ اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث پہلے باب کے تحت میں ہے اور باب جوائز الوفد بالکل یہاں نہیں ہے اور بیچ مناسبت اس کی کے ترجمہ کے لیے غموض ہے اور شاید وہ اس جہت سے ہے کہ یہود کا نکالنا تقاضہ کرتا ہے رفع استشفاء کا اور رغبت دلانا اوپر اجازت وفد کے تقاضہ کرتا ہے حسن معاملہ کا یا شاید إلٰی ترجمہ میں ساتھ معنی لام کے ہے یعنی کیا استشفاء کیا جائے ان کے لیے نزدیک امام کے اور کیا معاملہ کیا جائے ان سے اور دلالت اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ اور اَجِيْزُوا الْوَفْدَ کی اس کے لیے ظاہر ہے۔ (فتح)

۲۸۲۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى

۲۸۲۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جمعرات کا دن اور کیا ہے جمعرات کا دن پھر رونے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے پتھر تر ہوئے پھر کہا کہ جمعرات کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ إِلَيْهِ وَأَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ وَنَسِيْتُ الثَّالِثَةَ. وَقَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَأَلْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ وَقَالَ يَعْقُوْبُ وَالْعَرْجُ أَوَّلُ تِهَامَةَ.

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارے لیے نوشتہ لکھ دوں تا کہ تم اس تحریر کے بعد کبھی نہ بہکو یعنی کبھی مختلف اور حیران نہ ہو تو اصحاب آپس میں جھگڑنے لگے یعنی کاغذ لانے نہ لانے میں کہ کسی نے کہا کہ لاؤ اور کسی نے کہا کہ نہ لاؤ اور پیغمبر ﷺ کے پاس جھگڑنا لائق نہیں تو انہوں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے دنیا کو چھوڑ دیا یعنی عنقریب ہے کہ دنیا کو چھوڑ دیں یا اصحاب نے کہا کہ کیا ورد سے حضرت ﷺ کی زبان قابو میں نہیں رہی یعنی اس کو حضرت ﷺ سے تحقیق کرو پھر حضرت ﷺ سے تحقیق کرنے لگے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ چھوڑو مجھ کو جس میں کہ اب میں مشغول ہوں اس سے بہتر ہے جس کو تم پوچھتے ہو اور حضرت ﷺ نے مرنے کے وقت تین چیزوں کی وصیت کی کہ نکال دینا مشرکین کو عرب کے جزیرہ سے اور انعام دیا کرنا ایلچیوں کو جس طرح میں ان کو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ میں تیسری چیز کو بھول گیا ابو عبیدہ نے کہا کہ ابو یعقوب نے کہا کہ میں نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عرب کا جزیرہ کون سا ہے اس نے کہا کہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن اور یعقوب نے کہا کہ عرج اول تہامہ ہے اور اس کی ابتدا ہے۔

فائدہ: جزیرہ عرب کا طول عدن سے عراق تک ہے اور عرض جدہ سے شام تک ہے اور نام رکھا گیا ہے جزیرہ عرب کا احاطہ کرنے کی وجہ سے دریاؤں کا اس کو یعنی بحر ہند اور بحر قلزم اور بحر فارس اور بحر حبشہ کا اور نسبت کیا گیا عرب کی طرف اس لیے کہ وہ اسلام سے پہلے ان کے ہاتھ میں تھا اور وہ ان کا وطن تھا اور ان کی جگہ تھی لیکن جس میں مشرکوں کا رہنا منع ہے وہ خاص مکہ اور مدینہ اور یمامہ ہے اور جو اس کے آس پاس ہیں نہ سوائے ان کے ان پر عرب کا جزیرہ بولا جاتا ہے سب کے اتفاق کی وجہ سے اس پر کہ مشرکوں کو یمن میں رہنے سے منع نہ کیا جائے باوجود اس کے کہ وہ بھی جزیرہ عرب میں داخل ہے یہ مذہب جمہور کا ہے اور حنفیہ سے روایت ہے کہ جائز ہے مطلقا مگر مسجد حرام اور مالک سے روایت ہے کہ جائز ہے داخل ہونا ان کا حرم میں تجارت کے لیے اور شافعیہ نے کہا کہ نہ داخل ہوں حرم میں ہرگز مگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام کی اجازت کے ساتھ مسلمانوں کی مصلحت کی وجہ سے خاصۃ۔ (فتح)

بَابُ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُوْدِ.

باب ہے بیان میں زینت کرنے کے ایلچیوں کے لیے یعنی جب امام کے پاس کسی ملک کے ایلچی آئیں تو امام ان کے دکھانے کے لیے عمدہ لباس پہنے۔

۲۸۲٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَأَتَى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَلِلْوُفُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى أَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ تَبِيْعُهَا أَوْ تُصِيْبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ.

۲۸۲٦۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک جوڑا ریشمی پایا جو بازار میں بکتا تھا تو اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جوڑے کو خرید لیں پس زینت کیا کریں ساتھ پہننے اس کے کے عید کے دن اور ایلچیوں کے لیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اس شخص کا لباس ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے یا یوں فرمایا کہ اس کو تو وہ پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے پھر کچھ مدت کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی پوشاک عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھیجی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کو لے کر چلے یہاں تک کہ اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا تھا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے پھر آپ نے یہ مجھ کو بھیجا یعنی پھر مجھ کو کیوں بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تا کہ تو اس کو بیچ کر اس کی قیمت سے فائدہ پائے یا تو اس سے اپنی کوئی حاجت ادا کرے۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ جگہ ترجمہ کی یہ ہے کہ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ اس کو خرید لیں تا کہ عید کے دن یا ایلچیوں کے لیے زینت کیا کریں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اس کا انکار نہ کیا بلکہ صرف ریشمی کپڑے کے ساتھ زینت کرنے سے انکار کیا اور اس کی شرح لباس میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ.

کس طرح پیش کیا جائے اسلام لڑکے نابالغ پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَّحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ بِشَيْءٍ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ الْأُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَّأْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ فِيْهِ أَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ

۲۸۲۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کی طرف چلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمر فاروق اور چند اصحاب رضی اللہ عنہم تھے یہاں تک کہ اس کو لڑکوں کے ساتھ کھیلتا پایا نزدیک ٹیلوں بنی مغالہ کے اور ابن صیاد اس دن بلوغت کے قریب پہنچا تھا تو اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے اس کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر کی اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان پڑھوں کے رسول ہو پھر ابن صیاد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ کو کیا نظر آتا ہے ابن صیاد نے کہا کہ آتی ہے مجھ کو خبر جھوٹی اور سچی یعنی جو خبر میں لوگوں کو بتلاتا ہوں کبھی سچ ہو جاتی ہے اور کبھی جھوٹ نکلتی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوط ہوا تجھ پر حق اور باطل یعنی جیسے کہ کاہنوں کا حال ہوتا ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیرے واسطے ایک چیز چھپائی ہے سو تو بتلا کہ وہ کیا ہے ابن صیاد نے کہا کہ وہ دخ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور ہو تو بے مراد ہو تو اپنے اس قدر سے ہرگز نہ بڑھے گا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر حکم ہو تو اس کی گردن کاٹوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت میں دجال ہے تو تجھ کو اس پر قابو نہ ملے گا یعنی بلکہ اس کو عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے اور اگر ابن صیاد دجال نہیں تو اس کے قتل کرنے میں کچھ بہتری نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ.

۲۸۲۸۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَّأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِيْ فِيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ أَنْ يَّسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُّضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ.

۲۸۲۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت ﷺ ابی بن کعب کے ساتھ اس باغ کی طرف چلے جس میں ابن صیاد تھا یہاں تک کہ جب باغ میں داخل ہوئے تو کھجوروں کی شاخوں میں چھپ کر چاہا کہ ابن صیاد سے کچھ خبر سنیں پہلے اس سے کہ ابن صیاد آپ ﷺ کو دیکھے اور ابن صیاد اپنے بچھونے پر لیٹا ہوا تھا اپنی چادر میں کچھ غن غن کرتا تھا تو ابن صیاد کی ماں نے حضرت ﷺ کو دیکھا اور حالانکہ حضرت ﷺ کھجوروں کی شاخوں میں چھپتے تھے تو اس نے ابن صیاد سے کہا کہ اے صاف (یہ ابن صیاد کا نام تھا) دیکھ محمد ﷺ آئے تو ابن صیاد اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اس کو چھوڑتی تو البتہ اپنا حال ظاہر کرتا یعنی اگر اس کی ماں کو ہمارا آنا معلوم نہ ہوتا تو بدستور رہتا اس چیز میں کہ تھا اس میں پس سنتے ہم وہ چیز کہ اس کے ساتھ اس کا حال کھل جاتا اور اس کی حقیقت حال معلوم ہوتی۔

۲۸۲۹۔ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّيْ أُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ أَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَأَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِّقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

۲۸۲۹۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پھر حضرت ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے یعنی خطبے کے واسطے سو اللہ کی تعریف کی جو اس کے لائق ہے پھر حضرت ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر نہیں مگر کہ اس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے البتہ ڈرایا ہے اس سے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو لیکن میں تم کو اس کا ایسا پتا بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلایا یاد رکھو کہ بیشک وہ کانا ہے اور بیشک اللہ کانا نہیں۔

فائدہ: اس ترجمہ کی توجیہ کتاب الجنائز میں بَابٌ هَلْ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ میں گزر چکی ہے۔ اور وجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشروعیت پیش کرنے اسلام کی لڑکے پر بیچ حدیث باب کے حضرت ﷺ کے قول سے ہے جو آپ ﷺ نے ابن صیاد سے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے اس کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اس وقت ابن صیاد بالغ نہیں ہوا تھا پس تحقیق دلالت کرتا ہے مدعیٰ کے صحیح ہونے پر اور دلالت کرتا ہے اوپر صحت اسلام لڑکے کے اور یہ کہ اگر وہ اقرار کرے تو قبول کیا جائے اس واسطے کہ یہی ہے فائدہ عرض کرنے کا اور یہ جو اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان پڑھوں کے رسول ہو تو اس میں اشعار ہے ساتھ اس کے کہ جن یہودیوں میں سے ابن صیاد تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہونے کے قائل اور مقر تھے لیکن دعویٰ کرتے تھے کہ ان کی بعثت عرب کے ساتھ خاص ہے اور ان کی حجت کا فساد واضح ہے اس واسطے کہ جب انہوں نے اقرار کر لیا کہ حضرت ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو محال ہوا کہ وہ اللہ پر جھوٹ بولیں پس جب حضرت ﷺ نے دعویٰ کیا کہ میں سارے جہان کا رسول ہوں خواہ غریب ہوں یا غیر تو متعین ہوا صدق ان کا پس واجب ہوئی تصدیق ان کی ابن منیر نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ پیش کیا حضرت ﷺ نے اسلام کو ابن صیاد پر بنا بر اس کے کہ وہ دجال موعود نہیں جس سے حضرت ﷺ نے ڈرایا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ بات متعین نہیں بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اس کا امر محتمل تھا تو حضرت ﷺ نے چاہا کہ اس کو اس کے ساتھ جانچیں پس اگر اس نے اسلام قبول کیا تو غالب ہوگی یہ ترجیح کہ وہ دجال نہیں اور اگر اس نے اسلام کو قبول نہ کیا تو احتمال باقی رہے گا اور ارادہ کیا ساتھ بلانے اس کے کے اظہار کرنا کذب اس کے کا جو منافی ہے واسطے دعویٰ نبوت کے اور چونکہ یہی مراد تھی تو جواب دیا اس کو حضرت ﷺ نے ساتھ جواب منصف کے پس کہا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور قرطبی نے کہا کہ ابن صیاد کاہنوں کے طور پر تھا آئندہ کی باتیں لوگوں کو بتلاتا تھا سو کوئی خبر سچی نکلتی تھی اور کوئی جھوٹی پس یہ بات لوگوں میں مشہور ہوئی اور اس کے حق میں وحی نہ اتری پس حضرت ﷺ نے چاہا کہ اس کا حال معلوم کریں کہ کیا کہتا ہے پس یہی سبب تھا بیچ جانے حضرت ﷺ کے طرف اس کی اور ایک روایت میں ہے کہ یہودیوں میں ایک عورت کے ہاں ایک لڑکا ہوا اس کی ایک آنکھ ممسوح تھی اور دوسری اٹھی ہوئی تو حضرت ﷺ نے خوف کیا کہ مبادا یہی دجال ہو اور ترمذی میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ دجال کے ماں باپ کے گھر تیس برس اولاد پیدا نہ ہوگی پھر ان کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کا نقصان بہت ہوگا اور فائدہ کم اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کی ماں موٹی ہوگی اور اس کے ہاتھ دراز ہوں گے اور اس کا باپ دراز ہوگا گویا اس کا ناک منقہ ہے سو ہم نے سنا کہ ایک لڑکا اس صفت کا پیدا ہوا ہے یعنی ابن صیاد کے ماں باپ کے پاس گئے تو بعینہ ان کی وہی صفت پائی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی ماں بارہ مہینے حاملہ رہے گی اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیرے واسطے ایک چیز چھپائی ہے تو حضرت ﷺ نے اس کے واسطے سورہ دخان چھپائی تھی اور گویا کہ اطلاق کیا سورہ کا اور ارادہ کیا بعض کا اور لیکن جواب ابن صیاد کا ساتھ درخ کے پس کہتے ہیں کہ وہ مدہوش ہوا پس نہ واقع ہوا لفظ دخان سے مگر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعض پر اور حکایت کی ہے خطابی نے کہ یہ آیت اس وقت حضرت ﷺ کے ہاتھ میں لکھی ہوئی تھی پس نہ راہ یاب ہوا ابن صیاد اس سے مگر ساتھ اس قدر ناقص کے اوپر طریق کاہنوں کے پس اسی واسطے اس کو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ بڑھے گا تو اپنے قدر سے یعنی اپنے کاہنوں کے قدر دے جو اپنے جنوں کا القا سے کچھ جھوٹ سچ ملا ہوا ہو یاد رکھتے ہیں اور علماء کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے جو اس کا امر دریافت کرنا اور ظاہر کرنا چاہا تو یہ اس واسطے ہے کہ تا کہ بیان کریں واسطے اصحاب اپنے کے ملمع اس کا تا کہ نہ مخلوط ہو حال اس کا ضعیف پر جو اسلام میں پکا نہیں ہوا اور حاصل جواب حضرت ﷺ کا یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو بطور تنزل اور فرض کے فرمایا کہ اگر تو اپنی پیغمبری کے دعویٰ میں سچا ہے اور تجھ پر امر مخلوط نہیں تو میں اللہ کے ساتھ ایمان لایا اور اگر تو جھوٹا ہے اور تیرا امر تجھ پر مخلوط ہے تو نہیں اور تحقیق ظاہراً جھوٹ تیرا اور التباس امر کا اوپر تیرے پس نہ بڑھے گا تو اپنے قدر سے اور خطابی نے کہا کہ حضرت ﷺ نے جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کے مارنے کی اجازت نہ دی باوجود یہ کہ اس نے حضرت ﷺ کے سامنے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو یہ اس واسطے ہے کہ وہ نابالغ تھا اور یا اس واسطے کہ وہ عہد والوں میں سے تھا میں کہتا ہوں کہ یہی دوسری بات متعین ہے اور احمد کی حدیث میں یہ بات صریح آ چکی ہے اور عروہ کے مرسل میں ہے کہ پس نہیں حلال ہے واسطے تیرے قتل کرنا اس کا پھر تحقیق بیچ سوال کے نزدیک میرے نظر ہے اس واسطے کہ نہیں تصریح کی اس نے ساتھ دعویٰ نبوت کے اور سوائے اس کے نہیں کہ وہم دلایا اس نے کہ وہ رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اور نہیں لازم آتا دعویٰ رسالت کے سے دعویٰ نبوت کا اللہ نے فرمایا اِنَّا اَرۡسَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ یعنی رسول کیا ہم نے شیطانوں کو کافروں پر اور بیچ قصے ابن صیاد کے اہتمام کرنا امام کا ہے ساتھ ان امروں کے جن میں سے فساد کا خوف ہو اور نقب کرنی اوپر ان کے اور ظاہر کرنا کذب مدعی باطل کا اور امتحان کرنا اس کا ساتھ اس چیز کے کہ کھول دے حال اس کے کو اور جاسوس کرنے اوپر اہل ریب کے اور یہ کہ حضرت ﷺ تھے اجتہاد کرتے اس چیز میں کہ نہیں وحی ہوتی تھی اس میں طرف آپ کی اور ابن صیاد کے حق میں علماء کو بہت اختلاف ہے کما سیاتی اور اس میں رد ہے اس شخص پر جو دعویٰ کرتا ہے رجعت کا یعنی پھر آنے کا طرف دنیا کی واسطے فرمانے حضرت ﷺ کے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کہ اگر یہ وہی ہے جس سے تو خوف کرتا ہے تو تو اس کو مار نہ سکے گا اس واسطے کہ اگر جائز ہوئی یہ بات کہ مردہ دنیا کی طرف پھر آتا ہے تو البتہ نہ ہوتی درمیان قتل کرنے عمر رضی اللہ عنہ کے ابن صیاد کو اس وقت اور ہونے عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہی اس کو اس کے بعد قتل کریں گے منافات۔ (فتح) یعنی اس واسطے کہ اندریں صورت رجعت ممکن ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابن صیاد کو قتل کریں اور عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جائے۔

بَابُ قَوۡلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لِلۡیَهُوۡدِ اَسۡلِمُوۡا تَسۡلَمُوۡا قَالَهُ الۡمَقۡبُرِیُّ

باب ہے بیان حضرت ﷺ کے اس قول واسطے یہود کے کہ اسلام قبول کرو تا کہ دین و دنیا میں سلامت رہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

روایت کیا اس کو مقبری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

بَابُ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَّأَرَضُونَ فَهِيَ لَهُمْ.

اگر کوئی قوم دار الحرب میں اسلام لائے اور واسطے ان کے مال اور زمینیں ہوں تو وہی ان کے مالک ہیں۔

فائدہ: اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ اس کے طرف رد کی اس شخص پر جو کہتا ہے حنفیہ سے کہ حربی جب دار الحرب میں اسلام لائے اور وہاں اقامت کرے یہاں تک کہ مسلمان ان پر غالب ہوں تو وہ لائق تر ہے ساتھ تمام مال اپنے کے مگر زمین اس کی اور غیر منقول چیز اس کی یعنی مانند گھر اور باغ کی پس تحقیق وہ مسلمانوں کے واسطے غنیمت ہوتی ہے اور مخالفت کی ہے عقبہ کی ابو یوسف نے پس کہا اس نے کہ ایک قوم بنی سلیم کی اپنی زمینوں سے بھاگ گئی اور ایک شخص نے ان کی زمین لے لی پھر وہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے اپنی زمین کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی زمینیں پھیر دیں اور فرمایا کہ جب آدمی مسلمان ہو تو وہ لائق تر ہے ساتھ مال اپنے کے اور زمین اپنی کے۔ (فتح)

٢٨٣٠ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَّنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَّا يُبَايِعُوْهُمْ وَلَا يُؤْوُوْهُمْ. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِيْ.

٢٨٣٠ ـ اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کل حجۃ الوداع میں اپنے مکانات سے کس مکان میں اتریں گے تو فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے کوئی گھر چھوڑا ہے یعنی عقیل نے ہمارے سب مکانات بیچ ڈالے ہیں کوئی مکان باقی نہیں رہا جس میں اتریں پھر فرمایا کہ ہم اتریں گے کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر یعنی محصب پر جہاں کفار قریش وغیرہ نے آپس میں قسم کھائی تھی بنی ہاشم پر کہ نہ ان سے خرید و فروخت کریں اور نہ ان کو جگہ دیں یعنی یہاں تک کہ وہ تنگ ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالے کر دیں۔

فائدہ: یہ حدیث پوری مع اپنی شرح کے کتاب الحج میں گزر چکی ہے اور اس میں وہ چیز ہے جس کے ساتھ وہاں باب باندھا ہے یعنی مکے کے گھروں کا وارث ہونا اور بیچنا اور لیکن وہ مبنی ہے اس پر کہ مکہ قہر سے فتح ہوا اور مشہور شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ صلح سے فتح ہوا اور اس کی بحث مغازی میں آئے گی اور ممکن ہے کہ کہا جائے کہ جب برقرار رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیل کو اوپر تصرف اس کے کے بیچ اس چیز کے کہ تھی واسطے دونوں کے بھائیوں اس کے یعنی علی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعفر رضی اللہ عنہما اور واسطے حضرت ﷺ کے گھروں سے اور حویلیوں سے ساتھ بیع وغیرہ کے اور حضرت ﷺ نے اس کو نہ بدلایا اور نہ چھینا ان کو اس شخص سے جس کے ہاتھ میں تھی جب فتح یاب ہوئے تو ہوگی اس میں دلالت اوپر برقرار رکھنے اس شخص کے کہ اس کے ہاتھ میں ہو گھر ہو یا زمین جبکہ مسلمان ہو اور وہ اس کے ہاتھ میں ہو بطریق اولیٰ اور قرطبی نے کہا کہ احتمال ہے کہ ہو مراد امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ کہ حضرت ﷺ نے احسان کیا اہل مکہ پر ساتھ مالوں ان کے کے اور گھروں ان کے پہلے اس سے کہ مسلمان ہوں پس برقرار رکھنا اس شخص کا کہ مسلمان ہو بطریق اولیٰ ہے۔

۲۸۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَّهُ يُدْعَى هُنَيًّا عَلَى الْحِمَى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَّأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَّنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا إِلٰى نَخْلٍ وَّزَرْعٍ وَّإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَأْتِنِي بِبَنِيْهِ فَيَقُوْلُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لَا أَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَايْمُ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ فَقَاتَلُوْا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوْا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِيْ أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا۔

۲۸۳۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو راکھ یعنی روند (چراگاہ) پر عامل کیا جس کا نام ہنی تھا سو فرمایا کہ اے ہنی روک رکھنا اپنے ہاتھ کو مسلمانوں سے یعنی ان پر ظلم کرنے سے اور ڈرتے رہنا مظلوم کی بددعا سے پس تحقیق دعا مظلوم کی مقبول ہے اور داخل کر روند میں تھوڑی اونٹنیاں والے کو اور تھوڑی بکریاں والے کو اور بچ ابن عوف کے چوپایوں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے چوپایوں سے پس تحقیق اگر ان دونوں کے مویشی ہلاک ہوں تو رجوع کریں گے طرف باغوں اور کھیتی کی یعنی ان کو مویشیوں کی بالکل حاجت نہیں بلکہ ان کے پاس اور قسموں کے مال بہت ہیں اور تھوڑے اونٹوں کا مالک اور تھوڑی بکریوں کا مالک اگر ان کے مواشی ہلاک ہوں تو اپنے بیوی بچے میرے پاس لائے گا پس کہے گا اے امیر المؤمنین یعنی سوال کرے گا اور کہے گا کہ میں محتاج ہوں یعنی اگر وہ پانی اور گھاس سے منع کیے جائیں تو ان کے مویشی ہلاک ہو جائیں گے پس محتاج ہوگا طرف معاوضہ دینے ان کے کی ساتھ خرچ سونے اور چاندی کے واسطے ان کے واسطے بند کرنے حاجت ان کی کے اور اکثر اوقات معارض ہوگی یہ حاجت طرف نقد کی بیچ خرچ کرنے اس کے کی دوسری مہم میں کیا پس میں ان کو چھوڑ دوں یعنی میں ان کو محتاج نہ چھوڑوں گا تیرا باپ نہ ہو (یہ بددعا ہے اس کے حق میں اور ظاہر اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرادنہیں) پس پانی اور گھاس آسان تر ہے بہ نسبت سونے اور چاندی سے اور قسم ہے اللہ کی البتہ وہ گمان کرتے ہیں یعنی تھوڑے مویشی والے کہ میں نے ان پر ظلم کیا یعنی وہ لائق تر ہیں ساتھ اس کے مجھ پر اور حالانکہ یہ زمین البتہ انہیں کے شہر ہیں اور انہیں کا ملک ہے لڑائی کی انہوں نے ان زمینوں پر جاہلیت میں اور مسلمان ہوئے ہیں اوپر معاف ہونے ان کے اسلام میں یعنی کہتے ہیں کہ یہ سب ہماری زمینیں ہمارے ملک ہیں اور سب ہم ان کے مالک ہیں پھر تو نے کیوں روند رکھی ہیں قسم ہے اللہ کی کہ اگر نہ ہوتا وہ مال جس پر میں لوگوں کو اللہ کی راہ میں سوار کرتا ہوں یعنی اونٹوں سے کہ تھے سوار کرتے ان پر اس شخص کو جو سواری نہ پاتا تو میں ان کے شہروں سے ایک بالشت بھر زمین نہ گھیرتا۔

فائدہ: مہلب نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ اس واسطے کہا تھا کہ مدینے والے عفو پر مسلمان ہوئے تھے اور ان کے مال انہی کے واسطے تھے اس واسطے مول چکایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نجار سے ساتھ مکان مسجد اپنی کے اور اتفاق کیا ہے علماء نے اس پر کہ جو اہل صلح سے مسلمان ہو پس وہ لائق تر ہے زمین اپنی کے اور جو مسلمان ہو اہل قہر سے پس زمین اس کی مسلمانوں کے واسطے ہے اس واسطے کہ غالب ہوئے ان کے شہروں پر جیسے کہ غالب ہوئے ان کے مال پر بخلاف اہل صلح کے بیچ اس کے اور سوائے اس کے نہیں کہ روند رکھی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بعض زمین غیر آباد سے اس قسم سے کہ اس میں سبزی اگتی تھی بغیر محنت کسی کے اور خاص کیا صدقے کے اونٹوں کو اور مجاہدین کے گھوڑوں کو اور اجازت دی اس شخص کو جس کے مواشی کم ہوں یہ کہ اپنے مواشی کو اس میں چرائے واسطے نرمی کرنے کے ساتھ اس کے پس نہیں حجت ہے اس میں واسطے مخالف کے اور یہ جو کہا کہ گمان کرتے ہیں کہ میں نے ان پر ظلم کیا تو اشارہ کیا انہوں نے ساتھ اس کے طرف اس کی کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ لائق تر ہیں ساتھ اس کے نہ یہ کہ منع کیا انہوں نے اپنے حق کو جو ان پر واجب ہے اور اس حدیث میں وہ چیز ہے کہ تھے اس میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ قوت سے اور جودت نظر سے اور شفقت سے اوپر مسلمانوں کے اور مالک سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جو جانور یعنی اونٹ اور گھوڑے وغیرہ چراگاہ میں چرتے تھے ان کی گنتی چالیس ہزار کو پہنچتی تھی اور سوائے اس کے نہیں کہ جائز ہوا یہ واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اس واسطے کہ وہ زمین غیر آباد تھی کسی کے ملک میں نہ تھی پس چراگاہ میں رکھا اس کو عمر فاروق رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے واسطے اونٹوں صدقہ کے واسطے مصلحت عام مسلمانوں کے۔ (فتح)

بَابُ كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ. لکھنا امام کا لوگوں کو۔

فائدہ: یعنی لڑنے والوں سے یا غیر ان کے سے اور مراد عام ہے اس سے کہ وہ خود لکھے یا کوئی اس کے حکم سے لکھے۔ (فتح)

۲۸۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ.

۲۸۳۲۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے لیے ان کو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں لوگوں سے تو ہم نے آپ کے لیے پندرہ سو مرد لکھے (اور یہ جنگ احد کی طرف نکلنے کی وقت تھا یا نزدیک کھودنے خندق کے یا حدیبیہ کے) سو ہم نے کہا کہ کیا ہم ڈرتے ہیں اور حالانکہ ہم پندرہ سو آدمی ہیں یعنی باوجود اتنی کثرت کے ڈرنے کا مقام نہیں اور البتہ ہم نے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم مبتلا ہوئے یہاں تک کہ بعض مرد البتہ تنہا نماز پڑھتا تھا اور حالانکہ وہ ڈرنے والا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے پانچ سو مرد پالئے اور ایک میں یوں ہے کہ چھ سو اور سات کے اندر تھے۔

فائدہ: یہ جو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ہم مبتلا ہوئے تو شاید یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے کہ واقع ہوئے بیچ اخیر خلافت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکومت بعض امیروں کوفہ کے سے مانند ولید بن عقبہ کی اس لیے کہ وہ نماز میں تاخیر کرتے تھے اس کو اچھی طرح ادا نہ کرتے تھے اور بعض پرہیز گار تنہا پوشیدہ نماز پڑھتے تھے پھر امیر کے ساتھ نماز پڑھتے تھے واسطے خوف وقوع فتنے کے اور اس حدیث میں نشانی ہے نبوت کی نشانیوں سے اس لیے کہ یہ پیشین گوئی ہے اور تحقیق واقع ہوا سخت تر اس سے بعد حذیفہ کے بیچ زمانے حجاج وغیرہ کے۔ (فتح) اور اس حدیث میں مشروعیت کتابت دفتر لشکروں کی ہے اور کبھی متعین ہوتا ہے وقت حاجت کی طرف جدا کرنے اس شخص کو جو لڑائی کی صلاحیت رکھتا ہے اور جو نہیں رکھتا اور اس میں وقوع عقوبت کا ہے اوپر خود پسندی کرنے کے ساتھ کثرت کے اور ابن منیر نے کہا کہ موضع ترجمہ کی فقہ سے یہ ہے کہ نہ خیال کیا جائے کہ لکھنا لشکر کا اور گننا عدد اس کے کا ہوتا ہے ذریعہ واسطے دور ہونے برکت کے بلکہ کتابت ماسور بہا واسطے مصلحت دینی کے ہے اور جو مواخذہ حنین کے دن واقع ہوا تھا وہ خود پسندی کی جہت سے تھا۔

۲۸۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي

۲۸۳۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ میرا نام فلاں فلاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.

جہاد میں لکھا گیا اور میری بیوی حج کو نکلی ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر جا اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر۔

فائدہ: پوری شرح اس کی حج میں گزر چکی ہے۔

بَابُ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

باب ہے اس بیان میں کہ بے شک اللہ مدد کرتا ہے دین کی گناہگار آدمی سے۔

٢٨٣٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ح وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يَّدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِيْ قُلْتَ لَهُ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَّرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ قِيْلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ

۲۸۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے تو حضرت ﷺ نے ایک مرد کے لیے فرمایا کہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ دوزخی ہے سو جب لڑائی حاضر ہوئی یعنی لڑائی کا وقت ہوا تو اس مرد نے سخت لڑائی کی تو اس کو زخم پہنچا تو کسی نے کہا کہ یا حضرت جس کے لیے آپ نے کہا تھا کہ وہ دوزخی ہے اس نے آج سخت لڑائی کی اور مر گیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں گیا تو قریب تھا کہ بعض لوگ حضرت ﷺ کے قول میں شک کریں سو جس حالت میں کہ لوگ اسی تردد میں تھے کہ ناگہاں کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں لیکن اس کو سخت زخم لگے ہیں سو جب رات ہوئی تو زخم پر صبر نہ کر سکا سو اس نے اپنے آپ کو مار ڈالا تو کسی نے حضرت ﷺ کو اس کی خبر دی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں پھر بلال کو حکم کیا تو اس نے لوگوں میں پکارا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر وہ شخص کہ مسلمان ہے اور بے شک اللہ مدد کرتا ہے اس دین کی گناہگار آدمی سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى بِالنَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَّإِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح مغازی میں آئے گی اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور مہلب نے کہا کہ نہیں معارض ہے یہ حدیث حضرت ﷺ کی اس حدیث کو نہیں مدد چاہتے ہم مشرک سے اس لیے کہ یا وہ خاص ہے ساتھ اس وقت کے اور یا کہ ہو مراد اس کے فاجر غیر مشرک میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے اور جواب دیا ہے اس سے شافعی نے ساتھ اول وجہ کے اور حجت نسخ کی حاضر ہونا صفوان کا ہے حنین میں ساتھ حضرت ﷺ کے اور وہ مشرک تھا اور اس کا قصہ مشہور مغازی میں اور بعضوں نے ان میں اور کئی طرح سے تطبیق دی ہے ایک تطبیق ان میں سے یہ ہے کہ جس شخص کے بارے میں حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی تھی کہ میں مشرک سے مدد نہیں چاہتا اس سے آپ نے اسلام کی رغبت معلوم کی تھی پس اس کو اس امید سے کہ مسلم ہو اور اپنا گمان سچا کرے اور ایک تطبیق یہ ہے کہ امر اس میں طرف رائے امام کے ہے اور ان دونوں میں نظر ہے اس لیے کہ لفظ مشرک کا لفظ ہے سیاق نفی میں پس مدعی تخصیص کا محتاج ہے طرف دلیل کی اور ابن منیر نے کہا کہ موضع ترجمہ کی فقہ سے یہ ہے کہ نہ خیال کیا جائے امام میں جبکہ اسلام کی چراگاہ رکھے اور غیر عادل ہو یہ کہ ڈالا جائے نفع اس کا دین میں گناہ گار کے لیے پس جائز ہے خروج کرنا اوپر اس کے پس ارادہ کیا ہے اس نے کہ یہ خیال مدفوع ہے ساتھ اس نص کے اور کہ یہ مدد کرتا ہے اللہ اپنے دین کی ساتھ گناہگار کے اور اس کا گناہ اس کی جان پر ہے (فتح)

بَابُ مَنْ تَأَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ.

جو سردار ہو لڑائی میں بغیر سردار کرنے امام کے جبکہ خوف کرے دشمن سے۔

فائدہ: یعنی جائز ہے۔ (فتح)

۲۸۳۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

۲۸۳۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ لیا علم کو زید رضی اللہ عنہ نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم کیا جعفر رضی اللہ عنہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بغیر سردار بنانے حضرت ﷺ کے اس کو تو اللہ نے اس کو فتح نصیب کی اور ہم کو خوش نہیں لگتا کہ وہ ہمارے پاس ہوئے یعنی شہید نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسُرُّنِي أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ.

ہوتے اور آپ کی دونوں آنکھیں سے آنسو جاری تھی۔

فائدہ: اس کی شرح مغازی میں آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ بھی ظاہر ہے ترجمہ باب میں ابن منیر نے کہا کہ پکڑا جاتا ہے حدیث باب سے کہ جو متعین ہو واسطے سرداری کے اور دشوار ہو مراجعت کرنے طرف امام کی تو اس کی سردادی ثابت ہوتی ہے شرعاً اور واجب ہوتی ہے فرمانبرداری اس کی حکم میں اور نہیں پوشیدہ ہے یہ کہ محل اس کا وہ ہے جبکہ اتفاق کریں حاضرین اوپر اس کے کہا اس نے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے یہ کہ مالک کا قول صحیح ہے کہ جب بادشاہ کے سوا عورت کا کوئی والی نہ ہو اور بادشاہ سے اجازت لینی دشوار ہو تو جائز ہے یہ کہ نکاح کر دے کوئی ایک اور اسی طرح جب غائب ہو امام جمعہ کا تو امام بنے لوگوں کا کوئی ایک (فتح)

بَابُ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ.

باب ہے مدد کرنا امام کا لشکر کو ساتھ فوج کے

۲۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ وَّذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لَحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِي لَحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَؤُوا بِهِمْ قُرْآنًا أَلَا بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا بِأَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا

۲۸۳۶۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رعل اور ذکوان اور عصی اور بنو لحیان (یہ چاروں نام ہیں عرب کی قوموں کے) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپاس آئے تو انہوں نے گمان کیا کہ وہ مسلمان ہوئے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قوم پر مدد چاہی یعنی چاہا کہ ہم کو مدد دیجیے تا کہ ہم اپنی قوم کو جا کر ہدایت کریں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ستر انصاری مردوں سے مدد کی انس نے کہا کہ ہم ان کو قاری کہا کرتے تھے یعنی وہ ستر انصاری قرآن کے قاری تھے دن کو لکڑیاں لاتے تھے اور رات کو نماز پڑھتے تھے تو وہ ان کو لے چلے یہاں تک کہ جب بئر معونہ میں پہنچے کہ نام ہے ایک جگہ کا درمیان مکے اور عسفان کے تو ان کے ساتھ دغا کیا اور ان کو مار ڈالا تو قنوت پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ رعل اور ذکوان اور بنی لحیان پر اور قتادہ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ اصحاب نے ان کے سبب سے قرآن پڑھا یعنی جو ان کے حق

www.KitaboSunnat.com

وَأَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ.

میں اترا وہ قرآن یہ تھا کہ خبردار ہو کر ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے ملے تو وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم کو راضی کیا پھر اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہوئی۔

فائدہ: یہ حدیث بھی ترجمہ باب میں ظاہر ہے ابن منیر نے کہا کہ تحقیق اجتہاد اور عمل ساتھ ظاہر کے نہیں ضرر کرتا اس کے صاحب کو اگر واقع ہو خلاف اس شخص سے جس سے وفا کی امید ہو اور اس کی شرح مغازی میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلٰى عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا.

جو غالب ہو دشمن پر پھر ان کے میدان میں تین دن ٹھہرے۔

۲۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ. تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۸۳۷۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تھے تو ان کے میدان میں تین دن ٹھہرتے تھے۔

فائدہ: اور سنن میں ہے کہ دوست رکھتے تھے کہ ان کے میدان میں تین دن ٹھہریں اور مہلب نے کہا کہ حکمت اقامت کی آرام دینا سواریوں کا ہے اور جانوں کا اور نہیں پوشیدہ ہے یہ بات کہ محل اس کا وہ ہے جبکہ ہو امن دشمن سے اور چوڑی سے اور تین دن پر اقتصار کرنے سے نکالا جاتا ہے کہ چار دن اقامت ہیں ابن جوزی نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں تین دن وہاں ٹھہرتے تھے تا کہ ظاہر ہو تاثیر غلبے کی اور جاری کرنے احکام کے پس گویا کہ کہتے تھے کہ پس جس میں تم میں سے قوت ہو تو چاہیے کہ پھرے طرف ہماری اور ابن منیر نے کہا کہ احتمال ہے کہ مراد ہو ضیافت اسی زمین کی جس میں گناہ واقع ہوئے ساتھ واقع کرنے بندگی کے بیچ اس کے ساتھ ذکر اللہ کے اور ظاہر کرنے شعار مسلمانوں کے اور جب یہ ضیافت کے حکم میں ہو تو مناسب ہوا کہ اس میں تین دن ٹھہریں اس لیے کہ ضیافت تین دن ہوتی ہے۔ (فتح)

بَابُ مَنْ قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فِيْ غَزْوِهٖ وَسَفَرِهٖ.

جو تقسیم کرے مال غنیمت کو اپنے جہاد میں اور سفر میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اس کے رد کرنے کا اوپر قول کوفیوں کے کہ غنیمت کا مال دار الحرب میں تقسیم نہ کیا جائے اور اس کی علت یہ بیان کرتے ہیں کہ ملک نہیں تمام ہوتا مال غنیمت پر مگر ساتھ استیلا کے اور نہیں تمام ہوتا غالب ہونا مگر ساتھ گھیرنے اس کے کے بیچ دار الاسلام کے اور جمہور نے کہا کہ وہ راجع ہے طرف نظر امام کی اور اجتہاد اس کے کی اور تمام ہونا غلبے کا حاصل ہوتا ہے ساتھ قابو ہونے اس کے کے بیچ ہاتھ مسلمانوں کے اور دلالت کرتی ہے اس پر یہ بات کہ اگر کفار اس وقت کوئی غلام آزاد کریں تو نہیں صحیح آزاد کرنا ان کا اور اگر حربی کا غلام مسلمان ہو اور مسلمانوں میں جا ملے تو آزاد ہو جاتا ہے۔ (فتح)

وَقَالَ رَافِعٌ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَّإِبِلًا فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ.

یعنی اور رافع نے کہا کہ تھے ساتھ حضرت ﷺ کے ذوالحلیفہ میں سو ہم نے بکریاں اور اونٹ پائے تو حضرت ﷺ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر کیا۔

۲۸۳۸۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ.

۲۸۳۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جعرانہ (ایک گاؤں کا نام ہے درمیان مکے اور طائف کے) سے عمرے کا احرام باندھا جس جگہ کہ حنین کی غنیمتیں تقسیم کیں۔

فائدہ: یہ دونوں حدیثیں ترجمہ باب میں ظاہر ہیں اور ان کی شرح آئندہ آئے گی۔ (فتح)

بَابُ إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُوْنَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ.

جب مشرکین مسلمانوں کا مال لوٹ لیں پھر مسلمان اس کو پائے۔

فائدہ: یعنی تو کیا وہ خاص اسی کا حق ہے یا داخل ہوتا ہے غنیمت میں اور اس میں اختلاف ہے۔ پس کہا شافعی رحمہ اللہ اور ایک جماعت نے کہ نہیں مالک ہوتے ہیں اہل حرب ساتھ غلبے کے کسی چیز کے مسلمان کے مال سے اور واسطے مالک اس کے کے ہے لینا اس کا پہلے تقسیم ہونے غنیمت کے یعنی مالک کو اس کا لینا جائز ہے قسمت سے پہلے بھی اور پیچھے بھی اور علی اور زہری اور عمرو بن دینار اور حسن سے روایت ہے کہ نہ پھیرا جائے ہرگز اور خاص ہوتے ہیں ساتھ اس کے اہل غنیمت یعنی مجاہدین، اور کہا عمر اور سلیمان بن ربیعہ اور عطا اور لیث اور مالک اور احمد اور دوسروں نے اور یہی روایت ہے فقہا سبعہ سے اور یہی ایک روایت ہے حسن سے کہ اگر اس کا مالک اس کو تقسیم سے پہلے پائے تو لے اور اس کے پیچھے پائے تو نہ لے مگر ساتھ قسمت کے اور حجت پکڑی ہے انہوں نے ساتھ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جو مرفوع ہے ساتھ اس تفصیل کے روایت کیا ہے اس کو دارقطنی نے اور اس کی سند نہایت ضعیف ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے مانند قول مالک رحمہ اللہ کے مروی ہے مگر غلام بھاگے ہوئے میں پس کہا انہوں نے اور ثوری نے کہ اس کا مالک لائق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تر ہے ساتھ اس کے مطلقاً۔ (فتح)

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَّهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَّهُ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا گھوڑا چھوٹ گیا اور دشمن نے اس کو پکڑ لیا پھر مسلمان ان پر غالب ہوئے تو وہ گھوڑا ان پر پھیرا گیا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام بھاگا اور رومیوں میں جا ملا پھر مسلمان ان پر غالب ہوئے تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ غلام ان کو پھیر دیا بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمہ میں جزم نہیں کیا واسطے تردد راویوں کے اس کے وقف اور رفع میں لیکن جو اس کا قائل ہے اس کو جائز ہے کہ حجت پکڑے ساتھ واقع ہونے اس کے بیچ زمانے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور اصحاب رضی اللہ عنہم عام تھے اور کسی نے ان میں سے انکار نہیں کیا۔ (فتح)

۲۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَرَدَّهُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوْهُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَارَ مُشْتَقٌّ مِنَ الْعَيْرِ وَهُوَ حِمَارُ وَحْشٍ أَيْ هَرَبَ.

۲۸۳۹۔ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام بھاگ کر روم میں جا ملا پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ روم پر غالب آئے تو وہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو پھیر دیا اور تحقیق ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک گھوڑا بھاگا اور روم میں جا ملا پھر غالب ہوئے ان پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تو پھیر دیا ہو عبداللہ رضی اللہ عنہ کو، ابو عبداللہ یعنی امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ عار عیر سے مشتق ہے اور اس کا معنی جنگلی گدھا کے ہیں یعنی بھاگ گیا۔

۲۸۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ عَلٰى فَرَسٍ يَّوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُوْنَ وَأَمِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعَثَهُ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ

۲۸۴۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک گھوڑے پر سوار تھے جس دن کہ مسلمان کافروں سے ملے اور مسلمانوں کے سردار اس وقت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کو بھیجا تھا تو گھوڑے کو دشمن نے پکڑا پھر جب دشمن بھاگ گیا تو خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو گھوڑا پھیر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ.

بَابُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ. فارسی اور عجمی زبان میں کلام کرنا۔

فائدہ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ فارسی لوگ منسوب ہیں طرف فارس بن کیومرث کی اور کیومرث میں اختلاف ہے کہ وہ سام بن نوح کی اولاد سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یافث کی اولاد سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ آدم علیہ السلام کا صلبی بیٹا ہے اور کہتے ہیں کہ فقہ اس باب کی ظاہر ہوگی بیچ امن دینے مسلمانوں کے واسطے اہل حرب کے ساتھ زبانوں ان کی کے وسیاتی فی الجزیة۔(فتح)

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ﴾ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ﴾.

یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ اللہ کی نشانیوں سے مختلف ہونا زبانوں تمہاری کا ہے اور رنگوں تمہارے کا۔ اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر ساتھ زبان قوم اپنی کے۔

فائدہ: شاید یہ اشارہ ہے طرف اس کی کہ حضرت ﷺ سب زبانوں کو جانتے تھے اس واسطے کہ آپ ﷺ سارے جہان کی طرف بھیجے گئے ہیں باوجود مختلف ہونے زبانوں ان کی کے پس تمام امتیں قوم آپ ﷺ کی ہے ساتھ نسبت کرنے کی طرف عام ہونے رسالت آپ ﷺ کی کے تاکہ حضرت ﷺ ان کا کلام سمجھیں اور لوگ آپ ﷺ کا کلام سمجھیں اور احتمال ہے کہ کہا جائے کہ نہیں مستلزم یہ بولنے آپ ﷺ کے کو ساتھ تمام زبانوں کے واسطے ممکن ہونے ترجمان کے جو معتبر ہے نزدیک ان کے۔(فتح)

۲۸۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَآءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ.

۲۸۴۱۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبحہ کیا اور تین سیر جو پیس کر آٹا نکالا تو آپ اور دو تین آدمی چلیں تو حضرت ﷺ نے کہا کہ اے خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا تیار کیا ہے سو جلدی کرو۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا تیار کیا اور سور فارسی میں کھانے کو کہتے ہیں اور اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ اس کے طرف اس کی جو حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ فارسی میں کلام کرنا مکروہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ حدیثیں ضعیف ہیں مانند اس حدیث کی کہ دوزخیوں کا کلام فارسی ہے اور مانند اس حدیث کی کہ جو فارسی میں کلام کرے اس کا خبث زیادہ ہوتا ہے اور اس کی مروت کم ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو اچھی طرح عربی جانتا ہو وہ فارسی میں کلام نہ کرے کہ وہ نفاق کو پیدا کرتا ہے اور ان حدیثوں کی سند واہی ہے۔ (فتح)

٢٨٤٢۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِيْ وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِيْ وَأَخْلِفِيْ ثُمَّ أَبْلِيْ وَأَخْلِفِيْ ثُمَّ أَبْلِيْ وَأَخْلِفِيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذَكَرَ.

۲۸۴۲۔ام خالد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت ﷺ کے ساتھ آئی اور مجھ پر زرد کرتا تھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خوب خوب عبداللہ بن مبارک راوی نے کہا کہ اس کے معنی حبشہ کی زبان میں خوب ہیں تو میں خاتم النبوۃ کے ساتھ کھیلنے لگی تو میرے باپ نے مجھ کو جھڑکا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پرانا کر کپڑے کو پھر پرانا کر پھر پرانا کر یعنی مکرر پیوند کر اس کو عبداللہ نے کہا کہ وہ عورت باقی رہی یعنی بہت مدت زندہ رہی یہاں تک کہ لوگوں میں مذکور ہوئی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح لباس میں آئے گی اور غرض اس سے حضرت ﷺ کا یہ قول ہے کہ سنہ سنہ کے معنی حبشہ کی زبان میں خوب ہیں۔ (فتح)

٢٨٤٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ كِخْ كِخْ أَمَا تَعْرِفُ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ. قَالَ عِكْرِمَةُ سَنَهْ الْحَسَنَةُ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ تَعِشْ امْرَأَةٌ

۲۸۴۳۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لی اور اس کو اپنے منہ میں ڈالا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ چھی چھی کیا تو جانتا ہے کہ ہم لوگ صدقے کا مال نہیں کھاتے عکرمہ نے کہا کہ سنہ حبشہ کی زبان میں عمدہ چیز کو کہتے ہیں اور کہا ابو عبداللہ یعنی امام بخاری رحمہ اللہ نے کہ کسی عورت نے اس کے بعد ام خالد جیسی عمر نہیں پائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِثْلَ مَا عَاشَتْ هٰذِهٖ يَعْنِيْ أُمَّ خَالِدٍ.

فائدہ: اورغرض اس حدیث سے قول آپ ﷺ کا کخ کخ ہے اور یہ کلمہ لڑکے کے جھڑکنے کے واسطے کہا جاتا ہے اور کرمانی نے کہا کہ یہ تینوں کلمے عجمی نہیں اس واسطے کہ اول جائز ہے کہ توافق دولغتوں کے سے ہو اور دوسرا جائز ہے کہ اس کا اصل حسنہ ہو پس حذف کی گیا اول اس کا واسطے ایجاز کے اور تیسرا اسماء صوت سے ہے اور جواب دیا ہے ابن منیر نے اخیر سے پس کہا کہ وہ مطابقت اس کی یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے خطاب کیا اس کو ساتھ اس چیز کے سمجھے اس کو اس قسم سے کہ نہیں کلام کرتا ساتھ اس کے مرد مرد سے پس وہ مانند خطاب کرنے عجمی کے ہے ساتھ اس چیز کے کہ سمجھے اس کو لغت اپنی سے، میں کہتا ہوں کہ ساتھ اسی کے جواب دیا جاتا ہے باقی سے اور کلمہ کے اول سے حرف کا حذف کرنا معروف نہیں۔ (فتح)

بَابُ الْغُلُوْلِ.

باب ہے بیان میں خیانت کرنے کے مال غنیمت میں۔

فائدہ: ابن قتیبہ نے کہا کہ نام رکھا گیا اس کا غلول اس واسطے کہ لینے والا اس کا چھپاتا ہے اس کو اپنے اسباب میں اور نقل کیا ہے نووی نے اجماع اس پر کہ مال غنیمت میں خیانت کرنی کبیرے گناہوں سے ہے۔ (فتح)

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ﴾.

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو خیانت کرے لائے گا قیامت کے دن وہ چیز کہ خیانت کی۔

٢٨٤٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ أَمْرَهٗ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا

۲۸۴۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے پس ذکر کیا خیانت کرنے کا مال غنیمت میں پس بڑا گناہ بتلایا اس کا اور بڑا بیان کیا امر اس کا فرمایا کہ نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے قیامت کے دن اس حال میں کہ اس کی گردن پر بکری ہو اور اس کے واسطے آواز ہو اور اس کی گردن پر گھوڑا ہو اور اس کے واسطے آواز ہو کہ یا حضرت ﷺ میری فریاد رسی کرو یعنی شفاعت کرو تو میں کہوں گا کہ میں تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہیں تحقیق میں نے تجھ کو شریعت پہنچا دی اور اس کی گردن پر اونٹ ہو کہ اس کے واسطے آواز ہو کہے گا یا حضرت ﷺ میری فریاد رسی کیجیے تو میں کہوں گا کہ میں تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہیں میں نے تجھ کو شریعت پہنچا دی اور اس کی گردن پر سونا چاندی ہو تو کہے گا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَوْ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ. وَقَالَ أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ فَرَسٌ لَّهٗ حَمْحَمَةٌ.

یا حضرت ﷺ فریاد رسی کیجیے تو میں کہوں گا کہ میں تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہیں میں نے تجھ کو شریعت پہنچا دی اور اس کی گردن پر کپڑے ہوں ہلتے تو کہے کہ یا حضرت ﷺ میری فریاد رسی کیجیے تو میں کہوں گا کہ میں تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہیں میں نے تجھ کو شریعت پہنچا دی۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ میں تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہیں یعنی مغفرت سے اس واسطے کہ شفاعت کا امر اللہ کی طرف ہے اور یہ جو کہا کہ میں نے تجھ کو شریعت پہنچا دی تو مراد یہ ہے کہ نہیں تیرے واسطے کوئی عذر بعد پہنچا دینے شریعت کے اور گویا کہ ظاہر کی حضرت ﷺ نے یہ وعید بیچ مقام جھڑک کے اور تغلیظ کے یعنی مراد اس سے جھڑک ہے نہیں تو حضرت ﷺ قیامت کے دن صاحب ہیں شفاعت کے واسطے گنہگاروں امت کے اور احتمال ہے کہ ہو اٹھانا مذکورہ چیزوں کا ضرر ہو واسطے عقوبت کرنے کے اس کے لیے ساتھ اس کے تاکہ ذلیل ہو سامنے گواہوں کے اور اوپر بعد اس کے پس امر اس کا طرف اللہ کی ہے کہ خواہ اسے عذاب کرے یا اس کو معاف کرے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث تفسیر کرتی ہے آیت مذکورہ کی یعنی آئے گا قیامت کے دن اس حال میں کہ اس کو اپنی گردن پر اٹھائے ہو گا اور اگر کوئی کہے کہ بعض اس چیز کا کہ چرایا جاتا ہے نقد سے اخف ہے اونٹ سے مثلاً اونٹ سستا ہے مول میں تو جس کا قصور ہلکا ہے کس طرح عذاب کیا جائے گا ساتھ ثقیل تر چیز کے اور عکس اس کا تو جواب اس کا یہ ہے کہ مراد ساتھ عقوبت کرنے کے ساتھ اس کے فضیحت کرنی اٹھانے والے کی ہے سامنے گواہوں کے اس موقف عظیم میں نہ ساتھ ثقل اور خفت کے، ابن منیر نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حاکموں نے اس حدیث سے سمجھا ہے کہ چور کے گلے میں گھنٹہ وغیرہ ڈالنا درست ہے۔

تکمیل: ابن منذر نے کہا کہ اجماع ہے اس پر کہ جو کوئی غنیمت سے کچھ چرائے وہ قسمت سے پہلے اس میں پھیر دے اور اوپر بعد قسمت کہ پس کہا ثوری اور اوزاعی اور لیث اور مالک نے کہ دفع کرے طرف امام کی خمس اس کا اور باقی کو خیرات کر دے اور شافعی یہ حکم نہ دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر اس کا مالک ہوا تو نہیں لازم ہے اس پر صدقہ کرنا ساتھ اس کے اور اگر اس کا مالک نہ ہوا تو نہیں جائز ہے اس کو صدقہ کرنا ساتھ مال غیر کے کہا کہ واجب ہے اس کو امام کی طرف پھیر دے مانند ضائع شدہ مالوں کے۔ (فتح)

بَابُ الْقَلِيْلِ مِنَ الْغُلُوْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ حَرَّقَ مَتَاعَهٗ وَهٰذَا أَصَحُّ.

غنیمت میں تھوڑی خیانت کرنے کا بیان یعنی کیا لاحق ہے حکم میں ساتھ کثیر کے یا نہیں اور نہیں ذکر کیا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اسباب جلا دیا اور یہ صحیح تر ہے۔

فائدہ: یعنی نہیں ذکر کی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات باب کی حدیث میں اور ہذا اصح اشارہ ہے طرف ضعف کرنے اس چیز کے جو مروی ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ جلا دینے اسباب خیانت کرنے والے کے مال غنیمت میں۔ روایت کی یہ حدیث ابو داؤد نے اور بخاری نے تاریخ میں کہا کہ لوگ اس کے ساتھ حجت پکڑتے ہیں اور یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں اور تحقیق اخذ کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کے امام احمد رحمہ اللہ نے ایک روایت میں اور یہی قول ہے اوزاعی اور مکحول کا اور حسن سے روایت ہے کہ اس کا کل اسباب جلا دیا جائے مگر حیوان اور قرآن اور طحاوی نے کہا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو احتمال ہے کہ یہ اس وقت حکم ہو جبکہ تھی عقوبت ساتھ مال کے۔ (فتح)

٢٨٤٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَآءَةً قَدْ غَلَّهَا. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرْكَرَةُ يَعْنِيْ بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوْطٌ كَذَا.

۲۸۴۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر داروغہ تھا کہ اس کو کرکرہ کہا جاتا تھا یعنی بعض جنگوں میں سو وہ مر گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے تو لوگوں نے اس کو دیکھنا شروع کیا تھا تو انہوں نے اس کے اسباب میں ایک کمبل پائی جس کو اس نے غنیمت میں سے چرایا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غنیمت کے مال میں خیانت کرنی حرام ہے خواہ تھوڑی ہو یا بہت اور مراد آگ میں ہونے سے یہ ہے کہ اس کو عذاب کیا جاتا ہے اس کے گناہ پر یا یہ کہ وہ آگ میں ہے اگر نہ معاف کرے اللہ اس سے۔ (فتح الباری)

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ مکروہ ہے ذبح کرنے اونٹوں کے سے اور بکریوں کے سے کہ غنیمت کے مال میں ہیں یعنی پہلے تقسیم کرنے کے۔

٢٨٤٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ

۲۸۴۶۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے لوگوں کو بھوک پہنچی سو ہم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ وَّأَصَبْنَا إِبِلًا وَّغَنَمًا وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوْا فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَأَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ وَّفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَّسِيْرَةٌ فَطَلَبُوْهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوٰى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبَهَآئِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّيْ إِنَّا نَرْجُوْ أَوْ نَخَافُ أَنْ نَّلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

اونٹ اور بکریاں پائیں اور حضرت ﷺ پچھلے لوگوں میں تھے تو لوگوں نے جلدی کی اور ہانڈیاں چڑھائیں سو حضرت ﷺ نے ہانڈیوں کے الٹانے کا حکم کیا سو الٹائی گئیں پھر غنیمت تقسیم کی تو دس بکریوں کو ایک انٹ کے برابر کیا سو ایک اونٹ بھاگا اور لوگوں میں گھوڑے تھوڑے تھے تو لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا تو اس نے ان کو تھکایا تو ایک مرد نے اس کو تیر مارا سو اللہ نے اس کو بند کیا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اونٹوں کے درمیان بھڑکنے والے اور نفرت رکھنے والے ہیں لوگوں سے مانند بھڑکنے والے جنگلی جانوروں کی سو جو تم سے بھاگے تو کرو ساتھ اس کے اسی طرح تو میرے دادا نے کہا کہ ہم امید رکھتے ہیں یا ڈرتے ہیں یہ کہ یہ دشمن سے ملیں یعنی لڑائی میں اور ہمارے ساتھ چھریاں نہیں یعنی شاید کہ چھریاں ساتھ نہ ہوں سو کیا ہم بانس کے چیرے ہوئے ٹکڑے سے ذبح کر لیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز کہ خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام ذکر کیا جائے تو کھا یعنی اس کا کھانا جائز ہے سوائے دانت اور ناخن کے اور میں بیان کرتا ہوں تجھ سے حال ہر ایک کا اپیر دانت پس ہڈی ہے اور اپیر ناخن پس یہ حبشیوں کی چھریاں ہیں یعنی اس میں ان سے مشابہت لازم آتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب الذبائح میں آئے گی اور موضع ترجمہ کی اس سے حکم کرنا حضرت ﷺ کا ہے ساتھ الٹانے ہانڈیوں کے پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ کراہت اس چیز کے کہ کیا انہوں نے ذبح سے بغیر اذن کے اور مہلب نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ مستحق ہوتے ہیں وہ غنیمت کے بعد قسمت کرنے ان کے اور یہ اس واسطے کہ یہ قصہ دار الاسلام میں واقع ہوا واسطے قول ان کے کہ ذوالحلیفہ میں اور ابن منیر نے جواب دیا ہے ساتھ اس کے کہ کہتے ہیں کہ جب ہو ذبح اوپر طریقے تعدی کے تو ہوتا ہے مذبوح مردار اور شاید امام بخاری رحمہ اللہ نے مدد کی ہے واسطے اس مذہب کے یا حمل کیا ہے الٹانے کو عقوبت بالمال پر اگرچہ نہ خاص ہو یہ مال ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے ذبح کیا تھا لیکن چونکہ ان کا طمع ان کے ساتھ متعلق تھا تو ان کے واسطے عبرت حاصل ہو گی اور جب اس قسم کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقوبت کو جائز رکھیں تو عقوبت صاحب مال کی اس مال میں اولیٰ ہے اور اسی واسطے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ گرایا جائے دودھ مغشوش اور چھوڑا جائے واسطے مالک اس کے کے اگرچہ وہ گمان کرے کہ وہ نفع اٹھائے گا ساتھ اس کے بیچ کے واسطے ادب دینے اس کے اور قرطبی نے کہا کہ مامور ساتھ الٹانے کے شوربہ تھا واسطے عقوبت ان لوگوں کے جنہوں نے جلدی کی تھی اور اوپر نفس گوشت پس تلف نہیں ہوا پس وہ محمول ہے اس پر کہ وہ جمع کر کے مال غنیمت میں پھر داخل کیا گیا اس واسطے کہ مال کا ضائع کرنا منع ہے کما تقدم اور قصور ساتھ پکانے اس کے نہیں واقع ہوا تمام لوگوں سے اس واسطے کہ ان میں بعض اصحاب خمس ہیں اور غنیمت لانے والوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ مباشر نہیں ہوتے اور جب یہ منقول نہیں ہوا کہ انہوں نے اس کو جلا دیا یا تلف کیا تو اس کی تاویل متعین ہوئی موافق قواعد شرعیہ کے اسی واسطے گھر کے پلے ہوئے گدں میں کہا جبکہ ان کے گرانے کا حکم کیا کہ وہ گندگی ہیں اور اس قصہ میں یہ نہیں فرمایا پس معلوم ہوا کہ ان کا گوشت چھوڑا نہیں گیا اور جو چیز کہ غازی کو غنیمت میں سے کھانی جائز ہے اس کا بیان آئندہ آئے گا۔ (فتح)

بَابُ الْبِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ.

باب ہے فتوحات میں بشارت دینے کا۔

۲۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيْهِ خَثْعَمُ يُسَمّٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ مِّنْ أَحْمَسَ وَكَانُوْا أَصْحَابَ خَيْلٍ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ لِّرَسُوْلِ

۲۸۴۷۔ جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرمایا کہ کیا تو مجھ کو راحت نہیں دیتا ذوالخلصہ کے ڈہانے سے اور وہ ایک گھر تھا قوم خثعم میں کعبہ یمانیہ تھا سو میں ڈیڑھ سو سوار میں چلا جو احمس کے قبیلے سے تھے اور وہ لوگ گھوڑے رکھا کرتے تھے تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں گھوڑے پر ٹھہر نہیں سکتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ہاتھ مارا یہاں تک کہ میں نے اپنے سینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کا نشان دیکھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اس کو گھوڑے پر اور کر اس کو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب تو جریر اس کی طرف چلا اور اس کو توڑ ڈالا اور جلا دیا تو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بشارت دے بھیجی تو جریر کے ایلچی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آیا یہاں تک کہ چھوڑا میں نے اس کو جیسے کہ وہ اونٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَارَكَ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. قَالَ مُسَدَّدٌ بَيْتٌ فِي خَثْعَمَ.

خارش دار ہے تو حضرت ﷺ نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے حق میں برکت کی دعا کی۔

فائدہ: اور مراد یہاں پر قول ہے کہ جریر رضی اللہ عنہ نے کسی کو آپ ﷺ کے پاس بشارت دینے کے لیے بھیجا۔(فتح)

بَابُ مَا يُعْطَى الْبَشِيْرُ وَأَعْطٰى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِيْنَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ خوشخبری دینے والے کو دی جائے اور جب کعب کو توبہ قبول ہونے کی خوشخبری پہنچی تو انہوں نے اس کے شکریہ میں دو کپڑے دیے۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے طرف اس حدیث کی جو دراز ہے بیچ بیان پیچھے رہنے اس کے جنگ تبوک سے اور مغازی میں اس کا بیان آئے گا اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں۔

بَابُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

باب ہے اس بیان میں کہ نہیں ہجرت ہے پیچھے فتح کے۔

فائدہ: یعنی بعد فتح مکہ کے یا مراد عام تر ہے اس واسطے اشارہ کرنے کی طرف اس کی کہ حکم غیر مکے کا بیچ اس کے مانند حکم مکے کی ہے پس نہیں واجب ہے ہجرت اس شہر سے جس کو مسلمان فتح کریں اور اپر پہلے فتح کے پس جو مسلمان کہ اس میں رہتے ہیں وہ تین حال سے خالی نہیں۔ اول وہ ہے جو اس سے ہجرت کرنے پر قادر ہو اور وہ اپنا دین وہاں ظاہر نہ کر سکے اور نہ دین کے واجبات ادا کر سکے پس ہجرت کرنی اس پر اس شہر سے واجب ہے، دوسرا وہ جو قادر ہے لیکن وہ اپنا دین ظاہر کر سکتا ہے اور اس کے فرائض ظاہر کر سکتا ہے تو اس کے حق میں ہجرت مستحب ہے واسطے زیادہ کرنے مسلمانوں کے اور مدد کرنے ان کی اور جہاد کفار کے اور امن کے دغا بازی سے اور راحت دیکھنے بری چیز کے سے درمیان ان کے اور تیسرا عاجزی ہے ساتھ عذر کے قید ہونے سے یا بیماری سے یا اس کے غیر سے پس جائز ہے واسطے اس کے اقامت اس شہر میں پس اگر تکلیف اٹھا کر وہاں سے نکلے تو اس پر اجر دیا جائے گا۔(فتح)

۲۸۴۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِىْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

۲۸۴۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہجرت بعد فتح کے اور لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم جہاد کے واسطے بلائے جاؤ تو نکلو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ حدیث جہاد کے ابتداء میں گزر چکی ہے۔

۲۸۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيْهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ.

۲۸۴۹۔ مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی مجالد کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ مجالد آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہجرت بعد فتح مکہ کے لیکن میں اس سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث بھی پہلے گزر چکی ہے۔

۲۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَآءً يَقُوْلُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيْرٍ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ.

۲۸۵۰۔ عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور وہ پہاڑ ثبیر میں تھیں تو انہوں نے ہم سے کہا کہ موقوف ہوئی ہجرت جب سے اللہ نے اپنے پیغمبر پر مکے کو فتح کیا۔

بَابُ إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِيْ شُعُوْرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللّٰهَ وَتَجْرِيْدِهِنَّ.

جب ناچار ہو مرد طرف دیکھنے کی بیچ بالوں اہل ذمہ کے اور مسلمان عورتوں کے جبکہ اللہ کی نافرمانی کریں اور ننگا کرنا ان کا۔

www.KitaboSunnat.com

۲۸۵۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّآئِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ عَلَوِيًّا إِنِّيْ لَأَعْلَمُ مَا الَّذِيْ جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَآءِ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ

۲۸۵۱۔ ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ مقدم جانتے تھے عثمان رضی اللہ عنہ کو علی مرتضی رضی اللہ عنہ پر فضیلت میں تو انہوں نے ابن عطیہ سے کہا اور وہ مقدم جانتے تھے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فضیلت میں کہ البتہ میں جانتا ہوں کس چیز نے جرات دی ہے تیرے یار کو یعنی علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اوپر خونریزی لوگوں کے میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا سو فرمایا کہ جاؤ فلاں فلاں باغ میں کہ وہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ائْتُوا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُوْنَ بِهَا امْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِيْ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللّٰهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا وَّلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهٗ بِمَكَّةَ مَنْ يَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ أَحَدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَإِنَّهٗ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَهٰذَا الَّذِيْ جَرَّأَهٗ.

تم ایک عورت پاؤ گے جس کو حاطب نے ایک خط دیا ہے تو ہم اس باغ میں گئے سو ہم نے کہا کہ ہم کو خط دے تو اس عورت نے کہا کہ مجھ کو کسی نے خط نہیں دیا تو ہم نے کہا کہ خط نکال اور یا میں تجھ کو ننگا کروں گا تو اس نے اپنا ازار باندھنے کی جگہ سے خط نکالا تو حضرت ﷺ نے حاطب کو بلا بھیجا تو اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ شتابی نہ کیجیے قسم ہے اللہ کی میں کافر نہیں ہوا اور نہیں زیادتی کی میں نے واسطے اسلام کے مگر دوستی میں اور نہیں کوئی آپ ﷺ کے اصحاب سے مگر کہ واسطے اس کے مکے میں وہ شخص ہے یعنی قرابتی کو دور کرے اللہ دشمن کو ساتھ اس کے اہل اس کے سے اور مال اس کے سے اور میرا وہاں کوئی بھائی بند نہیں تو میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان رکھوں تا کہ میرے لڑکے بالوں کو نہ ستائیں تو حضرت ﷺ نے اس کو سچا جانا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت مجھ کو حکم ہو تو اس کی گردن کاٹوں کہ بیشک منافق ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تجھ کو کیا معلوم ہے کہ شاید اللہ بدر والوں کے ایمان کو خوب جان چکا ہے اللہ نے ان سے کہا کہ کرو جو تمہارا جی چاہے پس اس چیز نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم نے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے دلیر کیا ہے علی کو خونریزی پر چونکہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو یقین ہے کہ اللہ ان کو بخش چکا ہے تو اس لیے انہوں نے خونریزی پر دلیری کی کہ اگر اس میں کچھ قصور ہوگا تو اللہ بخش دے گیا۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا نہیں حدیث میں بیان کہ وہ عورت مسلمان تھی یا ذمیہ تھی لیکن جبکہ برابر ہے حکم اس کا بیچ حرام ہونے نظر کے بغیر حاجت کے تو شامل ہوئے دونوں کو دلیل اور ابن تین نے کہا کہ اگر مشرکہ ہو تو ترجمہ کے موافق نہ ہو گی اور جواب دیا گیا کہ وہ صاحب عہد تھی پس حکم اس کا مانند حکم اہل ذمہ کے ہے اور اس جگہ ہے کہ اس نے خط کو اپنے ازار باندھنی کی جگہ سے نکالا اور پہلے گزر چکا ہے کہ اس نے اس کو اپنے بالوں کے جوڑے سے نکالا تو ان کے درمیان تطبیق اس طور سے ہے کہ اس کو ازار باندھنے کی جگہ سے نکال کر اپنے بالوں کے جوڑے میں چھپایا تھا پھر ناچار ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف نکالنے کے اس کے کی یا بالعکس یا یہ کہ اس کا بالوں کا جوڑا دراز تھا بایں طور کہ اس کے کولے تک پہنچتا تھا اس نے اس کو اپنے جوڑ میں باندھا پھر اس کو اپنے ازار باندھنے کی جگہ میں چھپایا اور یہ احتمال راجح تر ہے۔ (فتح)

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْغُزَاةِ.

غازیوں کا استقبال کرنا یعنی وقت پلٹنے ان کے کی۔

۲۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَّحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

۲۸۵۲۔ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ابن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تو یاد رکھتا ہے جبکہ میں اور تو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے بڑھ کر جا ملے تھے اس نے کہا ہاں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سوار کیا اور تجھ کو چھوڑ دیا۔

فائدہ: ظاہر یہ ہے کہ قائل فَحَمَلَنَا کا وہ عبداللہ بن جعفر ہے اور متروک وہ ابن زبیر ہے اور حج میں گزر چکا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ کی پیشوائی کو گئے تو ایک کو آپ نے آگے چڑھایا اور ایک کو اپنے پیچھے اس سے بھی معلوم ہوا کہ قائل حَمَلَنَا کا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما ہے اس لیے کہ وہ عبدالمطلب کی اولاد سے ہے بخالف ابن زبیر کے ابن تین نے کہا کہ اس حدیث میں کئی فائدے ہیں حفظ یتیم کا ہے یعنی ابن جعفر کا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے آگے چڑھایا اور نیز اس میں جواز فخر کا ہے ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوا کرام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اور ثبوت صحبت کا اس کے لیے اور ابن زبیر کے اور وہ عمر میں قریب ہیں۔ (فتح)

۲۸۵۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

۲۸۵۳۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لڑکوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کو گئے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ.

جب جہاد سے پلٹے تو کیا کہے؟۔

۲۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

۲۸۵۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سفر سے پلٹتے تھے تین بار اللہ اکبر کہتے تھے کہ ہم سفر سے پھرے ان شاء اللہ توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا قَالَ آيِبُوْنَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ حَامِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

رب کے شکر گزار ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے یعنی حضرت ﷺ کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اس نے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح حج میں گذر چکی ہے۔

۲۸۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهٗ فَصُرِعَا جَمِيْعًا فَاقْتَحَمَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَآئَكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ وَأَتَاهَا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ.

۲۸۵۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ عسفان سے پلٹتے وقت اور حضرت ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور اپنے پیچھے صفیہ کو چڑھائے ہوئے تھے تو آپ کی اونٹنی پھسل گئی تو دونوں گر پڑے تو ابوطلحہ نے اپنے تئیں اونٹ سے ڈالا تو کہا کہ یا حضرت اللہ مجھ کو آپ پر فدا کرے آپ کا کیا حال ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لازم پکڑ اپنے اوپر عورت کو یعنی اس کی خبر لے تو ابوطلحہ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈالا یعنی تا کہ صفیہ کا منہ نہ دیکھیں اور صفیہ کے پاس آیا پھر وہ کپڑا اس پر ڈالا اور ان کی سواری ان کے لیے درست کی اور ہم حضرت ﷺ کے گرد جمع ہوئے سو جب حضرت ﷺ نے بلندی سے مدینے کو دیکھا تو فرمایا کہ ہم سفر سے پھرے تو بندگی کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں تو ہمیشہ اس کو کہتے رہے یہاں تک مدینے میں داخل ہوئے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی اور دمیاطی نے کہا یہ وہم ہے اس لیے کہ جہاد عسفان کا چھٹے سال تھا اور ارداف صفیہ کا ساتویں سال تھا جنگ خیبر میں تو ظاہر یہ ہے کہ راوی نے منسوب کیا ہے پلٹنے کو طرف عسفان کی اس لیے کہ جنگ خیبر کا اس کے پیچھے تھا اور شاید کہ نہیں اعتبار کیا اس نے ساتھ اقامت کے جو واقع ہوئے درمیان دونوں جنگوں کے لیے قریب قریب ہونے ان کے کے آپ میں اور یہ مثل اس کی ہے جو کہا گیا ہے۔ بیچ حدیث سلمہ بن اکوع کے جو آتی ہے بیچ حرام ہونے نکاح متعہ کے جنگ اوطاس میں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نکاح متعہ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف مکہ میں حرام ہوا تھا پس منسوب کیا اس کو طرف اوطاس کے لیے قریب ہونے ان کے کے آپس میں اور علم نزدیک اللہ کے ہے۔ (فتح)

۲۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُوْ طَلْحَةَ ثَوْبَهٗ عَلَى وَجْهِهٖ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهٗ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوْا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ.

۲۸۵۶۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے ساتھ آئے اور حضرت ﷺ کے ساتھ صفیہ تھیں اس حال میں کہ ان کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے چڑھائے ہوئے تھے سو جب بعض راہ میں پہنچی تو اونٹنی پھسل گئی تو حضرت ﷺ ام المومنین دونوں گر پڑے اور تحقیق ابوطلحہ نے اپنے آپ کو اونٹ پر ڈالا اور حضرت ﷺ کے پاس آیا تو کہا کہ یا حضرت اللہ مجھ کو آپ پر فدا کرے کیا آپ کو تکلیف پہنچی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ولیکن لازم پکڑ اوپر اپنے عورت کو تو ابوطلحہ نے اپنا کپڑا اپنے منہ پر ڈالا اور صفیہ کی طرف گیا اور اپنا کپڑا صفیہ پر ڈالا تو صفیہ کھڑی ہوئیں اور ابوطلحہ نے ان کے لیے ان کی سواری پر پالان باندھا تو دونوں اس پر سوار ہو کر چلے یہاں تک کہ جب مدینے کی پشت پر پہنچے یا یوں کہا کہ مدینے کی اونچان پر پہنچے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی کرے ہم اپنے رب کی شکر گذار ہیں سو ہمیشہ اس کو کہتے رہے یہاں تک کہ اس میں داخل ہوئے۔

بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ.

جب سفر سے آئے تو نماز پڑھے۔

۲۸۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ

۲۸۵۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت ﷺ کے ساتھ تھا سو جب ہم مدینے میں آئے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِيْ اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

مجھ کو فرمایا کہ مسجد میں داخل ہو اور دو رکعتیں نماز پڑھ۔

فائدہ: یہ حدیث کتاب الصلوۃ میں گزر چکی ہے اور ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور اسی طرح وہ حدیث جو اس کے بعد ہے۔

۲۸۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ.

۲۸۵۸۔ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب چاشت کے وقت سفر سے آتے تھے تو مسجد میں داخل ہوتے تھے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے بیٹھنے سے پہلے۔

بَابُ الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُوْمِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَّغْشَاهُ.

کھانا دینا وقت آنے کے سفر سے اور تھے ابن عمر روزہ کھولتے واسطے خاطر اس شخص کے کہ ان کے پاس مہمان آتا۔

فائدہ: اور اصل اس میں یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں روزہ نہیں رکھا کرتے تھے نہ فرضی اور نہ نفلی اور حضر میں نفلی روزے بہت رکھا کرتے تھے اور جب سفر کرتے تھے تو روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب سفر سے آتے تھے تو روزہ رکھتے تھے یا تو قضا اگر رمضان میں سفر کیا ہوتا اور یا بطور نفل کے اگر اس کے غیر میں ہوتے لیکن آنے کی ابتداء میں چند روز روزہ نہ رکھتے تھے واسطے خاطر ان لوگوں کے جو آتے ان کے پاس سلام کرنے کے لیے اوپر ان کے اور مبارکباد دینے کے ساتھ آنے کی پھر روزے رکھتے اور ایک روایت میں نافع سے ہے کہ تھے ابن عمر روزہ رکھتے جبکہ ہوتے مقیم اور تھے روزہ کھولتے جبکہ ہوتے مسافر اور جب سفر سے آتے تو کئی دن روزہ نہ رکھتے تھے واسطے آمدورفت ملاقات کرنے والوں کے۔ ابن بطال نے کہا کہ اس میں کھلانا امام اور رئیس کا ہے اپنے یاروں کو وقت آنے کے سفر سے اور یہ مستحب ہے نزدیک سلف کے اور اس کھانے کا نام نقیعہ ہے۔ (فتح)

۲۸۵۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

۲۸۵۹۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو ذبح کیا اونٹ کو یا گائے کو اور ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا أَوْ بَقَرَةً زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اشْتَرٰى مِنِّی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بِوَقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوْا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ أَمَرَنِیْ أَنْ اٰتِیَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّیَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِیْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ.

روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیے اور ایک درہم یا دو درہم سے خریدا سو جب مرار (ایک جگہ کا نام ہے تین میل مدینے سے باہر) تو گائے کے ذبح کرنے کا حکم کیا پس ذبح کی گئی تو لوگوں نے اس کا گوشت کھایا پھر جب حضرت ﷺ مدینے میں آئے تو مجھ کو حکم دیا کہ میں مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھوں اور وزن کیا واسطے میرے اونٹ کی قیمت کا۔

۲۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ صِرَارٌ مَوْضِعٌ نَاحِيَةً بِالْمَدِيْنَةِ.

۲۸۶۰۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سفر سے آیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو رکعتیں نماز پڑھ۔

فائدہ: یہ بھی پہلی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور ساتھ اس کے دفع ہوگا اعتراض اس شخص کا جو کہتا ہے کہ یہ حدیث ترجمہ کے مطابق نہیں اور حاصل جواب کا یہ ہے کہ یہ حدیث اور پہلی دونوں ایک حدیث ہیں پس ایک راوی نے ایک ٹکڑا بیان کیا ہے اور نے ایک۔ (فتح)

❀......❀......❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
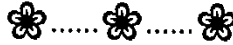
بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ — کتاب ہے بیان میں فرض خمس کے

فائدہ: خمس اس چیز کو کہتے ہیں جو غنیمت میں سے لی جاتی ہے اور مراد ساتھ قول اس کے کے فرض الخمس یعنی وقت فرض ہونے اس کے کا یا کیفیت فرض ہونے اس کے کے یا ثابت ہونا فرض اس کے کا اور جمہور کا یہ مذہب کہ ابتداء فرض ہونے خمس کا تھا ساتھ اس آیت کے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ الآیۃ یعنی جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز تو اللہ کے لے اس میں سے پانچواں حصہ ہے اور رسول ﷺ کے اخیر آیت تک اور غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کی جاتی تھی پس جدا کیا جاتا تھا اس کے پانچواں حصہ جو خرچ کیا جاتا تھا ان لوگوں میں جو اس آیت میں مذکور ہیں اور آئے گی بحث بیچ مستحقوں اس کے کے بعد کئی بابوں کے اور اس پانچویں حصے کا پانچواں حصہ حضرت ﷺ کے لیے تھا اور اس میں اختلاف ہے کہ حضرت ﷺ کے بعد اس خمس کے کون مستحق تھے پس شافعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ مصالح میں خرچ کیا جائے اور ایک روایت اس سے یہ ہے کہ یہ پانچواں حصہ بھی انہیں آٹھ حصوں میں پھیرا جائے جو آیت میں مذکور ہیں اور یہی ہے قول حنفیہ کا باوجود اختلاف ان کے کے آپس میں اور بعض کہتے ہیں کہ خاص ہے ساتھ اس کے خلیفہ اور باقی چار خمس غنیمت کے غنیمت لانے والے غازیوں میں تقسیم کیے جائیں مگر سبب یعنی اسباب مقتول کا کہ وہ قاتل کے لیے ہے راجح قول پر کما سیأتی۔ (فتح)

بَابٌ. — یہ باب ہے۔

۲۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهٗ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِيْ شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَرَدْتُّ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ أَنْ

۲۸۶۱۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک جوان اونٹنی تھی جو جنگ بدر کے دن مجھ کو غنیمت سے حصے میں آئی تھی اور حضرت ﷺ نے مجھ کو ایک اونٹنی خمس سے دی تھی سو جب میں نے چاہا کہ فاطمہ حضرت ﷺ کی بیٹی کو گھر میں لاؤں اور ان کے ساتھ دخول کروں تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے وعدہ کیا کہ میرے ساتھ چلے تو ہم اذخر کی گھاس لائیں میں نے چاہا کہ اس کو سناروں کے ہاتھ بیچ کر اپنی شادی کھانے میں اس سے مدد لوں سو جس حالت میں کہ میں اپنے دونوں اونٹوں کے لیے اسباب جمع کرتا تھا پالوں اور گھانس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَّرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيْعَهُ الصَّوَّاغِيْنَ وَأَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرُسِيْ فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِّنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَآئِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجَعْتُ حِيْنَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدْ اجْتُبَّ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَالُوْا فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِي الَّذِيْ لَقِيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَّعَهٗ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَآئِهٖ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُهٗ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَآءَ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوْا لَهُمْ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فِيْمَا

تھیلیوں اور رسیوں سے اور میرے دونوں اونٹ ایک انصاری مرد کے حجرے کے پاس بٹھائے ہوئے تھے سو جب میں ان کا اسباب جمع کر کے پھرا تو میں نے اچانک دیکھا کہ اونٹیوں کی کوہان کاٹی گئی ہیں اور ان کی کوکھیں چیر کر ان کے جگر لے گئے ہیں سو جب میں نے ان کا یہ حال دیکھا تو میں اپنی آنکھوں کو نہ روک سکا یعنی بے اختیار رونے لگا تو میں نے کہا کہ یہ کام کس نے کیا ہے لوگوں نے کہا کہ حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے نے اور وہ اس گھر میں ہے انصار کے شراب خواروں میں ہے سو میں چلا تا کہ حضرت ﷺ کو جا کر خبر دوں اور حضرت ﷺ کے پاس زید بن حارثہ تھے تو حضرت ﷺ نے میرے چہرے میں ملال پہچانا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا حال ہے تیرا تو میں نے کہا کہ یا حضرت میں نے آج کے دن جیسی مصیبت کبھی نہیں دیکھی کہ حمزہ نے میرے دونوں اونٹنیوں پر ظلم کیا سو ان کے کوہان کاٹ لی اور ان کی کوکھیں چیر ڈالیں اور خبردار ہو کہ حمزہ یہ ہے اس گھر میں اس کے ساتھ شراب خوار ہیں تو حضرت ﷺ نے اپنی چادر منگا کر پہنی پھر چلے اور میں اور زید بن حارثہ آپ کے ساتھ ہوئے یہاں تک کہ اس گھر میں آئے جس میں حمزہ تھے تو حضرت ﷺ نے پروانگی مانگی تو انہوں نے آپ کو پروانگی دی تو حضرت ﷺ نے دیکھا کہ ناگہاں وہ شراب پیتے تھے تو حضرت ﷺ حمزہ کو ملامت کرنے لگے اس کام میں کہ اس نے کیا تو ناگہاں دیکھا کہ حمزہ بہت مست ہیں ان کی آنکھیں سرخ ہوئی ہیں سو حمزہ نے حضرت ﷺ کی طرف نظر کی پھر نظر اونچی کی اور آپ کے گھٹنے دیکھے پھر نظر اونچی کی سو آپ کی ناف کو دیکھا پھر نظر اونچی کی اور آپ کے منہ کو دیکھا پھر کہا نہیں تم مگر غلام میرے باپ کے یعنی میں تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِأَبِيْ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

سے قریب تر ہوں ساتھ عبدالمطلب کے تو حضرت ﷺ نے معلوم کیا کہ حمزہ بہت مست ہیں تو حضرت ﷺ اپنی ایڑیوں پر پیچھے ہٹے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے یعنی اس خوف سے کہ مبادا حمزہ کا عبث زیادہ ہو پس منتقل ہو قول سے طرف فعل کے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اور یہ واقع شراب کی حرام ہونے سے پہلے تھا اور اس لیے نہ مؤاخذہ کیا حضرت ﷺ نے حمزہ کو ساتھ قول اس کے کے اور اس زیادتی میں رد ہے اس شخص پر جو حجت پکڑتا ہے ساتھ اس قصے کی اس پر کہ نشے والے کی طلاق واقع نہیں ہوتی پس جب معلوم ہوا کہ یہ واقع شراب کے حرام ہونے سے پہلے تھا تو ہوگا ترک مؤاخذہ کا واسطے ہونے اس کے کیے کہ نہ داخل کیا اس نے اپنے نفس پر ضرر کو اور جو کہتا ہے کہ نشے والے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ وہ حجت پکڑتا ہے ساتھ اس کے کہ داخل کیا ہے اس نے اپنے نفس پر ضرر نشے کو اور وہ اس پر حرام ہے پس عقاب کیا گیا ساتھ جاری کرنے طلاق کے پس نہیں اس حدیث میں حجت واسطے اثبات اس کے کے اور نہ واسطے نفی اس کی کے ابو داود نے کہا میں نے احمد بن صالح سے سنا کہ کہتا تھا کہ اس حدیث میں جو بیس سنتیں ہیں میں کہتا ہوں اور اس حدیث میں ہے کہ غنیمت لانے والے کو غنیمت سے دو طرح کا حصہ دیا جائے چار خمسوں سے ساتھ حق غنیمت کے اور خمس سے جبکہ ہو ان لوگوں سے کہ ان کے لیے اس میں حق ہو اور یہ کہ جائز ہے مالک کے لیے اونٹ کے فائدہ اٹھانا ساتھ اس کے بیچ بوجھ اٹھانے کے اوپر اس کے اور یہ کہ جائز ہے بٹھانا اونٹ کا اوپر دروازے غیر کے جبکہ اس کی رضامندی معلوم ہو اور وہ اس کے ساتھ ضرر نہ پائے اور یہ کہ جور و ناغم سے پیدا ہو وہ مذموم نہیں۔ اور کہ آدمی کبھی پانی آنسو روک نہیں سکتا جبکہ اس پر غصہ غالب ہو اور یہ کہ فرمایا ذکر نی مظلوم کی ظالم پر اور خبر دینے اس کے ساتھ اس چیز کے کہ اس پر ظلم ہوا خارج ہے غیبت اور چغلی سے اور یہ کہ جائز ہے کھانا جگر کا اگرچہ خون ہے اور یہ کہ نشہ ابتدائے اسلام میں مباح تھا اور یہ رد ہے اس شخص پر کہ جو کہتا ہے کہ نشہ کبھی مباح نہیں ہوا اور ممکن ہے حمل کرنا اس کا اوپر اس نشے کے جس کے ساتھ بالکل تمیز نہ رہے اور اس میں مشروع ہونا ولیمہ شادی کا ہے اور مشروع ہونا زرگری کا اور کسب کرنا اس کے اور جواز جمع کرنا اذخر وغیرہ کا مباحات سے اور کسب کرنا ساتھ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اور اس میں مدد لینا ہے ہر کسب میں ساتھ عارف اس کے کے اور یہ کہ جائز ہے امام کو یہ کہ جائے طرف گھر اس شخص کے کہ پہنچے اس کو کہ وہ برے کام پر ہے تا کہ بدل سکے اس کو اور یہ سنت ہے دخول میں اذن لینا اور یہ کہ اذن واسطے رئیس کے شامل ہے اس کے تابعداروں کو اس لیے کہ حضرت ﷺ نے اذن لیا اور زید اور علی نے اذن نہ لیا اور یہ کہ سکران کو ملامت کی جائے جبکہ علامت کو سمجھتا ہو اور یہ کہ بڑے آدمی کو اپنی چادر کا رکھ دینا جائز ہے واسطے تخفیف کے اور یہ جب وہ اپنے تابعداروں کے ملنے کا ارادہ کرے تو اپنی کامل تر شکل سے ملے کہ حضرت ﷺ نے جب حمزہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کا ارادہ کیا تو اپنی چادر لی (فتح)

٢٨٦٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتَهُ

٢٨٦٢۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ﷺ کی وفات کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ یہ تقسیم کریں واسطے ان کے حصہ میراث ان کی کا حضرت ﷺ کے ترکہ سے اس قسم سے کہ عطا کیا تھا اللہ نے اپنے رسول پر تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم نے چھوڑا وہ اللہ کے راہ میں صدقہ ہے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول صدیق رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوئیں اور اس کے بعد صدیق سے کلام کرنا چھوڑ دیا سو اس نے کبھی کلام نہ کیا یہاں تک کہ مر گئیں۔ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کے بعد چھ مہینے زندہ رہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تھیں فاطمہ رضی اللہ عنہا مانگتی حصہ اپنا اس چیز سے کہ چھوڑی تھی حضرت ﷺ نے خیبر سے اور فدک سے اور صدقے اپنے سے جو مدینے میں تھا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا فاطمہ رضی اللہ عنہا پر انکار کیا اور کہا کہ میں نہیں چھوڑنے والا اس چیز کو جس کے ساتھ حضرت ﷺ عمل کرتے تھے مگر یہ کہ میں اس کے ساتھ عمل کروں گا پس تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کسی چیز کو حضرت ﷺ کے حکم سے چھوڑ دوں تو حق سے باطل کی طرف جھکوں پس لیکن صدقہ آپ ﷺ کا مدینے میں پس دفع کیا اس کو عمر رضی اللہ عنہ نے طرف علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْمَدِيْنَةِ فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهٖ إِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ فَإِنِّيْ أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِّنْ أَمْرِهٖ أَنْ أَزِيْغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهٗ فَأَصَبْتُهٗ وَمِنْهُ يَعْرُوْهُ وَاعْتَرَانِيْ.

لیکن خیبر اور فدک پس ان کو بدستور اپنے پاس رکھا اور کسی دوسرے کے سپرد نہ کیا اور کہا کہ یہ حضرت ﷺ کا صدقہ ہے کہ تھے یہ دونوں واسطے حقوق حضرت ﷺ کے کہ آپ ﷺ کو پیش آتے تھے اور واسطے حادثوں کے کہ نازل ہوتے تھے اور امر ان کا سپرد ہے طرف اس شخص کی کہ حاکم ہوا۔ راوی نے کہا کہ پس وہ اسی طرح پر ہے آج تک ابوعبداللہ نے کہا کہ اعتراك افتعلت ہے یعنی اعتراك کہ قرآن میں واقع ہوا ہے وہ باب افتعال سے مشتق ہے اور وہ مشتق ہے مجرد سے کہ عروته ہے جس کے معنی اصبته ہیں یعنی پہنچا اور پانا اور اس سے باب ہے تعروہ واعترانی کہ حدیث میں واقع ہوا ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ماترک تو یہ بدل ہے قول اس کے مِیْرَاثَهَا سے اور ایک روایت میں مِمَّا تَرَكَ ہے اور اس قصے میں رد ہے اس شخص پر جو لا یورث کے ساتھ پڑھتا ہے۔ اور لفظ صدقۃ کہ منصوب پڑھتا ہے بنابر خاست کے اور بعض رافضیوں کا دعویٰ ہے پس دعویٰ کیا ہے اس نے کہ صواب بیچ قراءۃ حدیث کے اسی طرح ہے جس پر اہل حدیث قدیم اور نئے زمانے سے متعلق ہیں لَا نُوْرِثُ ساتھ نون کے ہے اور صدقہ ساتھ رفع کے ہے اور یہ کلام دو جملے ہیں اور مَاتَرَكْنَاهُ بیچ موضع رفع کے ہے ساتھ مبتدا ہونے کے اور صدقہ اس کی خبر ہے اور تائید کرتی ہے اس کی وہ چیز جو اس کے بعض طریقوں میں واقع ہوئی ہے مَاتَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔ اور تحقیق حجت پکڑی ہے بعض محدثین نے بعض امامیہ یعنی رافضیوں پر ساتھ اس کے کہ صدیق نے حجت پکڑی ساتھ اس کلام کے اوپر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس چیز میں کہ انہوں نے صدیق سے چاہی اس چیز سے کہ حضرت ﷺ نے اپنے پیچھے چھوڑی تھی زمینوں سے اور تھے دونو زیادہ تر فصیح تھے فصحاء سے اور زیادہ تر عالم تھے ساتھ معنی الفاظ کے اور اگر ہوتا امر جیسے کہ رافضی پڑھتا ہے تو نہ ہوتے اس چیز میں کہ حجت پکڑی ساتھ اس کے صدیق نے حجت اور نہ ہوتا جواب اس کا مطابق واسطے سوال اس کے کے اور یہ بات واضح ہے واسطے مصنف کے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ نے صدیق سے مطلق کلام کرنا چھوڑ دیا تھا لیکن بیہقی نے شعبی کے طریق سے روایت کی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیمار پرسی کو گئے تو علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہارے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کو اجازت دوں علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اجازت دی سو ابو بکر رضی اللہ عنہ فاطمہ کے پاس گئے اور ان کو راضی کیا یہاں تک کہ راضی ہوئیں اور یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن سند اس کی شعبی تک صحیح ہے اور ساتھ اس کے دور ہوگا اشکال بیچ جواز بدستور رہنے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اوپر ہجرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اور بعض اماموں نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ تھی ہجرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی انقباض ملاقات ان کی سے اور اجتماع سے ساتھ ان کے اور اس قسم کی ہجرت حرام نہیں اس واسطے کہ شرط اس کی یہ ہے کہ دونوں ملیں پس ایک اس طرف منہ پھیر لے اور دوسرا دوسری طرف اور گویا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب غصے ہو کر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں تو بدستور رہیں بیچ اشتغال اپنے کے ساتھ غم اپنے کے پھر ساتھ بیماری اپنے کے اور لیکن سبب غصے ان کے کا ساتھ حجت پکڑنے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حدیث مذکور کے پس واسطے اعتقاد کرنے ان کے کے تاویل حدیث کو اوپر خلاف اس چیز کے کہ تمسک کیا تھا ساتھ اس کے صدیق رضی اللہ عنہ نے گویا کہ اس نے اعتقاد کیا کہ لانورث کا عموم مخصوص ہے اور انہوں نے دیکھا کہ منافع اس چیز کے کہ پیچھے چھوڑا ہے اس کو حضرت ﷺ نے زمین اور عقار سے انکا وارث ہونا منع نہیں اور تمسک کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ساتھ عموم کے اور دونوں مختلف ہوئے بیچ امر محتمل کے پس اس واسطے فاطمہ رضی اللہ عنہا ان سے جدا ہوئیں پس اگر شعبی کی حدیث ثابت ہو تو دور ہوگا اشکال اور لائق تر ہے کہ یہ امر اسی طرح ہو واسطے اس چیز کے کہ معلوم ہے کمال عقل ان کے سے اور دین ان کے سے وسیاتی فی الفرائض۔ (فتح)

فائدہ: لیکن خیبر پس تقسیم کیا تھا اس کو حضرت ﷺ نے یعنی بعد فتح ہونے اس کے دو حصوں پر نصف اس کا اپنی حاجتوں اور حادثوں کے واسطے رکھا تھا اور نصف اس کا مسلمانوں میں تقسیم کیا تھا اٹھارہ حصوں میں اور اوپر فدک پس وہ ایک شہر ہے تین منزل مدینے سے اور اس کا بیان یوں ہے کہ وہاں کے رہنے والے یہودی لوگ تھے سو جب خیبر فتح ہوا تو اہل فدک نے حضرت ﷺ کو کہلا بھیجا کہ ہم کو امان دیجیے اور ہم شہر کو چھوڑ کر کوچ کر جاتے ہیں اور حضرت ﷺ کے واسطے خاص تھا یعنی جہاں مناسب دیکھتے تھے وہاں خرچ کرتے تھے اور اوپر صدقہ آپ ﷺ کا مدینے میں پس ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ بنی نضیر کی کھجوریں خاص حضرت ﷺ کے واسطے تھیں کہ اللہ نے آپ ﷺ کو عطا کی تھیں یعنی بعد جلاوطن کرنے ان کے حضرت ﷺ کے ہاتھ آئیں تو حضرت ﷺ نے اکثر ان میں سے مہاجرین کو دیں اور باقی رہا صدقہ حضرت ﷺ جو فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے ہاتھ میں ہے اور یہ جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں چھوڑوں گا کسی چیز کو جس کے ساتھ حضرت ﷺ عمل کرتے تھے مگر کہ میں اس کے ساتھ عمل کروں گا تو ایک روایت میں ہے کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں بدلاؤں گا کسی چیز کو حضرت ﷺ کے صدقوں سے ان کے اس حال سے کہ اس پر حضرت ﷺ کے زمانے میں تھے اور ساتھ اس کے تمسک کیا ہے اس شخص نے جو کہتا ہے کہ حصہ حضرت ﷺ کا خرچ کرے اس کو خلیفہ بعد آپ ﷺ کے اس شخص کے واسطے جس کے واسطے حضرت ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ کیا کرتے تھے اور جو باقی رہے اس کو مصالح مسلمین میں خرچ کرے اور شافعی سے روایت ہے کہ خرچ کرے اس کو مصالح میں اور مالک اور ثوری نے کہا کہ اجتہاد کریں اس میں امام احمد نے کہا کہ خرچ کرے گھوڑوں اور ہتھیاروں میں اور ابن جریر نے کہا کہ پھیرا جائے طرف چار کی اور ابن منذر نے کہا کہ تھا لائق تر لوگوں میں ساتھ اس قول کے وہ شخص کہ واجب کرے تقسیم زکوٰۃ کو درمیان سب قسموں کے پس اگر ایک قسم نہ ہو تو باقیوں پر رد جائے مراد شافعی ہیں اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ رد کیا جائے ساتھ حصے ذوی القربیٰ کے طرف تینوں کی اور بعض کہتے ہیں کہ رف کیا جائے خمس خمس غنیمت سے طرف غانمین کی اور فے سے طرف مصالح کی اور اوپر خیبر یعنی جو اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا اور فدک پس پاس رکھا اس کو عمر رضی اللہ عنہ نے یعنی نہ دفع کیا اس کو طرف غیر اپنے کی اور بیان کیا سبب اس کا اور تحقیق ظاہر ہوا ساتھ اس کے کہ صدقہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص تھا ساتھ اس چیز کے کہ تھی بنی نضیر سے اور لیکن حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیبر اور فدک سے پس تھا حکم اس کا طرف اس شخص کی کہ حکم ہو بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ پہلے ان دونوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کو خرچ دیا کرتے تھے پس خرچ کرتے تھے اس کو خیبر اور فدک سے اور جو باقی رہتا تھا اس کو مصالح مسلمین میں خرچ کرتے تھے اور ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اپنی رائے کے موافق اس میں تصرف کیا پھر فدک مروان کو جاگیر دی اس واسطے کہ انہوں نے تاویل کی کہ جو چیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی وہ ان کے بعد خلیفہ کے ساتھ خاص ہوگی پس بے پرواہ ہوئے اس سے ساتھ مالوں اپنے کے پس سلوک کیا ساتھ اس کے اپنے بعض قرابتیوں سے یعنی مروان سے۔

فائدہ: اور یہ عادت ہے امام بخاری رحمہ اللہ کی کہ تعبیر کرتا ہے لفظ غریب کی جو حدیث میں ہے ساتھ تفسیر لفظ غریب کے قرآن سے۔ (فتح)

۲۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِيْ ذِكْرًا مِنْ حَدِيْثِهِ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَقَالَ مَالِكٌ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِيْ أَهْلِيْ حِيْنَ مَتَعَ النَّهَارُ إِذَا رَسُوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

۲۸۶۳۔ مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا تھا جبکہ دن بلند ہوا کہ ناگہاں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایلچی میرے پاس آیا سو اس نے کہا کہ چل امیر المؤمنین تجھ کو بلاتے ہیں سو میں چلا یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ پر داخل ہوا تو ناگہاں وہ بیٹھنے والے تھے چٹائی پر جو چار پائی پر ڈالی ہوئی تھی نہ تھا درمیان عمر رضی اللہ عنہ کے اور چٹائی کے کچھ بچھونا تکیہ کیے ہوئے تھے اوپر تکیے چمڑے کے تو میں ان کو سلام کر کے بیٹھ گیا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَأْتِيْنِيْ فَقَالَ أَجِبْ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رِمَالِ سَرِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ أَمَرْتَ بِهٖ غَيْرِيْ قَالَ اقْبِضْهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهٗ أَتَاهُ حَاجِبُهٗ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عُثْمَانَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّ الزُّبَيْرِ وَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَسْتَأْذِنُوْنَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَسَلَّمُوْا وَجَلَسُوْا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيْرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيْمَا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّالِ بَنِي النَّضِيْرِ فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهٗ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْأٰخَرِ قَالَ عُمَرُ تَيْدَكُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

مالک تیری قوم سے کئی گھر والے ہمارے پاس آئے ہیں اور تحقیق میں نے حکم کیا ہے درمیان ان کے ساتھ بخشش کے جو بہت نہیں تو اس کو لے کر ان میں تقسیم کر دے تو میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین اگر میرے سوا کسی اور کو اس کا حکم کرو تو بہتر ہو تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے مرد اس کو لے لے سو جس حالت میں کہ میں بیٹھا تھا کہ ان کا دربان یرفا ان کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ کیا تم کو حاجت ہے بیچ عثمان رضی اللہ عنہ کے اور عبدالرحمٰن بن عوف کے اور زبیر کے اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کے کہ تمہارے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں تو ان کو یرفا نے اجازت دی سو وہ اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے پھر یرفا تھوڑی دیر بیٹھا پھر آ کر کہا کہ کیا تم کو علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی حاجت ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بھی اجازت دی تو وہ بھی اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میرے اور اس کے درمیان حکم کریں اور یہ جھگڑتے ہیں اس چیز میں کہ عطا کی اللہ نے اپنے رسول پر بنی نضیر کے مال سے تو عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے یاروں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین ان کے درمیان حکم کریں اور ایک دوسرے سے راحت دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ میں قسم دیتا ہوں تم کو اس اللہ کی جس کے اذن سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم نے چھوڑا وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکنا سے اپنی ذات مبارک ہے تو جماعت نے کہا کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تو پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهٗ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّيْ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهٖ أَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ إِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ﴾ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ قَدْ أَعْطَاكُمُوْهَا وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهٗ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُوْ بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهٗ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ

میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو دونوں نے کہا کہ بیشک حضرت ﷺ نے فرمایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے بیان کرتا ہوں حقیقت اس امر کی کہ تحقیق خاص کیا اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو اس فے میں ساتھ اس چیز کے کہ آپ ﷺ کے سوا کسی کو نہ دی پھر یہ آیت پڑھی وَمَا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ إِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ ساری آیت یعنی جو عطا کیا اللہ نے اپنے رسول پر ان میں سے پس نہیں دوڑائے تم نے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ اور لیکن غالب کرتا ہے اللہ اپنے رسولوں کو جن پر چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے پس ہوا وہ مال خاص واسطے حضرت ﷺ کے اور قسم ہے اللہ کی نہیں جمع کیا ان مالوں کو حضرت ﷺ نے سوائے تمہارے اور نہیں اکیلے ہوئے ساتھ ان کے یعنی اگرچہ یہ مال حضرت ﷺ کے ساتھ خاص تھا اور لیکن حاجت کے موافق اپنے قرابتیوں وغیرہ سے اس کے ساتھ سلوک کرتے تھے تحقیق دیا تم کو وہ مال حضرت ﷺ نے اور تقسیم کیا اس کو درمیان تمہارے یہاں تک کہ باقی رہا اس میں سے یہ مال پس تھے حضرت ﷺ خرچ کرتے اپنے گھر والوں پر خرچ برس روز کا اس مال میں سے پھر باقی کو لیتے پس گردانتے اس کو بیچ جگہ گردانے مال اللہ کے یعنی خرچ کرتے اس کو مصالح مسلمین میں اور دیتے تھے جس کو چاہتے تھے محتاجوں اور مساکین سے پھر عمل کیا حضرت ﷺ نے ساتھ اس کے اپنی زندگی میں قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ کی کہ کیا تم یہ جانتے ہو تو انہوں نے کہا ہاں پھر عمر رضی اللہ عنہ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی کہ کیا تم دونوں اس کو جانتے ہو تو انہوں نے کہا ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر اللہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَكُنْتُ اَنَا وَلِيَّ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِيْ أَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّيْ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ تُكَلِّمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَّأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِيْ يَا عَبَّاسُ تَسْأَلُنِيْ نَصِيْبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيْكَ وَجَآئَنِيْ هٰذَا يُرِيْدُ عَلِيًّا يُرِيْدُ نَصِيْبَ امْرَأَتِهٖ مِنْ أَبِيْهَا فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِيْ أَنْ أَدْفَعَهٗ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَتَعْمَلَانِ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِمَا عَمِلْتُ فِيْهَا مُنْذُ وَلِيْتُهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَبِذٰلِكَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَآءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِيْ فِيْهَا قَضَآءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَإِنِّيْ أَكْفِيْكُمَاهَا.

اپنے نبی ﷺ کی روح قبض کی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں خلیفہ ہوں حضرت ﷺ کا تو لیا اس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کام میں سچے تھے نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کے تھے پھر اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روح قبض کی تو میں نے کہ میں خلیفہ ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سو لیا میں نے اس مال کو دو سال اپنی خلافت سے اور عمل کیا میں اس میں موافق عمل حضرت ﷺ کے اور موافق عمل ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس میں سچا نیکوکار، راہ راست پر تابع حق کے ہوں پھر تم دونوں میرے پاس کلام کرتے آئے اور تم دونوں کی بات ایک تھی اور کام بھی ایک تھا اے عباس تم میرے پاس آئے اس حال میں کہ تم اپنے بھتیجے کی میراث سے یعنی حضرت ﷺ سے اپنا حصہ مانگتے تھے اور آیا میرے پاس یہ یعنی علی رضی اللہ عنہ کو اپنی عورت کا حصہ مانگتا تھا اس کے باپ کی میراث سے تو میں نے تم کو کہا تھا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا پھر جب میرے عقل میں آیا کہ میں وہ مال تمہارے سپرد کروں تو میں نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو سپرد کرتا ہوں تم کو وہ مال بایں شرط کہ لازم پکڑو اپنے اوپر قول قرار اللہ کا کہ البتہ عمل کرو تم اس میں اس طرح کہ عمل کیا اس میں حضرت ﷺ نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور میں نے جب سے کہ میں اس کا والی ہوا تو تم دونوں نے کہا کہ سپرد کرو ہم کو اس شرط پر تو میں نے اس شرط سے تم کو سپرد کیا پس قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ کی کیا میں نے وہ مال ان دونوں کو اس شرط سے سپرد کیا تھا تو جماعت نے کہا کہ ہاں پھر عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہما پر متوجہ ہوئے سو کہا کہ قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی کیا میں نے وہ مال اس شرط سے تمہارے سپرد کیا تھا دونوں نے کہا کہ ہاں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم چاہتے ہو کہ میں اس کے برخلاف حکم کروں پس قسم ہے اس
اللہ کی جس کی اجازت سے آسمان اور زمین کھڑے ہیں کہ میں
اس میں اس کے برخلاف حکم نہ کروں گا پس اگر تم اس سے
عاجز ہوئے ہو تو اس کو میرے سپرد کرو کہ میں تم کو اس سے
کفایت کروں اور مشقت کھینچوں۔

فائدہ: اگر کوئی کہے کہ اصل قصہ صریح ہے اس میں کہ عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا پس اگر دونوں نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی تو پھر اس مال کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیوں مانگا اور اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنی تھی یا ان کی خلافت میں ان کو اس کا علم حاصل ہوا تھا تو پھر اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے کیوں مانگا تو جواب اس کا یہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ امر اس میں محمول ہے اس پر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور عباس رضی اللہ عنہ کا اعتقاد یہ تھا کہ حدیث لَا نُوْرِثُ کا عموم خاص ہے ساتھ بعض اس چیز کے کہ پیچھے چھوڑیں اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوائے بعض کے اسی واسطے منسوب کیا عمر رضی اللہ عنہ نے طرف علی اور عباس رضی اللہ عنہما کے کہ ان کا اعتقاد یہ تھا کہ جو انکا مخالف ہے وہ ظالم ہے اور اپر جھگڑتے آنا علی اور عباس کا بعد اس کے دوسری بار نزدیک عمر کے تو وہ میراث میں نہ تھا سوائے اس کے نہیں کہ جھگڑا کیا دونوں نے بیچ والی ہونے کے صدقہ پر اور بیچ خرچ کرنے اس کے کی کہ کس طرح خرچ کیا جائے لیکن نسائی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے میراث کے طور پر تقسیم کرنا چاہا تھا اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ مصرف لینے جگہ خرچ کرنے فئی کے پس کہا مالک نے کہ فے اور خمس کا مال برابر ہے بیت المال میں داخل کیے جائیں اور دیں امام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں کو باعتبار اجتہاد اپنے کے اور فرق کیا ہے جمہور نے درمیان خمس غنیمت کے اور درمیان فے کے پس کہا خمس رکھا جائے بیچ ان لوگوں کے کہ معین کیا ہے ان کو اللہ نے اصناف مسلمین سے بیچ آیت خمس کے سورہ انفال سے نہ تجاوز کیا جائے ساتھ اس کے طرف غیر ان کے اور لیکن مال فے کا یعنی جو بغیر لڑائی کے کافروں سے ہاتھ آئے تو اس کا مصرف رائے امام کے سپرد ہے باعتبار مصلحت کے یعنی جگہ جس مصلحت دیکھے وہاں خرچ کرے اور تنہا ہوا ہے شافعی جیسے ابن منذر وغیرہ نے کہا کہ فے سے بھی پانچواں حصہ نکالا جائے اور اس کے چار خمس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں اور واسطے آپ کے خمس خمس کا ہے جیسا کہ غنیمت میں ہے اور چار خمس خمس کے لیے مستحق نظیر اس کے کے ہیں غنیمت سے اور جمہور نے کہا کہ فے کا مصرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہے یعنی جس جگہ چاہیں خرچ کریں اور حجت پکڑی ہے انہوں نے ساتھ قول عمر رضی اللہ عنہ کہ یہ مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاص تھا اور تاویل کیا ہے شافعی نے عمر رضی اللہ عنہ کو قول مذکور کو کہ مراد ان کی چار خمس ہیں ابن بطال نے کہا مناسبت ذکر کرنے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیچ قصے فاطمہ کے باب فرض الخمس میں یہ ہے کہ جس چیز کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مانگا تھا اس کے جملے سے ایک خیبر بھی تھا اور مراد ساتھ اس کے حصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے خیبر سے اور وہ پانچواں حصہ ہے اور مغازی میں یہ حدیث آئے گی ساتھ اس لفظ کے کہ اس قسم سے کہ عطا کیا ہے اللہ نے رسول پر مدینے میں اور فدک اور خمس خیبر سے اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ واجب ہے یہ کہ حاکم کیا جائے ہر قبیلے پر چوہدری ان کے کو اس لیے کہ وہ اعرف ہے ساتھ استحقاق ہر مرد کے ان میں سے اور یہ کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ پکارے مرد شریف کبیر کو ساتھ نام اس کے کے اور ساتھ ترخیم کے جہاں تنقیص مراد نہ ہو اور اس میں استعفا چاہنا مرد کا ہے ولایت اور حکومت سے اور سوال کرنا اس کا امام سے اس کو ساتھ نرمی کے اور یہ کہ جائز ہے کہنا اور دربان کا اور بیٹھنا آگے امام کے اور سفارش کرنے نزدیک اس کے بیچ جاری کرنے حکم کے اور بیان کرنا حکام کا اپنے حکم کی وجہ کو اور یہ کہ جائز ہے امام کے لیے کھڑا کرنا اس شخص کو کہ وقف کی خبر گیری کرے بطور نیابت کے اس سے اور دو کو آپس میں شریک کرنا اور لیا جاتا ہے اس سے جواز اکثر کا دو سے باعتبار مصلحت کے اور یہ جائز ہے جمع رکھنا اور ذخیرہ کرنا اناج کا برخلاف اس شخص کے جو انکار کرتا ہے اس سے مشدد زاہدوں سے اور یہ کہ یہ توکل کے منافی نہیں اور یہ جائز ہے پکڑنا اعتقاد عقار یعنی زمین وغیرہ کا اور لینا نفع اس کے کا اس سے لیا جاتا ہے کہ جائز ہے پکڑنا اس کے سوائے اور مالوں کا کہ حاصل ہو ساتھ ان کے بڑھنا اور نفع زراعت اور تجارت وغیرہ سے اور یہ کہ امام جب اس کی پاس دلیل قائم ہو تو اس کی طرف پھرے اور اس کے موافق حکم کرے اور پکڑا جاتا ہے اس سے جواز حکم حاکم کا ساتھ علم اپنے کی اور یہ کہ تابعدار جب امام کو گھٹا ہوا دیکھیں (یعنی منقبض الخاطر اور طول دیکھیں) تو پہلے کلام نہ کریں یہاں تک کہ وہ پہلے کلام کرے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مالک ہوتے تھے کسی چیز کو فے سے اور نہ خمس غنیمت سے مگر بقدر حاجت اپنی کے اور حاجت اہل عیال اپنے کے اور جو اس پر زیادہ ہوتا تھا تو تھا واسطے آپ کے اس میں تصرف ساتھ قسمت کرنے کے اور بخشش کرنے کے اور لوگوں نے کہا کہ نہیں گردانا اللہ نے واسطے نبی اپنے کی مالک ہونا گردن اس چیز کا کہ غنیمت لائیں اس کو اور سوائے اس کے نہیں کہ مالک کیا ہے اس کو منافع اس کے کا اور گردانا واسطے آپ کے اس سے بقدر اپنی حاجت کے اور اسی طرح جو آپ بعد خلیفہ ہوا اور کہا باقلانی نے بیچ رد کرنے کے اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مال بھی ورثہ ہوتا ہے یعنی آپ کے وارث آپ کے بعد آپ کے مال کے وارث ہوتے ہیں کہ حجت پکڑی ہے انہوں نے ساتھ عموم اس آیت کے۔ ﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ﴾۔ کہا کہ اپر جو کوئی عموم سے انکار کرتا ہے پس نہیں استغراق ہے یعنی نہیں عموم ہے نزدیک اس کے واسطے ہر مرنے والے کے کہ وہ وارث کیا جائے اور اپر جو اس کو ثابت کرتا ہے پس نہیں تسلیم کرتا دخول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کو بیچ اس کے اور اگر آپ کا داخل ہونا اس میں تسلیم کیا جائے تو البتہ واجب ہوگی تخصیص کرنی اس کے واسطے صحت خبر کے اور خبر واحد تخصیص کرتی ہے اگرچہ ناسخ نہیں ہوتی پس کیا حال ہے خبر کا جبکہ آئے مثل آنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خبر کے اور وہ لَا نُوْرِثُ ہے۔ (فتح)

بَابُ أَدَآءُ الْخُمُسِ مِنَ الدِّيْنِ.

ادا کرنا خمس کا دین سے ہے یعنی دین کی ایک شاخ ہے۔

٢٨٦٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ بِهٖ وَنَدْعُوْ إِلَيْهِ مَنْ وَرَآءَنَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهٖ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَآءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

٢٨٦٤۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے ایلچی حضرت ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا حضرت بے شک ہم ربیعہ کی قوم سے ہیں کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کے واقع ہیں جو ہم سے عداوت رکھتے ہیں سو ہم آپ کے پاس پہنچ نہیں سکتے مگر حرام کے مہینوں میں یعنی محرم اور رجب اور ذوالقعدہ میں کہ جاہلیت کے وقت کافر بھی ان میں لڑنا حرام جانتے تھے سو ہم کو ایسا کلام بتلایئے کہ ہم اس پر عمل کریں اور اپنے پچھلوں کو اس کی طرف بلائیں فرمایا کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا اور منع کرتا ہوں چار چیزوں سے پہلا حکم اللہ پر ایمان لانا ہے یعنی اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں سوائے اللہ کے اور اپنے ہاتھ سے گرہ کی یعنی واسطے شمار ان چیزوں کے اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوۃ کا دینا اور چوتھا رمضان کے کا روزہ رکھنا اور یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کے لیے ادا کرو اور منع کرتا ہوں تم کو کدو کے برتن سے اور کھجور کی لکڑی سے کھدے برتن سے اور سبز مٹکے سے یعنی مرتبان وغیرہ سے اور روغنی برتن سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں گذر چکی ہے اور اس جگہ بخاری نے یہ باب باندھا ہے اداء الخمس من الایمان۔ اور یہ اس کے قاعدے پر ہے کہ اسلام اور ایمان اور دین کے ایک معنی ہیں۔ (فتح)

بَابُ نَفَقَةِ نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ.

باب ہے بیان میں خرچ حضرت ﷺ کی بیبیوں کے بعد وفات آپ کی کے۔

٢٨٦٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ

٢٨٦٥۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ بانٹیں گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآئِيْ وَمَئُوْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

بھی جو چھوڑ جاؤں میں بعد میرے بیبیوں کے خرچ کے اور میرے کارندی کی محنت کے تو وہ اللہ کے راہ میں صدقہ ہے۔

فائدہ: جو اس حدیث کی شرح کے متعلق ہے وہ ایک باب سے پہلے گزر چکا ہے اور کچھ اس کی شرح فرائض میں آئے گی اور کارندی میں اختلاف ہے سو بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے خلیفہ ہے جو آپ کے بعد ہو اور یہی معتمد ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے کارندہ ہے کھجوروں پر اور بعض کہتے ہیں کہ مراد خادم آپ کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عامل صدقہ پر اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر اجرت قسام کے۔ (فتح)

۲۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيْ بَيْتِيْ مِنْ شَيْءٍ يَّأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِيْ فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ.

۲۸۶۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور حالانکہ میرے گھر میں کچھ چیز نہ تھی جس کو جاندار کھائے یعنی انسان ہو یا حیوان مگر کچھ جو کہ میرے طاق میں تھے تو میں نے ان کو کھانا شروع کیا یہاں تک کہ مجھ پر مدت دراز ہوئی پھر میں نے ان کو ماپا تو تمام ہوئے اور کچھ باقی نہ رہا۔

فائدہ: اور وجہ داخل ہونے اس حدیث کی ترجمہ میں یہ ہے کہ اگر عائشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خرچ کے مستحق نہ ہوتیں تو ان سے جو لیے جاتے۔ (فتح الباری)

۲۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَآءَ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

۲۸۶۷۔ عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں چھوڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مگر اپنے ہتھیار اور اپنی سفید خچر اور زمین کہ چھوڑا اس کو صدقہ۔

فائدہ: اس کی شرح مغازی میں آئے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بُيُوْتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوْتِ إِلَيْهِنَّ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَقَرْنَ

باب ہے بیان میں ان حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں بیچ گھروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیبیوں کے اور جو گھر کہ نسبت کیے گئے ہیں طرف ہر ایک کی ان میں سے۔ یعنی اور اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ بُيُوْتِكُنَّ﴾ وَ ﴿لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ﴾.

نے فرمایا: حضرت ﷺ کی بیبیوں کو کہ قرار پکڑو اپنے گھروں میں اور فرمایا کہ نہ داخل ہوں حضرت ﷺ کے گھروں میں مگر یہ کہ تم کو اجازت ہو۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا غرض اس کی ساتھ اس باب کے یہ ہے کہ بیان کرے کہ یہ نسبت ثابت کرتی ہے اس کو کہ وہ ہمیشہ اپنے گھروں کے مستحق ہیں جب تک کہ زندہ رہیں اس لیے کہ نفقہ ان کا اور ان کو رہنے کی لیے جگہ دینی حضرت ﷺ کے خصائص سے ہے اور راز اس میں بند کرنا ان کا ہے اوپر حضرت ﷺ کے یعنی تا کہ اور کسی سے نکاح نہ کریں۔ (فتح)

۲۸۶۸۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهٗ أَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَذِنَّ لَهٗ.

۲۸۶۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ کو بیماری شدت ہوئی تو اپنی بیبیوں سے اجازت چاہی کہ بیمار پرسی کی جائے میرے گھر میں تو بیبیوں نے آپ کو اجازت دی۔

۲۸۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ نَوْبَتِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذْتُهٗ فَمَضَغْتُهٗ ثُمَّ سَنَنْتُهٗ بِهٖ.

۲۸۶۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وفات کیے گئے حضرت ﷺ میرے گھر میں اور میری باری کے دن میں اور میری گود میں اور جمع کیا اللہ نے میری اور آپ کی تھوک کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے عبدالرحمٰن مسواک کے ساتھ داخل ہوئے تو حضرت ﷺ اس کو چبا نہ سکے سو میں نے اس کو اپنے منہ میں چبایا پھر میں نے اس سے حضرت ﷺ کے دانتوں کو ملا۔

فائدہ: ان دونوں کی شرح مغازی میں آئے گی۔

۲۸۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۲۸۷۰۔ صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کی بی بی سے روایت ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَآئَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ قَرِيْبًا مِّنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا.

وہ حضرت ﷺ کی ملاقات کو آئیں اور حضرت ﷺ رمضان کے اخیر دہے میں مسجد میں اعتکاف بیٹھے تھے پھر اٹھ کر پھر چلیں تو حضرت ﷺ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے یعنی تا کہ ان کو پہنچا دیں یہاں تک کہ جب مسجد کے دروازے کے قریب پہنچے نزدیک دروازے ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی بیوی کے تو راہ میں ان کو دو انصاری مرد ملے تو دونوں حضرت ﷺ کو سلام کر کے آگے بڑھے تو حضرت ﷺ نے ان کو فرمایا کہ جلدی نہ کرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت صفیہ ہے یعنی میری بیوی ہے کوئی اجنبی عورت نہیں تو انہوں نے کہا سبحان اللہ یا حضرت ﷺ آپ کی ذات میں بدگمانی کو کیا دخل ہے اور یہ بات ان کو گراں معلوم ہوئی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے بدن میں شیطان اس طرح پھرتا ہے جیسے خون میں ڈرا کہ تمہارے دل میں کچھ بدگمانی ڈالے۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ نزدیک دروزے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے۔

۲۸۷۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَّاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ

۲۸۷۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے اوپر چڑھا تو میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا کہ اپنی حاجت ادا کرتے تھے قبلے کو پیٹھ دے کر شام کو منہ کر کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ.

فائدہ: اس کی شرح طہارت میں گزر چکی ہے۔

۲۸۷۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا.

۲۸۷۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور حالانکہ سورج کی روشنی میرے حجرے سے نہ نکلتی یعنی پہلے اس سے کہ سورج کی روشنی دیواروں پر چڑھے۔

فائدہ: اس کی شرح مواقیت میں گزر چکی ہے۔

۲۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَأَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَائِشَةَ فَقَالَ هُنَا الْفِتْنَةُ ثَلَاثًا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

۲۸۷۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے پس عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا سو تین بار فرمایا کہ اس جگہ یعنی مشرق کی طرف سے فتنہ پیدا ہوگا جس جگہ شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح فتنے میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔

۲۸۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ.

۲۸۷۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تھے اور تحقیق عائشہ نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے تو میں نے کہا کہ یا حضرت یہ مرد آپ کے گھر آنے کی اجازت چاہتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کو فلانا گمان کرتا ہوں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی چچا ہے یعنی دودھ کے ناتے کا پھر فرمایا کہ حرام ہوتی ہے دودھ پینے سے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے جننے سے یعنی جو نسب سے حرام ہوتی ہے وہ دودھ سے بھی حرام ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: طبری نے کہا کہ بعض کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے مالک کر دیا ہوا تھا ہر بی بی کو اس گھر کا جس میں وہ رہتی تھی تو آپ کے بعد وہ اس تملیک کے سبب سے اس میں رہیں اور بعض کہتے ہیں کہ سوائے اس کے انہیں کہ نہ جھگڑا کیا گیا ان میں ان کے گھروں میں اس لیے کہ وہ ان کے خرچ کے جملے سے تھے جن کو حضرت ﷺ نے ان کے لیے مستثنیٰ کیا تھا اس قسم سے کہ آپ کی زندگی میں آپ کی ہاتھ میں تھا جس جگہ کہ کہا کہ میں نے اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد کچھ نہیں چھوڑا اور یہ وجہ راجح تر ہے اور تائید کرتی ہے اس کی یہ بات کہ ان کے بعد ان کے وارث ان کے گھروں کے وارث نہیں ہوتے اور اگر گھر ان کے مالک ہوتے تو ان کے وارثوں کی طرف پھر جاتے اور بیچ ترک کرنے وارثوں ان کے کے حق اپنے کو ان سے دلالت ہے اوپر اس کے اسی لیے ملائے گئے گھر ان کے مسجد نبوی میں بعد مرنے ان کے کے واسطے عموم نفع ان کے کے واسطے مسلمانوں کو جیسا کہ کیا گیا بیچ اس چیز کے کہ خرچ کی جاتی ہے واسطے ان کے نفقوں سے۔ (فتح)

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهٖ وَقَدَحِهٖ وَخَاتَمِهٖ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَآءُ بَعْدَهٗ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهٗ وَمِنْ شَعَرِهٖ وَنَعْلِهٖ وَآنِيَتِهٖ مِمَّا يَتَبَرَّكُ أَصْحَابُهٗ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهٖ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ ذکر کی گئی ہے حضرت ﷺ کی زرہ سے اور آپ کے عصا سے اور آپ کی تلوار سے اور آپ کے پیالے سے اور آپ کے انگوٹھی سے اور بیان ہے اس چیز کا کہ استعمال کی ہے خلیفوں نے اس سے بعد آپ کے اس چیز سے کہ نہیں ذکر کی گئی قسمت اس کی اور وہ چیز کہ ذکر کی گئی ہے آپ کے بالوں سے اور آپ کی جوتی سے اور آپ کے برتنوں سے اس قسم سے کہ شریک ہوئے اس میں آپ کی اصحاب اور غیر ان کے بعد وفات آپ کی کے درود ہو اللہ کا ان پر اور سلام۔

فائدہ: غرض اس بات سے ثابت کرنا اس بات کا ہے کہ حضرت ﷺ کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوا۔ اور نہ بیچا گیا موجود آپ کا بلکہ چھوڑا گیا بیچ ہاتھ اس شخص کے کہ ہاتھ اس کی طرف پھر واسطے برکت حاصل کرنے کے ساتھ اس کی اور اگر میراث ہوتی تو البتہ بیچی جاتی اور قسمت کی جاتی اور اسی لیے اس کے بعد کیا اس قسم سے کہ نہیں ذکر کی گئی قسمت اس کی پھر ذکر کیں بخاری نے حدیثیں کہ نہیں ان میں باب کی چیزوں سے مگر خاتم اور جوتی اور تلوار اور ذکر کی ان میں چادر اور ازار اور نہیں تصریح کی ساتھ ان کے ترجمہ میں پس جو چیز کہ ترجمہ میں مذکور ہے اور اس کی حدیث باب میں مذکور نہیں۔ زرہ ہے اور شائد اس نے چاہا کہ اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث لکھی کہ حضرت ﷺ کا انتقال ہوا اور آپ کی زرہ گروی تھی لیکن اتفاق نہ ہوا اور اسی طرح عصا کا بھی حدیثوں میں ذکر نہیں اور شاید اس نے چاہا ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث اس میں ذکر کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لاٹھی سے رکن کو یعنی حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے اور حج میں گزر چکی ہے اور اسی طرح بالوں کا بھی حدیثوں میں ذکر نہیں اور شاید اس نے چاہا ہو گا کہ اس میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کرے کہ ہمارے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تھے جو ہم کو انس رضی اللہ عنہ کی طرف سے پہنچے تھے اور یہ حدیث کتاب الطہارۃ میں گزر چکی ہے اور ذکر آئینہ کا بعد قد کے عطف عام کا ہے خاص پر اور نہیں مذکور ہے باب میں برتنوں سے سوائے پیالے کے اور اس میں کفایت ہے اس لیے کہ وہ دلالت کرتا ہے اوپر ما عدا اس کے کے۔ (فتح)

۲۸۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰهِ سَطْرٌ.

۲۸۷۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو اس کو بحرین کی طرف بھیجا اور اس کے لیے یہ حکم نامہ لکھا یعنی حکمنامہ صدقہ کا اور مہر کی اس پر ساتھ انگوٹھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انگوٹھی کا نقش تین سطریں تھا محمد ایک سطر تھی اور رسول دوسری سطر تھی اور اللہ تیسری سطر تھی۔

فائدہ: اور غرض اس حدیث سے یہ قول اس کا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مہر کی حکمنامہ پر ساتھ مہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تحقیق وہ مطابق ہے واسطے قول اس کے کے ترجمہ میں کہ جو چیز کہ استعمال کی ہے خلیفوں نے بعد آپ کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تھے وہ بیچ ہاتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پھر وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے گر پڑی۔ (فتح)

۲۸۷۶۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ نَّعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۸۷۶۔ عیسی بن طہمان سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف دو جوتے نکالے جن پر بال نہ تھے اور ان کے لیے دو تسمے تھے یعنی ایک تسمہ تو ہوتا تھا درمیان انگوٹھے اور اس انگلی کے کہ اس کے پاس ہے اور ایک تسمہ ہوتا تھا درمیان بیچ انگلی کے اور اس انگلی کے کہ اس کے پاس ہے اور کہا کہ وہ دونوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے ہیں۔

فائدہ: اس کی شرح لباس میں آئے گی۔

۲۸۷۷۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکالی عائشہ رضی اللہ عنہا نے طرف ہماری ایک چادر پیوند کی ہوئی اور کہا کہ اس چادر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض ہوئی اور ایک روایت میں اتنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ ہے کہ نکالا طرف ہماری عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک تہ بند موٹا اس قسم سے کہ یمن میں بنتا ہے اور چادر اس قسم سے کہ جس کو تم بلندہ کہتے ہو یعنی سخت اور موٹی۔

۲۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِّنْ فِضَّةٍ. قَالَ عَاصِمٌ رَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيْهِ.

۲۸۷۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے ٹوٹنے کی جگہ کو چاندی کی زنجیر سے باندھا عاصم نے کہا کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا اور اس میں پانی پیا۔

۲۸۷۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ أَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ كَثِيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِيْ بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ

۲۸۷۹۔ علی بن حسین یعنی امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے نزدیک سے وقت ہونے حسین رضی اللہ عنہ کے تو مسور بن مخرمہ ان سے ملا تو مسور نے زین العابدین سے کہا کہ کیا تجھ کو میری طرف کچھ حاجت ہے تو میں نے اس سے کہا کہ نہیں تو مسور نے اس کو کہا کہ کیا تو مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار دیتا ہے پس تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ غالب ہوں تجھ کو لوگ اس پر یعنی لوگ تجھ سے یہ تلوار چھین لیں اور قسم ہے اللہ کی کہ اگر تو مجھ کو تلوار دے تو کوئی اس کی طرف نہ پہنچ سکے گا یہاں تک کہ مجھ کو موت پہنچے اور تحقیق علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا زہرا پر تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ خطبہ پڑھتے تھے لوگوں کو اس باب میں اپنے اس منبر پر اور میں اس دن بالغ تھا سو فرمایا کہ بے شک فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ اس کے دین میں فتنہ نہ ڈالا جائے یعنی بہ سبب غیرت طبعی کے کہ بشریت کو لازم ہے پھر ذکر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داماد کو کہ عبد شمس کی اولاد سے تھا یعنی ابو العاص کو سو تعریف کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ هٰذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ وَإِنِّيْ لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَّاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ أَبَدًا.

اس پر اس کی دامادی میں فرمایا کہ اس نے مجھ سے بات کی سو سچ کہا اور مجھ سے وعدہ کیا تو وعدہ پورا کیا اور تحقیق میں ایسا نہیں ہوں کہ حلال چیز کو حرام کر دوں اور حرام کو حلال بتلا دوں لیکن قسم ہے اللہ کی کہ پیغمبر کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں کبھی جمع نہ ہوں گی۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح نکاح میں آئے گی اور غرض اس سے وہ چیز ہے جو دائر ہے درمیان مسور اور زین العابدین کے بیچ امر تلوار حضرت مَلَّاتِیْم کے اور مراد مسور کی یہ تھی کہ حضرت مَلَّاتِیْم کی تلوار کو محفوظ رکھے تا کہ نہ لے اس کو وہ شخص جو اس کی قدر نہ جانتا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ تلوار مذکور کے ذوالفقار تھی جس کو بدر کے دن غنیمت سے لیا تھا اور احد کے دن اس کے حق میں خواب دیکھا اور کرمانی نے کہا کہ وہ مناسبت ذکر کرنے مسور کی واسطے واسطے قصے منگنے بیٹی ابوجہل کے نزدیک طلب کرنے اس کے کی تلوار کو اس جہت سے ہے کہ جیسے حضرت مَلَّاتِیْم فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خوشحالی کو دوست رکھتے تھے اسی طرح میں بھی تیری خوشحالی کو دوست رکھتا ہوں اس لیے کہ تو ان کا پوتا ہے سو مجھ کو تلوار دے تا کہ میں اس کو تیرے لیے نگاہ رکھوں۔ (فتح)

۲۸۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَهٗ يَوْمَ جَآءَهٗ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِيْ عَلِيٌّ اذْهَبْ إِلٰى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَأَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ أَغْنِهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ

۲۸۸۰۔ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر ہوتے علی رضی اللہ عنہ ذکر کرنے والے عثمان کو ساتھ بدی کے تو ذکر کرتے ان کو اس دن جس دن لوگ ان کے پاس آئے اور عثمان کے عاملوں کی شکایت کی تو علی رضی اللہ عنہ نے مجھ کو کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا اور ان کو خبر دے کہ یہ حکمنامہ حضرت مَلَّاتِیْم کے صدقے کے بیان میں ہے سو حکم کو اپنے عاملوں کو کہ اس پر عمل کریں تو میں وہ حکم نامہ ان کے پاس لایا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے پرواہ کر ہم کو اس سے یعنی اس لیے کہ عثمان ان احکام کو جانتے نہیں پھر میں اس کو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا اور ان کو خبر دی تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رکھ اس کو جس جگہ سے تو نے ان کو لیا تھا اور نیز ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرْسَلَنِيْ أَبِيْ خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلٰى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيْهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ.

حنفیہ سے روایت ہی کہ مجھ کو میرے باپ یعنی علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بھیجا کہ اس حکمنامے کو عثمان کے پاس لے جا پس تحقیق اس میں لکھا ہوا ہے حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کے بیان میں مصارف زکوۃ اور صدقات کے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ منذر نے کہا کہ میں ابن حنفیہ کے پاس تھا تو بعضوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو اس نے کہا کہ چپ رہ سوہم نے اس سے کہا کہ کیا تیرا باپ یعنی علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہا کرتے تھے تو اس نے کہا کہ علی نے عثمان کو برا نہیں کہا اور اگر اس کو برا کہتے تو اس دن کہتے جس دن میں ان کے پاس حکمنامہ لے گیا تھا پھر ذکر کی ساری حدیث اور مستفاد ہوتا ہے اس حدیث سے خرچ کرنا نصیحت کا واسطے امیروں کے اور کھولنا احوال شخص کے کا کہ واقع ہوا اس سے فساد اتباع ان کے کے اور واسطے امام کے اس کا دریافت کرنا ہے اور احتمال ہے کہ نہ ثابت ہوئے ہونزدیک عثمان کے وہ چیز کہ طعن کیا گیا ہے اس کے عالموں پر ساتھ اس کے یا ثابت ہوا لیکن تدبیر تقاضا کرتی تھی تاخیر انکار کو یا جس چیز پر انکار ہوا تھا وہ مستحبوں سے تھے نہ واجبوں سے اور اسی لیے معذور کیا ان کو علی رضی اللہ عنہ نے اور ذکر کیا ان کو ساتھ بدی کے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِيْنِ وَإِيْثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْأَرَامِلِ حِيْنَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحٰى أَنْ يُّخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللّٰهِ.

باب ہے اس بیان میں کہ خمس یعنی پانچواں حصہ غنیمت کا واسطے حاجات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے یعنی واسطے ضیافت مہمانوں کے اور ہتھیار اور سواری مجاہدوں کے اور سوائے اس کے یعنی اور مقدم کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل صفہ کو اور بیوہ عورتوں کو جبکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے سوال کیا اور آپ کے پاس چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی یہ کہ ان کو قیدیوں سے لونڈی خدمتگار دیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو اللہ کی طرف سپرد کیا۔

۲۸۸۱۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى مِمَّا

۲۸۸۱۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے کی مشقت سے شکایت تھی سو ان کو خبر معلوم ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لونڈی غلام قیدی آئے ہیں تو وہ خدمت گار مانگنے کو آئیں تو اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ.

ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیغام کہہ کہ آئیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ پیغام آپ کو پہنچایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور حالانکہ ہم اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے سو ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اٹھنے کا ارادہ کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں اپنی جگہ میں لیٹے رہو یہاں تک کہ میں نے اپنے سینے میں آپ کے قدموں کی سردی پائی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں کے درمیان بیٹھے سو فرمایا کہ کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جو تمہارے لیے خدمت گار سے بہتر ہے جو تم نے مانگا جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا کرو اور تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہا کرو پس تحقیق یہ تمہارے لیے بہتر ہے خدمت گار سے جو تم نے مانگا۔

فائدہ: نہیں ہے اس حدیث میں ذکر اہل صفہ کا اور نہ رانڈوں کا اور شاید امام بخاری رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے طرف اس چیز کی جو اس کے بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے موافق عادت اپنی کے اور وہ حدیث وہ ہے جس کو احمد نے علی رضی اللہ عنہ سے طول کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس میں یہ لفظ ہے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں دیتا میں تم کو اور چھوڑوں اہل صفہ کو کہ ان کے پیٹ بھوک سے پیچ کھاتے ہیں میں نہیں پاتا جو ان پر خرچ کروں لیکن قیدیوں کو بیچ کر ان کا مول ان پر خرچ کرتا ہوں اور ایک روایت میں پہلے گزر چکا ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو یہ کہ بھیجیں غلام کو طرف بعض گھر والوں کی کہ ان کو حاجت ہے اور اسمٰعیل قاضی نے کہا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ خرچ کرے خمس کو جس جگہ مناسب دیکھے اس واسطے کہ چار خمس کے مستحق غنیمت لانے والے ہیں یعنی غازی اور جو امام کے ساتھ خاص ہے وہ پانچواں حصہ ہے اور تحقیق منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اپنے بیٹی کو اور حالانکہ وہ سب قرابتیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب تھیں اور خرچ کیا ان کو طرف غیر ان کے کی اور کہا ہے مانند اس کی طبری نے اگر حصہ قرابت والوں کا فرض ہوتا تو اپنی بیٹی کو خدمت گار دیتے اور نہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑیں اس چیز کو کہ اختیار کی ہے اللہ نے واسطے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور احسان رکھیں ساتھ اس کے قرابت والوں پر اور اسی طرح کہا ہے طحاوی نے میں کہتا ہوں کہ بیچ استدلال کرنے کے ساتھ اس حدیث کے نظر ہے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ یہ فے سے ہو اور لیکن خمس الخمس غنیمت سے پس تحقیق روایت کی ہے ابوداؤد نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے کہا کہ یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ﷺ اگر آپ مناسب دیکھیں کہ متولی کریں مجھ کو ہمارے حق پر خمس سے تو بہتر ہے پس احتمال ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قصہ خمس کے فرض ہونے سے پہلے واقع ہوا ہو اور یہ بعید ہے اس واسطے کہ آیت فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ جنگ بدر میں نازل ہوئی اور پہلے گزر چکا ہے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے پہلے غنیمت سے خمس نکالا جو پہلے مشرکین سے لوٹ لائے تھے پس احتمال ہے کہ حصہ خمس الخمس کا اور وہ حق قرابتیوں کا تھا نے مذکور سے نہ پہنچا تھا قدر خدمتگار کو جن کو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مانگا پس اس کا حق اس سے نہایت کم تھا اگر ان کو خدمتگار دیتے تو لازم آتا قصور بیچ حصے باقی حقداروں کے جو مذکور ہوئے ہیں اور مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام مقدم کرے بعض مستحق خمس کے کو اوپر بعض کے اور زیادہ تر مستحق کو پھر جو اس سے کم ہو اور مستفاد ہوتا ہے حدیث سے رغبت دلانا آدمی کا اپنے گھر والوں کو جس پر اپنی جان کو اٹھائے قلیل ہونے اور زہد سے دنیا میں اور قناعت کرنے سے ساتھ اس چیز کے کہ تیار کیا ہے اس کو اللہ نے واسطے اپنے دوستوں کے جو صبر کرنے والے ہیں آخرت میں میں کہتا ہوں کہ یہ سب مبنی ہے اس پر جس کو ظاہر ترجمہ چاہتا ہے اور لیکن ساتھ اس احتمال کے جس کو میں نے اخیر ذکر کیا ہے تو نہیں ممکن ہے یہ کہ پکڑا جائے ذکر ایثار سے عدم وقوع استدراک کا خیبر میں پس بیچ ترک کرنے قسمت کے اور دینے کے ایک کو مستحقین سے سوائے دوسرے کے ایثار آخذ کا ہے ممنوع پر یعنی جس کو حصہ نہیں ملا پس نہیں لازم آتی اس سے نفی استحقاق کی۔ (فتح) یہ مسئلہ مفصل طور سے آئندہ آئے گا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ يَعْنِيْ لِلرَّسُوْلِ قَسْمَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَّخَازِنٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ پس تحقیق ثابت ہے واسطے اللہ کے پانچواں حصہ اس کا اور واسطے رسول کے یعنی مراد اللہ کی یہ ہے کہ واسطے رسول کے ہے قسمت اس خمس کی جو اللہ کے واسطے ہے یعنی حضرت ﷺ اس خمس کے مالک نہیں بلکہ نسبت اس کی طرف رسول کی اس اعتبار سے ہے کہ اس کی قسمت آپ ﷺ کی سپرد ہے۔ یعنی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تو صرف قاسم یعنی بانٹنے والا ہوں اور خازن ہوں اور اللہ دینے والا ہے۔

فائدہ: یہ اختیار کرنا امام بخاری رحمہ اللہ کا واسطے بعض اقوال کے جو اس کی تفسیر میں وارد ہوئے ہیں اور اکثر اس پر ہیں کہ لام للرسول میں واسطے ملک کے ہے اور یہ کہ واسطے رسول کے خمس الخمس ہے غنیمت سے برابر ہے کہ جنگ میں حاضر ہوں یا نہ ہوں اور کیا حضرت ﷺ خمس کے مالک ہوئے تھے یا نہیں یہ دو وجہیں ہیں واسطے شافعیہ کے اور مائل ہوا ہے طرف ثانی کی امام بخاری رحمہ اللہ نے یعنی مالک نہیں ہوئے اور استدلال کیا ہے واسطے اس کے اور قاضی اسمٰعیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ نہیں حجت واسطے اس شخص کے جو دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت ﷺ خمس یعنی پانچویں حصے کے مالک ہوتے ہیں ساتھ اس آیت کے فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ اس واسطے کہ اللہ نے فرمایا کہ سوال کرتے ہیں تجھ کو مال غنیمت سے تو کہہ کہ غنیمت واسطے اللہ کے ہے اور رسول کے اور اتفاق ہے اس پر کہ حضرت ﷺ خمس کے فرض ہونے سے پہلے غازیوں کو غنیمت دیا کرتے تھے موافق اپنے اجتہاد اور رائے کے پس جب خمس فرض ہوا تو ظاہر ہوا کہ چار خمس غنیمت کے غازیوں کے واسطے ہیں نہیں شریک ہوتا ان کو کوئی بیچ ان کے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نسبت خمس کی حضرت ﷺ کے ساتھ خاص ہوئی تو واسطے اشارت کرنے کے طرف اس کی کہ نہیں واسطے غانمین کے اس میں حق بلکہ وہ اس کی رائے کے سپرد ہے اور اسی طرح جو آپ ﷺ کے بعد امام ہوا اور اجماع ہے اس پر کہ لام اللہ میں واسطے تبرک کے ہے۔

۲۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ وَّقَتَادَةَ سَمِعُوْا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهٗ عَلٰى عُنُقِيْ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا. قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنِّيْ إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ. وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ أَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ.

۲۸۸۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے ایک انصاری مرد کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے چاہا کہ اس کا نام محمد رکھے سو انصاری نے کہا کہ میں اس کو اٹھا کر حضرت ﷺ کے پاس لایا اور سلیمان کی حدیث میں ہے کہ اس کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے چاہا کہ اس کا نام محمد رکھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کو پس تحقیق سوائے اس کے نہیں کہ میں قاسم ٹھہرایا گیا ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور حصین راوی نے کہا کہ میں بھیجا گیا ہوں قاسم تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور ایک روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اس نے چاہا کہ اس کا نام قاسم رکھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کو۔

فائدہ: بیان کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اختلاف کو شعبہ پر تو انصاری نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا تھا یا قاسم اور اشارہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا طرف راجح ہونے اس بات کے کہ اس نے اس کا نام قاسم رکھنا چاہا تھا ساتھ روایت سفیان ثوری کے اعمش سے اور اس کی بحث کتاب الادب میں آئے گی۔

۲۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ.

۲۸۸۳۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک انصاری مرد کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھنا چاہا تو انصار نے کہا کہ نہیں کنیت رکھتے ہم تیری ابو القاسم اور نہیں ٹھنڈا کرتے ہم آنکھ تیری کو ساتھ اس کے تو وہ حضرت ﷺ کے پاس آیا تو کہا کہ یا حضرت ﷺ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا اور میں نے اس کا نام رکھا تو انصار نے کہا کہ ہم تیری کنیت ابو القاسم نہیں رکھتے اور تیری آنکھ کو اس کے ساتھ ٹھنڈا نہیں کرتے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ انصار نے بہت اچھا کہا نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت پر سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں تو بانٹنے والا ہوں۔

۲۸۸٤۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاللّٰهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ.

۲۸۸۴۔ معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ اللہ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے اور اللہ دینے والا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں اور ہمیشہ یہ امت غالب رہیں گے اپنے مخالفوں پر یہاں تک کہ قیامت آئے گی اور حالانکہ وہ غالب ہوں گے۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہ قول آپ ﷺ کا ہے کہ اللہ دیتا ہے اور میں بانٹتا ہوں اور یہ مطابق ہے حدیثوں باب کے۔

۲۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۸۸۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو نہیں دیتا اور تم سے نہیں روکتا میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں رکھتا ہوں جہاں مجھ کو حکم ہوتا ہے یعنی نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيْكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ.

میں کسی کو دیتا ہوں اور نہ میں کسی سے روکتا ہوں مگر ساتھ حکم اللہ کے۔

۲۸۸٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَيَّاشٍ وَّاسْمُهٗ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ رِجَالًا يَّتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۸۸٦۔ خولہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سنا حضرت ﷺ سے فرماتے تھے کہ بیشک جو لوگ گھسے پڑتے ہیں اللہ کے مال میں یعنی ناحق لوٹتے کھاتے ہیں تو ان کے لیے قیامت میں آگ ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ناحق تو یہ عام تر ہے اس سے کہ ہو ساتھ قسمت کے اور ساتھ غیر اس کے اور ساتھ اس وجہ سے کہ مناسب ہوگی حدیث ترجمہ کو، کرمانی نے کہا کہ مناسبت حدیث خولہ رضی اللہ عنہا کی ساتھ ترجمہ کے پوشیدہ ہے اور ممکن ہے کہ لی جائے آپ ﷺ کے اس قول سے کہ گھسے پڑتے ہیں اللہ کے مال میں ناحق یعنی بغیر قسمت حق کے اور لفظ اگرچہ عام ہے لیکن خاص کیا ہے ہم نے اس کو ساتھ قسمت کے تاکہ اس سے ترجمہ سمجھا جائے میں کہتا ہوں کہ نہیں حاجت طرف قید اعتذار کے اس واسطے کہ قول آپ ﷺ کا بغیر حق کے داخل ہے اس کے عموم میں صورت مذکورہ پس صحیح ہے ساتھ اس کے حجت پکڑنی اوپر شرط ہونے قسمت کے بیچ اموال فے اور غنیمت کے ساتھ حکم عدل کے اور پیروی کرنی اس چیز کی کہ کتاب اور سنت میں ہے اور شاید کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ارادہ کیا ہے ساتھ لانے اس کے ڈرانا اس شخص کا جو مخالف ہو اور مستفاد ہوتا ہے ان حدیثوں سے کہ اسم اور مسمی بہ کے درمیان نسبت ہے لیکن نہیں لازم آتا اس سے پایا جانا اس کا سب صورتوں میں اور یہ کہ جو لے غنیمت کے مال سے کچھ ناحق یا منع کریں اس کو اہل اس کے سے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَأْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ﴾.

باب ہے بیان میں حضرت ﷺ کے اس قول کے کہ تمہارے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے۔ اور اللہ نے فرمایا کہ وعدہ دیا ہے تم کو اللہ نے بہت غنیمتوں کا کہ تم ان کو لو گے پس جلدی عطا کی تم کو، یہ آیت اخیر تک۔

فائدہ: یہ آیت بالاتفاق اہل حدیبیہ کے حق میں اتری اور جب حدیبیہ سے پھرے تو خیبر کو فتح کیا کما سیاتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَهُ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پس یہ غنیمت کے مال عام مسلمانوں کے واسطے ہیں یعنی لڑنے والوں کے یہاں تک کہ بیان کریں اس کو رسول مَثَاثِيَّا کہ اس کا کون مستحق ہے اور کون نہیں۔

فائدہ: اور تحقیق واقع ہوا ہے بیان اس کا ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے کہ جان رکھو جو غنیمت لاؤ تم کچھ تو پانچواں حصہ اس کا ہے واسطے اللہ کے، آخر آیت تک۔

۲۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۲۸۸۷۔ عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مَثَاثِيَّا نے فرمایا کہ گھوڑوں کی چوٹیوں پر خیر وابستہ ہے یعنی اجر اور غنیمت قیامت کے دن تک۔

فائدہ: یہ حدیث جہاد میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ اجر اور غنیمت۔

۲۸۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۲۸۸۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مَثَاثِيَّا نے فرمایا کہ جب فارس کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی بادشاہ وہاں نہ ہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد وہاں کوئی بادشاہ نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ بیشک ان دونوں ملکوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح علامات النبوۃ میں آئے گی اور غرض اس سے یہی اخیر قول ہے کہ ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے اور تحقیق خرچ کیے گئے خزانے ان کے بیچ غنیمتوں کے۔ (فتح)

۲۸۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ جَرِيْرًا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِيْ

۲۸۸۹۔ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتُنْفِقَنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۲۸۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَآئِمُ.

۲۸۹۰۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لیے غنیمت کے مال حلال ہوئے۔

فائدہ: اس کی شرح تیمم میں گزر چکی ہے۔

۲۸۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ إِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ بِأَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهٗ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ.

۲۸۹۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ضامن ہوگیا ہے اس کا جس نے اس کی راہ میں جہاد کیا نہ نکالا ہو اس کو اپنے گھر سے مگر راہ اللہ میں جہاد کی نیت نے اور آیات اور حدیثوں کی تصدیق نے اللہ اس بات کا ضامن ہوا ہے کہ بہشت میں داخل کرے گا یا اس کو اس کے وطن میں پھیر لائے گا ساتھ ثواب کے یا مال غنیمت کے۔

فائدہ: اس کی شرح اول جہاد میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہی اخیر قول ہے کہ ساتھ ثواب کے یا غنیمت کے۔ (فتح)

۲۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَآءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَّلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَّهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَّلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرٰى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ

۲۸۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر علیہ السلام نے کیا تو اس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا کسی عورت سے اور وہ چاہتا ہوں کہ اس عورت سے صحبت کرے اور ابھی تک اس نے اس سے صحبت نہیں کی اور نہ چلے جس نے مکان بنایا ہو اور ابھی تک اس کی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جس نے بکریاں یا اونٹیاں گابھن خریدی ہوں اور وہ ان کے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَّأَنَا مَأْمُورٌ اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَّجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاءُوْا بِرَأْسٍ مِّثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا.

گاؤں میں یعنی اریحا میں پہنچا تو پیغمبر علیہ السلام نے سورج سے کہا کہ تو بھی حکم بردار ہے اور میں بھی حکم بردار ہوں الٰہی سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رک گیا یہاں تک کہ لڑائی فتح ہوگئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لوگوں نے جمع کی جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلا دے تو اس نے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں میں چوری ہے تو چاہیے کہ مجھ سے بیعت کرے ہر گروہ کا ایک آدمی سو ان لوگوں نے بیعت کی تو ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چمٹ گیا پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ میں چوری ہے تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھ سے بیعت کرے تو اس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو یا تین مرد کے ہاتھ سے چمٹ گیا پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں میں چوری ہے تم نے چرایا ہے تو انہوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا اور اس کو غنیمت کے مال میں رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اس کو آگ جلا گئی پھر اللہ نے ہمارے لیے غنیمتیں حلال کیں کہ اللہ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے لیے حلال کیا۔

فائدہ: یہ پیغمبر یوشع بن نون ہیں جیسے کہ احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بند ہوا سورج کسی آدمی کے لیے مگر یوشع بن نون کے لیے اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بنی اسرائیل کے ساتھ جائے تو ان کو حکم ہوا کہ یوسف علیہ السلام کی لاش کا صندوق اپنے ساتھ اٹھا لے جائے تو ان کی قبر معلوم نہ ہوئی یہاں تک کہ صبح صادق نکلنے لگی اور انہوں نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا یہ کہ ان کے ساتھ صبح صادق کے وقت چلے گا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی یہ کہ تاخیر کرے طلوع فجر کو یہاں تک کہ فارغ ہوں یوسف علیہ السلام کے کام سے تو یہ حدیث پہلی حدیث کے حصر کے معارض نہیں اس لیے کہ سوائے اس کے نہیں کہ حصر واقع ہوا ہے بیچ حق یوشع کے ساتھ سورج کے پس نہیں نفی کرتا اس کی کہ روکا جائے طلوع فجر کا واسطے غیر ان کے کے اور ایک روایت میں ہے کہ جب معراج کی رات کی صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو خبر دی کہ تمہارا قافلہ سورج ڈوبنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے آئے گا تو حضرت ﷺ نے دعا کی تو سورج روکا گیا یہاں تک کہ قافلہ کے میں آیا تو یہ حدیث بھی اس حصر کے معارض نہیں اس لیے کہ وہ حصر محمول ہے اس چیز پر جو گزر چکی ہے واسطے اگلے پیغمبروں کے پہلے ہمارے حضرت ﷺ سے پس نہیں روکا گیا سورج مگر یوشع کے لیے پس نہیں نفی اس میں اس کی کہ روکا جائے بعد اس کے ہمارے حضرت ﷺ کے لیے اور نیز طحاوی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے گھٹنے پر سو گئے اور عصر کی نماز علی سے فوت ہوگئی تو حضرت ﷺ نے دعا کی تو سورج پھیرا گیا یہاں تک کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی پھر غروب ہوا اور یہ بڑا عظیم معجزہ ہے اور ابن جوزی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے لیکن یہ ابن جوزی کی خطا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ خندق کے دن حضرت ﷺ کے لیے سورج پھیرا گیا کما تقدم۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے لیے روکا گیا جبکہ وہ گھوڑوں کے دیکھنے میں مشغول رہے یہاں تک سورج غروب ہوا اور یہ کہا کہ میں بھی مامور ہوں اور تو بھی مامور ہے تو دونوں میں فرق یہ ہے کہ امر جمادات کا امر تسخیر کا ہے اور امر عقلا کا امر تکلیف کا ہے اور خطاب ان کا واسطے سورج کے احتمال ہے کہ حقیقت پر ہے اور بے شک اللہ نے اس میں تمیز پیدا کی جیسا کہ آئندہ آئے گا کہ سورج ہر دن چڑھنے کے لیے اجازت چاہتا ہے اور احتمال ہے کہ ہو یہ بطور استحضار اس کے کے کہ جی میں واسطے اس چیز کے کہ مقرر ہو چکا ہے کہ نہیں ممکن ہے پھر اس کا عادت اپنی سے مگر ساتھ خرق عادت کے اور اس میں اختلاف ہے کہ سورج اس جگہ کس طرح روکا گیا پس بعض کہتے ہیں کہ اپنے درجوں پر پھیرا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ کھڑا کیا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی حرکت سست ہوگئی اور ان سب وجہ کا احتمال ہے لیکن تیسری وجہ ارجح ہے اور یہ جو فرمایا کہ اللہ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو ہمارے لیے غنیمتیں حلال کیں تو اس میں اشعار ہے ساتھ اس کے کہ ظاہر کرنا عاجزی کا آگے اللہ کے واجب کرتا ہے ثبوت فضل کو اور اس میں خاص ہونا اس امت کا ہے ساتھ حلال ہونے غنیمت کے اور اس کی ابتدا جنگ بدر کے دن سے ہوئی اور اسی کے حق میں یہ آیت اتری کہ کھاؤ تم جو غنیمت لاؤ حلال پاک پس حلال کی اللہ نے اس امت کے لیے غنیمت اور بیچ تقیید کے ساتھ عدم دخول کے وہ چیز ہے کہ سمجھی جاتی ہے کہ امر بعد دخول کے بخلاف اس کے ہے پس دونوں امروں میں فرق ظاہر ہے اور اگرچہ اکثر اوقات دخول کے بعد بھی دل کا تعلق بدستور رہتا ہے لیکن نہیں وہ جیسے کہ پہلے دخول کے ہے اکثر اوقات اور دلالت کرتی ہے تعمیم پر بیچ سب کاموں دنیاوی کے وہ چیز کہ واقع ہوئی ہے ایک روایت میں نہ زیادتی سے کہ واسطے اس کے حاجت ہو رجوع میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امور نہیں لائق ہیں یہ کہ سپرد کئے جائیں گے مگر واسطے فارغ البال کے اس لیے کہ جس کے لیے کچھ تعلق اکثر اوقات اس کی نیت ضعیف ہوتی ہے اور کم ہوتی ہے رغبت اس کی اطاعت میں اور دل جب متفرق ہو تو اعضا کا فعل ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور جب دل جمع ہو تو قوی ہوتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے لوگ بھی جہاد کرتے تھے اور اپنے دشمنوں کے مال لوٹ لاتے تھے لیکن اس میں دست اندازی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے تھے بلکہ ان کو جمع کرتے تھے اور نشانی ان کے جہاد کی قبول ہونے یہ تھی کہ آسمان سے آگ اتر کر اس کو جلا دیتی تھی اور علامت عدم قبول کی یہ ہے کہ آسمان سے آگ نہ اترتی تھی اور عدم قبول کے اسباب سے یہ ہے کہ اس میں چوری واقع ہو اور تحقیق احسان کیا ہے اللہ نے اس امت پر اور رحمت کی واسطے بزرگ ہونے پیغمبران کے کے نزدیک اس کے پس حلال کیا واسطے ان غنیمت کو اور چھپایا ان کے چوری کو اور دور کی ان سے فضیحت عدم قبول کی پس اللہ کے لیے سب تعریفیں ہیں ہر نعمت پر کہ ہاتھ آئے اور اس میں معاقبہ جماعت کا ہے ساتھ فعل ان کے بے وقوفوں کے اور یہ کہ احکام پیغمبروں کے کبھی ہوتے ہیں باعتبار امر باطن کے جیسا کہ اس قصے میں ہے اور کبھی ہوتے ہیں باعتبار امر ظاہر کے جیسا کہ اس حدیث میں ہے اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ الخ اور استدلال کیا ہے ساتھ اس کے ابن بطال نے اوپر جواز جلانے مال مشرکوں کے یعنی کافروں کے جبکہ نہ پائے یہ کہ پہلے پیغمبروں کے شرع ہمارے لیے شرع ہے جبکہ نہ وارد ہو ناسخ اس کا۔ (فتح)

بَابُ الْغَنِيْمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. غنیمت واسطے اس شخص کے ہے کہ لڑائی میں حاضر ہو۔

٢٨٩٣۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ.

٢٨٩٣۔ اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر نہ ہوتی رعایت پچھلے مسلمانوں کی جو ابھی پیدا نہیں ہوئی تو فتح ہوتا کوئی گاؤں مگر کہ میں اس کو غازیوں میں تقسیم کرتا جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا۔

فائدہ: یعنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ اگر ایسا کیا جائے تو نہ باقی رہے گی کوئی چیز واسطے ان لوگوں کے جو اس کے پیچھے پیدا ہوں گے اور اسلام کی مدد کریں گے پس مقرر کیا ان پر خراج اور محصول زمینوں کا تا کہ اگلے پچھلے لوگ سب اس سے فائدہ پائیں اور وجہ لینے اس کے کی ترجمہ سے یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بھی تصریح کی ہے ساتھ اس چیز کے دلالت کرتا ہے اس پر یہ اثر مگر عارض ہوئے واسطے اس کے حسن نظر پچھلے مسلمانوں کے لیے اس چیز میں کہ متعلق ہے ساتھ زمین کے خاص کر پس واجب کیا اس کو مسلمانون پر اور مقرر کیا ان پر خراج جو ان کی مصلحت جمع کرے اور عمل کیا عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت پر وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ الآیۃ اور ایک روایت میں ہے کہ ارادہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے تقسیم کرنے زمین کا تو معاذ نے ان کو کہا کہ اگر تو اس کو تقسیم کرے گا تو سب زمین لوگوں کے ہاتھ میں آجائے گی پس پھرے گی طرف ایک مرد کی اور ایک عورت کی اور ان کے بعد ایک لوگ آئیں گے جو اسلام کے خلل کو بند کریں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس نہ پائیں گے کچھ چیز پس کوئی ایسا امر سوچ کہ پہلے پچھلے سب لوگ اس سے فائدہ پائیں تو عمر رضی اللہ عنہ کی رائے میں یہ بات آئی کہ زمین تقسیم نہ کریں سو مقرر کیا اس پر خراج کو غازیوں کے لیے اور جو ان کے بعد پیدا ہوں اور جو اس کے سوائے تھا وہ خاص غنیمت لانے والوں کے لیے رہا اور یہی قول ہے جمہور کا کہ اس میں اور کسی کا حق نہیں سوائے غازیوں کے جو غنیمت لا دیں اور ابوحنیفہ کا یہ مذہب ہے کہ جب دار الاسلام سے لشکر کی مدد کے لیے جدا ہو پس پہنچیں ان کے پاس بعد فتح ہونے کے تو وہ غازیوں کے ساتھ غنیمت میں شریک ہیں اور حجت پکڑی ہے اس نے ساتھ اس چیز کے کہ تقسیم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعریوں کے جبکہ آئے ساتھ جعفر کے خیبر سے اور ساتھ اس چیز کے کہ تقسم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے کہ نہ حاضر ہوا جنگ بدر میں مانند عثمان کی پس اشعریوں کے قصے کا جواب تو آئندہ آئے گا اور اپر جواب قصے عثمان کے سے اور جو اس کی مانند ہے تو اس سے جمہور نے کئی جواب دیے ہیں ایک یہ کہ یہ حکم خاص ہے ساتھ عثمان کے نہ ساتھ اس کے جو اس کی مانند ہو دوم یہ کہ حکم اس وقت تھا جبکہ سب غنیمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی نزدیک نازل ہونے اس آیت کے۔ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ۔ پھر اس کے بعد یہ آیت اتری وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ۔ پس ہوئے چار خمس غنیمت کے واسطے غنیمت لانے والوں کے سوم یہ کہ یہ برتقدیر اس کے ہوئے سو یہ واقعہ بعد فرض خمس کے پس وہ محمول ہے اس پر کر دیا اس کو خمس سے اور اس کی طرف میل کی ہے بخاری نے چہارم فرق کرنا ہے درمیان اس شخص کے کہ ہو بیچ ایسی حاجت کے کہ متعلق ہے ساتھ لشکر کے یا ساتھ اجازت امام کے پس حصہ دے اس کو برخلاف غیر اس کے کے اور یہ مشہور مذہب مالک کا ہے اور ابن بطال نے کہا کہ نہیں تقسیم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ غیر اس شخص کے کہ حاضر ہوا لڑائی میں مگر بیچ خیبر کے پس وہ مستثنیٰ ہے اس سے پس نہ گردانا جائے اصل کہ قیاس کیا جائے اوپر اس کے پس تحقیق تقسیم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کشتی والوں کے واسطے شدت حاجت ان کی کے اور طحاوی نے کہا کہ احتمال ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اشعریوں کو دیا وہ اہل غنیمت کی رضامندی سے دیا ہو اور یہ سب اس غنیمت میں ہے کہ منقول ہو اور یہ جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا تو مراد یہ ہے کہ بعض خیبر کو نہ کل خیبر کو اور یہ اشارہ ہے طرف اس روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو تقسیم کیا تو جدا کیا آدھے اس کے کو واسطے حاجتوں اپنی کے اور واسطے اس چیز کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتری اور تقسیم کیا نصف باقی کو درمیان مسلمانوں کے اور نہ تھے مسلمانوں کے خدمتگار اور کارندے پس وہ نصف یہودیوں کے حوالے کیا تا کہ اس میں محنت کریں اور جو پیدا ہو سو آدھم آدھ بانٹ لیں اور جو نصف اپنے واسطے جدا کیا تھا وہ وہ تھا جو صلح سے فتح ہوا اور جو تقسیم کیا تھا وہ وہ تھا جو غلبے اور قہر سے فتح ہوا تھا اور اس کا بیان مغازی میں آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ، ابن منیر نے کہا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب یہ باندھا ہے اَلْغَنِيمة لمن شهد الوقعة اور قول عمر رضی اللہ عنہ کا تقاضا کرتا ہے وقف ہونے زمین کے کو جو غنیمت لائی گئی اور یہ ضد ترجمہ کی ہے پھر جواب دیا اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مطابق واسطے ترجمہ کے قول عمر رضی اللہ عنہ کا کہ جس طرح تقسیم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو پس اشارہ کیا امام بخاری رحمہ اللہ نے طرف ترجیح قسمت ناجزہ کی اور حجت اس میں یہ ہے کہ آنے والا جو نہیں پایا گیا ہنوز نہیں مستحق ہے کسی چیز کو غنیمت حاضرہ سے ساتھ اس دلیل کے کہ جو جنگ سے غیر حاضر ہے وہ نہیں مستحق ہے کسی چیز کو بطریق اولیٰ میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہو تطبیق کا درمیان اس چیز کے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے آئی ہے کہ غنیمت واسطے اس شخص کے ہے کہ لڑائی میں حاضر ہو اور درمیان اس چیز کے کہ اس سے آئی ہے کہ وقف کی جائے زمین ساتھ حمل کرنے اول کے کہ اس کا عموم مخصوص ہے ساتھ غیر زمین کے۔ (فتح)

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ.

جو غنیمت کے واسطے لڑے کیا اس کا ثواب کم ہو جاتا ہے؟۔

٢٨٩٤۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ مَنْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

٢٨٩٤۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایک مرد غنیمت کے واسطے لڑتا ہے اور ایک مرد اس واسطے لڑتا ہے کہ لوگوں میں مشہور ہو جس کو سمعہ کہتے ہیں اور ایک اس واسطے لڑتا ہے کہ اس کا مرتبہ دیکھا جائے یعنی اپنی شجاعت دکھانے کے لیے لوگوں کو جس کو ریا کہتے ہیں سو ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو وہ وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

فائدہ: اس کی شرح جہاد میں گزر چکی ہے اور ابن منیر نے کہا کہ مراد امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ ہے کہ قصد غنیمت کا نہیں ہوتا منافی واسطے اجر کے اور نہ ناقص کرنے والا جبکہ قصد کرے ساتھ اس کے اعلائے کلمۃ اللہ کا اس واسطے کہ سبب نہیں مستلزم ہے حصر کو اس واسطے ثابت ہوتا ہے حکم واحد ساتھ اسباب متعددہ کے اور اگر قصد غنیمت کا اعلاء کے قصد کے منافی ہوتا تو آتا جواب عام مثلاً اس طرح کہتے کہ جو غنیمت کے واسطے لڑے وہ اللہ کی راہ میں نہیں اور اس تقدیر میں بعد ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ اجر کا کم ہونا نسبتی امر ہے کما تقدم پس جس کا قصد محض اعلاء کلمۃ اللہ کا ہو وہ نہیں ہے مانند اس کی جو ملائے ساتھ اس قصد کے دوسرے قصد کو غنیمت سے ہو یا غیر اس کے سے اور ابن منیر نے اور جگہ میں کہا کہ ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ جو خاص غنیمت کے واسطے لڑے پس نہیں وہ اللہ کی راہ میں اور یہ کہ نہیں اجر ہے واسطے اس کے پس کس طرح ترجمہ باندھتا ہے واسطے اس کے ساتھ نقص اجر کے اور جواب اس کا وہ ہے جو اوپر گزرا۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قِسْمَةِ الْإِمَامِ مَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ وَيَخْبَأُ لِمَنْ لَّمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ.

تقسیم کرنا امام کا اس چیز کو کہ اس کے پاس آئے یعنی اہل حرب سے اور چھپا رکھے واسطے اس شخص کے کہ نہ حاضر ہو وہ اس کے پاس یعنی بیچ مجلس قسمت کے یا غائب ہو اس سے یعنی بیچ غیر شہر قسمت کے۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ اس میں رد ہے واسطے چیز کے کہ مشہور ہے درمیان لوگوں کے کہ ہدیہ واسطے اس شخص کے ہے کہ جو حاضر ہو۔ (فتح)

۲۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِّنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِيْ نَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِّمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ فَجَآءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ ادْعُهُ لِيْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَأَخَذَ قَبَآءً فَتَلَقَّاهُ بِهِ وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَارِهِ فَقَالَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ وَكَانَ فِيْ خُلُقِهِ شِدَّةٌ. وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ.

۲۸۹۵۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی قبائیں تحفہ بھیجیں جن کو سونے کے تکمے لگے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں تقسیم کیا اور ان میں اسے ایک قبا مخرمہ کے واسطے جدا کر رکھی سو وہ آئے اور ان کے ساتھ مسور بن مخرمہ تھے اور دروازے پر کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سنی تو قبا لے کر اس کو آگے بڑھ کر آ ملے اور آگے آئے اور اس کو ساتھ تکموں کے یعنی تا کہ اس کی خوبی اس کو دکھائیں تو فرمایا کہ اے مسور کے باپ یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی اور یہ مخرمہ کی خوسختی تھی۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب اللباس میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبائیں ہدیہ بھیجیں اور یہ قول اس کا کہ یہ قبا میں نے تیرے لیے چھپا رکھی اور یہ مطابق ہے واسطے ترجمہ کے ابن بطال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ جو چیز کہ بھیجی گئی طرف سے مشرکین کی طرف حضرت ﷺ کی پس حلال ہے واسطے آپ ﷺ کے لینا اس کا اور جائز ہے آپ ﷺ کو ہبہ کرنا اس کا جس کو چاہیں اور مقدم کریں ساتھ اس کے جس کو چاہیں مانند فے کی اور اپر جو لوگ آپ ﷺ کے بعد ہیں پس نہیں جائز ہے واسطے ان کے یہ کہ خاص ہوں ساتھ اس کے اس واسطے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہدیہ بھیجا گیا طرف آپ ﷺ کی اس واسطے آپ ﷺ اس کے امیر تھے۔ (فتح)

بَابُ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَمَا أَعْطَى مِنْ ذٰلِكَ فِي نَوَآئِبِهِ.

کس طرح تقسیم کیا حضرت ﷺ نے قریظہ اور نضیر کو اور جو چیز کہ دی آپ ﷺ نے اس سے اپنی حاجتوں میں؟

۲۸۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ.

۲۸۹۶۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے انصار ٹھہراتے واسطے حضرت ﷺ کے درخت کھجوروں کے یعنی حضرت ﷺ کو ہدیہ دیتے تھے یہاں تک کہ قریظہ اور نضیر کے قلعے کو فتح کیا تو فتح کے بعد حضرت ﷺ وہ درخت ان کو پھیر دیتے تھے یعنی جو درخت انصار آپ ﷺ کو ہدیہ دیتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث پوری مغازی میں آئے گی اور اس میں بیان ہے واسطے کیفیت ترجمہ کے اور حاصل قصہ کا یہ ہے کہ قبیلہ بنی نضیر کی زمین اس قسم سے تھی کہ عطا کیا تھا اللہ نے اپنے رسول پر اور وہ زمین حضرت ﷺ کے واسطے خاص تھی لیکن اختیار کیا حضرت ﷺ نے واسطے اس کے مہاجرین کو اور حکم کیا ان کو یہ کہ پھیر دیں انصار کو وہ چیز کہ تھے سلوک کرتے ان کو ساتھ اس کے جبکہ مدینے میں ان کے پاس آئے اور ان کے پاس کچھ نہ تھا تو دونوں فریق اس کے ساتھ بے پرواہ ہوئے پھر قریظہ کا قلعہ فتح ہوا جبکہ انہوں نے عہد توڑا پس محاصرہ کیے گئے اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر اتری اور تقسیم کیا حضرت ﷺ نے ان کی زمین کو اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں اور دیا اپنے حصے سے اپنی حاجتوں میں یعنی اپنی بیویوں کے خرچ میں اور مہمانوں وغیرہ میں اور باقی کو ہتھیاروں اور چوپایوں میں خرچ کرتے تھے واسطے سامان جہاد کے۔ (فتح)

بَابُ بَرَكَةِ الْغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةِ الْأَمْرِ.

برکت غازی کی بیچ مال اس کے زندگی میں اور مرنے کی حالت میں ساتھ حضرت ﷺ کے اور حاکموں کے۔

۲۸۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ

۲۸۹۷۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب کھڑے ہوئے زبیر رضی اللہ عنہ دن جنگ جمل کے (مراد ساتھ اس کے قصہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِيْ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ يَا بُنَيِّ إِنَّهٗ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُوْمٌ وَّإِنِّيْ لَا أُرَانِيْ إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُوْمًا وَّإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّيْ لَدَيْنِيْ أَفَتُرٰى يُبْقِيْ دَيْنُنَا مِنْ مَّالِنَا شَيْئًا فَقَالَ يَا بُنَيِّ بِعْ مَالَنَا فَاقْضِ دَيْنِيْ وَأَوْصٰى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهٖ لِبَنِيْهِ يَعْنِيْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ثُلُثُ الثُّلُثِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَّالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَآءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهٗ لِوَلَدِكَ قَالَ هِشَامٌ وَّكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ وَازٰى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ وَّعَبَّادٌ وَّلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِيْنَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ يُوْصِيْنِيْ بِدَيْنِهٖ وَيَقُوْلُ يَا بُنَيِّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتّٰى قُلْتُ يَا أَبَةِ مَنْ مَّوْلَاكَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا وَقَعْتُ فِيْ كُرْبَةٍ مِّنْ دَيْنِهٖ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهٗ فَيَقْضِيْهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ يَدَعْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِيْنَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدٰى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوْفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِيْ عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيْهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهٗ إِيَّاهُ فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ لَا

مشہور ہے جو علی مرتضیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان واقع ہوا اور زبیر رضی اللہ عنہ بھی اس میں موجود تھے اور اس کو جنگ جمل اس واسطے کہا گیا کہ یعلی بن امیہ صحابی رضی اللہ عنہ مشہور ان کے ساتھ تھے تو سوار کیا انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو اوپر بڑے اونٹ کے جس کو سو اشرفیوں سے خریدا تھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ صف میں کھڑی ہوئیں پس جو ان کے ساتھ تھے وہ ہمیشہ اونٹ کے گرد لڑتے رہے یہاں تک کہ اونٹ کی کونچیں کاٹی گئیں پس واقع ہوئی شکست اور یہ واقع جمادی الاول میں چھتیسویں سال تھا) تو میں ان کے پہلو میں کھڑا ہوا تو اس نے کہا کہ اے میرے بیٹے تحقیق شان یہ ہے کہ نہ مقتول ہوگا آج مگر ظالم یا مظلوم (یعنی ظالم اپنے دشمن کے نزدیک اور مظلوم اپنے نفس کے نزدیک اس واسطے کہ ہر ایک دونوں فریق سے تاویل کرتا تھا کہ وہ صواب پر ہے یا نہ مقتول ہوگا آج مگر ظالم اس معنی سے کہ اس نے گمان کیا کہ اللہ جلد بھیجے گا واسطے ظالم کے ان میں سے عقوبت یا نہ مقتول ہوگا آج مگر مظلوم یعنی اس نے گمان کیا کہ اللہ اس کو جلد شہادت دے گا اور ظن کیا اس نے دونوں تقدیروں پر کہ وہ مظلوم مقتول ہوگا) اور میں نہیں گمان کرتا اپنے آپ کو مگر کہ آج مظلوم مارا جاؤں گا (اور تحقیق یہ بات ٹھیک ہوئی اس واسطے کہ وہ دھوکے سے مارے گئے بعد اس کے یاد دلایا ان کو علی رضی اللہ عنہ نے پس پھرے لڑائی سے اور ایک مکان میں سو گئے تو ناگہاں بنی تمیم کے ایک مرد نے ان کو مار ڈالا پس روایت ہے کہ جب دونوں صفیں آپس میں ملیں تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ زبیر کہاں ہے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے پس زبیر رضی اللہ عنہ آئے تو علی رضی اللہ عنہ نے ان کو حدیث یاد دلائی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو فرمایا تھا کہ تو البتہ علی سے لڑے گا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلٰكِنَّهُ سَلَفٌ فَإِنِّي أَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَّلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ فِيْ غَزْوَةٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَّمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ فَلَقِيَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ كَمْ عَلٰى أَخِيْ مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهُ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ فَقَالَ حَكِيْمٌ وَّاللّٰهِ مَا أُرٰى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهٰذِهٖ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَّمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مَا أُرَاكُمْ تُطِيْقُوْنَ هٰذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَاسْتَعِيْنُوْا بِيْ قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِيْنَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَّسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَّكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوْهَا فِيْمَا تُؤَخِّرُوْنَ إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ قَالَ فَاقْطَعُوْا لِيْ قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلٰى هَاهُنَا قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضٰى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ

حالانکہ تو ظالم ہوگا تو زبیر رضی اللہ عنہ یہ حدیث سن کر جنگ سے پھر آئے) اور مجھ کو زیادہ تر فکر اپنے قرض کی ہے کیا پس تو گمان کرتا ہے کہ ہمارا قرض ہمارے مال سے کچھ چیز باقی چھوڑے گا یعنی کیا قرض ادا کرنے کے بعد کچھ مال باقی رہے گا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے میرے بیٹے ہمارے مال کو بیچ کر ہمارا قرض ادا کر دینا اور وصیت کی زبیر رضی اللہ عنہ نے ساتھ تہائی مال کے اور تہائی اس تہائی کے واسطے اولاد اسکی کے یعنی اولاد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی کہا کہ تہائی کو تین حصے کر پس اگر قرض ادا کرنے کے بعد ہمارے مال سے کچھ باقی رہے تو اس کو اپنی اولاد کے واسطے تین حصے کر یعنی پس تہائی کو ان میں سے پھر تین حصے کر ایک حصہ اپنی اولاد کو دے اور باقی دو تہائیاں اللہ کی راہ میں خیرات کر اور پہلے ثلث کی دو تہائیاں وارثوں کے واسطے ہیں ہشام نے کہا اور عبداللہ کی بعض اولاد زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد کے برابر تھی یعنی عمر میں اپنے چچوں کے برابر تھی یعنی خبیب اور عباد اور اس دن زبیر رضی اللہ عنہ کی نو بیٹیاں تھیں اور نو بیٹے تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا سو زبیر رضی اللہ عنہ مجھ کو اپنے قرض کی وصیت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اے میرے بیٹے اگر تو قرض کی کسی چیز کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو مدد مانگ اس پر میرے مولا سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں نے معلوم نہ کیا کہ مولا سے ان کی کیا مراد ہے یہاں تک کہ میں نے کہا کہ اے ابا جان آپ کا مولیٰ کون ہے تو انہوں نے کہا کہ اللہ، سو قسم ہے اللہ کی نہیں واقع ہوا میں کسی مشکل میں ان کے قرض سے مگر کہ میں نے کہا کہ اے زبیر کے مولیٰ اس کا قرض اس کی طرف سے ادا کر دے تو اللہ نے اس کا قرض ادا کیا پس شہید ہوئے زبیر اور نہ چھوڑا انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهٗ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِّائَةَ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَّنِصْفٌ قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ وَّقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ فَقَالَ سَهْمٌ وَّنِصْفٌ قَالَ قَدْ أَخَذْتُهٗ بِخَمْسِيْنَ وَمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيْبَهٗ مِنْ مُّعَاوِيَةَ بِسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَآءِ دَيْنِهٖ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيْرَاثَنَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِيْنَ أَلَا مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهٖ قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُّنَادِيْ بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضٰى أَرْبَعُ سِنِيْنَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَّرَفَعَ الثُّلُثَ فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَّمِائَتَا أَلْفٍ فَجَمِيْعُ مَالِهٖ خَمْسُوْنَ أَلْفَ أَلْفٍ وَّمِائَتَا أَلْفٍ.

کوئی دینار اور نہ درہم مگر زمیناں بعض ان زمینوں سے غابہ ہے جو ایک بڑی زمین مشہور ہے مدینے او چانوں سے اور گیارہ گھر مدینے میں اور دو گھر بصرے میں اور ایک گھر کوفے میں اور ایک گھر کوفے میں اور ایک گھر مصر میں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ جو قرض ان پر تھا وہ اس وجہ سے تھا کہ کوئی مرد مال لا کر اس کے پاس امانت رکھنا چاہتا تھا تو زبیر کہتے تھے کہ میں امانت نہیں رکھتا ولیکن یہ قرض ہے پس تحقیق میں اس کے ضائع ہونے سے ڈرتا ہوں اور نہیں متولی ہوئے زبیر سرداری کے کبھی اور نہ لیئے خراج کے اور نہ کسی چیز کے مگر جہاد میں ہوتے تھے ساتھ حضرت ﷺ کے یا ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے (یعنی اکثر مال ان کا نہیں حاصل ہوا ان وجہوں سے جو تقاضا کرتی ہیں بدظنی کو ساتھ اصحاب ان کے کے بلکہ تھا کسب ان کا غنیمت سے اور روایت ہے کہ ان کے ہزار غلام تھے۔ جو ان کی طرف خراج ادا کرتے تھے) عبداللہ بن زبیر نے کہا سو میں نے حساب کیا جو ان پر قرض تھا تو میں نے اس کو بائیس لاکھ پایا سو حکیم بن حزام عبداللہ بن زبیر سے ملے تو انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے میرے بھائی پر یعنی زبیر پر کتنا قرض ہے؟ تو عبداللہ نے اس کو چھپایا اور کہا کہا ایک لاکھ حکیم نے کہا کہ قسم ہے اللہ میں نہیں گمان کرتا کہ تمہارے مال اتنے قرض کی گنجائش رکھیں یعنی اس قلیل مال سے اتنا قرض ادا نہیں ہو سکے گا تو عبداللہ نے اس کو کہا کہ اگر بائیس لاکھ ہو تو پھر کیا کیا چاہیے تو حکیم نے کہا کہ میں نہیں گمان کرتا کہ تم اس کو ادا کر سکو پس اگر تم کچھ قرض سے عاجز ہو تو مجھ سے مدد مانگو اور زبیر نے غابہ کی زمین کو ایک لاکھ ستر ہزار سے خریدا تھا تو عبداللہ نے اس کو سولہ لاکھ سے بیچا یعنی گویا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے اس کو سولہ حصے کیا پھر عبداللہ کھڑا ہوا اور کہا کہ جس کا زبیر پر قرض ہو تو چاہیے کہ ہمارے پاس غابہ میں آئے تو عبداللہ بن جعفر اس کے پاس آیا اور اس کا زبیر پر چار لاکھ درہم تھا تو اس نے عبداللہ سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تم معاف کردوں عبداللہ نے کہا کہ ہم معاف کرانا نہیں چاہتے پھر اس نے کہا کہ اگر تم تاخیر چاہو تو ان میں تاخیر کرو یعنی مہلت کے ساتھ دے دینا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تاخیر نہیں کرتا تو عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ ایک قطعہ زمین کا میرے لیے جدا کرو تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا تیرے لیے اس جگہ سے اس جگہ تک ہے راوی نے کہا پس بیچا عبداللہ نے یعنی غابہ سے اور گھروں سے نہ تنہا غابہ سے یعنی اس لیے کہ ان کا قرض بائیس لاکھ تھا اور اس نے غابہ کو سولہ لاکھ سے بیچا تھا بائیس لاکھ اس سے ادا نہ ہوسکتا تھا سو عبداللہ نے ان کو بیچ کر زبیر کا قرض ادا کیا اور سب ادا کر دیا اور باقی رہے اس سے ساڑھے چار حصے سو عبداللہ بن زبیر معاویہ کے پاس آیا اور معاویہ کے پاس عمرو بن عثمان اور منذر بن زبیر اور ابن زمعہ تھے تو معاویہ نے عبداللہ سے کہا کہ تو نے اپنی غابہ کی کتنی قیمت کی اس نے کہا کہ ہر حصہ ایک لاکھ سے معاویہ نے کہا کہ کتنے حصے باقی ہیں؟ اس نے کہا کہ ساڑھے چار حصے تو منذر نے کہا کہ میں نے ایک حصہ لاکھ سے اور عمرو نے کہا کہ میں نے یہ ہی ایک حصہ لاکھ سے لیا اور ابن زمعہ نے کہا کہ میں نے بھی ایک حصہ لاکھ سے لیا تو معاویہ نے کہا کہ کتنے حصے باقی ہیں؟ عبداللہ نے کہا کہ ڈیڑھ حصہ معاویہ نے کہا میں اس کو ڈیڑھ لاکھ سے لیا راوی نے کہا اور عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ (یعنی جو اس کو زبیر کے قرض میں غابہ سے ملا تھا) معاویہ کے ہاتھ چھ لاکھ کو بیچا یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ان کو دو لاکھ نفع ہو سو جب ابن زبیر اس کے قرض کے ادا کرنے سے فارغ ہوا اور زبیر کی اولاد نے کہا کہ ہماری میراث ہمارے درمیان تقسیم کر دے تو عبداللہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہیں تقسیم کروں گا میں درمیان تمہارے یہاں تک کہ موسم حج میں چار سال پکاروں کہ خبردار ہو کہ جس کا زبیر پر قرض ہو تو چاہیے کہ ہمارے پاس آئے کہ ہم اس کو ادا کریں راوی نے کہا عبداللہ نے موسم حج میں ہر سال پکارنا شروع کیا سو جب چار سال گزر چکے تو باقی مال ان کے درمیان تقسیم کیا راوی نے کہا اور زبیر کی چار بیبیاں تھیں اور تیسرا حصہ وصیت کا نکالا گیا تو ہر ایک عورت کو بارہ بارہ لاکھ پہنچا تو اس کا تمام مال پانچ کروڑ اور دو لاکھ تھا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اس کا تمام مال پانچ کروڑ اور دو لاکھ تھا تو اس میں نظر ہے اس لیے کہ جب ہر عورت کو بارہ بارہ لاکھ پہنچا تو چاروں عورتوں کا حصہ اڑتالیس لاکھ ہوا اور یہ آٹھواں حصہ کل ترکہ کا ہے اور جب اڑتالیس لاکھ کو آٹھ میں ضرب کیا تو حاصل ضرب تین کروڑ چوراسی لاکھ ہوا اور یہ دو تہائیاں کل ترکہ کی ہیں اور جب وصیت کی تہائی کو اور ایک کروڑ بیانوے لاکھ ہے اس کے ساتھ جمع کیا جائے تو ہوگا تمام مال اس کا بنا بر اس کے پانچ کروڑ چھتر لاکھ یعنی قرض کو اس کے ساتھ جمع کیا جائے تو چھیانوے لاکھ اصل پر (کہ وہ پانچ کروڑ دو لاکھ ہیں) زیادہ ہوگا اور اس کی اور اصل میزان کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے اور ابن بطال نے اس پر تنبیہ کی ہے لیکن اس شبہ کا اس نے جواب نہیں دیا اور دمیاطی نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ قول راوی کا کہ پس تمام مال زبیر کا پانچ کروڑ دو لاکھ تھا صحیح ہے اور مراد ساتھ اس کے قیمت اس چیز کی ہے کہ چھوڑا اس نے اس کو پیچھے اپنے نزدیک مرنے اپنے کے اور یہ کہ جو چیز کہ اس پر زیادہ ہے اور وہ چھیانوے لاکھ ہے اس اعتبار سے کہ جب اڑتالیس لاکھ کو جو آٹھواں حصہ ہے آٹھ میں ضرب کیا جائے اور پھر تہائی وصیت کو بھی اس کے ساتھ جمع کیا پھر قرض کو بھی اس کے ساتھ جمع کیا جائے تو حاصل ہوگا پانچ کروڑ اور اٹھانوے لاکھ اور حاصل ہوا یہ مال زائد منافع عقار اور زمینوں کے سے بیچ اس مدت کے کہ تاخیر کی اس میں ابن زبیر نے تقسیم ترکے کے کہ واسطے براءت چاہنے کے قرض سے اور یہ توجیہ نہایت عمدہ ہے اور یا کہا جائے کہ راوی سے عورتوں کے حصے بیان کرنے میں وہم ہو گیا ہے کہ اصل میں ہر عورت کا حصہ دس دس لاکھ تھا اور راوی نے وہم سے اس کو بارہ بارہ لاکھ بیان کر دیا پس اندریں صورت بھی حساب اصل میزان کے مطابق ہوگا اور اس حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اور بھی کئی فائدے ہیں مستحب ہونا وصیت کا نزدیک حاضر ہونے اس امر کے کہ خوف کیا جائے اس سے فوت ہونے کا یہ کہ جائز ہے واسطے وصی کے تاخیر کرنا قسمت کا یہاں کہ پورا ادا کیا جائے قرض میت کا اور جاری جائیں وصیتیں اس کی اگر ہو واسطے اس کے تہائی اور یہ کہ جائز ہے واسطے اس کے برائت چاہنی قرض کے امر سے اور قرض خواہوں سے پہلے قسمت کے اور یہ کہ تاخیر کرے اس کو باعتبار اجتہاد اپنے کے اور نہیں پوشیدہ یہ کہ وارثوں کی اجازت پر موقوف ہے نہیں تو جو طلب کرے قسمت کو بعد ادا کرنے قرض کے جس کے ساتھ علم واقع ہو تو ترکہ تقسیم کیا جائے اور نہ انتظار کی جائے ساتھ اس کے کسی چیز متوہم کی پس اگر اس کے بعد کوئی چیز ثابت ہو تو اس سے پھیر لیا جائے اور ساتھ اس کے ظاہر ہوا ضعف اس شخص کا جو استدلال کرتا ہے ساتھ اس قصے کے واسطے مالک کے جس جگہ کہ مالک نے کہا کہ مدت مفقود کی چار برس ہیں۔ اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ تحقیق زبیر نے سوائے اس کے نہیں کہ اختیار کیا تاخیر کو چار برس اس لیے کہ شہر وسیع جن کی طرف سے لوگ مکے مدینے میں آتے ہیں اس وقت چار تھے یمن اور عراق اور شام اور مصر پس بنا کی اس نے اس پر کہ نہیں متاخر رہتے لوگ ہر طرف کہ اکثر اوقات میں حج سے زیادہ میں سال سے پس حاصل ہوگا استیعاب ان کا بیچ مدت چار سال کے اور ان سے بیچ طول مدت کے پہنچے گی خبر اس شخص کو کہ ان کے سوائے ہیں طرفوں زمین کے سے اور بعض کہتے ہیں کہ اس لیے کہ چار سال وہ غایت ہیں آحاد میں اس باعتبار اس چیز کے کہ ممکن ہے کہ مرکب ہوں اس سے عشرات اس لیے کہ اس میں ایک ہے اور دو اور تین اور چار اور مجموع ان سب کا دس ہیں اور اختیار کیا اس نے موسم حج کو اس لیے کہ اس میں تمام ملکوں کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور یہ کہ جائز ہے دیر کرنی ساتھ ادا کرنے قرض کے جبکہ ترکہ نقد نہ ہو اور نہ اختیار کرے قرض خواہ مگر نقد کو اور یہ کہ جائز ہے وصیت کرنی واسطے پوتوں کے جبکہ ان کے حاجب یعنی باپ موجود ہوں اور یہ کہ قرض مانگنا مکروہ نہیں جو ادا کرنے پر قادر ہو اور یہ کہ جائز ہے خریدنا وارث کا ترکہ سے اور یہ کہ ہبہ ملک میں نہیں آتا مگر ساتھ قبض کے اور یہ کہ نہیں نکالتا یہ مال کو پہلے کے ملک سے اس لیے کہ ابن جعفر نے ابن زبیر سے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں اپنا قرض جو زبیر پر ہے تجھ کو معاف کر دوں تو ابن زبیر اس سے باز رہا اور اس میں بیان ہے ابن جعفر کی سخاوت کا واسطے آسان جاننے اس کے کی ساتھ اتنے مال عظیم کے اور یہ کہ جو شخص پیش کرے کسی پر یہ کہ ہبہ کرے اس کو کچھ چیز اور وہ باز رہے تو یہ نہیں کہا جاتا کہ ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ میں رجوع کرتا ہے اور اس پر باز رہنا ابن زبیر کا پس وہ محمول ہے اس پر کہ باقی وارثوں نے ٹھہرایا تھا اس کو اوپر اس کے اور معلوم کیا اس نے کہ غیر بالغ نافذ کریں گے اس کو واسطے اس کے جبکہ بالغ ہوں گے اور جواب دیا ہے ابن بطال نے بایں طور کہ نہیں یہ امر محکوم بہ سے نزدیک جھگڑے کے اور سوائے اس کے نہیں کہ حکم کیا جائے ساتھ اس کے بیچ شرف نفوس کے اور محاسن اخلاق کے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ ابن زبیر نے اٹھایا تھا سب قرض کو اپنے ذمے میں اور لازم کیا اپنے اوپر ادا کرنے اس کے کو اور راضی ہوئے باقی ساتھ اس کے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے کہ اگر وہ راضی نہ ہوتے تو نہ فائدہ دیتا ان کو ترک کرنا بعض اصحاب قرض کا قرض اپنے کو واسطے ناقص ہونے موجود کے بیچ اس حالت کے وفا سے واسطے ظاہر ہونے قلت اس کے اور کثیر ہونے قرض کے اور اس میں مبالغہ زبیر کا ہے بیچ احسان کے لیے دوستوں اپنے کے اس لیے کہ وہ راضی ہوا ساتھ اس کے کہ محفوظ رکھی ان کے لیے ان کی امانتوں کو بیچ غیبت ان کے کے اور قائم ہو ساتھ وصیتوں ان کی کے اوپر اولاد ان کی کے بعد مرنے ان کے کے اور نہ اکتفا کیا اس نے ساتھ اس کے یہاں تک کہ احتیاط کی واسطے اموال ان کی کے بطور امانت کے یا وصیت کے بایں طور کہ توصل کرتا تھا ساتھ کر لینے ان کے کے اپنے ذمے میں باوجود نہ محتاج ہونے اس کے کے طرف ان کے غالب میں اور سوائے اس کے نہیں کہ نقل کرتا تھا ان کو ہاتھ سے اپنے ذمے میں واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ حفاظت مالوں کے ان کے لیے اور ابن بطال نے کہا کہ یہ اس لیے کرتے تھے تا کہ ان کو اس مال کے منافع حاصل ہوں اور اس کے اس قول میں نظر ہے اس لیے کہ وہ موقوف ہے اس پر کہ وہ تھے تصرف کرتے بیچ اس کے ساتھ تجارت کے اور یہ کہ اس کے مال کی کثرت تو صرف تجارت سے ہوئی تھی اور جو ظاہر ہوتا ہے وہ خلاف اس کا ہے اس لیے کہ اگر معاملہ اس طرح ہوتا تو البتہ ہوتا ہو مال جس کو اپنے مرنے کے وقت پیچھے چھوڑا وفا کرنے والا قرض کو اور زیادہ ہوتا اوپر اس کے اور واقع میں یہ ہے کہ وہ مال قرضوں سے بہت ہی کم تھا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت کر دی بایں طور کہ خریداروں کے دل میں اس کے خریدنے کی رغبت ڈال دی یہاں تک کہ اس کی قیمت کئی گنا زیادہ ہوگئی پھر سرایت کی اس برکت نے طرف عبداللہ بن جعفر کے جبکہ ظاہر ہوا اس سے اس قصے میں مکارم اخلاق سے یہاں تک کہ اس کو اپنے حصے سے دو لاکھ فائدہ ہوا اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نہیں کراہت بیچ بہت کرنے بیبیوں کے اور رکھنے بہت زیادہ غلاموں کے اور اس میں برکت عقار اور زمین کے ہے واسطے اس چیز کے کہ اس میں ہے نفع دنیاوی اور اخروی سے بغیر مشقت کے اور داخل ہونے کے مکروہ میں مانند لغو کے کہ واقع ہوتی ہے بیچ خرید و فروخت کے اور اس میں منزلت زبیر کی ہے نزدیک نفس اپنے کے اور یہ کہ وہ اس حالت میں تھا بیچ غایت وثوق کے ساتھ اللہ کے اور متوجہ ہونے کی طرف اس کے اور راضی ہونے کے ساتھ حکم اس کے کی اس سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے جی میں حق پر تھا اور مصیب تھا قتال میں، اسی لیے کہا اس نے کہ مجھ کو زیادہ فکر اپنے قرض کا ہے اور اس میں شدت امر دین کی ہے اس لیے کہ مثل زبیر کے ساتھ ان لوگوں کے کہ پہلے گزری ہیں اور ثابت ہیں اس کے لیے مناقب ڈرا وجوہ مطالبہ اس شخص کے سے کہ اس کے واسطے حق ہے بعد موت کے اور یہ کہ جائز ہے استعمال کرنا مجاز کا کلام میں بہت۔ (فتح)

بَابُ إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُوْلًا فِيْ حَاجَةٍ أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ.

جب امام کسی ایلچی کو کسی حاجت میں بھیجے اس کو اپنے شہر میں ٹھہرنے کے ساتھ حکم کرے تو کیا اس کو غنیمت سے حصہ دیا جائے یعنی ساتھ غازیوں کے یا نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهُ.

۲۸۹۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سوائے اس کے نہیں کہ غیر حاضر رہے عثمان رضی اللہ عنہ جنگ بدر سے پس تحقیق شان یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ان کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ تحقیق تیرے لیے ثواب ہے ایک مرد کا ان لوگوں میں جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے اور حصہ اس کا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مناقب عثمان رضی اللہ عنہ میں آئے گی اور یہ پہلے گزر چکا ہے کہ جو جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے اس کو غنیمت سے حصہ دیا جائے یا نہیں۔

بَابُ وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰی أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَآئِبِ الْمُسْلِمِيْنَ.

باب ہے بیان میں اس شخص کے جو کہتا ہے اور دلیل ہے اس پر کہ تحقیق پانچواں حصہ واسطے حاجتوں مسلمانوں کے ہے۔

فائدہ: یہ عطف ہے اس ترجمہ پر جو آٹھ باب سے پہلے گزر چکا ہے کہ دلیل ہے اس پر کہ پانچواں حصہ واسطے حاجتوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور اس جگہ کہا کہ واسطے حاجتوں مسلمانوں کے ہے اور چند بابوں کے بعد کہا کہ دلیل ہے اس پر کہ پانچواں حصہ واسطے امام کے ہے اور تطبیق ان ترجموں میں یہ ہے کہ خمس واسطے حاجتوں مسلمانوں کے ہے اور طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے باوجود متولی ہونے قسمت اس کی کے یہ کہ لیں اس سے بقدر حاجت اور ضرورت اپنی کے اور حکم بعد اس کے اسی طرح متولی ہو امام اس چیز کا کہ تھے متولی ہوتے اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کرمانی نے بھی اشارہ کیا ہے طرف طریق تطبیق کے درمیان ان کے پس کہا کہ نہیں تفاوت باعتبار معنی کے اس لیے کہ مسلمانوں کی حاجتیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجتیں ہیں اور واسطے امام کے بعد آپ کے میں کہتا ہوں کہ اول یہ ہے کہ کہا جائے کہ ظاہر لفظ تراجم کا تخالف ہے اور معنی میں توافق ہے اور حاصل مذہب علماء کے تین سے زیادہ قول ہیں ایک قول اماموں مخالفت کا ہے کہ لیا جائے خمس اللہ کے سہم سے پھر تقسیم کیا جائے باقی پانچ کو جیسے آیت میں ہے دوسرا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے کہ خمس خمس کا واسطے اللہ کے ہے اور واسطے رسول کے اور چار حصے واسطے مذکورین کے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیتے سہم اللہ کا اور اس کے رسول کا واسطے قرابت والوں کے اور نہ لیتے تھے واسطے اپنی جان کے کچھ۔ تیسرا قول زین العابدین کا ہے کہ تمام خمس واسطے قرابت والوں کے ہے اور مراد ساتھ یتامی کے یتیم قرابت والوں کے ہیں اور اسی طرح مساکین اور ابن سبیل۔ چوتھا قول یہ ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے پس خمس اس کا خاص آپ کے لیے ہے اور باقی واسطے تصرف آپ کے کے ہے۔ پانچواں قول یہ ہے کہ وہ واسطے امام کے ہے اور تصرف کرے اس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مصلحت کے جیسا کہ تصرف کرتا ہے فے میں۔ چھٹا یہ کہ مصالح مسلمانوں کے واسطے رکھے۔ ساتواں قول یہ ہے کہ ہوگا بعد حضرت ﷺ کے واسطے قرابت داروں کے اور جو مذکور ہیں بعد ان کے آیت میں۔

مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهِ فِيْهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

یعنی دلیل اس پر کہ خمس واسطے حاجتوں مسلمان کے ہے وہ چیز ہے کہ سوال کیا قوم ہوازن نے حضرت ﷺ سے بہ سبب رضاعت حضرت ﷺ کے بیچ ان کے یعنی اس لیے کہ حلیمہ حضرت ﷺ کی رضاعی ماں انہیں میں سے تھیں پس معاف کرایا حضرت ﷺ نے مسلمانوں سے۔

فائدہ: اور تحقیق ذکر کیا بخاری نے قصہ ہوازن کا مسور کے طریق سے لیکن اس میں رضاعت کا ذکر نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ روایت کیا ہے اس کو ابن اسحاق نے مغازی میں اور اس میں ہے کہ احسان کر ان عورتوں پر جن کا تو دودھ پیا کرتا تھا۔ (فتح)

وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُّعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ وَمَا أَعْطَى الْأَنْصَارَ وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ تَمْرَ خَيْبَرَ.

اور نیز اس کی دلیل وہ چیز ہے کہ تھے حضرت ﷺ وعدہ کرتے لوگوں سے یہ کہ دیں ان کو فے کے مال سے اور زیادہ دینا پانچویں حصے سے ہے اور جو کچھ کہ دیا حضرت ﷺ نے انصار کو اور جو دیا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو خیبر کی کھجوروں سے

فائدہ: یہ دونوں فعل حضرت ﷺ کے بھی دلیل ہیں اس پر کہ خمس مسلمانوں کی حاجتوں کے لیے ہے اوپر وعدہ کرنا فے سے پس ظاہر ہوتا ہے حدیث جابر سے اور لیکن حدیث انفال من الخمس کے پس مذکور ہے باب میں ابن عمر کی حدیث سے اور اوپر حدیث عطا انصار کی پس گزر چکی ہے حدیث انس سے قریبا اور اوپر حدیث عطا جابر رضی اللہ عنہ کی۔ خیبر سے پس وہ ابوداود کی حدیث میں ہے اور اس کے سیاق سے ظاہر ہوتا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کے ساتھ بخاری نے باب باندھا ہے ایک ٹکڑا ہے اس سے۔

۲۸۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ جَآئَهُ وَفْدُ

۲۸۹۹۔ مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قوم ہوازن کے ایلچی حضرت ﷺ کے پاس مسلمان ہو کے آئے اور آپ سے سوال کیا کہ ہمارے مال اور قیدی ہم کو پھیر دیجیے تو حضرت ﷺ نے ان کو فرمایا کہ نہایت پسند میرے نزدیک وہ بات ہے جو بہت سچی ہو سو دونوں چیزوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَّرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَ اٰخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰٓؤُلَآءِ قَدْ جَآؤُوْنَا تَآئِبِيْنَ وَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَّمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَآؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا

سے ایک چیز اختیار کرو یا قیدی یا مال اور میں نے تمہاری انتظار کی تھی اور حضرت ﷺ نے دس دن سے زیادہ ان کی انتظار کی تھی جبکہ طائف سے پلٹے سو جب ان کو یقین ہوا کہ نہیں پھیر دیں گے ان کو حضرت ﷺ مگر ایک چیز دونوں سے تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدی اختیار کرتے ہیں یعنی ہماری بیوی بچے ہم کو پھیر دیجیے تو حضرت ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے سو اللہ کی تعریف کی جو اس کے لائق تھی پھر فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ تمہارے یہ بھائی آئے توبہ کر کے یعنی مسلمان ہوئے ہیں اور البتہ میں نے مناسب جانا کہ ان کے بیوی بچے جو قیدی ہیں ان کو پھیر دوں سو جس شخص کو تم میں سے یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اس پر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دے اور جو شخص تم میں سے چاہے کہ اپنے حصے پر قائم رہے یہاں تک کہ ہم اس کو بدلا دیں اس مال سے جو ہم کو اول اللہ عنایت کرے یعنی غنیمت سے تو چاہیے کہ اس پر عمل کرے یعنی بطور قرض کے دے تو اصحاب نے کہا یا حضرت ہم سب راضی ہیں ساتھ اس کے یعنی ساتھ پھیر دینے قیدیوں کے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ تم لوگوں میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمہارے چوہدری تمہارا حال ہم سے آ کر ظاہر کریں سو لوگ لوٹ گئے اور ان کے چوہدریوں نے ان سے کلام کیا پھر حضرت ﷺ کی طرف پھر آئے اور آپ کو خبر دی کہ سب لوگ راضی ہیں اور سب نے اجازت دی پس یہ ہے جو کچھ پہنچا ہم کو ہوازن کے قیدیوں سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَهٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْیِ هَوَازِنَ.

فائدہ: یہ حدیث وکالت میں گزر چکی ہے۔

۲۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِیُّ وَأَنَا لِحَدِيْثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِیْ مُوْسٰی فَأُتِیَ ذَكَرَ دَجَاجَةً وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهٗ مِنَ الْمَوَالِیْ فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّیْ رَأَيْتُهٗ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ لَا اٰكُلُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَاكَ إِنِّیْ أَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِیْ مَا أَحْمِلُكُمْ وَأُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّوْنَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰی فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنَا أَفَنَسِيْتَ قَالَ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّیْ وَاللّٰهِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰی يَمِيْنٍ فَأَرٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا.

۲۹۰۰۔ زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو مرغی کا ذکر آیا اور ان کے نزدیک ایک مرد بنی تیم سے تھا جو سرخ تھا گویا کہ موالی سے تھا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کو کھانے کے لیے بلایا تو اس نے کہا میں نے اس کو دیکھا کہ ایک چیز کھاتی تھی سو میں نے اس کو مکروہ جانا سو میں نے قسم کھائی کہ اس کو نہ کھاؤں گا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ سے میں حدیث بیان کروں میں تجھ کو اس کے حال سے ہم اشعری چند لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سواری مانگنے کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور نہیں میرے پاس وہ چیز جس پر میں تم کو سوار کروں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے ہمارا حال پوچھا سو فرمایا کہ کہاں ہیں اشعری لوگ تو حکم کیا واسطے ہمارے ساتھ پانچ اونٹوں سفید اور بلند کوہان والوں کے سو جب ہم چلے تو ہم نے کہا کہ جو کچھ ہم نے کیا ہم کو اس میں برکت نہ ہوگی تو ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر آئے تو ہم نے کہا کہ ہم نے آپ سے سوال کیا تھا کہ آپ ہم کو سواری دیں تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہم کو سواری نہیں دیں گے سو آپ بھول گئے جو ہم کو سواری دی فرمایا کہ میں نے تم کو سواری نہیں دی لیکن اللہ نے تم کو سواری دی اور قسم ہے اللہ کی تحقیق میں ان شاء اللہ نہیں قسم کھاؤں گا کسی بات پر پھر مجھ کو اس بات کے سوائے اور کوئی بات بہتر معلوم ہو مگر کہ کروں گا وہ چیز جو بہتر ہے اور حلال کروں گا اس کو یعنی کفارہ دے کر قسم توڑ لوں گا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح ایمان والنذور میں آئے گی اور مناسبت اس کی ساتھ ترجمہ کے اس جہت سے ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے حضرت ﷺ سے سوال کیا تو حضرت ﷺ نے کچھ سواری نہ پائی جس پر ان کو سوار کریں پھر آپ کے پاس کچھ غنیمت آئی تو آپ نے ان کو غنیمت کے اونٹوں پر سوار کیا اور وہ محمول ہے اس پر کہ سوار کیا حضرت ﷺ نے ان کو اس چیز پر کہ خاص تھی ساتھ پانچویں حصے کے اور چونکہ آپ کے واسطے تصرف تھا ساتھ تجیز کے بغیر تعلیق کے تو اسی طرح جائز ہے واسطے آپ کے تصرف ساتھ تجیز اس چیز کے کہ معلق کی ۔ (فتح)

۲۹۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا إِبِلًا كَثِيْرَةً فَكَانَتْ سِهَامُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا.

۲۹۰۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک چھوٹا لشکر نجد کی جانب بھیجا کہ اس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے سو وہ بہت اونٹ غنیمت لائے تو ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیے گئے یعنی بطور انعام کے۔

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: نفل اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو غازی کے حصے سے زیادہ دی جاتی ہے اور اختلاف کیا ہے راویوں نے کہ تقسیم اور تنفیل دونوں اس لشکر کے امیر کی طرف سے تھیں یا حضرت ﷺ کی طرف سے یا ایک ایک سے اور ایک ایک سے پس روایت ابن اسحاق کی صریح ہے اس میں کہ تنفیل یعنی حصے سے زیادہ دینا امام کی طرف سے تھا اور تقسیم حضرت ﷺ کی طرف سے تھی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ تنفیل بھی امیر کی طرف سے تھی پھر حضرت ﷺ نے اس کو برقرار رکھا نووی نے کہا کہ زیادہ دیا ان کو لشکر کے سردار نے اور حضرت ﷺ نے اس کو جائز رکھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب لشکر سے کوئی جماعت جدا ہو کے کچھ غنیمت لائیں تو وہ غنیمت سب کے واسطے ہے ابن عبدالبر نے کہا کہ نہیں اختلاف ہے فقہا کو بیچ اس کے کہ جب سب لشکر نکلے اور ایک جماعت اس سے جدا ہو اور نہیں مراد ہے ساتھ لشکر کے جو بیٹھا ہوا ہے اسلام کے شہروں میں پس نہیں ہے وہ شریک اس لشکر کو جو دشمن کے شہروں کی طرف نکلے بلکہ کہا ابن دقیق العید نے کہ استدلال کیا جاتا ہے ساتھ اس حدیث کے کہ جدا ہونے والا لشکر اس لشکر سے جس میں امام ہے جدا ہوتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ اس کو غنیمت لائے اور سوائے اس کے نہیں کہ قائل ہیں ساتھ شریک ہونے لشکر کے واسطے ان کے جبکہ ہوں قریب ان سے کہ ان کو ان کی مدد پہنچے جبکہ ان کو حاجت ہو اور یہ قید امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب میں ہے اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ زیادہ دے چھوٹے لشکر کو جو غنیمت لایا ہو سوائے باقی لشکر کے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اس کے ساتھ تنہا ہے اور اس میں مشروع ہونا تنفیل کا ہے اور معنی اس کے تخصیص اس شخص کی نہیں جس کو اثر ہے لڑائی میں ساتھ کچھ مال کے لیکن خاص کیا ہے اس کو عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ حضرت ﷺ کے سوائے اس کے جو آپ ﷺ کے بعد ہیں ہاں اور مکروہ رکھا ہے مالک نے یہ کہ ہو ساتھ شرط کے لشکر کے امیر سے مانند اس کی کہ رغبت دلائے لڑائی کی اور وعدہ دے کہ زیادہ دے چوتھائی کو تہائی تک یعنی علاوہ حصے سے جو سارے لشکر کے ساتھ ملتا ہے اور اس نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ لڑائی اس وقت دنیا کے واسطے ہے پس نہیں جائز ہوگی مثل اس کی اور اس میں رد ہے اس شخص پر جو حکایت کرتا ہے اجماع کو اس کے مشروع ہونے پر اور تحقیق اختلاف کیا ہے علماء نے کہ تنفیل اصل غنیمت سے ہے یا خمس سے یا خمس الخمس سے یا سوائے خمس کے یہ کئی قول ہیں اور تین قول پہلے شافعی کا مذہب ہے اور اصح ان کے نزدیک یہ ہے کہ وہ خمس الخمس ہے اور نقل کیا ہے اس کو سعید نے مالک سے وہ شاذ ہے نزدیک ان کے ابن بطال نے کہا کہ حدیث باب کی رد کرتی ہے اوپر اس کے اس واسطے کہ وہ زیادہ دیے گئے نصف سدس کا اور یہ اکثر ہے خمس الخمس سے اور یہ ظاہر ہے ابن منیر نے اس کو اور واضح کیا پس کہا کہ اگر ہم فرض کریں کہ وہ سو آدمی تھے تو ان کو بارہ سو اونٹ حاصل ہوئے ہوں گے اور ہوگا خمس اصل سے تین سو اونٹ اور پانچواں حصہ ان کا ساٹھ اونٹ ہیں اور حدیث صریح ہے کہ وہ ایک ایک اونٹ زیادہ دیے گئے تو سب تنفیل اونٹ سو ہوں گے اور جب خمس الخمس ساٹھ اونٹ ہوئے تو سو آدمی کو ایک ایک اونٹ پورا نہ آئے گا اور اسی طرح جو عدد فرض کیا جائے کہا اس نے اور تحقیق بیقرار کیا ہے بعضوں کو اس الزام نے پس دعویٰ کیا اس نے کہ سب غنیمت بارہ اونٹ تھے پس کہا گیا واسطے اس کے کہ پس خمس اس کا تین اونٹ ہوں گے تو اس سے لازم آیا کہ سریہ کل تین آدمی تھے ابن منیر نے کہا کہ یہ سہو ہے تفریع مذکور پر بلکہ لازم آتا ہے کہ ہو کم ایک مرد سے بھی بنا بر اس کے کہ زیادہ دینا خمس الخمس سے ہے اور بعض شافعیہ جو اس کے قائل ہیں کہ نفل خمس الخمس سے ہے کہتے ہیں کہ بعض لشکر کو زیادہ دیا تھا اور بعض کو نہیں دیا تھا اور تحقیق آیا ہے کہ وہ دس آدمی تھے اور یہ کہ وہ ایک سو پچاس اونٹ غنیمت لائے تھے پس نکلا ان میں سے خمس اور وہ بیس ہیں اور تقسیم کیا ان پر باقی کو پس ہوئے واسطے ہر ایک کے بارہ بارہ اونٹ پھر ایک ایک اونٹ زیادہ دیے گئے بنا بر اس کے پس زیادہ دیے گئے ثلث خمس کا میں کہتا ہوں کہ اگر یہ بات ثابت ہو تو نہ ہوگا اس میں رد واسطے اس احتمال کے کہ اس واسطے کہ احتمال ہے کہ دس میں چھ آدمیوں کو زیادہ دیا گیا ہو اور کہا اوزاعی اور احمد اور ابوثور وغیرہ نے کہ نفل اس غنیمت میں سے ہے اور کہا مالک اور ایک جماعت نے کہ نہیں نفل مگر خمس سے اور خطابی نے کہا کہ اکثر حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ نفل اصل غنیمت سے ہے اور جو چیز باب کی حدیث کے قریب ہے یہ ہے کہ وہ خمس سے ہے اس واسطے کہ منسوب کیا اس نے بارہ کو طرف حصوں ان کے کی پس گویا کہ اس نے اشارہ کیا طرف اس کی کہ تحقیق مقرر ہو چکا تھا واسطے ان کے استحقاق ان کا چار خمسوں سے جو ان پر تقسیم ہوئے تھے پس باقی رہے گا نفل خمس سے اور تائید کرتی ہے اس کی جو مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ زیادہ دیا حضرت ﷺ نے ایک لشکر کو جس کو نجد کی طرف بھیجا تھا اونٹوں سے جو غنیمت لائے تھے سوائے حصے ان کے کے غنیمت سے اور نیز تائید کرتی ہے اس کی جو مالک نے روایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں واسطے میرے اس چیز سے کہ اللہ نے عنایت کی اوپر تمہارے مگر پانچواں حصہ اور وہ بھی پھیرا گیا ہے اوپر تمہارے اس واسطے کہ وہ دلالت کرتی ہے اس پر کہ خمس کے ماسوا واسطے لڑنے والوں کے ہے اور ابن مسیب سے روایت ہے کہ تھے اصحاب زیادہ دیتے خمس سے میں کہتا ہوں اور ظاہر اس کا اتفاق اصحاب کا ہے اوپر اس کے اور کہا ابن عبدالبر نے کہ اگر امام بعض لشکر کو بعض پر فضیلت دینی چاہے تو یہ خمس سے ہے نہ اصل غنیمت سے اور اگر ایک جماعت جدا ہو پس ارادہ کرے امام یہ کہ زیادہ دے اس کو غنیمت سے سوائے باقی لشکر کے تو یہ سوائے خمس کے ہے بشرطیکہ تہائی سے زیادہ نہ ہو اور ساتھ اس شرط کے قائل ہیں جمہور اور شافعی نے کہا کہ کوئی چیز معین نہ کی جائے بلکہ وہ امام کی رائے کی طرف ہے باعتبار مصلحت کے اور اوزاعی نے کہا کہ نہ زیادہ دیا جائے اول غنیمت سے اور نہ زیادہ دیا جائے چاندی سونے سے اور جمہور اس کے مخالف ہیں اور حدیث باب کی ابن اسحق کی روایت سے دلالت کرتی ہے واسطے اس چیز کے کہ انہوں نے کہا اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر تعیین قسمت اعیان غنیمت کے نہ منافع اس کے اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ یہ بطور اتفاق کے واقع ہوا ہو یا واسطے بیان جواز کے اور مالکیہ کے نزدیک اس میں تین قول ہیں تیسرا اختیار دینا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر لشکر کا سردار کوئی مصلحت کرے تو امام اس کو توڑے نہیں۔ (فتح)

۲۹۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ.

۲۹۰۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے حضرت ﷺ زیادہ حصہ دیتے بعض ان شخصوں کو کہ بھیجتے لشکروں سے واسطے نفسوں ان کے خاص سوائے تقسیم کرنے عام لشکر کے۔

فائدہ: اور مسلم نے اس میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ پانچواں حصہ واجب ہے بیچ ان سب کے اور نہیں ہے اس میں حجت واسطے اس کے کہ نفل خمس سے ہے اور نہ غیر اس کے سے بلکہ وہ محتمل ہے واسطے ہر قول کے ہاں اس میں دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے تخصیص بعض لشکر کی ساتھ زیادہ دینے کے سوائے بعض کے ابن دقیق العید نے کہا کہ واسطے حدیث کے تعلق ہے ساتھ مسائل اخلاص کے بیچ اعمال کے اور یہ جگہ دقیق ماخذ کی ہے اور وجہ تعلق اس کے کی ساتھ اس کے یہ ہے کہ تنفیل واقع ہوتی ہے واسطے ترغیب کے بیچ زیادتی عمل کے اور مخاطرہ کے جہاد میں اور لیکن یہ ان کو قطعاً مضر نہ ہوا اس واسطے کہ یہ ان کے لیے حضرت ﷺ سے صادر ہوا پس دلالت کی اس نے کہ بعض مقاصد جو خارج ہیں محض تعبد سے نہیں قدح کرتے اخلاص میں۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِيْ أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُوْ بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُوْ رُهْمٍ إِمَّا قَالَ فِيْ بِضْعٍ وَّإِمَّا قَالَ فِيْ ثَلَاثَةٍ وَّخَمْسِيْنَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِيْ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَّأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيْمُوْا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّأَصْحَابِهٖ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ.

۲۹۰۳۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کی خبر پہنچی اور ہم یمن میں تھے سو ہم ہجرت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلے یعنی میں اور میرے دو بھائی اور میں سب سے چھوٹا تھا اور ایک ابو بردہ اور دوسرا ابو رہم یا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چند لوگوں میں یا کہا کہ ترپن یا باون مردوں میں اپنی قوم سے سو ہم کشتی میں سوار ہوئے سو ہماری کشتی نے ہم کو حبشہ میں نجاشی کی طرف ڈالا سو جمع ہوئے ہم ساتھ جعفر کے اور اس کے ساتھیوں کے نزدیک نجاشی کے تو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ بھیجا ہے اور حکم کیا ہے ہم کو ساتھ ٹھہرنے کے سو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرو تو ہم ان کے ساتھ ٹھہرے یہاں تک کہ ہم سب آئے سو اکٹھے ہوئے ہم ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو ہم کو اس سے حصہ دیا اور نہ تقسیم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کسی کے کہ فتح خیبر سے غائب ہوا اس سے کچھ چیز مگر واسطے اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا مگر ہماری کشتی والوں کے لیے ساتھ جعفر کے اور اصحاب اس کے کے تقسیم کیا واسطے ان کے ساتھ ان کے۔

فائدہ: اس کی پوری شرح مغازی میں آئے گی اور غرض اس سے یہی کلام اخیر ہے ابن منیر نے کہا کہ باب کی حدیثیں مطابق ہیں واسطے ترجمہ باب کے مگر یہ اخیر پس تحقیق ظاہر ہے کہ تقسیم کیا واسطے ان کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصل غنیمت سے نہ خمس سے اس واسطے کہ اگر یہ حصہ خمس سے ہوتا تو نہ ہوتے واسطے ان کے ساتھ اس کے خصوصیت اور حدیث ناطق ہے ساتھ خصوصیت کے لیکن وجہ مطابقت کی یہ ہے کہ جب جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ اجتہاد کرے اور جاری کرے اپنے اجتہاد کو اخماس اربعہ میں جو خاص ہیں ساتھ غازیوں کے پس تقسیم کرے اس سے واسطے اس شخص کے کہ نہیں حاضر ہوا لڑائی میں تو جاری کرنا اس کا اپنے اجتہاد کو بیچ خمس کے نہیں مستحق ہے اس کا کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص معین اگرچہ مستحق ہے اس کو ایک قسم مخصوص اولیٰ ہے اور ابن تین نے کہا کہ احتمال ہے کہ دیا ہو ان کو ساتھ رضا مندی باقی لشکر کے اور ساتھ اس کے جزم کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے اپنی مغازی میں اور احتمال ہے کہ دیا ہو ان کو خمس سے اور ساتھ اس کے جزم کیا ہے ابو عبید نے کتاب الاموال میں اور یہی موافق ہے واسطے ترجمہ بخاری کے اور لیکن قول ابن منیر کا کہ اگر یہ خمس سے ہوتا تو نہ ہوتی اس جگہ تخصیص پس ظاہر ہے لیکن احتمال ہے کہ ہو خمس سے اور خاص کیا ان کو ساتھ اس کے سوائے غیر ان کے کے ان لوگوں میں سے جن کی شان سے تھا کہ خمس سے دیے جائیں اور احتمال ہے کہ دیا ان کو تمام غنیمت سے اس واسطے کہ پہنچے وہ تقسیم ہونے سے پہلے اور بعد جمع ہونے اس کے اور یہ ایک قول شافعی کا ہے اور یہ احتمال ترجیح پاتا ہے ساتھ قول اس کی کے کہ حصہ دیا ان کو اس واسطے کہ جو خمس سے دیا جاتا ہے نہیں کہا جاتا اس کے حق میں کہ اَسْهَمَ لَهٗ یعنی حصہ دیا ان کو مگر بطور مجاز کے اور نیز اس واسطے کہ سیاق کلام کا چاہتا ہے افتخار کو اور استدعا کرتا ہے اختصاص کو ساتھ اس چیز کے کہ نہیں واقع ہوئی واسطے غیر ان کی کے۔ (فتح)

۲۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَآءَنِيْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُوْ بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثَا لِيْ ثَلَاثًا وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُوْ بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا هٰكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّةً فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ أَتَيْتُهٗ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ

۲۹۰۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آئے گا تو میں تجھ کو دوں گا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی تین بار دونوں ہاتھ بھر بھر کر دوں گا تو بحرین کے ملک سے مال نہ آیا یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے انتقال فرمایا سو جب بحرین کے ملک سے مال آیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پکارنے والے کو حکم کیا تو اس نے پکارا کہ جس کا حضرت ﷺ پر قرض ہو یا جس سے حضرت ﷺ نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو چاہیے کہ ہمارے پاس آئے تو میں ان کے پاس آیا سو میں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو اس طرح اس طرح فرمایا ہے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو دونوں ہاتھ بھر بھر کر تین بار دیا اور سفیان اپنے دونوں ہاتھ بھرنے لگے پھر ہم کو کہا اسی طرح کہا ہمارے واسطے ابن منکدر نے اور جابر نے ایک بار کہا کہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے مال مانگا تو انہوں نے مجھ کو نہ دیا پھر میں ان کے پاس آیا تو بھی انہوں نے مجھ کو نہ دیا پھر میں تیسری بار ان کے پاس آیا تو بھی انہوں نے مجھ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِيْ وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّيْ قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّيْ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُعْطِيَكَ. قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً وَقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ.

نہ دیا تو میں نے کہا کہ میں نے تم سے مانگا تھا تو تم نے مجھ کو نہ دیا پھر میں نے تم سے مانگا تو بھی تم نے مجھ کو نہ دیا پھر میں نے تم سے مانگا تو بھی تم نے مجھ کو نہ دیا سو یا تو مجھ کو دیتا ہے یا مجھ سے بخل کرتا ہے صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو کہتا ہے کہ مجھ سے بخل کرتا ہے نہیں منع کیا میں نے تجھ کو ایک بار مگر میں نے چاہا کہ تجھ کو دوں یعنی لیکن کوئی شغل مجھ کو مانع ہوا سفیان نے کہا اور حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن علی نے محمد بن علی سے اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو دونوں ہاتھ بھر کر دیے اور کہا گن تو میں نے ان کو پانچ سو درہم پایا تو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہزار درہم اور لے لے اور ابن منکدر نے کہا کہ کوئی بیماری بخل سے بدتر نہیں۔

فائدہ: اور تحقیق گزر چکی ہے کفالے میں توجیہ وفا کرنے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی واسطے وعدوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کا خلاف کرنا جائز نہیں پس یہ نازل ہے بجائے ضمان کے صحت میں اور بعض کہتے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بطور نفل کے کیا تھا اور ان پر اس کی قضا لازم نہ تھی اور جو باب انجاز الوعد میں گزرا وہ اولیٰ ہے اور یہ کہ نہیں دعویٰ کیا تھا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ اس کا قرض ہے پس نہ مطالبہ کیا ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ساتھ گواہ کے اور پورا کیا گیا یہ واسطے اس کے بیت المال سے جس کا امر امام کی رائے کے سپرد ہے اور یہی مراد ہے امام بخاری رحمہ اللہ کی اور ساتھ اسی کے باب باندھا ہے اس نے اور سوائے اس کے نہیں کہ مؤخر کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دینا جابر رضی اللہ عنہ کو یہاں تک کہ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے واسطے اس کے جو کچھ کہا یا تو واسطے کسی امر اہم کے تھا یا اس واسطے کہ اس کو حرص پر باعث ہو یا مثل اس کی بہت مسائل نہ ہو جائیں اور ان کی مراد مطلق منع کی نہ تھی اور ظاہر وارد کرنا امام بخاری رحمہ اللہ کا اس حدیث کو اس جگہ یہ ہے کہ مصرف اس کا نزدیک ان کے مصرف خمس کا ہے۔ (فتح)

۲۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيْمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ

۲۹۰۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں غنیمت تقسیم کرتے تھے کہ ناگہاں ایک مرد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انصاف کرو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ بدبخت ہوا اگر میں نے انصاف نہ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعْدِلْ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ شَقِيتُ إِنْ لَّمْ أَعْدِلْ.

فائدہ: اس کے معنی ظاہر ہیں اس میں کوئی اعتراض نہیں اور شرط نہیں مستلزم ہے وقوع کو اس واسطے کہ حضرت ﷺ غیر عادلوں سے نہیں تا کہ آپ ﷺ کے واسطے بدبختی حاصل ہو بلکہ آپ ﷺ عادل ہیں پس نہ بدبخت ہوں گے اور بعضوں نے کہا کہ شقیت میں ت خطاب کی ہے یعنی البتہ بدبخت ہوا تو اے تابع اس واسطے کہ تو پیروی کرتا ہے اس کی جو عدل نہیں کرتا یا اس واسطے کہ تو اعتقاد رکھتا ہے اپنے نبی کے حق میں اس قول کو جو ادنیٰ مومن سے صادر نہیں ہوتا چہ جائے کہ نبی سے اور اس کی پوری شرح آئندہ آئے گی۔ (فتح)

بَابُ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأُسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّخَمِّسَ.

بیان ہے اس چیز کا کہ احسان کیا حضرت ﷺ نے قیدیوں پر بغیر اس کے کہ خمس لیں۔

فائدہ: مراد ساتھ اس ترجمہ کے یہ ہے کہ حضرت ﷺ کے واسطے جائز تھا کہ تصرف کریں غنیمت میں ساتھ اس چیز کے کہ دیکھیں اس کو مصلحت پس زیادہ دیتے تھے راس غنیمت سے اور کبھی خمس سے اور استدلال کیا گیا ہے واسطے پہلے کے ساتھ اس کے کہ تھے حضرت ﷺ احسان کرتے قیدیوں پر اصل غنیمت سے اور کبھی خمس سے پس دلالت کی اس نے اس پر کہ جائز تھا واسطے آپ ﷺ کے یہ کہ زیادہ دیں اصل غنیمت سے۔ (فتح)

۲۹۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ.

۲۹۰۶۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ بدر کے قیدیوں کے حق میں فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا تو پھر مجھ سے ان ناپاک گندوں کے حق میں سفارش کرتا تو میں ان کو چھوڑ دیتا۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ وجہ احتجاج کی ساتھ اس کے یہ ہے کہ نہیں جائز ہے بیچ حق حضرت ﷺ کے یہ کہ خبر دیں کسی چیز سے کہ اگر واقع ہو تو البتہ کریں اس کو اور وہ جائز نہ ہو پس دلالت کی اس نے اس پر کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ احسان کرے قیدیوں پر بغیر فدا کے برخلاف اس کے جو اس کو منع کرتا ہے کما تقدم اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ نہیں قرار پاتا ملک غنیمت لانے والوں کا غنائم پر مگر بعد قسمت کے اور یہی قول ہے مالکیہ اور حنفیہ کا اور شافعی نے کہا کہ مالک ہوتے ہیں ساتھ نفس غنیمت کے اور جواب حدیث باب سے یہ ہے کہ یہ محمول ہے اس پر کہ وہ غنیمت لانے والوں کی رضامندی سے دیتے تھے اور نہیں حدیث میں جو اس کو منع کرے پس نہیں لائق ہے وہ حجت پکڑنے کے اور واسطے فریقین کے کئی استدلال اور جواب ہیں جو اس مسئلہ سے متعلق ہیں لیکن ہم ان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر نہیں کرتے اس واسطے کہ وہ حدیث باب سے ماخوذ نہیں نہ بطور نفی کے اور نہ بطور اثبات کے اور بعید جانا ہے حمل مذکور کو ابن منیر نے کہا کہ پس کہ غانمین کے دل کی رضامندی عقود اختیار یہ سے ہے پس احتمال ہے کہ بعضوں نے اذعان نہ کیا ہو پس کس طرح پکا کیا ہے اس نے قول کو ساتھ اس کے کہ دی ان کو مع آنکہ امر موقوف ہے اوپر اختیار اس شخص کے جو احتمال ہے کہ نہ مسامحت کرے میں کہتا ہوں کہ جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ تھا یہ باعتبار اس چیز کے کہ پہلے تھی اول امر میں کہ غنیمت اول امر میں تھی خرچ کرتے تھے اس کو جس جگہ چاہتے تھے اور فرض ہونا خمس کا سوائے اس کے نہیں کہ نازل ہوا ہے بعد قسمت غنائم بدر کے کما تقرر پس نہیں حجت ہے اس وقت اس حدیث میں اور تحقیق انکار کیا ہے داؤدی نے دخول تخمیس کا بیچ اساریٰ بدر کے پس کہا اس نے کہ نہیں واقع ہوا بیچ ان کے سوائے دو امروں کے یا احسان کرنا بغیر مال کے یا ساتھ چھڑوانے کے اور جواب یہ ہے کہ نہیں لازم آتا وقوع ایک یا دو چیزوں کے سے اس قسم سے کہ اس میں اختیار دیا گیا ہو منع کرنا تجویز کا اور تحقیق قتل کیا حضرت ﷺ نے ان میں سے عتبہ بن ابی معیط کو اور یہ دعویٰ کرنا اس کا کہ قریش نہیں داخل ہوتے تلے غلامی کے محتاج ہے طرف دلیل خاص کی۔ (فتح)

بَابُ وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخُمُسَ لِلْإِمَامِ وَأَنَّهُ يُعْطِيْ بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُوْنَ بَعْضٍ مَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنِيْ هَاشِمٍ مِّنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيْبًا دُوْنَ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ أَعْطٰى لِمَا يَشْكُوْ إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِيْ جَنْبِهٖ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَآئِهِمْ.

باب ہے اور دلیل اس کی کہ خمس واسطے امام کے ہے اور یہ کہ وہ دے اپنے بعض قرابت والوں کو سوائے بعض کے وہ چیز ہے کہ تقسیم کی حضرت ﷺ نے واسطے اولاد ہاشم کے اور اولاد مطلب سے خمس خیبر سے اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ حضرت ﷺ نے تمام قریش کو نہ دیا یعنی بلکہ بعض کو دیا اور نہ خاص کیا حضرت ﷺ نے قرابت والے کو سوائے اس کے کہ اس کو غنیمت کی زیادہ حاجت تھی اگرچہ تھا وہ جس کو دیا تھا بعید تر قرابت میں اس شخص سے کہ اس کو نہ دیا واسطے اس کے کہ شکایت کرتا تھا طرف آپ ﷺ کی حاجت سے۔

فائدہ: یہ تعلیل ہے واسطے دینے اس شخص کے کہ بعید تر ہے قرابت میں اور واسطے تکلیف کے کہ پہنچی ان کو حضرت ﷺ کی جہت سے قوم ان کی سے اور ہم قسموں ان کے سے یعنی ہم قسموں قوم ان کے سے بسبب اسلام کے۔ (فتح)

۲۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ

۲۹۰۷۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور عثمان دونوں حضرت ﷺ کی طرف چلے سو ہم نے کہا کہ یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَّاحِدٌ. قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ وَزَادَ قَالَ جُبَيْرٌ وَّلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَّلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ وَّقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَبْدُ شَمْسٍ وَّهَاشِمٌ وَّالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ وَّأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيْهِمْ.

حضرت ﷺ آپ نے مطلب کی اولاد کو دیا اور ہم کو نہیں دیا اور حالانکہ ہم اور وہ آپ سے نسب میں برابر ہیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ تقسیم کیا حضرت ﷺ نے واسطے اولاد عبدشمس کے اور نہ واسطے اولاد نوفل کے اور اسحق نے کہا کہ عبدشمس اور ہاشم اور مطلب آپس میں بھائی ہیں ماں کی طرف سے اور ان کی ماں عاتکہ بن مرہ ہے اور تھا نوفل بھائی ان کا باپ کی طرف سے۔

فائدہ: عبد مناف کے چار بیٹے تھے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبدشمس چوتھے نوفل سو جبیر نوفل سے ہیں اور عثمان عبدشمس سے سو حضرت ﷺ نے ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا اور عبدشمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا اگرچہ نسب میں سب حضرت ﷺ کے برابر ہیں تو یہ اس واسطے ہے کہ مطلب اور ہاشم کی اولاد ایک چیز ہے یعنی ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوئے کفر اور اسلام میں ہمیشہ شریک رہے یہ سبب ہے ان کی خصوصیت کا۔

فائدہ: اور اس حدیث میں حجت ہے واسطے شافعی کے اور جو ان کے موافق ہیں کہ حصہ ذوی القربیٰ کا یعنی جو آیت واعلموا انما غنمتم الآیۃ میں مذکور ہے خاص ہے واسطے اولاد ہاشم اور مطلب کے سوا باقی قرابتیوں حضرت ﷺ کی قریش اور عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ وہ خاص ہاشم کی اولاد ہیں اور یہی قول ہے زید بن ارقم کا اور ایک گروہ کوفیوں کا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے واسطے لاحق کرنے بنی مطلب کے ساتھ بنی ہاشم کے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ سب قریش ہیں لیکن امام ان میں سے جس کو چاہے دے اور یہ قول اصح کا ہے اور یہ حدیث حجت ہے اوپر اس کے اور اس میں توہین ہے اس شخص کے قول کی جو کہتا ہے کہ حضرت ﷺ نے تو صرف ان کو حاجت کے لیے دیا تھا اس لیے کہ اگر ان کو حاجت کے لیے دیتے تو نہ خاص کرتے ایک قوم کو سوائے دوسری کے اور حدیث ظاہر ہے اس میں کہہ دیا تھا ان کو بہ سبب مدد کرنے کے اور جو تکلیف کہ پہنچی ان کو بہ سبب اسلام کے اپنی باقی قوم سے جو مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خلاصہ یہ ہے کہ آیت نص ہے اوپر مستحق ہونے حضرت ﷺ کے قرابت والوں کے اور وہ ثابت ہے عبد شمس کی اولاد میں اس لیے کہ وہ بھائی اور نوفل کی اولاد میں جبکہ نہ اعتبار کی جائے قرابت ماں کی اور اختلاف کیا ہے شافعیہ نے بیچ سبب نکالنے ان کے کے پس بعض کہتے ہیں کہ علت قرابت ہے ساتھ نصرت کے اسی لیے داخل ہوئے بنی ہاشم اور بنی مطلب اور نہ داخل ہوئے۔ بنی عبد شمس اور بنی نوفل واسطے گم ہونے جزو علت کے یا شرط اس کے اور بعض کہتے ہیں کہ استحقاق بالقرابت ہے اور پایا گیا ساتھ بنی نوفل اور بنی عبد شمس کے مانع اس لیے کہ وہ بنی ہاشم سے لڑے اور تیسرا قول یہ ہے کہ قربی عام ہی مخصوص ہے بیان کیا ہے اس کو سنت نے اور ابن بطال نے کہا کہ اس میں رد ہے واسطے قول شافعی کے کہ خمس الخمس تقسیم کیا جائے درمیان ذوی القربی کے نہ زیادہ دیا جائے مالدار کو فقیر سے اور یہ کہ تقسیم کیا جائے درمیان ان کے اس طور سے کہ مرد کو دو حصے دے جائیں اور عورت کو ایک حصہ میں کہتا ہوں کہ نہیں حجت ہے بیچ اس کے نہ بطور اثبات کے اور نہ بطور نفی کے ایپر اول پس نہیں حدیث میں مگر یہ کہ تقسیم کیا خمس الخمس کو درمیان بنی ہاشم اور مطلب کے اور نہیں تعرض کیا واسطے تفضیل کے اور نہ واسطے عدم اس کے کے اور جب نہ تعرض کیا تو اصل قسمت میں جبکہ مطلق ہو تسویہ اور تعمیم ہے پس حدیث اس وقت حجت ہے واسطے شافعی کے نہ اوپر اس کے اور ممکن ہے پہنچنا طرف تعمیم کی بایں طور کہ حکم کرے امام اپنے نائبوں کو ہر ملک میں ساتھ ضبط کرنے اس شخص کے اس میں ہے اور جائز ہے نقل کرنا ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے واسطے حاجت کے اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ خاص ہے ہر طرف ساتھ اس شخص کے کہ اس میں ہے اور ایپر ثانی شق پس نہیں اس میں تعرض واسطے کیفیت قسمت کے لیکن ظاہر اس کا تو یہ ہے اور یہ قول ہے مزنی کا اور ایک گروہ کا پس جو اس کو میراث کی طرح ٹھہراتا ہے وہ دلیل کا محتاج ہے اور اکثر علماء کا یہ مذہب کہ قسمت میں سب قرابت ولوں کو حصہ دیا جائے بخلاف یتیموں کے پس خاص کئے جائیں ان میں سے فقیر نزدیک شافعی اور احمد کے اور مالک سے روایت ہے کہ عام کرے ان کو دینے میں اور ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ خاص کیا جائے فقیروں کو دونوں قسموں سے اور شافعی کی حجت یہ ہے کہ جب وہ زکوۃ سے منع کئے گئے ہیں تو عام کیے جائیں ساتھ سہم کے اور نیز اس لیے کہ وہی قرابت کی جہت سے دیے گئے ہیں بخلاف یتیموں کے کہ وہ خالی جگہ کے بند کرنے یعنی ان کو دفع حاجت کے لیے دیا جاتا ہے واسطے دیئے گئے ہیں۔ (فتح)

بَابُ مَنْ لَّمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ. باب ہے بیان میں اس شخص جو سلب سے پانچواں حصہ نہیں نکالتا یعنی جیسے کہ غنیمت میں سے نکالتے ہیں۔

فائدہ: سلب وہ چیز ہے جو پائی جاتی ہے ساتھ لڑنے والے کے ملبوس وغیرہ سے نزدیک جمہور کے یعنی خواہ گھوڑا وغیرہ ہو یا کوئی چیز پہننے کی ہو اور امام احمد سے روایت ہے کہ نہیں داخل ہوتا سلب میں چوپایہ اور شافعی سے روایت ہے کہ سلب خاص ہے ساتھ ہتھیاروں لڑائی کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّخَمِّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيْهِ.

اور جو مسلمان جہاد میں کسی کافر کو مارے تو اس کے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہے بغیر اس کے کہ اس سے پانچواں حصہ نکالا جائے اور حکم کرنا امام کا بیچ اس کے۔

فائدہ: یہ جو کہا بغیر خمس کے تو یہ بخاری کی فقاہت سے ہے اور گویا کہ اشارہ کیا ہے اس نے طرف اس کی کہ مسئلہ میں اختلاف ہے اور وہ اختلاف مشہور ہے اور جس چیز کو ترجمہ باب شامل ہے یہی مذہب جمہور کا اور وہ یہ ہے کہ قاتل مستحق ہوتا ہے سلب کو برابر ہے کہ لشکر کے سردار نے لڑائی سے پہلے یہ بات کہی ہو کہ جو کسی کافر کو مارے تو اس کے اسباب کا مالک مارنے والا ہے یا یہ بات نہ کہی ہو اور یہی ظاہر ابو قتادہ کی حدیث کا جو باب کی دوسری حدیث ہے اور کہا کہ یہ حضرت ﷺ کا فتوی ہے اور اخبار ہے حکم شرعی سے اور مالکیہ اور حنفیہ سے روایت ہے کہ نہیں مستحق ہوتا اس کو قاتل مگر یہ کہ امام اس کے واسطے یہ شرط کرے اور مالک سے روایت ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ خواہ سلب قاتل کو دے یا اسے پانچواں حصہ نکالے اور اختیار کیا ہے اس کو اسماعیل قاضی نے اور اسحاق سے روایت ہے کہ جب اسباب بہت ہو تو اس سے پانچواں حصہ نکالا جائے اور مکحول اور ثوری سے روایت ہے کہ مطلق خمس نکالا جائے اور شافعی سے بھی محکی ہے اور تمسک کیا ہے انہوں نے ساتھ عموم اس آیت کے۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ اور نہیں مستثنی کیا اس سے کسی چیز کو اور حجت پکڑی ہے جمہور نے ساتھ اس حدیث کے کہ جو کسی کافر کو مار ڈالے تو اس کے سب اسباب کا مالک مارنے والا ہے پس خاص کیا ہے اس حدیث نے اس عموم کو اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کہ نہیں فرمائی حضرت ﷺ نے یہ حدیث کہ جو مسلمان کسی کافر کو مار ڈالے تو اس کے اسباب کا مالک مارنے والا ہے مگر دن جنگ حنین کے مالک نے کہا نہیں پہنچی مجھ کو یہ خبر کہ حضرت ﷺ نے جنگ حنین کے سوا یہ فرمایا ہو اور شافعی وغیرہ نے جواب دیا ہے کہ حضرت ﷺ سے یہ حدیث کئی جگہوں میں مروی ہے ایک تو جنگ بدر کے دن جیسے کہ بار کی اول حدیث میں ہے اور ایک جنگ احد کے دن جبکہ حاطب نے ایک کافر کو قتل کیا تو حضرت ﷺ نے اس کا تمام اسباب اس کو دیا روایت کی یہ حدیث بیہقی نے اور ایک جنگ موتہ میں جبکہ عقیل بن ابی طالب نے ایک مرد کو قتل کیا تو حضرت ﷺ نے اس کا سب اسباب اس کو دیا پھر یہ بات اصحاب کے نزدیک مقرر ہوئی جیسے کہ روایت کی ہے مسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بیچ قصے اس کے کے ساتھ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اور انکار کرنے اس کے کی اوپر اس کے بیچ لینے اس کے کے اسباب کو قاتل سے اور جیسے کہ روایت کی ہے حاکم جو بیہقی نے ساتھ اسناد صحیح کے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ عبداللہ بن جحش نے احد کے دن کہا کہ آؤ ہم دعا کریں سو سعد رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ الٰہی روزی دے مجھ کو ایک مرد جس کی لڑائی سخت ہو سو میں اس سے لڑوں اور مجھ سے لڑے پھر روزی دے مجھ کو اس پر فتح یہاں تک کہ میں اس کو مار ڈالوں اور اس کا اسباب لوں اور جیسے کہ روایت کی ہے احمد نے ساتھ اسناد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوی کے عبداللہ بن زبیر سے کہ تھی صفیہ بیچ قلعے حسان بن ثابت کے دن خندق کے پھر ذکر کی ساری حدیث بیچ قصے قتل اس کے کے یہودی کو اور کہنے اس کے کے واسطے حسان کے اتر اور اس کا اسباب لے تو حسان نے کہا کہ مجھ کو اس کے اسباب کی کچھ حاجت نہیں اور جیسے کہ روایت کی ہے ابن اسحاق نے مغازی میں بیچ قصے قتل کرنے علی مرتضی کے عمرو بن عبد کو دن خندق کے بھی تو عمر نے اس کو کہا کہ تو نے اس کی زرہ کیوں نہیں اتاری پس تحقیق نہیں واسطے عرب کے بہتر اس سے اور نیز حضرت ﷺ نے حنین کے دن یہ حدیث فرمائی تھی تو لڑائی سے فارغ ہونے کے بعد فرمائی تھی جیسا کہ باب کی دوسری حدیث میں صریح موجود ہے یہاں تک کہ مالک نے کہا کہ مکروہ ہے واسطے امام کے یہ کہ کہے جو کسی کافر کو مار ڈالے تو اس کے اسباب کا مالک مارنے والا ہے تا کہ غازیوں کی نیت ضعیف نہ ہو جائے اور نہیں فرمایا حضرت ﷺ نے یہ مگر بعد گزرنے لڑائی کے اور حنفیہ سے روایت ہے کہ اس میں کراہت نہیں اور جب اس کو لڑائی سے پہلے کہے یا لڑائی کے درمیان کہے تو مستحق ہوتا ہے قاتل سلب کا۔ (فتح)

۲۹۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي

۲۹۰۸۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں صف میں کھڑا تھا جنگ بدر کے دن تو میں نے اپنی دائیں بائیں دیکھا تو ناگہاں میں نے دو انصار کے لڑکے دیکھے جو نو عمر تھے سو میں نے تمنا کی کہ ہوتا میں درمیان دو شخصوں قوی تر اور دیرینہ سال کے ان دونو جوانوں سے یعنی میں نے شجاعت میں ان کو حقیر جانا کہ جوان نا آزمودہ کار ہیں مبادا بھاگ جائیں اور مجھ کو معیوب کریں تو دونوں میں سے ایک نے مجھ کو چوکا اور کہا کہ اے چچا کیا تو ابوجہل کو پہچانتا ہے کہ کون ہے میں نے کہا کہ ہاں اے میرے بھتیجے تجھ کو اس کی طرف کیا حاجت ہے اس نے کہا کہ مجھ کو خبر ہوئی کہ وہ حضرت ﷺ کو گالی دیتا ہے اور قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر میں اس کو دیکھوں تو نہ جدا ہوگا بدن میرا اس کے بدن سے یہاں تک کہ کہ ہم میں سے بہت جلد باز مرے یعنی جس کی موت پہلے آئی اور پہلے مرے گا سو میں نے ایک اس کے کہنے کے سبب سے تعجب کیا کہ بڑی شجاعت اور محبت حضرت ﷺ سے رکھتے ہیں عبدالرحمٰن نے کہا پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَاَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ. قَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعَ يُوْسُفُ صَالِحًا وَإِبْرَاهِيْمَ أَبَاهُ.

دوسرے نے مجھ کو چوکا اور کہا مجھ کو مانند اس کی یعنی مانند قول پہلے کے سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا کہ لوگوں میں پھرتا ہے تو میں نے کہا کہ خبردار ہو کہ بے شک یہ ہے تمہارا ساتھی جس کا حال تم نے مجھ سے پوچھا تھا یعنی دیکھو ابوجہل یہی ہے تو دونوں نے اپنی تلواروں کے ساتھ ابوجہل کی طرف جلدی کی سو اس کو مارا یہاں تک کہ اس کو قتل کیا پھر وہ دونوں حضرت ﷺ کی طرف پھرے اور حضرت ﷺ کو خبر دی کہ ہم نے ابوجہل کو مار ڈالا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں میں سے کس نے اس کو مارا تو ہر ایک نے کہا کہ میں نے اس کو مارا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ ڈالیں دونوں نے کہا کہ نہیں تو آپ نے تلواروں کو دیکھا سو فرمایا کہ تم دونوں نے اس کو مارا اور اس کا اسباب واسطے معاذ بن عمرو کے ہے اور وہ دونوں معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو تھے۔

فائدہ: اور غرض اس حدیث سے قول اس کا ہے اس کے اخیر میں کہ تم دونوں نے اس کو مارا اور اسباب اس کا واسطے معاذ بن عمرو کے ہے پس تحقیق حجت پکڑی ہے ساتھ اس کے اس شخص نے جو قائل ہے کہ مقتول کا اسباب قاتل کو دینا امام کی رائے کے سپرد ہے اور طحاوی وغیرہ نے اس کی یوں تقریر کی ہے کہ اگر اسباب قاتل کے لیے واجب ہوتا تو ہوتا اسباب مستحق ساتھ قتل کے اور البتہ تقسیم کرنے اس کو درمیان دونوں کے واسطے مشترک ہونے ان دونوں کے بیچ قتل اس کے کے پس جب ایک کو اس کے ساتھ خاص کیا تو معلوم ہوا کہ وہ قتل کے سبب سے مستحق نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ مستحق ہوتا ہے ساتھ تعیین امام کے اور جواب دیا ہے جمہور نے ساتھ اس کے کہ سیاق میں دلالت ہے کہ اس پر کہ سلب کا مستحق وہ ہوتا ہے جو قتل میں خونریزی کرے اگرچہ شریک ہو اس کو غیر اس کا بیچ مارنے اور زخمی کرنے کی مہلب نے کہا کہ دیکھنا حضرت ﷺ کا تلواروں کو اس لیے تھا کہ دیکھیں وہ چیز کہ پہنچی ہے خون کی تلواروں دونوں کے سے اور مقدار عمق دخول ان کے بیچ جسم مقتول کے تاکہ حکم کریں ساتھ سلب کے لیے اس شخص کے کہ ہو بیچ اس کے ابلغ اسی لیے پہلے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ ڈالیں۔ اس لیے کہ اگر انہوں نے پونچھ ڈالی ہوتیں تو نہ ظاہر ہوتی مراد اس سے اور سوائے اس کے نہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں نے اس کو مارا اگرچہ ایک نے خونریزی کی تھی تاکہ دوسرے کے جی کو خوش کریں۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَدَرْتُ حَتّٰى أَتَيْتُهُ مِنْ وَّرَآئِهِ حَتّٰى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَّهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَّهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَبُهُ عِنْدِيْ فَأَرْضِهِ عَنِّيْ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا لَّا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِّنْ أُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

۲۹۰۹۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ حنین کے سال حضرت ﷺ کے ساتھ نکلے سو جب مسلمان کافروں سے ملے یعنی لڑنے لیے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی سو میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ ایک مسلمان پر غالب ہوا تو میں اس کے گرد گھوما یہاں تک کہ میں نے اس کی رگ گردن پر تلوار ماری تو وہ مشرک مجھ پر متوجہ ہوا اور اس نے مجھ کو بھینچا بھینچنا یہاں تک کہ میں نے اس سے موت کی بو پائی یعنی قریب المرگ ہوا پھر اس کو موت نے پایا تو اس نے مجھ کو چھوڑ دیا پھر میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا ملا تو میں نے کہا کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ بھاگتے ہیں اس نے کہا کہ اللہ کا حکم ہے یعنی کہ تقدیر سے ہوا پھر لوگ پھرے یعنی لڑائی سے فارغ ہوئے اور حضرت ﷺ بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی کافر کو مار ڈالے اور اس کے پاس اس کے مارنے کے گواہ بھی ہوں تو اس کے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہے سو میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ کون شخص ایسا ہے کہ میرے لیے گواہی دیں پھر میں بیٹھ گیا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی کافر کو مار ڈالے اور اس کے پاس اس کے مارنے کے گواہ بھی ہوں تو اس کے اسباب کا مالک مارنے والا ہے تو میں نے کہا کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ میرے واسطے گواہی دے پھر میں بیٹھ گیا پھر حضرت ﷺ نے تیسری بار اسی طرح فرمایا تو میں کھڑا ہوا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہے واسطے تیرے اے ابوقتادہ تو میں نے آپ سے قصہ بیان کیا سو ایک مرد نے کہا کہ یا حضرت یہ سچا ہے اور اس کا اسباب میرے پاس ہے سو اس کو میری طرف سے راضی کر دو یعنی اس کو اس اسباب کے عوض کچھ اسباب دیجیے تا کہ یہ اسباب میرے پاس رہے تو صدیق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَإِنَّهٗ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهٗ فِي الْإِسْلَامِ.

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی یوں نہ چاہیے اس وقت نہ قصد کریں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک شیر کی اللہ کے شیروں سے کہ ابوقتادہ ہے کہ لڑتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی خوشی کے لیے پھر دیویں تجھ کو اسباب اس کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اسباب ابو قتادہ کو دیا سو میں نے زرہ بیچ کر بنی سلمہ کے محلے میں ایک باغ خریدا پس تحقیق وہ اول مال ہے جس کو میں نے اسلام میں جمع کیا۔

فائدہ: اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر داخل ہونے اس شخص کے کہ نہیں نکالا جاتا واسطے اس کے حصہ بیچ قول عموم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کسی کو مار ڈالے اس کے اسباب کا مالک اس کے مارنے والا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ سے بھی ایک قول یہی ہے اور یہی قول ہے مالک کا کہ نہیں مستحق ہوتا سلب کو مگر جو شخص مستحق ہو حصے کو یعنی غنیمت سے اس واسطے کہ اس نے کہا ہے کہ جب سہم کا مستحق نہ ہوا تو سلب کا مستحق بطریق اولی نہ ہوگا اور معارضہ کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ سہم معلق ہے مظنہ پر اور حاصل ہوتا ہے استحقاق سلب کا ساتھ فعل کے پس وہ اولی ہے اور یہ اصح ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ سلب واسطے قاتل کے ہے ہر حال میں یہاں تک کہ کہا ابوثور اور ابن منذر نے کہ مستحق ہوتا ہے قاتل سلب کا اگرچہ مقتول بھاگا جاتا ہو اور کہا احمد نے کہ نہیں مستحق ہوتا اس کا مگر ساتھ لڑائی کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ سلب حق اس قاتل کا ہے جو خونریزی کرے اس کو ساتھ قتل کے سوائے اس شخص جو وقف کرے اوپر اس کے جیسا کہ آئے گا بیچ قصے ابن مسعود کے ساتھ ابوجہل کے بیچ جنگ بدر کے اور استدلال کیا گیا ہے اس پر کہ مستحق ہوتا ہے قاتل سلب کو ہر مقتول سے یہاں تک اگرچہ مقتول عورت ہو اور یہی قول ہے ابوثور اور ابن منذر کا اور کہا جمہور نے کہ شرط اس کی ہے کہ ہو مقتول لڑنے والوں سے اور اتفاق ہے اس پر کہ نہ قبول کیا جائے دعوی اس شخص کا کہ دعوی کرے سلب کا مگر ساتھ گواہوں کے کہ گواہی دیں کہ تحقیق اس نے قتل کیا ہے اس کو اور حجت اس میں قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس حدیث میں لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ پس مفہوم اس کا یہ ہے کہ اگر اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو اس کا دعویٰ قبول نہیں اور سیاق ابوقتادہ کا گواہی دیتا ہے واسطے اس کے اور اوزاعی سے روایت ہے کہ قبول کیا جائے دعویٰ اس کا بغیر گواہ کے اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ کو بغیر گواہ کے دیا اور اس میں نظر ہے اس لیے کہ واقدی کی مغازی میں واقع ہوا ہے کہ اوس بن خولی نے ابوقتادہ کے لیے گواہی دی اور برتقدیر اس کے کہ صحیح نہ ہو تو حمل کیا جائے گا اس پر کہ معلوم کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہی ہے قاتل ساتھ کسی طریق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے طریقوں سے اور بعض مالکیہ کہتے ہیں کہ مراد ساتھ گواہ کے وہ شخص ہے جو اقرار کرے کہ اس کے پاس سلب ہے پس وہ شاہد ہے اور شاہد ثانی وجود سلب کا ہے پس تحقیق وہ بجائے گواہ کے ہے اس پر کہ قتل کیا ہے اس کو اور بعض کہتے ہیں کہ سوائے اس کے نہیں کہ مستحق ہوا اس کو ابو قتادہ ساتھ اقرار اس شخص کے کہ سلب اس کے ہاتھ میں تھا اور یہ ضعیف ہے اس لیے کہ سوائے اس کے نہیں کہ اقرار فائدہ دیتا ہے جبکہ ہو مال منسوب واسطے اس شخص کے کہ وہ اس کے ہاتھ میں ہے پس مؤاخذہ کیا جائے گا ساتھ اقرار اس کے کے اور مال اس جگہ منسوب ہے واسطے تمام لشکر اور نقل کیا ہے ابن عطیہ نے اکثر فقہاء سے کہ بینہ اس جگہ گواہ ایک ہے اکتفا کیا جائے ساتھ اس کے۔(فتح)

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهٖ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ حضرت ﷺ دیتے تھے مؤلفہ قلوب وغیرہ کو خمس سے اور مانند اس کے سے۔

فائدہ: آئندہ آئے گا بیان ان کا اور وہ لوگ وہ ہیں جو مسلمان ہوں اور ان کی نیت ضعیف ہو یا ان کے دینے سے اور لوگوں کے مسلمان ہونے کی امید کی جاتی ہو اور وغیرہ سے مراد وہ لوگ ہیں کہ ان کے دینے میں کوئی مصلحت ہو اور نحوہ سے مراد مال جزیہ اور خراج اور فے کا ہے اور اسمٰعیل قاضی نے کہا کہ حضرت ﷺ مؤلفہ قلوب کو جو خمس سے حصہ دیتے تو اس میں دلالت ہے اس پر کہ خمس امام کے اختیار میں ہے جس کو چاہے دے اور جس جگہ مصلحت دیکھے خرچ کرے اور طبری نے کہا کہ استدلال کیا ہے ساتھ ان حدیثوں کے جو زعم کرتا ہے کہ تھے حضرت ﷺ دیتے واسطے غیر مقاتلین کے اصل غنیمت سے اور کہا اس نے یہ قول مردود ہے ساتھ قرآن کے اور حدیثوں ثابتہ کے اور اختلاف کیا گیا ہے بعد آپ ﷺ کے کہ مؤلفہ قلوب کو کہاں سے دیا جائے بعض کہتے ہیں کہ نہیں باب کی حدیثوں میں کوئی چیز صریح ساتھ دینے کے نفس خمس سے۔(فتح)

رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یعنی روایت کیا ہے اس کو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے طرف حدیث اس کی کے جو طویل ہے بیچ قصے حنین کے اور پوری حدیث آئندہ آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ قول اس کا ہے کہ جب عنایت کی اللہ نے اپنے رسول پر دن جنگ حنین کے تو تقسیم کیا مؤلفة القلوب میں۔(فتح)

۲۹۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ

۲۹۱۰۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے کچھ مال مانگا تو آپ نے مجھے دیا پھر میں نے دوسری بار مانگا پھر حضرت ﷺ نے مجھ کو دیا پھر تیسری بار میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حِزَامٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدْعُوْ حَكِيْمًا لِّيُعْطِيَهُ الْعَطَآءَ فَيَأْبٰى أَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَّقْبَلَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنِّيْ أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَّأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ.

نے مانگا پھر حضرت ﷺ نے مجھ کو دیا پھر مجھ سے فرمایا کہ اے حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیریں یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جس نے اس کو لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرص سے لیا تو اس کے واسطے اس مال میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو جان کی حرص سے لیا تو اس کو اس میں ہرگز برکت نہ ہوگی اور اسکا حال اس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہے اور اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے حکیم کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت قسم ہے اس کی جس نے آپ کو پیغمبر کیا ہے کہ میں آپ کے بعد زندگی بھر کسی سے کچھ نہ مانگوں گا یہاں تک کہ دنیا کو چھوڑوں سو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں حکیم رضی اللہ عنہ کو بلایا تا کہ بیت المال سے اس کو حصہ دیں تو حکیم نے انکار کیا یہ کہ قبول کریں اس سے کچھ پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بلایا یعنی اپنی خلافت میں تا کہ ان کا حصہ ان کو دیں تو حکیم نے لینے سے انکار کیا تو فاروق نے کہا کہ اے گروہ مسلمانوں کے میں پیش کرتا ہوں اس پر حق اس کا جو تقسیم کیا ہے واسطے اس کے اللہ نے اس مال فے سے تو وہ لینے انکار کرتا ہے تو حکیم نے حضرت ﷺ کے بعد کسی سے کچھ چیز نہ لی یہاں تک کہ مر گئے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب الزکوۃ میں گزر چکی ہے۔

۲۹۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّفِيَ بِهِ قَالَ وَأَصَابَ عُمَرُ

۲۹۱۱۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ مجھ پر ایک دن کا اعتکاف ہے جس کی میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی تو حضرت ﷺ نے ان کو حکم کیا کہ اس کو پورا کریں اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حنین کے قیدیوں سے یعنی قوم ہوازن کی دو لونڈیاں پائیں سو ان کو مکے کے بعض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوْتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَبْيِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا هٰذَا فَقَالَ مَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ. وَزَادَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمُسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمٍ.

گھروں میں رکھا کہا اس نے پس احسان کیا حضرت ﷺ نے قیدیوں پر تو وہ کوچوں میں دوڑنے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عبداللہ دیکھ یہ کیا ہے تو اس نے کہا کہ حضرت ﷺ نے قیدیوں پر احسان کیا ہے یعنی بغیر مال لینے کے ان کو چھوڑ دیا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جا اور دو لونڈیوں کو چھوڑ دے نافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں عمرہ کیا حضرت ﷺ نے جعرانہ سے اور اگر عمرہ کرتے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ پر پوشیدہ نہ رہتا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ دونوں لونڈیاں خمس سے تھیں۔

فائدہ: ابن خزیمہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ذکر کیا گیا ہے نزدیک ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمرہ کرنا حضرت ﷺ کا جعرانہ سے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا اور میں نے عمرہ کے بابوں میں کئی حدیثیں بیان کی ہیں جو وارد ہیں اس میں کہ حضرت ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ کیا اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی غنیمت تقسیم کرنے کے باب میں گزر چکی ہے اور ذکر کیا ہے میں نے سبب پوشیدہ رہنے عمرے جعرانہ کا بہت اصحاب پر پس چاہیے کہ رجوع کیا جائے طرف اس کی۔ (فتح)

۲۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَمَنَعَ اٰخَرِيْنَ فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّيْ أُعْطِيْ قَوْمًا أَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ

۲۹۱۲۔ عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا تو گویا ان لوگوں کو یعنی جن کو نہ دیا تھا حضرت ﷺ پر اعتاب کیا یعنی رنجیدہ ہوئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ میں ایک قوم کو دیتا ہوں اس واسطے کہ ان کی کجی اور بے صبری سے ڈرتا ہوں اور بعض قوم کو اس پر چھوڑتا ہوں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں بے پرواہی اور خیر ڈالی ہے انہیں میں سے عمرو بن تغلب ہے عمرو بن تغلب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَيْرِ وَالْغِنٰى مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ. وَزَادَ أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهٰذَا.

نے کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ میرے واسطے حضرت ﷺ کے اس قول کے بدلے سرخ اونٹ ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ کے پاس مال یا قیدی لائے گئے تو حضرت ﷺ نے ان کو تقسیم کیا۔

فائدہ: یہ حدیث پوری پہلے گزر چکی ہے۔

۲۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُعْطِيْ قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ.

۲۹۱۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں قریش کو دیتا ہوں اس حال میں کہ ان سے لگاوٹ کرتا ہوں اس واسطے کہ ان کے کفر کا زمانہ قریب ہے۔

۲۹۱٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَآءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ وَّلَمْ

۲۹۱۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند انصاریوں نے حضرت ﷺ سے کہا جبکہ عنایت کی اللہ نے اپنے رسول پر قوم ہوازن کے مالوں سے جو کچھ کہ عنایت کی یعنی مال اسباب بہت ہاتھ آیا تو حضرت ﷺ قریش کو سو اونٹ دینے لگے تو انصار نے کہا کہ اللہ حضرت ﷺ کو بخشے کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپکتے ہیں یعنی ہماری تلواروں کے زور سے وہ مسلمان ہوئے ہیں انس رضی اللہ عنہ نے کہا سو کسی نے ان کی بات حضرت ﷺ سے کہی تو حضرت ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا تو ان کو چمڑے کے ایک قبے میں جمع کیا اور کسی غیر کو ان کے ساتھ نہ چھوڑا سو جب وہ جمع ہوئے تو حضرت ﷺ ان کی طرف تشریف لائے سو فرمایا کہ کیا بات ہے جو مجھ کو تم سے پہنچی تو ان کے بوجھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآئَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كَانَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ قَالَ لَهُ فُقَهَآؤُهُمْ أَمَّا ذَوُوْ آرَآئِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَّأَمَّا أُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْا إِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ.

والوں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ ہمارے عقلمندوں نے تو کچھ نہیں کہا اور لیکن جو لوگ ہم میں سے نو عمر ہیں سو انہوں نے یہ بات کہی کہ اللہ حضرت ﷺ کو بخشے کہ قریش کو دیتے ہیں اور انصار کو نہیں دیتے اور حالانکہ ان کے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ میں چند مردوں کو دیتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ قریب ہے یعنی نو مسلم ہیں یعنی تازہ کفر کو چھوڑا ہے کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ دنیا کا مال لے کر پھریں اور تم اپنے گھروں کی طرف اللہ کے رسول کو لے کر پھرو پس قسم ہے اللہ کی جس چیز کے ساتھ تم پلٹتے ہو بہتر ہے اس چیز سے کہ وہ اس سے پلٹتے ہیں تو انصار نے کہا کہ کیوں نہیں یا حضرت ﷺ تحقیق ہم راضی ہوئے تو حضرت ﷺ نے ان کو فرمایا کہ البتہ تم میرے بعد اپنے سوا اوروں کو مقدم پاؤ گے یعنی تمہارے سوا اور لوگوں کو حکومت ملے گی سو تم صبر کرتے رہو حتیٰ کہ تم اللہ سے ملو اور اس کا رسول حوض کوثر پر ہو انس رضی اللہ عنہ نے کہا سو ہم نے صبر کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح مغازی میں آئے گی۔

۲۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهٗ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۱۵۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ وہ اور بلال رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے ساتھ تھے حنین سے پلٹتے وقت کہ ناگہاں گنوار لوگ حضرت ﷺ کو لپٹے اور آپ ﷺ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو ایک کیکر کے درخت کی طرف ناچار کیا تو آپ ﷺ کی چادر درخت سے اٹک گئی تو حضرت ﷺ کھڑے ہوئے پھر فرمایا کہ مجھ کو میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِّنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ إِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَآئَهُ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُوْنِيْ رِدَآئِيْ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَّقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا.

چادر دوسوا گر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے شمار کے برابر اونٹ ہوتے تو سب میں تم کو بانٹ دیتا پھر تم مجھ کو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے۔

فائدہ: اس حدیث میں مذمت ہے خصال مذکورہ کی اور وہ بخل اور کذب اور نامردی ہے اور یہ کہ نہیں لائق ہے امام میں ان میں سے کوئی خصلت ہو اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھی بیچ حضرت مَلَّالِيَّةً کے حلم اور حسن خلق سے اور فراخی بخشش سے اور صبر کرنے سے اوپر ظلم گنواروں کے اور اس میں جواز ہے وصف کرنا مرد کا اپنے نفس کو ساتھ نیک خصلتوں کے وقت حاجت کے مانند خوف ظن اہل جہل کے برخلاف اس کے اور نہیں ہے یہ فخر مذموم سے اور اس میں رضامندی ہے سائل حق کے ساتھ وعدے کے جبکہ تحقیق ہو وعدہ کرنے والے سے تجیز یعنی جاری کرنا وعدے کا اور یہ کہ امام کو اختیار ہے بیچ قسمت غنیمت کے اگر چاہے تو بعد فارغ ہونے کے لڑائی سے اور اگر چاہے تو بعد اس کے۔ (فتح)

٢٩١٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَّجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَآءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَآءٍ.

٢٩١٦۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت مَلَّالِيَّةً کے ساتھ چلتا تھا اور آپ پر ایک چادر تھی نجران کی جس کا کنارہ موٹا تھا اور ایک دیہاتی نے آپ مَلَّالِيَّةً کو پایا سو آپ کو سخت کھینچا یہاں تک کہ میں نے آپ مَلَّالِيَّةً کی گردن کے کنارے کو دیکھا کہ چادر کے کنارے نے اس میں اثر کیا ہے اس کے سخت کھینچنے سے پھر اس مرد نے کہا کہ حکم کریں کہ دیں مجھ کو اس مال سے کہ تمہارے پاس ہے سو حضرت مَلَّالِيَّةً نے اس کی طرف التفات کی اور ہنس پڑے پھر حضرت مَلَّالِيَّةً نے اس کے واسطے عطا کا حکم کیا۔

فائدہ: اور غرض اس سے بھی اخیر قول ہے کہ آپ مَلَّالِيَّةً نے اس کے واسطے عطا کا حکم کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِّائَةً مِّنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِّنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَّاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا أُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

۲۹۱۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب دن جنگ حنین کا ہوا تو حضرت ﷺ نے چند لوگوں کو قسمت میں مقدم کیا تو حضرت ﷺ نے اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے اور عیینہ کو بھی سو اونٹ دیے اور دیا چند لوگوں کو عرب کے رئیسوں سے اور مقدم کیا اس دن ان کو قسمت میں ایک مرد نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ بیشک یہ قسمت اس میں انصاف نہیں ہوا اور نہ اس میں اللہ کی رضامندی مطلوب ہے تو میں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی البتہ میں حضرت ﷺ کو خبر دوں گا تو میں نے حضرت ﷺ کو خبر دی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے کہ انصاف کرے جبکہ اللہ اور اس کا رسول انصاف نہ کریں اور اللہ رحم کرے موسیٰ علیہ السلام پر کہ اس نے اس سے زیادہ ایذا پائی تو صبر کیا۔

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

۲۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِيْ أَقْطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَأْسِيْ وَهِيَ مِنِّيْ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ. وَقَالَ أَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِّنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ.

۲۹۱۸۔ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تھی میں اٹھالاتی گٹھلیوں کو زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین سے جو حضرت ﷺ نے اس کو جاگیر دی تھی اپنے سر پر اور وہ زمین میرے گھر سے تین فرسخ پر تھی کہا ابوضمرہ نے ہشام سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے کہ تحقیق جاگیر دی تھی حضرت ﷺ نے زبیر کو نضیر کے مالوں سے۔

فائدہ: اور غرض اس تعلیق سے بیان کرنا دو فائدوں کا ہے ایک یہ کہ ابوضمرہ مخالف ہوا ہے ابو اسامہ کو بیچ موصول کرنے اس کے کے پس مرسل کیا اس کو دوم یہ کہ ابوضمرہ کی روایت میں تعیین ہے زمین مذکورہ کی اور یہ کہ تحقیق تھی وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم سے ہے کہ عنایت کی اللہ نے اپنے رسول پر بنی نضیر کے مالوں سے پس جا گیر دی زبیر کو ان میں سے اور ساتھ اس کے دور ہوگا شبہ خطابی کا کہ میں نہیں جانتا کہ مدینے کی زمین حضرت ﷺ نے کیوں کر جاگیر دی اور حالانکہ مدینے والے دین میں رغبت کر کے مسلمان ہوئے تھے۔ (فتح)

۲۹۱۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْيَهُودِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلٰى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَأُقِرُّوْا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ إِمَارَتِهٖ إِلٰى تَيْمَآءَ وَأَرِيْحَا.

۲۹۱۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں یہود اور نصاریٰ کو عرب کی زمین سے نکال دیا اور اس کا قصہ یوں ہے کہ جب حضرت ﷺ خیبر والوں پر غالب آئے تو آپ ﷺ نے چاہا تھا کہ یہود کو خیبر سے نکال دیں اور تھی زمین جبکہ غالب ہوئے اس پر واسطے اللہ کے اور رسول کے اور مسلمانوں کے تو یہود نے حضرت ﷺ سے سوال کیا کہ چھوڑ دیں ان کو یعنی زمینوں میں اس شرط پر کہ کفایت کریں ان پر عمل کو یعنی محنت فقط وہی کریں مسلمان نہ کریں اور ان کے واسطے آدھا میوہ ہوگا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہرا دیں گے ہم تم کو اس پر جب تک کہ ہم چاہیں گے سو ٹھہرائے گئے یہاں تک کہ جلاوطن کیا ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنی خلافت میں طرف تیما اور اریحا کی۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ تھی زمین جبکہ غالب ہوئے اس پر واسطے یہود کے اور واسطے رسول کے اور مسلمانوں کے تو مراد یہ ہے کہ جب غالب ہوئے اس پر یعنی اوپر فتح ہونے اکثر اس کے کے پہلے اس سے کہ سوال کریں آپ ﷺ سے یہود صلح کو پس تھی واسطے یہود کے پھر جب صلح کی حضرت ﷺ نے ان سے اس شرط پر کہ زمین کو آپ کے سپرد کریں تو ہوئی زمین واسطے اللہ کے اور اس کے رسول کے اور احتمال ہے کہ مراد پھل زمین کا ہو اور احتمال ہے کہ مراد زمین سے عام زمین ہو خواہ فتح کی ہوئی ہو یا نہ فتح کی ہوئی ہو پس ہوگی اس وقت بعضی زمین واسطے یہود کے اور بعضی واسطے اللہ کے اور اس کے رسول کے ابن منیر نے کہا کہ باب کی حدیثیں مطابق ہیں واسطے ترجمہ باب کے مگر یہ اخیر حدیث اس کے مطابق نہیں پس نہیں واسطے عطا کے اس میں ذکر لیکن اس میں ذکر ہے جہات کا جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق ہیں واسطے ترجمہ کے اور تحقیق معلوم ہو چکا ہے دوسری جگہ سے کہ وہ عطا کی جہتیں ہیں پس ساتھ اس طریق کے داخل ہوں گی تلے ترجمہ باب کے۔ (فتح)

بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ پائے اس کو غازی کھانے کی چیز سے بیچ زمین حرب کے۔

فائدہ: یعنی کیا واجب ہیں اس کے پانچ حصے کرنے اس کے غازیوں میں یا مباح ہے کھانا اس کا واسطے لڑنے والوں کے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور جمہور اوپر جواز لینے غازیوں کے ہیں کھانے کی چیز سے اور جو اس کے لائق ہو اور ہر کھانا کہ عموماً اس کے کھانے کی عادت ہو اور اسی طرح چارہ گھاس جانوروں کا برابر ہے کہ قسمت سے پہلے ہو یا قسمت سے پیچھے اور خواہ امام کی اجازت ہو یا نہ ہو اور معنی اس میں یہ ہیں کہ کھانا دارالحرب میں کم ہوتا ہے پس مباح کیا گیا ہے واسطے ضرورت کے اور جمہور بھی لینے کو جائز رکھتے ہیں اگرچہ نہ ہو ضرورت ناجزہ اور اتفاق ہے سب کا اوپر جواز سوار ہونے چوپایوں ان کی کے اور پہننے کپڑوں ان کی کے اور استعمال کرنے ہتھیاروں ان کے کے بیچ حالت لڑائی کے اور یہ کہ لڑائی کہ بعد یہ پھیر دیا جائے اور شرط کیا ہے اس میں اوزاعی نے اذن امام کا اور واجب ہے اس پر یہ کہ پھیر دے اس کو جب فارغ ہو حاجت اپنی سے اور نہ استعمال کرے اس کو بیچ غیر لڑائی کے اور نہ انتظار کرے ساتھ رد کرنے اس کی کے گزرنا لڑائی کا تاکہ نہ سامنے کرے اس کو واسطے ہلاک کے اور حجت اس کی حدیث رویفع کی ہے کہ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو نہ لے چوپایہ غنیمت میں سے یہاں تک کہ جب اس کو دبلا کر ڈالے تو اس کو غنیمت میں پھیر دے اور ذکر کیا کپڑے میں مانند اس کی اور یہ حدیث حسن ہے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد وغیرہ نے اور ابو یوسف سے منقول ہے کہ اس نے حمل کیا ہے اس کو اس چیز پر جبکہ لینے والا محتاج نہ ہو باقی رکھے اپنے چوپائے کو اور کپڑے کو برخلاف اس کے جس کے پاس نہ کپڑا ہو اور نہ چوپایہ اور زہری نے کہا کہ نہ لے کھانے کی چیز کو اور نہ غیر اس کے سے مگر ساتھ اذن امام کے اور کہا سلیمان نے کہ جائز ہے لینا مگر یہ کہ امام نے منع کیا ہو اور ابن منذر نے کہا کہ تحقیق وارد ہوئی ہیں حدیثیں صحیحہ بیچ عذاب خیانت کے غنیمت میں اور اتفاق ہے علماء امصار کا اس پر کہ جائز ہے کھانا طعام کا اور حدیث اس کی مانند آئی ہے پس چاہیے کہ اقتصار کیا جائے اوپر اس کے اور ایپر گھاس پس اس کے معنی میں ہے اور کہا مالک نے کہ جائز ہے ذبح کرنا مواشی کا واسطے کھانے کے جیسا کہ جائز ہے لینا طعام کا اور قید کیا ہے اس کو شافعی نے ساتھ ضرورت کے طرف کھانے کی جس جگہ طعام نہ ہو اور گزر چکا ہے بیان اس چیز کا کہ مکروہ ہے ذبح کرنے اونٹوں کے سے۔ (فتح)

۲۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

۲۹۲۰۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر کے قلعے کا محاصرہ کیا تو ایک آدمی نے ایک تھیلی پھینکی جس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِيْنَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمٰى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيْهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

چربی تھی تو میں نے اس کو لینے کا قصد کیا تو میں نے ایک طرف دیکھا تو ناگہاں حضرت ﷺ تھے تو میں نے آپ ﷺ سے شرم کی۔

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ہتھیلی کو چھوڑ دے اور ساتھ اس کے ظاہر ہوں گے معنی قول اس کے کہ میں نے آپ ﷺ سے شرم کی اور شاید انہوں نے اپنے اس فعل سے حیا کیا اور جگہ حجت کی اس سے حضرت ﷺ کا نہ انکار کرنا ہے بلکہ مسلم کی روایت میں وہ چیز ہے جو حضرت ﷺ کی رضامندی پر دلالت کرتی ہے پس تحقیق اس میں ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو دیکھ کر تبسم فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ واسطے تیرے ہے اور شاید حضرت ﷺ نے معلوم کیا کہ اس کو بہت حاجت ہے اس واسطے اس کو جائز رکھا اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر اصحاب حضرت ﷺ کے توقیر کرنے سے اور یہ کہ جائز ہے کھانا اس چربی کا کہ یہود کے نزدیک پائی جائے اور وہ یہودیوں پر حرام تھی اور مالک نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور احمد سے اس کی تحریم مروی ہے۔ (فتح)

٢٩٢١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ.

٢٩٢١۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم اپنے جنگوں میں شہد اور انگور کو پاتے تھے تو ہم اس کو کھاتے تھے اور اس کو حضرت ﷺ کے پاس اٹھا کر نہ لے جاتے تھے۔

فائدہ: یعنی نہ اٹھاتے تھے ہم اس کو طرف حضرت ﷺ کی واسطے تقسیم کے اور نہ بطور ادخال کے۔

٢٩٢٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُوْرُ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ فَلَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

٢٩٢٢۔ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو خیبر کی راتوں میں بھوک پہنچی یعنی جن میں ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تھا سو جب فتح خیبر کا دن ہوا تو ہم گھر کے پلے ہوئے گدھوں میں پڑے تو ہم نے ان کو ذبح کیا سو جب ہانڈیوں نے جوش مارا تو حضرت ﷺ کے پکارنے والے نے پکارا کہ الٹا دو ہانڈیوں کو اور نہ کھاؤ گدھوں کے گوشت سے کچھ عبداللہ کہتا ہے کہ ہم نے کہا کہ حضرت ﷺ نے ان کے کھانے سے اس واسطے منع کیا تھا کہ ان میں سے پانچواں حصہ نہ نکالا گیا تھا اور لوگوں نے کہا کہ حرام کیا حضرت ﷺ نے گوشت ان کا قطعاً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ وَسَأَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ فَقَالَ حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ.

فائدہ: اور غرض اس سے یہ ہے کہ یہ حدیث مشعر ہے کہ ان کی عادت جاری تھی ساتھ جلدی کرنے کی طرف ماکولات کے اور ڈالنے ہاتھوں کی بیچ ان کے اور اگر یہ نہ ہوتا تو جلدی نہ کرتے روبرو حضرت ﷺ کے اوپر اس کے اور تحقیق ظاہر ہوا کہ نہیں حکم کیا ان کو حضرت ﷺ نے ساتھ گرانے گوشت گدھوں کے مگر اس واسطے کہ اس میں سے پانچواں حصہ نہیں نکالا گیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے خیبر کے دن بکریاں پائیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کی ہانڈیوں کو الٹا دو اس واسطے کہ نہبہ حلال نہیں ابن منذر نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ منع کیا حضرت ﷺ نے اس واسطے کہ نہبہ حلال نہیں اس واسطے کہ اہل حرب کے مواشی کو کھانا جائز نہیں اور اس باب کی حدیثوں سے ایک یہ حدیث ہے جو نیز ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر کے دن کھانا پایا سو مرد آتا تھا اور اس سے لیتا تھا بقدر اس کے کہ اس کو کفایت کرے پھر پھرتا تھا اور یہ جو کہا کہ عبداللہ کہتا ہے کہ حضرت ﷺ نے اس واسطے منع کیا تھا کہ اس سے خمس نہیں نکالا گیا تھا تو حاصل اس کا یہ ہے کہ اصحاب کو اختلاف ہے بیچ علت نہی کے گدھوں کے گوشت سے کہ وہ ان کی ذات کی وجہ سے ہے یا واسطے عارض کے اور مغازی میں آئے گا قول اس شخص کا جو کہتا ہے کہ اس واسطے منع کیا تھا کہ وہ گندگی کھاتے تھے۔ (فتح)

❀......❀......❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
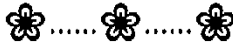
كِتَابُ الْجِزْيَةِ

کتاب ہے جزیہ کے بیان میں

بَابُ الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ.

کتاب ہے بیان میں جزیہ کے اور چھوڑ نا لڑائی کا اہل ذمہ اور اہل حرب کے۔

فائدہ: اس میں لف نشر مرتب ہے اس واسطے کہ جزیہ ساتھ اہل ذمہ کے ہے اور صلح ساتھ اہل حرب کے ہے اور مراد موادعے سے چھوڑنا لڑائی کا ہے ساتھ اہل حرب کے ایک مدت معین تک واسطے کسی مصلحت کے اور علماء نے کہا کہ حکمت جزیہ کی مقرر کرنے میں یہ ہے کہ جو ذلالت ان کو لاحق ہوتی ہے باعث ہوتی ہے ان کو اوپر داخل ہونے کے اسلام میں باوجود اس چیز کے کہ مخالطت میں ہے اطلاع سے اوپر محاسن اسلام کے اور بعض کہتے ہیں کہ جزیہ سن ۸ ھ میں شروع ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ سن ۷ ھ میں۔ (فتح)

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ يَعْنِي أَذِلَّاءُ.

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لڑو ان لوگوں سے جو یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور نہ قیامت کے دن پر اور نہ حرام جانیں جو حرام کیا اللہ نے اور اللہ کے رسول نے اور نہ قبول کریں دین سچا وہ جو کتاب والے ہیں جب تک کہ دیں جزیہ ایک ہاتھ سے اور وہی بے قدر ہوں یعنی سب ادنیٰ و اعلیٰ ذلیل ہو کر جزیہ دیا کریں۔

فائدہ: یہ آیت اصل ہے بیچ مشروع ہونے جزیہ کے اور دلالت کی آیت کی منطوق نے اوپر مشروع ہونے اس کی کے ساتھ اہل کتاب کے اور مفہوم اس کا یہ ہے کہ ان کے سوا اور لوگوں سے جزیہ لینا درست نہیں اور یہ جو کہا کہ ایک ہاتھ سے تو مراد ہے کہ دل سے خوش ہو کر اور بعض کہتے ہیں کہ عن ید کے معنی یہ ہیں کہ تمہاری نعمت سے کہ ان پر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے دیں اور کسی کے ہاتھ سے نہ بھیجیں اور شافعی سے روایت ہے کہ مراد صغار سے اس جگہ التزام کرنا حکم اسلام کا ہے۔

﴿وَالْمَسْكَنَةُ﴾ مَصْدَرُ الْمِسْكِينِ فُلَانٌ أَسْكَنُ مِنْ فُلَانٍ أَحْوَجُ مِنْهُ وَلَمْ يَذْهَبْ إِلَى السُّكُونِ.

اور لفظ وَالْمَسْكَنَةُ کہ قرآن میں واقع ہوا ہے مصدر مسکین کی ہے کہتے ہیں کہ فلانا مسکین تر ہے فلاں سے یعنی اس سے زیادہ تر محتاج ہے اور نہیں گئے امام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری رحمۃ اللہ علیہ طرف سکون کی یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول اسکن مسکنت سے مشتق ہے سکون سے مشتق نہیں اگرچہ مادہ ایک ہے۔

فائدہ: چونکہ اہل کتاب کے وصف میں مسکنت کا ذکر بھی آیا ہے اس وجہ سے مناسب ہوا کہ اس کو بھی ذلت کے ساتھ ذکر کرے۔

وَمَا جَآءَ فِيْ أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ وَالْعَجَمِ.

اور بیان ہے اس چیز کا کہ آئی ہے بیچ لینے جزیہ کے یہود اور نصاریٰ سے اور مجوس اور عجم سے۔

فائدہ: یہ باقی ترجمہ ہے اور لیکن یہود اور نصاریٰ پس وہی مراد ہیں ساتھ اہل کتاب کے بالاتفاق اور اوپر مجوس پس ذکر کیا سند اس کی کو باب میں اور فرق کیا ہے حنفیہ نے پس کہتے ہیں کہ لیا جائے جزیہ مجوس عجم کے سے سوائے مجوس عرب کے اور حکایت کی ہے ان سے طحاوی نے کہ قبول کیا جائے جزیہ اہل کتاب سے اور تمام کفار عجم کے سے اور نہ قبول کیا جائے مشرکین عرب کے سے مگر اسلام یا تلوار اور مالک سے روایت ہے کہ قبول کیا جائے تمام کافروں سے مگر جو مرتد ہو اور یہی قول ہے اوزاعی اور فقہاء شام کا اور ابن قاسم سے حکایت ہے کہ نہ قبول کیا جائے قریش سے اور حکایت کیا ہے ابن عبدالبر نے اتفاق اوپر قبول کرنے اس کے کے مجوس سے لیکن عبدالملک سے روایت ہے کہ نہ قبول کیا جائے مگر فقط یہود اور نصاریٰ سے اور نیز اتفاق منقول ہے کہ نہیں حلال ہے نکاح کرنا ان کی عورتوں سے اور نہ کھانا ذبیحہ ان کے کا لیکن ابوثور سے اس کی حلت محکی ہے اور نیز سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ وہ مجوس کے ساتھ کچھ ڈر نہ دیکھتے تھے جبکہ حکم کرے اس کو مسلمان ساتھ ذبح کرنے اس کے کی اور روایت کی ہے ابن ابی شیبہ نے اس سے اور عطا اور طاؤس سے اور عمرو بن دینار سے کہ مجوس عورت کو غلام بنانا جائز ہے اور شافعی نے کہا کہ قبول کیا جائے جزیہ اہل کتاب کے عرب کے ہوں یا عجم کے اور لاحق ہوتے ہیں ساتھ ان کے مجوس بیچ اس کے اور حجت پکڑی ہے اس نے ساتھ آیت مذکورہ کے پس تحقیق مفہوم اس کا یہ ہے کہ نہ قبول کیا جائے غیر اہل کتاب سے اور تحقیق لیا ہے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوس سے پس دلالت کی اس نے اوپر لاحق کرنے ان کے ساتھ ان کے اور اقتصار کیا ہے اوپر اس کے اور ابو عبید نے کہا کہ ثابت ہوا ہے جزیہ اوپر یہود اور نصاریٰ کے ساتھ کتاب کے اور اوپر مجوس کے ساتھ سنت کے اور حجت پکڑی ہے غیر اس کے نے ساتھ عموم قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حدیث بریدہ وغیرہ کے کہ جب تو مشرکین سے ملے تو ان سے اسلام کی درخواست کر سو اگر وہ اسلام قبول کریں تو فبہا اور نہیں تو جزیہ اور حجت پکڑی ہے انہوں نے ساتھ اس کے کہ لینا اس کا مجوس سے دلالت کرتا ہے اوپر ترک مفہوم آیت کے پس جب منتفی ہوئی تخصیص اہل کتاب کی ساتھ اس کے تو دلالت کی اس نے کہ نہیں ہے مفہوم واسطے قول اس کے من اہل الکتاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ مجوس کے واسطے بھی کتاب تھی پھر اٹھائی گئی اور تعاقب کیا گیا ساتھ اس آیت کے کہ انما انزل الکتاب علی طائفتین من قبلنااور جواب دیا گیا ہے کہ مراد اس چیز سے ہے کہ اطلاع پائی اس پر قائلوں نے اور وہ قریش ہیں اس واسطے کہ نہیں مشہور ہوئے نزدیک ان کے تمام گروہوں سے وہ لوگ کہ واسطے ان کے کتاب ہے مگر یہود اور نصاریٰ اور نہیں نفی ہے اس میں باقی کتابوں کی جو آسمان سے اتاری گئیں مانند زبور اور صحف ابراہیم وغیرہ کے۔ (فتح)

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِيْنَارٌ قَالَ جُعِلَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ.

اور ابن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے روایت کی ہے کہ میں نے مجاہد سے کہا کہ کیا حال ہے اہل شام کا کہ ان پر چار دینار فی آدمی ہیں اور یمن والوں پر ایک دینار فی آدمی ہے اس نے کہا کہ واسطے مالدار ہونے اہل شام کے۔

فائدہ: موصول کیا ہے اس کو عبدالرزاق نے اور زیادہ کیا بعد قول اس کے کے اهل الشام من اهل الکتاب توخذ منهم الجزیة یعنی اہل کتاب سے کہ لیا جاتا ہے ان سے جزیہ الخ اور اشارہ کیا ہے اس نے ساتھ اس اثر کے طرف جواز تفاوت کی جزیہ میں اور ادنیٰ درجہ جزیہ کا نزدیک جمہور کے ایک دینار ہے واسطے ہر سال کے اور خاص کیا ہے اس کو حنفیہ نے ساتھ فقیر کے اور اوپر جو متوسط درجے کا ہو تو اس پر دو دینار ہیں اور مالدار پر چار دینار ہیں اور وہ موافق ہے واسطے اثر مجاہد کے جیسا کہ دلالت کرتی ہے اس پر حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی اور نزدیک شافعیہ کے یہ ہے کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ مماکست کرے یہاں تک کہ لے ان سے اور یہی قول ہے احمد کا اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بھیجا انہوں نے عثمان بن حنیف کو ساتھ رکھنے جزیہ کے اوپر اہل سواد کے اڑتالیس درہم اور چوبیس درہم اور بارہ اور یہ بنا بر حساب دینار کے ہے ساتھ بارہ درہم کے اور مالک سے روایت ہے کہ نہ زیادہ کیا جائے چالیس پر اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو اس پر کم کیا جائے اور یہ محتمل ہے کہ گردانا ہو اس کو اوپر حساب دینار کے ساتھ دس درہم کے اور جس قدر سے کوئی چارہ نہیں وہ ایک دینار ہے اور اس میں حدیث معاذ رضی اللہ عنہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ ہر بالغ سے ایک اشرفی لے روایت کی یہ حدیث اصحاب سنن نے اور اختلاف کیا ہے سلف نے بیچ لینے اس کے لڑکے سے پس جمہور کہتے ہیں کہ لڑکے پر نہیں بنا بر مفہوم حدیث معاذ رضی اللہ عنہ کی اور اسی طرح نہ لیا جائے بہت بوڑھے سے زمن سے اور نہ عورت سے اور نہ مجنون سے اور نہ عاجز سے جو کسب نہ کر سکے اور نہ عجیر سے اور نہ عبادت خانوں میں رہنے والوں سے ایک قول میں اور اصح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ واجب ہے ان پر جو سب سے پیچھے مذکور ہیں۔ (فتح)

۲۹۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

۲۹۲۳۔ بجالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھا میں منشی واسطے جزء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَّعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِيْنَ عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِّجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَّجُوْسِ هَجَرَ.

بن معاویہ کے جو چچا ہے احنف کا تو آیا ہمارے پاس خط عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ان کے مرنے سے پہلے ایک سال کہ جدائی کر دو درمیان ہر ذی محرم کے مجوس سے یعنی آتش پرستوں سے کہ ان کے یہاں بہن بیٹی سے نکاح کرنا درست تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے مجوس سے جزیہ نہ لیا یہاں تک کہ گواہی دی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا ہے۔

فائدہ: موطا میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ مجوس کے ساتھ کیا معاملہ کروں تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ معاملہ کرو ساتھ ان کے مانند معاملے اہل کتاب کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے کہ مجوس اہل کتاب نہیں لیکن شافعی رحمہ اللہ وغیرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجوس اہل کتاب تھے کہ اس کو پڑھتے تھے سو ان کے سردار نے شراب پی اور اپنی بیٹی سے زنا کیا پھر جب صبح ہوئی تو طمع والے لوگوں کو بلایا اور ان کو مال دیا اور کہا کہ آدم علیہ السلام اپنی بیٹیوں کا نکاح اپنی اولاد سے کیا کرتے تھے تو لوگوں نے اس کی اطاعت کی اور اپنے مخالف کو اس نے قتل کیا تو ان کی کتاب اٹھائی گئی اور نہ باقی رہی ان کے دلوں میں اس سے کچھ چیز اور ایک روایت میں ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ اہل کتاب ہیں اور یہ حجت ہے واسطے اس کے جو کہتا ہے کہ اس کے واسطے کتاب تھی اور ابن منذر نے کہا کہ نہیں تحریم عورتوں ان کی کی اور نہ ذبیحوں ان کے کی متفق علیہ یعنی اس پر اتفاق نہیں لیکن اکثر اہل علم اسی پر ہیں اور اس حدیث میں قبول کرنا خبر واحد کا ہے اور یہ کہ صحابی جلیل کبھی پوشیدہ رہتا ہے اس سے علم اس چیز کا کہ مطلع ہے اس پر غیر اس کا اقوال اور احکام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اور یہ کہ نہیں نقص ہے اس پر بیچ اس کے اور اس میں تمسک ہے ساتھ مفہوم کے اس واسطے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اہل کتاب سے یہ بات سمجھی کہ وہ اس کے ساتھ خاص ہیں یہاں تک کہ حدیث بیان کی ان کو عبدالرحمٰن نے ساتھ لاحق کرنے مجوس کے ساتھ ان کے۔ (فتح)

۲۹۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

۲۹۲۴۔ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُوْمِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَآءَ بِشَيْءٍ قَالُوْا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَأَبْشِرُوْا وَأَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ.

نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا کہ وہاں کے لوگوں سے جزیہ لائیں اور حضرت ﷺ نے بحرین والوں سے خراج اور جزیہ پر صلح کی تھی اور سردار کیا تھا ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو یعنی اور وہاں کے لوگ مجوسی تھے تو ابو عبیدہ بحرین سے مال لائے اور انصار نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد سنی تو انہوں نے صبح کی نماز حضرت ﷺ کے ساتھ پڑھی سو جب حضرت ﷺ نے ان کو نماز پڑھائی تو پھرے تو انصار نے اشارے سے مال مانگا تو حضرت ﷺ مسکرائے جب ان کو دیکھا اور فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہ کچھ مال لایا ہے انہوں نے کہا ہاں یا حضرت ﷺ تو فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس کی جو تم کو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم ہے اللہ کی کہ مجھ کو محتاجی کا تم پر ڈر نہیں لیکن میں تم پر خوف کرتا ہوں دنیا کی کشائش اور بہتات سے جیسے اگلی امتوں پر کشائش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے انہوں نے کیا اور تم کو دنیا ہلاک کرے جیسے ان کو ہلاک کیا۔

فائدہ: اور اس حدیث میں ہے کہ مانگنا مال کا امام سے نہیں عیب ہے بیچ اس کے اور اس میں خوشخبری ہے امام سے واسطے تابعداروں اپنے کے اور اس میں نشانی ہے نبوت کی نشانیوں سے کہ حضرت ﷺ نے فتح اسلام کی خبر دی اور یہ کہ دنیا میں حرص کرنی کبھی کھینچتی ہے طرف ہلاک ہونے دین کی اور یہ کہ ہر خصلت مذکورات سے سبب ہے پہلی سے۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٩٢٥۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِيْ أَفْنَآءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ إِنِّيْ مُسْتَشِيْرُكَ فِيْ مَغَازِيَّ هٰذِهٖ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيْهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِيْنَ مَثَلُ طَآئِرٍ لَّهٗ رَأْسٌ وَّلَهٗ جَنَاحَانِ وَلَهٗ رِجْلَانِ فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَّالرَّأْسُ فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْأٰخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ فَالرَّأْسُ كِسْرٰى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْأٰخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَنْفِرُوْا إِلٰى كِسْرٰى وَقَالَ بَكْرٌ وَّزِيَادٌ جَمِيْعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرٰى فِيْ أَرْبَعِيْنَ أَلْفًا فَقَامَ تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِيْ رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ أُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِيْ شَقَآءٍ شَدِيْدٍ وَّبَلَآءٍ شَدِيْدٍ نَمَصُّ

٢٩٢٥۔ جبیر بن حیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بھیجا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یعنی مسلمانوں کو تمام بڑے بڑے شہروں کے افنا میں یعنی بغیر تعیین کسی قبیلے اور قوم خاص کے کہ مشرکوں سے لڑیں یعنی اور شہر تستر میں مسلمانوں کے اور ہرمزان کے درمیان سخت لڑائی ہوئی اور ہرمزان وہاں کا سردار تھا تو بعد سخت لڑائی کے مسلمانوں نے ہرمزان کو پکڑ لیا تو ہرمزان مسلمان ہو گیا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں ان جنگوں میں یعنی اس طرف کے بادشاہوں کے کہ فارس اور اصبہان اور آذربائیجان ہیں کہ اول کس سے جہاد کیا جائے اس واسطے کہ ہرمزان وہاں کا رہنے والا تھا اور ان کے حالات سے خوب واقف تھا تو اس نے کہا کہ میں تجھ کو مشورہ دیتا ہوں مثل ان کی اور مثل ان لوگوں کی کہ ان میں ہیں مسلمانوں کے دشمنوں سے مثل جانور کی ہے کہ اس کے واسطے سر ہے اور دو بازو اور دو پاؤں پس اگر دونوں بازوؤں سے ایک توڑا جائے تو حرکت کریں گے دونوں پاؤں اور دوسرا بازو اور سر اور اگر دوسرا بازو توڑا جائے تو کھڑے ہوں گے دونوں پاؤں اور سر اور اگر سر توڑا جائے تو بیکار ہو جائیں گے دونوں پاؤں اور بازو اور سر پس سر کسریٰ ہے اور بازو قیصر ہے اور دوسرا بازو فارس ہے پس حکم کریں مسلمانوں کو کہ پس چاہیے کہ جائیں طرف کسریٰ کی کہا جبیر بن حیہ رضی اللہ عنہ نے سو عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو بلایا اور نعمان بن مقرن کو ہم پر سردار کیا یہاں تک کہ جب ہم دشمن کی زمین میں پہنچے یعنی نہاوند میں تو کسریٰ کا عامل ہم پر نکلا جس کا لقب ذوالجناحین تھا چالیس ہزار سوار میں تو اس کا سردار یعنی دو بھانسیا کھڑا ہوا تو اس نے کہا کہ چاہیے کہ تمہارا کوئی آدمی مجھ سے کلام کرے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجِلْدَ وَالنَّوٰی مِنَ الْجُوْعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرَضِيْنَ تَعَالٰى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِّنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُوْلُ رَبِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُّقَاتِلَكُمْ حَتّٰى تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِّسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمٍ لَّمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللّٰهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلٰكِنِّيْ شَهِدْتُّ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِيْ أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ.

مغیرہ نے کہا کہ پوچھ جو چاہتا ہے اس نے کہا کہ تم کون ہو مغیرہ نے کہا کہ ہم عرب کے لوگ ہیں تھے ہم سخت بدبختی میں یعنی کافر اور سخت بلا میں یعنی مسکین اور محتاج چوستے تھے ہم کھال کو اور کھجور کی گٹھلی کو بھوک سے اور پہنتے تھے ہم اون اور بالوں کو اور عبادت کرتے تھے ہم درخت اور پتھر کی سو جس حالت میں کہ ہم اسی طرح تھے کہ ناگہاں آسمانوں اور زمینوں کے رب نے ہماری طرف پیغمبر کو بھیجا ہم میں سے ہم اس کے ماں باپ کو پہچانتے ہیں سو حکم کیا ہم کو ہمارے نبی نے جو اللہ کے رسول ہیں یہ کہ ہم لڑیں تم سے یہاں تک کہ تم فقط اکیلے اللہ کی عبادت کرو یا جزیہ ادا کرو اور خبر دی ہم کو ہمارے نبی نے ہمارے رب کی طرف سے کہ جو ہم میں سے قتل ہوگا وہ بہشت میں جائے گا ان نعمتوں میں جن کی مثل کبھی کسی نے نہیں دیکھی اور جو ہم میں سے زندہ رہے گا وہ تمہاری گردنوں کا مالک ہوگا یعنی تم لونڈی غلام ہو جاؤ گے یا جزیہ ادا کرو گے تو نعمان نے مغیرہ سے کہا جبکہ انکار کیا اس پر مغیرہ نے تاخیر قتال کو یعنی اس کا بیان یوں ہے کہ مغیرہ نے قصد کیا تھا قتال کا اول دن میں بعد فارغ ہونے کے کلام سے ساتھ ترجمان کے کہ بہت وقت حاضر کیا ہے تجھ کو اللہ نے ساتھ حضرت ﷺ کے مانند اس واقعہ کی یعنی تو نے حضرت ﷺ کو بہت دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اول دین میں لڑائی کو تاخیر کیا اور سورج ڈھلنے کے بعد لڑائی کی پس نہیں شرمندہ کیا تجھ کو اور نہ ذلیل یعنی اوپر دیر اور صبر کرنے کے یہاں تک کہ آفتاب ڈھلے اور لیکن میں بہت حضرت ﷺ کے ساتھ لڑائی میں حاضر ہوا ہوں آپ ﷺ کا دستور تھا کہ جب اول دن میں نہ لڑتے تو انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ ہوائیں چلتیں اور نماز میں حاضر ہوتیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور لڑائی خوش ہوتی اور مدد اترتی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نعمان نے کہا کہ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری آنکھ ٹھنڈی کرے ساتھ فتح کے کہ اس میں اسلام کی عزت ہو اور کفر کی ذلت پھر مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کیا اور بعد سخت لڑائی کے کافروں کو شکست ہوئی اور ذوالجناحین اپنے سفید خچر سے گرا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اسلام کی فتح ہوئی اور یہ واقعہ سن ۱۹ھ یا ۲۱ھ میں تھا اور اس حدیث میں فضیلت ہے واسطے نعمان کے اور معرفت مغیرہ کی ساتھ حرب کے اور قوت نفس اس کے کی اور فصاحت اور بلاغت اس کی اور تحقیق شامل ہے یہ کلام وجیز اس کا اوپر بیان حالات دنیاوی ان کے کے کھانے سے اور پہننے سے اور اوپر حالات دینی ان کے کے پہلی بار اور دوسری بار اور اوپر اعتقاد ان کے کے توحید اور رسالت اور ایمان بالمعاد سے اور اوپر بیان معجزات حضرت ﷺ کے اور خبر دینے آپ ﷺ کے کے ساتھ غیب چیزوں کے اور مطابق ہونا اس کا واسطے واقعہ کے اور اس میں فضیلت ہے مشورے کی اور یہ کہ بڑا آدمی نہیں نقص ہے اس پر بیچ مشورے کے ساتھ کم کے اپنے سے اور یہ کہ مفضول کبھی ہوتا ہے سردار افضل پر اس واسطے کہ اس لشکر میں زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ موجود تھے اور زبیر نعمان سے بالاتفاق افضل تھے اور اس میں بیان کرنا مثل کا ہے اور جودت تصور ہر مزان کی اور تشبیہ دینی غائب غیر محسوس کی ساتھ حاضر محسوس کے واسطے سمجھانے کے اور اس میں ابتداء کرنا ہے لڑائی اہم کے پھر اہم کے اور بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر عرب جاہلیت میں فقر اور محتاجی سے اور بھیجنا طرف امام کی ساتھ بشارت کے اس واسطے کہ ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی کو بشارت دینے کے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فضیلت لڑائی کی بعد ڈھلنے آفتاب کے لیکن صبح کے وقت لوٹ کرنی درست ہے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ.

جب مصالحت کرے امام گاؤں کے سردار سے تو کیا ہوتی ہے وہ صلح واسطے باقی لوگوں کے جو گاؤں میں رہتے ہیں۔

۲۹۲۶۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوْكَ وَأَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَآءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ.

۲۹۲۶۔ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ تبوک کیا اور ایلہ کے بادشاہ نے حضرت ﷺ کو ایک سفید خچر تحفے میں بھیجی تو حضرت ﷺ نے اس کو چادر پہنائی اور اس کا شہر اسی کو لکھ دیا یعنی اسی کو دے دیا کہ اپنے طور پر رہیں اور جزیہ دیا کریں۔

فائدہ: اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے موافق عادت اپنی کے طرف بعض طریقوں اس کے کی اور تحقیق ذکر کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ابن اسحاق نے سیرت میں کہ جب حضرت ﷺ تبوک میں پہنچے تو نجتہ ایلہ کے بادشاہ کا آپ ﷺ کے پاس پہنچا اور حضرت ﷺ نے صلح کی اور آپ کو جزیہ دینا قبول کیا اور حضرت ﷺ نے ان کے واسطے نامہ لکھا پس تحقیق وہ پاس ان کے ہے اس کا مضمون یہ ہے بسم الله الرحمن الرحيم هذه آمنة من محمد رسول الله لنجته بن رؤبة واهل ايلة یعنی یہ امان ہے محمد ﷺ کی طرف سے جو اللہ کے رسول ہیں واسطے نجتہ کے اور اور اہل ایلہ کے ابن بطال نے کہا کہ اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ جب گاؤں کا بادشاہ صلح کرے تو داخل ہوتے ہیں اس میں باقی لوگ گاؤں کے اور اس کے عکس میں اختلاف ہے اور وہ اس وقت ہے جبکہ امان چاہیں وہ واسطے ایک گروہ معین کے کہ کیا وہ بھی ان میں داخل ہوتا ہے یا نہیں تو اکثر کا یہ مذہب ہے کہ ضرور ہے معین کرنا اس کا لفظ میں اور اصبغ اور سحنون نے کہا کہ اس کی حاجت نہیں بلکہ اکتفا کیا جائے ساتھ قرینہ کے اس واسطے کہ وہ نہیں لیتا ہے امان کو واسطے کسی کے مگر کہ وہ قصد کرتا ہے کہ اپنے آپ کو بھی اس میں داخل کرے۔ (فتح)

بَابُ الْوَصَاةِ بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ الْعَهْدُ وَالْإِلُّ الْقَرَابَةُ.

باب ہے بیان میں وصیت کرنے کے ساتھ اہل ذمہ حضرت ﷺ کے اور ذمہ کے معنی عہد ہیں اور ال کے معنی جو آیت الا ولا ذمة میں واقع ہے قرابت کے ہیں یعنی جن سے حضرت ﷺ نے عہد و پیمان کیا ہے اس کو قائم رکھنا۔

۲۹۲۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيْمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ أُوْصِيْكُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ.

۲۹۲۷۔ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المؤمنین ہم کو وصیت کیجیے تو میں نے ان سے سنا کہتے تھے کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں ساتھ نگاہ رکھنے ذمہ اللہ کے پس تحقیق وہ ذمہ نبی تمہارے کا ہے اور روزی تمہارے عیال کی ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ میں خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ ان کا عہد پورا کرے اور ان کے پیچھے لڑے اور نہ تکلیف دے ان کو زیادہ طاقت ان کی سے۔

فائدہ: میں کہتا ہوں کہ اس زیادتی سے سمجھا جاتا ہے کہ نہ لیا جائے اہل جزیہ سے مگر موافق طاقت ان کی کے اور یہ جو کہا کہ تمہارے عیال کا رزق ہے یعنی جو کچھ کہ ان سے جزیہ اور خراج لیا جاتا ہے اور مہلب نے کہا کہ اس حدیث میں رغبت دلانا ہے اوپر پورا کرنے عہد کے اور حسن نظر کے بیچ عواقب امور کے اور اصلاح کے واسطے معانی تأمل کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اصول اور اکتساب کے۔ (فتح)

بَابُ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَّالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ يُقْسَمُ الْفَيْءُ وَالْجِزْيَةُ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ جاگیر دی حضرت ﷺ نے بحرین سے اور جو کچھ کہ وعدہ کیا مال بحرین اور جزیہ کے سے واسطے کس کے تقسیم کیا جائے مال فے اور جزیہ کا۔

فائدہ: یہ ترجمہ شامل ہے تین حکموں پر اور باب کی حدیثیں بھی تین ہیں جو با ترتیب ان پر تقسیم کی گئی ہیں۔

۲۹۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ.

۲۹۲۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے انصار کو بلایا تا کہ ہر ایک کے واسطے بحرین سے جاگیر لکھیں تو انصار نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم نہیں لیتے یہاں تک کہ ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیں تو حضرت ﷺ نے ان کو کہا جو کچھ اللہ نے چاہا اور انصار مہاجرین کے واسطے کہتے تھے اس حال میں کہ ضد کرنے والے تھے اوپر اس کے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤ گے اپنے سوا اوروں کو مقدم یعنی تمہارے سوا اور لوگوں کو حکومت ملے گی سو تم صبر کرتے رہو یہاں تک کہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو یعنی قیامت کے دن یعنی اگر تم اب نہیں لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت کا حوصلہ نہ کرنا۔

فائدہ: یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کا قصد کیا اور کئی بار انصار کو اس کا اشارہ کیا پھر جب انہوں نے قبول نہ کیا تو اس کو چھوڑ دیا تو امام بخاری رحمہ اللہ نے بالقوۃ چیز کو بجائے بالفعل چیز کے اتارا اور یہ حضرت ﷺ کے حق میں واضح ہے اس واسطے کہ آپ ﷺ نہیں حکم کرتے تھے مگر ساتھ اس چیز کے کہ اس کا کرنا جائز ہے اور مراد ساتھ بحرین کے شہر مشہور ہے عراق میں اور فرض خمس میں پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت ﷺ نے وہاں کے لوگوں سے صلح کی تھی اور ان پر جزیہ مقرر کیا تھا اور کتاب الشرب میں اس حدیث کی شرح میں گزر چکا ہے کہ مراد ساتھ جاگیر دینے کے واسطے انصار کے خاص کرنا ان کا ہے ساتھ اس چیز کے کہ حاصل ہو جزیہ ان کے سے اور خراج ان کے سے نہ مالک کرنا گردن اس کی کا اس واسطے کہ صلح کی زمین میں نہ تقسیم کی جاتی ہے اور نہ جاگیر دی جاتی ہے۔ (فتح)

۲۹۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

۲۹۲۹۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَآئَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَّنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَآئَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَقَالَ لِي احْثُهْ فَحَثَوْتُ حَثْيَةً فَقَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَةٍ وَّقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَآئَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي إِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا قَالَ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ

نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آئے گا تو میں تجھ کو دوں گا اس طرح طرح اس طرح یعنی دونوں ہاتھ بھر بھر کے تین بار دوں گا سو جب حضرت ﷺ کا انتقال ہوا اور بحرین کے ملک سے مال آتا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس سے حضرت ﷺ نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو چاہیے کہ میرے پاس آئے سو میں ان کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کے ملک سے ہمارے پاس مال آئے گا تو البتہ میں تجھ کو دوں گا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح تو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اپنا لپ بھر اور گن تو میں نے لپ بھر کے ان کو گنا اچانک پانچ سو درہم تھے تو مجھ کو ایک ہزار پانچ سو درہم دیے اور کہا ابراہم نے عبدالعزیز سے اس نے روایت کی انس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ﷺ کے پاس بحرین سے مال آیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو مسجد میں ڈالو اور تھا وہ اکثر مال کہ حضرت ﷺ کے پاس لایا گیا تھا تو ناگہاں عباس رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ یا حضرت مجھ کو مال دیجیے پس تحقیق میں نے بدلا دیا تھا اپنی جان سے اور بدلہ دیا تھا عقیل سے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لے لو جس قدر اٹھا سکو تو عباس نے دونوں ہاتھ سے اپنے کپڑے میں مال ڈالا پھر اس کو اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کسی کو حکم کیجیے کہ مجھ کو اٹھوا دے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں حکم کرتا یعنی بلکہ جتنا خود اٹھا سکے اٹھا لے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ مجھ کو اٹھوا دیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں اٹھواتا تو عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے کچھ مال نکال ڈالا پھر اس کو اٹھانے لگے سو نہ اٹھا سکے تو کہا کہ یا حضرت ﷺ کسی کو حکم کیجیے کہ مجھ کو اٹھوا دے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُقِلُّهُ فَلَمْ يَرْفَعْهُ فَقَالَ فَمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلٰى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ.

حضرت ﷺ نے فرمایا نہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ہی مجھ کو اٹھوا دیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پھر عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے کچھ مال اور نکال ڈالا پھر اس کو اپنے مونڈھے پر اٹھا کر چلے سو ہمیشہ حضرت ﷺ اس کو دیکھتے رہے یہاں تک ہم سے چھپ گئے واسطے تعجب کرنے کے اس کی حرص سے سو نہ کھڑے ہوئے حضرت ﷺ اور حالانکہ وہاں اس سے کوئی درہم تھا۔

فائدہ: اور لیکن عطف جزیہ کا فے پر پس یہ عطف عام کا خاص پر اور شافعی وغیرہ نے کہا کہ فے وہ مال ہے جو حاصل ہو واسطے مسلمانوں کے اس قسم سے کہ نہیں دوڑائے اس پر مسلمانوں نے گھوڑے اور نہ اونٹ اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کی معلق مشعر ہے ساتھ اس کے کہ راجح ہے طرف نظر امام کی جتنا چاہے زیادہ دے اور تحقیق گزر چکا ہے خمس میں کہ جو مال بحرین سے آیا تھا وہ جزیہ کا مال تھا اور یہ کہ مصرف جزیہ کا مصرف فے کا ہے اور پہلے گزر چکا ہے بیان اختلاف کا مصرف فے میں اور یہ کہ امام بخاری رحمہ اللہ اختیار کرتے ہیں کہ وہ امام کی نظر کی طرف ہے جس کو چاہے دے اور عبدالرزاق نے حدیث طویل میں روایت کی ہے کہ جب عباس اور علی رضی اللہ عنہما عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی وما افاء الله علی رسوله من اهل القری الآية پس کہا کہ اس آیت نے سب مسلمانوں کو پورا کیا یعنی اس آیت میں سب مسلمانوں کو دینا مذکور ہے پس نہیں باقی رہا کوئی مگر کہ واسطے اس کے حق ہے بیچ اس کے مگر بعض وہ لوگ جن کے تم مالک ہو یعنی لونڈی غلام ابوعبید نے کہا کہ حکم فے کا اور خراج اور جزیہ کا ایک ہے اور ملحق ہوتا ہے ساتھ اس کے وہ مال جو اہل ذمہ سے لیا جاتا ہے عشر سے جبکہ تجارت کریں اسلام کے شہروں میں اور وہ حق ہے سارے مسلمانوں کا عام کیا جائے ساتھ اس کے فقیر اور مالدار کو اور عطا کی جائے ساتھ اس کے لڑنے والوں پر اور رزق دیا جائے بال بچوں کو اور جو حاجت کہ پیش آئے امام کو تمام اس قسم سے کہ اس میں بہتری مسلمانوں کی اور اسلام کی ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب نے بیچ تقسیم فے کے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مذہب برابری کرنی ہے اور یہی ہے قول علی رضی اللہ عنہ کا اور عطا کا اور اختیار شافعی کا اور مذہب عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کا تفصیل ہے یعنی کم و بیش دینا اور یہی ہے قول مالک کا اور کوفیوں کا مذہب یہ ہے کہ یہ امام کی رائے کے سپرد ہے اگر چاہے تو برابر دے اور اگر چاہے تو کم و بیش دے اور ابن بطال نے کہا کہ باب کی حدیثیں حجت ہیں واسطے اس کے جو قائل ہے تفصیل کا اور ظاہر یہ ہے کہ جو تفصیل کا قائل ہے وہ تعمیم کو شرط کرتا ہے بخلاف اس کے جو کہتا ہے کہ وہ نظر امام کی طرف ہے اور اس پر دلالت کرتی ہیں حدیثیں باب کی اور ابن منذر نے کہا کہ تنہا ہوئے ہیں شافعی ساتھ قول اپنے کے کہ فے کے مال میں بھی خمس ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے کہ غنیمت میں ہے اور نہیں محفوظ ہے یہ کسی سے اصحاب میں سے اور نہ ان سے جو ان کے بعد میں ہیں یعنی شافعی کے سوا سب کا یہی مذہب ہے کہ فے میں سے پانچواں حصہ نہ نکالا جائے اس واسطے کہ جو آیتیں فے کی آیت کے بعد ہیں وہ معطوف ہیں فے کی آیت پر للفقراء والمهاجرين سے آخر تک پس تحقیق وہ مفسر ہے واسطے اس چیز کے کہ اس سے پہلے ہے قول اس کے وما افاء الله على رسوله من اهل القرى سے اور شافعی نے حمل کیا ہے آیت پہلی کو اس پر کہ قسمت سوائے اس کے نہیں کہ واقع ہوئی ہے واسطے اس کے جو مذکور ہے بیچ اس کے فقط پھر جب اس نے دیکھا اجماع کو اوپر جواز عطاؤں لڑنے والوں کے اور روزی لڑکے بالوں کے اور سوائے اس کے فے کے مال سے تو تاویل کی اس نے کہ جو آیت میں مذکور ہے وہ خمس ہے پس گردانا اس نے خمس فے کو واجب واسطے ان کے اور مخالفت کی ہے اس کی عام اہل علم نے واسطے پیروی عمر رضی اللہ عنہ کے اور عباس رضی اللہ عنہ کے قصے میں دلالت ہے اس پر کہ حصہ ذوالقربیٰ کا فے سے نہیں خاص ہوتا ساتھ فقیر ان کے اس واسطے کہ عباس رضی اللہ عنہ مالداروں سے تھے اور امام احمد نے کہا کہ فے واسطے مالدار اور فقیر کے ہے۔ (فتح)

بَابُ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ.

باب ہے بیان میں گناہ اس شخص کے جو عہد کرنے والے کو قتل کرے بغیر جرم کے یعنی ناحق۔

فائدہ: اسی طرح مقید کیا ہے انہوں نے اس کو ترجمہ میں اور نہیں ہے تقیید حدیث میں اور لیکن وہ مستفاد ہے قواعد شرع سے اور واقع ہوا ہے بیچ روایت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جو آئندہ آتی ہے ساتھ لفظ بغیر حق کے اور اسی چیز میں کہ واقع ہوئی ہے نسائی وغیرہ کی حدیث میں کہ جو قتل کرے نفس معاہد کو بغیر حلال ہونے اس کے تو حرام کرتا ہے اللہ اس پر بہشت کو۔ (فتح)

٢٩٣٠ـ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا.

٢٩٣٠ـ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو معاہد یعنی قول و اقرار والے کو مار ڈالے گا تو وہ بہشت کی بو نہ سونگھے گا اور البتہ بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ بِهِ.

نکالنا یہود کا عرب کے ٹاپو سے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہم تم کو ٹھہرائیں گے جب تک کہ اللہ تم کو وہاں ٹھہرائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے اور اس میں یہ لفظ بھی ہے کہ نکالو مشرکوں کو عرب کے ٹاپو سے اور اقتصار کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اوپر ذکر یہود کے اس واسطے کہ وہ اللہ کو ایک جانتے تھے مگر تھوڑے ان میں سے اور باوجود اس کے حکم کیا ساتھ نکالنے ان کے کے تو ان کے سوائے اور کافروں کا نکالنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔ (فتح)

۲۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا إِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَّجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

۲۹۳۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ناگہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے سو فرمایا کہ یہود کی طرف چلو سو ہم نکلے یہاں تک کہ جب ہم مدرسے میں آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام قبول کرو تا کہ تم دین و دنیا میں سلامت رہو اور جان لو کہ تمہاری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو اس زمین یعنی عرب کی زمین سے نکال دوں سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے اپنا کچھ مال پائے تو چاہیے کہ اس کو بیچ ڈالے یعنی جس شخص پر تم میں سے دشوار ہو چھوڑنا کسی چیز کا جس کا نقل کرنا دشوار ہو تو اس کو اس کے بیچنے کی اجازت ہے نہیں تو جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

فائدہ: اور ظاہر یہ ہے کہ یہ یہود بقایا تھے یہود سے پیچھے رہے مدینے میں بعد نکال دینے بنی قینقاع اور قریظہ اور نضیر کے اس واسطے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسلام سے پہلے تھا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو فتح خیبر کے بعد آئے تھے جیسا کہ مغازی میں آئے گا اور تحقیق برقرار رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود خیبر کو اس شرط پر کہ زمین میں محنت مزدوری کریں کما تقدم اور وہ بدستور قائم رہے یہاں تک کہ جلاوطن کیا ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے یا احتمال ہے کہ یہود خیبر سے کچھ لوگ مدینے میں باقی رہے ہوں اعتماد کرنے والے اوپر رضا کے ساتھ باقی رکھنے ان کے کے واسطے محنت کے بیچ زمین خیبر کے پھر ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں رہنے سے بالکل منع کر دیا۔ (فتح)

۲۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى

۲۹۳۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ دن جمعرات کا اور کیا تھا دن جمعرات کا پھر رونے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے پتھر تر ہوئے میں نے کہا کہ اے ابو عباس کیا ہے دن جمعرات کا تو انہوں نے کہا کہ اس دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی نہایت شدت ہوئی اور درد غالب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا لَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَقَالَ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَنِيْ إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ.

ہوا تو فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دوں تا کہ تم اس تحریر کے بعد کبھی نہ بہکو تو اصحاب کاغذ لانے نہ لانے میں جھگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس جھگڑنا جائز نہیں پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت ﷺ کا کیا حال ہے کیا درد سے زبان قابو میں نہیں رہی اس کو حضرت ﷺ سے پھر تحقیق کر دیا یہ استفہام انکاری ہے گویا کہ انہوں نے انکار کر دیا اس شخص پر جو کہتا تھا کہ نہ لکھو یعنی نہ ٹھہراؤ اس کو مانند امر اس کے کی جس کی زبان قابو میں نہ ہو تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب مجھ کو نہ چھیڑو جس میں اب میں مشغول ہوں بہتر ہے اس سے جس کو تم پوچھتے ہو تو حضرت ﷺ نے ان کو تین چیز کا حکم کیا سو فرمایا کہ مشرکوں کو عرب کے جزیرہ سے نکال دینا اور ایلچیوں سے سلوک کیا کرنا جیسے میں کیا کرتا تھا اور تیسری چیز سے یا تو آپ ﷺ چپ رہے یا میں اس کو بھول گیا ہوں سفیان نے کہا کہ یہ سلیمان کا قول ہے۔

فائدہ: اور غرض اس حدیث سے یہ قول آپ ﷺ کا ہے کہ نکال دو مشرکوں کو عرب کے ٹاپو سے اور طبری نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر لازم ہے نکالنا ہر اس شخص کا جو اسلام کے سوائے کوئی اور دین رکھتا ہو ہر شہر سے کہ اس پر مسلمان قہر سے غالب ہوئے ہوں جبکہ مسلمانوں کی ان کی ضرورت نہ ہو مانند عمل زمین کی اور مانند اس کی اور اسی پر ٹھہرایا عمر رضی اللہ عنہ نے جس کو ٹھہرایا سواد اور شام میں اور گمان کیا انہوں نے کہ نہیں خاص ہے یہ ساتھ ٹاپو عرب کی بلکہ ملحق ہے ساتھ اس کے وہ شہر کے ہو اور پر حکم اس کے کے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُعْفٰى عَنْهُمْ.

جب مشرکین مسلمانوں کے ساتھ دغا کریں تو کیا ان سے معاف کیا جائے۔

فائدہ: اور نہیں جزم کیا امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ حکم کے واسطے اشارت کرنے کے طرف اس چیز کی کہ واقع ہوئی ہے اختلاف سے بیچ عقاب کرنے اس عورت کی جس نے زہر آلودہ بکری ہدیہ بھیجی تھی۔ (فتح)

۲۹۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ

۲۹۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو ایک بکری زہر آلودہ حضرت ﷺ کو تحفہ بھیجی گئی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ يَهُوْدَ فَجُمِعُوْا لَهُ فَقَالَ إِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوْكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوْكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِيْ أَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِيْ هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيْحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ.

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہاں کہ سب یہودیوں کو میرے پاس جمع کرو تو سب یہودی آپ ﷺ کے پاس جمع کیے گئے تو فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں کیا تم اس میں سچ بولو گے یہود نے کہا ہاں تو حضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کون ہے باپ تمہارا انہوں نے کہا کہ فلانا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم جھوٹے ہو بلکہ تمہارا باپ فلانا ہے انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ سچے ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں تم سے کچھ پوچھوں تو کیا تم اس میں سچ بولو گے تو یہود نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم اور اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ﷺ ہمارے جھوٹ کو پہچان لیں گے جیسے کہ آپ ﷺ نے اس کو ہمارے باپ کی نسبت میں پہچانا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ دوزخی کون ہیں تو یہود نے کہا کہ ہم تھوڑے دن دوزخ میں رہیں گے پھر ہمارے پیچھے تم دوزخ میں داخل ہو گے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ دور ہو اس میں قسم ہے اللہ کی ہم تمہارے پیچھے کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں تم سے کچھ پوچھوں تو کیا تم اس میں سچ بولو گے تو انہوں نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم ﷺ تو فرمایا کہ تم نے اس بکری میں زہر ڈالا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا چیز تم کو اس کے باعث ہوئی یہود نے کہا کہ ہم نے چاہا تھا کہ اگر آپ معاذ اللہ جھوٹے ہوں گے تو ہم آپ سے آرام پائیں گے لیکن اگر آپ ﷺ پیغمبر ہوں گے تو آپ ﷺ کو ضرر نہ ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی۔

بَابُ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلٰى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا.

بددعا کرنی امام کی اس شخص پر جو عہد کو توڑ ڈالے۔

۲۹۳٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ

۲۹۳۴۔ عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَقُلْتُ إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَآءٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ أَرْبَعِيْنَ أَوْ سَبْعِيْنَ يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْقُرَّآءِ إِلٰى أُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَعَرَضَ لَهُمْ هٰٓؤُلَآءِ فَقَتَلُوْهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلٰى أَحَدٍ مَّا وَجَدَ عَلَيْهِمْ.

رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے کا حکم پوچھا تو میں نے کہا کہ فلانا گمان کرتا ہے کہ تو نے رکوع سے پیچھے کہا ہے تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ جھوٹا ہے پھر انس رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی بعد رکوع کے بددعا کرتے تھے بنی سلیم کی ایک جماعت پر انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس یا ستر قاری کچھ مشرکوں کی طرف بھیجے پس آگے آئے ان کو یہ کافر یعنی جبکہ پہنچے بئر معونہ میں تو کافروں نے ان کو مار ڈالا اور ان کافروں کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان عہد تھا سو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی پر غمناک ہوئے ہوں جیسا کہ ان پر غمناک ہوئے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الوتر میں گزر چکی ہے۔

بَابُ أَمَانِ النِّسَآءِ وَجِوَارِهِنَّ.

باب ہے بیان میں امان دینے عورتوں کے اور پناہ دینے ان کے۔

۲۹۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُّلْتَحِفًا

۲۹۳۵۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا ابو طالب کی بیٹی سے روایت ہے کہ میں فتح مکہ کے سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی سو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرتے پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پردہ کیے ہوئے تھیں تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عورت کون ہے میں نے کہا کہ میں ام ہانی ہوں ابو طالب کی بیٹی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوش وقتی ہے ام ہانی کو پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہانے سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے تو اپنی آٹھ رکعتیں پڑھیں یعنی چاشت کی نماز لپٹے ہوئے تھے کپڑے میں تو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں کے بیٹے علی نے کہا کہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّيْ عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَّجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَّذٰلِكَ ضُحًى.

قتل کرنے والے ہیں اس شخص کو کہ میں نے اس کو پناہ دی تو فلاں بیٹا ہبیرہ کا ہے تو حضرت مَلَّاتِیْمِ نے فرمایا کہ ہم نے پناہ دی جس کو تو نے پناہ دی اے ام ہانی۔ ام ہانی نے کہا اور یہ چاشت کی نماز تھی۔

فائدہ: اس حدیث کی کچھ شرح نماز میں گزر چکی ہے ابن منذر نے کہا کہ اجماع ہے اہل علم کا اوپر جائز ہونے امان عورت کے مگر وہ چیز کہ ذکر کی ہے عبدالملک مالک کے مصاحب نے نہیں محفوظ رکھتا میں یہ اس کے غیر سے کہا اس نے کہ کہا امر امان کا امام کی طرف ہے اور تاویل کی ہے اس نے جواز کی حدیثوں کی اوپر قضایا خاص کے ابن منذر نے کہا کہ بیچ قول حضرت مَلَّاتِیْمِ کے کہ سعی کرتا ہے ساتھ عہد ان کے کے ادنیٰ ان کا دلالت ہے اوپر غافل ہونے اس قائل کے اور سحنون سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے پس کہا اس نے کہ وہ امام کے سپرد ہے اگر اس کو جائز رکھے تو جائز ہے اور اگر رد کرے تو رد ہے۔ (فتح)

بَابُ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ.

مسلمانوں کا عہد اور امان ایک ہے سعی کرتا ہے ساتھ عہد ان کے کے ادنیٰ ان کا یعنی اگر کوئی ادنیٰ مسلمان مانند عورت اور غلام کی کسی کافر کو امان دے تو چاہیے کہ اس کو سب مسلمان امان دیں اور اس کے عہد کو نہ توڑیں۔

۲۹۳۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَقَالَ فِيْهَا الْجِرَاحَاتُ وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ وَالْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا أَوْ اٰوٰى فِيْهَا مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَذِمَّةُ

۲۹۳۶۔ ابراہیم تیمی نے اپنے باپ سے روایت کی کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہم پر خطبہ پڑھا پس کہا کہ نہیں ہمارے پاس کوئی کتاب جس کو ہم پڑھیں مگر کتاب اللہ کی جو بلند ہے یعنی قرآن اور جو کچھ کہ اس کاغذ میں ہے اور فرمایا کہ اس کتاب میں احکام ہیں زخموں کے اور سن اونٹوں کے یعنی جو دیت میں دیے جاتے ہیں اور مدینہ حرام ہے عیر سے اور کدا تک کہ یہ دونوں پہاڑوں کے نام ہیں سو جو اس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے نہ قبول کرے گا اس سے اللہ نہ فرض عبادت کو اور نہ نفل کو اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بغیر اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ.

اگلے سرداروں کے تو اس پر بھی اتنی ہی لعنت ہے اور امان مسلمانوں کی ایک ہے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے تو اس پر بھی اتنی ہی لعنت ہے۔

فائدہ: اور غرض اس حدیث سے یہی اخیر قول ہے کہ امان مسلمانوں کی ایک ہے الخ اور یہ ظاہر ہے بیچ اس چیز کے کہ متعلق ہے ساتھ ابتداء ترجمہ کے اور اوپر قول اس کا کہ کوشش کرتا ہے ساتھ عہد ان کے کے ادنیٰ ان کا پس اشارہ کیا ہے ساتھ اس کے طرف اس چیز کی کہ اس کے بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے اور تحقیق پہلے گزر چکا ہے بیان اس کا حج میں اور آئندہ بھی یہ حدیث آئے گی اور داخل ہوا بیچ قول اس کے کے ادناهم ہر وضیع ساتھ نص کے اور ہر شریف ساتھ فحوی کے پس داخل ہوا ان کے ادنیٰ میں عورت اور غلام اور لڑکا اور مجنوں اور اوپر عورت پس اس کا ذکر تو پہلے باب میں گزر چکا ہے اور اوپر غلام پس جائز رکھا ہے اس کی امان کو جمہور نے لڑے یا نہ لڑے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر لڑے تو اس کی امان جائز ہے اور نہیں تو نہیں اور سحنون نے کہا کہ اگر سردار اس کو لڑنے کی اجازت دے تو جائز ہے امان اس کی اور نہیں تو نہیں اور اوپر لڑکا پس کہا ابن منذر نے کہ اجماع ہے اہل علم کا کہ امان لڑکے کی جائز نہیں میں کہتا ہوں کہ اس کے غیر کا کلام مشعر ہے ساتھ اس کے کہ مراہق اور غیر مراہق میں فرق ہے اور اسی طرح ممیز جو عقل رکھتا ہو اور خلاف ہے مالکیہ اور حنابلہ سے اور اوپر مجنون پس نہیں صحیح ہے امان اس کی بغیر خلاف کے مانند کافر کی اور لیکن اوزاعی نے کہا کہ اگر جہاد کرے ذمی کافر ہمراہ مسلمانوں کے پس کسی کو امان دی پس اگر امام چاہے تو اس کو جائز رکھے اور اگر چاہے تو رد کرے اور حکایت کی ہے ابن منذر نے ثوری سے کہ اس نے مستثنیٰ کیا ہے مردوں سے ان آزادوں کو جو دارالحرب میں قید ہیں پس کہا اس نے کہ ان کی امان جائز نہیں ہوتی اور اسی طرح مزدور کی۔ (فتح)

بَابُ إِذَا قَالُوْا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوْا أَسْلَمْنَا.

جب کہیں مشرکین وقت لڑنے کے صَبَأْنَا یعنی ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے اور بخوبی یہ بات نہ کہہ سکیں کہ ہم مسلمان ہوئے یعنی واسطے جاری ہونے کے اپنی زبان پر تو کیا ہوتا ہے یہ کافی بیچ دور کرنے قتال کے ان سے یا نہیں۔

فائدہ: ابن منیر نے کہا کہ مقصود ترجمہ کا یہ ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے مقاصد کا اپنی دلیلوں سے جس طرح سے کہ دلیلیں ہوں خواہ لفظی ہوں یا غیر لفظی جس زبان میں کہ ہوں۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ -

اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سو خالد نے ان کا قتل کرنا شروع کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرے روبرو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ. بیزاری کرتا ہوں خالد کے فعل سے۔

فائدہ: یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث دراز کا پوری حدیث آئندہ آئے گی اور اس کا حاصل یہ ہے کہ خالد نے حضرت ﷺ کے حکم سے ایک قوم کے ساتھ جہاد کیا اور ان کو اسلام کی دعوت کی تو انہوں نے کہا صَبَأْنَا یعنی ہم بے دین ہوئے اور مراد ان کی یہ تھی ہم اسلام لائے یعنی اس لیے کہ کافر مسلمانوں کو بے دین کہتے تھے تو خالد نے ان سے یہ بات قبول نہ کی اور ان کو قتل کیا بنا پر ظاہر لفظ کے تو حضرت ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اس پر انکار کیا پس دلالت کی اس نے اس پر کہ کفایت کی جائے ہر قوم سے ساتھ اس چیز کے کہ پہچانی جائے زبان ان کی سے اور تحقیق معذور کہا حضرت ﷺ نے خالد کو بیچ اجتہاد اس کے کے اور نہ بدلہ لیا اس سے۔ اور ابن بطال نے کہا کہ نہیں اختلاف ہے اس میں کہ حاکم جب حکم کرے ساتھ جور کے یا برخلاف قول اہل علم کے تو وہ مردود ہے ولیکن نظر کی جائے پس اگر ہو بطور اجتہاد کے تو گناہ ساقط ہے اور اوپر ضمان یعنی بدلہ پس لازم ہے اس میں نزدیک اکثر کے اور کہا ثوری اور اہل رائے اور احمد اور اسحاق نے کہ جو چیز کہ ہو قتل میں یا زخم میں تو بیت المال میں ہے اور کہا اوزاعی اور شافعی رحمہ اللہ اور ابو حنیفہ کے دونوں مصاحبوں نے کہ اس کا بدلہ عاقلہ پر ہے اور کہا ابن ماجشون نے کہ نہیں لازم آتی اس میں ضمان اور یہ ان جگہوں سے ہے جن میں تمسک کیا جاتا ہے کہ بخاری ترجمہ باندھتا ہے ساتھ بعض ان چیزوں کے کہ وارد ہوئی ہیں حدیث میں اگرچہ وارد نہیں کرتا ان کو ترجمہ میں پس تحقیق اس نے باب باندھا ہے ساتھ قول اپنے کی صَبَأْنَا اور اس کو وارد نہیں کیا اور اکتفا کیا ہے اس نے ساتھ ٹکڑے اس حدیث کے جس میں یہ لفظ وارد ہوا ہے۔ (فتح)

وَقَالَ عُمَرُ إِذَا قَالَ مَتْرَسْ فَقَدْ آمَنَهُ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ كُلَّهَا وَقَالَ تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ.

یعنی اور کہا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہ جب کہے مسلمان عجمی کافر کو کہ نہ ڈر یعنی فارسی زبان میں تو اس نے اس کو امن دیا تحقیق اللہ سب زبانوں کو جانتا ہے یعنی پس فارسی زبان میں بھی امان دینی جائز ہوگی۔ یعنی عمر فاروق نے کہا کہ کلام کر کوئی ڈر نہیں۔

فائدہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نے تستر کو محاصرہ کیا تو اترا ہرمزان اوپر حکم عمر رضی اللہ عنہ کے سو جب اس کو عمر کے پاس لایا گیا تو صاف کلام نہ کر سکا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کلام کر کوئی ڈر نہیں اوپر تیرے اور یہ عمر رضی اللہ عنہ سے امن دینا تھا اور کہا کہ اللہ سب زبانوں کو جانتا ہے تو کہتے ہیں کہ دنیا میں کل بہتر زبانیں ہیں سولا سام کی اولاد میں اور مانند اس کی حام کی اولاد میں اور باقی یافث کی اولاد میں۔ (فتح)

بَابُ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَإِثْمِ مَنْ لَّمْ

صلح کرنی اوپر ترک کرنے لڑائی کے اور صلح کرنے ساتھ مشرکوں کے مال وغیرہ پر یعنی مانند قیدیوں کے اور گناہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَفِ بِالْعَهْدِ وَقَوْلِهِ ﴿وَإِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ الْآيَةَ.

اس کا جو عہد کو پورا نہ کرے۔ اور اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ جھکیں صلح کو تو تو بھی جھک اسی طرف اور بھروسا کر اللہ پر بے شک وہی سنتا جانتا۔

فائدہ: یعنی یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر مصالحت کے ساتھ مشرکین کے اور معنی شرط کے آیت میں یہ ہیں کہ امر ساتھ صلح کے مقید ہے ساتھ اس کے جبکہ ہو نافع واسطے اسلام کے مصالحت اور جبکہ اسلام کفر پر غالب ہو اور مصالحت میں کوئی مصلحت ظاہر نہ ہو تو اس وقت صلح نہیں۔ (فتح)

۲۹۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ إِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتٰى مُحَيِّصَةُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَّهُوَ يَتَشَمَّطُ فِيْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِيْكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ.

۲۹۳۷۔ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود دونوں خیبر میں گئے اور خیبر والوں سے اس دن صلح تھی سو دونوں جدا جدا ہو گئے یعنی سیر کرتے ہوئے ایک کسی طرف چلا گیا اور ایک کسی طرف تو محیصہ عبداللہ کے پاس آیا اور وہ اپنے خون میں تڑپتا تھا اس حال میں کہ مارا گیا تھا تو اس نے اس کو دفنایا پھر مدینے میں آیا پھر چلا عبدالرحمٰن بن سہل یعنی بھائی مقتول کا اور محیصہ اور حویصہ بیٹے مسعود کی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو عبدالرحمٰن کلام کرنے لگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقدم کر بڑے کو بڑے کو یعنی جو تجھ سے بڑا ہے اس کو کلام کرنے دے اور وہ تینوں سے چھوٹا تھا تو عبدالرحمٰن چپ رہا تو کلام کیا محیصہ اور حویصہ نے یعنی دعویٰ کیا خون کا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم قسم کھاتے ہو اور مستحق ہوتے ہو اپنے قاتل کے خون کے یا فرمایا اپنے ساتھی کے تو انہوں نے کہا کہ ہم کس طرح قسم کھائیں اور حالانکہ ہم حاضر نہ تھے اور نہ ہم نے کسی کو دیکھا فرمایا کہ پاک ہوں گے یہود دعویٰ تمہارے سے ساتھ قسموں پچاس مردوں کے تو انہوں نے کہا کہ ہم کافروں کی قوم سے کس طرح قسمیں لیں یعنی ان کی قسموں کا کیا اعتبار ہے تو دیت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اپنے پاس سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ وہ خیبر کی طرف چلے اور اس وقت ان سے صلح تھے اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت دی تو مہلب نے اس سے سمجھا ہے کہ یہ موافق ہے قول اس کے کو ترجمہ میں کہ صلح کر لی ساتھ مشرکوں کے مال پر پس کہا اس نے کہ سوائے اس کے نہیں کہ دیت دی اس کو حضرت ﷺ نے اپنے پاس سے واسطے الفت دلانے یہود کے اور واسطے امید مسلمان ہونے ان کے کے اور مہلب کے اس قول کو رد کرتی ہے وہ چیز کہ نفس حدیث میں ہے غیر اس طریق میں کہ مکروہ جانا حضرت ﷺ نے یہ کہ باطل کریں خون اس کا پس تحقیق یہ مشعر ہے کہ سبب دینے آپ کا دیت کو اپنے پاس سے تھا خوش کرنا واسطے دلوں اہل اس کے کے اور احتمال ہے کہ ہر ایک دونوں سے سبب واسطے اس کے اور ساتھ اس کے تمام ہوگا ترجمہ اور اوپر اصل مسئلے کا پس اختلاف کیا گیا ہے بیچ اس کے پس کہا اوزاعی نے کہ صلح کرنی امام المسلمین کی ساتھ اہل حرب کے مال پر کہ ادا کرے اس کو طرف اہل حرب کی جائز نہیں مگر ضرورت سے مانند اعراض کرنے مسلمانوں کی لڑائی ان کی سے کہا اس نے اور نہیں ڈر ہے یہ کہ صلح کرے ان سے غیر شے پر یعنی بغیر کسی چیز نے کے کہ ادا کریں ان کو طرف ان کی جیسا کہ واقع ہوا حدیبیہ میں اور کہا شافعی نے کہ جب ضعیف ہوں مسلمان مشرکوں کی لڑائی تو جائز ہے صلح کرنے ان سے بغیر کسی چیز کے کہ دیں ان کو اس لیے کہ قتل واسطے مسلمانوں کے شہادت ہے اور اسلام زیادہ تر عزت والا ہے اس سے کہ دیا جائے کچھ مال مشرکوں کو اس پر کہ باز رہیں ان سے مگر بیچ حالت خوف مسلمانوں کے واسطے بہت ہونے دشمنوں کے اس لیے کہ یہ ضرورتوں سے ہے اور اسی طرح جب قید کیا جائے کوئی مرد مسلمان پس نہ خلاص ہو مگر ساتھ بدلے کے تو جائز ہے اور اوپر قول بخاری رحمہ اللہ کا کہ گناہ اس شخص کا کہ نہ پورا کرے عہد کو پس نہیں باب کی حدیث میں وہ چیز کہ مشعر ہو ساتھ اس کے اور قسامت کی بحث آئے گی۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ الْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ.

باب ہے بیان میں فضیلت پورا کرنے عہد کے۔

۲۹۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ كَانُوْا تِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ مَادَّ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ فِيْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ.

۲۹۳۸۔ سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہرقل نے مجھ کو بلا بھیجا معہ چند سواروں قریش کے کہ شام کے ملک میں سوداگر تھے اس مدت میں جس میں حضرت ﷺ نے ابوسفیان اور کفار قریش سے صلح کی ہوئی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اس کے کہ دغا ہر امت کے نزدیک قبیح اور مذموم ہے اور یہ پیغمبروں کی صفتوں سے نہیں۔ (فتح)

بَابُ هَلْ يُعْفٰى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ. باب ہے بیان میں اس کے کہ کیا معاف کیا جائے ذمی کافر سے جبکہ جادو کرے۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا نہ قتل کیا جائے جادوگر اہل عہد کا اور لیکن عقاب کیا جائے مگر یہ کہ اپنے جادو سے قتل کرے پس قتل کیا جائے یا کوئی بدعت نکالے پس مواخذہ کیا جائے ساتھ اس کے اور یہی قول ہے جمہور کا اور مالک نے کہا کہ اگر داخل کرے ساتھ سحر اپنے کے ضرر کو مسلمان پر تو ٹوٹ جاتا ہے عہد اس کا ساتھ اس کے اور نیز مالک نے کہا کہ قتل کیا جائے ساحر اور نہ توبہ کرایا جائے اور یہی قول ہے احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اور ایک جماعت کا اور وہ نزدیک ان کی مانند زندیق کی ہے۔ (فتح)

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سُئِلَ أَعَلٰى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذٰلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

یونس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ابن شہاب سے پوچھا کہ کیا اس شخص پر کہ جادو کرے عہد والوں سے قتل ہے یعنی کیا اس کو مار ڈالنا جائز ہے ابن شہاب نے کہا پہنچی ہم کو یہ خبر کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جادو کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جادوگر کو قتل نہ کیا اور تھا وہ اہل کتاب سے

فائدہ: کرمانی نے کہا کہ ترجمہ باندھا بخاری نے ساتھ لفظ ذمی کے اور سوال کیا گیا زہری ساتھ لفظ اہل عہد کے اور جواب دیا ساتھ لفظ اہل کتاب کے پس دونوں پہلے متقارب ہیں اور اوپر اہل کتاب پس مراد اس کی ان میں سے وہ شخص ہے جس کے ساتھ عہد ہو اور امر نفس الامر میں اس طرح تھا ابن بطال نے کہا کہ نہیں حجت ہے واسطے ابن شہاب کے بیچ قصے اس شخص کے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جادو کیا تھا اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہ لیتے تھے اور نیز اس لیے کہ نہ ضرر کیا آپ کو جادو نے بیچ کسی چیز کے وحی کے امروں سے اور نہ آپ کے بدن میں اور سوائے اس کے نہیں کہ عارض ہوئی تھی آپ کو کوئی چیز خیال سے اور یہ مانند اس کی ہے کہ ایک جن نے آپ کی نماز کو توڑنا چاہا پس نہ قادر ہوا اور اس کے اور سوا اس کے نہیں کہ پہنچی آپ کو ضرر سحر سے وہ چیز کہ پہنچتی ہے بیمار کو بخار سے میں کہتا ہوں کہ اسی لیے نہیں جزم کیا بخاری نے ساتھ حکم کے۔ (فتح)

۲۹۳۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۳۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا یہاں تک کہ آپ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ ایک کام کر چکے اور حالانکہ اس کو نہ کیا ہوتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُحِرَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ.

فائدہ: اس حدیث میں معاف کرنے کا ذکر نہیں اور اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ ترجمہ کے طرف اس چیز کی کہ واقع ہوئی ہے بیچ باقی قصے کے کہ جب حضرت ﷺ کو صحت حاصل ہوئی تو فرمایا کہ میں مکروہ جانتا ہوں کہ لوگوں میں فتنہ انگیزی کروں اور اس کی باقی شرح طب میں آئے گی۔

بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿وَإِنْ يُّرِيْدُوْا أَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِىْ أَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ إِلٰى قَوْلِهٖ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾.

غدر اور دغا سے ڈرانے کا بیان اور اللہ نے فرمایا کہ اگر کافر چاہیں کہ تجھ کو دغا میں تو تحقیق کافی تجھ کو اللہ آخر تک

فائدہ: اور اس آیت میں اشارہ ہے طرف اس کی کہ احتمال رکھنا طلب دشمن کا واسطے صلح کے دغا کو نہیں منع کرتا قبول کرنے کو جبکہ ظاہر ہو واسطے مسلمانوں کے بلکہ عزم کیا جائے اور بھروسا کیا جائے اللہ پر۔ (فتح)

٢٩٤٠۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِىْ قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ مَوْتِىْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَّأْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَّا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِى الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

٢٩٤٠۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جنگ تبوک میں حضرت ﷺ کے پاس آیا اور حضرت ﷺ چمڑے کے ایک قبے میں تھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ گن رکھ چھ چیزوں کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم میں مری کا پڑنا جیسے بھیڑ بکری میں مری پڑتی ہے پھر مال کی کثرت ہونی یہاں تک کہ کہ ایک مرد کو سو اشرفیاں دی جائے گی پھر بھی وہ ناخوش رہے گا یعنی کم سمجھ کر پھر فساد ہوگا عرب کا کوئی گھر باقی نہ رہے گا جس میں وہ داخل نہ ہوگا پھر تمہاری اور روم والوں کے درمیان صلح کا ہونا سو وہ دغا کریں گے تو وہ تم سے لڑنے آئے گے اسی (۸۰) علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: کہتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بیت المقدس کی فتح ہونے کے بعد عمواس میں مری پڑی کہ اس میں پڑی کہ اس میں کئی ہزار آدمی مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی نزدیک فتوح عظیمہ کے اور فتنہ جس کی طرف حدیث میں اشارہ ہے شروع ہوا ساتھ مقتول ہونے عثمان رضی اللہ عنہ کے اور بدستور رہے فتنے بعد اس کے اور چھٹی نشانی ابھی واقع نہیں ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان میں سے تین نشانیاں واقع ہو چکی ہیں اور تین باقی ہیں اور نعیم کے فتن میں واقع ہوا ہے کہ اخیر نشانی مہدی کے وقت میں ہوگی اوپر ہاتھ ایک بادشاہ کے جو ہرقل کی اولاد سے ہوگا اور مہلب نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دغا قیامت کی نشانیوں سے ہے اور اس میں بیان ہے کئی چیزوں کا نبوت کی نشانیوں سے کہ ان میں سے اکثر ظاہر ہو چکی ہیں ابن منیر نے کہا کہ اپیر قصہ روم کا پس نہیں واقع ہوا اب تک اور نہ ہم کو یہ خبر پہنچی کہ مسلمانوں نے میدان میں اس عدد کے ساتھ جہاد کیا ہو پس یہ ان امروں سے ہے کہ ابھی واقع نہیں ہوئی اور اس میں بشارت اور ندارت ہے اور یہ اس لیے ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے کہ انجام واسطے مسلمانوں کے ہے باوجود کثرت اس لشکر کے اور اس میں اشارت ہے طرف اس کی کہ مسلمانوں کا لشکر کئی گناہ زیادہ ہوگا۔ (فتح)

بَابُ كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ ﴿وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ﴾ الْآيَةَ.

کس طرح پھیرا جائے عہد طرف اہل عہد کی اور اللہ نے فرمایا کہ اگر تجھ کو ڈر ہو ایک قوم کے دغا کا تو پھینک دے طرف ان کی عہد ان کا برابر کے برابر۔

فائدہ: اور یہ اس طور سے ہے کہ کسی کو ان کے پاس پہنچے جو ان کو خبر کر دے کہ عہد ٹوٹ گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یعنی مثل پر اور بعض کہتے ہیں کہ عدل پر اور بعض کہتے ہیں کہ خبر کر دے ان کو کہ تو ان سے لڑنے والا ہے یہاں تک کہ ہوں مثل تیری اس کے علم میں۔ (فتح)

۲۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ

۲۹۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بھیجا مجھ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں میں جو قربانی کے دن منا میں حکم پہنچا دیں کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی شریک کرنے والا اور نہ گھومے کعبے کے گرد ننگا آدمی اور حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے یعنی دسویں ذی حجہ کی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کہا گیا ہے اکبر اس واسطے کہ لوگ عمرے کو حج اصغر کہتے تھے پس پھینک دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طرف لوگوں کی اس سال میں عہد ان کا تو حجۃ الوداع کے سال جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا کسی کافر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى النَّاسِ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِيْ حَجَّ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ.

نے حج نہ کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح حج میں گزر چکی ہے مہلب نے کہا کہ خوف کیا حضرت ﷺ نے کافروں کے دغا سے پس اس واسطے منادی کو بھیجا کہ کافروں کو یہ حکم پہنچا دے۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَوْلِ اللّٰهِ ﴿الَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ﴾.

گناہ اس شخص کا جو عہد کرے پھر دغا کرے اور اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے جن کے ساتھ تو نے عہد کیا ہے پھر توڑتے ہیں عہد اپنا ہر بار میں الآیۃ

٢٩٤٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ خِلَالٍ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا مَّنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا.

٢٩٤٢۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں کہ جس میں چاروں ہوں گی وہ نرا منافق ہے وہ شخص کہ جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب عہد پیمان کرے تو دغا کرے اور جب جھگڑے تو ناحق پر چلے جس میں ایک خصلت ہو ان چاروں سے تو اس میں ایک ہی نفاق کی خو ہے یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دی۔

فائدہ: اور یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب میں۔

٢٩٤٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَّا بَيْنَ عَآئِرٍ إِلٰى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ اٰوٰى

٢٩٤٣۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں لکھا ہم نے حضرت ﷺ سے مگر قرآن اور جو کچھ کہ اس کاغذ میں ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان کہ ایک کو عائر کہتے ہیں اور دوسرے کو کدا سو جو اس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہو نہ قبول کی جائے گی اس سے نفل عبادت اور نہ فرض عبادت اور امان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ وَّذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ.

مسلمانوں کی ایک ہے ادنیٰ مسلمان بھی امان کی کوشش کرتا ہے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہو نہ قبول کی جائے گی اس سے فرض عبادت اور نہ نفل عبادت اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بغیر اجازت اپنے اگلے سرداروں کی تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو نہ قبول کی جائے گی اس سے فرض عبادت اور نہ نفل عبادت۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہ قول آپ کا ہے کہ جو مسلمان کی امان کو توڑے۔

قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا فَقِيْلَ لَهُ وَكَيْفَ تَرٰى ذٰلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ قَالُوْا عَمَّ ذَاكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوْبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُوْنَ مَا فِيْ أَيْدِيْهِمْ.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہ کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ خراج اور جزیہ سے تم کو کچھ نہ پہنچے گا تو کسی نے ابو ہریرہ سے کہا کہ اے ابو ہریرہ کس طرح گمان کرتا ہے تو اس کو ہونے والا یعنی تو کہاں سے کہتا ہے کہ یہ حال پیش آئے گا اس نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے کہ معلوم کیا ہے میں نے اس کو قول سچے کے سے جس کو سچ کیا گیا ہے یعنی جو کچھ جبرائیل نے آپ ﷺ سے کہا ہے سچ کہا ہے لوگوں نے کہا کہ اس کا کیا سبب ہے یعنی کس سبب سے یہ بات پیش آئے گی ابو ہریرہ نے کہا کہ توڑا جائے گا عہد اللہ کا اور عہد اس کے رسول کا کہ اہل ذمہ کے ساتھ تھا تو اللہ اہل ذمہ کے دل کو سخت کر دے گا تو روک رکھیں گے جو کچھ کہ ان کے ہاتھ میں ہے یعنی جزیہ اور خراج ادا نہ کریں گے۔

فائدہ: اور اس حدیث میں نشانی ہے نبوت کی نشانیوں سے اور وصیت کرنی ہے ساتھ پورا کرنے عہد اہل ذمہ کے واسطے اس چیز کے کہ جزیہ میں ہے جو ان سے لیا جاتا ہے نفع مسلمانوں کے سے اور اس میں ڈرانا ہے ظلم ان کے سے اور یہ کہ جب یہ واقع ہوگا تو وہ عہد کو توڑ ڈالیں گے پس نہ لیں گے اس سے مسلمان کچھ پس تنگ ہوگا حال ان کا۔ (فتح)

بَابٌ. یہ باب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور یہ بجائے فصل کے ہے پہلے باب سے۔

٢٩٤٤۔ بَابُ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَآئِلٍ شَهِدْتَّ صِفِّيْنَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَّقُوْلُ اتَّهِمُوْا رَأْيَكُمْ رَأَيْتُنِيْ يَوْمَ أَبِيْ جَنْدَلٍ وَّلَوْ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُّهٗ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُّفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلٰى أَمْرٍ نَّعْرِفُهٗ غَيْرِ أَمْرِنَا هٰذَا.

۲۹۴۴۔ اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کہ کیا تو جنگ صفین میں حاضر ہوا تھا اس نے کہا کہ ہاں تو میں نے سہل بن حنیف سے سنا کہتا تھا کہ تہمت کرو اپنی اپنی رائے کو میں نے اپنے آپ کو دیکھا دن ابو جندل کے یعنی دن صلح حدیبیہ کے پس اگر میں طاقت رکھتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پھیروں تو البتہ میں اس کو پھیرتا اور نہیں رکھا ہم نے اپنی تلواروں کو دن صفین کے اپنے مونڈھوں سے واسطے کسی امر کے ڈراوے ہم کو مگر کہ لائیں ہم کو تلواریں ہم کی طرف امر کے آسان جانتے تھے ہم انجام اس کے کو سوائے امر ہمارے کے کہ یہ ہے یعنی مسلمانوں کا آپس میں لڑنا۔

فائدہ: سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جنگ صفین میں کسی گروہ کے ساتھ شریک نہیں ہوئے لوگوں نے ان کو قصور وار ٹھہرایا تو سہل نے یہ عذر بیان کیا اور اس کی شرح کتاب الفتن میں آئے گی۔

٢٩٤٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْهِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ وَآئِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَّقَاتَلْنَا فَجَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلٰى فَقَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا أَنَرْجِعُ وَلَمَّا

۲۹۴۵۔ ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ صفین میں تھے تو سہیل بن حنیف کھڑے ہوئے پس کہا اس نے کہ اے لوگو تہمت کرو اپنی جانوں کو کہ محض اپنی رائے سے آپس میں لڑتے ہو پس تحقیق تھے ہم ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دن حدیبیہ کے اور اگر ہم لڑائی کو مناسب جانتے تو البتہ ہم لڑتے اور صلح پر راضی نہ ہوتے پس عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہیں ہم حق پر اور کافر باطل پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں پھر انہوں نے فرمایا کہ کیا نہیں ہمارے مقتول بہشت میں اور ان کے مقتول دوزخ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پس کس پر دین ہم خسیس حالت کو اپنے دین میں یعنی مسلمانوں کو کافروں کے حوالے کیوں کریں کیا ہم پھر جائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِي اللّٰهُ أَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَهُ اللّٰهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُمَرَ إِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ.

اور حالانکہ حکم نہ کیا ہو اللہ نے درمیان ہمارے اور درمیان ان کے ساتھ اس صلح کے یعنی اور یہ گفتگو تردد کی وجہ سے نہ تھی بلکہ واسطے طلب کشف حال اور مآل کے تھی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے میں اللہ کا رسول ہوں اور اور اللہ مجھ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا پھر فاروق رضی اللہ عنہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو کہا ان کو مانند اس کی کہ کہا حضرت ﷺ کو تو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ ان کو کبھی ضائع نہیں کرے گا تو سورہ فتح اتری تو حضرت ﷺ نے اس کو عمر رضی اللہ عنہ پر پڑھا آخر تک تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا فتح ہے یہ صلح حضرت ﷺ نے فرمایا ہاں۔

فائدہ: مقصود سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا صلح حدیبیہ کا ذکر کرنے سے یہ تھا کہ خبر دیں اہل صفین کو کہ جو صلح حضرت ﷺ نے صلح حدیبیہ میں کی تھی وہ سب مسلمانوں کی رائے کے مخالف تھی اور سب نے اس کو ناخوش جانا اور آخر ان کو معلوم ہوا کہ اس میں بہت بہتری اور بہت بھلائی تھی اور ظاہر ہوا کہ حضرت ﷺ کی رائے صلح میں بہت پوری اور عمدہ تھی لوگوں کی رائے سے مناجزہ سے تو خلاصہ سہل کی کلام کا یہ ہے کہ جنگ صفین میں سہل نے دونوں گروہ کو صلح کی رغبت دلائی اور آخر رفتہ رفتہ مخالفت کا نتیجہ ظاہر ہوا جیسا کہ اللہ نے چاہا۔

٢٩٤٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ أَبِيْهَا فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ

۲۹۴۶۔ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میری ماں اپنے باپ کے ساتھ میرے پاس آئی اور حالانکہ وہ کافر تھی بیچ زمانے صلح قریش کے جبکہ عہد کیا تھا انہوں نے حضرت ﷺ سے اور مدت ان کی کے کہ صلح کے واسطے معین تھی درمیان قریش کے اور حضرت ﷺ کے تو اس نے حضرت ﷺ سے فتویٰ چاہا سو اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میری ماں میرے پاس آئی اور وہ اسلام سے منہ پھیرنے والی ہے یا میرے مال میں رغبت کرتی ہے سو کیا میں اس سے سلوک کروں حضرت ﷺ نے فرمایا ہاں اس سے سلوک کر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا.

فائدہ: اور وجہ تعلق حدیث اولی کی اس چیز کی جہت سے ہے جس کی طرف رجوع کیا قریش کے امر نے بیچ توڑنے ان کے کی عہد کو غالب ہونے سے اُوپر ان کے اور قہر ان کے کے ساتھ فتح مکہ کے پس یہ ظاہر کرتا ہے کہ دغا کا انجام برا ہے اور اس کا مقابل ممدوح ہے اور اس جگہ سے ظاہر ہوگا تعلق حدیث ثانی یعنی اسماء رضی اللہ عنہا کا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ ہونا عذر کا تقاضا کرتا ہے اس کو کہ قرابتی سے سلوک کرنا جائز ہے اگرچہ ہو اوپر غیر دین سلوک کرنے والے کے اور اس حدیث کی شرح ہبہ میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

بَابُ الْمُصَالَحَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ وَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ.

صلح کرنی کافروں سے تین دن یا ایک وقت معلوم تک۔

فائدہ: یعنی مستفاد ہوتا ہے واقع ہونے صلح کے سے اوپر تین دن کے جواز اس کا وقت معلوم کے اگرچہ تین دن نہ ہوں۔ (فتح)

۲۹۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَآءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يُقِيْمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَّلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَا وَاللّٰهِ.

۲۹۴۷۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو کسی کو مکے والوں کی طرف بھیجا ان سے پروانگی مانگنے کو کہ مکے میں داخل ہوں تو مکے والوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شرط کی یہ کہ تین دن سے زیادہ مکے میں نہ ٹھہریں اور نہ داخل ہوں اس میں مگر اس حال میں کہ تھیلے میں ڈالے ہوئے ہوں ہتھیاروں کو اور نہ بلائیں مکے والوں میں سے کسی کو راوی نے کہا کہ سو علی مرتضی رضی اللہ عنہ ان کے درمیان شرط کو لکھنے لگے تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول نے تو کفار قریش نے کہا کہ اگر ہم جانتے کہ تو رسول ہے تو ہم تجھ کو کعبے سے نہ روکتے اور البتہ تجھ سے بیعت کرتے اور لیکن لکھ یہ وہ چیز ہے جس پر صلح کی محمد بن عبداللہ نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں محمد بن عبداللہ ہوں اور قسم ہے اللہ کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں راوی نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے نہ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول کا لفظ مٹا دو تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اس کو کبھی نہ مٹاؤں گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَ لَا يَكْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ وَّاللّٰهِ لَا أَمْحَاهُ أَبَدًا قَالَ فَأَرِنِيْهِ قَالَ فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَتِ الْأَيَّامُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا مُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ.

تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو دکھلا تو علی رضی اللہ عنہ نے وہ لفظ آپ ﷺ کو دکھایا تو حضرت ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹایا سو جب حضرت ﷺ مکے میں داخل ہوئے اور مدت گزر گئی یعنی تین دن کہ قرار پائی تھی تو قریش علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھ سے کہہ کہ ہمارے شہر سے کوچ کرے تو علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت ﷺ سے ذکر کی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور پھر کوچ کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح آئندہ آئے گی اور پہلے بھی صلح میں گزر چکی ہے۔

بَابُ الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ وَّقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ عَلٰى مَا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهٖ.

باب ہے بیان میں صلح کرنے کے بیچ غیر وقت معین کے یعنی غیر معین وقت میں صلح کرنی جائز ہے اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم تم کو ٹھہرائیں گے جب تک کہ اللہ تم کو ٹھہرائے گا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مزارعت میں گزر چکی ہے اور اوپر کہ جو کچھ متعلق ہے ساتھ جہاد کے پس صلح کرنی بیچ اس کے نہیں واسطے اس کے کوئی حد معلوم کہ اس کے سوائے اور کوئی مدت جائز نہ ہو بلکہ یہ راجح ہے طرف رائے امام کی بحسب اس چیز کے کہ دیکھے اس کو زیادہ تر نافع اور احوط واسطے مسلمانوں کے۔

بَابُ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِيْنَ فِي الْبِئْرِ وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ.

ڈالنا لاشوں مشرکین کا کنویں میں اور ان کا مول نہ لیا جائے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ان کی قیمت نہ لی جائے تو یہ اشارہ ہے طرف حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ مشرکوں نے چاہا کہ ایک مرد مشرک کی لاش خریدیں تو حضرت ﷺ نے بیچنے سے انکار کیا اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے دس ہزار دینا چاہا۔

۲۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۹۴۸۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت ﷺ سجدے میں تھے یعنی خانے کعبہ میں اور آپ کی گرد کفار قریش کے چند لوگ تھے کہ ناگہاں عقبہ بن ابی معیط نے اونٹ کی اوجھڑی لا کر حضرت ﷺ کی پیٹھ پر ڈال دی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِذْ جَآءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلٰى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتّٰى جَآئَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَا مِنْ قُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِيْ مُعَيْطٍ وَّأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرُّوْهُ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ قَبْلَ أَنْ يُّلْقٰى فِي الْبِئْرِ.

حضرت ﷺ سجدے سے سر نہ اٹھا سکے یہاں تک کہ فاطمہ زہرا نے آ کر اس کو حضرت ﷺ نے فرمایا یعنی بددعا کی کہ تھی پکڑ لے قریش کی اس جماعت کو الٰہی پکڑ لے ابو جہل کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور امیہ بن خلف کو اور ابی ابن خلف کو سو البتہ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ سب جنگ بدر کے دن مارے گئے اور کنویں میں ڈالے گئے سوائے امیہ یا ابی کہ پس تحقیق تھا وہ آدمی موٹا سو جب لوگوں نے اس کی لاش کو کھینچا تو اس کے جوڑ جدا جدا ہو گئے پہلے اس سے کہ کنویں میں ڈالا جائے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الطہارۃ میں گزر چکی ہے اور اس سے زیادہ مغازی میں آئے گی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی لاشوں کا مول نہ لیا جائے اس واسطے کہ عادت شاہد ہے کہ بدر کے مقتولوں کے وارث اگر سمجھتے کہ قبول کیا جائے گا ان سے بدلہ ان کی لاشوں کا تو البتہ خرچ کرتے اس میں جو چاہتا اللہ پس یہ شاہد ہے واسطے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی۔ (فتح)

بَابُ إِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

گناہ دغا کرنے والے کا یعنی عہد توڑنے والے کا ساتھ نیک اور گناہگار کے۔

فائدہ: یعنی برابر ہے کہ نیک سے واسطے گناہگار کے یا نیک کے یا گناہگار کے واسطے نیک کے یا گناہگار کے اور درمیان اس ترجمہ کے اور جو تین باب سے پہلے گزر چکا ہے عموم خصوص من وجہ ہے۔ (فتح)

۲۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۲۹۴۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہو گا کھڑا کیا جائے گا یا پہچانا جائے گا ساتھ اس کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا يُنصَبُ وَقَالَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ.

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جائے گا کہ یہ دغا فلانے کا ہے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بلند کیا جائے گا بقدر اس کی دغا بازی کے اور ایک روایت میں ہے کہ کھڑا کیا جائے گا نزدیک مقعد اس کی کے ابن منیر نے کہا کہ گویا کہ یہ معاملہ کیا گیا ساتھ خلاف قصد اپنے کے اس واسطے کہ عادت جھنڈے کی یہ ہے کہ یہ سر پر ہوتا ہے پس کھڑا کیا گیا نزدیک نوان یعنی مقعد اس کی کے اس واسطے زیادتی اس کی فضیحت اور رسوائی کے اس واسطے کہ آنکھیں اکثر اوقات دراز ہوتی ہیں طرف جھنڈوں کی پس ہوگا یہ سبب واسطے دراز ہونے ان کے کی طرف جھنڈے کی کہ ظاہر ہوا ہے واسطے اس کے اس دن پس زیادہ ہوگی ساتھ اس کے فضیحت۔ (فتح)

۲۹۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يُنْصَبُ بِغَدْرَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۹۵۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا کہ کھڑا کیا جائے گا بقدر اس کے دغا کے۔

فائدہ: قرطبی نے کہا کہ یہ خطاب ہے آپ سے واسطے عرب کے ساتھ مانند اس چیز کی کہ تھے کرتے اس واسطے کہ تھے وہ بلند کرتے واسطے پورا کرنے عہد کے جھنڈا سفید اور واسطے غدر کے جھنڈا سیاہ تا کہ علامت کریں دغا باز کو اور مذمت کریں اس کی پس تقاضا کیا حدیث نے واقع ہونے مثل اس کی کو واسطے غادر کے تا کہ مشہور ہو ساتھ صفت اپنی کے قیامت میں پس مذمت کریں اس کی اہل موقف اور اپر وفا پس نہیں وارد ہوئی اس میں حدیث اور نہیں بعید ہے یہ کہ واقع ہو اس طرح اور تحقیق ثابت ہوا ہے لواحمد کا واسطے پیغمبر ہمارے کے اور تفسیر غدر کی پہلے گزر چکی ہے اور اس حدیث میں شدت تحریم غدر کی ہے خاص کر صاحب ولایت عامہ یعنی سارے ملک کے بادشاہ سے اس واسطے کہ دغا اس کا بڑھاتا ہے ضرر اس کے کو طرف بہت خلقت کے کی اور نیز اس واسطے کہ وہ غدر کی طرف ناچار نہیں واسطے قادر ہونے اس کے کے پورا کرنے پر اور عیاض نے کہا کہ مشہور یہ ہے کہ یہ حدیث وارد ہوئی ہے بیچ مذمت امام کی جبکہ غدر کرے اپنے عہدوں میں واسطے رعیت اپنی کے یا لشکر اپنے کے یا واسطے امامت کے جس کو اپنی جگہ میں ڈالا ہے اور اس کے ساتھ قیام کا التزام کیا ہے پس جب اس میں خیانت کرے یا ترک کرے نرمی کو تو تحقیق غدر کیا اس نے ساتھ عہد اپنے کے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد نہی رعیت کی ہے غدر سے ساتھ امام کے پس نہ خروج کرے اوپر اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ تعرض کرے واسطے گناہ اس کے کے اس واسطے کہ اس پر فتنہ مرتب ہوتا ہے کہا اس نے اور صحیح پہلی بات ہے اور میں نہیں جانتا کہ کون چیز مانع ہے حمل کرنے حدیث کے سے عام معنے پر اور زیادہ بحث اس کی فتن میں آئے گی اور اس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن لوگ اپنے باپوں کے نام سے پکارے جائیں گے واسطے قول اس کے کہ یہ دغا فلانے بیٹے فلانے کا ہے جیسا کہ فتن میں آئے گا ابن دقیق العید نے کہا کہ اگر ثابت ہو کہ وہ ماؤں کے نام سے پکارے جائیں گے تو تحقیق خاص کیا جائے گا یہ عموم سے اور تمسک کیا ہے ساتھ اس کے ایک قوم نے بیچ ترک جہاد کے ساتھ ظالم بادشاہوں کے جو دغا کرتے ہیں۔ (فتح)

۲۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ.

۲۹۵۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہیں ہجرت اور لیکن جہاد اور نیت اور جب تم جہاد کی طرف بلائے جاؤ تو نکلو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ بیشک یہ شہر اللہ نے حرام کیا ہے جس دن سے کہ اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پس وہ حرام ہے ساتھ حرام کرنے اللہ کے قیامت تک اور بیشک مجھ سے پہلے کسی کو مکے میں لڑنا حلال نہیں ہوا اور میرے واسطے بھی صرف دن کی ایک ساعت بھر حلال ہوا سو وہ حرام ہے ساتھ حرام کرنے اللہ کے قیامت کے دن تک سو اس کا خاردار درخت نہ کاٹا جائے اور اس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر جو اس کو لوگوں میں مشہور کرے کہ جس کی کوئی چیز گم ہوئی ہو وہ آکر پتا بتائے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جائے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ وہ مکے والوں کے لوہاروں اور گھروں کے کام آتی ہے کہ اپنے چھتوں پر ڈالتے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کچھ جہاد میں گزر چکی ہے اور کچھ حج میں اور بیچ تعلق اس کے کے ساتھ ترجمہ کے خفا ہے ابن بطال نے کہا کہ وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ کی حرام چیزیں اس کے عہد ہیں طرف بندوں اس کی کے سو جو کسی چیز کو اس سے توڑے گا ہوگا غادر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو لوگوں کو امن دیا پھر خبر دی کہ لڑنا مکے میں حرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے پس اشارہ کیا کہ وہ امن میں ہیں اس سے کہ دغا کرے ساتھ ان کے کوئی بیچ اس چیز کے کہ حاصل ہوئی ہے واسطے ان کے امان سے ابن منیر نے کہا کہ وجہ اس کی یہ ہے کہ نص اس پر ہے کہ مکہ خاص ہے ساتھ حرمت کے مگر ایک گھڑی مستثنیٰ میں نہیں خاص ہے ساتھ مومن نیک کے بیچ اس کے اس واسطے کہ ہر جگہ اسی طرح ہے پس دلالت کی اس نے کہ وہ خاص ہے ساتھ اس چیز کے کہ عام تر ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ اشارہ کیا ہو ساتھ اس کے طرف اس چیز کی کہ واقع ہوئی ہے سبب فتح کے جو حدیث میں مذکور ہے اور وہ غدر کرنا قریش کا ہے ساتھ قوم خزاعہ کے جو حضرت ﷺ کے ہم قسم تھے جبکہ لڑائی کی انہوں نے ساتھ قوم بنی بکر کے جو قریش کے ہم قسم تھے تو مدد دی قریش نے بنی بکر کو خزاعہ پر اور شبخون کی ان پر پس قتل کیا انہوں نے اس سے ایک جماعت کو اور اس کی مفصل شرح مغازی میں آئے گی پس تھی عاقبت توڑنی قریش کے عہد اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ کی انہوں نے یہ کہ جہاد کیا ان سے مسلمانوں نے یہاں تک کہ فتح کیا مکہ کو اور ناچار ہوئے طرف طلب امان کی اور ہو گئے بعد عزت اور قوت کے نہایت ذلت میں یہاں تک کہ اسلام میں داخل ہوئے اور اکثر ان کے اس سے ناخوش تھے اور شاید اس نے اشارہ کیا ترجمہ میں ساتھ بر کے طرف مسلمانوں کی اور ساتھ فاجر کے طرف خزاعہ کی اس واسطے کہ اکثر ان میں سے ابھی تک اسلام نہ لائے تھے، واللہ اعلم بالصواب

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ کہ ترجمہ پارہ دوازدہم بخاری کا تمام ہوا اللہ تعالیٰ اس سے سب مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ آمین ثم آمین و آخر دعوٰنا الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین۔

❀......❀......❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
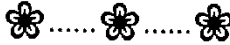
www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

❀ رمضان میں سفر کرنا درست ہے 504

❀ وداع کرنا سفر کے وقت مسافر اور مقیم کا 504

❀ امام کی فرمانبرداری تب تک ہے کہ حکم بہ معصیت نہ کرے 505

❀ امام کے پیچھے اور سبب سے لڑائی اور امن ہے 505

❀ بیعت اس پر کہ لڑائی سے نہ بھاگیں 506

❀ بادشاہ کی اطاعت مقدار طاقت کے واجب ہے 510

❀ جب اول روز میں نہ لڑتے تو بعد زوال کے لڑتے 511

❀ امام سے اجازت لے کر لشکر سے باہر جائے 512

❀ جہاد کرنا جس نے تازہ نکاح کیا ہو 514

❀ جہاد کرنا بعد صحبت کے اپنی بیوی سے 515

❀ جلدی کرنی امام کی خوف کے وقت 515

❀ گھبراہٹ کے وقت جلدی کرنا اور گھوڑا دوڑانا 515

❀ خوف کے وقت تنہا نکلنا اس میں کوئی حدیث نہیں 516

❀ کسی کو اپنی طرف سے مزدوری دے کر جہاد کرائے اور اللہ کی راہ میں سواری دے 516

❀ مزدور رکھنا جہاد میں خدمت یا لڑائی کے لیے 519

❀ حضرت ﷺ کے جھنڈے کے بیان میں 520

❀ بیان قول حضرت ﷺ کا کہ مجھے فتح دی گئی رعب کے ساتھ مہینے بھر کے راستے سے 523

❀ جہاد میں سفر کا خرچ اٹھانا 524

❀ گردنوں پر سفر کا خرچ اٹھانا 527

❀ عورت کو اس کے بھائی کے پیچھے سوار کرنا 528

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جہاد اور حج میں ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا 528
- گدھے پر ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا 529
- رکاب پکڑنے کے بیان میں 530
- کافروں کے ملک میں قرآن ساتھ لے کر سفر کرنا مکروہ ہے 531
- لڑائی کے وقت تکبیر کہنے کا بیان 532
- پکار کر تکبیر کہنے کی کراہت کے بیان میں 533
- پست زمین میں اترنے کے وقت سبحان اللہ کے بیان میں 534
- بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان 534
- مسافر کے لیے جو عمل حالت اقامت میں کیا کرتا ہے اور سفر میں نہ ہو سکے تو اس کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے 535
- تنہا چلنے کا بیان 536
- چلنے میں جلدی کرنے کا بیان 538
- جب اللہ کی راہ میں کسی کو گھوڑا دے پھر اس کو بکتا ہوا دیکھے تو اس کا کیا حکم ہے؟ 539
- ماں باپ کی اجازت سے جہاد کرنا 540
- اونٹ کی گردن میں گھنٹہ وغیرہ ڈالنے کا حکم 541
- جو شخص جہاد میں لکھا جائے تو اس کی بی بی حج کو جائے یا اسے کوئی عذر پیش آئے تو کیا اس کو اجازت دی جائے یا نہ؟ 543
- جاسوس کے بیان میں 544
- قیدیوں کو کپڑے پہنانے کا کیا حکم ہے 545
- جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہو اس کی فضیلت کا بیان 546
- قیدیوں کو زنجیروں میں باندھ کر لانے کا بیان 547
- یہود و نصاریٰ میں سے جو مسلمان ہو اس کی فضیلت کا بیان 548
- جب کفار پر شب خون مارا جائے اور ان کے بال بچے مارے جائیں تو اس کا کیا حکم ہے 549
- لڑائی میں لڑکوں کے مارنے کا بیان 551
- لڑائی میں عورتوں کے مارنے کا حکم 552

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ کیا جائے 552

❀ آیت ﴿فاما منا بعد و اما فداء﴾ الآیہ کی تفسیر 554

❀ کیا قیدی کو جائز ہے کہ جن کے ہاتھوں میں قید ہے ان کو قتل کرے یا ان سے فریب کرے 556

❀ مسلمان کو اگر مشرک آگ سے جلائے تو کیا مشرک کو اس کے بدلے میں جلانا چاہیے یا نہیں 557

❀ باب بلا ترجمہ 558

❀ گھروں اور کھجوروں اور درختوں کے جلانے کا حکم 559

❀ سوتے مشرک کو قتل کرنے کا بیان 560

❀ دشمن سے بھڑ جانے کی آرزو نہیں کرنی چاہیے 562

❀ اس بیان میں کہ لڑائی فریب ہے 564

❀ لڑائی میں جھوٹ بولنے کا حکم 565

❀ حربی کافر کو ناگہان قتل کرنے کا حکم 567

❀ جس کے شر کا ڈر ہو اس کے ساتھ حیلہ اور ہوشیاری کرنے کا جواز 567

❀ لڑائی میں شعر پڑھنا اور خندق کے کھودنے میں آواز بلند کرنے کا بیان 568

❀ جو گھوڑے پر ٹھہر نہ سکے یعنی اس کے لیے دعا کرنی چاہیے 569

❀ بوریا جلا کر زخم کا علاج کرنا اور عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا اور ڈھال میں پانی اٹھا لانا. 569

❀ جھگڑے اور اختلاف کا مکروہ ہونا لڑائی میں اور جو امام کی نافرمانی کرے اس کے عذاب کا بیان 570

❀ جب لوگ رات کے وقت ڈریں تو اس وقت کیا کرنا چاہیے؟ 572

❀ جو دشمن کو دیکھے اور بلند آواز سے یا صباحاہ پکارے تا کہ لوگ سنیں اس کا بیان 573

❀ بیان اس شخص کا جو کہے لے اس کو اور میں فلاں کا بیٹا ہوں 574

❀ قیدی کو قتل کرنے اور نشانہ بنا کر قتل کرنے کا بیان 576

❀ بیان اس شخص کا جو اپنے آپ کو کفار کے سپرد کر دے کہ وہ اسے قید کر لیں اور جو نہ سپرد کرے

❀ اور جو قتل ہونے کے وقت دو رکعت نماز پڑھے 576

❀ قیدی کے چھڑانے کا بیان 579

❀ مشرکین سے فدیہ لینے کا بیان 580

❀ اگر حربی بغیر امان کے دارالاسلام میں داخل ہو تو کیا کرنا چاہیے 581

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ذمیوں کی طرف سے لڑائی کی جائے اور ان کو غلام نہ بنایا جائے 582
- کیا طلب کی جائے شفاعت طرف اہل ذمہ کی اور ان کے معاملہ کا بیان 583
- ایلچیوں کو انعام دینے کا بیان 583
- ایلچیوں کی ملاقات کے لیے عمدہ لباس پہن کر زینت کرنی 585
- نابالغ لڑکے پر کس طرح اسلام پیش کیا جائے 585
- حضرت ﷺ کا یہودیوں سے کہنا کہ اسلام لاؤ تا کہ سلامت رہو 589
- لکھنا امام کا لوگوں کو یعنی جہاد میں 593
- بیان ہے اس امر کا کہ اللہ مدد کرتا ہے دین کی بدکار آدمی سے 594
- بیان ہے اس شخص کا کہ سردار بنے لڑائی میں بغیر امیر مقرر کرنے امام کے جب دشمن سے خوف ہو 595
- مدد کرنا امام کا لشکر کو ساتھ فوج کے 596
- دشمن پر غالب ہو کر تین دن ان کے میدان میں ٹھہرنا 597
- جہاد میں اور سفر میں غنیمت تقسیم کرنے کا بیان 597
- جب مشرکین مسلمان کا مال لوٹ کر لے جائے پھر مسلمان اس کو پائے تو اس کا کیا حکم ہے 598
- فارسی اور عجمی زبان میں کلام کرنے کا بیان 600
- غنیمت میں خیانت کرنے کا بیان 602
- غنیمت میں تھوڑی خیانت کرنے کا بیان 603
- غنیمت کے مال سے اونٹوں اور بکریوں کے ذبح کرنے کے مکروہ ہونے کا بیان 604
- فتح کی خوشخبری دینے کا بیان 606
- خوشخبری دینے والے کو جو چیز دی جائے اس کا بیان 607
- ہجرت نہیں بعد فتح کے 607
- ناچاری سے ذمی اور نافرمان عورتوں کے بال وغیرہ دیکھنے کا بیان 608
- غازیوں کے استقبال کا بیان 610
- جہاد سے لوٹتے وقت کیا کہنا چاہیے 610
- جب سفر سے آئے تو نماز پڑھے 612
- سفر سے واپس آنے کے وقت کھانا دینا 613

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خمس کے فرض کے بیان میں

- خمس کا ادا کرنا دین میں سے ہے یعنی دین کا ایک شعبہ ہے 627
- حضرت ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کے نفقہ کا بیان 627
- حضرت ﷺ کی بیبیوں کے گھروں کا بیان 628
- حضرت ﷺ زرہ وعصا وغیرہ اشیاء کا ذکر اور جو صحابہ نے آپ کے بعد استعمال کیں 632
- بیان اس امر کا کہ خمس حضرت کی حاجات کے لیے ہے اور مساکین کے لیے ہے 636
- بیان اس امر کا کہ تقسیم کرنا خمس کا حضرت ﷺ کا اختیار ہے 638
- اس امت کے لیے غنیمتوں کے حلال ہونے کا بیان 641
- غنیمت اس شخص کے لیے ہے جو لڑائی میں حاضر ہو 646
- بیان اس امر کا کہ جو شخص غنیمت کے لیے لڑائی کرے کیا اس کا ثواب کم ہو جاتا ہے 648
- جو چیز امام کے پاس آئے اس کا تقسیم کرنا اور جو شخص موجود نہ یا کہیں گیا ہو اس کے لیے کچھ چھپا رکھنا ... 649
- حضرت ﷺ نے جس طرح قریظہ اور نضیر کو تقسیم کیا اور جو کچھ اپنی حاجتوں میں دیا اس کا بیان 650
- بیان برکت غازی کا اس کے مال میں زندگی میں اور مرنے کے بعد 650
- جب امام کسی کو ایلچی بنا کر اپنی کسی حاجت میں بھیجے یا گھر میں رہنے کا حکم دے تو کیا اس کو غنیمت سے اس کو حصہ دیا جائے یا نہ؟ 657
- جو شخص کہتا ہے کہ خمس مسلمانوں کے لیے ہے اس کی دلیل کا بیان 658
- حضرت کا قیدیوں پر احسان کرنا بغیر خمس نکالنے کے 668
- دلیل اس امر کی کہ خمس حضرت ﷺ کے لیے ہے 669
- اسلاب میں سے خمس نہ نکالنے کا بیان 671
- خمس میں سے مؤلفة القلوب وغیرہ کو دینا 677
- جو کھانے کی چیز دار حرب میں غازی کو ملے 685

کتاب ہے جزیہ کے بیان میں

- بیان جزیہ اور ترک لڑائی کا ذمیوں اور حربیوں سے 688
- جب امام گاؤں کے سردار سے صلح کرے تو کیا باقیوں کے لیے بھی یہی صلح کافی ہوتی ہے 695

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- رسول اللہ ﷺ کی اہل ذمہ کے لیے وصیت کرنی 696
- رسول اللہ ﷺ کا بحرین کے مال سے جاگیریں دینا اور وعدہ کرنا اور اس شخص کا بیان جس کے لیے فے اور غنیمت تقسیم کی جائے 697
- جس شخص نے معاہد کو بے گناہ مار ڈالا اس کے گناہ کا بیان 700
- یہودیوں کا عرب کے جزیرہ سے نکال دینے کا بیان 700
- جب مشرک مسلمانوں کے ساتھ غدر کریں تو کیا ان سے معاف کیا جائے 702
- جو عہد کو توڑ ڈالے اس پر امام کا بددعا کرنا 703
- عورتوں کو پناہ دینے کا بیان 704
- مسلمانوں کا عہد اور ذمہ ایک ہے 705
- جب مشرکین لڑائی میں کہیں کہ ہم نے دین بدلایا اور یہ کہنا ان کو اچھی طرح سے نہ آئے
- کہ ہم مسلمان ہوئے تو اس کا کیا حکم ہے 706
- کافروں سے لڑائی ترک کرنی اور صلح کرنی مال وغیرہ پر اور جو عہد نہ پورا کرے اس کے گناہ کا بیان 707
- عہد پورا کرنے کی فضیلت کا بیان 709
- جب ذمی جادو کرے تو اس کے معاف کرنے کا بیان 710
- غدر سے ڈرانے کا بیان 711
- عہد کے واپس کرنے کی کیفیت کا بیان 712
- عہد کر کے غدر کرنے کے گناہ کا بیان 713
- باب بغیر ترجمہ کے 714
- تین دن یا کسی وقت مقرر پر صلح کرنے کا بیان 717
- وقت مقرر کیے بغیر لڑائی ترک کرنا جائز ہے 718
- مشرکین کے مردوں کا کنویں میں ڈالنے اور ان کا مول نہ لینے کا بیان 718
- نیک اور بد کے ساتھ غدر کرنے کے گناہ کا بیان 719

www.KitaboSunnat.com

18716

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ